آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال اِنسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ



سلیس، با محاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ پنجم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان



عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

سلسلہ مطبوعات۔ ۰۳۳/۲

محمد شاہد عادل نے

حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی

فہرست مضامین (حصہ پنجم)

پانچواں حصہ ختم

فہرست مضامین (حصہ ششم)

باب العین مع التاء 495

چھٹا حصہ ختم

فہرست مضامین (حصہ ہفتم)

باب العین والمیم 628

ساتواں حصہ ختم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد پنجم

باب الشین والقاف والکاف

۲۴۴۵۔ حضرت شقرانؓ

حضرت شقرانؓ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ اسی لقب سے مشہور ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام صالح تھا۔ حبشی غلام تھے عبدالرحمٰن بن عوف کی ملک میں تھے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۃً ان کو پیش کیا تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ رسول اللہؐ نے انہیں عبدالرحمٰن بن عوف سے مول لیا تھا اور بدر کے بعد آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔ رسول اللہؐ نے اپنے وفات کے وقت ان کے لیے بھی وصیت کی تھی یہ بھی ان لوگوں میں ہیں جو رسول اللہؐ کے غسل میں شریک تھے۔ شقران کی نسل کے آخری شخص نے مدینہ میں بعہد خلافت ہارون رشید کے وفات پائی بصرہ میں بھی ان کی نسل کا ایک شخص تھا۔ مصعب نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا اس نے کوئی اولاد چھوڑی تھی یا نہیں؟ ابو معشر نے کہا ہے کہ شقران بدر میں شریک تھے مگر حضرت نے ان کو حصہ نہیں دیا۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ اور دیگر کئی لوگوں نے اپنی سند سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے زید بن اخرم طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن فرقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تھے جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے (قبر میں) آپ کے نیچے چادر بچھائی وہ شقران تھے۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ جعفر کہتے تھے مجھے ابن ابی رافع نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے شقران سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ہی قبر میں رسول اللہؐ کے نیچے چادر بچھائی تھی اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے اسود بن عامر سے انہوں نے مسلم بن خالد سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شقران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار خیبر کی طرف جا رہے تھے اور اشارہ سے نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۶۔ حضرت شقیقؓ بن سلمہ

حضرت شقیقؓ بن سلمہ۔ کنیت ان کی ابو وائل اسدی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آپ سے کچھ سنا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے شاگرد ہیں۔ ہشیم نے مغیرہ سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا مصدق (''مصدق'' اس شخص کو کہتے ہیں جو زکوۃ تحصیل کرنے کے لیے حاکم وقت کی طرف سے مقرر ہو۔) آیا وہ ہر چالیس اونٹ میں ایک اونٹ لیتا تھا میں اس کے پاس اپنا مینڈھا لے آیا اور میں نے کہا کہ اس کی زکوۃ لے لو اس نے کہا اس پر

زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ یہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ مبعوث ہوئے اس وقت میں بچہ تھا (مگر ایسا تھا کہ) جانوروں کو (چرا کے) اپنے گھر واپس لے آتا تھا اور عاصم نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے گھر کے اونٹوں کو چرارہا تھا کچھ سواروں کا میری طرف گزر ہوا میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے ان سواروں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم لوگوں نے اس لڑکے کے اونٹوں کو بھگا دیا ہے اس کے اونٹوں کو اس کے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹوں کو لے آئے میں نے ان میں سے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں جنہوں نے کہا کہ اس لڑکے کے اونٹوں کو اس کے پاس لے آؤ اس شخص نے کہا یہ رسول اللہ تھے۔ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے مگر صحیح نہیں ہے ان کی وفات ۹۹ھ میں ہوئی۔ انہوں نے نرکل (بانس) کا ایک چھپر بنالیا تھا اسی میں یہ اور ان کے جانور رہتے تھے جب کسی جہاد میں جاتے تو اس چھپر کو کھول کے رکھ دیتے اور جب لوٹتے تو پھر اس کو بنالیتے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے اور ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وسعد وابن عباس وابن مسعود (رضوان اللہ علیہم اجمعین) وغیرہم سے انہوں نے روایت کی ہے۔ ان سے شعبی، منصور بن معتمر، سبیعی اور اعمش وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۷۔ حضرت شکلؓ بن حمید

حضرت شکلؓ بن حمید عبسی۔ ان سے ان کے بیٹے شتیر نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (ترمذی) تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواحمد زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعد بن اوس نے بلال بن یحییٰ عبسی سے انہوں نے شتیر بن شکل سے انہوں نے اپنے والد شکل بن حمید سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجئے میں اس کے ذریعہ سے پناہ مانگا کروں۔ آنحضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو: اللھم انی اعوذبک من شر سمعی و من شر بصری ومن شر لسانی ومن شر منیی۔ ("اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔ ان چیزوں کا شر یہ ہے کہ ان سے ناجائز فعل صادر ہو۔") انہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شتیر: شین پر پیش، تاء پر زبر، یاء پر جزم اور آخر میں راء ہے۔

من شر منیی: سے مراد اندام مخصوص کا شر ہے۔

باب الشین والمیم

۲۴۴۸۔ حضرت شماسؓ بن عثمان

حضرت شماسؓ بن عثمان بن شرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عامر بن مخزوم کی اولاد سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ شماس ان کا لقب ہے اور عثمان ان کا نام ہے یہ ابوعمر کا قول ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ عثمان کے نام میں بھی کیا جائے گا یہ شروع زمانے میں اسلام لائے تھے اور انہوں نے اور ان کی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس نے جو شیبہ اور عتبہ کی بہن تھیں حبش کی طرف ہجرت کی تھی پھر یہ حبش سے لوٹے اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور غزوۂ

احد میں شہید ہوئے۔ چونتیس برس کی عمر میں ان کی شہادت ہوئی رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ میں نے (لڑائی میں) شماس کے مثل کسی کو نہیں پایا سوائے سانپ (سانپ کی لڑائی مشہور ہے جب وہ غصہ میں آجاتا ہے تو پیچھا نہیں چھوڑتا اور نہایت چالاکی اور تیزی سے حملے کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مار ڈالے یا خود مارا جائے۔) کے مطلب یہ تھا کہ وہ غزوۂ احد میں رسول اللہؐ کی طرف سے بہت لڑے اس دن جس طرف رسول اللہؐ کی نظر اٹھتی تھی داہنی طرف یا بائیں طرف آپ شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ آپ کی طرف سے لڑ رہے ہیں اور رسول اللہؐ کے لیے انہوں نے اپنے آپ کو ڈھال بنا دیا ہے یہاں تک کہ مقتول ہوئے اور مدینہ اٹھا کے لائے گئے اس وقت کچھ جان ان میں باقی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ام سلمہ کے پاس لے جاؤ چنانچہ لوگ ان کو وہیں لے گئے وہیں انہوں نے وفات پائی پھر رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ مقام احد میں لے جا کے انہیں دفن کیا جائے انہیں کپڑوں میں جن میں ان کی وفات ہوئی حالانکہ (شہید کا حکم یہ ہے کہ اسے غسل نہیں دیا جاتا اور نیا کفن نہیں دیا جاتا بلکہ انہی خون آلود کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ معرکہ جنگ سے زندہ نہ آئے یا زندہ آئے تو منافع حیات سے متمتع نہ ہو۔) یہ ایک دن رات (معرکہ جنگ سے آنے کے بعد) زندہ رہے مگر انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں رسول اللہؐ نے نہ ان پر نماز پڑھی (حنفیہ کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کیونکہ شہدائے احد کے لیے نماز پڑھنا احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔) اور نہ انہیں غسل دلوایا اور ابوعبید نے بیان کیا ہے کہ شماس بدر کے دن شہید ہوئے مگر یہ ان کا وہم ہے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۹۔ حضرت شمعونؓ بن یزید

حضرت شمعونؓ بن یزید بن خنافہ۔ کنیت ان کی ابوریحانہ۔ ازدی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انصاری ہیں اور بعض کہتے ہیں قرشی ہیں اور بعض کا قول ہے کہ قرظی ہیں اور انصار کے حلیف تھے۔ مگر صحیح (میرے نزدیک) یہ ہے کہ یہ ازدی ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام شمعون ہے عین مہملہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ غین معجمہ کے ساتھ ابن یونس نے کہا ہے کہ یہی میرے نزدیک صحیح ہے نبیؐ کے صحابی ہیں۔ آپ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ شام میں بیت المقدس میں رہتے تھے ان سے عمرو بن مالک جنبی، ابورشدین بن کریب بن ابرہہ، عبادہ بن نسی، شہر بن حوشب اور مجاہد وغیرہم نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں تھے جو فتح دمشق میں شریک تھے اور مصر بھی گئے تھے۔ سرزمین جزیرہ کے مقام میافارقین میں سرحد پر بھی رہے تھے پھر شام لوٹ آئے صحابہ کے نیکوکار اور عابد لوگوں میں تھے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی یاسر دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زید بن حباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے عیاش بن عباس حمیری سے انہوں نے ابی حصین حجری سے انہوں نے ابوعامر حجری سے انہوں نے ابوریحانہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ دس باتوں کو بہت ناپسند کرتے تھے دانتوں (بعض لوگ خوبصورتی کے خیال سے دانتوں کو ترشواتے ہیں اور بعض لوگ اس میں سونے کی کیلیں جڑوانے کی غرض سے ان کو ترشواتے ہیں۔) کے تراشنے، بالوں کے اکھاڑنے، گودنا گودنے، دو مردوں یا دو عورتوں کے باہم لپٹ کے لیٹنے کو اس طرح کہ دونوں کے درمیان میں کوئی کپڑا نہ ہو اور چیتے پر سوار ہونے کو اور ریشمی کپڑا اس جگہ اور اس جگہ لگانے کو یعنی کپڑوں کے نیچے اور شانوں پر اور سوائے حاکم کے اور کسی کے انگوٹھی پہننے کو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی بیٹی ریحانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھیں یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والنون

۲۴۵۰۔ حضرت شنتمؓ

حضرت شنتمؓ۔ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر پہنچتے تھے اور جب دو رکعتوں کے بعد آپ اٹھتے تھے تو صرف اپنے زانو پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے تھے۔منیعی نے اس حدیث میں ان کا نام شنتم لکھا ہے اور کہا ہے کہ شنتم کا ذکر اس حدیث کے سوا اور کہیں میں نے نہیں سنا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے شنتم سے لاعلمی ظاہر کی ہے اور انہوں نے شمیم دو یائے تحتانیہ کے ساتھ لکھا ہے اور حسین بن علی برذعی' ابوالعباس مستغفری اور ابن ماکولا وغیرہم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے ان کا ذکر شین مع الیاء کی ردیف میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے یہاں لکھا ہے۔

باب الشین والہاوالواؤ

۲۴۵۱۔ حضرت شہابؓ بن اسماء

حضرت شہابؓ بن اسماء بن مر بن شہاب بن ابی شمر بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع کندی نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے پھر اسلام لائے۔یہ ابن شاہین اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۵۲۔ حضرت شہابؓ بن خرفہ

حضرت شہابؓ بن خرفہ۔ان کا نام نبیؐ نے مسلم رکھا تھا۔عبداللہ بن ولید عبسی نے یزید بن شہاب بن خرفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے نبیؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خرفہ آپ نے فرمایا تمہارا نام مسلم بن عبداللہ ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۵۳۔ حضرت شہابؓ بن زہیر

حضرت شہابؓ بن زہیر بن مذعور بکری ذہلی۔نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے۔ان کی حدیث عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شہاب سے۔روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس ہجرت کر کے گیا تھا--- پھر اس کا ذکر کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۵۴۔ حضرت شہابؓ والد سعد

حضرت شہابؓ والد سعد۔سعد بن ہشام کے والد ہیں۔نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا شہاب۔آپ نے فرمایا: نہیں تمہارا نام ہشام ہے۔ہم نے ان کا ذکر اس مقام کے سوا اور جگہ بھی کیا ہے یہ ابن مندہ کا

قول ہے اور ابونعیم نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جس کا نام شہاب تھا آپ نے فرمایا تمہارا نام ہشام ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۵۵۔ حضرت شہابؓ قریشی

حضرت شہابؓ قریشی۔ یہ ان کے غلام تھے۔ حمص میں رہتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن حمص سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن زعب نے کہا کہ شہاب قریشی کو رسول اللہؐ نے پورا قرآن پڑھایا پھر حمص کے سب لوگ ان سے پڑھا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۴۵۶۔ حضرت شہابؓ بن مالک یمامی

حضرت شہابؓ بن مالک یمامی۔ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ بقیر بن عبداللہ بن شہاب بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شہاب بن مالک سے روایت کی ہے کہ یہ جب رسول اللہؐ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تو سنا کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ ہم لوگوں کے لیے سلامتی کی دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے قبیلہ سے ہو جو بڑی بات کو کم سمجھتے ہیں اور آپ نے ان کو ایسی بات کے کہنے سے جو فائدہ نہ دے اور اس بات کے پوچھنے سے جو مفید[1] نہ ہو منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

بقیر: باء، قاف، یاء اور راء کے ساتھ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ

نفیر: یعنی نون اور فاء کے ساتھ یہ علی بن سعید عسکری کا قول ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ بجیر یعنی باء اور جیم کے ساتھ ہے۔

۲۴۵۷۔ حضرت شہابؓ بن مجنون

حضرت شہابؓ بن مجنون جرمی۔ قبیلہ جرم بن ریان سے ہیں عاصم بن کلیب کے دادا ہیں یہ اور ان کے بیٹے کلیب دونوں صحابی ہیں اور انہوں نے آنحضرتؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور روایت کی ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو کلیب کہتے ہیں اور بعض شبیب کہتے ہیں بعض لوگ ان کو شتیر کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی کہتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد (اقدس) میں گیا اس وقت نبی ﷺ نماز میں بیٹھے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھائے ہوئے فرمارہے تھے **یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک**۔ (''اے دلوں کے بدل دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔'') ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کا نام شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے شہاب بن مجنون لکھا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

---

[1] اللہ اکبر کیسی جامع نصیحت ہے اگر آدمی التزام کرلے کہ بے فائدہ بات نہ کہے نہ پوچھے تو اکثر برائیوں سے محفوظ رہے گا۔

۲۴۵۸۔ حضرت شہابؓ

حضرت شہابؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ صحابہ میں سے ایک شخص تھے مصر میں فروکش تھے ابوعمر نے ان کو شہاب انصاری لکھا ہے ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی مومن کی عیب پوشی کرے تو گویا اس نے ایک مردہ کو زندہ کیا۔ حضرت جابر اس حدیث کے پوچھنے کے لیے ان کے پاس مصر (دیکھئے تحصیل احادیث کا شوق صحابہ کرام کو کس قدر تھا اس زمانے میں مدینہ سے مصر کا سفر آسان نہ تھا۔ جس کو حضرت جابر نے صرف ایک حدیث کے لیے اختیار کیا تھا۔) گئے تھے انہوں نے بیان کیا کہ ہاں یہ حدیث میں نے نبیؐ سے سنی ہے اور اس حدیث کو بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۵۹۔ حضرت شہرؓ بن باذام

حضرت شہرؓ بن باذام۔ ان کو نبیؐ نے صنعاء کا حاکم بنایا تھا جب اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو شہر نے اس سے قتال کیا شہر کی شہادت اسود کے ظہور کے پچیس دن بعد ہوئی اسود نے ان کی بیوی آزاد سے نکاح کیا جو فیروز دیلمی کی چچازاد بہن تھی ان کی بیوی نے اسود کے قتل میں مدد دی تھی۔ ان کا تذکرہ طبری وغیرہ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۰۔ حضرت شویفعؓ

حضرت شویفعؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عمرو بن شویفع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شویفع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص خود بات کہنے میں یا دوسرے کی بات سننے میں حیا سے کام نہ لے وہ یا تو ولد الزنا ہے یا اس کی ماں نے ناپاکی کی حالت میں اس کا حمل حاصل کیا یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الشین والیاء

۲۴۶۱۔ حضرت شیبانؓ جد اسماعیل

حضرت شیبانؓ جد اسماعیل۔ اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہیں مشہور شخص ہیں ان کا ذکر ابراہیم کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۲۔ حضرت شیبانؓ والد علی

حضرت شیبانؓ۔ علی بن شیبان کے والد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے علی نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیثیں اہل یمامہ سے مروی ہیں ان کی حدیثوں کا مدار محمد بن جابر یمامی پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۶۳۔ حضرت شیبانؓ بن مالک

حضرت شیبانؓ بن مالک یعنی ابویحییٰ انصاری ثم السلمی۔ ابوہبیرہ یعنی یحییٰ بن عباد بن شیبان کے دادا ہیں۔ اہل کوفہ سے ہیں اشعث بن سوار نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ان کے دادا شیبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اس وقت موذن (فجر کی) اذان دے رہا تھا اور حضرت سحری کھا رہے تھے (مجھ سے) فرمایا کہ آؤ برکت والی سحری کھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں ہمارے اس موذن کی آنکھ میں کچھ کمزوری ہے اس وجہ سے اس نے صبح ہونے سے پہلے اذان دے دی ہے اور ابوہبیرہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے بھی روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۶۴۔ حضرت شیبہؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت شیبہؓ بن عبدالرحمٰن سلمی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ عبدالصمد بن سلیمان ازرق بصری نے اپنے والد سے انہوں نے شیبہ بن عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بکری کو برکت کی چیز فرماتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۵۔ حضرت شیبہؓ بن عتبہ

حضرت شیبہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کنیت ان کی ابوہاشم قریشی عبشمی ہیں۔ معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ ان کی والدہ خناس بنت مالک بن مضرب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ہیں۔ ان کی آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی حضرت معاویہؓ کے زمانے میں انہوں نے وفات پائی۔ طبرانی اور سعید قرشی وغیرہ نے ان کا نام شیبہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ ہم کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اس سے زیادہ کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۶۔ حضرت شیبہؓ بن عثمان

حضرت شیبہؓ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی۔ قریشی عبدری حجبی ہیں اہل مکہ سے ہیں کنیت ان کی ابوعثمان ہے۔ اور بعض لوگ ابی صفیہ کہتے ہیں ان کے والد عثمان ہیں جو بلقب اوقص مشہور ہیں جن کو حضرت علیؓ نے احد کے دن اسی حال میں کہ (اوقص) کافر تھے قتل کیا تھا۔ شیبہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں حنین کے دن۔ زبیر نے کہا ہے کہ شیبہ رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین کے دن اس ارادہ سے ہو لئے تھے کہ آپ کو دھوکہ دے کر شہید کر دیں چنانچہ (ایک موقع پر) حضرت کو غافل پا کے اسی ارادہ سے آگے بڑھے رسول اللہؐ نے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے شیبہ! آگے آؤ پس اللہ نے ان کے دل میں رعب ڈال دیا۔ یہ رسول اللہؐ کے قریب گئے تو آپ نے اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر رکھا اور بعد اس کے فرمایا کہ شیطان کو اپنے پاس سے دور کر دو پس اللہ نے ان کے دل میں ایمان پیدا کر دیا اور یہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ کے ساتھ لڑتے رہے یہ اس دن ان لوگوں میں تھے جو ثابت قدم رہے۔ رسول اللہؐ کے قتل سے ان کے باز رہنے کے اور وجوہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہمیں ابوجعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونسؒ بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوۂ حنین کے متعلق روایت کرتے تھے کہ جب مسلمانوں

کے قدم ڈگمگا گئے تو کلدہ بن حنبل چلایا کہ آ گاہ رہو جادو باطل ہو گیا صفوان بن امیہ نے جو اس وقت مشرک تھے کہا کہ چپ رہ خدا تیرے منہ کو چاک کرے اللہ کی قسم یہ بات کہ مجھے قریش کا کوئی آدمی پرورش کرے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی شخص مجھے پرورش کرے۔ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ نے کہا ہے کہ آج میں اپنا بدلہ لے لوں گا شیبہ کے والد احد کے دن بحالت کفر مقتول ہوئے تھے (پس شیبہ نے کہا کہ میں اپنے باپ کے عوض میں) آج محمد (ﷺ) کو قتل کروں گا چنانچہ میں رسول اللہ کے قتل کے ارادہ سے چلا مگر کوئی چیز سامنے سے آئی اور اس نے میرے دل کو ڈھانپ لیا جس سے مجھے اس کام پر قدرت نہ ہوئی میں سمجھ گیا کہ حضرت پر قابو نہ ملے گا۔ شیبہ نیک مسلمانوں میں سے تھے رسول اللہ نے ان کو اور ان کے چچا کے بیٹے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو کعبہ کی کنجی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اے ابوطلحہ کی اولاد! اس کو تم ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک اپنے پاس رکھو کوئی شخص تم سے اس کو نہ لے گا مگر جو ظالم ہو گا چنانچہ انہیں شیبہ کی اولاد کے دادا تھے جن میں کعبہ کی حجابت ہے کعبہ کی کنجی ہمارے اس زمانے تک انہی کے پاس ہے۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے واصل احدب سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں شیبہ بن عثمان کے پاس (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا ایک مرتبہ حضرت عمر اسی مقام پر بیٹھے جہاں تم بیٹھے ہو اور انہوں نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ کعبہ میں جس قدر سونا چاندی ہے اس کو لوگوں میں تقسیم کر دوں میں نے کہا یہ آپ کو زیبا نہیں ہے آپ سے پہلے آپ کے صاحبین (یعنی رسول اللہ ﷺ و ابوبکر صدیق ؓ) نے ایسا نہیں کیا۔ پس حضرت عمرؓ اپنے ارادہ سے باز آ گئے اور کہا ہاں وہ دونوں ایسے ہی تھے کہ ان کی اقتداء کی جائے ان کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی بعض لوگوں نے ان کو مولفۃ القلوب میں ذکر کیا ہے اور یہ کہ آخر میں ان کا اسلام اچھا ہو گیا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن زرارہ سے انہوں نے مصعب بن شیبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو دیکھے کہ اگر اس مقام میں گنجائش ہو تو وہیں بیٹھ جائے ورنہ دوسرے کسی مقام کو تلاش کرے اور وہاں بیٹھ جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۶۶۔ حضرت شیبہ ؓ بن ابی کثیر

حضرت شیبہ ؓ بن ابی کثیر اشجعی۔ ان کا تذکرہ سعید قرشی اور طبرانی وغیرہما نے صحابہ میں لکھا ہے سعید نے کہا ہے میں ان کو صحابی نہیں سمجھتا ہوں۔ واقدی محمد بن عمر نے شملہ بن عمر بن واقد سے انہوں نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر اشجعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کا منہ نبیذ پینے سے پھول گیا ہو اس کی نیکیاں سب گر جاتی ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت میں واقدی اپنے بھائی شملہ سے منفرد ہیں اور یحییٰ بن عمیر مدنی نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی بیوی سے اختلاط کر رہا تھا یکایک وہ گریں اور مر گئیں یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس میں اپنے والد کے پاس گیا اور میں نے اپنی بیوی کا ذکر کیا کہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی میرے والد نے کہا کہ تم اس عورت کے وارث نہیں ہو سکتے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۷۔ حضرت شیم ؓ

حضرت شیم ؓ۔ کنیت ان کی ابوعاصم ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوسعید۔ سہمی ہیں یعنی قبیلہ بنی سہم بن مرہ بن عوف بن سعد

بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان سے ہیں۔اپنے والد سے انہوں نے روایت کی ہے کہ وہ (کافروں کے) ایک لشکر میں تھے جبکہ خیبر کے یہودیوں نے کفار کی مدد کی تھی پس رسول اللہ نے ان کو خیبر کی پیداوار سے آدھی کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا بشرطیکہ وہ لوٹ جائیں مگر میرے والد نے اس سے انکار کیا یہ کہتے تھے پھر ہم نے لشکر میں ایک آواز سنی کہ اے لوگو! اپنے اپنے گھروں کو واپس جاؤ یہ آواز سنتے ہی لوگ بے تامل واپس چلے گئے اور ہم ٹھہر گئے پھر ہم نے جاسوسوں کو داہنی بائیں جانب بھیجا مگر ہمیں پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور شقیق یعنی ابولیث نے عاصم بن شییم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر پہنچتے تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور بعض لوگوں نے شییم ابو عاصم اور شنتم ابوسعید کے درمیان میں فرق کیا ہے ابو عاصم کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام شنتم ہے ''نون'' اور ''تے'' کے ساتھ اور ابوسعید کے بارے میں کہا ہے کہ ان کا نام شییم ہے دویائے تحتانیہ کے ساتھ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ شنتم نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے۔اور شنتم کے تذکرے میں یہ گزر چکا ہے۔

حرف الصاد المہملہ -- باب الصاد والا لف

۲۴۶۸۔حضرت صالح انصاریؓ

حضرت صالح انصاریؓ سالمی۔ان کا ذکر ابوسعید خدریؓ کی حدیث میں ہے۔یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن ابی سعید خدری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف کی مسجد کی طرف گئے آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جنہیں لوگ صالح کہتے تھے (ان کے مکان پر جا کر) آواز دی وہ باہر نکل آئے تو رسول اللہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا یہاں تک کہ جب آپ نے مسجد کے اندر جانے کا ارادہ کیا تو صالح نے اپنا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ سے نکال لیا اور کسی باغ میں جا کے غسل کیا اس کے بعد آئے اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوئے ان کا انتظار کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اے صالح! تم کہاں چلے گئے تھے انہوں نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بیوی کے ساتھ اختلاط کر رہا تھا جس وقت میں نے آپ کی آواز سنی فوراً نکل آیا مگر جب آپ نے مسجد میں جانا چاہا تو مجھے یہ بات پسند نہ ہوئی کہ بغیر غسل کئے ہوئے مسجد میں جاؤں رسول اللہ نے فرمایا ہاں پانی (مطلب یہ ہے کہ خروج منی سے غسل لازم ہوتا ہے اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا۔حنفیہ اس کے خلاف ہیں مستند کتب فقہ میں دیکھو۔) پانی سے ہے۔اس حدیث کو ذکوان نے بھی ابوسعید سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ان کا نام نہیں بیان کیا اسی طرح ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۹۔حضرت صالحؓ بن خیوان

حضرت صالحؓ بن خیوان۔سبئی۔بکر بن سوادہ نے صالح سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا

اس نے آپ کے عمامہ پر سجدہ کر لیا تو نبیؐ نے اپنے سر سے عمامہ اتار دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ صالح عقبہ بن عامر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور میں ان کو صحابی نہیں سمجھتا۔

۲۴۷۰۔ حضرت صالح ؓ مولائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صالح ؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے عرف ان کا شقران ہے اور وہ اسی لقب سے مشہور ہیں نام ان کا صالح ہے۔ حبشی تھے پہلے عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ان کو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان کو مول لیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں اترے تھے وہ یہ لوگ تھے علی بن ابی طالب، فضل بن عباس، قثم بن عباس شقران غلام رسول اللہؐ اور اوس بن خولی (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔ ان سے حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ تم بھی اتر آؤ چنانچہ یہ بھی سب لوگوں کے ساتھ اترے تھے یہ سب لوگ پانچ تھے جب رسول اللہؐ اپنی قبر مبارک میں رکھے گئے اس وقت شقران نے اس چادر کو لیا جس کو رسول اللہؐ اوڑھتے تھے اور کبھی بچھا لیتے تھے اس چادر کو انہوں نے قبر میں بچھا کر آپ کے ساتھ اس کو بھی دفن کر دیا ابن عباس سے ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ شقران آپ کے غلام تھے نام ان کا صالح تھا اور بواسطہ سعید بن مسیب کے حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۷۱۔ حضرت صالح قرظیؓ

حضرت صالح قرظیؓ۔ مصر سے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ مدینہ آئے تھے۔

۲۴۷۲۔ حضرت صالحؓ بن متوکل

حضرت صالحؓ بن متوکل۔ کنیت ان کی ابو کثیر۔ یحییٰ بن ابی کثیر کے والد ہیں۔ مازن بن غضوبہ کے غلام تھے یہ اور مازن بن غضوبہ مقام برذعہ میں شہید ہوئے تھے ان دونوں کی قبریں وہیں ہیں۔ علی بن حرب نے حسن بن کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد ابو کثیر ایک حسین وجمیل آدمی تھے رسول اللہؐ نے مازن سے پوچھا کہ اے مازن! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ میرے غلام ہیں صالح بن متوکل آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ بھلائی کرتے رہو انہوں نے (اسی وقت) نبیؐ کے سامنے ان کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۷۳۔ حضرت صالحؓ بن نحام

حضرت صالحؓ بن نحام۔ ان کا نام نعیم تھا۔ پس حضورؐ نے ان کا نام صالح رکھا۔ یزید بن ابی حبیب نے ابونصر سے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعقوب حرقہ کے غلام سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن صالح کی شادی ہوئی ان کا نام جن سے مشہور تھے نعیم بن نحام تھا لیکن رسول اللہؐ نے ان کا نام صالح رکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۴۷۴۔ حضرت صالحؓ

حضرت صالحؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں۔ ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص جن کا نام صالح تھا اپنے بھائی کو لے کے نبیؐ کے حضور میں آئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ! میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے اس بھائی کو آزاد کردوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ ہی نے ان کو آزاد (شریعت نے قاعدہ مقرر کردیا ہے کہ اگر کسی کا عزیز غلام ہو اور کسی طرح وہ اپنے عزیز کی ملک میں آجائے تو ملک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا پس یہ آزادی خود اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے۔) کردیا جب وہ تمہاری ملک میں آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۷۵۔ حضرت صامت انصاریؓ

حضرت صامت انصاریؓ۔ میں نے اشیری مغربی کے مخطوطے میں دیکھا ہے کہ اس کتاب میں جو انہوں نے ابوعمر ابن عبدالبر پر استدراک کرنے کے لیے لکھی ہے یوں لکھا ہے کہ ابوعیسیٰ نے ان کا نام ان لوگوں میں روایت کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی حدیث روایت کی ہے اور ابواسحاق حربی نے ان کی حدیث کو بھی بیان کردیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے ابراہیم بن محمد نے معن سے انہوں نے ابی قتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ صدفی نے بھی اپنی کتاب معجم میں حربی کی ایسی حدیث روایت کی ہے مگر ابوعمر نے اس حدیث کو ثابت بن صامت کے نام سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ صحابی ثابت ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ثابت بھی صحابی نہیں ہیں بلکہ) ان کے بیٹے عبدالرحمٰن صحابی ہیں ثابت کی وفات تو زمانہ جاہلیت میں ہو چکی تھی ابوعمر نے اپنی کتاب استیعاب میں ان کا تذکرہ ثابت کے نام میں کیا ہے اور مسلم نے اپنے طبقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۲۴۷۶۔ حضرت صامتؓ مولائے حبیب

حضرت صامتؓ مولائے حبیب بن خراش تیمی کے غلام تھے۔ ان کے غلام کا ذکر ''ح'' کی ردیف میں ہو چکا ہے حبیب بدر میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کے غلام صامت بھی تھے۔ صامت خاندان انصار سے بنی سلمہ کے غلام تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

باب الصاد والباء والحاء

۲۴۷۷۔ حضرت صبیحؓ مولیٰ ابوحیحہ

حضرت صبیحؓ مولیٰ ابوحیحہ۔ سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف کے غلام تھے۔ انہوں نے بدر کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور اس کا سامان کرلیا تھا مگر بیمار ہو گئے۔ پس رسول اللہؐ نے ان کے اونٹ پر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو سوار کردیا تھا۔ بدر کے بعد تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خود ابوسلمہ کو اپنے اونٹ پر سوار کردیا تھا رسول اللہ

رسول اللہؐ نے ان کو سوار نہیں کیا تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صبیح ابوالعاص بن امیہ عم ابی احیحہ کے غلام تھے مگر صحیح ابوعمر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے ان کا نام صبیح بالضم لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن عاص کی اولاد کے غلام تھے جو ابوالضحیٰ کے باپ تھے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی صبیح ہیں یا اور کوئی۔ واللہ اعلم

۲۴۷۸۔ حضرت صبیحؓ مولیٰ حویطب

حضرت صبیحؓ۔ حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام تھے محمد بن اسحاق کے نانا ہیں جیسا کہ سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے اپنے ماموں عبداللہ بن صبیح سے انہوں نے ان کے والد سے روایت کی ہے اور محمد بن اسحاق کے نانا تھے کہتے تھے میں حویطب کا غلام تھا میں نے حویطب سے خواہش کی کہ وہ مجھے مکاتب کر دیں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا-الآية (النور: ۳۲) ("جو غلام تمہارے مکاتب ہونے کی خواہش کریں ان کو مکاتب کر دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانتے ہو"۔) (مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کا مالک لکھ دے کہ اس قدر روپیہ ہم کو دے دو تو آزاد ہو جاؤ گے۔) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۷۹۔ حضرت صبیحؓ (مولیٰ ام سلمہ)

حضرت صبیحؓ۔ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن صبیح غلام حضرت ام سلمہ نے اپنے دادا صبیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے دروازے پر تھا کہ حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حسن اور حسین آئے اور ایک گوشہ میں بیٹھ گئے پھر رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ بہت بھلائی پر ہو آپ اس وقت ایک خیبری چادر اوڑھے ہوئے تھے وہی چادر آپ نے ان لوگوں کو اوڑھا دی اور فرمایا جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا اور جو کوئی تم سے صلح کرے میں اس سے صلح کروں گا۔ یہ حدیث صبیح سے اسی سند سے مروی ہے اور سدی نے صبیح سے انہوں نے زید بن ارقم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

صبیح: صاد پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

۲۴۸۰۔ حضرت صبیحہؓ بن حارث

حضرت صبیحہؓ بن حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی۔ مہاجرین میں سے تھے یہ قریش کے ان چند لوگوں میں تھے جن کو حضرت عمر بن خطابؓ نے نشانات حرم کی تجدید پر مقرر کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان کو سفر میں اپنے ساتھ رہنے کے لیے بلایا تھا۔ چنانچہ یہ سفر میں حضرت عمرؓ کے ساتھ رہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۸۱۔ حضرت صحارؓ بن عیاش

حضرت صحارؓ بن عیاش اور بعض لوگ کہتے ہیں بن عباس اور بعض لوگ کہتے ہیں صحار بن صخر بن شراحیل بن منقذ بن حارثہ۔ بنی ظفر بن دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس سے ہیں عبدی ہیں دیلی ہیں۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبدالرحمٰن اور جعفر نے اور منصور بن ابی منصور نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے

اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک روایت کر کے خبر دی کہ کہتے تھے ہم سے قواریری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن ایاس جریری نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صحار عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ چند قبیلے فلاں فلاں زمین میں نہ دھنس جائیں گے میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ عرب کے ہیں کیونکہ اہل عجم میں قبیلہ نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنی بستیوں کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الصاد مع الخاء والدال

۲۴۸۲۔ حضرت صخرؓ بن جبر انصاری

حضرت صخرؓ بن جبر انصاری۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ طبرانی نے لکھا ہے مگر انہوں نے کوئی حدیث ان کی نہیں بیان کی۔سعید قریشی نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اسماعیل نے اپنی سند سے حسین بن سالم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا صخر بن جبر کہتے تھے ہم چوتھی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر پہنچے رسول اللہؐ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے حج کا احرام توڑ کے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے اس احرام سے باہر ہو گئے اور تمام وہ باتیں ہمارے لیے جائز ہو گئیں جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہیں اور ہم نے وہ باتیں کیں جو غیر محرم کیا کرتے ہیں۔یعنی عورتوں کے پاس جانا اور خوشبو لگانا وغیرہ یہاں تک کہ جب ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا دن آیا اور اس کے دوسرے دن ہم عرفات جانے لگے تو نبیؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے حج کو پورا کر لیں ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم لوگ عرفات کیونکر جا سکتے ہیں ہمارے عضو مخصوص سے تو منی ٹپک (مطلب یہ ہے کہ شہوت کا غلبہ اور اب ترک جماع نہایت مشکل ہے۔) رہی ہے۔یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! مجھے تمہاری باتوں کی خبر پہنچی اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی تمہارے مثل ہوتا مگر میں احرام سے باہر نہ ہوں گا جب تک ہدی اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے۔

۲۴۸۳۔ حضرت صخرؓ (ابوحازم)

حضرت صخرؓ۔ان کی کنیت ابوحازم ہے۔قیس بن ابی حازم کے والد ہیں احمسی ہیں۔طبرانی اور سعید قریشی وغیرہما نے ان کا ذکر صاد کی ردیف میں کیا ہے۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عوف بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح ہے۔یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ایک دوسرے باب میں کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ یہیں کیا ہے۔

۲۴۸۴۔ حضرت صخرؓ بن حرب

حضرت صخرؓ بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔کنیت ان کی ابوسفیان ہے قریشی ہیں اموی ہیں۔ایک دوسری کنیت ان کے بیٹے حنظلہ کی وجہ سے ابوحنظلہ ہے ابوسفیان کی والدہ صفیہ بنت حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہیں وہ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن زوجہ نبی ﷺ کی پھوپھی تھیں۔

ابوسفیان واقعہ فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور فتح مکہ کی رات اسلام لائے تھے غزوۂ حنین اور طائف میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے غنیمت خیبر سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے تھے جیسا کہ آپ نے تمام مؤلفۃ القلوب (مدینہ میں کچھ لوگ منافقانہ بخوف یا بطمع مسلمان ہو گئے تھے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت اوروں کے زیادہ دیتے تھے تا کہ ان کے دل میں اسلام پیدا ہو جائے اور مرض نفاق سے ان کو شفا حاصل ہوا نہی لوگوں کو مولفۃ القلوب کہتے ہیں۔) کو دیا تھا اور ابوسفیان کے دونوں بیٹوں یزید اور معاویہ کو بھی دیا تھا ابوسفیان نے حضرت سے کہا کہ واللہ آپ بڑے صاحب کرم ہیں میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہو جائیں واللہ جب میں آپ سے لڑتا تھا تو آپ لڑنے والے بھی بہت اچھے تھے اور جب میں نے آپ سے صلح کی تو آپ صلح کرنے والے بھی بہت اچھے ہیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ ابوسفیان کی ایک آنکھ غزوۂ طائف میں پھوٹ گئی تھی انہیں رسول اللہؐ نے نجران کا حاکم بنایا تھا جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو یہ وہاں کے حاکم تھے بعد اس کے پھر یہ مکہ لوٹ آئے اور وہاں ایک مدت تک رہے پھر اس کے بعد مدینہ گئے اور وہیں وفات پائی۔

واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب بوقت وفات نبیؐ ان کے حاکم نجران ہونے سے انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوسفیان نبیؐ کی وفات کے وقت مکہ میں تھے اور نجران میں نبی ﷺ کی طرف سے حاکم عمرو بن حزم تھے بعض لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ابوسفیان کی دوسری آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی۔ جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لشکر میں یہ واعظ بھی تھے یہی ان کو جنگ کا جوش دلاتے تھے۔ ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہرقل کو خط لکھا تھا یونس بن عبید نے کہا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور ان کے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور ابوجہل بن ہشام اور ابوسفیان یہ لوگ ایسے تھے کہ ان کی کوئی رائے زمانہ جاہلیت میں ردنہ کی جاتی تھی پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو ان لوگوں کی کچھ رائے ہی نہ ہوتی تھی جب ابوسفیان نابینا ہو گئے تو ان کا ایک غلام انہیں لے کے چلتا تھا۔ ابوسفیان کی وفات ۳۱ھ میں ہوئی تھی جبکہ ان کی عمر اٹھاسی برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۲ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض کہتے ہیں ۳۴ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی عمر ترانوے برس کی تھی۔ ان کا قد میانہ تھا سر بڑا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پستہ قد تھے۔ ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان بن عفان نے پڑھی۔ ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریں گے کیونکہ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۸۵۔ حضرت صخرؓ بن سلمان

حضرت صخرؓ بن سلمان۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ یہ رونے والوں میں سے ایک شخص تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ - الآية (التوبة ۹۲) کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں کچھ لوگ سواریاں مانگنے آئے تا کہ آپ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں جائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ - ان لوگوں میں سالم بن عمیر جو بنی عوف کے بھائی تھے، عبداللہ بن مغفل، علبہ بن زید حارثی، ابولیلیٰ یعنی عبدالرحمٰن بن کعب مازنی، صخر بن سلمان، عمرو بن حضرمی اور ثعلبہ بن عنمہ تھے یہ لوگ محتاج تھے اور رسول اللہؐ کے پاس سواریاں نہ تھیں جن پر ان کو سوار کر دیتے لہٰذا یہ جہاد کے شوق میں روتے ہوئے واپس آ گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۸۶۔ حضرت صخرؓ بن صعصعہ

حضرت صخرؓ بن صعصعہ۔کنیت ان کی ابوصعصعہ زبیدی ہے۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ان کو نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ لوگوں میں اعلان کردیں کہ ہمارے ساتھ (جہاد میں) کوئی کمزور سواری یا شریر جانور لے کے نہ چلے (چنانچہ انہوں نے اعلان کردیا) مگر ایک منافق نے اپنی ایک کمزور اونٹنی قصداً لے لی اور اسی پر سوار ہو لیا رات کی تاریکی میں (ہم لوگوں کو تمیز نہ ہوئی اور) ہم نے اسی کی اونٹنی پر کجاوہ کس لیا جب صبح ہوئی تو ہم اسے رسول اللہؐ کے پاس لے گئے (اور اس منافق کی شرارت بیان کی آنحضرتؐ نے فرمایا اے صخر! انہوں نے عرض کیا لبیک وسعدیک آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ جائے گا بے شک اللہ نے جنت کو نافرمان پر حرام کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۸۷۔ حضرت صخرؓ بن عبداللہ

حضرت صخرؓ بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی۔سعید قریشی نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ان سے کحبل بن محمد بن یحیٰی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ صخر صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے چہ جائیکہ یہ نبیؐ سے روایت کریں یہ تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

۲۴۸۸۔ حضرت صخرؓ بن عیلہ

حضرت صخرؓ بن عیلہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی احمسی۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث عثمان بن ابی حازم نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا صخر بن عیلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو (غنیمت میں) لے لیا اور ان کو لے کے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا پھر مغیرہ (مسلمان ہو کر) نبیؐ سے اپنی پھوپھی کے مانگنے کو آئے مجھے نبیؐ نے حکم دیا تو میں نے ان کی پھوپھی کو واپس دے دیا یہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے مجھے کچھ مال قبیلہ بنی سلیم کا (جو غنیمت میں آیا تھا) دیا تھا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور انہوں نے نبیؐ سے اپنا مال مانگا آنحضرتؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اے صخر! جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال اور اپنی جانیں محفوظ کر لیتے ہیں لہٰذا ان کے مال انہیں واپس کردو چنانچہ میں نے ان کو واپس کردیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوحازم ہے اور ان کی حدیث وہ ہے جو ہم سے ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابان بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچاؤں نے اپنے دادا سے انہوں نے صخر بن عیلہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ قبیلہ بنی سلیم کے ظہور اسلام کے بعد اپنی زمین چھوڑ کے بھاگ گئے میں نے ان کی زمین پر قبضہ کر لیا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور اس زمین کی بابت انہوں نے مجھ پر نبی ﷺ کے حضور میں دعویٰ کیا آنحضرتؐ نے اس زمین کو واپس دلا دیا اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیلہ ان کی والدہ کا نام تھا ابوعمر نے کہا ہے کہ عیلہ نام قریش میں بہت ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان صخر کا تذکرہ لکھا ہے اور صخر ابوحازم کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابونعیم نے صخر ابوحازم کا تذکرہ لکھا ہے اور اِن صخر کا تذکرہ نہیں لکھا شاید ان لوگوں نے مختلف تذکروں کے باوجود اِن دونوں صخر کو ایک سمجھا ہے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ صخر بن عیلہ اور ہیں جس نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے وہ حق پر ہے اور جس نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ صخر ابوحازم جو قیس بن ابی حازم کے والد تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے وہ یہی صخر ہیں اس سے وہم ہو گیا ہے چونکہ اس نے ان صخر کی کنیت ابوحازم دیکھی اس وجہ سے اس نے سمجھا کہ یہ صخر والد ہیں قیس کے اس کو نسب کا علم اچھی طرح نہیں ہے ورنہ اس کو معلوم ہو جاتا کہ یہ صخر اور ہیں صخر ابوحازم جو قیس کے والد ہیں عمرو بن لوئی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار کی اولاد سے ہیں اور یہ صخر بن عیلہ علی بن اسلم کی اولاد سے ہیں اسلم میں جا کے دونوں کا نسب مل جاتا ہے دونوں کی کنیت ابوحازم ایک ہونے سے اس پر یہ بات مشتبہ ہو گئی اس مقام میں ابوعمر حق پر ہیں انہوں نے صخر والد قیس کا ذکر اس مقام پر نہیں کیا بلکہ عوف کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے کیونکہ وہی نام ان کا زیادہ مشہور ہے اور ابونعیم نے تو بالکل ان کا تذکرہ ترک کر دیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ چاہیے تھا اور ابونعیم نے ان کے نام میں اختلاف بھی بیان کیا ہے۔ پھر میں نہیں جانتا کہ ترک کرنے کی کیا وجہ ہے؟ شاید انہوں نے عیلہ ان کی والدہ کا نام سمجھا ہے جیسا کہ ابوعمر نے بعض لوگوں کا قول بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان دونوں صخر کا ذکر کیا ہے اور پہلے صخر کی نسبت کہا ہے کہ نام ان کا عوف تھا اور کنیت ان کی ابوحازم ہے اور ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا۔ اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ صخر بن عیلہ احمسی صحابی ہیں کنیت ان کی ابوحازم ہے بعد اس کے کہا ہے کہ ابوحازم احمسی کا نام عوف بن عبید بن حارث بن عوف ہے ان کے نام میں اختلاف ہے جو بیان کیا جائے گا وہ بھی صحابی ہیں پس امیر ابونصر نے بھی ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے۔ اور ان دونوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ان صخر کے نام میں اختلاف نہیں ہے اور صخر والد قیس کے نام میں اختلاف ہے اور زیادہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کا نام عوف تھا اور حق بات یہ ہے کہ جس شخص نے ان دونوں کو ایک سمجھ لیا اس پر بھی کوئی ملامت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے دیکھا کہ نسب بھی ایک ہے اور کنیت بھی ایک ہے اور شہر بھی ایک یعنی کوفہ پس اس نے زیادہ غور نہ کیا اور شبہ میں پڑ گیا۔ باقی رہا ابوعمر کا یہ کہنا کہ عیلہ نام قریش کی عورتوں میں بہت ہوتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ قریش کی کسی عورت کا نام عیلہ ہے البتہ انکے نام عبلہ بائے موحدہ کے ساتھ اکثر ہوتا ہے عبلات انہی کی طرف منسوب ہوتی ہیں اور وہ عبلہ صغریٰ ہیں اگر ان کا ارادہ ان کا ہو تو پھر یہ وہم ہے کیونکہ یہ یائے تحتانیہ کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔ اور ابوموسیٰ نے ابوحازم والد قیس کا نام صخر بتایا ہے حالانکہ اوپر گزر چکا ہے (کہ ان کا صحیح نام عوف ہے) اور اس کو انہوں نے طبرانی اور سعید قریشی کی طرف منسوب کیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

۲۴۸۹۔ حضرت صخرؓ بن قدامہ

حضرت صخرؓ بن قدامہ عقیلی۔ حماد بن یزید نے ایوب سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے صخر بن قدامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سو برس کے بعد کوئی ایسا نہ پیدا ہوگا جس سے اللہ اپنا کام لے۔ ایوب کہتے تھے پھر میں صخر بن قدامہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اس حدیث سے اپنی ناواقفی بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۰۔ حضرت صخرؓ بن قعقاع

حضرت صخرؓ بن قعقاع باہلی۔ سوید بن حجیر کے ماموں ہیں۔ قزعہ بن سوید نے اپنے والد سوید بن حجیر سے انہوں نے اپنے ماموں صخر بن قعقاع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان ملا اور میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑلی اور میں نے پوچھا کہ کون سا کام ایسا ہے جو مجھے جنت سے قریب کردے اور دوزخ سے مجھے دور کردے؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت مختصر بات پوچھی لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی اور طویل ہے (اچھا سنو) فرض نماز پڑھا کرو اور فرض زکوٰۃ دو اور کعبہ کا حج کرو اور جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں اس کو تم بھی کسی کے ساتھ نہ کرو (بس یہی باتیں تمہیں جنت سے قریب اور دوزخ سے بعید کردیں گی اچھا اب) اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۹۱۔ حضرت صخرؓ بن قیس

حضرت صخرؓ بن قیس۔ احنف۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ضحاک ہے تمیمی ہیں سعدی ہیں۔ ان کا ذکر احنف کے نام میں ہو چکا ہے کیونکہ وہی زیادہ مشہور ہے۔ کنیت ان کی ابوبحر تھی۔ حلیم تھے کریم تھے۔ متدین تھے متین تھے بہت ہی عقلمند' ذہین' فصیح اور بڑے باعزت تھے بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بعد شہادت حضرت عثمانؓ) بصرہ گئیں تو انہوں نے صخر کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا یہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے (اور لڑائی سے انکار کیا) حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تم خدا کے سامنے امیر المومنین عثمانؓ کے قاتلوں سے جہاد کرنے کا کیا عذر پیش کروگے؟ (اور یہ بات ظاہر ہے کہ مجھے علی سے لڑنا مقصود نہیں ہے بلکہ صرف قاتلان عثمان سے قصاص لینا ہے) انہوں نے کہا اے ام المومنین! آپ بھی تو حضرت عثمان کی برائی بیان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں کچھ واقعات اس قسم کے پیش آئے تھے کہ جسے لوگوں نے حضرت عثمان پر اعتراض کئے حالانکہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عثمان کو ان واقعات سے کچھ لگاؤ نہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان اعتراض کرنے والوں میں سے تھیں۔) کرتی تھیں حضرت عائشہؓ نے کہا (میں ان کے قتل کو تو نہیں کہتی تھی) ان لوگوں نے تو ان کو اس طرح چوسا (مطلب یہ ہے کہ ہر طرح سے ان کو دبایا اور اپنا نفع حاصل کیا۔) جس طرح کپڑا نچوڑا جاتا ہے پھر ان کو قتل کردیا صخر نے کہا اے ام المومنین! میں آپ کے اس قول پر عمل کروں گا جو آپ نے بحالت سکون کہا تھا اور جو بات آپ جوش غضب میں کہہ رہی ہیں اس پر عمل نہ کروں گا پھر جب حضرت علی بصرہ پہنچے تو انہوں نے ان کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا انہوں نے کہا آپ چاہیں تو میں اپنی ذات سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ چاہیں تو میں اپنے گھر بیٹھ رہوں اور دس ہزار (یعنی اگر میں نہ لڑوں گا تو میری وجہ سے دس ہزار آدمی آپ کے لڑنے سے باز آجائیں گے۔) تلواریں آپ سے روک لوں حضرت علیؓ نے فرمایا اچھا تم بیٹھے رہو چنانچہ یہ اور جن لوگوں نے ان کا کہنا مانا کوئی جنگ جمل میں شریک نہیں ہوا جنگ صفین میں یہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ یہ صخر حضرت مصعب (بن زبیر) کی حکومت عراق تک زندہ رہے اور ان کے ساتھ کوفہ گئے تھے وہیں وفات پائی۔ حضرت مصعب ان کے جنازے کے پیچھے پیچھے پیادہ پا گئے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ اہل عراق کے سردار تھے۔ کوفہ سے باہر مدفون ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۲۔ حضرت صخرؓ بن لوذان

حضرت صخرؓ بن لوذان۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہیں نبی اکرمؐ نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبیؐ نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔ اور ان سے فرمایا تھا کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہنا اور پے در پے وعظ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جس کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۹۳۔ حضرت صخرؓ بن معاویہ

حضرت صخرؓ بن معاویہ نمیری۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے یحییٰ بن جابر طائی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے حکیم سے انہوں نے اپنے چچا صخر بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نحوست کسی چیز میں نہیں ہے ہاں! کبھی برکت عورت' گھوڑے اور گھر میں ہوتی ہے۔ ابن قانع نے اسی طرح اس حدیث کو صخر بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو عمر وغیرہ نے ان کا ذکر حکیم بن معاویہ کے نام میں کیا ہے جو اوپر ہو چکا اشیری مغربی نے ان کا ذکر اس کتاب میں لکھا ہے جو انہوں نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے تالیف کی ہے۔

۲۴۹۴۔ حضرت صخرؓ بن وداعہ

حضرت صخرؓ بن وداعہ غامدی۔ غامد ایک شاخ ہے قبیلہ ازد کی۔ غامد کا نام عمرو بن عبداللہ بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن ازد تھا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے طائف میں رہتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن عطاء نے عمارہ بن حدید سے انہوں نے صخر غامدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کیلئے صبح (کے اوقات) میں برکت عنایت فرما۔ وہ کہتے تھے کہ حضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تھے تو اسے صبح کے وقت روانہ کرتے تھے۔ یہ صخر ایک تاجر شخص تھے (انہوں نے معمول کر لیا تھا کہ) جب کسی تجارت کے لیے (کسی کو) بھیجتے تھے تو صبح کے وقت بھیجتے تھے ان کی تجارت میں بڑی برکت ہوئی اور ان کا مال بڑھ گیا۔ صخر سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث معروف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۴۹۵۔ حضرت صدیؓ بن عجلان

حضرت صدیؓ بن عجلان بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عجلان بن وہب کنیت ان کی ابوامامہ باہلی ہیں سہمی ہیں۔ سہم ایک شاخ ہے قبیلہ باہلہ کی یہ سہم بیٹے تھے عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن کے ان کی کنیت ان پر غالب تھی مقام حمص میں رہتے تھے جو شام کا ایک صوبہ ہے۔ ان سے سلیمان بن عامر جنائزی' قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن' ابوغالب حزوّر' شرحبیل بن مسلم اور محمد بن زیاد وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت روایت کی ہے ان کی وفات ۸۱ھ میں ہوئی یہ اپنی داڑھی کو زرد رکھتے تھے سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ ان کی وفات شام میں تمام صحابہ کے بعد ہوئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ شام میں تمام صحابہ کے

بعد حضرت عبداللہ بن بشر کی وفات ہوئی تھی۔ اور یہی صحیح ہے سلیمان بن حبیب محاربی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حمص کی مسجد میں گیا دیکھا کہ مکحول اور ابن ابی زکریا ء دونوں بیٹھے ہوئے ہیں مکحول نے کہا کہ (اس وقت دل چاہتا ہے کہ) ہم حضرت ابوامامہ صحابی رسول اللہ کے حضور میں چلتے اور کچھ ان کی خدمت کرتے اور کچھ حدیثیں ان سے سنتے سلیمان کہتے تھے پس ہم لوگ اٹھے اور ان کے پاس گئے ہم لوگوں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اس کے بعد فرمایا کہ تمہارا میرے پاس آنا تمہارے لیے باعث رحمت بھی ہے اور تمہارے اوپر یہی حجت بھی ہوگا (اگر تم حدیث سن کے اس کی خلاف ورزی کرو گے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس امت کے حق میں جھوٹ اور تعصب (تعصب سے مراد بے جا حمایت خواہ اپنے عزیزوں کی ہو یا دین کی ورنہ وہ تعصب جو سختی کے ساتھ اپنے مذہب کی پابندی کے معنی میں ہے عمدہ چیز ہے۔) سے زیادہ اور کسی چیز کا خوف کرتے ہوئے نہیں دیکھا آگاہ رہو جھوٹ اور تعصب سے بچو! آگاہ رہو آنحضرتؐ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم یہ باتیں تم تک پہنچا دیں آگاہ رہو ہم نے پہنچا دیں پس اب تم ان باتوں کو جو ہم نے تمہیں پہنچائی ہیں دوسروں کو پہنچا دینا۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا۔ کیونکہ وہ کنیت سے مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۶۔ حضرت صردؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت صردؓ بن عبداللہ ازدی۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قبیلہ ازد کے وفد کے ہمراہ رسول اللہؐ کے حضور میں عبداللہ ازدی آئے اور اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوا انہیں رسول اللہؐ نے ان کی قوم کے مسلمانوں پر سردار مقرر کیا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ مسلمانوں کو ساتھ لے کر اپنے قرب وجوار یعنی قبائل یمن کے مشرکوں سے جہاد کریں چنانچہ صرد رسول اللہؐ کے حکم سے جہاد کرنے کے لیے نکلے یہاں تک کہ مقام جرش میں پہنچے وہ اس زمانے میں ایک شہر تھا شہر پناہ کا پھاٹک بند رہتا تھا یمن کے قبائل اسی شہر میں تھے قبیلہ خثعم نے بھی وہاں جاکے پناہ لی تھی جب انہوں نے سنا تھا کہ مسلمان بارادہ جہاد نکلے ہیں پس صرد قریب ایک مہینے کے ان کا محاصرہ کئے رہے وہ لوگ اسی شہر کے اندر محفوظ بیٹھے رہے پس صرد لوٹے یہاں تک کہ جب ایک پہاڑ میں پہنچے جس کا نام کشر تھا تو جرش کے لوگوں نے سمجھا کہ مسلمان بھاگ گئے لہٰذا وہ ان کے تعاقب میں نکلے یہاں تک کہ ان کو (پہاڑ میں) پایا پس صرد لوٹ پڑے اور انہوں نے مشرکوں سے سخت جنگ کی۔ اہل جرش نے دو آدمی رسول اللہؐ کے حضور میں بھیجے تھے تاکہ وہ آپ کے حالات پر غور کریں وہ دونوں آدمی حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے عصر کے بعد کا وقت تھا رسول اللہؐ نے پوچھا کہ شکر (نامی پہاڑ) کس شہر میں ہے؟ ان دونوں جرشیوں نے کہا کہ یارسول اللہ! ہمارے شہر میں ایک پہاڑ کشر نامی ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اس کا نام کشر نہیں ہے بلکہ شکر ہے ان دونوں نے کہا کہ اس پہاڑ کا ذکر آپ کیوں فرماتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کی بھیڑیں وہاں اس وقت قربان کی جارہی ہیں پس وہ دونوں آدمی حضرت ابوبکر وحضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور کہا کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ تمہاری قوم کی ہلاکت کی خبر تمہیں سنا رہے ہیں تم دونوں آدمی رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور ان سے درخواست کرو کہ اللہ سے دعا کریں تمہاری قوم سے اس مصیبت کو دور کرے چنانچہ یہ دونوں گئے اور انہوں نے حضرت سے درخواست کی حضرت نے فرمایا اے اللہ! اس مصیبت کو ان سے اٹھالے پھر دونوں آدمی جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ جس دن رسول اللہؐ نے فرمایا تھا اس دن ان پر بڑی مصیبت آئی تھی

پھر جرش کا وفد رسول اللہؐ کے پاس آیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔صرد نبیؐ کے پاس ۱۰ھ میں آئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۷۔ حضرت صرمؓ بن یربوع

حضرت صرمؓ بن یربوع۔ نبیؐ نے ان کا نام سعید رکھا تھا عمر بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن صرم نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ ہم بڑے ہیں یا تم؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ مجھ سے بڑے ہیں اور عمر میری آپ سے زیادہ ہے پس نبیؐ نے ان کا نام سعید رکھا اور فرمایا کہ صرم (صرم کے معنی انقطاع و پریشان حالی یعنی اب اسلام نے پریشانی و انقطاع کو دور کر دیا ہے۔) تو ختم ہو گیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

صرم: صاد اور آخر میں میم ہے۔

۲۴۹۸۔ حضرت صرمہؓ بن انس

حضرت صرمہؓ بن انس۔اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس۔انصاری ہیں اوسی ہیں خطمی ہیں۔کنیت ان کی ابوقیس ہے۔کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ صرمہ بن انس نبیؐ کے حضور میں ایک دن دوپہر کو آئے روزے کی وجہ سے پریشان تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابوقیس! آج تمہارا چہرہ خشک کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں کل دن بھر باغ میں پانی بھرتا رہا پھر گھر میں آیا تو کھانا کھانے سے پہلے سو گیا (سونے کے بعد پھر اٹھ کر کھانا کھانے کی اجازت نہیں لہٰذا کل شب کو بھی میں نے کچھ نہیں کھایا۔آج روزہ پر روزہ ہوں) اسی وجہ سے آج مجھے روزہ کی تکلیف زیادہ ہے پس ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ - الآية (البقرة: ۱۷۸)

''کھاؤ پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ (یعنی صبح کی سفیدی) سیاہ دھاگہ (یعنی رات کی سیاہی) سے علیحدہ معلوم ہونے لگے''۔

(اس سے پہلے رمضان کی رات میں سونے کے بعد اٹھ کر کھانا پینا جائز نہ تھا)۔

اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ صرمہ بن قیس نے الخ حضرت ابن عباس ان سے شعر سیکھا کرتے تھے اس کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

صرمہ: صاد پر زیر ہے اور میم کے بعد ہاء ہے۔

۲۴۹۹۔ حضرت صرمہؓ بن ابی انس

حضرت صرمہؓ بن ابی انس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ ان کا تذکرہ علیحدہ لکھا ہے حالانکہ یہ میرے نزدیک وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا اور ابن مندہ نے بھی لکھ دیا ہے (کہ یہ وہی ہیں) ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ میں یہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک بیان کی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا صرمہ بن ابی انس نے جبکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور وہاں آپ کو اور آپ کے صحابہ کو امن ملا یہ اشعار کہے تھے:

ثوی فی قریش بضع عشرة حجة یذکر لو یلقی صدیقا مواتیا
ویعرض فی اهل المواسم نفسه فلم یلق من یؤمن ولم یرداعیا

''آنحضرت ﷺ قریش (کے وطن یعنی مکہ) میں دس برس سے زیادہ رہے۔اگر کوئی دوست مل جاتا تھا تو اسے خدا کی یاد دلاتے تھے۔اور زمانہ حج میں آپ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔(فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو کیونکہ قریش میری نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں مجھے ستاتے ہیں) مگر آپ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ کی دعوت کرتا۔''

فلما اتانا اطمأنت به النوی واصبح مسرورا بطیبة راضیا
واصبح لایخشی عدواة واحد قریبا ولا یخشی من الناس باغیا
بذلنا له الاموال من جل مالنا وانفسنا عند الوغی و التآسیا
اقول اذا صلیت فی کل بیعة حنانیک لاتظهر علی الاعادیا

'پھر جب آپ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے۔اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے اور آپ کو قریب کے کسی دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی باغی کی دہشت باقی رہی۔ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ پر خرچ کیے اور صلح و جنگ (دونوں موقعوں) میں ہم نے اپنی جانیں آپ پر نثار کیں۔میں جب کسی عبادت خانے میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! اپنی مہربانی سے ہم پر دشمنوں کو غالب نہ کر۔''

یہ قصیدہ بہت بڑا ہے۔ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ صرمہ وہی ہیں جن کے بارے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا۔اور جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ الآیة (البقرة:۱۸۷)

مگر ابوعمر نے صرف صرمہ بن ابی انس کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوانس کا نام قیس بن صرمہ بن مالک بن عدی عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہے انصاری ہیں کنیت ان کی ابوقیس ہے۔پس ابوعمر نے کوئی اشتباہ باقی نہیں رکھا انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ابوانس کا نام قیس ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ یہ دو شخص ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صرمہ بن مالک کہا ہے انہوں نے ان کو دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے یہی ہیں کہ ان کے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ الی قوله مِنَ الْفَجْرِ - الآیة (البقرہ ۱۸۷)

''تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرنا حلال کیا گیا ہے-----الخ''

ابوعمر نے کہا ہے کہ صرمہ ایک شخص تھے جو زمانہ جاہلیت میں رہبانیت (رہبانیت دنیاوی زندگی کی ان آسائشوں کو بھی ترک کر دینا جن میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو۔) اختیار کر چکے تھے کمبل پہنتے تھے اور بتوں سے علیحدہ رہتے تھے اور جنابت سے غسل کرتے تھے اور حائضہ عورتوں سے علیحدہ رہتے تھے انہوں نے نصرانی ہو جانے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر (کچھ سمجھ کے) رک گئے۔اپنے گھر میں جس کو انہوں نے مسجد بنالیا تھا گوشہ نشین ہو گئے تھے وہاں کسی حائضہ عورت یا جنبی کو نہ آنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں برابر اسی حال میں رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف

۲۵۰۲۔ حضرت صعبؓ بن منقر

حضرت صعبؓ بن منقر۔ ان سے ان کی بیٹی ام البنین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ایک کنواں اپنے گھر میں کھودیں۔ آنحضرتؐ نے انہیں اجازت دی اور اس بات کا حکم دیا کہ کسی کو پانی بھرنے سے نہ روکیں (چنانچہ انہوں نے کنواں کھودا) مگر وہ شور نکلا تو حضرت نے انہیں تیر دیا انہوں نے اس تیر کو اس میں گاڑ دیا وہ میٹھا ہو گیا۔

۲۵۰۳۔ حضرت صعصعہؓ بن صوحان

حضرت صعصعہؓ بن صوحان۔ ان کا نسب ان کے بھائی زید کے نام میں گزر چکا ہے۔ صعصعہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مسلمان تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ اس زمانے میں بہت کم سن تھے۔ اپنی قوم عبدالقیس میں سردار تھے فصیح، خطیب، زبان آور اور دیندار فاضل تھے۔ ان کا شمار اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں ہوتا ہے یہ حضرت علیؓ کے ساتھ سب لڑائیوں میں شریک رہے۔ صعصعہ وہی بولنے والا شخص ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطابؓ نے اس مال کو تقسیم کیا جو ابو موسیٰ اشعری نے ان کے پاس بھیجا تھا جو دس لاکھ درہم کا تھا اور اس میں سے کچھ بچ رہا اور لوگوں نے باہم اختلاف کیا کہ ہم اس کو کس کام میں صرف کریں؟ تو حضرت عمر نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے مال میں بعد تقسیم کے بچ رہا ہے پس یہ صعصعہ کھڑے ہو گئے حالانکہ اس زمانے میں نوجوان لڑکے تھے اور کہا کہ اے امیر المومنین مشورہ اس کام میں لیا جاتا ہے جس کی بابت قرآن نہ نازل ہوا اور جس امر کی بابت قرآن نازل ہو چکا ہے اس کو آپ اسی مقام میں صرف کیجئے جہاں اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو تم میرے ہو میں تمہارا ہوں پس اس کو حضرت عمر نے مسلمانوں کے درمیان میں تقسیم کر دیا۔ یہ ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عثمانؓ نے شام کی طرف بھیجا تھا۔ ان کی وفات حضرت معاویہؓ کے زمانے میں ہوئی تھی بہت ثقہ تھے حدیث کی روایت کم کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۴۔ حضرت صعصعہؓ بن معاویہ

حضرت صعصعہؓ بن معاویہ بن حصن یا ابن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔ نام ان کا حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم بن مروہ احنف بن قیس کے چچا ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کی روایت صرف حضرت عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے ہے۔ ان سے احنف بن قیس نے اور حسن بصری نے اور ان کے بیٹے عبدربہ بن صعصعہ نے روایت کی ہے۔ یہ صعصعہ بھائی ہیں جزء بن معاویہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن (بصری) نے صعصعہ بن معاویہ سے جو فرزدق کے چچا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے حضرت نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال: ۷-۸)

''پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا''۔

لائے پس یہ مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا یہ ایک بہت بوڑھے آدمی تھے ابو عمر نے ان کے چند اشعار بھی ذکر کئے ہیں جوان کی کنیت میں ذکر کئے جائیں گے۔ حضرت ابن عباس ان کے پاس شعر سیکھنے جایا کرتے تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نام صرمہ بن ابی انس لکھا ہے اور نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۰۔ حضرت صرمہؓ عذری

حضرت صرمہؓ عذری۔ بعض لوگ ان کو ابو صرمہ کہتے ہیں۔ عبدالحمید بن سلیمان بن ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے صرمہ عذری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے بنی مصطلق سے جہاد کیا تو ہمیں غنیمت میں عرب کی شریف زادیاں ملیں اور ہم پر تجرد کی کیفیت غالب تھی ہم نے چاہا کہ ہم ان سے حاجت روائی کر لیں اور عزل کریں پھر ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہمیں سزاوار نہیں ہے کہ ہم اس کام کو بغیر رسول اللہؐ سے پوچھے ہوئے کریں حالانکہ آپ ہم میں موجود ہیں چنانچہ ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عزل کرو یا نہ کرو جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔ ابو سعید خدری سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کا نام صرفہ لکھا ہے واللہ اعلم۔

صرمہ: میم کے ساتھ

باب الصاد مع العین

۲۵۰۱۔ حضرت صعبؓ بن جثامہ

حضرت صعبؓ بن جثامہ۔ جثامہ کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبداللہ بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی۔ والدہ ان کی زینب بنت حرب بن امیہ ہیں جو ابو سفیان کی بہن تھیں۔ جثامہ نے قریش سے حلف کی دوستی کی تھی یہ صعب ودان اور ابواء میں جو سرزمین حجاز میں ایک مقام ہے رہتے تھے۔ ان کی وفات حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں ہوئی ان سے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا چراگاہ کا محدود کرنا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور اسماعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان سے صعب بن جثامہ نے بیان کیا کہ (اثنائے سفر حجۃ الوداع میں) مقام ودان یا ابواء میں رسول اللہ ﷺ کا گزر ان کی طرف ہوا تو انہوں نے ایک گورخر (کا شکار) ہدیۃً آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے واپس کر دیا پھر جب رسول اللہؐ نے ان کے چہرہ میں رنجیدگی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تمہارا ہدیہ واپس کرتے مگر (مجبوری یہ ہے کہ) ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ان کی وفات حضرت ابوبکر کی خلافت میں ہوئی پھر لکھا ہے کہ یہ فتح فارس میں شریک تھے پس اگر وہ اس قول کو علمائے متقدمین سے نقل کرتے تو بے شک معذور ہوتے کیونکہ ان میں باہم اس قسم کے اختلافات ہوتے ہیں مگر انہوں نے تو اس قول کو اپنی طرف سے لکھا ہے کسی کی طرف منسوب نہیں کیا کہاں فتح فارس! اور کہاں حضرت ابوبکر کی خلافت! فتح فارس حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی تھی۔

صعصعہ کہتے تھے مجھے یہی کافی ہے اور کچھ پرواہ نہیں اگر میں نے حضرت سے سوائے اس کے کوئی حدیث نہیں سنی اور اس روایت کو ہدبہ بن خالد نے جریر بن حازم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے صعصعہ سے جو احنف بن قیس تمیمی کے چچا تھا روایت کی ہے۔ اور اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے اور ابن مبارک نے جریر سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے بھی یزید بن ہارون کی طرح کہا ہے کہ صعصعہ فرزدق کے چچا تھے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے صعصعہ بن ناجیہ کے تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابوعمر نے صعصعہ بن ناجیہ ہی کے تذکرہ میں لکھا ہے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا ہیں اس سے بھی ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ یہ (صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا کہنا) غلط ہے اس کی بحث انشاء اللہ صعصعہ بن ناجیہ کے نام میں آئے گی اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صعصعہ بن معاویہ کے تذکرہ میں جو احنف کے چچا تھے غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا تھے۔ اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۰۵۔ حضرت صعصعہؓ بن ناجیہ

حضرت صعصعہؓ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن زید مناہ بن تمیم۔ یہ صعصعہ فرزدق شاعر کے دادا تھے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ کے۔ یہ صعصعہ اقرع بن حابس بن عقال کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عقال بن صعصعہ نے اور طفیل بن عمرو نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے بھی ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے ان کو فرزدق کا چچا کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ فرزدق کے دادا ہیں بنی تمیم کے اشراف اور بنی مجاشع کے سرداروں میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ زندہ (زمانہ جاہلیت میں رسم تھی کہ غیرت مندوں کے یہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو اس کو زندہ دفن کرا دیتے تھے لڑکی کی ولادت ان کو بہت ناگوار تھی۔) درگور کی جانے والی لڑکیوں کو فدیہ دے کر بچا لیتے تھے فرزدق نے ان کی اسی بات کی اپنے اس شعر میں تعریف کی ہے:

وجدی الذی منع الوائدات واحیی الوئید فلم یوأد

''میرے دادا وہ شخص ہیں جو زندہ درگور کرنے والیوں کو روک لیتے تھے۔ اور زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بچا لیتے تھے۔''

ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابی سویہ منقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طفیل بن عمرو نے صعصعہ بن ناجیہ سے جو فرزدق کے دادا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ کے پاس گیا حضرت نے مجھ پر اسلام پیش کیا میں مسلمان ہو گیا اور حضرت نے مجھے چند آیتیں قرآن کی تعلیم فرمائیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں بھی کچھ نیک کام کیے ہیں کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ حضرت نے پوچھا تم نے کیا نیک کام کیے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میری دو عشراء (عشراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دس مہینے کی حاملہ ہو یعنی اس کے وضع حمل کا زمانہ قریب ہو

ایسی اونٹنیوں کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔) اونٹنیاں کھوگئی تھیں میں ان کو ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر نکلا (چنانچہ وہ اونٹنیاں مجھے مل گئیں) اثنائے راہ میں ایک میدان کے اندر مجھے دو مکان دکھائی دیئے میں نے ان دونوں میں جانے کا ارادہ کیا ایک مکان میں میں نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا اتفاقاً اس حال میں کہ وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور میں اس سے باتیں کر رہا تھا ایک عورت نے آواز دی کہ میرا بچہ پیدا ہو گیا میرا بچہ پیدا ہو گیا! اس بوڑھے نے کہا کہ کیا پیدا ہوا؟ عورت نے کہا لڑکی بوڑھے نے کہا تو اس کو دفن کر دے میں نے کہا میں اس کی روح کو تجھ سے مول لیتا ہوں تو اس کو قتل نہ کر چنانچہ میں اس کو اپنی دونوں اونٹنیوں اور اس اونٹ کے عوض میں جس پر میں سوار تھا مول لے لیا اور اسلام کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی تین سو ساٹھ زندہ در گور کی جانے والی لڑکیوں کو بچایا ہر ایک کو دو عشراء اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں مول لیتا تھا پس کیا مجھے کچھ ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بڑی نیکی تمہاری ہے اس کا ثواب تو تمہیں مل گیا کہ اللہ نے تمہیں اسلام کی دولت عنایت فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۶۔ حضرت صعق ؓ (ابو عبداللہ)

حضرت صعق ؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید قریشی نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ اور انہوں نے اپنی سند سے عبداللہ بن صعق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برتن کے ٹوٹ جانے میں غصہ اور ناخوشی نہ کیا کرو کیونکہ برتنوں کی بھی عمر ہوتی ہے آدمیوں کی عمر کی طرح۔

باب الصاد و الفاء

۲۵۰۷۔ حضرت صفرہ ؓ (ابو معدان)

حضرت صفرہ ؓ۔ کنیت ان کی ابومعدان ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوزکریاء نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن یاسین نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۰۸۔ حضرت صفوان ؓ بن امیہ

حضرت صفوان ؓ بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ ان کی والدہ صفیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحیہ۔ ان کی کنیت ابووہب ہے اور بعض لوگ ابوامیہ کہتے ہیں۔ ابن شہاب کہتے تھے کہ نبیؐ نے صفوان سے کہا کہ "ابووہب! اتر جاؤ" اور ابوجعفر یعنی محمد بن علی نے کہا کہ حضورؐ نے ان کو "ابوامیہ!" فرمایا تھا۔ ان کے والد امیہ بن خلف غزوۂ بدر میں بحالت کفر قتل کیے گئے تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ فتح کیا تو صفوان بن امیہ جدہ بھاگ گئے پھر عمیر بن وہب بن خلف جو صفوان کے چچازاد بھائی تھے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے وہب بن عمیر بھی تھے ان دونوں نے رسول اللہؐ سے صفوان کے لیے امان مانگی آپ نے ان کو امان دی اور علامت کے لیے اپنی وہ چادر یا عمامہ ان کے پاس بھیجا جس کو پہن کر حضرت مکہ میں داخل ہوئے تھے پس وہب بن عمیر صفوان سے ملے پس صفوان وہب کے ساتھ آئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں

کھڑے ہو گئے اور اس وقت لوگ بہت جمع تھے اس لیے انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ اے محمد ﷺ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے بقدر مسافت دو ماہ کی امان دی ہے تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو وہب! (سواری سے) اترو انہوں نے کہا نہیں جب تک آپ مجھ سے صاف صاف بیان نہ کر دیں میں نہ اتروں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اترو تمہیں چار ماہ کی مسافت کے بقدر امان دی جاتی ہے پس یہ اترے اور رسول اللہ کے ہمراہ حنین تک گئے رسول اللہؐ نے ان سے کچھ ہتھیار عاریتاً مانگے تھے انہوں نے عرض کیا کہ خوشی سے آپ مانگتے ہیں یا جبراً؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ خوشی سے بطور عاریت کے کہ اگر وہ تلف ہو جائیں تو ان کا تاوان دیا جائے گا پس انہوں نے حضرت کو عاریتاً دے دیئے غزوۂ حنین میں یہ کافروں کی طرف سے تھے۔ جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو کلدہ بن حنبل نے جو صفوان کا اخیافی بھائی تھا کہا کہ دیکھو! جادو ٹوٹ گیا صفوان نے کہا چپ رہ خدا تیرے منہ کو چاک کر دے واللہ! مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ قریش کا کوئی شخص تربیت کرے بجائے اس کے کہ میری تربیت ہوازن کا کوئی شخص کرے مراد ان کی عوف بن مالک نصری سے تھی پھر جب مسلمانوں کو حنین کے دن فتح ہوئی تو رسول اللہؐ نے ان کو بھی (مال غنیمت سے حصہ) دیا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صفوان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے حنین کے دن دیا حضرت سے مجھ کو نہایت ہی بغض تھا مگر آپ مجھے برابر دیتے رہے یہاں تک کہ تمام لوگوں سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہو گئے جب صفوان نے نبی ﷺ کی بخشش کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ اللہ کی قسم! اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا پس یہ اسلام لے آئے پہلے مولفۃ القلوب سے تھے پھر ان کا اسلام بہت اچھا ہو گیا مکہ میں مقیم رہتے تھے ان سے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو ہجرت نہ کرے اس کا اسلام قبول ہی نہ ہو گا پس یہ مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے یہاں اترے انہوں نے رسول اللہؐ سے ان کی کیفیت بیان کی تو آپ نے فرمایا فتح (مکہ) کے بعد ہجرت ضروری نہیں ہے حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم کس کے یہاں اترے ہو؟ انہوں نے کہا عباس بن عبدالمطلب کے یہاں حضرت نے فرمایا تم ایسے شخص کے یہاں اترے جو تمام قریش میں سب سے زیادہ قریش سے محبت کرنے والا ہے۔ پھر ان سے فرمایا کہ اے ابو وہب! بطحاء کی طرف لوٹ آؤ اور اپنے اپنے مقامات میں ٹھہرو۔ تو وہ واپس آئے اور موت تک وہاں رہے۔ یہ زمانہ جاہلیت میں بھی اشراف قریش سے تھے اور کھلانے والوں (یعنی ان لوگوں میں تھے جو غربا اور مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے مسافروں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔) میں سے تھے ان کو لوگ سداد البطحاء کہتے تھے قریش میں سب سے زیادہ فصیح تھے لوگوں نے کہا ہے کہ کسی خاندان میں پانچ کھلانے والے نہیں سوائے عمرو بن عبداللہ بن صفوان بن امیہ بن خلف کے۔ خلف نے بھی کھلایا اور امیہ' صفوان' عبداللہ اور عمرو نے بھی کھلایا۔ حضرت معاویہ نے ایک روز پوچھا کہ مکہ میں آج کل کون کھلاتا ہے؟ لوگوں نے کہا عبداللہ بن صفوان۔ حضرت معاویہؓ نے کہا مبارک ہو مبارک ہو یہ وہ روشنی ہے جو کبھی گل نہ ہو گی۔ عبداللہ بن صفوان مکہ میں عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ نے مکہ میں ۴۲ھ میں حضرت معاویہؓ کی شروع خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہنگامہ شہادت میں شہید ہوئے۔ اور بعض لوگ کہتے تھے کہ واقعہ جمل کیلئے بصرہ کو لوگوں کے جاتے وقت وفات پائی۔ ان سے ان

کے بیٹے عبداللہ عبداللہ بن حارث عامر بن مالک اور طاوس نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۹۔حضرت صفوانؓ بن امیہ

حضرت صفوانؓ بن امیہ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔غزوۂ بدر میں ان کے شریک ہونے کی بابت اختلاف ہے۔ان کے بھائی مالک بن امیہ بدر میں شریک تھے اور یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۱۰۔حضرت صفوانؓ بن صفوان

حضرت صفوانؓ بن صفوان۔رسول اللہ کی طرف سے قبیلہ بنی عمرو کے حاکم تھے سیف نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن عمرو دیلی بنی اسد کے حاکم تھے اور صفوان بن صفوان بنی عمرو کے حاکم تھے ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۵۱۱۔حضرت صفوانؓ بن عبداللہ خزاعی

حضرت صفوانؓ بن عبداللہ خزاعی۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ان کی حدیث موقوف ہے۔ان سے عبداللہ بن اوس نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب میں مرجاؤں تو میرے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا اس کو چاک کر دینا اس کے بعد میرے اوپر مٹی ڈالنا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۱۲۔حضرت صفوانؓ بن عبداللہ

حضرت صفوانؓ بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان۔داؤد بن ابی ہند نے عامر سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرا گزر رسول اللہ ﷺ کی طرف ہوا میں دو خرگوش (شکار کیے ہوئے) لٹکائے ہوئے تھا میں نے کہا کہ مجھے چھری نہیں ملی تو میں نے ان کو پتھر سے ذبح کر دیا ہے حضرت نے فرمایا کھاؤ (حلال ہے) اس حدیث کو علی بن سلیمان واسطی نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے اور یزید بن ہارون نے داؤد سے اس کو روایت کیا ہے اور ان دونوں نے ان کا نام صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۱۳۔حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن قریشی

حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن بن صفوان قریشی جمحی ان کے والد ان کو نبیؐ کے حضور میں فتح مکہ کے دن لائے تھے تا کہ یہ آپ سے ہجرت پر بیعت کریں حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں حضرت عباس نے ان کی سفارش کی تو آپ نے ان سے بیعت لے لی ان کا تذکرہ ان کے والد عبدالرحمٰن کے تذکرہ میں انشاءاللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور نیز انہوں نے عبدالرحمٰن بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ یا ان کا نام صفوان بن عبدالرحمٰن ہے ان کی حدیث اسی طرح شک کے ساتھ روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اکثر راوی ان کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اس کا نام عبدالرحمٰن بن صفوان ہے انہوں نے کہا ہے کہ میرا خیال بھی یہی ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ انہوں نے اس تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ جمحی ہیں اور ابن قدامہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ تمیمی ہیں پس یہ دونوں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں؟ واللہ اعلم

۲۵۱۴۔ حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن یا عبدالرحمٰن بن صفوان۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے مجاہد سے انہوں نے صفوان بن عبدالرحمٰن یا عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی ﷺ (مکہ میں) تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو میں نے اپنا لباس پہنا بعد اس کے میں گیا آپ اور آپ کے اصحاب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان تھے۔ استلام کرر ہے تھے اور اپنے رخساروں کو کعبہ پر رکھے ہوئے تھے نبیؐ بہ نسبت سب لوگوں کے دروازہ سے قریب تھے میں انہی سے دو آدمیوں کے پاس گیا اور میں نے پوچھا کہ نبیؐ نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا کام کیے؟ ان دونوں نے کہا کہ آپ نے اس ستون کے پاس جو دروازے کے پاس ہے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرا خیال ہے کہ یہ صفوان اور وہ جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ایک ہیں کیونکہ ابوعمر نے عبدالرحمٰن بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا نام صفوان بن عبدالرحمٰن یا عبدالرحمٰن بن صفوان ہے پس قریب (قیاس) یہی ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۲۵۱۵۔ حضرت صفوانؓ بن عسال

حضرت صفوانؓ بن عسال۔ بنی ربض بن زاہر بن عامر بن عوثبان بن مراد سے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے نبیؐ کے ہمراہ انہوں نے بارہ جہاد کیے تھے۔ ان سے عبداللہ بن مسعود، زر بن حبیش، عبداللہ بن سلمہ اور ابوالعریف نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں یہ بنی جمل بن کنانہ بن ناجیہ بن مراد سے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بنی زاہر بن مراد سے ہیں اور ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے شروع تذکرہ میں کہا کہ یہ بنی زاہر سے ہیں۔ ہمیں ابومنصور بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صعق بن حزن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حکم بنانی نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر سے انہوں عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے صفوان بن عسال مرادی کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے مسجد بیٹھے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں طلب علم کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے مرحبا طالب العلم کو مرحبا! طالب علم کو فرشتے اپنے بازوؤں سے گھیرے رہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۱۶۔ حضرت صفوانؓ بن عمرو اسدی

حضرت صفوانؓ بن عمرو اسدی۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مہاجرین مدینہ میں آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے آئے اور بنی غنم بن دودان بھی مسلمان تھے یہ بھی اپنے مردوں عورتوں سمیت ہجرت کر کے رسول اللہؐ کے ہمراہ مدینہ میں رہتے تھے انہی میں سے صفوان بن عمرو تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۱۷۔ حضرت صفوانؓ بن عمرو

حضرت صفوانؓ بن عمرو۔ سلمی۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں۔ احد میں شریک تھے مگر بدر میں شریک نہیں ہوئے ان کے بھائی مدلاج ثقف اور مالک البتہ اس میں شریک تھے یہ سب بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ صفوان وہی ہیں جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو اسدی لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کو سلمی یا اسلمی لکھا ہے۔ ثقف بن عمرو کے تذکرہ میں دو مضامین آ چکے ہیں جو دونوں کے ایک ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۵۱۸۔ حضرت صفوانؓ بن قدامہ

حضرت صفوانؓ بن قدامہ تمیمی مرائی۔ بنی امراُ القیس بن زید مناہ بن تمیم سے ہیں۔ ان سے عبد الرحمٰن صفوان بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ یہ مدینہ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے گئے تھے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی۔ نبیؐ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اس پر صفوان نے مسح کیا پھر صفوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ صفوان بن قدامہ نے جس وقت نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اس وقت اپنی قوم کو اور اپنے بھتیجوں کو بلایا تا کہ وہ بھی انکے ساتھ ہو جائیں مگر انہوں نے نہ مانا لہٰذا یہ ان کو چھوڑ کے چل دیئے اور اپنے ہمراہ اپنے دونوں بیٹوں عبد العزیٰ اور عبد نہم کو لائے تھے نبیؐ نے ان دونوں کا نام بدل کے عبد الرحمٰن اور عبد اللہ رکھ دیئے اسی کے متعلق نصر بن قدامہ کے بیٹے نے یہ اشعار کہے تھے

تحمل صفوان فاصبح غادیا — بابنائه عمدا وخلّى المواليا
طلاب الذی یبقی و آثرت غیره — فشتان ما یفنی وما کان باقیا
فاصبحت مختارًا لامر مفند — واصبح صفوان بیثرب ثاویا
بابنائه جار الرسول محمدً — مجیباله اذ جاء بالحق داعیا

"صفوان اپنے بیٹوں کو لے کے سفر کر گئے اور انہوں نے (اپنے) اعزہ کو چھوڑ دیا۔ وہ اس چیز کے طالب ہوئے جو باقی رہے گی (یعنی آخرت) اور میں نے اس کے علاوہ دوسری چیز اختیار کی۔ پس باقی رہنے والی اور فنا ہو جانے والی میں بڑا فرق ہے میں نے ایک خراب چیز کو حاصل کیا۔ اور صفوان اپنے بیٹوں کو لے کے مدینہ میں رہنے لگے۔ محمد رسول اللہؐ کے پڑوسی ہو گئے اور جب کہ رسول حق کی طرف بلاتے تھے صفوان نے ان کی بات مان لی۔"

اس میں اور اشعار بھی ہیں۔ صفوان مرتے وقت تک مدینہ میں رہے اور اپنے بیٹے عبد الرحمٰن کو مدینہ میں مقیم چھوڑ گئے تھے۔ عبد الرحمٰن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے عراق میں مثنی بن حارثہ کی مدد کے لیے جب کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے مدد مانگی تھی جریر بن عبد اللہ اور عبد الرحمٰن بن صفوان مرائی کو ایک لشکر کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۱۹۔ حضرت صفوانؓ بن مالک

حضرت صفوانؓ بن مالک بن صفوان بن بدن بن حلاحل بن اقیش بن مخاشن بن معاویہ بن شریق بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تمیمی اسیدی صحابی ہیں نیکوکار مہاجرین میں سے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۲۵۲۰۔ حضرت صفوانؓ بن محمد

حضرت صفوانؓ بن محمد یا محمد بن صفوان۔علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی بکریوں کے گلہ میں آئے اور دو خرگوش انہوں نے شکار کئے اور انہیں ایک پتھر سے ذبح کیا پھر ان کو رسول اللہؐ کے پاس لے گئے اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے ان کو ایک پتھر سے ذبح کیا ہے۔آپ نے فرمایا ان کو کھاؤ (حلال ہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور بواسطہ ابن قانع کے ابراہیم بن عبداللہ سے روایت ہے وہ حجاج سے اپنی مسند سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام صفوان بن عبداللہ ہے ان کو اس میں شک نہ تھا اور ابوالاحوص یعنی سلام بن سلیم سے مروی ہے وہ عاصم بن احول سے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام محمد بن صیفی ہے۔اور شعبہ وغیرہ نے عاصم سے انہوں نے شعبی سے ان کا نام محمد بن صفوان روایت کیا ہے اور بعض راویوں نے ان کا نام ابوصفوان بن محمد کہا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۱۔ حضرت صفوانؓ بن مخرمہ

حضرت صفوانؓ بن مخرمہ قریشی زہری۔ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ کے بھائی ہیں۔ان سے ان کے بیٹے قاسم نے روایت کی ہے۔ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوعمر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشیر بن سلمان قاسم بن صفوان زہری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ظہر کی نماز (گرمیوں میں) ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے پیدا ہوتی ہے۔اس حدیث کو مروان فزاری، ابواحمد زبیری، عثمان بن عمر، محمد بن سابق، نصر بن احمد اور فضل بن دکین نے بشیر بن سلمان سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ابوحاتم نے کہا ہے کہ قاسم بن صفوان زہری غیر معروف شخص ہیں۔صرف بشیر بن سلمان کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۲۔ حضرت صفوانؓ بن معطل

حضرت صفوانؓ بن معطل بن ربیضہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ذکوانی۔ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کلبی نے کہا ہے صفوان بن معطل بن رحضہ بن مول بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج اور کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوعمر ہے۔غزوہ مریسیع سے پہلے اسلام لائے اور غزوۂ مریسیع میں شریک ہوئے واقدی نے کہا کہ یہ صفوان غزوۂ خندق اور تمام مشاہد میں جو اس کے بعد ہوئے شریک تھے غزوۂ خندق ۵ھ میں ہوا ہے۔یہ کزر بن

جابر فہری کے ہمراہ قبیلہ عرنیہ کے ان لوگوں کی تلاش میں گئے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹا تھا ہمیشہ رسول اللہؐ کے لشکر کی ساق میں رہتے تھے۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ اور ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے روایت کی ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کی تعریف کی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں سوائے اچھائی کے اور ان میں کچھ نہیں جانتا۔ یہی ہیں جن کے بارہ میں اہل افک (اہل افک ان لوگوں کو کہتے ہیں جنہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی تھی وہ تہمت انہیں صفوان کے ساتھ لگائی تھی۔) نے کہا جو کچھ کہا پھر اللہ عزوجل نے اور اس کے رسول نے ان کو بری کر دیا ان کا واقعہ مشہور ہے جب صفوان کو یہ خبر ملی کہ حسان بن ثابت بھی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے ان کی نسبت وہ باتیں کہیں تو انہوں نے ان کو تلوار ماری وہ زخمی ہو گئے اور صفوان نے یہ اشعار (ان سے مخاطب ہو کے) کہے:

تلق ذباب السیف منی فانی غلام اذا ھو جیت لست بشاعر

ولکننی احمی حمای و اشتفی من الباھت الرامی البراء الطواھر

"تلوار کی باڑھ کا مزہ مجھ سے پاؤ گے۔ جب مجھے پہچان میں لاؤ گے کیونکہ میں ایک نوجوان ہوں شاعر نہیں ہوں۔ ہاں میں اپنی عزت بچاتا ہوں۔ اور بہتان باندھنے والے اور پاک صاف لوگوں پر عیب لگانے والے سے نجات حاصل کر لیتا ہوں۔"

پس حسان نے نبیؐ سے ان کی شکایت کی آپ نے اس کے معاوضہ میں ان کو ایک باغ کھجور کا اور ایک لونڈی سیرین نامی عنایت فرمائی۔ اسی لونڈی سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے۔ صفوان بڑے شجاع، نیک اور برگزیدہ تھے۔ بصرہ میں ان کا ایک گھر بھی تھا۔ غزوہ آرمینیہ میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ ۱۹ھ میں شہید ہوئے اس دن لشکر کے سردار عثمان بن ابی العاص ثقفی تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک جزیرہ میں ان کی وفات ہوئی جو شمشاط کے قریب ہے اور وہیں مدفون ہوئے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں روم میں جہاد کرنے کے لیے گئے تھے وہیں ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی مگر برابر نیزہ چلاتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی یہ واقعہ ۵۸ھ کا ہے۔ واللہ اعلم۔ مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا صفوان بن معطل سلمی نے رسول اللہؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اسے جانتے ہیں اور میں اسے نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا وہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کیا دن رات میں کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں نماز مکروہ ہو آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم نماز صبح پڑھ چکو تو نماز ترک کر دو یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے پھر نماز قبول ہو گی یہاں تک کہ سورج نیزہ کے برابر آپ کے سر کے اوپر آ جائے اس وقت نماز چھوڑ دو یہ وہ وقت ہے کہ اس میں جہنم بھڑکائی جاتی ہے یہاں تک کہ جب آفتاب سمت الراس سے ہٹ جائے تو نماز پڑھو نماز قبول ہو گی یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لو اس کے بعد پھر غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۳۔ حضرت صفوانؓ بن وہب

حضرت صفوانؓ بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام بن محمد نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے صفوان بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر

بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث یہ ابن بیضاء کی کنیت سے مشہور ہیں بیضاء کا نام دعد تھا میں نے ان کا ذکر ان کے بھائی سہل کے نام میں کیا ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شہید ہوئے ان کو طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بدر میں شہید نہیں ہوئے بلکہ رمضان ۳۸ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ طاعون عمواس جو ملک شام میں ہوا تھا انہوں نے وفات پائی۔ یہ واقعہ ۱۸ھ کا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے اور رافع بن عجلان کے درمیان میں مواخات کرادی تھی یہ دونوں بدر میں شہید ہوئے۔ رسول اللہؐ نے ان کو عبداللہ بن جحش کے سریہ کے ساتھ ابواء کی طرف بھیجا تھا وہاں انہیں خوب مال غنیمت ملا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ۔ الآیۃ (البقرہ: ۲۱۷) ''تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا ماہ حرام میں بھی جنگ (جائز) ہے''۔ اس کو عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۴۔ حضرت صفوانؓ بن یمان

حضرت صفوانؓ بن یمان عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے بھائی ہیں۔ خود قبیلہ عبس سے ہیں مگر حلیف ہیں بنی عبدالاشہل کے اپنے والد حسیل کے ساتھ احد میں تھے اور ان کے بھائی حذیفہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ان کے والد کے نام میں لکھا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۲۵۔ حضرت صفوانؓ

حضرت صفوانؓ یا ابن صفوان اسی طرح ان کے نام میں شک کیا گیا ہے۔ سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہاتھ ایک پائجامہ بیچا آپ نے مجھے حساب سے زیادہ چاندی تول کر دی۔ اس حدیث کو ابن مہدی نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے مالک بن عمر اور ابوصفوان سے سنا اور زہیر بن معاویہ نے ابوالزبیر سے انہوں نے صفوان یا ابن صفوان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ حم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الصاد و اللام

۲۵۲۶۔ حضرت صلتؓ (ابوزبید)

حضرت صلتؓ۔ زبید بن صلت کے والد ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ صلت بن زبید بن صلت نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو کھجوروں کے اندازنے پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ نصف (غالباً یہ واقعہ خیبر کا ہے وہاں کے لوگوں سے نصف پیداوار پر صلح ہوئی تھی لہٰذا آپ نے کھجوروں کے اندازنے کے لیے ان کو مقرر کیا تھا تاکہ اسی اندازنے کے موافق ان سے نصف کھجوریں لی جائیں۔) ہمارے لیے رکھنا اور نصف

ان کے لیے چھوڑ دینا کیونکہ وہ چرا لیتے ہیں اور ہم ان تک پہنچ نہیں سکتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ زیید کے نام میں زے کے بعد دو یائے تحتانیہ ہیں۔

۲۵۲۷۔ حضرت صلت رضی اللہ عنہ (ابوکلیب)

حضرت صلتؓ۔ ان کی کنیت ابوکلیب ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کلیب نے روایت کی ہے۔ سلیمان بن مروان عبدی نے ابراہیم بن ابی یحییٰ سے انہوں نے عثیم سے انہوں نے ابن کلیب بن صلت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کفر کی علامت اپنے یہاں سے دور کر دیجئے۔ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں سے ابراہیم نے عثیم بن کثیر بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے یہی اولیٰ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۲۸۔ حضرت صلت رضی اللہ عنہ بن مخرمہ

حضرت صلتؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس اور قاسم فرزندان مخرمہ کے بھائی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور ان کے بھائی قاسم کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے اور قیس کو پچاس وسق دیئے تھے اس کو ابوعمر نے ان کے بھائی قاسم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار اور ابن اسحاق نے بھی اس کو بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے صلت بن مخرومہ اور ان کے بھائی کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے جن میں چالیس وسق صلت کے تھے اس سے ابوعمر کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

۲۵۲۹۔ حضرت صلصال رضی اللہ عنہ بن دلہمس

حضرت صلصالؓ بن دلہمس۔ کنیت ان کی ابوالغضنفر ہے۔ علی بن سعید نے محمد بن ضوء بن صلصال بن دلہمس بن جندلہ بن مجتب بن اغر بن غضنفر بن تمیم بن ربیعہ بن نزار بن معد سے انہوں نے اپنے والد ضوء سے انہوں نے اپنے والد صلصال بن دلہمس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم (ایک دن) نبیؐ کے پاس تھے آپ اپنے صحابہ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہم سے فرمایا کہ عبادہ بن صامت بیمار ہیں چلو تاکہ ان کی عیادت کریں نبی ﷺ آئے اور آگے آگے چلے ہم آپ کے پیچھے ہو لئے۔ راستے میں آپ کا گزر ایک یہودی پر ہوا جس کا لڑکا مر رہا تھا حضرت اس کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا اے قوم یہود کیا تم مجھے توراۃ میں لکھا ہوا پاتے ہو؟ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ. الآیۃ (الاعراف: ۱۵۷) یہودی نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں اس لڑکے نے (جو حالت نزع میں تھا) کہا ہاں واللہ اے رسول خدا یہ لوگ توراۃ میں آپ کا ذکر دیکھتے ہیں اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا توراۃ کا تھا اور بے شک اس میں آپ کی صفت اور آپ کے اصحاب کی صفت چمک رہی ہے مگر آپ کو دیکھ کر وہ ٹکڑا اس یہودی نے چھپا لیا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے سوا پھر کوئی بات اس لڑکے نے نہیں کی یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے پاس ٹھہرو اور اس کا حق ادا کرو صفوان کہتے ہیں پس ہم

لوگ اس یہودی اور اس کے لڑکے کے درمیان میں حائل ہو گئے اور اس کی تجہیز و تکفین کر کے اس کو دفن کیا اور لوٹ آئے۔ یہ حدیث غریب الاسناد والنسب ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۳۰۔ حضرت صلصل رضی اللہ عنہ بن شرحبیل

حضرت صلصل رضی اللہ عنہ بن شرحبیل۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کے نسب سے واقف نہیں ہوں۔ صحابی ہیں ان کی کوئی روایت نہیں ان کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کو رسول اللہؐ نے صفوان بن امیہ اور سبرہ عنبری اور وکیع دارمی اور عمرو بن مجوب عامری کی طرف بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ کے قاصدوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۳۱۔ حضرت صلہ رضی اللہ عنہ بن اشیم

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ بن اشیم عدوی۔ عدی رباب کے خاندان سے ہیں۔ یہ عدی بیٹے ہیں عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ حماد بن سلمہ سے ثابت بنانی نے صلہ بن اشیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں دنیا کا کچھ خیال نہ کرے تو وہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا اللہ اس کو دے گا۔ یہ صلہ بجستان میں ۳۵ھ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر ایک سو تیس برس تھی نبی ﷺ صلہ کا ذکر کیا کرتے تھے چنانچہ یزید بن جابر نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا صلہ اس کی شفاعت سے جنت میں اس قدر لوگ داخل ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۳۲۔ حضرت صلہ رضی اللہ عنہ بن حارث

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ بن حارث غفاری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ صحابی ہیں ان سے ابوصالح غفاری یعنی سعید بن عبدالرحمٰن اور ابوقبیل نے روایت کی ہے۔ سعید بن یونس کہتے تھے کہ جو لوگ فتح مصر میں شریک تھے ان میں صلہ بن حارث بھی تھے۔ ابوصالح یعنی سعید بن عبدالرحمٰن غفاری نے بیان کیا کہ سلیم بن عتر تجیبی کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے وعظ بیان کر رہے تھے۔ ان سے صلہ بن حارث غفاری نے کہا جو اصحاب نبی ﷺ سے تھے کہ اللہ کی قسم! ہم نے اپنے نبی کا عہد اس وقت تک ترک نہیں کیا جب تک آپ اور آپ کے اصحاب ہمارے درمیان تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الصاد والنون

۲۵۳۳۔ حضرت صنابح رضی اللہ عنہ بن اعسر

حضرت صنابح رضی اللہ عنہ بن اعسر احمسی کوفی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے صرف قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ یہ وہ صنابحی نہیں ہیں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عطاء بن یسار نے وضو کی فضیلت میں اور اوقات ثلاثہ (یعنی طلوع غروب اور استوا کے وقت) میں نماز کی ممانعت کی حدیث روایت کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ صنابحی منسوب ہے یمن کے ایک قبیلہ کی طرف صنابح ان کا نام ہے نسبت نہیں ہے صنابحی تابعی ہیں اور صنابح صحابی ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے اور یہ کوفی ہیں ان

کی روایت موجود ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام صنابح بن اعسر احمسی ہے اور بعض لوگ ان کو صنابحی کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے وہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے ابوالفرج بن ابی الرجاء نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے میرے سامنے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر بن اسحاق بن علی بن جابر جابری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عوف نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے صنابح سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو میں حوض کوثر پر پہنچ کر تمہارے لیے انتظام کر رکھوں گا اور میں تم لوگوں پر کثرت امت کا فخر کروں گا پس تم میرے بعد باہم جنگ نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۳۴۔ حضرت صنابح رضی اللہ عنہ

حضرت صنابح رضی اللہ عنہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صنابح احمسی کے علاوہ ہیں یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے مگر میرے نزدیک یہ وہی ہیں اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ علیحدہ لکھا ہے اور انہوں نے وکیع سے انہوں نے صلت بن بہرام سے انہوں نے صنابح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے دین پر قائم رہے گی جب تک کہ جنازوں کو ان کے اعزہ پر نہ چھوڑ (مطلب یہ ہے کہ جب تک باہم ہمدردی رہے گی اور ایک دوسرے کے درد وغم میں شریک رہیں گے اس وقت تک دین ہاتھ میں رہے گا اور جب باہم ہمدردی نہ رہے گی یہاں تک کہ جنازوں میں سوائے میت کے اعزہ کے اور کوئی نہ ہوگا اس وقت بے دینی پھیل جائے گی۔) دے گی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے اس حدیث کے بعد کہا ہے کہ اس کو ابوالشیخ نے صنابحی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کے اور صلت کے درمیان میں حارث بن وہب کو ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے مگر ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں لکھا جو ابونعیم ان پر رد کریں مجھے نہیں معلوم کہ بعض متاخرین سے اس مقام میں ابونعیم کی کیا مراد ہے؟ ان کی عادت تو یہ ہے کہ اس لفظ سے ابن مندہ کو مراد لیا کرتے ہیں حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے۔ واللہ اعلم

باب الصاد والھاء

۲۵۳۵۔ حضرت صہبان رضی اللہ عنہ بن عثمان

حضرت صہبان رضی اللہ عنہ بن عثمان۔ کنیت ان کی ابوطلاسہ حدیبی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے فلسطین کے رہنے والے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالکبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے صہبان ابوطلاسہ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالجبار بن عبدالحارث نبی ﷺ سے بیعت کر کے ہمارے پاس آئے پھر وہ لوٹ کر نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور آپ کے ساتھ ایک جہاد میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور میں (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کے سامنے موجود تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۳۶۔ حضرت صہیبؓ بن سنان

حضرت صہیبؓ بن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناۃ بن نمر بن قاسط بن منب بن افصیٰ بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ ربعی نمری کلبی اور ابو نعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ صہیب بیٹے ہیں سنان بن خالد بن عبد عمرو بن عقیل بن کعب بن سعد کے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ صہیب بیٹے ہیں سنان بن خالد بن عبد عمرو بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد کے۔ پس انہوں نے عقیل کے بدلہ طفیل کا نام لکھا ہے اور جذیمہ کے بدلے خزیمہ لکھا ہے۔ یہ خود نمر بن قاسط کے خاندان سے ہیں اور ان کی والدہ سلمٰی بنت قعید بن مہیص بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے یہ کنیت ان کی رسول اللہؐ نے رکھی تھی۔ ان کو رومی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اہل روم ان کو کمسنی کی حالت میں قید کر کے لے گئے تھے ان کے والد اور ان کے چچا کسریٰ (شاہ فارس) کی طرف سے مقام ابلہ میں حاکم تھے ان لوگوں کے مکانات لب دجلہ شہر موصل کے پاس تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں لب فرات تھے سرزمین جزیرہ میں پس اہل روم نے ان پر شبخون مارا اور صہیب کو جو اس وقت چھوٹے تھے پکڑ کے لے گئے انہوں نے روم ہی میں نشو ونما پائی اسی وجہ سے ان کی زبان پر عجمیت تھی پھر ان کو اہل روم سے قبیلہ کلب کے لوگوں نے خرید لیا اور مکہ لے آئے پھر عبداللہ بن جدعان تیمی نے جو قبیلہ کلب کے لوگوں میں سے تھے ان کو خرید کر آزاد کر دیا یہ انہی کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ اور صہیب کی بیوی' ان کے لڑکے اور مصعب زبیری کہتے تھے کہ یہ جب بڑے ہوئے اور ان کو عقل آئی تو یہ خود روم سے بھاگ کر مکہ چلے آئے تھے اور ابن جدعان سے انہوں نے حلف کی دوستی کی تھی اور انہی کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو یہ اسلام لے آئے اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں ہوئے۔ واقدی نے کہا ہے کہ صہیب اور عمار ایک ہی دن اسلام لائے تھے اور ان دونوں کا اسلام کچھ اوپر تیس آدمیوں کے بعد ہوا یہ مکہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنہیں (راہ اللہ میں) تکلیف دی جاتی تھی۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد نے اپنی سند سے ابو زکریاء یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن جدعان نے صہیب کو قبیلہ کلب سے مکہ میں مول لیا اور قبیلہ کلب کے لوگ روم سے ان کو مول لائے تھے پھر عبداللہ بن جدعان نے ان کو آزاد کر دیا جب صہیب اسلام لائے اس وقت رسول اللہ ﷺ ارقم کے گھر میں تھے کچھ اوپر تیس آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے یہ مکہ میں ان کمزور آدمیوں میں تھے جن کو راہ اللہ میں تکلیف دی جاتی تھی اور آخری لوگوں کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ میں علی بن ابی طالب اور صہیب آئے تھے۔ ۱۵ ربیع الاول کو اس وقت رسول اللہ ﷺ قباء میں تھے وہاں سے آگے نہ بڑھے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حارث بن صمہ کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ جب یہ ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے تو چند مشرکوں نے ان کا تعاقب کیا انہوں نے اپنا ترکش نکال لیا اور کہنے لگے اے گروہ قریش! تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ تیرانداز ہوں خدا کی قسم تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ جس قدر تیر میرے پاس ہیں وہ سب میں تمہیں ماروں گا بعد اس کے پھر اپنی تلوار سے تمہیں قتل کروں گا جب تک وہ میرے ہاتھ میں رہے گی ہاں اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو میں تمہیں بتا دوں ان لوگوں نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمیں بتا دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں اس پر ان لوگوں نے عہد کیا تو صہیب نے اپنے مال کا پتہ ان لوگوں کو بتا دیا اور خود رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو یحییٰ! تمہاری تجارت بہت اچھی رہی پھر اللہ عزوجل نے یہ

آیت نازل فرمائی:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ٥ (البقرۃ: ۲۰۷)

''بعض لوگ وہ ہیں جو اپنی جان اللہ کی رضا مندی کے لیے بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے''۔

حضرت صہیب بدر' احد' خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند سے ابوزکریاء سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن حسن حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوحذیفہ یعنی موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے سبقت کرنے والے چار ہیں میں اہل عرب میں سبقت کرنے والا ہوں اور صہیب اہل روم میں سبقت کرنے والے ہیں' سلمان اہل فارس میں سبقت کرنے والے ہیں اور بلال اہل حبش میں سبقت کرنے والے ہیں۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبدالصمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے وہ کہتے تھے ہم سے عفیف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی تھے (۱) نبی ﷺ (۲) حضرت ابوبکر (۳) حضرت بلال (۴) حضرت صہیب (۵) حضرت خباب (۶) حضرت عمار بن یاسر (۷) سمیہ والدہ عمار رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پس نبی ﷺ کو تو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو ان کی قومی وجاہت نے ان کے علاوہ اور لوگ (بہت ستائے گئے) پکڑ کے انہیں لوہے کی زرہیں پہنائی جاتی تھیں پھر وہ دھوپ میں لٹائے جاتے تھے ہمیں ابوجعفر بن مبارک بن احمد بن رزیق واسطی امام جامع مسجد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالسعادات یعنی مبارک بن حسین بن عبدالوہاب نے خبر دی میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم سے ابوالفتح نصر بن حسن بن ابی القاسم شاشی نے بیان کیا ہے؟ انہوں نے اقرار کیا کہ ہاں میں نے ان سے کہا کہ تم سے ابوبکر بن منصور بن خلف مقری نے یہ بیان کیا تھا کہ ہمیں ابوالحسین عبداللہ بن احمد بن علی حنبلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن یالویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے صہیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ اے جنتیو! اللہ عزوجل کا تم سے ایک وعدہ ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کو پورا کرے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ کون سا وعدہ ہے؟ کیا اس نے ہماری نیکیوں کا پلہ بھاری نہیں کر دیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جنت میں نہیں داخل کیا اور ہمیں دوزخ سے نہیں نکالا (پھر اب کون سا وعدہ باقی ہے؟)

پس ان سے حجاب اٹھا لیا جائے گا اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے پھر کوئی چیز جو ان کو دی گئی ہو گی اس دیدار سے زیادہ انہیں محبوب نہ رہے گی اسی کو اللہ نے زیادہ کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ ان سے حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ؐ کی طرف سے نکلا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔ ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوفروہ یعنی یزید بن سنان نے ابومبارک سے انہوں نے صہیب سے نقل کر کے

بیان کیا کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھے۔ حضرت صہیب کی طبیعت میں باوجود اس فضل اور علو مرتبہ کے مذاق اور حسن خلق بہت تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ مقام قبا میں تھے آپ کے سامنے رطب اور تمر رکھے ہوئے تھے اور مجھے آشوب چشم تھا مگر میں نے کھانا شروع کیا نبیؐ نے فرمایا کیا تم آشوب چشم کی حالت میں تمر کھاتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اس آنکھ کی طرف سے کھاتا ہوں جو اچھی ہے پس رسول اللہؐ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے۔ حضرت صہیب کی زبان میں سخت عجمیت تھی زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ساتھ چلا وہ بلندی مدینہ میں حضرت صہیب کے ایک باغ میں گئے جب حضرت صہیب نے ان کو دیکھا تو یہ کہنے لگے یناس یناس صرف عمر (نہ سمجھے اور) کہنے لگے کہ یہ لوگوں کو کیوں پکار رہے ہیں؟ میں نے کہا وہ اپنے ایک غلام کو پکار رہے ہیں جس کا نام یحنس ہے زبان کی لکنت کے باعث صاف لفظ نہیں نکلتا حضرت عمر نے کہا اے صہیب صرف تین باتیں تم میں ہیں جن کو میں برا سمجھتا ہوں اگر وہ نہ ہوتیں تو میں کسی کو تم پر فضیلت نہ دیتا میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے کو عرب کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تمہاری زبان عجمی ہے اور تم اپنی کنیت ابو یحییٰ بتاتے ہو جو ایک نبی کا نام تھا اور اپنا مال فضول خرچ کرتے ہو حضرت صہیب نے کہا مال فضول خرچ کرنے کو جو آپ نے کہا تو میں بیجا صرف نہیں کرتا اور میری کنیت ابو یحییٰ خود رسول اللہؐ نے رکھی ہے لہٰذا میں اس کو ترک نہ کروں گا اور میں جو اپنے کو عرب کی طرف منسوب کرتا ہوں تو (درحقیقت میں عربی ہوں مگر) کمسنی میں اہل روم مجھے پکڑ کے لے گئے تھے لہٰذا میں نے ان کی زبان حاصل کر لی اور میں قبیلہ نمر بن قاسط سے ہوں پس میں اپنے کو ضرور ان کی طرف نسبت کروں گا۔ حضرت عمر بن خطاب صہیب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت اچھا سمجھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ زخمی کیے گئے تو انہوں نے وصیت کی کہ صہیب نماز جنازہ پڑھائیں اور تین مرتبہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں یہاں تک کہ اہل شوریٰ کسی اور خلیفہ کو منتخب کر لیں حضرت صہیب کی وفات مدینہ میں شوال ۳۸ھ میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۳۹ھ میں ہوئی۔ انکی عمر تہتر (۷۳) سال تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی عمر ستر برس تھی مدینہ میں مدفون ہیں۔ رنگ ان کا بہت سرخ تھا' نہ لمبے تھے نہ پستہ قد مگر ہاں قد چھوٹا تھا سر میں بال بہت تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۳۷۔ حضرت صہیبؓ بن نعمان

حضرت صہیبؓ بن نعمان۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ طبرانی' ابن اشکاب اور بہت سے لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کوشیدیٰ ابو غالب' فورانی اور نوشروان نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابن زید نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی معمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ایوب بن محمد وزان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مصعب قرقسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منصور نے ہلال بن یساف سے انہوں نے صہیب بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت بہ نسبت اس جگہ نماز پڑھنے کی جہاں لوگ دیکھیں ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔ اس حدیث کو عمر بن شبہ بن مصعب سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الصاد والواو والیاء

۲۵۳۸۔ حضرت صوابؓ

حضرت صوابؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے بصرہ میں رہتے تھے۔ محرز بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ یہاں ایک شخص تھے اصحاب نبی ﷺ سے ان کا نام صواب تھا جب ان کے لیے کھانا آتا تو ایک یتیم یا دو یتیم کو ضرور بلاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۳۹۔ حضرت صیفیؓ بن اسلت

حضرت صیفیؓ بن اسلت۔ کنیت ان کی ابو قیس ہے۔ انصاری ہیں بنی وائل بن زید میں سے ایک شخص ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے اور ہم ان کو کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ یہ اور ان کے بھائی وحوح قریش کے ساتھ مکہ چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور زبیر نے کہا ہے کہ ابو قیس بن اسلت شاعر جو حوح کے بھائی تھے اسلام لائے ہی نہیں۔ ان کا نام حارث بن اسلت تھا انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عبداللہ کہتے ہیں ابن اسحاق اور زبیر نے جو ان کی بابت لکھا ہے اس میں اعتراض ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۵۴۰۔ حضرت صیفیؓ (ابوالحارث)

حضرت صیفیؓ۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔ بیٹے ہیں ساعدہ بن عبدالاشہل بن مالک بن لوذان کے۔ کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ جاتے تھے اثناء راہ میں مقام کدید میں وفات پائی۔ ان کو نبی ﷺ نے انہیں کے کرتہ میں کفن دلوایا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۵۴۱۔ حضرت صیفیؓ بن ربعی

حضرت صیفیؓ بن ربعی بن اوس ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۴۲۔ حضرت صیفیؓ بن سواد

حضرت صیفیؓ بن سواد بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری۔ سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے بدر میں شریک نہیں ہوئے ابن اسحٰق نے ان کا نام صیفی بن سواد لکھا ہے اور ابن ہشام نے صیفی بن اسود بن عباد لکھا ہے اور نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۴۳۔ حضرت صیفیؓ بن عامر

حضرت صیفیؓ بن عامر۔ قبیلہ بنی ثعلبہ کے سردار تھے ان کے لیے نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی اس میں ان کو ان کی قوم پر

سردار مقرر کیا تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۴۴۔ حضرت صفیؓ بن قیظی

حضرت صفیؓ بن قیظی بن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل ۔ بھائی ہیں حباب کے بھانجے ہیں ابوالہیثم بن تیہان کے ۔ والدہ ان کی صعبہ بنت تیہان ہیں ۔ احد کے دن شہید ہوئے ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۴۵۔ حضرت صفیؓ (ابومرقع)

حضرت صفیؓ (ابومرقع) ابن صفی کے والد ہیں ۔ ان کی حدیث عمرو بن مرقع بن صفی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے چیونٹی کے مارنے سے منع فرمایا ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۴۶۔ حضرت صفیؓ

حضرت صفیؓ ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ یحییٰ بن عبید بن صفی کے دادا ہیں اور انہوں نے اپنی سند سے عبید بن صفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ اپنے پیشاب کرنے کی جگہ بھی تجویز کر لیتے تھے جس طرح رہنے کی جگہ تجویز کرتے تھے ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

حرف الضاد ۔ باب الضاد والحاء

۲۵۴۷۔ حضرت ضحاک انصاریؓ

حضرت ضحاک انصاریؓ ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے محمد بن عمارہ بن صبیح سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے مبذول بن علی سے انہوں نے اسماعیل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ ضحاک انصاری کہتے تھے جب نبی ﷺ خیبر کی طرف چلے تو آپ نے علی کو مقدمہ لشکر کا سردار مقرر کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص باغ میں داخل ہو جائے اسے امن دے دینا جب نبیؐ یہ فرما چکے تو حضرت علی نے اس کا اعلان کیا پھر نبی ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہیں آپ نے پوچھا کہ تم کیوں ہنستے ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں (علی کو دیکھ کے خوش ہو رہا ہوں میں) ان کو دوست رکھتا ہوں نبیؐ نے حضرت علی سے کہا کہ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں حضرت علی نے کہا میں اس رتبہ پر پہنچ گیا کہ جبرئیل مجھے دوست رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور جبرئیل سے بھی جو افضل ہے یعنی اللہ عزوجل وہ بھی تمہیں دوست رکھتے ہیں اس حدیث کو عبداللہ بن الجہم رازی نے نصر سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث بواسطہ ابراہیم کے ضحاک سے مروی ہے ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۴۸۔ حضرت ضحاکؓ بن ابی جبیرہ

حضرت ضحاکؓ بن ابی جبیرہ ۔ بعض لوگ ان کو ابوجبیرہ بن ضحاک کہتے ہیں ۔ حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے

شعبی سے انہوں نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت میں لقب رکھنے کا دستور تھا پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَا تَنَابَزُوا - الآیة (الحجرات: ۱۱) ''کسی کے برے لقب نہ رکھو'' ۔اس حدیث کو بشیر بن مفضل' اسماعیل بن علیہ' شعبہ اور حفص بن غیاث نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقاب ترمذی نے کہا ہے کہ ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن ضحاک کے مگر ابویعلیٰ موصلی نے ان کا نام ضحاک بن ابی جبیرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے ہدبہ اور ابراہیم بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں لقب کا دستور تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اس کے لقب کے ساتھ پکارا تو کہا گیا کہ یارسول اللہ وہ اس لقب کو برا سمجھتا ہے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ضحاک بن ابی جبیرہ وہی ضحاک بن خلیفہ ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے مگر صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۴۹۔حضرت ضحاکؓ بن حارثہ

حضرت ضحاکؓ بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ عروہ بن زبیر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو بیعت عقبہ میں شریک تھے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے حاضر تھے اور ابن شہاب اور ابن اسحق نے ان کو شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۵۰۔حضرت ضحاکؓ بن خلیفہ

حضرت ضحاکؓ بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل انصاری الاشہلی۔ احد میں شریک تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں وفات پائی۔ یہ ضحاک والد ہیں ثابت بن ضحاک کے اور ابوجبیرہ کے والد ہیں یہی ہیں جنہوں نے محمد بن مسلمہ سے پانی کی بابت جھگڑا کیا تھا یہ جھگڑا حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا واللہ اس کے یہاں پانی ضرور جائے گا گو تمہارے پیٹ پر ہو کر بہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ ان کا بنی نضیر تھا۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اس سے ان کے اس قول کی جو ضحاک بن ابوجبیرہ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ یہ ضحاک بن خلیفہ ہیں تردید ہوتی ہے انہوں نے ان کو وہاں ابوجبیرہ کہا تھا اور ابوجبیرہ ضحاک کے بیٹے ہیں اور یہاں خود ابوجبیرہ کو ضحاک بنایا پس انہوں نے اپنے قول کے خلاف کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم۔

۲۵۵۱۔حضرت ضحاکؓ بن ربیعہ

حضرت ضحاکؓ بن ربیعہ حمیری۔ان کا ذکر کتاب العلاء میں ہے اس سے پہلے ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۵۲۔ حضرت ضحاکؓ بن زمل

حضرت ضحاکؓ بن زمل جہنی۔ یہ طبرانی کا قول انکے معجم سے منقول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن زمل ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ان لوگوں میں لکھا ہے جن کا نام معلوم نہیں۔ مسلم بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابومشجعہ بن ربعی سے انہوں نے ضحاک بن زمل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ بعد نماز صبح کے اپنا پیر اسی طرح دھرائے ہوئے ستر مرتبہ فرماتے تھے سبحان اللہ و بحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا۔ پھر فرماتے تھے کہ ستر مرتبہ اس کے پڑھنے کا سات سو گنا معاوضہ ہو سکتا ہے اور جس کے گناہ ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ ہوں اس میں کچھ بھلائی نہیں پھر اس کو دومرتبہ کہہ کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے اور آپ (اس وقت) خواب کا سننا پسند کرتے تھے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن زمل کا نام کسی روایت میں بھی نہیں دیکھتا ہوں طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے اور کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں سے غلطی ہوگئی شاید ان کو ضحاک بن زمل کا نام یاد ہوگا وہ سمجھے کہ یہ وہی ابن زمل ہیں حالانکہ ضحاک (بن زمل) تبع تابعین میں ایک شخص ہیں ان کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے۔

۲۵۵۳۔ حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن حارث سلمی

حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن حارث بن زائدہ بن عبداللہ بن حبیب بن مالک بن خفاف بن امرأالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ نبی کی صحبت انہوں نے اٹھائی ہے اور آپ نے ان کے لیے ایک جھنڈا بھی بندھوا دیا تھا ان کا تذکرہ ابن حبیب نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

۲۵۵۴۔ حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن عوف عامری

حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے۔ اسلام لائے اور نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔ بادیہ مدینہ میں اترا کرتے تھے ان کو رسول اللہؐ نے ان کی قوم کے مسلمانوں پر حاکم مقرر کیا تھا اور اس کو ایک خط بھی لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دیں وہ دھوکہ سے مقتول ہو گئے تھے۔ یہ ضحاک رسول اللہؐ کے پیچھے تلوار لے کر (پہرہ دینے) کھڑے ہوا کرتے تھے بڑے بہادر اور جری تھے تنہا سو آدمیوں کے برابر سمجھے جاتے تھے جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لیے چلے تو ان کو قبیلہ بنی سلیم پر سردار بنایا وہ نوسو آدمی تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو سو کے برابر ہوتا کہ تم پورے ہزار ہو جاؤ پھر آپ نے ضحاک سے اس کی کمی کو پورا کر دیا یہ ان کے سردار تھے ان کو ان پر حاکم اس لیے مقرر کیا کہ وہ سب قبیلہ قیس غیلان سے تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے ایک سریہ کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر عباس بن مرداس سلمی نے اپنے شعر میں کیا ہے:

ان الذین وفوا بما عاهدتهم — جیش بعثت علیهم الضحاکا
امرته ذرب السنان کانه — لما تکشفه العدو یراکا
طورا یعانق بالیدین و تارة — یفری الجماجم حاز مابتاکا

''تحقیق وہ لوگ جنہوں نے (اے رسول) آپکے عہد کو پورا کیا۔ اس لشکر کے لوگ تھے جن پر آپ نے ضحاک کو سردار بنایا۔ آپ نے ان کو تیز نیزے کا سردار بنایا تھا۔ جب اس کو دشمن دیکھ لیتا تھا تو الٹا گر جاتا تھا۔ وہ نیزہ کبھی ہاتھوں سے معانقہ کرتا تھا۔ اور کبھی کھوپڑیوں کو کاٹ کے پھینک دیتا تھا۔''

ان سے سعید بن مسیّب اور حسن بصری نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی ہے کہتے تھے ہمیں احمد بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ دیت عاقلہ کو ملے گی اور عورت اپنے شوہر کی دیت سے میراث نہ پائے گی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دو اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے زہری سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۵۵۔ حضرت ضحاکؓ بن عبد عمرو

حضرت ضحاکؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں بھائی ہیں نعمان بن عبدو عمرو کے یہ دونوں بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہے اور یہ دونوں احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۵۶۔ حضرت ضحاکؓ بن عرفجہ

حضرت ضحاکؓ بن عرفجہ سعدی۔ سعد تمیم کے خاندان سے ہیں۔ عبداللہ بن عرادہ نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے انہوں نے ضحاک بن عرفجہ سے روایت کی ہے کہ ان کی ناک واقعہ کلاب میں زخمی ہوگئی تھی اور ابوالاشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ان کی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی اور ابن مبارک نے جعفر بن حیان سے انہوں نے ابن طرفہ سے انہوں نے عرفجہ سے انہوں نے اپنے دادا یعنی عرفجہ سے نقل کیا ہے کہ ان کی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی پس کچھ لوگوں نے ان کا نام عرفجہ بتایا ہے اور کچھ لوگوں نے طرفہ اور کچھ لوگوں نے ضحاک یہ ابوعمر کا کلام تھا اور ابن مندہ نے عبداللہ بن عرادہ کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ان کا نام عرفجہ بن اسعد ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے کہا ہے کہ ان کی ناک زخمی ہو گئی تھی۔ یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ ان کا نام عرفجہ بن اسعد ہے یہ قول صرف ابن مندہ کا نہیں ہے بلکہ اور لوگوں نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور انہوں نے اس کی غلطی بھی بیان کی ہے پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہ رہا واللہ اعلم۔

۲۵۵۷۔ حضرت ضحاکؓ بن قیس

حضرت ضحاکؓ بن قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابوانیس اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن۔ والدہ ان کی امیمہ بنت ربیعہ کنانی ہیں۔ یہ ضحاک چھوٹے بھائی ہیں فاطمہ بنت قیس کے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی وفات سے تقریباً سات برس پہلے پیدا ہو چکے تھے اور انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں اور انہوں نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا یہ حضرت معاویہ کی طرف سے حاکم تھے حضرت معاویہ کی طرف سے لڑائیوں میں انہوں نے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔

حضرت معاویہؓ نے ان کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا پس یہ منبج کا پل عبور کر کے مقام رقہ میں گئے اور وہاں اہل عراق پر حملہ کیا اور مقام ہیت میں مقیم رہے پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو زیاد کے بعد ۵۳ھ میں کوفہ کا حاکم مقرر کیا اور ۵۷ھ میں ان کو معزول کیا جب حضرت معاویہؓ کی وفات ہوئی تو انہی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور شہر کو حراست میں لے لیا یہاں تک کہ یزید بن معاویہ آ گیا پھر یہ یزید کے اور اس کے بیٹے معاویہ کے ہمراہ رہے جب یہ دونوں مر گئے تو ضحاک نے دمشق میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لی مروان بن حکم نے جب شام کے بعض حصص پر قبضہ کیا تو ضحاک اس سے مقام مرج راہط میں دمشق کے پاس لڑے ضحاک وہیں شہید ہوئے اور ان کے ساتھ بہت سے لوگ قبیلہ قیس غیلان کے شہید ہوئے ان کی شہادت ۱۵ ذی الحجہ ۶۴ھ میں ہوئی۔ ان سے حسن بصری، تمیم بن طرفہ محمد بن سوید فہری، سماک اور میمون بن مہران نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن زید نے حسن بصری سے انہوں نے ضحاک بن قیس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ضحاک بن قیس نے ابن الہیثم کو جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا یہ لکھ کے بھیجا:

السلام علیکم امابعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے قریب کچھ فتنے ہوں گے تاریک مثل دھویں کے ان فتنوں میں آدمیوں کا قلب مر جائے گا جس طرح بدن مر جاتا ہے صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ صبح کو آدمی کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا۔ کچھ لوگ اپنے دین کو تھوڑے سے مال دنیا پر بیچ ڈالیں گے۔ یزید بن معاویہ مر گیا اور تم لوگ ہمارے بھائی ہو لہٰذا تم ہم سے پیش قدمی نہ کرنا یہاں تک (کہ ہم کسی کو) اپنے لیے منتخب کریں۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۵۸۔ حضرت ضحاکؓ بن قیس تمیمی

حضرت ضحاکؓ بن قیس بن معاویہ تمیمی۔ انہی کو احنف بن قیس کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ احنف اور صخر کے نام میں ہو چکا ہے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۵۹۔ حضرت ضحاکؓ بن نعمان

حضرت ضحاکؓ بن نعمان بن سعد۔ ان کا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی عبداللہ بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کثیر بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے انہوں نے سلیمان بن عمرو سے انہوں نے ضحاک بن نعمان بن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ مسروق بن وائل رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہو گیا پھر انہوں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری قوم کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجیں جو انہیں اسلام کی ترغیب دیں اور آپ میری قوم کو ایک خط بھی لکھ دیں امید ہے کہ اللہ انہیں ہدایت کرے پس آپ نے حضرت معاویہ کو حکم دیا انہوں نے خط لکھا

(جس کا مضمون یہ تھا)

بسم اللہ الرحمن الرحمن- من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاقیال منّ حضر موت باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ و الصدقۃ علی التیعۃ و لصاحبھا التیمۃ وفی السیوب الخمس و فی البعل العشر لاخلاط و لاوراط ولاشغار ولا جلب ولا جنب ولاشناق و العون للسرایا المسلمین لکل عشرۃ ما یحمل القراب من اجبیٰ فقدا ربی و کل مسکر حرام-

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خط ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قبائل حضر موت کے نام نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کے لیے ہر چالیس بکریوں پر زکوۃ فرض ہے اور نصاب سے زیادہ بکریوں پر کچھ نہیں ہے۔ اور نصاب سے زیادہ مال میں پانچواں حصہ ہے اور ان درختوں میں جن کے سینچنے کی ضرورت نہیں دسواں حصہ ہے دو آدمی اپنا مال باہم مخلوط نہ کریں۔ چھپائیں نہیں کوئی شخص (نکاح) شغار نہ کرے اور اپنے مال کو اپنے سے جدا نہ رکھے۔ نصاب سے زائد مال کی زکوۃ نہ لی جائے گی مسلمانوں کے لشکر کو رسد پہچانا چاہیے۔ فی دس آدمی اتنا دینا چاہیے جو ایک اونٹ اٹھا سکے جو دے گا وہ ثواب پائے گا اور ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے''۔

یہ خط نبیؐ نے زیاد بن لبید کے ہاتھ بھیجا یہ خط غریب ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ خط آپ نے وائل بن حجر کو لکھ دیا تھا۔

باب الضاد والراء

۲۵۶۰۔ حضرت ضرارؓ بن ازور

حضرت ضرارؓ بن ازور۔ ازور کا نام مالک بن اوس بن جذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ تینوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کا نسب دوسری طرح بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ضرار بن ازور بن مرداس بن حبیب بن عمرو بن کثیر بن عمرو بن شیبان اسدی۔ مگر پہلا ہی نسب زیادہ مشہور ہے کنیت ان کی ابوالازور ہے اور بعض لوگ ان کو ابو بلال کہتے ہیں مگر پہلا زیادہ مستعمل ہے بڑے شہسوار بہادر اور شاعر تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تو ان کی ملک میں ایک ہزار اونٹ معہ ان کے چرواہوں کے تھے انہوں نے حضرت سے بیان کیا کہ میں اس قدر مال چھوڑ کے آیا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے کچھ شعر کہیں آپ نے فرمایا سناؤ تو انہوں نے کہا:

خلعت القداح و عزف القیان　　والخمر اشربھا و الثمالا
15709 وکری المجبر فی غمرۃ　　وجھدی علی المسلمین القتالا
وقالت جمیلۃ: شتتنا　　وطرّحت اھلک شتّی شمالا
فیارب لا اغبنن صفقتی　　فقد بعت اھلی ومالی بدالا

''میں نے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیئے۔ میں شراب اور دودھ پیا کرتا تھا۔ اور میری تمام قوت اور ساری کوشش مسلمانوں سے جنگ کرنے میں صرف ہوتی تھی۔ اور جمیلہ نے کہا کہ ہم نے جدا کیا اور تم نے اپنے گھر والوں کو بھی دور

پھینکا۔ پس اے میرے پروردگار میری تجارت کو خسارہ میں نہ کر۔ میں نے (ان افعال کے) بدلہ میں اپنے عزیزوں کو اور مال کو چھوڑ دیا۔''

نبی ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ اے ضرار تمہاری تجارت خسارہ میں نہ رہے گی۔ یہی ہیں جنہوں نے مالک بن نویرہ تمیمی کو حضرت خالد بن ولیدؓ کے حکم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتل کیا تھا اور یہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے بنی صیداء کی طرف جو قبیلہ بنی اسد کی ایک شاخ ہے اور بنی دیلی کی طرف قاصد بنا کے بھیجا تھا۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے اپنی سند سے ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ حسن بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن عبید نے اعمش سے انہوں نے یعقوب بن بحیر سے انہوں نے ضرار بن ازور سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گیا آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دودھ کے خواہش مند کو بلاؤ۔ یہ ضرار جنگ مسیلمہ (کذاب) میں یمامہ میں موجود تھے۔ اور اس میں ان کی بڑی آزمائش ہوئی ان کے دونوں پیر کٹ گئے تو یہ گھٹنوں کے بل چلتے تھے اور لڑتے تھے اور گھوڑے ان کے اوپر سے نکل جاتے تھے یہاں تک کہ موت کی کیفیت ان پر طاری ہوئی یہ واقدی کا قول ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں زخمی ہو گئے تھے اس کے بعد ان کا انتقال ہوا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین واقع ملک شام میں شہید ہوئے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کوفہ میں بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب وفات پائی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو سرزمین جزیرہ کے مقام حران میں فروکش ہوئے تھے اور جنگ یرموک اور فتح دمشق میں شریک تھے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ابوجندل اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے جب کہ انہوں نے شراب پی تھی اور ان سے ابوعبیدہ نے پوچھا تھا (کہ تم نے شراب کیوں پی؟) تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ یعنی کیا تم شراب پینے سے باز آؤ گے کوئی تاکیدی حکم نہیں دیا۔ حضرت ابوعبیدہ نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے لکھا کہ ان کو بلا کے پوچھو اگر وہ کہیں کہ شراب حلال ہے تو ان کو قتل کر دو اگر وہ کہیں کہ حرام ہے تو ان پر درے لگاؤ حضرت ابوعبیدہ نے ان لوگوں سے پوچھا ان لوگوں نے کہا حرام ہے پس انہوں نے ان لوگوں کو درّے مارے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۶۱۔ حضرت ضرارؓ بن خطاب

حضرت ضرارؓ بن خطاب بن مرداس بن کثیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ان کے والد خطاب اپنے زمانے میں بنی فہر کے رئیس تھے اپنی قوم کے لیے ایک مسافر خانہ بنایا تھا ضرار جنگ فجار کے دن بنی محارب بن فہر کے سردار تھے قریش کے شہسواروں، بہادروں اور شیریں کلام شاعروں میں سے تھے یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے خندق کھودی تھی۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ قریش میں ان سے اور ابن زبعری سے بہتر کوئی شاعر نہ تھا فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے تھے جو اشعار انہوں نے فتح مکہ کے دن کہے تھے انہی میں سے یہ اشعار ہیں:

یـا نبـی الهـدیٰ الیـک لـجـا　　　　حـی قـریـش وانـت خـیـر لـجـاء

حین ضاقت علیهم سعة الار ض و عاداهم الـه السَّماء

والتقت حلقتا البطان علی القوم و نودا بالصیلم الصلعاء

ان سعدا یرید قاصمة الظهر باهل الحجون و البطحاء

اے نبی ہدایت! آپ کے یہاں قریش کا قبیلہ پناہ گزین ہوا ہے اور آپ بہتر جائے پناہ ہیں۔ جب ان پر زمین کی وسعت تنگ ہوگئی اور آسمان کے خدا نے ان سے دشمنی کی۔ قریش پر دونوں حلقہ کمند کے پڑ گئے تھے اور انہیں سخت مصیبت کی خبر سنادی گئی تھی۔ سعد چاہتے ہیں کہ اہل حجون وبطحاء کی پیٹھ توڑ دیں۔

اس شعر میں سعد بن عبادہ کی طرف اشارہ ہے انہوں نے فتح مکہ کے دن کہا تھا کہ آج حرمت حلال کی جائے گی۔ ضرار نے ایک دن حضرت ابوبکر صدیق سے (بطور مذاق کے) کہا کہ قریش کے حق میں ہم آپ سے زیادہ فائدہ رساں تھے ہم نے ان کو جنت میں داخل کیا اور تم نے ان کو دوزخ میں داخل کیا یعنی ہم نے مسلمانوں کو قتل کیا وہ جنت میں گئے اور آپ لوگوں نے کافروں کو قتل کیا وہ دوزخ میں گئے۔ اوس وخزرج نے باہم اس بات میں اختلاف کیا کہ سب سے زیادہ احد کے دن کس نے شجاعت دکھلائی تھی ادھر سے ضرار بن خطاب کا گزر ہوا لوگوں نے کہا یہ بھی احد میں (کافروں کی طرف سے) شریک تھے یہ بھی اس کے حالات سے واقف ہیں ان سے پوچھو۔ ضرار نے کہا میں اوس وخزرج کو نہیں جانتا مگر میں نے احد کے دن تم میں سے گیارہ آدمیوں کا نکاح حوروں سے کرا دیا تھا یہ کلام ابوعمر کا تھا مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ضرار بن خطاب کا ذکر تو کیا جاتا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں ہے ان سے حضرت عمر بن خطاب نے روایت کی ہے۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام نقل کر کے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور کسی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا اور نہ ان لوگوں میں کیا ہے جو اسلام لائے مگر ابوعمر کا کلام بھی ابن مندہ کے قول کی تائید کرتا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ مستقل طور پر لکھا ہے پس کوئی وجہ ان کے استدراک کرنے کی نہیں ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن عساکر دمشقی نے تاریخ دمشق میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ فتوح شام میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے ان کا اسلام مشہور ہے اور ان کی نظم ونثر ان کے اسلام پر دلالت کرتی ہے۔

۲۵۶۲۔ حضرت ضرارؓ بن قعقاع

حضرت ضرارؓ بن قعقاع۔ بھائی ہیں عوف بن قعقاع کے۔ ان کی حدیث زید بن بسطام بن ضرار بن قعقاع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبیؐ کے حضور میں گئے میں ان کے ساتھ اور ہمارے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ پس رسول اللہؐ نے ہم میں سے ہر شخص کو دو دو چادریں دیئے جانے کا حکم دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۶۳۔ حضرت ضرارؓ بن مقرن

حضرت ضرارؓ بن مقرن مزنی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ تھے۔ جب انہوں نے ربیع الاول ۱۲ھ میں مقام حیرہ کو فتح

کیا۔ یہ طبری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ دس بھائی تھے۔

۲۵۶۴۔ حضرت ضرسؓ بن قطیعہ

حضرت ضرسؓ بن قطیعہ۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا ذکر حنظلہ بن حذیم کے نام میں ہو چکا ہے یہ وہی یتیم ہیں جو حنیفہ کے پاس تھے اور وہ ان کو نبیؐ کے حضور میں لائے تھے قریب بلوغ تھے۔ پس حنیفہ نے نبی ﷺ کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انہوں نے ان کو چالیس اونٹ دیئے تھے۔ ان کا ذکر حنیفہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۵۶۵۔ حضرت ضریحؓ بن عرفجہ

حضرت ضریحؓ بن عرفجہ۔ بعض لوگ ان کو عرفجہ بن ضریح کہتے ہیں۔ لیث نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے ضریح بن عرفجہ یا عرفجہ بن ضریح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ عنقریب کچھ فتنے ہوں گے پس جس شخص کو تم دیکھو کہ امت محمد ﷺ کے درمیان میں تفریق اور ان کے اتحاد میں خلل ڈالتا ہے تو اس کو قتل کردو چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ عرفجہ بن شریح کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

باب الضاد والغین والمیم

۲۵۶۶۔ حضرت ضغاطرؓ

حضرت ضغاطرؓ۔ روم کے پادری تھے۔ محمد بن اسحاق نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ ہرقل (شاہ روم) نے دحیہ بن خلیفہ کلبی سے کہا جب وہ رسول اللہ ﷺ کا خط لے کے اس کے پاس گئے تھے کہا کہ خدا کی قسم! تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں اور وہ ہی ہیں جن کے ہم منتظر ہیں اور جن کا ذکر ہماری کتابوں میں ہے مگر میں اہل روم سے اپنی جان کا خوف رکھتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً میں ان کی پیروی کر لیتا پس تم پادری ضغاطر کے پاس جاؤ اور ان سے اپنے صاحب کا حال بیان کرو وہ مجھ سے زیادہ اہل روم کے نزدیک معظم مطاع ہیں۔ دیکھو وہ کیا کہتے ہیں؟ پس دحیہ گئے اور انہوں نے ضغاطر سے بیان کیا ان باتوں کو جو رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ضغاطر نے ان سے کہا کہ خدا کی قسم! تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں ہم ان کا حال جانتے ہیں اور ان کا نام ہماری کتاب میں ہے۔ بعد اس کے ضغاطر نے سیاہ لباس جو ان کے جسم پر تھا اتار دیا اور سفید لباس پہن لیا اور عصا ہاتھ میں لے کے اہل روم کے پاس گئے وہ لوگ اس وقت گرجا میں تھے پھر ان سے کہا کہ اے معشر روم! ہمارے پاس احمد (ﷺ) کا خط آیا ہے وہ اس خط میں ہمیں اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور احمد خدا کے رسول ہیں پس سب لوگوں نے یکبارگی ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا پس دحیہ ہرقل کے پاس لوٹ کر گئے اور اس سے سارا حال بیان کیا ہرقل نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا کہ ہمیں اپنی جان کا خوف ہے ضغاطر ان کے نزدیک خدا کی قسم مجھ سے زیادہ باعظمت تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۶۷۔ حضرت ضمادؓ بن ثعلبہ

حضرت ضمادؓ بن ثعلبہ ازدی۔ قبیلہ ازدشنوءہ سے ہیں جاہلیت کے زمانے میں نبیؐ کے دوست تھے۔ دوا علاج اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اور علم کی تلاش میں رہتے تھے۔ شروع زمانے میں اسلام لائے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ضماد بن ثعلبہ ازدی قبیلہ ازدشنوءہ سے ہیں۔ ابن مندہ نے اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ بعض لوگ ان کو ضمام کہتے ہیں۔ ان سب لوگوں نے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے عبدالاعلی یعنی ابوہمام سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد نے عمرو بن سعید سے انہوں نے سعید جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ضماد مکہ میں آئے قبیلہ ازدشنوءہ سے تھے آسیب کی جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے جب انہوں نے مکہ کے بے وقوف لوگوں سے سنا کہ محمد کو جنون ہو گیا ہے تو کہنے لگے اگر میں انہیں دیکھتا تو شاید اللہ ان کو میرے ہاتھ سے شفاء دیتا چنانچہ وہ حضرت سے ملے اور کہا کے اے محمد میں آسیب کی جھاڑ پھونک کرتا ہوں اور اللہ میرے ہاتھ پر جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے کہ آپ کو کچھ ضرورت ہے۔ نبیؐ نے فرمایا:

الحمد لله نحمده و نستعينه من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريک له و ان محمدا عبده و رسوله۔

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اس سے مدد مانگتے ہیں جس کو اللہ ہدایت کرے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

ضماد نے کہا حضرت! ان کلمات کو پھر پڑھیے۔ نبیؐ نے پھر پڑھا ایسا ہی تین مرتبہ ہوا انہوں نے کہا واللہ میں نے کاہنوں کا قول سنا ہے ساحروں کی گفتگو سنی ہے اور شاعروں کا کلام سنا ہے مگر میں نے ایسے کلمات (کسی سے) نہیں سنے۔ واللہ یہ کلمات دریا کے مثل ہیں آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تا کہ میں آپ سے اسلام پر بیعت کروں۔ نبیؐ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور انہوں نے بیعت کی پھر نبیؐ نے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی انہوں نے عرض کیا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی راوی کہتا تھا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (کسی طرف) لشکر بھیجا اس لشکر کا گزر ان کی قوم کی طرف ہوا تو سردار لشکر نے لشکر والوں سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے کوئی چیز ان لوگوں کی پائی ہے؟ جس نے کوئی چیز پائی ہو وہ واپس کر دے ایک شخص نے کہا میں نے ایک طہارت کرنے کا ظرف پایا ہے سردار نے کہا اس کو واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم کے ہیں (کافر نہیں ہیں کہ ان کا مال لے لینا مباح ہو)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ضماد: اس کے آخر میں دال ہے۔

۲۵۶۸۔ حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ سعدی

حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ سعدی۔ بنی سعد بن بکر سے ہیں اور بعض لوگ ان کو تمیمی کہتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں بنی سعد بن بکر کے بھیجے

ہوئے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ ۵ ھ کا ذکر ہے محمد بن حبیب وغیرہ کا یہی قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷ ھ کا ذکر ہے اور بعض کہتے ہیں ۹ ھ کا۔ اس کو ابن ہشام نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے ان کی حدیث ابن عباس' انس' ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبیداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہے۔ طلحہ نے ان کا نام نہیں لیا ان کی حدیث کی سندیں سب صحیح ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ولید نے کریب مولیٰ ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا وہ آئے اور انہوں نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر باندھ دیا وہ ایک فربہ آدمی تھے گیسوان کے بڑھے ہوئے تھے اس کے بعد رسول اللہؐ کے سامنے آ کے کھڑے ہو گئے آپ اپنی مسجد میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ضمام نے پوچھا کہ تم میں ابن عبدالمطلب کون ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر ضماد نے کہا اے ابن عبدالمطلب! میں آپ سے ایک بات پوچھوں گا اور پوچھنے میں سختی کروں گا آپ مجھ پر ناخوش نہ ہوں حضرت نے فرمایا نہیں ناخوش نہ ہوں گا۔ جو تمہارا جی چاہے پوچھو۔ ضمام نے کہا میں آپ کو آپ کے خدا اور اگلوں پچھلوں کے خدا قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا بار خدایا ہاں۔ پھر ضمام نے کہا میں آپ کو آپ کے خدا اور اگلوں پچھلوں کے خدا کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا بار خدایا ہاں۔ اس کے بعد ضمام نے تمام فرائض اسلام کو یکے بعد دیگرے پوچھا نماز' زکوٰۃ' روزے' حج اور تمام شرائع اسلامیہ کو اور ہر مرتبہ قسم دلا کر پوچھتے تھے جس طرح پہلی مرتبہ پوچھا تھا جب اس سے فراغت پائی تو کہنے لگے۔

اشہد ان لآ الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ میں ان فرائض کو ادا کرتا رہوں گا اور جن باتوں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے پرہیز رکھوں گا نہ اس پر زیادتی کروں گا اور نہ اس سے کمی کروں گا اس کے بعد وہ لوٹ گئے جب وہ چل دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو گا۔ ضمام اپنی قوم کے پاس گئے وہ سب لوگ ان کے پاس جمع ہوئے سب سے پہلی بات جو انہوں نے کی وہ تھی کہ لات وعزیٰ بت ہی بُرے ہیں لوگوں نے کہا اے ضمام چپ رہو دیکھو کہیں برص نہ ہو جائے کہیں جذام نہ ہو جائے کہیں جنون نہ ہو جائے ضمام نے کہا تمہاری خرابی ہو واللہ لات وعزیٰ نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع دے سکتے ہیں اور بے شک اللہ نے ایک رسول بھیجا اور اس پر کتاب نازل کی ہے اس کتاب کے ذریعہ سے تمہیں اس (جہالت) سے نکالا ہے جس میں تم تھے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں جن باتوں کا تمہیں حکم دیتا ہوں اور جن سے منع کرتا ہوں یہ سب باتیں اسی رسول کے پاس سے لایا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ شام تک ان کی مجلس میں جس قدر مرد اور عورت تھے مسلمان ہو گئے اور ابن عباس کہتے تھے ہم نے کوئی وفد ضمام سے افضل نہیں سنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ضمام: اس کے آخر میں میم ہے۔

۲۵۶۹۔ حضرت ضمامؓ بن زید

حضرت ضمامؓ بن زید بن ثوابہ بن حکم ہمدانی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور اسلام لائے نبیؐ نے ان کو ایک تحریر بھی لکھ دی تھی یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ تبوک سے لوٹے طبری نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے نمط کے نام میں کیا ہے۔

۲۵۷۰۔ حضرت ضمرہؓ بن انس

حضرت ضمرہؓ بن انس۔ انصاری۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن بکار براد حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قیس بن سعد سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کر کے بیان کیا کہ (ابتدائی اسلام میں یہ حکم تھا کہ) نماز عشاء پڑھنے کے بعد (رمضان میں) کھانا' پینا اور عورتوں سے اختلاط کرنا حرام ہو جاتا تھا ایک روز (بعد نماز مغرب کے) ضمرہ بن انس پر نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بغیر کھانا کھائے سو گئے پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز عشاء پڑھ چکے تو وہ اٹھے اور انہوں نے کھایا پیا صبح کو رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے سب کیفیت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ - (البقرة: ۱۸۷)

''حلال کر دیا گیا تمہارے لیے رمضان کی رات میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرنا''۔

پس یہ حکم اللہ عزوجل کی رحمت سے منسوخ ہو گیا ان کے نام میں بہت اختلاف ہے جن کی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی۔ ان کا ذکر کئی مقام پر ہو چکا ہے۔

۲۵۷۱۔ حضرت ضمرہؓ بن ثعلبہ

حضرت ضمرہؓ بن ثعلبہ بہزی۔ بہز ایک قبیلہ ہے بنی سلیم بن منصور کا۔ یہ ضمرہ مقام حمص میں رہتے تھے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سریج بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ یعنی ابن ولید نے سلیمان بن سلیم سے انہوں نے یحیٰی بن جابر سے انہوں نے ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں دو حلہ یمنی پہنے ہوئے آئے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ضمرہ! کیا تم اپنے اس لباس کو سمجھتے ہو کہ تمہیں جنت میں داخل ہونے دے گا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے استغفار کیجئے میں جب تک ان کو اتار نہ ڈالوں گا بیٹھوں گا نہیں۔ نبیؐ نے فرمایا اے اللہ ضمرہ کی مغفرت کر۔ پس یہ بہت عجلت کے ساتھ گئے اور انہوں نے ان دونوں حلوں کو اتار ڈالا ان سے ابوبحریہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہو گے تاوقتیکہ باہم حسد نہ کرو گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۷۲۔ حضرت ضمرہؓ بن سعد

حضرت ضمرہؓ بن سعد سلمی۔ یہ اوران کے والد دونوں صحابی ہیں۔ یونس بن یزید نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے زیاد بن ضمرہ کو عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ ان کے والد سعد بن ضمرہ نے ان سے بیان کیا سعد بن ضمرہ اوران کے والد ضمرہ دونوں غزوۂ حنین میں نبیؑ کے ہمراہ تھے کہ نبی ﷺ ایک دن ظہر کی نماز پڑھ کے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ اورلوگ بھی بیٹھے وہ کہتے تھے کہ دو آدمی کھڑے ہوئے عیینہ بن حصن فزاری جو قبیلہ قیس غیلان سے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی جو قبیلہ حندف سے تھے یہ دونوں رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھے اوراپنے ایک مقتول کی بابت جھگڑنا شروع کیا پس میں نے عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ واللہ یارسول اللہ! میں اس کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ اس کی عورتوں کو وہی مزہ چکھادوں جواس نے میری عورتوں کو چکھایا ہے رسول اللہؐ نے اس دیت کے لیے کہا اور برابر رسول اللہؐ اور تمام لوگ دیت پراصرار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ دیت پرراضی ہوگئے اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جاؤ قاتل کو لے آؤ میں اس کے لیے استغفار کروں۔ چنانچہ وہ نبیؑ کے حضور میں لایا گیا نبیؑ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں محلم بن جثامہ لیثی ہوں۔ مقتول عمرو بن اضبط تھے ان لوگوں نے جن میں ابوقتادہ اور ابوحدرد اسلمی بھی تھے عمرو بن اضبط سے ملاقات کی عمرو بن اضبط ایک اونٹ پرسوار تھے اورایک ظرف دودھ کاان کے سامنے رکھا تھا عمرو بن اضبط نے ان لوگوں کو سلام کیا پس محلم بن جثامہ نے ان کو قتل کردیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھاہے مگرابونعیم نے ان کا نام ضمرہ بن سعد سلمی بتایا ہے اور بعض لوگ ان کو ضمیرہ کہتے ہیں۔

۲۵۷۳۔ حضرت ضمرہؓ (ابوعبیداللہ)

حضرت ضمرہؓ۔ کنیت ان کی ابوعبیداللہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ نے روایت کی ہے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حروری (مذہب کے لوگ) یمامہ کی نہروں سے نکلیں گے میں نے عرض کیا کہ یمامہ میں تو کوئی نہر نہیں ہے آپ نے فرمایا عنقریب ہوگی۔ ابوزرعہ نے ان کا تذکرہ افراد میں لکھاہے اورابن مندہ اورابونعیم نے بھی ان کو ذکر کیا ہے۔

۲۵۷۴۔ حضرت ضمرہؓ بن عمرو جہنی

حضرت ضمرہؓ بن عمرو۔ بعض لوگ ان کو ضمرہ بن بشر کہتے ہیں مگراکثرلوگ کہتے ہیں کہ یہ بیٹے ہیں عمرو بن عدی جہنی کے۔ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلہ خزرج کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی ساعدہ کے حلیف تھے یہ لوگ بھی خزرج میں سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہاہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بنی طریف کا حلیف ہونا اور بنی ساعدہ کا حلیف ہونا باہم مخالف نہیں ہے کیونکہ بنی طریف ایک شاخ بنی ساعدہ کی ہے۔ طریف بیٹے تھے خزرج بن ساعدہ کے یہ لوگ سعد بن عبادہ کے گروہ سے تھے۔

۲۵۷۵۔ حضرت ضمرہؓ بن عمرو خزاعی

حضرت ضمرہؓ بن عمرو خزاعی۔ بعض لوگ ان کو ضمرہ بن جندب کہتے ہیں اور بعض لوگ ضمضم کہتے ہیں ہمیں ضحاک نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے (اپنے ایک خط میں) اہل مکہ کو یہ آیت لکھ کے بھیجی: اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ- الآیة (النساء: ۹۷) (اس آیت میں ان لوگوں پر وعید ہے جو باوجود قدرت کے دار الحرب سے ہجرت نہ کریں عبد الرحمٰن بن عوف کا مقصود اس آیت کے لکھنے سے یہ تھا کہ جو مسلمان مکہ میں باقی ہیں وہاں سے ہجرت کر آئیں۔) پس جب (مکہ کے) مسلمانوں نے اس آیت کو پڑھا تو ضمضم بن عمرو نے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ضمرہ بن عمرو خزاعی نے کہا کہ واللہ میں ضرور (مکہ سے) چلا جاؤں گا اس وقت یہ بیمار تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (دراصل بیمار نہ تھے بلکہ) بیمار بن گئے تھے تاکہ مکہ سے (تبدیل آب و ہوا کا بہانہ کر کے) چلے جائیں پھر انہوں نے کہا کہ مجھے لے چلو یہاں کی گرمی مجھے اذیت دیتی ہے چنانچہ یہ چل دیئے مقام تنعیم تک پہنچے تھے کہ وفات ہوگئی پس اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ - الایه (النساء: ۱۰۰) ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن عمر بن ابان نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمٰن بن اشعث نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اپنے گھر سے چلے انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے سوار کر دو اور اس شرک کی زمین سے مجھے رسول اللہ کی طرف نکال دو پھر یہ راستہ ہی میں انتقال کر گئے قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچیں پس یہ وحی نازل ہوئی: وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ- الآیة (النساء: ۱۰۰) "جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے چلے پھر راستہ میں اس کو موت آ جائے تو اللہ کے ذمہ اس کا ثواب ثابت ہو چکا۔" ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۷۶۔ حضرت ضمرہؓ بن عیاض

حضرت ضمرہؓ بن عیاض جہنی۔ انصار کے خاندان بنی سواد کے حلیف تھے۔ احد میں شریک تھے اور یمامہ میں شہید ہوئے عبد اللہ بن انیس کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۷۷۔ حضرت ضمرہؓ بن ابی العیص

حضرت ضمرہؓ بن ابی العیص بن ضمرہ بن زنباع اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عیص۔ خزاعی ہیں بارادۂ ہجرت اپنے گھر سے چلے تھے راستہ میں وفات پائی۔ سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے قول وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص تھے ضمرہ بن عیص بن ضمرہ بن زنباع جب لوگوں کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو وہ بیمار تھے انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ایک تخت پر ان کو لٹا کر اس تخت کو اونٹ پر رکھ دیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا دیں ان لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر مقام تنعیم میں جو مکہ کے قریب ہے انہوں نے وفات پائی انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور

عکرمہ نے کہا ہے کہ جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ان کا نام ضمرہ بن ابی العیص تھا۔ اس کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ضمرہ بن ابی العیص اور عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ضمرہ یا ابوضمرہ ابوعمر نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ ان کا نام ضمرہ تھا نہ ابوضمرہ۔ عکرمہ نے کہا ہے کہ میں چودہ برس تک اس شخص کے نام کی تلاش میں رہا جس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا یہاں تک کہ میں واقف ہو گیا اسی قسم کا حال ضمرہ بن عمرو خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے اگر سب لوگوں نے اس تذکرہ کو علیحدہ نہ لکھا ہوتا تو ہم یہ حالات پہلے ہی تذکرہ میں بڑھا دیتے مگر ہم تو انہی لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۷۸۔ حضرت ضمرہؓ بن عرنہ

حضرت ضمرہؓ بن عرنہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے اور جسر ابوعبیدہ کے دن قتال فرس میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ شہید ہوئے یہ بھتیجے ہیں منقذ بن عمرو والد حبان بن منقذ کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۷۹۔ حضرت ضمرہؓ بن کعب

حضرت ضمرہؓ بن کعب بن عمرو بن عدی انصاری خزرجی ساعدی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار کی شاخ خزرج کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب سے جنگ بدر میں شریک ضمرہ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن جہینہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کے نسب میں جہینہ کا ذکر کیا ہے حالانکہ قبیلہ ساعدہ جہینہ کے علاوہ ہے مگر یہ کہیں کہ ایک کو بوجہ حلف کے جہنی کہا اور دوسرے کو بوجہ نسب کے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ ضمرہ اور ضمرہ بن عمرو بن عدی دونوں ایک ہیں اور کعب کا ذکر ان کے نسب میں بوجہ اختلاف کے ہے۔ ابونعیم نے ان کو دو سمجھ لیا اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا اتباع کیا حالانکہ نسب بھی ایک ہے اور حلف بھی ایک ہے۔ واللہ اعلم

۲۵۸۰۔ حضرت ضمرہؓ

حضرت ضمرہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۸۱۔ حضرت ضمضمؓ بن حارث

حضرت ضمضمؓ بن حارث بن جشم بن عبید سلمی انہوں نے حنین کے دن چند اشعار کہے تھے جن میں سے دو شعر یہ ہیں:

اذلا ازال علی رحالۃ نهدة — جرداء تلحق بالنجاد ازاری

یوما علی اثر النهاب و تارة — کانت مجاهدة مع الانصار

''کیونکہ میں ہمیشہ حسین اور مضبوط گھوڑے کی زین پر رہتا تھا۔تلوار کی میان سے میری ازار ملی رہتی تھی۔(وہ قافلہ) کبھی لوٹ مار میں مصروف رہتا تھا اور کبھی انصار کے ہمراہ جہاد کرتا تھا۔''

۲۵۸۲۔حضرت ضمضمؓ بن عمرو

حضرت ضمضمؓ بن عمرو خزاعی۔بعض لوگ ان کو ضمرہ کہتے ہیں۔اور ضمرہ میں اس پر بحث ہو چکی ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۸۳۔حضرت ضمضمؓ بن قتادہ

حضرت ضمضمؓ بن قتادہ۔قطبہ بن عمرو بن ہرم بن قطبہ نے روایت کی ہے کہ لوگوں نے ان سے بیان کیا کہ ضمضم بن قتادہ کا ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا۔قبیلہ بنی عجل کی ایک عورت سے ان کو تشویش ہوئی (کہ میری اولاد سیاہ رنگ کی کیسے پیدا ہوئی؟) انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ کیا تمہارے یہاں کچھ اونٹ ہیں؟انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔آپ نے فرمایا کس رنگ کے ہیں؟انہوں نے عرض کیا کہ سرخ بھی ہیں' سیاہ بھی ہیں۔آپ نے فرمایا سیاہ کہاں سے آئے؟انہوں نے کہا کوئی رگ اچھل آئی آپ نے فرمایا تو یہاں بھی رگ اچھل گئی پھر کچھ بوڑھیاں قبیلہ بنی عجل کی آئیں اور انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت کی کوئی دادی سیاہ رنگ کی تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے بسند غریب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسناد عجیب ہیں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ کی روایت سے صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عورت قبیلہ بنی فزارہ کی تھی۔

۲۵۸۴۔حضرت ضمیرہؓ بن حبیب

حضرت ضمیرہؓ۔ضمیرہ تصغیر ہے ضمرہ کی۔یہ ضمرہ بیٹے ہیں حبیب کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں جندب کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں انس کے۔یہی ہیں جو اپنے گھر سے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی نیت سے چلے تھے اور راستہ میں انتقال کر گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی: وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ م بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ- الآية (النساء: ۱۰۰) ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اشعث سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ضمرہ بغیر تصغیر کے بیان کیا ہے۔واللہ اعلم۔ ضمرہ بن ابی العیص کے نام میں ان کی بابت بہت اختلاف بیان ہو چکا ہے۔

۲۵۸۵۔حضرت ضمیرہؓ بن سعد

حضرت ضمیرہؓ بن سعد سلمی۔بعض لوگ ان کو ضمری کہتے ہیں یہ دادا ہیں زیاد بن سعد بن ضمیرہ کے ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے سعد بن ضمیرہ نے روایت کی ہے محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے محلم بن جثامہ کا قصہ روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے ضمرہ کے نام میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو چکا ہے۔

۲۵۸۶۔ حضرت ضمیرہؓ بن ابی ضمیرہ

حضرت ضمیرہؓ بن ابی ضمیرہ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ یہ اوران کے والد ابوضمیرہ دونوں صحابی ہیں دادا ہیں حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ کےان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ابن ابی ذئب نے حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضمیرہ کی والدہ کی طرف سے گزرے وہ رو رہی تھیں حضرت نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کیا بھوکی ہو؟ کیا تمہارے پاس کپڑے نہیں ہیں؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور میرے لڑکے کے درمیان جدائی پڑ گئی (مالک نے مجھے تو رکھ لیا اور میرے لڑکے کو بیچ ڈالا) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ماں اور اس کے بچہ کے درمیان میں تفریق نہ کی جائے پھر آپ نے اس شخص کو بلایا جس کے یہاں ضمیرہ تھے (اور ایک اونٹ کے عوض میں ضمیرہ کو خرید لیا۔ ابن ابی ذئب کہتے تھے کہ حسین بن عبداللہ نے مجھے ایک خط بھی رسول اللہ ﷺ کا پڑھوایا جوان لوگوں کے پاس تھا (مضمون اس کا یہ تھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم- ھذا کتاب لبنی ضمیرۃ من محمد رسول اللہ لبنی ضمیرۃ و اھل بیتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اعتقھم و انھم اھل بیت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ان احبو ارجعوا الی اھلیھم لاتعرض لھم الابحق من لقیھم من المسلمین فلیستوص بھم خیر او کتب ابی بن کعب-

یہ تحریر ہے بنی ضمیرہ کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنی ضمیرہ اوران کے گھر والوں کے لیے۔ لکھا جاتا کہ رسول اللہؐ نے انہیں آزاد کر دیا ہے وہ عرب کے خاندان سے ہیں۔ اگر چاہیں تو رسول اللہؐ کے پاس رہیں اور اگر چاہیں اپنے گھر لوٹ جائیں ان کو ناحق چھیڑا نہ جائے۔ جو مسلمان ان کو ملے وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس تحریر کو ابی بن کعب نے (اپنے قلم سے) لکھا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف الطاء -- باب الطاء والالف

۲۵۸۷۔ حضرت طارقؓ بن احمر

حضرت طارقؓ بن احمر۔ عثمان بن عبداللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تحریر دیکھی (جس کی عبارت یہ تھی):

من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الثمرۃ حتی تینع ولاالسھم حتی یخمس ولا تطنوا الحبالیٰ حتی یضعن-

محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ تحریر ہے) نہ بیچو پھل کو یہاں تک کہ پک جائے اور نہ مال غنیمت کو یہاں تک کہ تقسیم ہو جائے۔ اور حاملہ عورتوں سے جماع نہ کرو یہاں تک کہ ان کو وضع حمل ہو جائے۔

ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دار قطنی نے کہا ہے کہ طارق بن احمر ہے۔ یہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ان سے عبدالکریم جزری نے روایت کی ہے۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۵۸۸۔ حضرت طارقؓ بن اشیم

حضرت طارقؓ بن اشیم بن مسعود اشجعی والد ہیں ابو مالک اشجعی کے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کو ایک کہتا ہو اور خدا کے سوا اور معبودوں کا انکار کرتا ہو اس کا مال اور اس کا خون (ضائع کرنا) حرام ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۸۹۔ حضرت طارقؓ بن زیاد

حضرت طارقؓ بن زیاد۔ حدیث ان کی بواسطہ سماک بن حرب کے ثوبان بن سلمہ سے مروی ہے وہ طارق بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ ہمارے یہاں کچھ انگور کے اور کچھ کھجوروں کے درخت ہیں الحدیث

ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۹۰۔ حضرت طارقؓ بن سوید

حضرت طارقؓ بن سوید حضرمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں سوید بن طارق ان سے وائل بن حجر حضرمی اور ان کے بیٹے علقمہ بن وائل نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے علقمہ بن وائل بن حجر سے انہوں نے طارق بن سوید حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک میں انگور پیدا ہوتے ہیں ہم ان کو نچوڑ کر رکھ لیتے ہیں کیا اس کو پئیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے پھر دوبارہ پوچھا اور کہا کہ ہم اس کو بغرض شفا پیتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شفا نہیں بلکہ مرض ہے۔ اس حدیث کو اسرائیل نے سماک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام سوید بن طارق ہے اور شریک نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے طارق بن زیاد یا زیاد بن طارق سے روایت کیا ہے اور ولید بن ابی ثور نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے طارق بن بشر یا بشر بن طارق سے روایت کیا ہے اور شعبہ نے علقمہ بن وائل سے انہوں نے اپنے والد وائل سے طارق بن سوید یا سوید بن طارق سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۱۔ حضرت طارقؓ بن شریک

حضرت طارقؓ بن شریک۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے کیونکہ وہ حدیث فروہ بن نوفل سے مروی ہے ان سے

زیاد بن علاقہ نے اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۲۵۹۲۔ حضرت طارقؓ بن شہاب

حضرت طارقؓ بن شہاب بن عبدشمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بجلی احمسی۔کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے ابوعبید سے روایت کیا ہے کہ یہ طارق بیٹے ہیں شہاب بن عبدشمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس کے جو ایک شاخ ہے قبیلہ بجیلہ کی۔ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر یعنی ابوالفضل نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں چھوٹے چھوٹے لشکروں کے ساتھ رہ کر جہاد بھی کیا ہے ان سے قیس نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ ملاء اعلیٰ کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کفارات اور درجات میں۔درجات (درجات سے مراد وہ عبادات جو باعث ترقی درجات ہوں۔) یہ ہیں کھانا کھلانا' ہر ایک کو سلام کرنا اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں اٹھ کر نماز پڑھنا اور کفارات (کفارات سے مراد وہ عبادتیں جو باعث عفو گناہ ہوں۔) یہ ہیں سخت سردی کے زمانے میں اچھی طرح وضو کرنا' جماعت کے لیے جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۳۔ حضرت طارقؓ بن عبداللہ محاربی

حضرت طارقؓ بن عبداللہ محاربی۔قبیلہ محارب بن خصفہ سے ہیں۔صحابی ہیں ان سے جامع بن شداد اور ربعی بن خراش نے روایت کی ہے۔ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ مذکرو غیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے ابن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰ بن سعید نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں جانب یا پیچھے یا پیر کے نیچے۔اور جامع بن شداد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم میں ایک شخص تھے جن کا نام طارق بن عبداللہ تھا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ہم لوگوں کی طرف ذوالمجاز نامی بازار میں ہوا میں اپنی دکان میں بیٹھا ہوا تھا۔آپ ایک سرخ حلہ پہنے ہوئے تھے (حلہ کہتے ہیں چادر اور تہبند کو۔سرخ سے خالص سرخ مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اس میں سرخ خطوط تھے خالص سرخ لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی استعمال نہیں فرمایا۔) میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤ گے اور ایک شخص آپ کے پیچھے دوڑتا ہوا آپ کو پتھر مارتا جاتا تھا آپ کے دونوں ٹخنوں سے اس نے (پتھر مار مار کے) خون بہا دیا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ اس کی بات نہ ماننا یہ بڑا جھوٹا ہے۔میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا یہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں۔میں نے پوچھا وہ کون ہے جو ان کو پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا وہ ان کا چچا ابولہب ہے پھر پورا واقعہ ذکر کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۴۔ حضرت طارقؓ بن عبید

حضرت طارقؓ بن عبید بن مسعود۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بدر کے دن قیدی گرفتار کئے تھے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالیسر' مالک بن دخشم عوفی اور طارق بن عبید بن مسعود انصاری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی قیدی کو گرفتار کر کے لے آئے گا اس کو اتنا ملے گا اور جو کسی کافر کو قتل کرے گا اس کو اتنا ملے گا اور ہم نے ستر آدمی قتل کئے اور ہم نے ستر آدمی گرفتار کئے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم بھی ایسا کر سکتے تھے مگر صرف اس وجہ سے نہیں کیا کہ ہم مسلمانوں کی محافظت کر رہے تھے کہ پیچھے سے کوئی کافر نہ آجائے۔ غنیمتیں کم ہیں اور آدمی بہت ہیں لہٰذا اگر آپ ان لوگوں کو جس قدر آپ نے وعدہ کیا ہے دے دیں گے تو اور لوگوں کو کچھ نہ ملے گا پھر آپس میں ان لوگوں نے ردوتردید شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔ (الانفال: ۱) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۹۵۔ حضرت طارقؓ بن علقمہ

حضرت طارقؓ بن علقمہ بن ابی رافع۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن جریج نے عبیداللہ ابی یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طارق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں ایک مقام پر تشریف لے جا کر نماز پڑھتے تھے اور قبلہ رو ہو کر دعا مانگتے تھے مسلمان عورتیں بھی آپ کے ساتھ دعا مانگنے کو آتی تھیں۔ ابوعاصم نے اور روح نے ابن جریج سے اس طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں مگر محمد بن بکر برسانی نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا عبدالرحمٰن نے اپنے چچا سے روایت کی اور عبدالرزاق نے جو ابن جریج سے روایت کی تو انہوں نے باپ کے عوض ماں سے روایت کرنا نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۹۶۔ حضرت طارقؓ بن مرقع

حضرت طارقؓ بن مرقع۔ اہل حجاز سے ہیں۔ ان سے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن یزید بن مقسم نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انہوں نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے میں اس دن اپنے والد کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک درہ تھا جیسا کہ معلموں کے پاس رہتا ہے میں نے اعراب کو اور نیز دوسرے لوگوں کو دیکھا طبطبیہ طبطبیہ (مطلب یہ ہے کہ دوڑتے ہوئے چلے آرہے ہیں عرب کے محاورہ میں دوڑنے کی آواز کو طبطبیہ کہتے ہیں جس طرح ہمارے یہاں اردو میں کہتے ہیں کہ کھٹ پٹ کرتے ہوئے آرہے تھے۔) کر رہے ہیں۔ پس میرے والد حضرت کے قریب گئے اور کہا کہ میں جیش عثرات میں شریک ہو چکا ہوں رسول اللہ ﷺ اس جیش کو پہچان گئے پھر طارق بن مرقع نے کہا کہ کون شخص اپنا نیزہ اس کے ثواب کے عوض میں دیتا ہے؟ (راوی کہتا ہے) کہ اس کا ثواب کیا ہے؟ طارق نے کہا میں اس کے ساتھ اپنی سب سے پہلی بیٹی جو ہوگی بیاہ دوں گا پس میں نے اپنا نیزہ ان کو دے دیا بعد اس کے میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ ان کی لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بالغ ہوئی اس وقت میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میری بیوی کو میرے

ساتھ رخصت کر دیجئے۔ طارق نے کہا میں اسے رخصت نہ کروں گا جب تک تم اور مہر نہ دو میں نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہ کروں گا اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے طارق بن مرقع کی ایک حدیث مسند صفوان بن امیہ سے مروی ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حجازی ہیں اور صحابہ میں ان کو شمار کیا ہے مگر میں ان کا صحابی ہونا بلکہ مسلمان ہونا بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا اگر یہ طارق بن مرقع مسلمان ہوں گے تو تابعی ہوں گے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں۔ صفوان بن امیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک چادر چرائی تو اس کو انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا حضرت نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے معاف کر دیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابووہب! کاش یہ معافی قبل اس کے ہوتی کہ تم اس کو میرے پاس لاتے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ طارق بن مرقع سے عطاء اور ان کے بیٹے عبداللہ بن طارق نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی حدیث زمین افتادہ کی بابت مرسل ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۷۔ حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ

حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ۔ بھائی ہیں ہند بن ابی ہالہ کے۔ اسیدی ہیں، تمیمی ہیں۔ ابوہالہ کا نام نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔ حلیف ہیں بنی عبدالدار بن قصی بن کلاب کے۔ والدہ (ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے صلب سے تھے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلب اقدس سے۔) ان کی ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کو نبیؐ نے یمن کے بعض اضلاع کا حاکم بنا کے بھیجا تھا۔ یوسف بن عمرو نے اپنی سند سے ابوموسیٰ (اشعری) سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے چار آدمیوں کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا میں تھا اور معاذ بن جبل، خالد بن سعید بن عاص، طاہر بن ابی ہالہ اور عکاشہ بن ثور تھے ہم لوگوں کو وہاں حاکم بنا کر مختلف کاموں کے لیے بھیجا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم باہم متفق ہو کے رہیں اور لوگوں پر نرمی کریں سختی نہ کریں اور ان کو خوش رکھیں نفرت نہ دلائیں اور جب معاذ آئیں تو ہم بھی آئیں ہم ان کی مخالفت نہ کریں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۹۸۔ حضرت طخفہؓ بن قیس

حضرت طخفہؓ بن قیس اور بعض لوگ ان کو طہفہ بن قیس کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ پوری طرح طہفہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

باب الطاء والراء

۲۵۹۹۔ حضرت طرفہؓ (والد تمیم)

حضرت طرفہؓ۔ والد ہیں تمیم کے۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ احمد بن عصام انصاری نے ابوبکر حنفی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے تمیم بن طرفہ سے انہوں نے اپنے والد سے

روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور بعد سلام کے اکثر اپنے داہنی جانب پھر کر بیٹھ جاتے تھے ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ سماک قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ سعید نے ابن عاصم سے بھی روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۰۰۔حضرت طرفہؓ بن عرفجہ

حضرت طرفہؓ بن عرفجہ۔ان کی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی انہوں نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی اس میں بوآنے لگی تو نبی ﷺ نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دے دی اس کو ثابت بن یزید نے ابوالاشہب سے روایت کیا ہے۔ان کی بابت اختلاف بیان ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۰۱۔حضرت طریحؓ بن سعید

حضرت طریحؓ بن سعید بن عقبہ۔کنیت ان کی ابواسماعیل ثقفی۔قبیلہ جابلہ سے ہیں۔محمد بن عوف نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اسماعیل بن طریح نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے ان کے دادا سعید بن عقبہ کو غزوۂ طائف میں تیر مارا ان کی آنکھ اس سے شہید ہوگئی۔پس یہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میری آنکھ اللہ کی راہ میں شہید ہوگئی حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں تمہاری آنکھ پھر تم کو مل جائے گی اور اگر چاہو تو جنت میں آنکھ لینا انہوں نے کہا میں جنت ہی میں لوں گا ان کے بیٹے اسماعیل نے اپنے والد طریح سے انہوں نے ان کے دادا سعید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں امیہ بن ابی صلت ثقفی کے پاس گیا جب ان کا انتقال ہو رہا تھا وہ بے ہوش تھے پھر ان کو ہوش آیا تو گھر کی طرف دیکھ کر کہا میں تم دونوں کے پاس حاضر ہوں میں ابھی تمہارے پاس آیا اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۰۲۔حضرت طریفؓ بن ابان

حضرت طریفؓ بن ابان بن جاریہ بن فہم بن عبلہ بن انمار بن مبشر بن عمیرہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عمیرہ بھائی ہیں جدیلہ بن اسد کے۔یہ طریف وفد بن کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے۔یہ قول ہشام بن کلبی کا ہے۔

۲۶۰۳۔حضرت طریفہؓ بن حاجر

حضرت طریفہؓ بن حاجر۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے سیف بن عمر نے کہا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجاءۃ سلمی کے بابت لکھا تھا جس کو حضرت ابوبکر صدیق نے آگ میں جلایا طریفہ فجاءۃ کی تلاش میں گئے یہ اور ان کے بھائی معن حاجر کے بیٹے خالد بن ولید یہ سب ساتھ میں تھے۔فجاءۃ کے ساتھ نجبہ بن ابی المیثاء بھی تھا پس نجبہ اور طریفہ سے ملاقات ہوگئی دونوں باہم لڑے نجبہ بحالت ارتداد مقتول ہوا پھر طریفہ آگے بڑھے یہاں تک کہ فجاءۃ سلمی کو پایا اس کا نام ایاس بن عبداللہ بن عبد یالیل تھا طریفہ نے اس کو گرفتار کیا اور حضرت ابوبکر کے پاس بھیج دیا۔جب فجاءۃ حضرت ابوبکر کے پاس پہنچا تو

انہوں نے اس کو آگ میں جلوادیا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۰۴۔حضرت طعمہؓ بن ابیرق

حضرت طعمہؓ بن ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو۔ سوائے بدر کے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ابواسحٰق مستملی نے ان کا تذکرہ صحابی میں لکھا ہے۔بعض لوگ ان کو ابوطعمہ بشیر بن ابیرق انصاری کہتے ہیں۔خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا میں آپ کے آگے آگے چلا جارہا تھا ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بیوی سے بہ نیت طلب ثواب ہمبستری کرے اس کی کیا فضیلت ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ دونوں بخش دیئے جائیں گے۔اسکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواسحٰق نے ایسا ہی لکھا ہے مگر طعمہ کے مسلمان ہونے میں کلام ہے۔

باب الطاء والفاء

۲۶۰۵۔حضرت طفیلؓ بن ابی کعب انصاری

حضرت طفیلؓ بن ابی کعب انصاری۔ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گزر چکا ہے۔ان کی ماں طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھیں۔یہ حضرت ابن عمر کے دوست تھے ان کا پیٹ بڑا تھا حضرت ابن عمر (مذاقاً) ان کو ابو بطن کہتے تھے یہی ان کا لقب ہو گیا۔واقدی اور بغوی نے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۰۶۔حضرت طفیلؓ بن حارث

حضرت طفیلؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ان کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہیں۔یہ اور ان کے بھائی عبیدہ اور حصین فرزندان حارث بدر،احد،خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے عبیدہ بدر میں شہید ہوئے ان کا حال ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ نے شرکائے بدر کے نام میں طفیل بن حارث بن مطلب کا نام بیان کیا ہے۔وفات ان کی ۳۱ھ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں ۳۲ھ میں۔ان کی اور ان کے بھائی حصین کی وفات ایک سال میں ہوئی پہلے طفیل کی وفات ہوئی ان کے چار مہینے بعد حصین کی وفات ہوئی ان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۰۷۔حضرت طفیلؓ بن اخی جویریہ

حضرت طفیلؓ بن اخی جویریہ۔جویریہ کے بھتیجے ہیں۔انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشمی کپڑا پہننے کی بابت روایت کی ہے۔ان کی حدیث شریک بن جابر نے اپنی خالہ ام عثمان سے انہوں نے طفیل سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور

ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۰۸۔ حضرت طفیلؓ بن زید حارثی

حضرت طفیلؓ بن زید حارثی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالرجاء احمد بن محمد بن عبدالعزیز قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن احمد سفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید محمد بن علی بن عمرو حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن سعدان فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم طیب بن علی تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سکن بن سعید نے اپنے والد سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے عوانہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک دن اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ کی حالت زمانہ جاہلیت کی معلوم ہو جب آپ نبی نہیں ہوئے تھے؟ طفیل بن یزید حارثی نے جن کی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی کہا کہ ہاں یا امیر المومنین! (مجھے معلوم ہے) مامون بن معاویہ کی کہانت وعلم کا حال تو آپ کو معلوم ہی ہے اس کے پاس لوگوں کے سامنے عقاب (حضرت کو یہ معلوم تھا کہ صحابہ کی نیت میں شرک نہیں ہے ورنہ صرف حیا کے سبب سے کسی بات کی تعلیم کا ترک ہو جانا آپ سے ممکن نہ تھا۔) آتے تھے اور اس کے آگے بیٹھ جاتے تھے اور اپنی زبان میں شور کرتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ یہ عقاب فلاں فلاں بات بیان کرتے ہیں پس جیسا وہ بیان کرتا تھا ویسا ہی واقع ہوتا تھا وہ نصرانی تھا ہر اتوار کے دن وہ باہر نکلتا تھا اور ایک دفعہ جمعہ کے دن عقاب اس کے پاس آئے اور بول کر چلے گئے دن چڑھے وہ باہر نکلا اور اس نے ایک حدیث دلائل نبوت کی ذکر کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۰۹۔ حضرت طفیلؓ بن سعد

حضرت طفیلؓ بن سعد بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار انصاری۔ خاندان بنی نجار سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا انصار کے خاندان بنی نجار سے ہیں بیر معونہ کے دن طفیل بن سعد شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ احد میں شریک تھے۔ اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔

۲۶۱۰۔ حضرت طفیلؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت طفیلؓ بن عبداللہ بن حارث بن سخبرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرہ بن اوس بن نمر بن عثمان بن نصر بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ کبھی ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر کے طفیل بن سخبرہ بھی کہہ دیتے ہیں وہ یہی ہیں۔ یہ اخیافی بھائی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کے ان سب کی والدہ ام رومان ہیں (ان کے والد) عبداللہ کے بعد ام رومان سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح کیا تھا۔ ابن ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ یہ قریشی ہیں مگر میں نہیں جانتا کہ قریش کے کس خاندان سے ہیں؟ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ ازدی ہیں قریشی نہیں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہز اور

عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے طفیل بن سخبرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ان کا گزر یہود پر ہوا انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم یہودی ہیں۔ انہوں نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ یہودیوں نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہیں پھر ان کا گزر نصاریٰ پر ہوا انہوں نے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں انہوں نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہیں۔ پس صبح کو انہوں نے اپنا خواب کچھ لوگوں سے بیان کیا بعد اس کے نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پس نماز کے بعد حضرت نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ بعد اس کے فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے جس کو تم میں سے بعض لوگوں سے بیان بھی کیا ہے تم لوگ ایک لفظ ایسا کہا کرتے ہو کہ مجھے حیا[1] مانع ہوتی تھی کہ تم کو اس سے منع کروں تم اگر اللہ چاہے اور محمد چاہیں نہ کہا کرو بلکہ صرف یہ کہا کرو اگر اللہ چاہے۔ اس حدیث کو سفیان اور شعبہ نے عبدالملک سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ طفیل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خواب دیکھا الخ اور معمر نے عبدالملک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ کے بھائی ہیں حالانکہ حضرت عائشہؓ کی ماں کا کوئی لڑکا عبداللہ نہ تھا جیسا کہ ہم عبداللہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن کے بھائی تھے جیسا کہ ہم نے ان دونوں کے نام میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۶۱۱۔ حضرت طفیلؓ بن عمرو

حضرت طفیلؓ بن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی دوسی۔ لقب ان کا ذوالنون تھا۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبیب بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے تھے کہ وہ مکہ گئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت وہیں تھے پس ان کے پاس قریش کے کچھ لوگ گئے طفیل شریف شاعر اور ذہین شخص تھے ان سے لوگوں نے کہا اے طفیل! تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہ شخص (یعنی محمد ﷺ) جو ہمارے یہاں ہے اس نے ہمیں سخت مشکل میں ڈال دیا ہے اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اس کی باتیں (بالکل) جادو کی طرح (سریع التاثیر) ہوتی ہیں وہ باتیں باپ بیٹے کے درمیان میں بھائی بھائی کے درمیان میں' میاں بیوی کے درمیان میں تفرقہ ڈال دیتی ہیں ہم تمہارے حق میں اور تمہاری قوم کے حق میں خوف رکھتے ہیں (کہ کہیں تم اس کے پاس جاؤ اور وہ تم کو پھانس لے) لہٰذا تم اس سے بات نہ کرنا اور نہ اس کی بات سننا۔ طفیل کہتے تھے کہ واللہ ان لوگوں نے اس قدر کہا کہ میں نے قطعی ارادہ کر لیا کہ اس کے بعد نہ میں محمد کی کوئی بات سنوں گا اور نہ ان سے بات کروں گا اور میں نے کان میں روئی رکھ لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر قصد ان کی کوئی بات میں

[1] عقاب ایک جانور کا نام ہے اس کے پاس جن اس شکل میں آتے تھے۔

سن لوں پس صبح کو میں کعبہ گیا تو رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کے قریب جا کے کھڑا ہو گیا پس اللہ نے بے اختیار مجھے ان کی بات سنا دی میں نے ایک نہایت عمدہ کلام ان سے سنا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ عجیب بات ہے واللہ میں شاعر ہوں عقلمند ہوں اچھی بُری بات کو پہچانتا ہوں پھر میں کیوں نہ اس شخص کی تقریر سنوں جو باتیں اس کی اچھی ہوں گی ان کو قبول کرلوں گا جو بُری ہوں گی ان کو ترک کردوں گا۔ پس میں (وہیں) ٹھہرا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نماز ختم کر کے اپنے گھر لوٹے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا جب آپ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو میں آپ کے سامنے گیا اور میں نے کہا:

اے محمد! آپ کی قوم نے مجھ سے ایسا ایسا کہا تھا (لہٰذا میں آپ کی باتوں کے سننے سے بہت پرہیز کرتا رہا) مگر خدا نے مجھے آپ کی باتیں سنا ہی دیں میں نے سنا تو بہت ہی اچھی باتیں ہیں۔ آپ مجھ سے اپنا دین بیان کیجئے۔ حضرت نے میرے اوپر اسلام کو پیش کیا اور قرآن پڑھ کر مجھے سنایا واللہ میں نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا نہ اس سے زیادہ معتدل مذہب کوئی دیکھا تھا۔ پس میں اسلام لے آیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی قوم میں بہت مانا جاتا ہوں اب میں لوٹ کے اپنی قوم کی طرف جاؤں گا تو انہیں اسلام کی ترغیب دوں گا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے لیے (سچائی کی) کوئی نشانی مقرر کر دے جس سے مجھے دین کی طرف ان کو دعوت دینے میں مدد ملے آپ نے فرمایا یا اللہ طفیل کے لیے کوئی نشانی بنا دے۔ یہ کہتے تھے پھر میں اپنی قوم کی طرف چلا یہاں تک کہ جب میں اس مقام پر پہنچا جہاں سے سب لوگ مجھے دیکھ سکتے تھے تو ایک روشنی میری آنکھوں کے درمیان مثل چراغ کے پیدا ہو گئی یہ کہتے تھے (اس وقت) میں نے دعا کی کہ یا اللہ (اس نور کو) کسی اور مقام میں پیدا کر دے کیونکہ مجھے خیال ہے کہ (حالت موجودہ میں) کفار اس نور کو ایک قسم کا مسخ سمجھیں گے بوجہ اس کے میں ان کے دین کو ترک کر دیا ہے پس (دعا کرتے ہی فوراً) وہ نور میرے کوڑے کے نوک میں اتر آیا تمام حاضرین کو وہ میرے کوڑے میں اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور میں (اس قندیل کو لئے ہوئے) ان کی طرف پہاڑی کے اوپر سے اتر رہا ہوں جب میں اتر کے نیچے آ گیا تو میرے والد میرے پاس آئے وہ بہت ہی بوڑھے تھے میں نے کہا مجھ سے الگ رہنا نہ میں تمہارا ہوں اور نہ تم میرے ہو۔ میرے والد نے پوچھا کہ اے بیٹے یہ کیوں؟ میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ میرے والد نے کہا اے میرے بیٹے جو تمہارا دین ہے وہی میرا بھی دین ہے۔ (یہ کہہ کہ) وہ بھی مسلمان ہو گئے اس کے بعد میری بیوی میرے پاس آئیں ان سے بھی میں نے اسی طرح (ڈانٹ کے) کہا وہ بھی مسلمان ہو گئیں اور مجھ سے کہا کہ (میں تمہارے خیال سے مسلمان تو ہو گئی مگر) کیا ذی الشریٰ نامی بت کے ناراض ہو جانے کا) میرے لیے کچھ خوف نہیں؟

میں نے کہا نہیں میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ اس کے بعد میں نے قبیلہ دوس کو (اسلام کی) دعوت کی مگر انہوں نے اسلام لانے میں تاخیر کی تو میں رسول اللہؐ کے پاس پھر لوٹ کے مکہ گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ قبیلہ دوس کے لوگوں پر میرا کہنا اثر نہیں کرتا (وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے) آپ اللہ سے ان کے لیے بددعا کیجئے (مگر حضرت نے بمقتضائے رحمت بددعا نہ فرمائی بلکہ) آپ نے دعا دی کہ یا اللہ دوس کو میری (پیروی کی) طرف ہدایت کر (پھر مجھ سے مخاطب ہو کے فرمایا) تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور ان کے ساتھ نرمی کرو یہ کہتے تھے میں لوٹ کے پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور وہیں مقیم رہا ان کو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہاں تک کہ وہ (مسلمان ہو گئے اور) ہجرت کر کے نبیؐ کے پاس مدینہ پہنچ گئے اور اس درمیان میں نبیؐ بدر اور احد اور خندق کی

لڑائیاں ختم کر چکے تھے بعد اس کے میں باقی مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ اس وقت خیبر میں تھے خیبر کے مال غنیمت میں آپ نے اور مسلمانوں کے ساتھ ہمارا حصہ بھی لگایا پھر میں رسول اللہؐ کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ اللہ نے مکہ آپ (کے ہاتھ) پر فتح کر دیا اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مجھے ذی الکفین کی طرف بھیجئے جو قبیلہ عمرو بن حممہ کا بت ہے تا کہ میں اس کو جلا دوں چنانچہ (حضرت نے ان کو اجازت دے دی اور) یہ وہاں گئے اس کو جلاتے جاتے تھے وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور یہ مصرعے پڑھتے جاتے تھے:

یاذا الکفین لست من عبادک　　میلادنا اقدم من میلادک　　انی حشوت النار فی فؤادک

اے ذوالکفین! میں تیرے پوجنے والوں میں نہیں ہوں۔ میری پیدائش تیری پیدائش سے بھی پہلے کی ہے۔ میں نے آگ تیرے دل میں بھر دی ہے۔

اس کے بعد طفیل پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ آئے اور مدینہ میں آپ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ پھر جب اہل عرب مرتد ہوئے تو یہ مسلمانوں کے ہمراہ ان مرتدوں سے جہاد کرنے کو چلے یہاں تک کہ قبیلہ نجد (کے مرتدوں) سے فراغت کی بعد اس کے یمامہ گئے (وہاں پہنچ کر) انہوں نے اپنے ساتھ والوں سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر بتاؤ میں نے دیکھا کہ میرا سر مونڈا گیا ہے اور میرے منہ سے ایک پرندہ نکل کر اڑ گیا اور ایک عورت مجھے ملی اس نے اپنی شرمگاہ میں مجھے داخل کر لیا ہے اور میں نے اپنے بیٹے عمرو کو دیکھا کہ وہ مجھے بہت کوشش کے ساتھ تلاش کر رہا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ رک گیا ان کے ساتھ والوں نے کہا بہت اچھا (خواب) ہے طفیل نے کہا میں نے اس کی تعبیر یہ لی ہے کہ سر کے مونڈے جانے کا یہ مطلب ہے کہ سر کاٹا جائے گا اور وہ پرندہ جو میرے منہ سے نکل گیا وہ میری روح ہے اور وہ عورت جس نے مجھے اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا ہے زمین ہے کہ وہ میرے لیے کھودی جائے گی اور میں اس میں چھپ جاؤں گا اور میرے بیٹے کا مجھے ڈھونڈنا پھر رک جانا اس کا مطلب میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس امر کی کوشش کرے گا کہ جو مصیبت مجھے پہنچی اس کو بھی پہنچے چنانچہ (ایسا ہی واقع ہوا) طفیل جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کے بیٹے عمرو بن طفیل زخمی ہو گئے مگر بچ گئے پھر جنگ یرموک میں بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۱۲۔ حضرت طفیلؓ بن مالک

حضرت طفیلؓ بن مالک بن خنساء۔ بدر میں شریک تھے۔ ان کا ذکر لوگ کرتے ہیں مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے طفیل بن مالک بن خنساء کا نام بھی لکھا ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے شریک غزوۂ بدر تھے۔ طفیل بن مالک بن خنساء کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام طفیل بن مالک بن نعمان بن خنساء (ہے) اور بعض لوگ طفیل بن نعمان بن خنساء کہتے ہیں۔ انصاری سلمی ہیں۔ یعنی قبیلہ بنی سلمہ

ے ہیں۔ بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر و احد میں شریک تھے احد میں ان کو تیرہ زخم لگے مگر زندہ رہے خندق کی لڑائی میں شہید ہوئے
ن کو وحشی بن حرب نے قتل کیا تھا۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں طفیل بن نعمان بن خنساء اور طفیل بن مالک (غرض) دو آدمیوں
کا نام لکھا ہے۔ ابوعمر کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک سمجھا عنقریب ان کا تذکرہ طفیل بن نعمان کے
م میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۱۲۔ حضرت طفیلؓ بن مالک

حضرت طفیلؓ بن مالک۔ مدنی۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ (میں نے) نبی ﷺ (کو دیکھا) آپ طواف کر رہے تھے اور آپ
کے آگے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ ابواحمد بن جحش مکفوف کے یہ اشعار بطور رجز کے پڑھتے جاتے تھے:

حبذا مکۃ من وادی بھا اھلی واولادی بھا امشی بلا ھادی

مکہ کیا اچھی وادی ہے! اس میں میری بیوی اور میری اولاد ہیں۔ وہاں میں بغیر کسی رہبر کے چلا پھرا کرتا ہوں۔
اس کے آگے کے اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے اس حدیث کو ان سے عامر بن عبداللہ بن زبیر نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ
عمر نے لکھا ہے۔

۲۶۱۳۔ حضرت طفیلؓ بن نعمان

حضرت طفیلؓ بن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبی بدری۔ غزوۂ
ندق میں شہید ہوئے۔ عروہ نے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے بیعت عقبہ میں شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنساء کا
م بھی ذکر کیا ہے اور (کہا ہے کہ) یہ بدر میں شریک تھے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار
کے خاندان خزرج کے قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے غزوۂ بدر میں شریک تھے
طفیل بن نعمان بن خنساء کا نام ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابوعمر نے ان کا تذکرہ نہیں
لکھا کیونکہ ان سے طفیل بن مالک بن خنساء کے تذکرہ میں ان کے نسب ہی میں غلطی ہوگئی اور انہوں نے ان کو طفیل بن مالک بن
نعمان لکھ دیا اور کہا کہ بعض لوگ ان کو طفیل بن نعمان کہتے ہیں ابوعمر نے اس نسب کو جو دونوں تذکروں میں دیکھا تو وہ سمجھے کہ یہ دونوں
ایک شخص ہیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ (یہ اختلاف نسب میں صرف اس وجہ سے ہے کہ) بعض لوگوں نے ان کو ان کے والد مالک کی
طرف منسوب کر دیا ہے اور بعض نے ان کے دادا نعمان کی طرف ان کو منسوب کر دیا ہے حالانکہ نعمان کا ذکر نسب میں بالکل غلط ہے
یہ دونوں چچازاد بھائی ہیں ان دونوں کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا یکے بعد دیگرے شرکائے بدر میں ان
دونوں آدمیوں کو اسی نسب کے ساتھ ذکر کرنا جو ہم نے یہاں اور طفیل بن مالک کے تذکرہ میں بیان کیا کافی ہے ہشام بن کلبی نے
بھی ان دونوں کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کی طرح علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب الطاء واللام

۲۶۱۵۔حضرت طلحہؓ انصاری

حضرت طلحہؓ انصاری۔ابوالمنذر یعنی اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل عجم میں اسلام سے زیادہ فیض حاصل کرنے والے اہل فارس [1] ہیں اور عرب میں سب سے زیادہ بدنصیب یہ قبیلہ ہے یعنی قبیلہ بہز اور تغلب ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۱۶۔حضرت طلحہؓ بن البراء

حضرت طلحہؓ بن البراء بن عمیر بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو انصار کے خاندان سے تھے۔جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ طلحہ آپ سے ملنے گئے اس وقت وہ کمسن تھے رسول اللہؐ سے چمٹے جاتے تھے اور آپ کے ہاتھوں کو چومتے تھے اور کہتے تھے یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ جو چاہیے حکم دیجئے میں کبھی آپ کی نافرمانی نہ کروں گا پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور آپ نے فرمایا جاؤ اپنے (کافر) باپ کو قتل کر دو یہ پیچھے پھر کے چلے تاکہ تعمیل کریں نبیؐ نے (ان کو بلالیا اور ان سے) سے فرمایا میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا (باپ کے قتل کرنے کا حکم میں نے محض امتحاناً دیا تھا اس کی تعمیل مقصود نہیں ہے) ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحیم بن مطرف رؤاسی یعنی ابوسفیان اور احمد بن جناب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن یونس نے سعید بن عثمان بلوی سے انہوں نے عروہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبدالرحیم کہتے تھے کہ یہ عروہ جو سعید انصاری کے بیٹے تھے اپنے والد سے وہ حصین بن وحوح سے روایت کرتے تھے کہ طلحہ بن براء جب مرض (موت) میں مبتلا ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے وہاں سے لوٹ کر آپ نے فرمایا کہ میں طلحہ میں موت کے آثار دیکھتا ہوں جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا تاکہ میں ان کے جنازے کی نماز پڑھاؤں (اور اگر آدھی رات کو انتقال ہوا تو اسی وقت مجھے بلالینا) (دفن میں) جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کی لاش کو اس کے گھر میں رہنا نہ چاہیے روایت ہے کہ رات ہی کے وقت ان کی وفات ہوئی (نزع کے وقت) انہوں نے کہا کہ مجھے (جلد) دفن کر دینا اور اپنے پروردگار سے مجھے ملا دینا رسول اللہ ﷺ کو نہ بلانا [2] کیونکہ میں

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اہل عجم میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لا چکے تھے ان میں اہل فارس نے اسلام کی برکات زیادہ حاصل کیں اہل فارس سے۔غالباً حضرت سلمان فارسی یا اور جو لوگ اس وقت اسلام لائے تھے مراد ہوں اور اگر اس حدیث کو اس وقت کے مسلمین کے ساتھ خاص نہ کریں تو یہی ممکن ہے فارس میں بڑے بڑے ائمہ فقہا و محدثین گزرے جن سے دین کی بڑی خدمت ہوئی۔امام ابوحنیفہ، امام بخاری، امام مسلم رحمہم اللہ علیہم سب فارس ہی کے تھے۔

[2] صحابہ کے عشق کامل کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو تھا یہیں سے پتہ چلتا ہے کون مسلمان ایسا ہوگا جو ہزار جان سے آپ کی نماز پڑھانے کی خواہش نہ کرے گا آپ کی نماز جنازہ کی بابت خاص طور پر وعدۂ ایزدی تھا کہ وہ شخص بخش دیا جائے گا جس کی آپ نماز پڑھائیں۔قولہ تعالیٰ: ان صلوتک سکن لھم مگر حضرت طلحہ پر آپ کی محبت ایسی غالب تھی کہ اپنے نفع کی مطلق پروا نہ کی اور آپ ہی کے آرام کا خیال کیا۔

انکے لیے یہودیوں کا خوف رکھتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے (رات کے وقت آنے میں ان دشمنوں سے) ان کو کچھ گزند نہ پہنچ جائے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) صبح کو رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی گئی آپ تشریف لائے اور ان کی قبر پر کھڑے ہوئے اور صحابہ نے آپ کے پیچھے صف باندھی (غرض نماز جنازہ پڑھی گئی بعد نماز کے) آپ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی اے اللہ! طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو ان کو دیکھ کر مسکرائے اور وہ تجھ کو دیکھ کر مسکرائیں۔ (مطلب یہ کہ تو ان سے خوش ہو وہ تجھ سے) انہی طلحہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے (زندگی میں بھی) ان کے لیے (بہت اچھی) دعا مانگی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سری: سین پر پیش، راء پر زبر اور یاء پر تشدید ہے۔

۲۶۱۷۔ حضرت طلحہؓ بن ابی حدرد

حضرت طلحہؓ بن ابی حدرد اسلمی۔ ان کا نسب ان کے والد سلامہ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ معتمر بن سلیمان اور شبیب نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے عبدالملک بن ابی حدرد سے انہوں نے انکے بھائی طلحہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا گزر یہودیوں پر ہوا تو انہوں نے یہ باتیں کہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث نبیؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ نئے چاند کو دیکھ کر (چھوٹ ٹوٹ یہ کہیں کہ دو دن کا ہے حالانکہ وہ ایک ہی دن کا ہوگا) ابو عمر نے پہلی حدیث کو نہیں ذکر کیا اس کے ہم معنی حدیث طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ کے نام میں گزر چکی ہے۔

۲۶۱۸۔ حضرت طلحہؓ بن خراش

حضرت طلحہؓ بن خراش بن صمہ۔ یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن صمہ نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے اور ابن ابی حاتم رازی نے کہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن عبدالرحمٰن بن خراش بن صمہ نے جابر بن عبداللہ اور عبدالملک بن جابر بن عتیک سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو؟ واللہ اعلم

۲۶۱۹۔ حضرت طلحہؓ بن داؤد

حضرت طلحہؓ بن داؤد۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عنبسہ غلام طلحہ بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے طلحہ بن داؤد سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اہل عمان یعنی ازد کیا اچھے دودھ (عرب میں دستور تھا کہ دودھ پلانے والیاں بچوں کو ماں باپ سے جدا کر کے لے آتی تھیں اور ایام رضاعت بھر اپنے پاس رکھتی تھیں اسی دستور کے موافق اہل عمان بھی بچوں کو دودھ پلانے کے لیے لاتی ہوں گی اور ان کی پرورش اچھی طرح کرتی ہوں گی۔) پلانے والے ہیں! ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ طبرانی اور سعید قریشی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور سعید نے کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ سعید قریشی نے اس کو عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عباس بن یزید سے انہوں نے عبدالرزاق سے روایت کیا ہے اور اس میں بہت اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث میں

یوں ہے کہ اہل نعمان بہت اچھے دودھ پلانے والے ہیں۔نعمان ایک وادی ہے مقام عرفات میں۔

۲۶۲۰۔حضرت طلحہؓ زرقی

حضرت طلحہؓ زرقی۔کنیت ان کی ابوعبید ہے۔اصحاب شجرہ سے ہیں۔(یعنی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔) عمرو بن دینار نے عبید بن طلحہ زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اے اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن وایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ طلوع کرا (اے چاند) میرا اور تیرا (دونوں کا) پروردگار اللہ ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں ابوحدرد کے مگر اس قول میں اعتراض ہے اس لیے کہ ابوحدرد اسلمی ہیں اور یہ طلحہ زرقی ہیں انصار سے ہیں۔پس یہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے۔واللہ اعلم

۲۶۲۱۔حضرت طلحہؓ بن زید انصاری

حضرت طلحہؓ بن زید انصاری۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور ارقم بن ابی ارقم کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو خارجہ بن زید بن ابی زہیر کا بھائی سمجھتا ہوں۔

۲۶۲۲۔حضرت طلحہؓ تیمی

حضرت طلحہؓ تیمی۔ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے۔یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے طلحہ تیمی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ وبرتر اس بندہ کی نماز کو (بنظر قبولیت) نہیں دیکھتا جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں برابر نہیں رکھتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۲۳۔حضرت طلحہؓ بن سعید

حضرت طلحہؓ بن سعید بن عمرو بن مرہ جہنی۔نبی ﷺ کے صحابی ہیں۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۲۶۲۴۔حضرت طلحہؓ

حضرت طلحہؓ۔عبدالملک کے بھائی ہیں۔ان کا تذکرہ سعید قریشی نے لکھا ہے اور انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے اپنے بھائی سے جن کا نام طلحہ تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا گزر یہود کے ایک گروہ پر ہوا تو میں نے کہا کہ اے گروہ یہود! تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں تو انہوں نے کہا اے گروہ عرب تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ اگر اللہ چاہے اور محمد (ﷺ) چاہیں تو نبیؐ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا میں نے تم کو منع کیا تھا اب تم ایسا نہ کرنا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر نے ربعی سے وہ طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث اوپر آچکی ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ پر اس میں استدراک نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اس حدیث کو طلحہ بن ابی حدرد کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں جیسا کہ

اوپر بیان ہوا۔

۲۶۲۵۔ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ قریشی تیمی

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے قریشی۔ تیمی ہیں۔ ان کی والدہ صعبہ بنت عبد اللہ بن مالک خضرمیہ ہیں۔ یہ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کے لقب سے مشہور ہیں۔ سابقین الی الاسلام میں سے ہیں۔ ان کو حضرت ابوبکر صدیق نے اسلام کی ترغیب دی تھی اور حضرت ابوبکر ہی ان کو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لے گئے تھے جب حضرت ابوبکر اور یہ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونوں کو پکڑ کے ایک رسی میں باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر اور طلحہ کو قرینین کہتے ہیں۔ قبیلہ بن تیم نے ان دونوں کی بالکل حمایت نہ کی۔ نوفل تمام قریش میں سے زیادہ سنگ دل تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس شخص نے ان دونوں کو باندھا تھا وہ عثمان بن عبید اللہ تھا طلحہ کا بھائی اس نے ان کو اس واسطے باندھا تھا کہ یہ نماز چھوڑ دیں اور اپنا دین ترک کر دیں مگر ان دونوں نے اس کو قبول نہ کیا پس یکا یک اس نے کیا دیکھا کہ یہ دونوں کھلے ہوئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں جب طلحہ اور زبیر دونوں مسلمان ہو چکے تو رسول اللہؐ نے ہجرت سے پہلے مکہ میں ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی پھر جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو رسول اللہؐ نے طلحہ کے اور ابو ایوب انصاری کے درمیان میں مواخات کرا دی۔

یہ طلحہ ان دس آدمیوں میں سے ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت آئی ہے اور اصحاب[1] شوریٰ میں بھی تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ یہ (اس وقت) شام میں تھے وہاں سے اس وقت لوٹے جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس آئے انہوں نے رسول اللہؐ سے (بدر کی غنیمت میں) اپنا حصہ لگانے کے لیے کہا حضرت نے فرمایا تمہیں حصہ ملے گا پھر انہوں نے کہا اور میرا ثواب حضرت نے فرمایا تمہیں ثواب بھی ملے گا بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ ملک شام میں بغرض تجارت گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں (انہیں) بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شام کے حالات دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا اور ان کے ہمراہ سعید بن زید بھی تھے پھر یہ دونوں (وہاں کے حالات دریافت کر کے) مدینہ واپس آئے یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ اپنا حصہ اور ثواب نہ طلب کرتے احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور بیعۃ الرضوان میں بھی شریک ہوئے احد کے دن ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے انہوں نے آپ کو رسول اللہؐ کے لیے سپر بنا دیا تھا انہوں نے تیر کو اپنے ہاتھ پر روکا ان کی ایک انگلی بھی بے کار ہو گئی تھی اور ان کے سر پر تلوار بھی پڑی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی پشت پر سوار کر کے پہاڑ پر چڑھایا تھا۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول

---

[1] یعنی ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کے لیے تجویز کیا تھا اور فرمایا تھا کہ انہی میں سے کوئی شخص مشورہ کر کے منتخب کر لیا جائے۔

اللہ نے مجھے احد کے دن طلحۃ الخیر کہہ کر پکارا اور غزوۂ تبوک میں طلحۃ الفیاض فرمایا اور حنین کے دن طلحۃ الجود فرمایا ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحق سے انہوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت زبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن دو زر ہیں پہنے ہوئے تھے لہٰذا (ان کی گرانی کے سبب سے) آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے تو طلحہ کو آپ نے نیچے بٹھالیا اور ان کے اوپر پیر رکھ کر پہاڑ پر چڑھے حضرت زبیر کہتے تھے میں نے (اس وقت) رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے اوپر) واجب کر لیا۔ نیز ابوعیسیٰ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمٰن بن منصور عنزی نے جن کا نام نضر تھا عقبہ بن علقمہ یشکری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے۔

ہمیں ابوبکر مشار بن عمر بن عویس بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صلت بن دینار نے ابونضرہ سے انہوں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ تبری نے اپنی سند سے ابویعلی سے انہوں نے ابی کریب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحییٰ سے انہوں نے موسیٰ و عیسیٰ فرزندان حضرت طلحہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت کے پاس یہ پوچھتا ہوا آیا کہ من[1] قضی نحبہ کون ہے؟ اعرابی نے جب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر اس نے پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا پھر اس نے پوچھا مگر پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا بعد اس کے میں مسجد کے دروازہ سے نکلا میرے جسم پر اس وقت سبز لباس تھا جب رسول اللہؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے جو پوچھتا تھا کہ من قضی نحبہ کون ہے؟ اعرابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں آپ نے (میری طرف اشارہ کر کے) فرمایا دیکھو یہ من قضی نحبہ ہے۔

حضرت طلحہ جنگ جمل میں شہید ہوئے اس حال میں کہ حضرت علی بن ابی طالب سے قتال کر رہے تھے رضی اللہ عنہما۔ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی نے ان کو (علیحدہ) بلایا اور جس طرح حضرت زبیر سے گفتگو کی تھی اسی طرح ان سے بھی کی اپنی اسلامی خدمات کو بیان فرمایا جن کو سن کر حضرت طلحہ نے جنگ کا ارادہ فسخ کر دیا اور کسی صف میں جا کے بیٹھ رہے دفعۃً ایک تیر ان کے پیر میں لگ گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیر ان کے گلے میں لگا تھا غرض (اسی تیر کے زخم سے) وفات پائی۔ یہ تیر مروان بن حکم

---

[1] یہ آیت قرآنی کا ایک ٹکڑا ہے اللہ جل شانہ نے مومنین کے حال میں فرمایا ہے: منهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر ۔ یعنی ان میں بعض لوگ وہ ہیں جو اپنی نذر (جو انہوں نے خدا سے کی تھی) پوری کر چکے اور بعض لوگ منتظر ہیں۔

نے مارا تھا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے حماد بن زید سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت طلحہ نے جنگ جمل کے دن یہ شعر پڑھا:

ندمت ندامة الكسعی لما شريت رضی بنی جرم برغمی

(میں ویسا ہی نادم ہوا جیسے کسعی نادم ہوا تھا۔ جبکہ میں نے قبیلہ جرم (یعنی مخالفین حضرت عثمانؓ) کی خوشی رکھنے کی تدبیر کی۔ کسعی ایک شخص تھا جس نے ایک درخت پرورش کیا تھا جس کی لکڑی کے تیر بنتے ہیں جب وہ درخت اس قابل ہو گیا تو اس نے تیر بنایا اور شکار کھیلنے کے لیے چلا رات ہوگئی۔ رات ہی میں اس نے ایک شکار پر تیر چلایا چونکہ اندھیرا تھا لہٰذا اسے یہ معلوم تھا کہ شکار بھاگ گیا تو اسے نہایت غصہ آیا اور اس نے کمان توڑ ڈالی صبح کو دیکھا تو وہ شکار مرا پڑا ہے پس وہ بہت پشیمان ہوا کہ میں نے اپنی کمان کیوں توڑی؟ اس شخص کی ندامت عرب میں ضرب المثل ہوگئی تھی جب کوئی شخص کسی بات پر بہت شرمندہ ہو نادم ہوتا تو کہتا کہ میں ویسا ہی نادم ہوا ہوں جیسے کسعی نادم ہوا تھا۔ حضرت طلحہ اس وقت اپنی ندامت کو اسی ضرب المثل کے موافق بیان کر رہے ہیں کہ میں نے کیوں حضرت عثمان سے مخالفت کی تھی اور کیوں ان کے مخالفوں کی تائید کی تھی۔ حضرت طلحہ کا خیال تھا کہ یہ لڑائی جمل کی جو باہم مسلمانوں میں پیش آئی ہماری ناشکری کی پاداش ہے کہ ہم نے حضرت عثمان کی قدر نہ کی اور ان کی خلافت کو جو خدا کی بڑی نعمت تھی بہت ہی بے قدری کی نظر سے دیکھا اور واقعی یہ خیال ان کا بہت صحیح تھا احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔)

(اور اس شعر کے بعد کہا) یا اللہ عثمان کا عوض مجھ سے لے لے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے یہ انہوں نے صرف اس سبب سے کہا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت سختی [1] کیا کرتے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ کو جب حضرت طلحہ اور زبیر اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے (مخالف اور ان کے بصرہ) جانے کی خبر پہنچی تو فرمایا کہ اس وقت مجھے چار آدمیوں کے مخالفت کی خبر بد سنائی گئی

---

[1] حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں بعض صحابہ ان کے مخالف ہو گئے تھے اور ان پر اعتراض کیا کرتے تھے یہ مخالفت و اعتراض ویسا نہ تھا جیسا کہ معاذ اللہ شیعوں کو ہے بلکہ جس طرح ایک معاصر نہایت نیک نیتی کے ساتھ کسی دوسرے معاصر کو نصیحت کرے۔ اس مخالفت و اعتراض کی تمام تر وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان کی خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کے بعد علی الاتصال قائم ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بشر تھے معصوم نہ تھے لیکن اگر اللہ تعالیٰ شیخین کے بعد کسی فرشتے کو خلافت کے لیے آسمان سے بھیج دیتا حضرت جبریل علیہ السلام کو خلافت کے منصب پر مقرر فرماتا تو یقیناً شیخین کی خلافت کے بعد اس فرشتے کی خلافت بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب خیر اعلیٰ کے بعد ہم خیر اولیٰ کو دیکھتے ہیں تو ہم کو بصورت شر معلوم ہوتا ہے روز روشن کے بعد جب شب ماہ آتی ہے تو اس میں تاریک معلوم ہوتی ہے مگر جب ماہتاب بھی نظر سے غائب ہو جاتا ہے صرف ستاروں کی روشنی رہ جاتی ہے اس وقت ہمیں شب ماہ کی قدر معلوم ہوتی ہے یہی حال بالکل اس زمانہ کا تھا جو لوگ عوام میں شمار کئے جاتے تھے ان کا تو ذکر ہی نہیں خواص کی یہ کیفیت تھی کہ ان میں فیصدی دو چار ضرور ایسے تھے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی آفتاب جیسے روشن اور منور خلافت کے بعد جو حضرت عثمان کی ماہتاب جیسی نورانی خلافت میں آئے تو ان کی عقلیں صحیح اندازہ کرنے سے قاصر ہو گئیں وہ اس بے مثال روشنی کے عادی ہو رہے تھے جو شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت میں دنیائے اسلام کو رشک باغ ارم بنا رہی تھی وہ اسی روشنی کو حضرت عثمان کی خلافت میں بھی دیکھنا چاہتے تھے اور اس روشنی کی کمی کو حضرت عثمان کی سوء تدبیری پر محمول کر کے ان پر معترض ہوتے تھے اور بعض لوگ نہایت سخت و درشت الفاظ میں ان کو نصیحت کرتے تھے مگر بعد حضرت عثمان کے سب کو قدر عافیت معلوم ہوگئی اور جو لوگ ان سے مخالفت کرتے تھے بہت پچھتائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی انہی لوگوں میں تھے۔

ہے سب سے زیادہ بارعب اور سخی طلحہ ہیں اور سب سے زیادہ بہادر زبیر ہیں اور لوگ سب سے زیادہ حضرت عائشہ کو مانتے ہیں اور سب سے زیادہ مالدار یعلی بن منیہ ہیں (یہ چاروں میرے مخالف ہو گئے) مگر واللہ انہوں نے مجھ میں کوئی عیب نہیں نکالا نہ میں (ان کے نزدیک) مال دنیا کا حریص ہوں اور نہ ہوائے نفسانی کا متبع ہوں بلکہ وہ مجھ سے اس حق کو طلب کرتے ہیں جس کو انہوں نے خود چھوڑ دیا اور اس خون کا قصاص مانگتے ہیں جس کو انہوں ۱ نے خود گرایا بے شک انہوں نے خود اس کام کو کیا میں ان کے ساتھ نہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کرنے میں میں بھی ان کا شریک تھا مگر (قتل عثمان پر میں راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انہی لوگوں پر ہے ان لوگوں نے مجھ سے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کر دیا اور مجھ کو اچھی طرح جانچا بھی نہیں کہ ان کو میرا ظلم اور میرا عدل معلوم ہوتا اب میں خدا کی حجت پر جو ان کے اوپر قائم ہے اور خدا کے علم پر جو ان کے متعلق ہے اسی پر قناعت ۲ کرتا ہوں اور میں باوجود ان سب باتوں کے انہیں بلاؤں گا اور ان سے معذرت کروں گا اگر وہ قبول کرلیں (تو بہتر ہے) توبہ بھی قبول کر لی جاتی ہے پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے اور اگر یہ لوگ میرا عذر قبول نہ کریں گے تو پھر انہیں تلوار کی باڑھ (کا مزہ چکھا) دوں گا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور اس پر فتح پانے کو کافی ہے۔ حضرت علی سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم طلحہ عثمان اور زبیر ان لوگوں میں ہیں جن کے حق میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ ۔ ''ہم ان کے دل سے تمام کینے نکال دیں گے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائی بھائی بن کر تختوں پر بیٹھیں گے۔''

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انہیں ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے میں لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منہ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہے چنانچہ اسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب ان کو زخمی کیا تو) کہا اب آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لوں گا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ میں نے تمہارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کر دیا۔ حضرت طلحہ جانب کلاّ میں مدفون ہوئے۔ واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ میں ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہیں چونسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر میں) بال بہت تھے بال نہ

---

۱ مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کا باعث یہ لوگ خود ہوئے اور اب مجھ سے قصاص طلب کرتے ہیں ان حضرات کو باعث قتل کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کے علم میں ان حضرات نے کوئی ایسی بات کی ہو گی جس سے حضرت عثمان کے قاتلین کا حوصلہ بڑھا یا درحقیقت ان حضرات کی وجہ سے ان کی نادانستگی میں قاتلین حضرت عثمان کو کچھ تائید مل گئی ہو ان حضرات کو حضرت عثمان پر معترض دیکھ کر قاتلین حضرت عثمان یہ سمجھے ہوں کہ اگر ہم حضرت عثمان کو قتل کر دیں گے تو ان نامور صحابہ کی خوشنودی کا باعث ہو گا اور یہ حضرات ہماری حمایت کر کے ہمیں قصاص سے بچالیں گے بہرحال اس عبارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت عثمان کو خود ان لوگوں نے شہید کیا یا وہ ان کی مرضی یا حکم سے شہید کئے گئے۔ یا فی الواقع ان حضرات کی وجہ سے قاتلان حضرت عثمان کو کوئی تائید بھی نہ ملی ہو بلکہ کسی غلط فہمی کے باعث حضرت علی مرتضیٰ کو ان کی طرف ایسا خیال ہوا جس طرح حضرت علی مرتضیٰ کی طرف حضرت معاویہ کو یہ خیال تھا۔

۲ دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہے باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے، بہت ہی جوش غضب کا ہو گا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بد اپنے مخالفین کی نسبت منہ سے نہ نکالا بلکہ ان کو علم خدا کے حوالہ کر دیا۔

بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالوں کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر نہ کرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی میانہ قد سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پیر پُر گوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے ان کو مقتول دیکھا تو ان کے چہرہ پر سے مٹی[۱] پونچھنے لگے اور فرمایا اے ابو محمد! یہ بات مجھ پر بہت شاق ہے کہ میں تجھ کو آسمان کے تاروں کے نیچے خاک آلودہ دیکھوں پھر فرمایا کہ اے اللہ! میں اپنے بُرے ارادہ اور بُرے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہوں پھر حضرت طلحہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا کہ کاش میں اس (واقعہ جانکاہ سے) بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور وہ ان کے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سنا:

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ اذا ما ھو استغنی ویبعدہ الفقر

وہ ایک ایسے شخص تھے کہ دولت مندی ان کو ان کے دوست کے نزدیک لے جاتی تھی اور فقیری ان کو دور رکھتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جب ان کے پاس روپیہ ہوتا تھا تو وہ اپنے دوستوں سے ملتے اور ان کی حاجت برآری کرتے تھے اور جب ان کے پاس روپیہ نہ ہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے۔

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار وافی خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ وافی کا وزن دینار کے برابر ہوتا ہے یہی دراہم فارس کا وزن ہے جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے اسی طرح پھر دوبارہ انہیں خواب میں دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا لوگوں نے جا کے ان کی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہوگیا تھا پس لوگوں نے اس قبر سے ان کو نکال کے دوسری جگہ دفن کر دیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو ان کی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا اس میں بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف ان کے بالوں میں کچھ فرق آ گیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگوں نے ایک گھر ابوبکرہ کے گھروں میں سے دس ہزار درہم میں مول لے کے ان کو اس میں دفن کیا۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب بن نصر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد یعنی ابو عثمان الحذانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی و طلحہ و زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا۔ حضرت سعد بن مالک نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کی غیبت نہ کر اس نے نہ مانا پس

---

[۱] حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور ان کے دلوں کی صفائی کا کچھ نمونہ یہاں سے معلوم ہو سکتا ہے کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہہ سکتا ہے۔ جو حضرت مرتضیٰ نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے۔

حضرت سعد اٹھے اور انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر یہ باتیں تیرے خلاف مرضی ہوں جو یہ کہہ رہا ہے تو اس پر میری آنکھوں کے سامنے کوئی بلا نازل فرمادے اور اس کو لوگوں کے لیے باعث عبرت بنا دے (یہ دعا مانگتے ہی) یکا یک اس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگوں کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اس نے اس شخص کو اپنے تھوتھن سے پکڑ لیا اور دانتوں کے درمیان میں رکھ کر پیس ڈالا یہاں تک کہ وہ مر گیا (راوی کہتا ہے) میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ اے ابو اسحٰق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

۲۶۲۶۔ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح ان طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس سبب سے لوگوں کو بہت اشتباہ ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا۔ "تمہارے لیے (زیبا) نہیں ہے کہ رسول اللہ کو رنج دو اور نہ یہ (جائز ہے) کی ان کی بیویوں سے ان کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح کرو"۔ اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عائشہ سے میں نکاح کروں گا بعض مفسرین سے غلطی ہو گئی اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ واقعہ ان طلحہ بن عبید اللہ کا ہے جو عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ چونکہ انہوں نے ان طلحہ کے والد کا نام بھی عبید اللہ دیکھا اور نسب بھی تیمی قریشی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ یہ صحابی ہیں۔ (لہٰذا انہیں اشتباہ ہو گیا) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اس قول کو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

۲۶۲۷۔ حضرت طلحہؓ بن عتبہ

حضرت طلحہؓ بن عتبہ۔ انصاری اوسی ثم من بنی جحجبی۔ احد میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام طلیحہ لکھا ہے۔

۲۶۲۸۔ حضرت طلحہؓ (ابو عقیل)

حضرت طلحہؓ۔ کنیت ان کی ابو عقیل ہے۔ سلمی ہیں۔ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ابن شوذب نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ طلحہ صحابی تھے اور ابو الولید طیالسی نے سلام بن مسکین سے انہوں نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہے (اور کہا ہے) جن کے والد (یعنی طلحہ) صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۲۹۔ حضرت طلحہؓ بن عمرو

حضرت طلحہؓ بن عمرو۔ نصری۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ طلحہ بیٹے تھے مالک لیثی کے جن کا نام طلحہ بن عبد اللہ تھا بعض لوگ ان کو طلحہ بن عمرو نصری بھی کہتے ہیں بنی لیث کے خاندان سے تھے اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد

الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اپنے والد نے بیان کیا انہوں نے ابوداؤد بن ابی ہند سے انہوں نے حرب بن ابی الاسود سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ طلحہ نے ان سے بیان کیا وہ رسول اللہؐ کے اصحاب سے تھے کہتے تھے میں مدینہ گیا اور میں وہاں کسی کو پہچانتا تھا لہٰذا میں صفہ (مسجد اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک سائبان تھا جس میں مسافر اور غرباء رہا کرتے تھے۔) میں ایک شخص کے پاس فروکش ہوا ہم دونوں آدمیوں کو (کھانے کے لیے) روزانہ ایک ایک مد کھجوریں ملتیں تھیں۔ پس رسول اللہؐ نے ایک دن نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص نے اصحاب صفہ میں سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ میں آگ لگادی ہے اور حلق کٹ گیا ہے پس رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ پڑھا اسی خطبہ میں فرمایا کہ اگر مجھے روٹی یا گوشت میسر ہوتا تو ضرور میں دیتا (لہٰذا جو ملتا ہے اسی پر قناعت کرو مگر) آگاہ رہو عنقریب تم یا تم میں سے کچھ لوگ (ایسے عیش وعشرت کا زمانہ) پائیں گے کہ شام کو بڑی بڑی قعبیں (لذیذ کھانوں کے) ان کے سامنے لگائے جائیں گے اور کپڑے ایسے پہنو گے جیسے کعبہ کی پوشش یہ طلحہ کہتے تھے پھر میں اور میرا ساتھی اٹھارہ دن تک اس حال میں رہے کہ ہمیں سوائے گیہوں کے کچھ کھانے کو نہ ملا یہاں تک کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس گئے تو انہوں نے ہماری خوب مہمانی کی (اب ہم کو معلوم ہوا کہ) وہی کھجوریں بہتر تھیں کعبہ کی پوشش اس زمانے میں سفید تھی یمن سے اس کے لیے کپڑا آتا تھا اس حدیث کو فضیل اور زکریاء بن ابی زائدہ اور مسلمہ بن علقمہ نے داؤد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

نصری: نون کے ساتھ ہے۔

۲۶۳۰۔ حضرت طلحہؓ بن مالک خزاعی

حضرت طلحہؓ بن مالک خزاعی۔ ام جریر کے غلام ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن حرب نے محمد بن ابی رزین سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میری والدہ بیان کرتی تھیں کہ ام جریر کو جب کسی شخص کا اہل عرب میں سے انتقال ہوتا تو بہت سخت رنج ہوتا؟ ان سے پوچھا گیا کہ اے ام جریر ہم تمہیں دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص اہل عرب میں سے مرجاتا ہے تو تمہیں بڑا سخت رنج ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے مولیٰ یعنی طلحہ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا قرب قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اہل عرب ہلاک ہو جائیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۱۔ حضرت طلحہؓ بن معاویہ

حضرت طلحہؓ بن معاویہ بن جاہمہ سلمی۔ ان سے ان کے بیٹے محمد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں صرف اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد میں جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اس کی خدمت کرو تم کو وہیں جنت مل جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۲۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن نضیلہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن نضیلہ۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے ابو عبید دربان سلیمان بن عبد الملک سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے طلحہ بن نضیلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے لیے نرخ مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں اللہ مجھ سے اس سال بھر کا حساب لے گا جس میں میں ایسا کروں مجھے خدا نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اس کا فضل طلب کرو۔ اس حدیث کو ابو المغیرہ اور محمد بن کثیر نے اوزاعی سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن نضیلہ سے مروی ہے اور ابن نضیلہ کا نام ان لوگوں نے نہیں لیا۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جن کا نام معلوم نہیں (صرف کنیت معلوم ہے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۳۳۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو خیبر کے دن شہید ہوئے یہ اوس بن عائذ' انیف بن حبیب' ثابت بن وائلہ اور طلحہ سب اسی دن شہید ہوئے۔

۲۶۳۴۔ حضرت طلق رضی اللہ عنہ بن علی

حضرت طلق رضی اللہ عنہ بن علی بن طلق بن عمرو۔ بعض لوگ ان کو طلق بن قیس بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزی بن سحیم بن مرہ بن دؤل بن حنیفہ ربعی حنفی سحیمی۔ یہ والد ہیں قیس بن طلق کے۔ کنیت ان کی ابو علی ہے۔ اس وفد میں تھے جو یمامہ سے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آیا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے ان کی حدیثیں اہل یمامہ سے مروی ہیں۔ ہمیں ابو القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے ہناد نے ملازم سے انہوں نے عبد اللہ بن بدر سے انہوں نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم وفد بن کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ اہل کتاب) ہے (اس کو کیا کریں؟) اور آپ سے ہم نے آپ کے وضو کا غسالہ بھی طلب کیا پس آپ نے پانی منگایا اور اس سے وضو کیا کلی کی اور ایک ظرف میں اس کو ڈال دیا اور ہمیں حکم دیا کہ جب تم اپنے ملک میں پہنچنا تو اس کنیسہ کو منہدم کر دینا اور اس کی جگہ پر اس پانی کو چھڑک کر وہاں مسجد بنا لینا چنانچہ جب ہم اپنے شہر میں گئے تو ہم نے اس کنیسہ کو توڑ ڈالا اور وہی پانی اس کی جگہ پر چھڑک کر وہاں مسجد بنالی اور وہاں اذان پڑھی ہمارے یہاں قبیلہ طے کا ایک نصرانی درویش تھا اس نے جو اذان کو سنا تو کہنے لگا کہ سچی پکار ہے پھر وہ ہمارے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور بعد اسکے ہم نے اسے نہیں دیکھا۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے عبد اللہ بن بدر سے انہوں نے قیس بن طلق بن علی حنفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ

وہ یعنی عضو تناسل جسم کا ایک [1] ٹکڑا ہے۔اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد جابر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ملازم کی حدیث عبداللہ کی حدیث سے نہایت صحیح اور عمدہ ہے۔اس طلحہ کی روایتیں نبیؐ سے اور بھی ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۵۔ حضرت طلقؓ بن یزید

حضرت طلقؓ بن یزید اور بعض لوگ یزید بن طلق کہتے ہیں اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔سعید قریشی اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی نام میں کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ محمد بن بکر بن ابی عیسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر یعنی عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عاصم احول سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم بن سلام سے انہوں نے طلق بن یزید یا یزید بن طلق سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر نہ کرو اور اس حدیث کو ابراہیم نے عبدالملک بن مسلم سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے علی بن طلق سے روایت کیا اور اسی طرح اس کو عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۳۶۔ حضرت طلیبؓ بن ازہر

حضرت طلیبؓ بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی زہری۔قدیم الاسلام ہیں۔حبش کی طرف یہ اور ان کے بھائی مطلب ہجرت کر کے گئے اور دونوں نے وہیں وفات پائی۔ان کے ایک بھائی عبدالرحمٰن بن ازہر بھی تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۳۷۔ حضرت طلیبؓ بن عرفہ

حضرت طلیبؓ بن عرفہ بن عبداللہ بن ناشب۔رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فراخ دستی اور تنگ دستی (غرض ہر حال میں) خدا سے ڈرتے رہو ان کے سوا ان کے بیٹے کلیب بن طلیب کے کسی نے روایت نہیں کی اور کلیب ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث ابوقرہ یعنی موسیٰ بن طارق نے مثنی بن صباح سے انہوں نے کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۳۸۔ حضرت طلیبؓ بن عمیر

حضرت طلیبؓ بن عمیر وہب بن عبد بن قصی بن کلاب بن مرۃ۔قریشی عبدی۔بعض نے ان کے والد کا نام بجائے عمیر کے عمرو

---

[1] یہ حدیث اس موقع کی ہے کہ کسی نے پوچھا تھا کہ عضو تناسل کے مس کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہے وضو نہ جائے گا۔

بیان کیا ہے۔ان کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب یعنی آنحضرتؐ کی پھوپھی ہیں۔طلیب کی کنیت ابوعدی ہے۔یہ اس زمانہ میں اسلام لائے تھے جب رسول اللہ ﷺ ارقم کے گھر میں (مخفی) تھے (طلیب جب اسلام قبول کر چکے) تو اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہا میں نے رسول اللہؐ کی اتباع کر لی ہے تو ان کی (نیک بخت) والدہ نے کہا کہ (تم نے بہت اچھا کیا) سب سے زیادہ مستحسن اس بات کے جو کہ تم ان کی مدد کرو۔تمہارے ماموں کے بیٹے (یعنی آنحضرت ﷺ) ہیں واللہ اگر ہم لوگ وہ کام کر سکتے جو مرد کر سکتے ہیں تو ہم ان کی حمایت کرتے (پھر) طلیب حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی کہ انہوں نے ابن اسحٰق سے ان اصحاب کے نام میں جو حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے روایت کیا ہے۔کہ ان میں (قبیلہ) بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی بھی ہیں۔موسیٰ بن عقبہ اور زہری نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔اور واقدی اور ابن اسحٰق نے (یہ بھی) کہا ہے کہ طلیب جنگ بدر میں شریک تھے۔اور ان کا شمار نیکوکار صحابہ میں تھا۔اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حضرت طلیب مہاجرین اولین میں سے تھے۔اور جنگ بدر میں شریک تھے۔اور غزوۂ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض نے کہا ہے کہ یرموک میں شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور (انہیں پھر کیا موقوف آئندہ چل کر) نسل بالکل منقطع ہوگئی اس کو زبیر نے بیان کیا ہے۔عبد بن قصی کے نسل کا آخری شخص جب مرا تو اس کا کوئی وارث نہ تھا۔لہٰذا عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اور عبیداللہ بن عروہ بن زبیر کو ان کا مال دلایا گیا بوجہ اس کے کہ ان دونوں کا نسب قصی تک پہنچتا تھا۔اور یہ دونوں (باعتبار نسب کے) برابر تھے۔لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت طلیب وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے خدا کی راہ میں خون بہایا۔اور بعض نے سعد بن ابی وقاص کو کہا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۹۔حضرت طلیحہؓ بن خویلد

حضرت طلیحہؓ بن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔اسدی فقعسی۔یہ طلیحہ عرب کے بہادروں میں تھے اور (ایسے) تھے کہ بمقابلہ ہزار سوار کے شمار کیے جاتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ ۹ ھ میں جس وقت اسد بن خزیمہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ اس بات کی شہادت دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور آپ اس کے بندہ ہیں اور اس کے رسول ہیں۔(پھر ان لوگوں نے بطور احسان جتانے کے کہا) کہ آپ نے (کوئی واعظ) ہمارے یہاں نہیں بھیجا (ہم خود آگئے ہیں) اور اب ہم اپنے باقی ماندہ لوگوں کے لیے (واعظ بنیں گے) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا۔ الآیہ (پوری آیت کا مطلب: اے نبی! یہ لوگ آپ پر اپنے مسلمان ہو جانے کا احسان رکھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم میرے اوپر اپنے مسلمان ہو جانے کا احسان نہ رکھو بلکہ یہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی۔) پس جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہؐ کے حیات (ہی) میں طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔لہٰذا رسول اللہؐ نے ضرار بن ازور اسدی کو مع ان لوگوں کے جنہوں نے ان ؓ کے ساتھ جانا چاہا طلیحہ کے پاس بھیجا تاکہ ان سے مقابلہ کریں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی (اس درمیان میں) طلیحہ کا معاملہ اور بڑھ گیا اور دونوں ہم عہد قبیلے اسد و غطفان نے بھی ان کی اطاعت

کر لی۔ طلیحہ کہنے لگے کہ جبریل علیہ السلام ہمارے پاس وحی لاتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو طلیحہ کی طرف بھیجا اور انہوں نے طلیحہ سے نواحی سمیراء و بزاخہ میں مقابلہ کیا (پہلے) خالد بن ولید نے ان کے پاس ثابت بن اقرم و عکاشہ بن محصن کو بھیجا تو ایک کو طلیحہ نے قتل کر دیا اور ایک کو طلیحہ کے بھائی نے۔ طلیحہ کے ساتھ عیینہ بن حصن (بھی) تھے جب قتال کا وقت آیا تو طلیحہ کے پاس عیینہ بن حصن آئے اور کہا کہ جبریل تمہارے پاس آئے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر عیینہ نے دوبارہ یہی سوال کیا طلیحہ ہر مرتبہ یہ کہتے رہے نہیں آئے۔ تو عیینہ نے کہا بے شک آپ کو جبریل نے ایسے حال میں چھوڑ دیا جس میں آپ کو بہت زیادہ ضرورت تھی۔ طلیحہ نے کہا کہ اب آپ عزت کی حمایت میں لڑو باقی دین آئیں کوئی چیز نہیں جب طلیحہ نے جنگ میں شکست کھائی تو نواحی شام میں چلے گئے اور بنی جفنہ کے پاس قیام کیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خلافت میں احرام کی نیت کر کے چلے (اثنائے راہ میں مدینہ اتر کر حضرت عمرؓ سے بھی ملے) تو ان سے حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے ان دونوں نیک مردوں یعنی ثابت بن اقرم اور عکاشہ کو قتل کیا تھا۔ طلیحہ نے عرض کیا ہاں۔ یہ قصور مجھ سے ہوا۔ مگر میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا مرتبہ بڑھا دیا (کہ شہید ہوئے) اور شکر ہے کہ ان دونوں کے ہاتھ سے مجھ کو ذلیل و خوار نہ کیا (اور اب میں معافی مانگتا ہوں) لوگ عداوت کے بعد مصالحت بھی کرتے ہیں اس وقت میں طلیحہ نے اسلام کو خوب سچے دل سے قبول کر لیا اور ان سے بمقام قادسیہ فارس کی لڑائی میں بڑے بڑے کارنمایاں ہوئے حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو خط میں لکھا تھا کہ لڑائی میں طلیحہ و عمرو بن معدی کرب کو شریک کرلو اور ان دونوں سے لڑائی کے کاموں میں مشورہ (بھی) لیا کرو اور کوئی دوسرا کام ان دونوں کے سپرد نہ کرو۔ ہر مردے و ہر کاوے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر و ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۴۰۔ حضرت طلیحہؓ دیلی

حضرت طلیحہؓ دیلی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار صحابہ میں ہے (مگر) مجھ کو ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۴۱۔ حضرت طلیحہؓ بن عتبہ انصاری

حضرت طلیحہؓ بن عتبہ انصاری۔ یہ قول موسیٰ بن عقبہ کا تھا اور ان کا دوسرے نام طلحہ بیان کیا گیا ہے اور طلحہ کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

۲۶۴۲۔ حضرت طلیقؓ بن سفیان

حضرت طلیقؓ بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ یہ اور ان کے لڑکے حکیم بن طلیق مولفہ القلوب میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سوا میں اس کا کچھ حال نہیں جانتا۔

باب الطاء والہاء والیاء

۲۶۴۳۔ حضرت طہفہؓ بن زہیر

حضرت طہفہؓ بن زہیر نہدی۔ ۹ھ میں میں جبکہ اکثر عرب کے وفد آئے یہ بھی نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ لیث بن ابی سلیم نے حبہ عرنی انہوں نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ جب عرب کے وفد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو طہفہ بن زہیر نہدی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس تہامہ کے منتہائی مقام سے سخت لکڑی کے کجاوؤں پر سوار ہو کے آئے ہیں (ہمارے یہاں قحط سالی کی یہ حالت ہے کہ) ہم رقیق ابر سے پانی برسنے کی خواہش رکھتے ہیں اور گھاس اکھاڑ (کر کھاتے) ہیں اور جہاں ابر آیا ہمیں پانی کی آرزو ہوتی ہے ہم بہت دور سے آئے ہیں زمین ہمارے یہاں کی بہت سخت ہے چشمے خشک ہوئے اور سبزی نہیں رہی درختوں کے پتے گر گئے گھاس خشک ہو گئی مویشی مر گئے تری باقی نہیں رہی یارسول اللہ ہم بت پرستی اور ظلم سے بیزار ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں حوادث زمانہ سے پناہ مانگتے ہیں ہم دعوت اسلام اور شریعت اسلام کو قبول کرتے ہیں جب تک دریا کی روانی اور پہاڑوں کا قیام ہے (ہم دین پر قائم رہیں گے) ہاں ہمارے پاس کچھ مویشی ہیں جو کھانے کو نہیں پاتے دودھ نہیں دیتے چرنے کے لیے نہ بھیجے جاتے ہیں مگر دودھ ان سے نہیں نکلتا سخت قحط میں آ گئے نہ چارہ کھاتے ہیں نہ دودھ دیتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ ان کے دودھار دودھ کے ظرفوں میں برکت دے اور ان کے مویشی کے چرواہوں کو مالدار کر دے ان کے پھل پکا دے ان کے لیے چشمہ جاری کر دے اور یا اللہ ان کی اولاد میں برکت دے (سنو) جو شخص نماز پڑھے گا وہ مسلمان سمجھا جائے گا اور جو زکوٰۃ دے گا نیکوکار ہو گا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کی شہادت دے گا وہ مخلص ہو گا اے بنی نہد کے لوگو! شرک کی باتیں چھوڑ دو نہ زکوٰۃ میں کوتاہی کرو نہ نماز میں غفلت کرو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی جگہ لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ طہیہ کے نام میں بضم طاء ویائے مشدد۔ ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی آئے گا۔

۲۶۴۴۔ حضرت طہفہؓ بن قیس

حضرت طہفہؓ بن قیس غفاری۔ بعض نے ان کا نام طخفہ بیان کیا ہے۔ یہ اہل صفہ میں سے ہیں ان کے نام میں بہت سے اختلافات واضطرابات ہوئے ہیں ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا اور انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت کی کہ میرے والد (طہفہ) اہل صفہ سے تھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اصحاب صفہ کے بارہ میں (لوگوں سے) فرمایا کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو تو کوئی علی حسب طاقت ایک کو اپنے ساتھ لے گیا کوئی دو کو۔ یہاں تک کہ پانچ آدمی باقی رہ گئے جس میں میں بھی تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے (خود) فرمایا کہ میرے ساتھ عائشہ کے گھر چلو پس ہم سب آپ کے ہمراہ حضرت عائشہؓ کے در دولت خانہ میں جا پہنچے اور آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ہم لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔ بھنا ہوا گوشت لے آئیں ہم سب نے کھایا پھر آپ نے

(دوبارہ) فرمایا اے عائشہ (کچھ اور) کھلاؤ۔ تو حضرت عائشہؓ حیسہ (حیسہ عرب کے ایک کھانے کا نام ہے جو خرما و گھی و دہی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔) لے آئیں تو پھر ہم لوگوں نے کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا اے عائشہ (اب) ہم سب کو پانی پلاؤ۔ تو حضرت عائشہ ایک بڑے برتن میں پانی لائیں تو سبھوں نے پی لیا۔ پھر (دوسرا) پیالہ لائیں اس میں دودھ تھا تو ہم سبھوں نے اس کو بھی پیا (جب اکل و شرب سے فارغ ہوئے) تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کا جی چاہے تو (یہیں) آرام کرو ورنہ مسجد میں چلے جاؤ تو ہم سب نے عرض کیا کہ مسجد میں جاتے ہیں (پس مسجد میں آکر سور ہے) صبح کو میں چت کے بل لیٹا ہوا تھا کہ یکایک معلوم ہوا کہ کوئی شخص آکر اپنے پیر سے مجھ کو ہلا رہا ہے اور کہتا ہے کہ اس ہیئت سے سونا اللہ کو ناپسند ہے میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ایسا ہی اس کو ابراہیم بن طہمان، خالد بن حارث، معاذ بن ہشام اور وہب بن جریدہ نے ہشام سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی اس کو اوزاعی، شیبان، موسیٰ بن خلف، یحییٰ بن عبدالعزیز اور ابو اسماعیل قباد نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو حارث بن عبدالرحمٰن نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن طخفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس کو ابن ابوعشری نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے حارث سے انہوں نے قیس بن طہفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے اور اس کو محمد بن اسحٰق نے محمد بن عمرو بن عطاء انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابوطخفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور مسلمہ بن علی نے روایت کی ہے زین بن واقد سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابن طہفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور اس کو نعیم مجمر نے ابن طہفہ غفاری سے بھی روایت کیا ہے اور ابوذر سے بھی روایت کیا ہے اور اس کو ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن طہفہ سے روایت کیا ہے اس میں اور بہت سا اختلاف ہے اور حدیث ایک ہی ہے۔ ان کا تذکرہ بھی تینوں نے کیا ہے۔

۲۶۴۵۔ حضرت طہمانؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت طہمانؓ۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ بعض نے ان کا نام ذکوان بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے علاوہ اور نام بھی بیان کیا ہے۔ شریک نے عطاء بن سائب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میرے والد نے بنی ہاشم کے لیے (کچھ صدقہ کی) وصیت ہے۔ تو میں ابوجعفر کی خدمت میں آیا اور ان کو اس وصیت کی خبر دی تو مجھ کو قبیلہ بنی ہاشم کی ایک بڑھیا عورت کے پاس بھیج دیا۔ (کہ جا کر دے آ جب میں وہاں پہنچا) تو اس عورت نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ نے جن کا نام طہمان تھا یا ذکوان (یہ) روایت کی ہے کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے طہمان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لیے اور غلاموں کے لیے بھی وہی حکم ہے جو ان کے مالک کے لیے ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ ان کا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان یا ذکوان کہتے تھے اس کے بعض حصہ کو میرے دادا نے آزاد کر دیا تھا پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جا کر اس کی

اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے (اسی قدر) آزاد کرنے سے آزاد ہو گیا (مگر باوجود اس کے) وہ جب تک زندہ رہے اپنے مالک کی خدمت کرتے رہے ابو عمر نے اس حدیث کو ان طہمان کے احوال میں بیان کیا ہے۔ جو سعید بن عاص کے غلام تھے جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے (اس اختلاف میں) ابو عمر کا قول حق معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اسی حدیث سے (اولاً) یہ بات ظاہر ہوئی کہ کبھی غیر کے غلام تھے آنحضرتؐ کے نہیں تھے دوسرے یہ بات کہ ان کے آزاد کرنے والے اسماعیل بن امیہ کے دادا تھے آنحضرتؐ نہیں تھے ابن مندہ نے چونکہ دونوں حدیثوں میں طہمان و ذکوان کا نام دیکھا لہذا ان پر اشتباہ ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۶۴۶۔ حضرت طہمانؓ (مولیٰ سعید بن عاص)

حضرت طہمانؓ۔ سعید بن عاص کے غلام تھے۔ بعض نے ان کا نام (بھی) ذکوان بیان کیا ہے ان کی حدیث اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ان کا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان کہتے تھے اس کے نصف حصہ کو ان لوگوں نے آزاد کر دیا۔ اور اسی حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے ان کا ذکر ذکوان کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۶۴۷۔ حضرت طہیہؓ بن زہیر

حضرت طہیہؓ بن زہیر نہدی۔ یہ ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے بعض نے ان کا نام طہفہ بیان کیا ہے ان کا ذکر طہفہ کے تذکرہ میں پوری طرح سے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۴۸۔ حضرت طیبؓ بن عبد اللہ

حضرت طیبؓ بن عبد اللہ داری۔ ابو ہند کے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کا نام عبد الرحمٰن رکھ دیا۔ زیاد بن فائد بن زیاد بن ابی ہند داری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے ابو ہند سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یعنی تمیم بن اوس، ان کے بھائی نعیم بن اوس، یزید بن قیس اور ابو ہند بن عبد اللہ جن سے یہ حدیث مروی ہے اور ابو ہند کے بھائی طیب بن عبد اللہ (جن کا نام رسول اللہؐ نے عبد الرحمٰن رکھ دیا تھا) اور رفاعہ بن نعمان۔ پس ہم سب نے اسلام قبول کر لیا اور آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ ہم لوگوں کے لیے ملک شام کی زمین کا کوئی حصہ مرحمت ہو۔ تو آپ نے (منظور فرما کر) زمین دے دی اور لکھ بھی دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ طیب بن براء جو ابو ہند داری کے اخیافی بھائی تھے وفد کے لوگوں میں تھے ان کا نام رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمٰن رکھا تھا ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ سواد بن مالک بن سواد داری ہیں ان کا نام رسول اللہؐ نے عبد الرحمٰن رکھا تھا۔ اور ان کا ذکر سواد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

حرف الظاء

۲۶۴۹۔ حضرت ظالمؓ بن سارق

حضرت ظالمؓ بن سارق بن صبح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک۔ ان کی کنیت ابوصفرہ۔ ازدی ہیں۔ عتکی ہیں بعض نے ان کے والد کا نام سراق کہا ہے۔ مہلب بن ابی صفرہ کے والد اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اس کو طبرانی وغیرہ نے لکھا ہے ان کا تذکرہ اس جگہ ابونعیم وابوموسیٰ نے لکھا ہے اور تینوں نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ پھر وہاں پر اعادہ کیا جائے گا۔

۲۶۵۰۔ حضرت ظالمؓ بن عمرو

حضرت ظالمؓ بن عمرو بن سفیان بن جندل بن یعمر بن حلیس بن نفاثہ بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنانی دیلی۔ کنیت ابواسود ہے اپنے کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کا ذکر ابن شاہین نے صحابہ میں کیا ہے اور ابن شاہین نے اپنی سند کے ساتھ قاسم بن یزید سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بکیر بن عطاء لیثی سے انہوں نے ابواسود دیلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حجۃ الوداع میں اس وقت حاضر ہوا) کہ آپ عرفات میں تشریف فرما تھے پس ایک جماعت اہل نجد کی آپ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! حج کب و کیونکر ادا کیا جاتا ہے؟ تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا (کہ پکار کر کہہ دو) تو اس شخص نے خوب پکار کر اعلان کر دیا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہے۔ جو شخص نویں تاریخ کی شب کو قبل نماز صبح کے عرفات میں آ گیا (گویا) اصل حج اس کا پورا ہو گیا۔ ابن شاہین نے اس حدیث کو اس سے سند سے بیان کیا ہے مگر یہ سند غلط ہے اور اس کو شعبہ نے بکیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت کیا ہے اور اس کو سفیان سے بہت سے لوگوں نے اسے سند کے ساتھ بیان کیا ہے یہی صحیح ہے اس لیے کہ ابواسود کا (یہاں پر) کوئی دخل نہیں اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہے کہ محمد بن خلف نے مجھ کو خبر دی کہ ابواسود فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت لوگوں کو بیعت کرا رہے تھے (مگر) یہ سند بھی غلط ہے۔ اس حدیث کو ابوعاصم نے ابن جریج سے انہوں نے ابن خثیم سے انہوں نے محمد بن اسود سے (یوں) روایت کیا ہے (ان اباہ اسود) یعنی محمد کے والد اسود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ بیعت لے رہے تھے۔ پس بات یہ ہوئی کہ راوی سے لکھنے میں (اباہ) کا (ہ) چھوٹ گیا پس اس کو پڑھنے میں (ابا الاسود) پڑھ لیا۔ جس کا مطلب یہ ہو گیا کہ اسود کے والد ورنہ درحقیقت اسود کے والد کو یہاں پر راوی ہونے میں کوئی دخل نہیں اس لیے کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ بلکہ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت علیؓ کے شاگردوں میں تھے تو انہوں نے بصرہ کا عامل بنا دیا۔ یہ وہ نہیں جنہوں نے پہلے پہلے علم نحو کو ایجاد کیا ہے شعر بہت اچھے کہتے تھے اور حاضر الجواب تھے ان کے حالات مشہور ہیں ان کے کلام بہت ہی حکمت آمیز و ضرب المثل ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۵۱۔ حضرت ظبیانؓ بن ربیعہ

حضرت ظبیانؓ بن ربیعہ اسدی۔ یہ زمانہ ردّت میں جبکہ طلیحہ اسدی نے دعویٰ نبوت کیا تھا اسلام پر ثابت قدم رہے۔ انہی نے طلیحہ سے کہا تھا کہ تو (نبی نہیں ہے) بلکہ فقط ایک کاہن ہے (اس لیے کہ) تو اپنے کلام میں کبھی جھوٹا ہوتا ہے اور کبھی سچا اور نبی ہمیشہ اپنے کلام میں سچے ہوتے ہیں جو خبر دیتے ہیں اس کے خلاف نہیں ہوتا۔ ان کا تذکرہ ابن اسحٰق نے لکھا ہے۔

۲۶۵۲۔ حضرت ظبیانؓ بن عمارہ

حضرت ظبیانؓ بن عمارہ۔ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے۔ ظبیان سے سوید نے جن کی کنیت ابوقطبہ ہے حدیث بیان کی ہے اس کو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے (یہ) بیان کیا ہے کہ ظبیان بن عمارہ کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ان سے بعض متاخرین نے نقل کیا ہے حالانکہ امام بخاری نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ ظبیان نے حضرت علی سے انہیں کے قول کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۵۳۔ حضرت ظبیانؓ بن کدادہ

حضرت ظبیانؓ بن کدادہ۔ بعض نے خود انہیں کا نام کداوہ بیان کیا ہے یونس بن خباب نے عطاء خراسانی سے انہوں نے ظبیان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مجھ سے (یہ) فرمایا تھا کہ دنیا کی نعمتیں (باقی رہنے والی نہیں ہیں عنقریب) سب زائل ہو جائیں گی۔ ابوعمر نے ایک غریب طویل حدیث میں جس کو اہل حدیث نے بیان کیا ہے۔ یہ کہا ہے کہ ظبیان بن کدادہ ایادی یا ثقفی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ نے ان کو ایک ٹکڑا زمین میں معافی دے دی تھی اسی کے بارہ میں ظبیان کے یہ اشعار ہیں:

اشهد بالبيت العتيق و بالصفاء — شهادة من احسانه متقبل
بانك محمود لدينا مبارك — وفي امين صادق القول مرسل

میں مکہ اور کوہ صفا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں۔ مثل شہادت اس شخص کے جس کی راست بازی و بھلائی لوگوں میں مسلم ہو۔ اس بات کی کہ آپ تعریف کئے گئے ہیں۔ دنیا کے لیے مبارک ہیں۔ باوفا ہیں امانت دار ہیں اپنے قول میں سچے ہیں (خدا کے) رسول ہیں۔

۲۶۵۴۔ حضرت ظہیرؓ بن رافع

حضرت ظہیرؓ بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن جزرح بن عمرو۔ عمرو کا دوسرا نام نبیت ہے وہ بیٹے ہیں مالک بن اوس کے۔ انصاری ہیں۔ اوسی ہیں (بیعت) عقبہ ثانیہ و غزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے (یوں) روایت کیا ہے کہ وہ عقبہ میں شریک تھے اور ابوعمر نے (یہ) کہا ہے کہ

جنگ بدر میں شریک نہ تھے (ہاں) غزوۂ احد اور جو غزوات اس کے بعد ہوئے اس میں شریک تھے۔ یہ ظہیر رافع بن خدیج کے چچا ہیں اور اسید بن ظہیر کے والد ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر بن حبہ نے اپنی اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ابو مسہر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے ابونجاشی یعنی رافع بن خدیج کے مالک سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میرے پاس ظہیر بن رافع آئے اور یہ کہا کہ آنحضرتؐ نے ہمیں ایک ایسے کام کو منع کر دیا جو ہمارے لیے آسان تھا میں نے دریافت کیا کہ وہ کیا کام تھا تو انہوں نے کہا کہ جو کچھ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے حق ہے (وہ یہ ہے) کہ آپ نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنی زمین کو کیونکر آباد کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! چوتھائی پر یا کچھ وسق (پیمانہ کا نام ہے) خرما یا جو کا مقرر کر کے (کسانوں کو) دے دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ (اب) ہرگز ایسا نہ کرنا یا خود کھیتی کرو یا اس کو پڑا رہنے دو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۵۵۔ حضرت ظہیرؓ بن سنان

حضرت ظہیرؓ بن سنان اسدی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عیینہ بن عاصم بن سعر بن نقادہ اسدی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد نقادہ اسدی سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے اسباب تجارت کے ساتھ مدینہ میں آیا تو آنحضرتؐ سے ملاقات ہوئی اور میں آپ کو نہیں پہچانتا تھا تو آپ نے دریافت کیا کہ یہ شخص کس قبیلہ کا ہے؟ تو میں نے اپنا نسب آپ سے عرض کر دیا۔ آپ نے مجھ کو اسلام کی طرف رغبت دلائی تو میں نے اسلام قبول کر لیا اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میرے پاس فلاں فلاں قسم کا مال ہے آپ مجھ سے اس کی زکوٰۃ وصول کر لیں تو آپ نے وصول کر لیا پس میں نے ہی اول اول قبیلہ بنی اسد سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ اس کے بعد (پھر) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میری تمنا ہے کہ آپ کوئی کام میرے متعلق فرمادیں (کہ میں اس کی تعمیل کروں) تو آپ نے فرمایا (جاؤ) میرے لیے ایک اونٹنی خرید لاؤ جو شیر دار ہو سواری میں پختہ ہو تیز رفتار ہو (چال اس کی ایسی ہو) کہ حاملہ عورت کو بھی تکلیف نہ دے پس میں وہاں سے رخصت ہو کر آیا (اور پہلے میں نے) اپنی اونٹنیوں میں تلاش کیا مگر (اس صفت کی اونٹنی) مجھے نہ ملی دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو اپنے چچا زاد بھائی جن کو لوگ ظہیر بن سنان کہتے ہیں ان کی اونٹنیوں میں پایا۔ پس اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہو کر اس کا دودھ دوہنے لگے۔ یہاں تک کہ برتن بھر گیا اس کے بعد آپ نے مجھ کو پلایا پھر میں (اس کے تھن کی طرف) نظر کیا تو وہ ویسے ہی بھرے ہوئے تھے میں نے چاہا کہ دوھوں آپ نے فرمایا کہ (اب) چھوڑ دو شاید کوئی دودھ کا طالب آ جائے اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی کہ خدایا اس میں اور جس شخص نے اس کو دیا ہے اس میں برکت مرحمت فرما پس مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ دعا تو ظہیر کے حق میں ہوئی اس لیے کہ میں اس اونٹنی کو انہی کی اونٹنیوں سے لایا تھا تو گویا دینے والے وہی ہوئے (لہٰذا میں اس مبارک دعا سے محروم رہا) پس میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! لانے والے کو بھی اس دعا میں شریک فرمالیں تو آپ نے دو مرتبہ فرمایا کہ اے اللہ! اس کے مال میں بھی برکت دے جو اس کو لایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے

کہ ابن مندہ نے سعر بن نقادہ کا نام تصحیف کر کے ان کو سعد بن نقادہ دال کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ وہ خود نقادہ کے نام میں اپنے اسی شیخ سے جس سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اسی سند کے ساتھ سعر بن نقادہ راء کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔

حرف العین - باب العین والالف

۲۶۵۶۔ حضرت عابس رضی اللہ عنہ (مولیٰ حویطب)

حضرت عابس رضی اللہ عنہ۔ حویطب بن عبدالعزی کے غلام تھے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ (آدمیوں میں بعض آدمی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی میں اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے کہ لوگ ان کو ایذائیں پہنچاتے ہیں مگر وہ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ یہ آیت صہیب' عمار' ان کی والدہ سمیہ' ان کے لڑکے یاسر' بلال' خباب اور عابس غلام حویطب بن عبدالعزی کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ ان لوگوں کو (طرح طرح کی) ایذائیں کفار پہنچاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ وابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۵۷۔ حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن ربیعہ

حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بن عامر غطیفی۔ عبدالرحمٰن بن عابس کے والد ہیں یہ صحابی ہیں عمرو بن ثابت نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ میرے (چچازاد) بھائیوں میں سب سے بہتر علی ہیں اور چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں اس کو کرمانی بن عمرو نے عمرو بن ثابت سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے ہناد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عابس بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لے رہے تھے اور حجر اسود کو مخاطب ہو کر یہ فرما رہے تھے کہ میں تیرا بوسہ لیتا ہوں اور (اس کو بھی) خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ وابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۵۸۔ حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن عبس غفاری

حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن عبس غفاری۔ بعض نے (اس کے برعکس) کہا ہے یعنی عبس بن عابس۔ یہ کوفہ میں جا کر رہ رہے تھے ان سے ابوامامہ باہلی' حکیم کندی اور زادان یعنی ابوعمر نے روایت کی ہے اور یزید بن ہارون نے شریک سے انہوں نے عثمان بن عمیر سے انہوں نے زاوان یعنی ابوعمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ (ایک دن) کوٹھے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے عثمان بن عمر کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ زادان نے ان کا نام عبس یا عابس بتلایا تھا (اس وقت) طاعون کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ رہے تھے تو عبس نے تین بار یہ کہا کہ اے طاعون! مجھ کو لے لے تو ان سے حکیم کندی نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ناکام ہو کر کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ عبس نے کہا کہ میں نے (بھی) تو سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ چھ وقتوں میں موت کی طرف جلدی کرو۔ اول: یہ کہ جب

بیوقوفوں کی حکومت ہو۔ دوم۔ یہ کہ جب بیع وشراء میں زیادہ شروط ہونے لگیں۔ سوم۔ یہ کہ جب احکام کی بیع ہونے لگے۔ چہارم۔ یہ کہ جب جان کا تلف کر دینا آسان سمجھا جائے۔ پنجم۔ یہ کہ جب قطع رحم ہونے لگے۔ ششم۔ یہ کہ جب ایسے حاکم کی صحبت میں رہنا پڑے، جس کو لوگوں نے فتویٰ دینے کے لیے مقرر کیا ہو اور وہ ان سب سے بھی کم عقل رکھتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۵۹۔ حضرت عازبؓ بن حارث

حضرت عازبؓ بن حارث بن عدی۔ انصاری۔ ان کا (پورا نسب) ان کے لڑکے براء کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابوبکر بن بدران حلوانی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابومحمد یعنی حسن بن علی بن محمد جوہری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن احمد نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن محمد ابوسعید نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے (میرے والد) عازب سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خرید لیا اور (میرے والد) عازب سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے براء سے کہہ دو کہ اس کجاوا کو میرے گھر تک پہنچا دیں تو میرے والد نے کہا (کہ میں ہرگز براء کو) نہیں کہوں گا یہاں تک کہ آپ مجھ سے یہ بیان نہ کریں کہ جب آنحضرت ﷺ (ہجرت کر کے) چلے اور آپ ان کے ہمراہ تھے تو آپ نے کیا کیا اور کس طرح کیا؟ حضرت ابوبکر نے کہا ہم (مکہ سے چل کر تین دن غار ثور میں مخفی رہے غار سے) بہت سویرے نکلے اور ایک دن ایک رات (برابر چلتے رہے) سونے کی (بھی) نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ جب ٹھیک دو پہر کا وقت ہوا تو میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں سایہ نظر آئے تو وہاں جا کے ٹھہریں پس یکا یک میری نظر ایک پتھر (کی چٹان) پر پڑی میں اس کے قریب گیا تو دیکھا کہ اس کے نیچے سایہ ہے میں نے رسول اللہؐ کے لیے اس مقام کو صاف کر دیا اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ (مدینہ تک پہنچنے کا) بیان کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن عثمان کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۶۰۔ حضرت عاصؓ بن عامر

حضرت عاصؓ بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا انہوں نے عرض کیا میرا نام عاص ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام مطیع (عاص لغت میں نافرمان کو کہتے ہیں مشتق ہے عصیان سے جو ایک مذموم صفت ہے چونکہ حضرت کو اس قسم کے برے ناموں سے نفرت تھی لہٰذا آپ نے بجائے عاص کے ان کا نام مطیع کہا جس کے معنی فرمانبرداری کے ہیں۔) ہے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۲۶۶۱۔ حضرت عاصؓ بن ہشام

حضرت عاصؓ بن ہشام۔ کنیت آپ کی ابوخالد مخزومی ہے۔ عکرمہ بن خالد کے دادا ہیں مکہ میں سکونت پذیر تھے عکرمہ بن خالد نے اپنے باپ یا چچا سے انہوں نے عکرمہ کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا کہ جہاں طاعون آ

جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور جہاں طاعون ہو وہاں مت جاؤ۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۶۶۲۔ حضرت عاصم ؓ اسلمی

حضرت عاصم ؓ اسلمی مدنی ہیں۔ ہشام کے والد ہیں ان کے بیٹے ہشام نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مقام غمیم میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ یہ قول ابن مندہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ لکھ کے کہا کہ یہ صحیح نہیں۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصراً لکھا ہے۔

۲۶۶۳۔ حضرت عاصم ؓ بن ثابت

حضرت عاصم ؓ بن ثابت بن ابی اقلح اور ابی اقلح کا نام قیس بن عصمۃ بن نعمان بن مالک بن امہ بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الضبعی۔ یہ عاصم عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں اور انہیں کا لقب حمی الدبر ہے (جس کا قصہ آگے آتا ہے) جنگ بدر میں بھی شریک تھے معمر نے زہری سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ایک سریہ بطور جاسوس کے کہیں بھیجا اور اس پر افسر عاصم بن ثابت کو بنایا۔ پس وہ سریہ رخصت ہو کر چلا یہاں تک کہ مقام عسفان اور مکہ کے درمیان جب پہنچا تو قبیلہ ہذیل کے خاندان بنی لحیان کو ان کی خبر پہنچائی گئی وہ لوگ قریب سو تیر انداز کے لے کر ان کے تعاقب میں آئے حتی کہ ان کے نزدیک پہنچ کر ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم معاہدہ کرتے ہیں کہ ہم لوگ تم میں سے کسی کو نہیں قتل کریں گے بشرطیکہ تم اتر آؤ عاصم نے کہا کہ میں کسی مشرک کی پناہ میں نہیں اتروں گا اور دعا کی کہ اے اللہ اپنے رسول کو ہماری خبر پہنچا دے پس بنولحیان نے ان سے قتال کیا اور ان پر تیر چلانے شروع کئے یہاں تک کہ عاصم کو سات آدمیوں سمیت شہید کر ڈالا۔ خبیب بن عدی اور زید بن دشنہ اور ایک کوئی اور باقی رہ گیا پس یہ لوگ کافروں کے معاہدہ پر اتر آئے کافروں نے ان کو گرفتار کیا خبیب کا حال ہم ان کے نام میں بیان کر چکے ہیں۔ اور عاصم کا حال یہ ہے کہ قریش نے اپنے قاصد روانہ کئے کہ ان کی لاش یا کوئی عضو ان کے بدن کا لا دیں تا کہ ان کی شناخت کی جائے اور عاصم نے جنگ بدر میں عقبہ بن ابی معیط اموی کو قتل کر ڈالا اور مسافع بن طلحہ اور اس کے بھائی کلاب کو بھی مار ڈالا تھا ان دونوں کو تیر سے زخمی کیا تھا پس ان دونوں میں سے کوئی اپنی ماں سلاقہ سے آ کر کہنے لگا کہ میں نے اس شخص سے جس نے کہ مجھے تیر مارا تھا سنا کہ کہتا تھا کہ اس کو پی (یعنی میرے حملے کو سنبھال) میں ابن اقلح ہوں اسی وجہ سے سلاقہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ عاصم کے سر پر مجھے قابو دے گا تو اس میں میں شراب پیوں گی جب عاصم رجیع کے دن شہید ہوئے تو قریش نے ان کے سر کو اس غرض سے لینے کا ارادہ کیا تا کہ اس کو سلاقہ کے ہاتھ فروخت کریں پس اللہ تعالیٰ نے دبر یعنی بھڑوں کو ان کی محافظت کے لیے بھیجا وہ مثل سائبان کے ان پر گھیرے رہیں اور قریش کے قاصدوں سے ان بھڑوں نے عاصم کی حفاظت کی اور ان کو کسی طرح قابو نہ ملا جب وہ لوگ عاجز آ گئے تو کہنے لگے کہ رات کو یہ بھڑیں اڑ جائیں گی اس وقت ہم اپنا کام کریں گے مگر رات کو اللہ تعالیٰ نے مینہ برسایا اور سیلاب ان کی لاش کو بہالے گئے پھر پتہ نہ لگا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ وہ کسی مشرک کو مس نہ کریں گے اور نہ ان کو کوئی مشرک مس کرے۔ پس اللہ نے ان کی حفاظت بعد موت کے (دبر) بھڑ کے ذریعہ کی۔ لہٰذا ان کا نام حمی الدبر رکھا گیا اور رسول اللہ ؐ نے مہینہ بھر (نماز فجر میں) قنوت فرمایا جس میں رعل، ذکوان اور بنی لحیان پر لعنت کرتے رہے اور حسان بن ثابت نے بنولحیان کے ہجو میں یہ اشعار کہے۔

لعمری لقد شابت هذیل بن مدرک — احادیث کانت فی خبیب و عاصم

احادیث لحیان صلوا بقبیحها — ولحیان و کانون شر الجزائم

"قسم اپنی جان کی قبیلہ ہذیل بن مدرک نے خبیب اور عاصم کے واقعات خوب یاد کر لئے ہیں اور لحیان اور کانون قبیلہ کی جرائم اور ناشائستہ حرکات میں اس کو یاد ہیں۔"

۲۶۶۴۔ حضرت عاصمؓ بن ابی جبل

حضرت عاصمؓ بن ابی جبل اور ان کا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف امیر ابونصر بن ماکولا نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ نبیؐ کے صحابی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بہت باعزت رہے ہیں۔ یہ قول عدوی کا ہے پھر عدوی نے کہا کہ واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ عاصم بیٹے ہیں عبداللہ بن قیس کے اور قیس وہی ابوجبل بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عاصم جنگ احد میں شریک تھے ابن دباغ اندلسی نے ان کا تذکرہ ابوعمرو پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۶۶۵۔ حضرت عاصمؓ حبشی

حضرت عاصمؓ حبشی۔ زرعہ۔ شقری کے غلام ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کو مستغفری نے بیان کیا ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ ان اصرم کے بیان میں لکھا ہے جن کا نام حضرت نے زرعہ رکھا تھا اور زرعہ عاصم حبشی کے مالک ہیں۔

۲۶۶۶۔ حضرت عاصمؓ بن حدرہ

حضرت عاصمؓ بن حدرہ اور بعض نے ابن حدردان کا نام بیان کیا ہے۔ سعید بن بشر نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے نقل کیا ہے کہ حسن نے کہا کہ ہم عاصم بن حدرہ کے یہاں گئے پس انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا نہ کبھی کوئی دربان تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی سند لے کر چلتا تھا اور نہ آپ نے کبھی خوان پر کھایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حدرہ: حاء پر زبر، دال پر جزم اور اس کے بعد راء اور ھاء ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۶۶۷۔ حضرت عاصمؓ بن حصین

حضرت عاصمؓ بن حصین بن مشمت حمانی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے شعیب بن عاصم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمرو نے لکھا ہے۔

۲۶۶۸۔ حضرت عاصمؓ بن حکم

حضرت عاصمؓ بن حکم۔ ہمیں ابوموسیٰ نے تحریراً خبر دی ہے انہوں نے کہا ہمیں اسماعیل بن فضل بن احمد سراج نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابویعلی موصلی نے اپنی مسند میں خبر دی انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن ضحاک بن مخلد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے طالب بن مسلم بن عاصم بن حکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے ایک عزیز نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے آخری حج میں خطبہ کے وقت موجود تھا پس آپ نے فرمایا: سنو! تمہارے مال اور تمہاری جان (ہمیشہ ایسی ہی) تم پر حرام ہیں جیسے کہ اس شہر میں اور آج کے دن۔ جان لو! میری وفات کے بعد مجھے خبر نہ پہنچے کہ تم پھر کافر بن کر ایک دوسرے کی گردن آپس میں مارنے لگے۔ سنو! حاضر کو چاہیے کہ جو غائب ہے اس کو یہ خبر پہنچا دے کیونکہ میں نہیں جانتا کہ آج کے بعد پھر کبھی تم سے یہاں ملوں۔ یا اللہ! تو گواہ رہ یا اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا اور اسی سند سے مروی ہے ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنو! اللہ عزوجل نے (اس وقت) مزدلفہ میں جس قدر لوگ جمع ہیں ان پر نظر عنایت فرمائی ہے پس ان میں سے نیکوں کو قبول کر لیا اور نیکوں کی سفارش بدوں کے حق میں قبول فرما کر ان سے بھی درگزر کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۶۹۔ حضرت عاصمؓ بن سفیان

حضرت عاصمؓ بن سفیان ثقفی مدینہ میں سکونت پذیر تھے۔ حشرج بن نباتہ نے ہشام بن حبیب سے انہوں نے بشر بن عاصم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا تا کہ ان کو (صدقہ تحصیل کرنے) کے لیے عامل بنا کر کہیں بھیجیں مگر انہوں نے عامل ہونے سے انکار کیا اور کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو حاکم لایا جائے گا اور دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا بعد اسکے اللہ تعالیٰ پل کو حکم دے گا پس وہ ڈگمگائے گا پس اگر وہ فرمانبردار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری فرما کر اپنی رحمت سے اس کو دوگنا ثواب دے گا اور جو نافرمان ہوگا تو پل اس کے لیے پھٹ جائے گا اور وہ دوزخ کے قعر میں جو بقدر ستر برس کی مسافت کے ہوگا گر جائے گا اسی طرح حشرج بن نباتہ نے اس کو روایت کیا ہے مگر اور لوگوں نے اپنی روایت میں عن ابیہ نہیں کہا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث صحیح نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ قائم کر کے کہا ہے کہ عاصم ابوبشر۔ اور ابوموسیٰ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ان کے دادا لکھ چکے تھے حق وہی ہے جو ابوموسیٰ نے لکھا۔ ابن مندہ کو انکے دادا پر استدراک کرنا چاہیے تھا۔ واللہ اعلم

۲۶۷۰۔ حضرت عاصمؓ بن عدی

حضرت عاصمؓ بن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی البلوی۔ یہ عاصم انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی عبید بن زید کے حلیف تھے۔ اور ان کی کنیت ابوعبد اللہ ہے اور بعض لوگوں نے ابوعمرو بیان کی ہے اور وہ معن بن عدی کے بھائی ہیں اور بنی عجلان کے سردار تھے۔ یہ جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق اور کل غزوات میں آنحضرتؐ کے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بدر میں بذات خود نہیں شریک تھے کیونکہ حضرت نے ان کو مقام روحاء سے واپس کر کے مدینہ کی بلندی پر خلیفہ بنا کے بھیجا تھا اس کو محمد بن اسحٰق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور آنحضرتؐ نے ان کا حصہ (مال غنیمت میں) لگایا تھا اور اجر اخروی کا بھی ان کو میدوار کیا تھا اور یہی ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ سے عویمر عجلانی کے بابت سوال کیا تھا اس پر قصہ لعان نازل ہوا اور یہ ابوبداح بن عاصم کے والد ہیں ہمیں ابوقاسم یعیش بن صدقہ

بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی بکر نے انہوں نے ابو بداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے چرواہوں کو (مکہ میں جا کے) شب باشی کرنے کی اجازت دے دی تھی اور یہ کہ وہ قربانی کے دن کنکری پھینکا کریں اور اس کے بعد والے دو دن کی ایک ہی دن میں کرلیں۔ انہوں نے ۴۵ھ میں وفات پائی اور ایک سو پندرہ برس زندہ رہے اور بعض لوگوں نے ان کی عمر ایک سو بیس برس کی بیان کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ودم: واؤ اور دال پر زبر ہے۔

۲۶۷۱۔ حضرت عاصمؓ بن عکیر

حضرت عاصمؓ بن عکیر عکیر مزنی انصاری۔ یہ قبیلہ بنی عوف بن خزرج کے جو خاندان انصار سے ہیں حلیف تھے۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے ان صحابہ کے ذکر میں جو جنگ بدر اور احد میں شریک تھے لکھا ہے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابوعمرو نے ان کا تذکرہ لکھ کے کہا ہے کہ اس میں کلام ہے۔

عکیر: عین پر پیش' کاف پر زبر اور یاء ساکن کے بعد راء ہے۔

۲۶۷۲۔ حضرت عاصمؓ بن عمر بن خطاب

حضرت عاصمؓ بن عمر بن خطاب عدوی قریشی۔ ان کی ماں جمیلہ بنت ثابت بن ابی اقلح ہیں ان کا نام پہلے عاصیہ تھا حضرت نے ان کا نام جمیلہ رکھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جمیلہ عاصم بن ثابت کی بیٹی تھیں۔ بہن نہ تھیں۔ یہ عاصم آنحضرت ﷺ کی وفات کے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے ان کی والدہ نے حضرت ابوبکر صدیق (خلیفہ وقت) کے یہاں ان کی ولا پانے کا دعویٰ (دعویٰ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر نے ان کو طلاق دے دی تھی اور عاصم کو ان سے علیحدہ کرلیا تھا۔) ان کے والد (حضرت عمر) پر دائر کیا اس وقت ان کی عمر چار برس تھی اور بعض کا بیان ہے کہ آٹھ برس تھی اور حضرت عمر نے عاصم کی والدہ کو جب طلاق دے دی تو یزید بن جاریہ انصاری ان کو اپنے نکاح میں لائے لہٰذا عبدالرحمٰن بن یزید کے بھی وہ والدہ ہوئیں پس وہ عاصم کے اخیافی بھائی ٹھہرے اور عاصم دراز قد اور فربہ شخص تھے چنانچہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا ایک ہاتھ اوروں کے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہوتا تھا اور بہت نیک اور صاحب فضیلت تھے ان کی کنیت ابوعمر ہے۔ ۷۰ھ میں اپنے بھائی عبداللہ کی وفات سے پہلے انتقال کیا ان کے بھائی عبداللہ نے ان کے مرثیہ میں یہ شعر کہا

ولیت المنایا کن خلفن عاصما فعشنا جمیعا او ذھبن بنامعًا

(کاش! کہ موتیں عاصم کو چھوڑ جاتیں۔ پس ہم سب زندہ رہتے یا ہم سب کو اکٹھا لے جاتیں۔)

اور عاصم شاعر تھے۔ بہت عمدہ شعر کہتے تھے بیان کیا گیا کہ ہر شخص سے فضول باتیں شعر میں بے ارادہ نکل جاتی ہیں بجز عاصم بن عمر بن خطاب کے یہ عاصم عمر بن عبدالعزیز کے نانا تھے (یعنی عمر بن عبدالعزیز کی والدہ) ام عاصم بیٹی تھیں عاصم بن عمر بن خطاب کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۳۔ حضرت عاصمؓ بن عمرو

حضرت عاصمؓ بن عمرو بن خالد بن حرام بن اسعد بن ودیعۃ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ کنانی لیثی۔ ان کے بیٹے نصران سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں داخل ہوا اور آپ کے اصحاب اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگ رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ پناہ کیوں مانگ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابھی خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت اس پر جو (میرے وعظ سے) کسی کو اٹھا لے جائے اور (اس پر بھی) جو کسی کے اٹھانے سے اٹھ جائے۔ میری امت کی خرابی فلاں شخص کے سبب سے ہوگی جس کے سرین بہت فربہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۴۔ حضرت عاصمؓ بن قیس

حضرت عاصمؓ بن قیس بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرأالقیس بن ثعلبۃ بن عمرو بن عوف انصاری۔ جنگ بدر میں شریک تھے محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے اس کو بیان کیا ہے اور جنگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۵۔ حضرت عاقلؓ بن بکیر

حضرت عاقلؓ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانۃ کنانی لیثی۔ یہ قبیلہ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی عامرؓ خالد اور ایاس فرزندان بکیر سب کے سب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور عاقل جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے مالک بن زہیر جشمی نے ان کو شہید کیا اور اس وقت ان کی عمر ۳۴ برس کی تھی اور پہلے ان کا نام غافل ''ف'' کے ساتھ تھا جب مسلمان ہوئے تو رسول اللہؐ نے ان کا نام عاقل ''ق'' کے ساتھ رکھا۔ حضرت ارقم کے گھر میں سب سے پہلے یہی مسلمان ہو کر دست بیعت ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۶۔ حضرت عامرؓ بن اسود طائی

حضرت عامرؓ بن اسود طائی۔ ان کا تذکرہ سعید قریشی نے کیا ہے اور انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عامر بن اسود کو ایک خط لکھا تھا جس کا مضمون یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم— ھذا کتاب من محمد رسول اللہ ﷺ لعامر بن الاسود المسلم انہ لہ ولقومہ من طئی ما اسلموا علیہ من بلادھم ومیاھھم ما اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ و فارقوا المشرکین و کتبہ المغیرۃ—

بڑے مہربان نہایت رحم والے اللہ کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عامر بن اسود کے نام جو مسلمان ہوئے ہیں کہ انہیں اور ان کی قوم کو جو قبیلہ بنی طے سے ہیں وہ ملک اور پانی کے چشمے کہ جس پر وہ مسلمان ہوئے ہیں دے دی گئی۔ بشرطیکہ وہ نماز اور زکوۃ ادا کرتے رہیں اور مشرکین سے جدا بھی رہیں۔ یہ خط مغیرہ کے قلم کا لکھا ہوا تھا۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۷۷۔ حضرت عامرؓ بن اضبط

حضرت عامرؓ بن اضبط اشجعی۔ یہی ہیں کہ جن کو حضرت کے لشکر نے یہ سمجھ کر کہ یہ دراصل مسلمان نہیں صرف جان بچانے کے لیے کلمہ شہادت پڑھ رہے ہیں مار ڈالا تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے ان کے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے جو قعقاع بن عبد اللہ نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کیا ہے چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہؐ نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا پس ہماری طرف عامر بن اضبط کا گزر ہوا انہوں نے ہمیں مسلمانوں کی طرح سلام کیا ابوعبداللہ نے کہا کہ ہم لوگ انہیں دیکھ کر خائف ہوئے یہاں تک محلم بن جثامہ نے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور ان کا اونٹ' دودھ کا برتن اور کچھ سامان چھین لیا پس ہم جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا حال بیان کیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا – (الآیہ)

اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) سفر کیا کرو تو کسی کے قتل کرنے میں عجلت نہ کیا کرو (قتل سے پہلے یہ) تحقیق کر لیا کرو کہ یہ کافر ہے یا مسلمان؟

اور اس کو محمد بن اسحٰق نے قعقاع بن عبداللہ سے انہوں نے ابوحدرد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس سریہ میں جو مقتول ہوا اس کا نام مرداس بن نہیک تھا۔ واللہ اعلم

۲۶۷۸۔ حضرت عامرؓ بن اکوع

حضرت عامرؓ بن اکوع۔ ان سے ان کی بھتیجے سلمہ بن عمرو بن اکوع نے روایت کی ہے ان کا حال عامر بن سنان بن اکوع کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ مگر تینوں نے ان کا حال یہیں لکھا ہے۔

۲۶۷۹۔ حضرت عامرؓ بن امیہ

حضرت عامرؓ بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان عدی بن نجار سے ہیں اور آپ ہشام بن عامر کے والد ہیں جنگ بدر میں شریک تھے یہ قول ابن اسحٰق اور ابن شہاب کا ہے اور جنگ احد میں شہید ہوئے ابوعمر نے کہا ہے کہ جب ان کا بیٹا ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ عامر کیا اچھے آدمی تھے مگر (افسوس) ان کی اولاد (کوئی ویسی) نہ ہوئی ابوفضل منصور بن ابی حسن طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بیان کیا اور وہ ہشام بن عامر سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ انصار احد کے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم زخمی ہیں اور تھک گئے ہیں پس ان شہیدوں کے دفن کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ چوڑی چوڑی قبریں کھودی جائیں اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک ایک قبر میں دفن کرو پھر انہوں نے عرض کیا پہلے قبر میں کس کو رکھیں آپ نے فرمایا کہ پہلے اس کو رکھو جو ان میں زیادہ قرآن داں ہو ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ میرے والد دو یا ایک انصار سے پہلے قبر میں رکھے

گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے کہ ان کا بیٹا حضرت عائشہؓ کے پاس گئے۔ حالانکہ جو حضرت عائشہؓ کے پاس گئے تھے وہ سعد بن ہشام بن عامر تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے وتر کا پوچھا تھا۔

صحاس: دو حاء اور دو سین کے ساتھ ہے۔

۲۶۸۰۔ حضرت عامرؓ بن ابی امیہ

حضرت عامرؓ بن ابی امیہ بن مغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ یہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریمؐ کے بھائی ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے بیان کیا انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے عامر بن ابی امیہ سے انہوں نے اپنی بہن ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ صبح کو جنابت کی حالت میں (اگر کبھی) رمضان میں اٹھتے تو بدستور روزہ رکھتے روزہ نہ چھوڑتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۸۱۔ حضرت عامرؓ بن بکیر

حضرت عامرؓ بن بکیر لیثی۔ ان کا ذکر ان کے بھائی عاقل کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ جنگ بدر میں شریک تھے یہ قول ابن شہاب کا ہے یہ اور ان کے بھائی بھی جنگ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر کہتے ہیں کہ میری دانست میں ان کی کوئی روایت نہیں واللہ اعلم۔

۲۶۸۲۔ حضرت عامرؓ بن بلحارث

حضرت عامرؓ بن بلحارث۔ اور بعض لوگوں نے (ان کو بجائے بلحارث کے) ثعلبہ کا بیٹا کہا ہے ابن زید بن قیس بن امیہ بن سہل بن عامر ان کی کنیت ابودرداء ہے۔ مستغفری نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن یونس نے ایسا ہی ان کا نسب بیان کیا ہے مگر اوروں نے ان کی مخالفت کی ہے اور ابودرداء کے بعض لڑکوں نے ابودرداء کا نام عامر بتایا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کو ابن بلحارث کہا ہے حالانکہ یہ غلط ہے (یہ ابن بلحارث نہیں ہیں) یہ حارث بن خزرج اکبر کی اولاد سے ہیں ان حارث کی اولاد کو بلحارث کہا جاتا ہے (جس کے اصل بنی الحارث ہے) جیسا کہ بلجہیم و بلعنبر وغیرہ کہا جاتا ہے جس کی اصل بنی الحارث بنی الجہیم و بنی العنبر ہے یعنی بنی حارث، بنی جہیم اور بنی عنبر اور درمیان عامر اور ابن حارث کے کئی پشتیں ہیں چنانچہ ان کا تذکرہ عویمر کے بیان میں اس سے زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۸۳۔ حضرت عامرؓ بن ثابت

حضرت عامرؓ بن ثابت۔ بنی جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے انصار کے خاندان اوس میں سے تھے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے

مختصراً لکھا ہے۔

۲۶۸۴۔ حضرت عامرؓ بن ثابت بن سلمہ

حضرت عامرؓ بن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن یزید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اِن کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۶۸۵۔ حضرت عامرؓ بن ثابت بن قیس

حضرت عامرؓ بن ثابت بن قیس۔ یہ قیس والد ہیں اقلح کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی عاصم کے نام میں گزر چکا ہے۔ اپنی قوم میں سردار تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے بقول بعض عقبہ ابن ابی معیط کو غزوۂ بدر میں قتل کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ ان کے بھائی عاصم بن ثابت نے قتل کیا تھا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۸۶۔ حضرت عامرؓ بن حارث بن ثوبان

حضرت عامرؓ بن حارث بن ثوبان۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۶۸۷۔ حضرت عامرؓ بن حارث فہری

حضرت عامرؓ بن حارث فہری۔ بنی حارث بن فہر بن مالک سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ محمد بن اسحاق سے یونس بن بکیر نے شرکائے بدر کے ناموں میں بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عامر بن حارث کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے ان کا نام عامر بن حارث فہری لکھ کر ابن مندہ کا قول نقل کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے ان کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح اور کنیت ابوعبیدہ نقل کی ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان کا نام عمرو بن عامر بن حارث نقل کیا ہے اور خاندان بنی ضبہ بن فہر سے ان کو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ابونعیم کا کلام تھا اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابن مندہ نے لکھا ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا بنی حارث بن فہر سے ابوعبیدہ بھی (شریک بدر) تھے جن کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔ اور (اسی خاندان کے) عامر بن حارث بھی (شریک بدر) تھے اس (مضمون کو) اسی طرح مثل یونس کے سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے صرف عبدالملک بن ہشام نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا خاندان بنی حارث بن فہر سے ابوعبیدہ بن جراح (بھی شریک بدر) تھے جن کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث تھا اور (اسی خاندان کے ایک شخص) عمرو بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال (بھی شریک بدر) تھے اور ان دونوں کے علاوہ اوروں کا نام بھی روایت کیا ہے مگر عامر بن حارث کا نام نہیں روایت کیا بلکہ ان کے عوض عمرو بن حارث کا نام ذکر کر دیا ہے (لیکن یہ

اختلاف کچھ نیا نہیں ہے) ابن اسحٰق وغیرہ کے شاگردوں میں باہم اس قسم کا اختلاف برابر رہتا ہے پس یہاں بھی (اگر) اختلاف ہو (تو کیا تعجب ہے)

حاصل یہ کہ ابن مندہ نے جو کچھ بواسطہ ابن بکیر کے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے وہ صحیح ہے ابن مندہ کو یہ الزام نہیں دیا جاسکتا کہ ابراہیم بن سعد نے (ابن اسحٰق سے) ان کا نام روایت نہیں کیا پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا (خصوصاً) ایسی حالت میں کہ سلمہ (دوسرے شاگرد ابن اسحٰق کے) بھی یونس بن بکیر کے موافق ہیں۔ واللہ اعلم

۲۶۸۸۔ حضرت عامرؓ بن حارث بن ہانی اشعری

حضرت عامرؓ بن حارث بن ہانی بن کلثوم اشعری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں دریائی سفر طے کر کے حاضر ہوئے تھے یہ ان صحابہ میں ہیں جو مصر گئے تھے ان سے اہل مصر میں سے ابراہیم بن مقسم مولیٰ ہذیل نے اور اہل شام میں سے عبدالرحمٰن بن غنم نے اور ابوسلام حبشی نے روایت کی ہے۔ یہ یونس بن عبدالاعلی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابو مالک کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبید اور بعض لوگوں نے ان کا نام حارث بیان کیا ہے۔ ہر نام اپنے موقع پر ذکر کیا جائے گا۔

۲۶۸۹۔ حضرت عامرؓ بن حذیفہ

حضرت عامرؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عریج بن عدی بن کعب بن لوی قرشی عدوی۔ کنیت ان کی ابوجہم ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کا نام عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ عبیدہ وہ ان کی کنیت سے زیادہ مشہور ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ عبیدہ کے نام میں بھی کریں گے اور کنیت کے باب میں بھی۔ ان کے پاس وہ چادر تھی جو رسول اللہؐ نے ان کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۹۰۔ حضرت عامرؓ رام خضری

حضرت عامرؓ رام خضری۔ خضر ایک قبیلہ ہے قیس عیلان کا محارب بن خصفہ بن قیس بن عیلان کی ایک شاخ ہے۔ یہ لوگ مالک بن طریف بن خلف بن محارب کی اولاد سے تھے مالک کو اور انکی اولاد کو لوگ خضر کہتے تھے بوجہ اس کے کہ وہ گندمی رنگ کے تھے۔ یہ عامر تمام عرب میں سب سے زیادہ تیر انداز تھے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابومنظور سے انہوں نے اپنے چچا عامر رام سے جو خضر کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے وطن میں تھے یکایک (ایک دن) کچھ جھنڈے دکھائی دیئے میں نے پوچھا یہ جھنڈے کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ (تشریف لائے) ہیں میں آپ کے پاس گیا تو دیکھا کہ رسول اللہؐ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں پھر انہوں نے ایک حدیث بیماروں کے ثواب میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بندوں پر ہوتی ہے اس کے بارے میں روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۹۱۔ حضرت عامرؓ بن ربیعہ بن کعب

حضرت عامرؓ بن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبداللہ بن حارث بن رفیدہ بن عنز بن وائل بن قاسط ابن ہنب بن افصیٰ بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام ربیعہ بن مالک بن عامر بن جحیر بن سلامان بن ہنب بن افصیٰ تھا اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: عامر بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن ربیعہ بن جحیر بن سلامان بن مالک بن ربیعہ بن رفیدہ بن عنز بن وائل۔ یہ اختلاف تمام تر ان لوگوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے جنہوں نے ان کو عنز بن وائل کی طرف منسوب کیا ہے عنز بسکون نون بکر اور تغلب فرزندان وائل کے بھائی تھے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب مذحج تک پہنچایا ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ حضرت عمر بن خطاب کے والد خطاب بن نفیل عدوی کے حلیف تھے۔ مکہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے اور حبش کی طرف یہ معہ اپنی بیوی ہجرت کر گئے تھے پھر بعد اس کے مکہ لوٹ آئے اور وہاں سے پھر اپنی بیوی لیلی بنت ابی حثمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس نے مدینہ کی طرف ہجرت کی وہ لیلیٰ تھیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سب سے پہلے مہاجر ابوسلمہ بن عبدالاسد ہیں۔ یہ عامر بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ہمیں ابومنصور مسمار بن علی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم بن عبیداللہ نے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا عنقریب میرے بعد کچھ امراء ایسے ہوں گے کہ وہ نماز کو وقت سے ہٹا کر پڑھیں گے مگر تم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنا اگر وہ وقت پر نماز پڑھیں اور تم ان کے ساتھ پڑھو گے تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ ان پر ہو گا۔ جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو شخص عہد شکنی کرے اور عہد شکنی کر کے مر جائے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ کوئی حجت اس کے پاس نہ ہو گی (راوی کہتا ہے) میں نے عاصم سے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اور وہ اپنے والد عامر سے اس کی روایت کرتے ہیں۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے عامر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جنازہ کو دیکھے اور اس کے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ جنازہ پیچھے چلا جائے یا رکھ دیا جائے ان کی وفات ۳۲ھ میں ہوئی جب لوگوں نے حضرت عثمان کی بابت اختلاف کیا امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن شب کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے اور ان پر طعن کرتے تھے بعد نماز کے وہ سو رہے تو خواب میں انہیں معلوم ہوا کہ کوئی شخص آیا ہے اور کہتا ہے کہ اٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے بھی اس فتنہ سے نجات دے جس سے اس نے اپنے نیک بندوں کو نجات دی ہے چنانچہ یہ اٹھے اور انہوں نے نماز پڑھی بعد اس کے دعا مانگی (چنانچہ) اس کے بعد ہی بیمار ہو گئے اور پھر وہ خود (گھر سے) نہیں نکلے ان کا

جنازہ ہی نکلا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کئی دن بعد ہوئی علی بن مدینی کا قول ہے کہ یہ عامر قبیلہ عنز کے تھے بفتح نون مگر صحیح یہ ہے کہ نون ساکن ہے عنز بہت کم بولا جاتا ہے زیادہ تر عنزہ کہا جاتا ہے یعنی آخر میں ہاء بڑھا کر یہ سب لوگ عنزہ بن اسد بن ربیعہ کی اولاد سے ہیں۔

۲۶۹۲۔ حضرت عامرؓ بن ابی ربیعہ

حضرت عامرؓ بن ابی ربیعہ۔ ان کو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے عامر بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا تھا کہ لوگ بہتری پر اسی وقت تک رہیں گے جب تک اس حرمت (یہ حدیث غالباً حجۃ الوداع کے موقع کی ہے حضرت نے حجۃ الوداع میں مسلمانوں کو باہمی خونریزی کی سخت ممانعت کی تھی اور اس کی حرمت نہایت تاکید کے ساتھ بیان فرمائی تھی اسی حرمت کی نسبت آپ فرمارہے ہیں کہ جب تک مسلمان اس کا لحاظ رکھیں گے بہتری پر رہیں گے۔) کا لحاظ رکھیں گے اور جس وقت اس کو ضائع کردیں گے اس وقت ہلاک ہوجائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۹۳۔ حضرت عامرؓ بن ساعدۃ

حضرت عامرؓ بن ساعدۃ بن عامر۔ انصاری حارثی۔ ان کی کنیت ابوخیثمہ ہے۔ یہ والد ہیں سہل بن ابی خیثمہ کے جن کو رسول اللہؐ نے خیبر میں بھیجا تھا تاکہ (درختوں پر) کھجوروں کا اندازہ کرآئیں۔ ان کو مستغفری نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ہوئی غزوۂ احد میں رسول اللہؐ کے رہبر تھے۔ ان کا نام واقدی نے عامر بیان کیا ہے اور ایسا ہی ان کا نام حسن بن محمد نے جوان کے عزیزوں میں ہیں بیان کیا ہے مگر بعض کا بیان ہے کہ ان کا نام عبداللہ ہے رسول اللہؐ نے ان کو خیبر کے مال غنیمت سے (دو حصے) ایک حصہ ان کا اور ایک حصہ ان کے گھوڑے کا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔

۲۶۹۴۔ حضرت عامرؓ بن سعد بن حارث

حضرت عامرؓ بن سعد بن حارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبۃ بن مالک بن افصیٰ۔ یہ اور ان کے بھائی عمرو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اس کو ابن ہشام نے زہری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۶۹۵۔ حضرت عامرؓ بن سعد انماری

حضرت عامرؓ بن سعد انماری۔ انماری ہیں، شامی ہیں۔ ابوعمر نے ابوسعد خیر انماری کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ ان کا نام عامر بن سعد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سعد ہے۔ ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

۲۶۹۶۔ حضرت عامرؓ بن سعد بن عمرو بن ثقف

حضرت عامرؓ بن سعد بن عمرو بن ثقف۔ غزوۂ بدر اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے جیسا کہ عدوی اور ابن قداح نے بیان کیا ہے ابن دباغ اندلسی نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۶۹۷۔ حضرت عامرؓ بن سلمہ

حضرت عامرؓ بن سلمہ بن عامر۔ بلوی۔ انصار کے حلیف تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ (قبیلہ) انصار سے ہیں۔ اس کو نہیں بیان کیا کہ انصار کے حلیف تھے مگر ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ انصار کے حلیف تھے اور ان سب نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحق نے ان لوگوں کے ناموں میں جو قبیلہ انصار سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عامر بن سلمہ بن عامر کو بیان کیا ہے (اور کہا ہے) کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے محمد بن اسحق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے روایت کیا ہے کہ ان میں قبیلہ بنی جدی بن عدی بن مالک کے بعض لوگ تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر جو اہل یمن سے ہیں ان لوگوں کے حلیف تھے پس ان کا یہ قول کہ عامر اہل یمن سے ہیں ان لوگوں کے اس قول سے کہ بلوی ہیں مخالف نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ بلی قضاعہ میں ہے اور قضاعہ اکثر لوگوں کے قول کے موافق یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ ان کا نام عمرو ہے۔

۲۶۹۸۔ حضرت عامرؓ بن سلیم

حضرت عامرؓ بن سلیم۔ اسلمی۔ بعض غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے علم بردار (فوج کا جھنڈا ان کے سپرد تھا۔ فوج کا جھنڈا اس کو دیا جاتا ہے جو سردار ہو۔) تھے۔ ان کی وفات نیشاپور میں ہوئی اور وہیں ملقاباذ کے مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ اس کو حاکم ابوعبد اللہ نے نیشاپور کی تاریخ میں بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۹۹۔ حضرت عامرؓ بن سنان

حضرت عامرؓ بن سنان۔ سنان کا دوسرا نام اکوع ہے بیٹے ہیں عبداللہ بن قشیر بن خزیمۃ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے۔ اسلمی ہیں۔ سلمہ بن عمرو بن الاکوع کے چچا ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ سلمہ اکوع کے لڑکے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ وہ عمرو بن اکوع کے لڑکے ہیں (پس یہ عامر اکوع کے پوتے کے بیٹے ہوئے) عامر شاعر تھے رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں گئے تھے وہیں شہید (بھی) ہوئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے خبر دی انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے نقل کیا اور وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے ابوالہیثم سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر جانے کے سفر میں عامر بن اکوع سے جن کا نام سنان تھا۔ (یہ) فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے ابن اکوع اترو اور ہمیں کچھ اپنے اشعار سناؤ چنانچہ عامر اترے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بطور رجز کے یہ اشعار پڑھے

والـلـه لـولا انـت مـا اهتـدينـا ولا تـصـدقـنـا ولا صـلـيـنـا
فـانـزلـن سـكـينـةً عـلـيـنـا وثبـت الاقـدام ان لاقـيـنـا
ان بنـى الـكـفـار قـد بغـوا علينا و ان اراد و افتـنـة ابـيـنـا

اللہ کی قسم! (اے سردار دو عالم!) اگر آپ نہ ہوتے تو ہم لوگ (کبھی) ہدایت نہ پاتے۔ اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ پس (اے اللہ) اطمینان (قلب) ہم پر نازل کر۔ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائیں تو (ہمارے) قدموں کو ثابت رکھ۔ بے شک ان کافرزادوں نے ہم پر سرکشی کی ہے۔ اور جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم نہیں مانتے۔

یونس نے (ان اشعار کو) ایسا ہی روایت کیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا دی کہ تمہارا رب تم پر رحمت نازل فرمائے۔ (اس کو سن کر) حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ واللہ (اب ان پر گویا) رحمت واجب ہوگئی کاش (اے ابن اکوع) تم ہمیں بھی اس (رحمت) سے کچھ حصہ دے دیتے پھر یہ خیبر (ہی) میں شہید ہوگئے۔ اور جہاں تک مجھے خبر پہنچی ہے اس کے موافق ان کے مقتول ہونے کی صورت یہ ہوئی تھی کہ حالت قتال میں ان کی تلوار انہی پر لوٹ گئی۔ جس سے یہ بہت زخمی ہوئے اور بالآخر اسی سے وفات پائی۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالرحمٰن اور عبداللہ فرزندان کعب بن مالک بن سلمہ بن الاکوع نے خبر دی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب غزوہ خیبر واقع ہوا تو میرے بھائی عامر نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بہت ہی سخت مقابلہ کیا (حالت قتال ہی میں) خود ان کی تلوار ان پر پلٹ گئی پس اسی تلوار نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کے مقتول ہونے کے بعد اصحاب رسول اللہؐ نے (کچھ) ان کے بارے میں سرگوشی کی اور ان کے متعلق شک کیا (کہ یہ شہید نہیں ہوئے اس لیے کہ خود اپنے ہتھیار سے مقتول ہوئے ہیں۔ سلمہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہؐ خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں کچھ شعر پڑھ کر آپ کو سناؤں پس آپ نے مجھے اجازت دی تو میں نے یہ شعر پڑھا۔

والـلـه لـولا الـلـه مـا اهتـدينـا ولا تـصـدقـنـا ولاصـلـيـنـا

واللہ اگر اللہ (کا فضل ہم پر) نہ ہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

(اس کو سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا۔ پھر میں نے یہ پڑھا:

فـانـزلـن سـكـينـة عـلـينـا و ثبـت الاقـدام ان لا قـيـنـا والمشركون قد بغوا علينا

پس اے اللہ ہم پر سکون (قلب) نازل فرما۔ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور مشرکوں نے ہم پر بغاوت کی ہے۔

اس کے بعد رسول اللہؐ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگ تو ان پر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں (کہ وہ حرام موت مرے اس لیے) کہ وہ خود اپنے ہتھیار سے مر گئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا (ہرگز نہیں بلکہ) وہ (فی سبیل اللہ) جہاد کرنے کی حالت میں مرے ہیں ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ میں نے پھر اس کے بعد سلمہ بن اکوع کے لڑکے سے (ان کے بارے میں) دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا مگر ان کے بیان میں اتنا فرق ہے کہ

جب سلمہ نے آنحضرتؐ سے یہ عرض کیا کہ لوگ ان پر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہیں تو رسول اللہؐ نے اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں نے غلطی کی۔ وہ جاہد اور مجاہد ہو کر مرے ہیں ان کے لیے دوگنا ثواب ہے اور آنحضرتؐ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے بھی بتلا دیا ان کا تذکرہ مسلم نے ابوالطاہر سے انہوں نے ابن وہب سے نقل کر کے بیان کیا ہے صحیح یہ ہے کہ عامر سلمہ کے چچا ہیں ان کے بھائی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۰۰۔ حضرت عامرؓ بن شہر

حضرت عامرؓ بن شہر۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ ان کو بکیلی کہتے ہیں اور بعض ناعظی کہتے ہیں (مگر اس میں کوئی مخالفت نہیں اس لیے کہ) یہ دونوں ہمدان ہی کے قبیلہ سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوشہر ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوالکنوز ہے۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی ان سے شعبی نے حدیث روایت کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلا شخص جس نے اسود عنسی پر اعتراض کیا اور اس کو مغلوب کیا عامر بن شہر ہمدانی ہیں اپنے نواح کے اعتبار سے فیروز اور زادویہ ہیں اپنے اپنے نواح کے اعتبار سے۔ رسول اللہ ﷺ کے عمال جو یمن میں تھے ان میں ایک عامر بن شہر بھی تھے۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن مدینی طبری نے اپنی سند سے ابویعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے مخالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عامر بن شہر سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا قبیلہ ہمدان نے حبش کی ایک پہاڑ میں جس کو لوگ حقل کہتے تھے پناہ لی تھی اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ میں ان کو (لوگوں کی دست درازی سے) محفوظ رکھا یہاں تک کہ اہل فارس کا دور آیا اور وہ لوگوں سے لڑتے رہے یہاں تک کہ قبیلہ ہمدان کے لوگوں نے بھی لڑنے کا قصد کیا اسی حالت میں بہت دن گزر گئے اور اسی اثناء میں رسول اللہؐ مبعوث ہوئے پس اس وقت مجھ سے قبیلہ ہمدان کے لوگوں نے کہا کہ اے عامر بن شہر تم تو ایک زمانہ تک بادشاہوں کی صحبت میں رہ چکے ہو کیا تم اس شخص (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس جا کر ہمارے لیے کوئی بہتری (مطلب ان لوگوں کا یہ تھا کہ عامر ایک جہاں دیدہ تجربہ کار آدمی ہیں وہ حضرت سے مل کر آپ کی روش وخصائل کو جانچیں اور ہمارے لیے کوئی رائے قائم کریں کہ آیا حضرت کا اتباع ہمارے لیے مفید وضروری ہے یا آپ سے اجتناب کرنا۔) کی بات تجویز کر سکتے ہو جس بات کو تم ہمارے لیے اچھا سمجھو گے اس کو کریں گے جس کو برا سمجھو گے اس کو نہ کریں گے میں نے جواب دیا ہاں (میں ایسا کر سکتا ہوں) چنانچہ میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے نزدیک بیٹھ گیا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! ہم لوگوں کو کچھ نصیحت فرمائیے۔

آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کو خدا کا خوف دلا کر نصیحت کرتا ہوں (ایسا نہ کرنا) کہ قریش کی (زبانی) باتوں کو سن لو (اور فریب میں آ جاؤ) اور ان کے افعال کو چھوڑ دو (یعنی تم کو چاہیے کہ جب کسی سے کوئی بات سنو تو اس کے افعال سے اس بات کو جانچو) پس خدا کی قسم اس بات کو سن کر میں نے آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ سمجھی اور میں نے آپ کی روش کو بہت پسند کیا۔ پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤں مگر پہلے نجاشی شاہ حبش کے پاس ہو آؤں اس لیے کہ وہ نبیؐ کے دوست تھے چنانچہ میں نجاشی کے پاس گیا۔ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نجاشی کا ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اس کے پاس ایک تختی تھی نجاشی نے اس سے کہا کہ اس کو پڑھو چنانچہ لڑکے نے اس کو پڑھا (سن کر) میں ہنس پڑا تو نجاشی نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کیوں ہنسے؟

واللہ عیسیٰ بن مریم پر ایسا ہی نازل کیا گیا ہے کہ لعنت زمین پر نازل ہوتی ہے۔ جس وقت نادان لڑکے حاکم ہو جائیں میں نے کہا اس لڑکے نے خوب پڑھا۔ پھر وہاں سے لوٹ آیا کچھ باتیں نبیؐ سے سن چکا تھا کچھ نجاشی سے (سب میں نے قوم سے بیان کیں) وہ لوگ اسلام لے آئے اور پہاڑوں سے اتر آئے۔ رسول اللہؐ نے یہ خط عمیر ذی مران کے پاس لکھ کر بھیجا تھا اور رسول اللہؐ نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا اور جب عک ذوحیوان نے اسلام قبول کیا تو ان سے کہا گیا کہ رسول اللہؐ کے حضور میں جا کر آپ سے اپنی قوم (کے لوگوں) اور اپنے مال کا امان لے لو میں نے ان کا تذکرہ ذوحیوان کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۰۱۔ حضرت عامرؓ بن صبرہ

حضرت عامرؓ بن صبرہ بن عبداللہ بن المنتفق۔ ابورزین یعنی لقیط بن عامر کے والد ہیں۔ عقیلی ہیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی ابن یعیش بن صدقہ نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالاعلی نے، ہم سے خالد نے، ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن سالم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن اوس کو ابورزین سے نقل کر کے بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ انہوں نے (آنحضرت ﷺ سے) کہا تھا کہ اے نبی اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ کر سکتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کر لو۔ (اس سے ان کا فرض ادا ہو جائے گا)۔

۲۷۰۲۔ حضرت عامرؓ بن طفیل بن حارث

حضرت عامرؓ بن طفیل بن حارث۔ وثیمہ کا بیان ہے کہ محمد بن اسحٰق نے کہا ہے کہ عامر اپنی قوم کی طرف سے وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے تھے پھر محمد بن اسحٰق نے ان کی شان اور عزت جو قبیلہ ازد میں تھی بیان کی ہے۔ یہ ایام ردت میں اپنی قوم کو (اسلام پر قائم رہنے کی) ترغیب دیتے تھے ان کو ترمذی نے بھی صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابن عبدالبر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۷۰۳۔ حضرت عامرؓ بن طفیل بن مالک عامری

حضرت عامرؓ بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری۔ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بنی عامر کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ان کے اسلام لانے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ مگر ابوالعباس مستغفری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے ابوامامہ سے روایت کی ہے انہوں نے عامر بن طفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو کچھ ایسی باتیں تعلیم فرمائیے جن کو میں زندگی بھر کرتا رہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہر ایک (مسلمان) کو سلام کیا کرو اور لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی آپ گھر کے کسی بڑے سے حیا کرتے ہو۔ اور جب کوئی برائی سرزد ہو تو بھلائی بھی کر لیا کرو اس لیے کہ بھلائیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ مستغفری نے یہ بھی روایت کی ہے کہ عامر بن طفیل نے رسول اللہؐ کے لیے ہدیہ بھیجا تھا الی آخرہ۔

میں کہتا ہوں کہ مستغفری وغیرہ کا قول عامر کے اسلام (کے بارے) میں حجت نہیں ہو سکتا اس لیے کہ متقدمین سے کسی اہل نقل

نے اس میں خلاف نہیں کیا کہ عامر حالت کفر میں مرے۔ اور یہ عامر وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے بحالت کفر لوٹ آنے کے بعد (آپ کی شان اقدس میں) بیہودہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ انہوں نے بھی اور لبید کے اخیافی بھائی اربد بن قیس نے بھی۔ رسول اللہؐ نے ان دونوں کے لیے بددعا کی تھی کہ اے اللہ میری طرف سے ان دونوں سے بدلہ لے لے جس طرح تو چاہے (آنحضرت کی عادت نہ تھی کہ کسی کے حق میں بددعا کریں مگر بعض خاص مواقع میں جہاں کوئی دسری مصلحت بھی ہوتی تھی آپ مجبور ہو کر بددعا دیتے تھے جس طرح طبیب مشفق جب عضو فاسد کو دیکھتا ہے کہ اس میں اصلاح کی قابلیت نہیں تو قطع کر دیتا ہے۔) پس اللہ تعالیٰ نے اربد پر بجلی گرادی اور عامر کو طاعون شتر نے دبوچ لیا چنانچہ وہ خود کہتے تھے کہ مجھے وہی طاعون ہوا ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے بالآخر نہایت سختی سے سلولیہ کے گھر میں ان کی جان نکلی اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا (پس جب یہ ہے) تو ان کے تذکرہ کو چھوڑ ہی دینا ان کے ذکر سے اولیٰ تھا۔ (صحابہ کے اور تذکرہ نویسوں نے جو اس نام کو ترک نہیں کیا تو یہ ان کی غلطی تھی مگر مصنف نے تو اپنے التزام سے مجبور ہو کر ان کا تذکرہ لکھا ہے۔)

۲۷۰۴۔ حضرت عامرؓ بن ابی عامر

حضرت عامرؓ بن ابی عامر۔ اشعری۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے تھے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دے دیا تھا کہ عامر کے لیے اذن طلب کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بعد وفد بن کر حضرت معاویہ کی خدمت میں گئے تو بلا اذن ان کے پاس چلے جاتے تھے۔ انہوں نے عبدالملک بن مروان کا (بھی) زمانہ پایا ہے ان کی وفات انہیں کے عہد خلافت میں بمقام اردن ہوئی تھی اس کو ابن شاہین نے ابن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۰۵۔ حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جراح

حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ ان کی کنیت ابوعبیدہ ہے اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں اس وجہ سے ابوعبیدہ بن جراح کہلاتے ہیں یہ عشرہ مبشرہ سے ہیں جن لوگوں کے لیے (مخبر صادق کی طرف سے) جنت میں داخل ہونے کی شہادت وارد ہوئی ہے جنگ بدر احد اور کل غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک وتھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ حبش اور نیز مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے۔ قوی امین کے ساتھ ملقب تھے انہوں نے (ایک مرتبہ) بڑی قوت کا کام کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے احد کے دن خود کے دونوں حلقوں کو جو رسول اللہؐ کے چہرہ میں (ایک ضرب شدید سے) گھس گئے تھے نکالا تھا (اس کے نکالنے میں ایسا زور پڑا کہ ان کے آگے والے دو دانت اکھڑ گئے جن کے نکل جانے سے ان کا منہ خوبصورت ہو گیا ان کی قوت جیسی اس دن دیکھی گئی ویسی قوت انہوں نے کبھی نہیں دکھلائی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سقیفہ کے دن (لوگوں سے) ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ میں ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک (کی خلافت) کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بن جراح۔ حضرت ابوعبیدہ ان امراء میں ہیں جو ملک شام میں بھیجے گئے تھے اور دمشق کو فتح کیا تھا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت دی گئی تو انہوں نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا اور (ان کی جگہ پر) ابوعبیدہ کو حاکم بنا دیا خالد بن ولید نے (لوگوں سے) کہا کہ تم لوگوں پر اس امت کے امین حاکم ہوئے ہیں۔ اور ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ خالد اللہ تعالیٰ

کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور جب ابوعبیدہ وفد کے دن (لڑائی میں) سبقت کر رہے تھے تو ان کے والدان کے (قتل کے درپے) ہو گئے اور یہ ان سے بھاگتے جاتے تھے تا آنکہ انکے والد نے ان کے قتل کا پورا قصد کر لیا تو انہوں نے اپنے والد کو قتل کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یؤآدون من حآدّ اللہ و رسولہ ولو کانوا ابآء ھم او ابناء ھم الآیۃ. (المجادلۃ: ۲۲) " (اے نبی!) تم ان لوگوں کو جو اللہ پر اور پچھلے دن (یعنی قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں (کبھی ایسا) نہ پاؤ گے کہ ان لوگوں سے محبت کریں اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں گو کہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے کیوں نہ ہوں"۔

واقدی اس (واقعہ) سے انکار کرتے ہیں اور کہتے تھے کہ ابوعبیدہ کے والد کی وفات (زمانہ) اسلام سے پہلے ہو گئی تھی۔ بعض اہل علم نے واقدی کے اس قول کو رد کر دیا ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے خبر دی سب نے اپنی اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے انہوں نے عبد اللہ بن سراقہ سے انہوں نے ابوعبیدہ بن جراح سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے جتنے نبی ہوئے سب نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں (بھی) تم لوگوں کو دجال (کے فتنہ) سے ڈراتا ہوں۔ (اور اس کے بعد) آپ نے ہم لوگوں سے اس کی حالتیں بیان فرمائیں اور یہ بھی کہا کہ تعجب نہیں کہ اس زمانہ کو میرے بعض (یا تو مراد اس سے یہ ہے کہ ظہور دجال کو ایسا قریب سمجھو اور اس سے ایسا خوف رکھو کہ گویا خود تمہیں اس کا زمانہ ملے گا یا مراد اصحاب سے قوم جن کے اصحاب ہوں کہ ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔) اصحاب جنہوں نے مجھ کو دیکھا اور میرے کلام کو سنا پالیں (اس کو سن کر) سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس روز ہمارے قلبوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ آپ نے فرمایا ایسی ہی جیسی کہ آج ہے یا اس سے (بھی) کچھ اچھی۔

اس میں ابوالفضل مخزومی طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر ایک امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے یعنی اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ ہمیں ابوفضل یعنی عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالطیب طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد غطر یفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخلیفہ جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے خالد الحذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے روایت کر کے بیان کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ جب ابوعبیدہ بن جراح ہجرت کر کے مدینہ میں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور ابوطلحہ انصاری کے درمیان مواخات کرا دی تھی اور ہمیں ابومحمد ابن ابی قاسم بن عساکر دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویۃ اور ابوبکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن ساعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان

کیاوہ کہتے تھے کہ (جب) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملک شام میں تشریف لے گئے تو لشکر کے سرداروں اور بڑے بڑے کاشتکاروں اور زمینداروں نے (آآکر) آپ سے ملاقات کی آپ نے دریافت کیا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟

توان لوگوں نے (متعجب ہوکر) عرض کیا کہ آپ کے بھائی کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ابوعبیدۃ بن جراح۔ تب انہوں نے جواب دیا وہ بھی آپ کی خدمت میں آتے ہیں چنانچہ ابوعبیدہ تھوڑی دیر میں ایک اونٹنی پر جس کی ناک میں رسی پڑی ہوئی تھی (سوار ہوکر) آئے حضرت عمرؓ نے سلام کیا اوران سے کچھ پوچھا اس کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اور خود ابوعبیدہ کے ہمراہ ہوکران کے مکان پر گئے اور وہیں ٹھہرے۔ ان کے گھر میں سوائے تلواراور ڈھال کے اور کچھ (دوسرا اسباب) نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ کاش تم کچھ اسباب (ضروری بھی) رکھ لیتے تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یا امیر المومنین! یہی لوگوں کو بہت جلد آسائش کی جگہ پہنچادے گا اور عبداللہ نے کہا ہے کہ ہم سے معمر نے قتادہ سے (بھی) روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوعبیدہ پر خشیت خدا اور خوف آخرت اس درجہ غالب تھا کہ وہ کہتے تھے کاش میں مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر کے لوگ مجھ کو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربا بنا کر پی لیتے اور قتادہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ (ایک دفعہ) عمران بن حصین نے یہ کہا تھا کہ کاش میں راکھ ہوتا کہ آندھی اور غبار دن میں ہوا مجھے اڑا لے جاتی حضرت ابوعبیدہ سے عرباض بن ساریہ، جابر بن عبداللہ، ابوامامہ باہلی، ابوثعلبہ خشنی اور سمرہ بن جندب وغیرہ نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ جب (مقام) عمواس میں طاعون ہوا تو ابوعبیدہ اوران کے اعزہ اس سے بچ گئے تو انہوں نے التجا کی کہ اے اللہ اپنا حصہ آل ابی عبیدہ میں سے بھی لے لے چنانچہ ان کی چھوٹی انگلی میں ایک (طاعونی) دانہ نکل آیا یہ اس کو دیکھنے لگے لوگوں نے کہا یہ کچھ (خوفناک) نہیں ہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس میں برکت دے گا وہ جب تھوڑی چیز میں برکت دیتا ہے تو وہ بہت ہو جاتی ہے۔ اور عروۃ بن رویم نے بیان کیا ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح نماز کے قصد سے بیت المقدس جارہے تھے (راستہ ہی میں) بمقام فحل ان کی اجل پہنچ گئی پس وہیں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی قبر بیسان میں ہے۔ اور بعض کا بیان ہے کہ ان کی وفات ۱۸ھ میں بمقام عمواس ہوئی اس وقت ان کی عمر اٹھاون سال کی تھی اور یہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں میں مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے عمواس اور رملہ کے درمیان میں چار فرسخ کی مسافت ہے بیت المقدس کے قریب۔ ان کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی اور جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے معاذ بن جبل کو بجائے اپنے لوگوں کا حاکم بنادیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۰۶۔ حضرت عامرؓ بن عبداللہ بدری

حضرت عامرؓ بن عبداللہ۔ بدری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی احمد بن عباس اور ابوبکر یعنی محمد بن قاسم اور ابومحمد یعنی نوشروان بن شہرزاد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معاذ بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا نیز ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہم سے علی بن عبدالعزیز نے (بھی) بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا اور یہ دونوں (یعنی مسدد اور مسلم) کہتے تھے ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن یحییٰ نے عمرو بن عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے ان کے والد

سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے غزوۂ بدر یوم دوشنبہ ۱۷ رمضان کو ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۰۷۔ حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جہم خولانی

حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جہم خولانی۔ نبیؐ کے اصحاب سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن یونس سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۰۸۔ حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ

حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ۔ ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بشر بن عمر نے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عامر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے چالیس ہزار (روپیہ ابن ابی ربیعہ سے) قرض لیا تھا۔ پس جب آپ کے پاس مال آیا تو اپنے (حاضرین سے) فرمایا کہ ابن ابی ربیعہ کو بلاؤ پس انہوں نے ان سے فرمایا کہ یہ تمہارا مال ہے (لے لو) اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے مال میں برکت دے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ اس کو ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے اس حدیث کو اور بہت سے لوگوں نے اسمٰعیل سے نقل کر کے بیان کیا ہے چنانچہ ابن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا (یعنی عبداللہ) سے روایت کیا ہے تو اس بنا پر صحابی عبداللہ ہوں گے اور عامر کو صحابی ہونے میں کوئی دخل نہ ہوگا اس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے پہلا قول وہم معلوم ہوتا ہے۔

۲۷۰۹۔ حضرت عامرؓ بن عبداللہ

حضرت عامرؓ بن عبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے (ایک مرتبہ) مالک بن عبداللہ خثعمی جو لشکروں کے افسر تھے ان کے نزدیک ہو کر گزرے تو دیکھا کہ یہ اپنے خچر کو لیے جا رہے ہیں اور خود پا پیادہ ہیں تو مالک نے ان سے دریافت کیا کہ اے عبداللہ کیوں اس پر سوار نہیں ہوتے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس شخص کے دونوں قدم فی سبیل اللہ گرد آلود ہو جائیں تو وہ دونوں آگ پر حرام کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی روایت کیا گیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ان کا نام جابر بن عبداللہ ہی غلطی سے لفظ جابر کا عامر بن گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۱۰۔ حضرت عامرؓ بن عبد عمرو

حضرت عامرؓ بن عبد عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبۃ بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام فقط عمرو بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوحبہ ہے۔ بدری ہیں سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ ہند ہیں جو اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن حطمہ کی صاحبزادی تھیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہے کہ ایسا ہی ان کو بعض متاخرین نے (بھی) بیان کیا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسماء کے نام میں دو جگہ کیا ہے شاید انہوں نے بھول کر ایسا کیا۔ اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عامر بن عبد

عمرو کو بعض لوگ عامر بن عمیر ابحبہ انصاری بدری کہتے ہیں اور وہ خاندان بنی ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہیں مگر بوجہ شرکت غزوۂ بدر کے ابحبہ بدری کے ساتھ مشہور ہو گئے ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جو کنیت کے باب میں ذکر کیا جائے گا۔ ان سے ابوبکر بن حزم اور عمار بن ابی عمار نے حدیث روایت کی ہے۔ ابن شہاب نے ابن حزم سے انہوں نے ابحبہ بدری اور ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں (معراج) میں آسمان پر چڑھایا گیا تو ایک ایسے ہموار مقام میں پہنچا کہ وہاں میں (احکام قضاوقدر کے لکھنے والوں کے) قلموں کی آواز سنتا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا جائے گا۔

۲۷۱۱۔ حضرت عامرؓ بن عبد غنم

حضرت عامرؓ بن عبد غنم۔ بیٹے ہیں عبد غنم بن زبیر بن ابی شداد کے جو ابن ربیعہ بن ہلال کی اولاد سے ہیں قریشی ہیں فہری ہیں۔ قدیم الاسلام تھے۔ اور بالاتفاق مہاجرین حبش سے ہیں ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عامر بن عبد غنم ہے مگر ابو عمر نے ان کا تذکرہ عثمان بن غنم کے نام میں کیا ہے اور ابو عمر نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ان کا نام کلبی کے نزدیک عامر بن عبد غنم ہے۔

۲۷۱۲۔ حضرت عامرؓ بن عبد قیس

حضرت عامرؓ بن عبد قیس بن ناشب بن اسامہ بن حدیثہ بن معاویہ بن شیطان بن معاویہ بن اسعد بن جون بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری۔ اور بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام عبد اللہ بن عبد قیس بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو عمرو بصری ہے یمن کے پرہیز گار لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں ان کا ذکر ابو موسیٰ نے اپنی کتاب میں صحابہ کے ساتھ کیا ہے مگر یہ تابعی ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بڑے عابد تھے اور بہت بڑے مجتہد تھے۔ ان کی شکایتیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور میں پہنچائی گئیں کہ یہ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ کسی عورت سے نکاح کرتے ہیں اور خلفائے سابقین پر اعتراض کرتے ہیں اور جمعہ کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو حضرت عثمانؓ نے (ان شکایتوں کو سن کر) ان کے لیے حکم دے دیا کہ ملک شام میں چلے جائیں چنانچہ یہ چلے گئے اور حضرت معاویہ کے پاس پہنچے۔ اتفاقاً ایسے وقت میں وہاں پہنچے کہ اس وقت حضرت معاویہ کے پاس ثرید (یعنی شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی) رکھی ہوئی تھی پس انہوں نے معاویہ کے ساتھ بڑی رغبت سے اس ثرید کو کھایا حضرت معاویہ نے خیال کیا کہ ان پر جھوٹا اتہام لگایا گیا ہے چنانچہ حضرت معاویہ نے (اسی وقت) ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کس بنا پر آپ یہاں بھیجے گئے؟ انہوں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ (بات یہ ہوئی تھی کہ) خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ آپ نکاح کو پسند کرتے ہیں اور نہ جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے ہیں (لہٰذا انہوں نے آپ کے لیے یہ حکم دیا) عامر نے جواب دیا کہ جمعہ کی حالت تو یہ ہے کہ میں مسجد کی اخیر صف میں شریک ہوتا ہوں اور سبھوں سے پہلے چلا آتا ہوں اور گوشت کی حالت کو آپ خود ملاحظہ کر چکے (حاجت بیان نہیں) مگر بات یہ تھی کہ میں نے ایک قصاب کو دیکھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کے واسطے کھینچتا ہوا لے جا رہا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھی اس قصاب نے اس کو ذبح کر دیا اور بسم اللہ بھی نہیں پڑھی (اس وقت سے مجھے بازاری گوشت سے نفرت ہو گئی ہے) اب جب مجھے گوشت کی خواہش ہوتی ہے تو خود بکری کو ذبح کر کے کھاتا ہوں

اور نکاح کی کیفیت یہ ہے کہ میری منگنی کی تجویز ہو رہی تھی کہ میں (ادھر) چلا آیا (اس کو سن کر) حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کی جانب لوٹ جائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ (اب) میں ایسے شہر میں لوٹ کر نہیں جاؤں گا جس کے باشندوں نے میری آبروریزی کو حلال سمجھ لیا۔ (آخر نہ لوٹے) وہیں شام کے گردونواح میں قیام اختیار کیا۔

حضرت معاویہ اکثر ان سے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی حاجت وضرورت ہو تو مجھ سے کہو۔ چنانچہ انہوں نے ایک روز جواب میں کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ آپ بصرہ کی تپش وگرمی کو مجھ پر لوٹا دیں (اس لیے کہ یہاں) آپ کے شہروں میں مجھ پر روزہ رکھنا (بوجہ اعتدال موسم کے) دشوار معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت عامر جب جہاد کے لیے (کہیں) جاتے تو لشکروں (کے مزاج وطبیعت) کو جانچتے اور جب کچھ لوگوں کو اپنے موافق پاتے تو ان سے کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ رہوں مگر تین شرطیں ہیں جب وہ لوگ ان شرطوں کو دریافت کرتے تو کہتے: (اول) یہ کہ میں تم لوگوں کا خادم بنوں گا اور کوئی دوسرا اس میں دخل نہ دے۔ (دوم) یہ کہ میں موذن رہوں گا۔ (سوم) یہ کہ میں حسب استطاعت (اپنا مال) تم لوگوں پر خرچ کروں گا۔ جب وہ لوگ منظور کر لیتے تو یہ ان کے ساتھ ہو جاتے مگر جب ان میں سے کوئی شخص ان کی کسی بات میں دخل دیتا تو فوراً ان سے علیحدہ ہو جاتے۔ ہزار رکعت نماز روزانہ ان کا معمول تھا۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور تمام رات نماز ہی پڑھا کرتے تھے۔ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز میں اپنے نفس سے کچھ باتیں بھی کرتے ہیں تو انہوں نے کہا ہاں میں اپنے نفس کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (کے فضائل) اور اس کے آگے سے چلے جانے (کے مصائب) کو بیان کرتا ہوں انہوں نے (ایک دفعہ) بیان کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت حاصل کر لی ہے کہ اس محبت نے مجھ پر کل مصیبتوں کو آسان کر دیا ہے اور حکم قضا پر مجھ کو راضی کر دیا ہے۔ پس مجھے اس محبت کی وجہ سے کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ میں صبح کس (مصیبت) پر کرتا ہوں اور شام کس (مصیبت) پر۔ جب یہ لوگوں کو اپنے حوائج میں سرگرداں دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ اے میرے پروردگار اور لوگوں نے تو اپنی اپنی حاجتوں میں صبح کی ہے اور میں نے تیری رحمت کی امید میں صبح کی ہے پس تجھ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو روئے اور کہا کہ لوگوں کو چاہیے کہ اسی دن کے لیے عمل کریں (اس کے بعد یہ دعا کی کہ) یا اللہ میں اپنی خطاو قصور کی تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے کل گناہوں سے توبہ کرتا ہوں تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ برابر یہی دعا پڑھتے رہے یہاں تک کہ ان کی جان نکل گئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی قبر بیت المقدس میں ہے۔

۲۷۱۳۔ حضرت عامرؓ بن عبدہ رقاشی

حضرت عامرؓ بن عبدہ رقاشی۔ ابوحرہ کے چچا ہیں۔ ان کی حدیث کو واصل بن عبدالرحمٰن نے ابوحرہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۱۴۔ حضرت عامرؓ بن عبدہ

حضرت عامرؓ بن عبدہ۔ ان کی حدیث کو اعمش نے میتب بن رافع سے انہوں نے عامر بن عبدہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک شیطان (لوگوں کے پاس) آدمی کی صورت میں آتا ہے لوگ (فقط) اس کی صورت کو پہچانتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ اس کا نسب کیا ہے اور لوگوں سے حدیث بیان کرتا ہے۔ پھر لوگ نقل کرتے ہیں کہ ہم سے فلاں شخص نے جس کا

(مطلب یہ ہے کہ جب تک کسی شخص کا حال اچھی طرح معلوم نہ ہو اس سے حدیث کی روایت نہیں کرنی چاہیے۔) یہ نام تھا یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ لوگ (نام سے زیادہ) اس کا کچھ حال نہیں جانتے (جو ذکر کریں) ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ایسا ہی کیا ہے مگر وہ تابعی ہیں انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ عامر بن عبدہ جن کی کنیت ابوایاس ہے (اور جو) بجلی ہیں۔ انہوں نے ابن مسعود سے سن کر روایت کی ہے اور عامر سے میتب بن رافع نے روایت کی ہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ یہ عامر ثقہ ہیں مگر اس حدیث (یعنی اس حدیث کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا۔) کو امام مسلم نے اپنی شروع کتاب میں خود ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے۔ اور ابن ماکولا نے عبدہ (کے نام) میں کہ جو فتح عین وباء کے ساتھ ہی بیان کیا ہے کہ عامر بن عبدہ جن کی کنیت ابوایاس ہے (اور) جو بجلی ہیں وہ کوفی ہیں انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی ہے اور ان سے میتب بن رافع اور ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبدہ سکون باء کے ساتھ ہے۔ مگر یہ دوسرا نام ہے اس لیے یہ بجلی ہیں اور پہلے رقاشی ہیں۔

۲۷۱۵۔ حضرت عامرؓ بن عکیر

حضرت عامرؓ بن عکیر انصار کے حلیف ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے کیا ہے۔

۲۷۱۶۔ حضرت عامرؓ بن عمرو التجیبی

حضرت عامرؓ بن عمرو بن حذافہ بن عبداللہ بن المہزم بن الاغم بن الاعجم، تجیبی۔ ان کی کنیت ابوبلال ہے۔ نبی ﷺ کے اصحاب میں ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی حدیث (آنحضرت ﷺ سے) معلوم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے۔ مہزم۔ کسرہ میم اور سکون ہاء اور فتح زا اور تخفیف زا کے ساتھ ہے۔

۲۷۱۷۔ حضرت عامرؓ بن عمرو مزنی

حضرت عامرؓ بن عمرو۔ مزنی۔ ان کی کنیت ابوہلال ہے۔ ان کی حدیث کو صرف ابومعاویہ ضریر نے روایت کیا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ ابومعاویہ نے اس میں غلطی کی ہے کیونکہ یعلی بن عبید نے ان کی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ ہلال بن عامر سے مروی ہے اور وہ رافع بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور ابومعاویہ نے کہا ہے کہ ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ ابوعمرو کا قول تھا۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابومعاویہ سے روایت کر کے بیان کیا اور پھر ابونعیم نے (دوسری سند سے) بیان کیا ہے اور ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ابراہیم بن ابی معاویہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہلال بن عامر مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپ منیٰ میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے (اس وقت) آپ ایک سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ایک شخص اہل بدر میں سے آپ کے الفاظ کو (پھر بلند آواز سے) دہراتے تھے (تاکہ) سب لوگ سن لیں۔ اور ابراہیم بن ابی معاویہ نے بیان کیا ہے کہ وہ علی بن ابی طالب تھے۔

ہمیں ابوبکر یعنی مسمار بن عمر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعباس بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن خلیفہ عبری سے انہوں نے عامر بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے حضور میں آیا اور اس نے آپ سے کچھ مانگا تو آپ نے اس کو دے دیا۔ جب اس نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آپ نے فرمایا کہ کاش اگر تم لوگ سوال کی خرابی کو جانتے تو ہرگز کوئی شخص کسی کے پاس اس غرض سے نہ جاتا تاکہ اس سے کچھ طلب کرے۔

۲۷۱۸۔ حضرت عامرؓ بن عمیر نمیری

حضرت عامرؓ بن عمیر نمیری۔ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ثابت بنانی نے ابویزید مزنی سے انہوں نے عامر بن عمیر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار عزوجل کو پایا میں اس وقت سجدہ کر رہا تھا اس وقت مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ انعام دیا کہ تمہاری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور ان میں سے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے تو میں نے عرض کیا کہ میری امت (کے لوگ) اس حد کو تو پہنچیں گے بھی نہیں تو حکم ہوا کہ میں ان کو جنگل کے رہنے والوں سے پورا کر دوں گا۔ موسیٰ بن اکتل بن عمیر نمیری نے اپنے چچا عامر بن عمیر سے جو حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ آخری کلمہ جس کے ساتھ رسول اللہؐ نے اپنے مرض میں تکلم فرمایا وہ یہی تھی۔ الصلاۃ الصلوۃ (یعنی نماز کی پابندی کرو نماز کی پابندی کرو) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۱۹۔ حضرت عامرؓ بن عوف

حضرت عامرؓ بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ۔ انصاری ساعدی۔ سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی بدن سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۲۰۔ حضرت عامرؓ بن غیلان

حضرت عامرؓ بن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ انہوں نے اپنے والد سے قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اور ہجرت (بھی) کی تھی ان کی وفات ملک شام میں بمقام عمواس طاعون کے مرض سے ہوئی۔ اس وقت ان کے والد زندہ تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۲۱۔ حضرت عامرؓ فقیمی

حضرت عامرؓ فقیمی۔ ان کی کنیت ابوعروہ ہے ان کا ذکر مستغفری نے کیا ہے۔ غاضرہ بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں گیا ایسی حالت میں کہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ

تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے وضوء کا پانی یا غسل کا ٹپک رہا تھا۔ پس لوگوں کو (نہایت مشتاقانہ بے تابی کے ساتھ) یہ کہتے ہوئے سنا یا رسول اللہ! یا رسول اللہ!۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ بے تابی نہ کرو) اے لوگو! اللہ کی اطاعت آسانی میں ہے اور بعض راویوں نے (اسی طرح) اشارہ (کر کے حضرت کے اشارہ کرنے کی کیفیت کو بیان) کیا ہے اور وہ چیزیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ابو عروہ کا نام عامر ہے اس میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ جس کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے عروہ بن عامر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کسی نے فال بدلینے کی بابت دریافت کیا کہ اس کا کیا حکم ہے؟ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ پہلی حدیث کو بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کسی نے (عامر کا یہ قول) بیان کیا ہو کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ لیکن اگر یہ لفظ محفوظ ہو تو بہت بہتر ہے۔

۲۷۲۲۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ

حضرت عامرؓ بن فہیرہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے قبیلہ ازد کے مولدین (مولد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو لوگ عربی النسل ہوں۔) میں سے تھے۔ رنگ سیاہ تھا۔ اور (ابتدا میں) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اخیافی بھائی طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ کے غلام تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں مین سے ہیں۔ یہ اس سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ارقم کے گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے بحالت مملوکیت ہی اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے مسلمان تھے۔ ان کو اللہ کی راہ میں بہت اذیتیں پہنچائی گئیں تو حضرت ابوبکر نے ان کو خرید کر لیا اور پھر بعد میں آزاد کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ ہجرت کے وقت غار ثور میں چھپے تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے اپنے (انہی) غلام عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابوبکر کی بکریاں چراتے تھے حکم دیا تھا کہ (غار ثور پر) ہم دونوں کے پاس بکریاں لے آیا کرنا۔ پس ان کی حالت یہ تھی کہ تمام دن اہل مکہ کے چرواہوں کے ساتھ مل کر چراتے تھے اور جب شام ہوتی تو یہ حضرت ابوبکر کی بکریاں ان دونوں حضرات کے پاس (غار ثور پر) لے جاتے اور وہ دونوں (غار سے نکل کر) خود دودھ لیتے۔ اور جس وقت عبداللہ بن ابی بکر ان دونوں حضرات کے پاس لوٹ کر جاتے تو عامر بن فہیرہ بکریوں کو لے کر ان کے پیچھے پیچھے چلتے تا کہ عبداللہ کے نشانات قدم مٹ جائیں (اور کوئی قدم شناس یہ نہ سمجھ سکے کہ عبداللہ کہاں گئے تھے)۔ جب رسول اللہ ﷺ ابوبکر صدیقؓ غار سے نکل کر مدینہ روانہ ہوئے تو (اس وقت) آپ دونوں حضرات کے ہمراہ عامر بن فہیرہ نے (بھی) ہجرت کی ان کو حضرت ابوبکرؓ نے اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھا لیا اس وقت میں ان حضرات کا رہبر ایک شخص بنی دیل کا تھا اور وہ کافر تھا جب آنحضرتؐ مدینہ پہنچ گئے تو آپ کے چند اصحاب علیل ہو گئے ان میں حضرت ابوبکر، حضرت بلال اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم (بھی) تھے۔ (حضرت) عامر غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے دن ۴ھ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر چالیس سال کی تھی جب عامر بن طفیل بئر معونہ سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا (کہ یا رسول اللہ ﷺ!) وہ کون شخص تھے کہ میں نے دیکھا کہ جب شہید ہوئے تو اوپر اٹھائے گئے یہاں تک کہ میں دیکھا کہ آسمان بھی ان سے نیچے رہ گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ عامر بن فہیرہ تھے۔

ہم سے اس حدیث کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسی طرح بیان کیا ہے یونس کو شک تھا کہ میں نے خود ہشام بن عروہ سے سنا یا میں نے محمد بن اسحق سے سنا وہ ہشام سے روایت کرتے تھے کہ اور ہشام نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عامر بن طفیل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے ابن مبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بئر معونہ کے دن شہداء (کی نعشوں) میں حضرت عامر کی نعش تلاش کی گئی تو نہ ملی پس سب نے خیال کیا کہ ان کو ملائکہ نے دفن کیا ہو گا یا ان کی نعش کو اٹھا کر (آسمان پر) لے گئے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کافروں کے لیے جنہوں نے آپ کے اصحاب کو بئر معونہ میں شہید کیا تھا چالیس دن تک بددعا فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ - الآية (آل عمران: ۱۲۸) (حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اے نبی! تم کو یہ زیبا نہیں ہے کہ کسی کی توبہ قبول کر لو یا کسی کے لیے عذاب کی درخواست کرو۔) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ آیت کسی دوسرے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ ایوب بن سنان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عامر بن فہیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کے ہمراہ جیش عسرت میں ناشتہ کے لیے ایک مشک گھی اور ایک کپی شہد ساتھ کر دی تھی باوجود اس کے کہ (اس زمانہ میں) ہم لوگ نہایت تنگی کی حالت میں تھے (گھی اور شہد کسی کو نصیب نہ ہوتا تھا) ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت کرنے میں اپنی غفلت اور جہالت کو (خوب اچھی طرح) ظاہر کر دیا۔ اس لیے کہ کسی اہل نقل نے اس میں اختلاف نہیں کیا کہ حضرت عامر بئر معونہ کے دن شہید ہوئے وراس پر بھی سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ جیش عسرت غزوۂ تبوک ہی کا نام ہے اور غزوۂ تبوک بئر معونہ کے چھ سال بعد ہوا ہے تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو شخص بئر معونہ کے دن شہید ہوا ہو وہ جیش عسرت میں بھی شریک ہو پس صحیح یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اس وقت میں یہ توشہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو فدائیانہ طریق محبت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتتے تھے واقعی وہ بے نظیر ہے ایک منصف جب ان حالات کو دیکھتا ہے تو اس کی نظر میں قیس ولیلیٰ کے قصے بے وقعت ہو جاتے ہیں حضور نبوی میں ان کی جاں بازیاں زمانہ نبوت سے بھی پہلے ثابت ہیں۔) لے گئے تھے۔ جس وقت رسول اللہؐ کے ہمراہ ہجرت کر کے چلے تھے۔ ابونعیم کا قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۲۳۔ حضرت عامرؓ بن قیس

حضرت عامرؓ بن قیس اشعری۔ ان کی کنیت ابوبردہ ہے۔ ابوموسیٰ اشعری کے بھائی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا (پورا) نسب ان کے بھائی ابوموسیٰ کے نام میں بیان کیا جائے گا۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ ابوعامر نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی مسلم بن حجاج نے ان کی کنیت بیان کی ہے اور کہا کہ ان کا نام عامر ہے اور یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے (یہ) حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری امت کی فنا یا تو تیرے راستہ میں نیزہ سے شہید ہو کر ہو یا طاعون میں ہو۔ اس حدیث کو عاصم احول نے (بھی) کریب بن الحارث بن ابوموسیٰ سے انہوں نے ابوبردہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۲۴۔ حضرت عامرؓ بن کریز

حضرت عامرؓ بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف۔ عبداللہ بن عامر کے والد ہیں۔ قریشی ہیں عبشمی ہیں۔ ان کی والدہ بیضاء ہیں جو عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ ان کا ذکر ابن شاہین اور مستغفری نے کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اپنے لڑکے عبداللہ بن عامر کے پاس بصرہ گئے تھے جس وقت کہ حضرت عثمان رضی اللہ نے ان کے لڑکے عبداللہ کو بصرہ اور خراساں کا عامل بنا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۲۵۔ حضرت عامرؓ بن لدین اشعری

حضرت عامرؓ بن لدین اشعری۔ ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ اسد بن موسیٰ سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالبشر سے جو دمشق کے موذن تھے انہوں نے عامر بن لدین اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ (اے لوگو!) بے شک جمعہ تم لوگوں کے لیے عید کا دن ہے پس تم لوگ اپنی عید کے دن کو اپنے روزہ کا دن نہ بناؤ (اگر روزہ رکھنا ہو تو) ایک روز قبل روزہ رکھ لیا کرو یا ایک روز بعد۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے (بھی) معاویہ سے روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں اتنا فرق ہے کہ عامر (کی روایت بلا واسطہ آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں ہے بلکہ انہوں) نے ابوہریرہؓ سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے (یہ بھی) بیان کیا ہے کہ عامر بن لدین اشعری کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اور ان کا شمار اہل شام میں ہے۔

۲۷۲۶۔ حضرت عامرؓ بن لقیط عامری

حضرت عامرؓ بن لقیط عامری۔ عامری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب، ابوبکر، نوشروان اور احمد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابن ربذہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے دوسری سند سے بیان کیا ہے کہ ہمیں حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد نے خبر دی وہ دونوں یعنی احمد اور ابن زیدہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو قطرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن اشدق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عامر بن لقیط عامری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں (ایک دفعہ اس غرض سے) وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کو میں اپنی قوم کے اسلام لے آنے اور اطاعت کر لینے کی خوشخبری دوں۔ پس جب میں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم مبارک وفد ہو اللہ تم میں برکت دے اور آپ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر پھیرا اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو قطرانی کے علاوہ اور لوگوں نے ہاشم سے روایت کیا ہے انہوں نے یعلیٰ سے انہوں نے عاصم سے۔

۲۷۲۷۔ حضرت عامرؓ بن لیلی

حضرت عامرؓ بن لیلی بن ضمرہ۔ ان کا تذکرہ ابوعباس بن عقدہ نے کیا ہے۔ عبداللہ بن سنان نے ابوطفیل یعنی عامر بن واثلہ سے انہوں نے حذیفہ بن اسید غفاری سے اور عامر بن لیلیٰ بن ضمرۃ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے جب رسول اللہ ﷺ

حجۃ الوداع سے لوٹ آئے (اور آپ نے (بعد ہجرت کے) اس کے علاوہ کوئی دوسرا حج نہ کیا تھا) تو برابر چلے آئے (کسی مقام پر آپ نے کوئی حکم جدید نہیں دیا یہاں تک کہ جب مقام جحفہ میں پہنچے (یہ دن جحفہ میں غدیر خم (غدیر خم ایک مقام کا نام ہے غدیر حوض کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت بلافصل پر ایک فرقہ ضالہ نے استدلال کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم عنقریب حضرت علی مرتضیٰ کے نام میں جب یہ حدیث آئے گی اس حدیث کے ارشاد فرمانے کا سبب اور اس کا صحیح مطلب اور اس فرقہ ہالکہ کے دلائل واہیہ کا بطلان بتفصیل ظاہر کریں گے۔) کے لقب سے مشہور ہوا وہاں آپ کی ایک مشہور مسجد بھی ہے) تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو مجھے (خداوند) لطیف خبیر نے خبر دی ہے کہ ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی کے عمر کی نصف عمر دی جاتی ہے لہٰذا قریب ہے کہ میں (خدا کی طرف سے) بلایا جاؤں اور میں (اس کی طلبی کو) قبول کرلوں (اس کے بعد عامر نے پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ) پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ اس شخص سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اس شخص سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے (اس کے بعد عامر نے پوری حدیث اخیر تک بیان کی) ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث نہایت غریب ہے میں نہیں جانتا کہ سوائے ابن سعید کے اور کسی سے میں نے اس کی روایت لکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۲۸۔ حضرت عامرؓ بن لیلیٰ غفاری

حضرت عامرؓ بن لیلیٰ غفاری۔ ان کو ابن عقدہ نے بھی ایک علیحدہ تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میرا گمان ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور نیز انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ جو شخص علی کو محبوب رکھے تو بھی اس کو محبوب رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اس سے تو بھی دشمنی رکھ۔ پس جب حضرت علی خلیفہ ہوئے اور حضرت معاویہؓ سے ان کو مقاتلہ کرنا پڑا اور کوفہ تشریف لے گئے تو انہوں نے لوگوں (کو جمع کر کے ان) سے پوچھا کہ یہ حدیث (کہ میں جس کا محبوب ہوں الخ) نبیؐ سے کس کس نے سنی ہے تو دس سے زیادہ آدمیوں نے (اس کے سننے کی) شہادت دی جن میں عامر بن لیلیٰ غفاری (بھی) تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ قول کہ میرے گمان کے موافق دونوں ایک ہی ہیں بہت صحیح اور حق انہی کی طرف ہے۔ ابن عقدہ کو جو اشتباہ ہو گیا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے عامر بن لیلیٰ کے نسب میں من ضمرہ کے لفظ (لکھا ہوا) دیکھا ہوگا اس لفظ کو انہوں نے بن ضمرہ پڑھ لیا۔ اور غفار (جو جد اعلیٰ ایک قبیلہ کے ہیں چونکہ) ملیل بن ضمرہ کے بیٹے ہیں (لہٰذا یہ عامر ضمری بھی ہوئے غفاری بھی ہوئے) مگر ابن عقدہ نے جو ان کو دوسرے مقام میں غفاری لکھا ہوا دیکھا اور پہلے وہ من ضمرہ کے لفظ کو بن ضمرہ سمجھ چکے تھے (لفظ من اور بن میں اکثر اشتباہ ہو جاتا ہے) اس لیے انہوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا (ایک کو ضمرہ کا بیٹا سمجھا دوسرے کو غفاری سمجھا) حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں جو غفاری ہوگا وہ ضمری بھی ہوگا۔ واللہ اعلم

۲۷۲۹۔ حضرت عامرؓ بن مالک اشجعی

حضرت عامرؓ بن مالک اشجعی۔ مستغفری نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ابوعثمان

نہدی نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۰۔حضرت عامرؓ بن مالک قرشی

حضرت عامرؓ بن مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ۔قرشی زہری۔عامر بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہیں ابووقاص کا نام مالک ہے انہوں نے دس شخصوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔مہاجرین حبش سے بھی ہیں۔ان کے بھائی سعد نے حبش کی طرف ہجرت نہیں کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔میں نے ان کا تذکرہ سعد بن وقاص کے نام میں بھی کیا ہے۔

۲۷۳۱۔حضرت عامرؓ بن مالک العامری

حضرت عامرؓ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔عامری کلابی۔ان کی کنیت ابو براء ہے۔ملاعب اسنہ (کے لقب) سے مشہور تھے۔عامر بن طفیل کے چچا تھے۔انہوں نے ایک دفعہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ سے کوئی دوا دریافت کرے اور آپ سے شفاء کی دعا کرائے تو آپ نے اس شخص کی معرفت ان کے پاس شہد کی کپی بھیج دی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں صحیح یہ ہے کہ ابو براء اسلام ہی نہیں لائے۔مستغفری نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں سوائے خلیفہ بن خیاط کے اور کسی نے نہیں کیا اور میں ملاعب اسنہ کے حالات کو بیان کرتا ہوں اس سے (خود) معلوم ہو جائے گا کہ اسلام نہیں لائے۔ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اسحاق بن یسار نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام اور عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ اہل علم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ سب کہتے تھے ابو براء یعنی عامر بن مالک بن جعفر جو ملاعب اسنہ (کے لقب سے) مشہور تھے مدینہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے۔تو رسول اللہؐ نے ان پر اسلام پیش کیا (کہ قبول کریں) مگر انہوں نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ اسلام لانے میں زیادہ انکار کیا اور عرض کیا کہ یا محمد (ﷺ) اگر آپ اپنے اصحاب سے چند شخصوں کو اہل نجد کے پاس بھیجتے کہ وہ ان کو آپ کے دین کی دعوت دیتے تو مجھے امید ہے کہ وہ لوگ آپ کے دین کو قبول کر لیتے تو رسول اللہؐ نے جواب دیا کہ میں اپنے اصحاب پر اہل نجد کی طرف سے خوف رکھتا ہوں (اس پر) ابو براء نے یہ کہا کہ میں ان لوگوں کا محافظ رہوں گا آپ اپنے اصحاب کو بھیجیں کہ وہ لوگ دعوت اسلام کریں۔پس رسول اللہؐ نے منذر بن عوف کو اپنے چالیس صحابہ کے ساتھ جو اچھے مسلمانوں میں سے تھے وہاں بھیج دیا اس کے بعد ابن اسحٰق نے بئر معونہ کا پورا واقعہ اور اصحاب رسول اللہؐ کے شہید ہونے کے حالات کو بیان کیا مگر اس حدیث میں ان کے اسلام لانے کو نہیں بیان کیا۔ابن اسحٰق کے علاوہ ایسا ہی بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے اسی وجہ سے ان کا تذکرہ ابوعمر نے اپنی کتاب میں نہیں لکھا۔واللہ اعلم

۲۷۳۲۔حضرت عامرؓ بن مالک بن صفوان

حضرت عامرؓ بن مالک بن صفوان۔ان کو ابن قانع نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان سے انہوں نے عامر بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ طاعون میں مرجانے

سے مسلمانوں کو شہادت کا درجہ ملتا ہے اور پانی میں ڈوب کر مر جانے سے شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۷۳۳۔ حضرت عامرؓ بن مالک قشیری

حضرت عامرؓ بن مالک قشیری۔ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بیان کیا ہے اور بعض نے مالک بن عمرو کہا ہے اور بعض نے انس بن مالک بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی اقوال بیان کیے گئے ہیں۔ اسحٰق بن یوسف ازرق نے شریک سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے عامر بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک سائل آپ کی خدمت میں آیا اور کچھ اس نے دریافت کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں بتادوں۔ (سنو) اللہ عزوجل نے مسافروں سے روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۴۔ حضرت عامرؓ بن مالک کعبی

حضرت عامرؓ بن مالک کعبی۔ مستغفری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ اور جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہیں اس لیے کہ ابوموسیٰ وغیرہ نے پہلے نام میں بہت سا اختلاف بیان کیا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کو بعض نے انس بن مالک قشیری کہا ہے و نیز ان کو بعض نے کعبی بھی کہا ہے اور بعض نے عامر بن مالک بتلایا ہے اور بہت سے مختلف اقوال بیان کیے گئے ہیں اور یہ اختلاف کافی طور پر انس بن مالک کے نام میں گزر چکے ہیں۔

۲۷۳۵۔ حضرت عامرؓ بن مخرمۃ

حضرت عامرؓ بن مخرمۃ بن نوفل بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ قرشی زہری۔ مسور بن مخرمۃ کے بھائی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت پائی تھی۔ ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے مقطوع حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۶۔ حضرت عامرؓ بن مخلد

حضرت عامرؓ بن مخلد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار۔ انصاری خزرجی پھر بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ غزوۂ احد میں شریک تھے اس کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۳۷۔ حضرت عامرؓ بن مرقش

حضرت عامرؓ بن مرقش۔ ہذلی۔ ان کا ذکر سعید قرشی نے کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن الفضل بن رجاء سے انہوں نے ابوقیس بکری سے انہوں نے عامر بن مرقش سے روایت کی ہے کہ حمل بن مالک بن النابغہ ہذلی (ایک دفعہ) راشد کی لڑکی اثیلہ

کے پاس ہوتے ہوئے گزرے اس وقت وہ اپنے چہرہ سے برقع اٹھائے ہوئے تھیں اور اپنی بکریوں کو چرا رہی تھیں پس (یکا یک) حمل بن مالک کی نظر ان پر پڑ گئی اور ان کے حسن و جمال کو دیکھ لیا۔ تو یہ اپنی اونٹنی کو بٹھا کر اتر پڑے اور اونٹنی کو باندھ کر اثیلہ کے پاس چلے گئے (بمقتضائے بشریت) نیت بد سے ان پر دست درازی کرنی چاہیے۔ اثیلہ نے کہا کہ اے حمل ذرا توقف کرو تم بھی ایک (مشہور) خاندان کے ہو اور میں بھی ایک (مشہور) خاندان کی ہوں (غرض تم میرے کفو ہو) لہٰذا تم میرے والد سے میری درخواست کرو (غالباً) وہ تمہاری درخواست رد نہ کریں گے مگر انہوں نے نہ مانا آخر ان پر دست درازی کی اس (خداترس) عورت نے ان کو اٹھا لیا اور ان کو زمین پر گرا کر ان کے سینہ پر بیٹھ گئی۔ اور ان سے عہد لیا کہ پھر ایسی حرکت نہ کرنا اس کے بعد اس کے سینہ سے علیحدہ ہوئیں مگر پھر بھی عامر کا نفس اختیار میں نہ رہا آخر انہوں نے پھر دوبارہ اس عورت نیک طینت پر جست کی اثیلہ نے پھر ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا الغرض اسی طرح تین بار رہا۔ تیسری دفعہ میں اثیلہ نے ایک پتھر لے کر ان کا سر کوٹ دیا (جس کے باعث ان کو نقل حرکت کی قوت نہ رہی آخر وہیں پڑے رہے) اور اثیلہ اپنی بکریوں کو لے کر چلی گئیں اس کے بعد حمل کی قوم کے کچھ سوار اسی طرف سے ہو کر گزرے تو ان کی حالت زار کو دیکھ کر ان سب نے دریافت کیا کہ اے حمل کس نے تمہارے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہے انہوں نے جواب دیا کہ میری اونٹنی نے ٹھوکر کھا کر مجھے گرا دیا ہے اس پر ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری اونٹنی تو یہ بندھی ہوئی ہے اور تمہاری بغل میں یہ (خون آلودہ) پتھر پڑا ہوا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ) تمہارا سر اسی سے کچلا گیا ہے۔ عامر نے کہا (نہیں) جو میں تم سے کہتا ہوں وہی صحیح ہے اب مجھ کو تم لوگ اٹھا لے چلو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ان کو سوار کرا کے ان کے گھر پہنچا دیا اسی ضرب کے صدمہ سے یہ مر گئے جب یہ مرنے لگے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے حمل تمہارے خون کا بدلہ کس سے لیں؟ انہوں نے کہا کہ اثیلہ کے علاوہ سب لوگ میرے خون سے بری ہیں۔ جب ان کی وفات ہو چکی تو قبیلہ ہذیل کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ حمل بن مالک کے خون کا بدلہ راشد سے چاہیے تو نبیؐ نے راشد کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ راشد آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ان سے فرمایا کہ اے راشد قبیلہ ہذیل کے لوگ کہتے ہیں کہ حمل کے خون کا عوض تمہارے ذمہ چاہیے راشد کا نام حالت کفر میں ظالم تھا (جب یہ اسلام لائے تو) نبیؐ نے ان کا نام راشد رکھ دیا راشد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں نے قتل نہیں کیا تو ان لوگوں نے کہا تم نے نہ سہی تمہاری بیٹی اثیلہ نے قتل کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اثیلہ کے قتل کرنے کی مجھ کو خبر نہیں ہے اس کے بعد راشد اثیلہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہذیل کے لوگ کہتے ہیں کہ حمل کا خون تمہارے ذمہ ہے اثیلہ نے جواب دیا کہ کیا عورت بھی مرد کو قتل کر سکتی ہے مگر رسول اللہؐ جھوٹ نہیں کہتے اس کے بعد اثیلہ خود حاضر ہوئیں اور نبیؐ سے پورا واقعہ عرض کیا تو آنحضرتؐ نے (خوش ہو کر) ان کو دعا دی کہ اللہ تم میں برکت دے پھر ان کے ذمہ سے حمل کا خون معاف کرا دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۸۔ حضرت عامرؓ مزنی

حضرت عامرؓ مزنی۔ ان کی کنیت ابوہلال ہے۔ منقول ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے مگر یہ غلط ہے۔ ابومعاویہ نے ہلال بن عامر مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا

کہ آپ مقام منیٰ میں ایک اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے اس وقت آپ سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے ابومعاویہ نے اس کو دوسری جگہ بھی ایسا ہی روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں اتنا فرق ہے کہ ہاجر بن عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ اس حدیث کو ہلال بن عامر نے رافع بن عمرو سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہم سے بھی اس حدیث کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے ابومعاویہ ضریر سے اپنی سندوں کے ساتھ (جن کو انہوں نے ذکر کیا ہے) روایت کر کے بیان کیا ہے۔ و نیز اس حدیث کو احمد نے اسی طرح محمد بن عبید سے انہوں نے قبیلہ بنی فزارہ کے ایک ضعیف شخص سے انہوں نے ہلال بن عامر مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا الی آخرہ۔ ان کا ذکر رافع بن عمرو کے نام میں گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۷۳۹۔ حضرت عامرؓ بن مسعود قرشی

حضرت عامرؓ بن مسعود بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قرشی جمحی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل سے روایت کیا کہ عامر بن مسعود قرشی صحابی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہیں ہاں انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے اور ابوداؤد نے یہ بھی کہا کہ میں نے مصعب زبیری سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ صحابی ہیں اور ابراہیم بن عامر کے والد ہیں جن سے امام ثوری اور شعبہ نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ یہ وہی عامر ہیں جو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل کوفہ کے اتفاق رائے سے کوفہ کے حاکم بنائے گئے تھے جب یہ ان لوگوں پر حاکم ہو گئے تو ایک خطبہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنایا اور اسی خطبہ میں یہ بھی بیان کیا کہ ہر ایک قوم کے لیے کچھ پینے کی چیزیں اور کچھ لذت حاصل کرنے کی چیزیں ہوتی ہیں لہٰذا تم بھی ایسی چیزیں تجویز کر لو مگر تم ایسی چیزیں تجویز کرو جو حلال ہوں اور ان کے استعمال پر تمہاری تعریف کی جائے اور تم پر اپنی شراب یعنی نبیذ وغیرہ کی تیزی کو پانی ملا کر توڑ دو ایک شاعر نے اسی کے متعلق یہ شعر کہے تھے

من ذا یحرم ماء المزن خالطه — فی قعر خابیة ماء العنا قید

انی لا کره تشدید الرواة لنا — فیها و یعجبنی قول ابن مسعود

کون شخص مینہ کے پانی کو حرام کہہ سکتا ہے؟ جس کے ساتھ مٹکے کے اندر آب انگور ملا ہو (مطلب شاعر کا یہ ہے کہ شراب کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی اس میں وہ چیزیں ہوتی ہیں ایک مینہ کا پانی دوسرا آب انگور یہ دونوں حلال ہیں پھر اگر مٹکے کے اندر ڈال کر یہ دونوں چیزیں مخلوط کر دی گئیں تو کیا خرابی پیدا ہو گئی جو اس کو حرام کہہ دیا جائے؟ یہ شاعرانہ کلام ہے)۔ بے شک راویوں کی سختی کو میں برا سمجھتا ہوں (جو انہوں نے حرمت شراب کی رعایتوں میں برتی ہے) اور مجھے ابن مسعود کا قول اچھا معلوم ہوتا ہے (کہ وہ شراب کو حلال کہتے ہیں)۔

بہت سے لوگوں کا گمان ہے کہ اس شاعر نے ابن مسعود سے ان ابن مسعود کو مراد لیا ہے جو نبی ﷺ کے صحابی تھے (حالانکہ یہ غلط ہے معاذ اللہ حضرت ابن مسعود حلت شراب کے قائل ہو سکتے تھے!) جب ابن زبیر خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے عامر کو کوفہ ہی

میں اپنی جگہ پر بحال رکھا۔ یہ بوجہ پست قامت ہونے کے دحروجۃ الجعل کے ساتھ ملقب تھے تین مہینے کے بعد ان کو ابن زبیر نے معزول کر دیا تھا اور ان کی جگہ عبداللہ بن یزید خطمی کو عامل بنا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۴۰۔ حضرت عامرؓ بن مطر

حضرت عامرؓ بن مطر۔ شیبانی۔ ان کا ذکر طبرانی نے اپنی معجم کیا ہے۔ اور وکیع نے مسعر سے انہوں نے جبلہ بن سحیم سے انہوں نے عامر بن مطر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھا (مقصود یہ ہے کہ سحری آپ اس قدر دیر کر کے تناول فرماتے تھے کہ اس کے بعد ہی نماز فجر کا وقت آ جاتا تھا۔) کر نماز پڑھی تھی ایسا ہی اس کو سہل بن زنجلہ نے وکیع سے روایت کیا ہے اور بہت سے لوگوں نے وکیع سے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ کے ساتھ سحری کھائی تھی اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۴۱۔ حضرت عامرؓ بن نابی

حضرت عامرؓ بن نابی بن زید بن حرام۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۷۴۲۔ حضرت عامرؓ بن ہذیل

حضرت عامرؓ بن ہذیل۔ ان کا ذکر سعید قرشی نے کیا ہے۔ زیاد نمیری نے نقیع سے انہوں نے عامر بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور (دنیا کی) بات چیت نہ کرے۔ سنتیں پڑھے یہاں تک کہ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو یہ (اس کے ان گناہوں کے) لیے (جو) اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ اس سے تین روز زیادہ تک (سرزد ہوں) کفارہ ہو جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۴۳۔ حضرت عامرؓ ابو ہشام

حضرت عامرؓ۔ ان کی کنیت ابو ہشام ہے۔ انصاری ہیں غزوۂ احد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ ہمام نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے سعد بن ہشام بن عامر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس سے رسول اللہؐ سے وتر کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے فرمایا کہ تم حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤ (اور انہیں سے دریافت کرو) اس لیے کہ وہ رسول اللہؐ کے حالات کو زیادہ جانتی ہیں۔ پس میں اور حکیم بن افلح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے حکیم تمہارے ساتھ دوسرا شخص کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سعد بن ہشام تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ ہشام جو بیٹے ہیں اس عامر کے جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں وہی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا عامر کیا اچھے آدمی تھے عامر اور ان کے بیٹے ہشام دونوں صحابی تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے عامر کے بیٹے ہشام کے نام میں یوں بیان کیا ہے کہ ہشام کے والد عامر صحابی تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

۲۷۴۴۔ حضرت عامرؓ بن ہلال

حضرت عامرؓ بن ہلال۔ خاندان بنی عبس بن حبیب بن خارجہ بن عدوان سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسیارہ متعی ہے۔ ان کو نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی جوان کے چچا کے بیٹوں یعنی قبیلہ متعین کے لوگوں کے پاس تھی۔ ایسا ہی ان کا نام ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث ہے ان کا تذکرہ پھر کنیت کے باب میں کیا جائے گا اس جگہ ان کے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو عامر نے لکھا ہے اور اس جگہ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۴۵۔ حضرت عامرؓ بن واثلہ

حضرت عامرؓ بن واثلہ بن عبداللہ بن عمیر بن جابر بن حمیس بن جدی بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانی لیثی۔ ان کی کنیت ابوالطفیل ہے اور یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ ان کی پیدائش غزوۂ احد کے سال میں ہوئی تھی انہوں نے نبی ﷺ کی حیات کا زمانہ آٹھ برس پایا تھا پہلے کوفہ میں رہتے تھے پھر مکہ میں چلے آئے تھے۔ عمارہ بن ثوبان نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا تھا کہ آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک خاتون آئیں تو آنحضرتؐ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھا دی میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو لوگوں نے کہا یہ آپ کی رضاعی ماں (حضرت حلیمہؓ) ہیں انہوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ سعید جریری نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی آخر عمر میں کہتے تھے کہ میرے سوا روئے زمین پر اس وقت کوئی ایسا نہ ملے گا جو تم سے کہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے میں نے کہا کہ آپ کچھ حلیہ (سرور عالم کا) بیان کر سکتے ہیں انہوں نے جواب دیا ہاں بیان کر سکتا ہوں۔ آپ میانہ تھے آپ کا رنگ سفید تھا۔ ملیح تھے۔ ابوالطفیل حضرت علی کے ان اصحاب میں سے تھے جو ان سے (نہایت درجہ) محبت رکھتے تھے چنانچہ ان کے ساتھ ان کی تمام لڑائیوں میں شریک تھے۔ ثقہ تھے اور امانت دار تھے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر وغیرہما رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے معترف تھے مگر بات یہ تھی کہ حضرت علی کو ترجیح (میرے خیال میں یہ کسی راوی کی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بروایات صحیحہ جن کا قدر مشترک تواتر کو پہنچ گیا ہے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے افضل الاصحاب ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا اکابر روافض بھی اس امر کے معترف ہیں کہ جمہور سلف شیخین کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور شیخین کے علاوہ اور سب کی انتہائے معراج اس میں سمجھتے تھے کہ شیخین کی اتباع کریں۔) دیتے تھے ان کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۱۱۰ھ میں ہوئی ان کی وفات رسول اللہ ﷺ کے دیکھنے والوں میں سب سے پیچھے ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حدی: حاء پر پیش کے ساتھ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے جمہرۂ ابن کلبی میں جدی (جیم کے ساتھ) پایا۔ واللہ اعلم

۲۷۴۶۔ حضرت عامرؓ بن ابی وقاص

حضرت عامرؓ بن ابی وقاص۔ سعد بن ابی وقاص کے حقیقی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے دس اشخاص کے بعد اسلام قبول کیا تھا گیارہویں شخص (اسلام قبول کرنے والے) یہی

تھے (اسلام لانے کے بعد) ان کو اپنی والدہ کی جانب سے (جو اس وقت کافرہ تھیں) وہ مصیبت پہنچی جو کسی قریشی کو نہیں پہنچی (وہ مصیبت یہ تھی) کہ ان کی والدہ نے قسم کھالی تھی کہ میں نہ سایہ میں بیٹھوں گی اور نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی تاوقتیکہ عامر اپنے (اس دین کو نہ چھوڑ دے اس کے بعد سعد (جو کہیں گئے ہوئے تھے وہاں سے واپس) آئے۔ اور (اپنے گھر میں) لوگوں کا مجمع دیکھا تو دریافت کیا کہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری والدہ نے تمہارے بھائی عامر کو مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ قسم کھالی ہے کہ نہ سایہ میں بیٹھوں گی اور نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی تاوقتیکہ عامر اس بددینی کو نہ چھوڑ دے (سعد نے اس کو سن کر) اپنی والدہ سے کہا کہ اے ماں! (اگر قسم کھانی ہے تو) میرے متعلق قسم کھا کہ نہ تو سایہ میں بیٹھیں گے اور نہ کھائیں گے اور نہ پئیں گے (جب تک میں اسلام کو ترک نہ کروں تو تجھے قسم کھانے کا مزہ مل جائے اور میں تجھ کو ایسے حال میں رہنے دوں) یہاں تک کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں دیکھ لے۔ ان کی والدہ نے جواب دیا کہ میں تو اپنے مطیع لڑکے پر قسم کھاتی ہوں (تیرے اوپر کیوں کھاؤں؟) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ – الآیة (عنکبوت: ۸) "(اے بنی آدم) اگر تیرے ماں باپ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کر جس کا تجھے علم نہیں تو تو اپنے ماں باپ کی اطاعت (اس بارے میں) نہ کر۔"

پھر حضرت عامر حبش کی طرف ہجرت کر گئے ان کا تذکرہ یہاں پر ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ عامر بن مالک کے ذکر میں گزر چکا ہے۔

۲۷۴۷۔ حضرت عامرؓ بن یزید

حضرت عامرؓ بن یزید بن سکن۔ اسماء بنت یزید بن سکن کے بھائی ہیں۔ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے والد کے تذکرہ کے ضمن میں لکھا ہے اور ان کا تذکرہ عدوی نے بھی لکھا ہے۔

۲۷۴۸۔ حضرت عائذؓ بن ثعلبہ

حضرت عائذؓ بن ثعلبہ بن وبرہ۔ بلوی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ اہل روم نے ۵۳ھ میں بمقام برلس ان کو شہید کر دیا اس کو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۴۹۔ حضرت عائذؓ بن سعید

حضرت عائذؓ بن سعید بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبدالحارث بن بغیض جسری۔ جسر ایک قبیلہ جو کہ عنزہ بن ربیعہ کی شاخ ہے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو نبی ﷺ کی خدمت میں وفد بن کر آئے تھے۔ اور ۳۷ھ میں حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ عبداللہ بن ابراہیم قرشی نے ابوبکر بن نضر سے انہوں نے ام بنین یعنی شراحیل عبدیہ کی لڑکی سے انہوں نے عائذ بن سعید جسری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ (اپنا دست مبارک) میرے چہرہ پر پھیر دیں اور میرے لیے برکت کی دعا فرما دیں پس آپ نے (میری تمنا کو پورا) کر دیا ام بنین یعنی عائذ کی بیوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ان کو سونے کے بعد بھی کبھی

نہیں دیکھا مگر ایسی حالت میں کہ ان کے چہرے پر ایسی چمک ہوتی تھی کہ گویا اس پر تیل لگا ہوا ہے اور وہ صرف کھجوروں پر قناعت کرتے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو حمیری بیان کیا ہے اور ان کی بیوی کا نام ام یسر بتلایا ہے لیکن فی الواقع یہ جسری ہیں (حمیری نہیں ہیں۔) اور ان کی بیوی ام بنین کا نام باء اور نون کے ساتھ ہے۔ ابونعیم نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ عائذ بن سعد جسری۔ عنزہ بن ربیعہ کی نسل کا ایک کنبہ ہے مگر یہ غلط ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ جسر بن محارب خصفہ کی نسل سے ہیں اسی لیے وہ محاربی جسری ہیں ابونعیم کے اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ کسی دوسرے عنزہ کے نسل میں جسر کو دیکھ لیا ہوگا جن کا نسب یہ ہے جسر بن نمر بن یقدم بن عنزہ تو گمان کرلیا ہوگا کہ یہ عائذ اسی جسر کی نسل سے ہوں گے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ عائذ بن سعید بن جابر بن زید بن عبدالحارث بن بغیض بن شکم بن عبد بن عوف بن زید بن بکر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب۔ واللہ اعلم

۲۷۵۰۔ حضرت عائذؓ بن ابی عائذ

حضرت عائذؓ بن ابی عائذ جعفی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے جعد بن ابی صلت ان سے یہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک قوم پر ایسی حالت میں گزرے کہ وہ لوگ ایک پتھر اٹھا رہے تھے جس کو ہم لوگ حجر الاشداء کہتے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۷۵۱۔ حضرت عائذؓ بن عبد عمرو ازدی

حضرت عائذؓ بن عبد عمرو ازدی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے بعد ہوئی ہے ان کو امام بخاری نے وحدان میں ذکر کیا ہے مگر امام بخاری نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۵۲۔ حضرت عائذؓ بن عمرو

حضرت عائذؓ بن عمرو بن ہلال بن عبید بن یزید بن رواحہ بن زبینہ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر۔ قبیلہ مزینہ سے ہیں ان کی کنیت ابوہبیرہ ہے۔ قبیلہ مزینہ کہتے ہیں عثمان و اوس فرزندان عمرو کی اولاد کو۔ عثمان و اوس کی والدہ کا نام مزینہ تھا لہٰذا ان کی اولاد کو اس کی طرف منسوب کیا گیا۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ نیکوکار صحابہ میں سے تھے انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی اور وہیں ایک مکان بھی بنالیا تھا ان کی وفات عبیداللہ بن زیاد کی حکومت میں بعہد یزید بن معاویہ ہوئی تھی تو انہوں نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز ابوبرزۃ اسلمی پڑھائیں۔ (اس خیال سے وصیت کی تھی) تاکہ ان کے جنازہ کی نماز ابن زیاد نہ پڑھائے۔ ان سے حسن، معاویہ بن قرہ اور عامر احول وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن بکار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انہوں نے خلیفہ بن عبداللہ سے انہوں نے عائذ بن عمرو سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ

ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے اس کے سوال کو پورا کر دیا۔ پس جب اس شخص نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر سائل سوال کی خرابی کو جانتا تو وہ شخص جس کے پاس (اس حدیث سے بے ضرورت سوال کرنے کی قباحت ثابت ہوتی ہے۔) کچھ ہوتا (کبھی) سوال نہ کرتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۵۳۔ حضرت عائذؓ بن قرط

حضرت عائذؓ بن قرط سکونی شامی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اذناً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے خوطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سکونی سے انہوں نے عائذ بن قرط سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی فرض نماز کو پڑھے اور اس کو کامل نہ کرے یعنی پوری رعایت آداب نماز کی ملحوظ نہ رکھے تو اللہ کے یہاں اس کے نوافل (پانچویں وقت فرض کے ساتھ ساتھ سنتیں جو مقرر کی گئی ہیں ان کی حکمت ایک یہ بھی ہے۔) کا ثواب اس فرض کے ثواب میں ملا دیا جائے گا تا کہ وہ فرض کامل ہو جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے ان کو سکونی بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو کسی طرف منسوب نہیں کیا ہے اور ابن عاصم نے ان کو ثمالی بیان کیا ہے۔

۲۷۵۴۔ حضرت عائذؓ بن ماعص

حضرت عائذؓ بن ماعص بن قیس بن خلدۃ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم زرقی۔ اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ غزوۂ بئر معونہ میں شہید ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور سویبط بن حرملہ عبدری کے درمیان میں بھائی چارہ کرا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۵۵۔ حضرت عائذ اللہؓ بن سعید

حضرت عائذ اللہؓ بن سعید۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نام (نامی) کی طرف منسوب ہیں۔ بیٹے ہیں سعید بن جندب کے اور بعض نے (صرف) عائذ بن سعید کہا ہے یعنی اللہ عزوجل کے نام کی طرف منسوب نہیں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر گزر گیا ہے۔ عائذ اللہ وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تھے۔ لقیط راویہ بن بکر بن نضر بن سعید بن عائذ علامہ انہی کی نسل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۵۶۔ حضرت عائذ اللہؓ بن عبداللہ

حضرت عائذ اللہؓ بن عبداللہ۔ ان کی کنیت ابوادریس ہے۔ خولانی ہیں ان کی پیدائش غزوۂ حنین کے سال میں ہوئی تھی انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا پورا ذکر آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

باب العین والباء

۲۷۵۷۔ حضرت عبادؓ بن اخضر

حضرت عبادؓ بن اخضر۔ اور بعض نے ابن احمر بیان کیا ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ

(سونے کے لیے) اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تھے تو سورۂ قل یا ایہا الکافرون پوری پڑھ لیتے تھے۔ان کا ذکر خضرمی نے مفارید میں اور ابن ابی شیبہ نے وحدان میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۵۸۔حضرت عبادؓ بن بشر بن قیظی

حضرت عبادؓ بن بشر بن قیظی۔ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن وقش کے بیٹے ہیں جو قبیلہ بنی عبیت ثم عبد الاشہل سے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔اس کو محمد بن اسحٰق نے زہری سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے اپنی دادی تویلہ سے جو اسلم بن عمیرہ کی صاحبزادی ہیں روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتی تھی کہ ہم سب (ایک دن) قبیلہ بنی حارثہ میں ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ہم لوگ دو رکعت نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ (اب) قبلہ مسجد حرام کی طرف ہوگیا ہے تویلہ کہتی ہیں کہ یہ سنتے ہی سب کے سب (اس نماز میں) کعبہ کی طرف پھر گئے تو مرد عورتوں کی جگہ پر آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ پر چلی گئیں۔راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جنہوں نے آ کر سب کو خبر دی تھی کہ اب قبلہ بدل گیا وہ عباد بن بشر تھے۔ابراہیم بن حمزہ زبیری سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے تویلہ سے جو کہ ان عورتوں میں ہیں جنہوں نے (آنحضرتؐ سے) بیعت کی تھی روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھی ایک شخص قبیلہ بنی حارثہ جن کو لوگ عباد بن بشر بن قیظی انصاری کہتے تھے آئے اور خبر دی کہ اب نبی ﷺ نے مسجد حرام کو قبلہ بنالیا ہے اس خبر کو سن کر سب اسی نماز میں بیت المقدس کی جانب پھر گئے (اس کے بعد کی حدیث کو) ویسا ہی بیان کیا ہے یہ قول ابن مندہ کا ہے۔اور ابونعیم نے کہا ہے بعض کا قول ہے کہ عباد بن بشر بن قیظی انصاری وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو خاندان بنی عبد الاشہل سے ہیں یعنی عباد بن بشر بن وقش جن کا ذکر ابھی آتا ہے۔اور ابونعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ یہ کوئی اور ہیں۔بعض متاخرین نے ان کو دوسرا سمجھا ہے اور عباد بن بشر بن قیظی کے بارے میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔جس کو ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے تویلہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں ہم سب ایک دفعہ قبیلہ بن حارثہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں عباد بن بشر بن قیظی نے خبر دی الی آخرہ۔اس حدیث کو یعقوب زہری نے ابراہیم بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر انہوں نے عباد کا نام نہیں بیان کیا ہے اور اسی حدیث کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے شریک سے انہوں نے ابوبکر بن صخیر سے انہوں نے ابراہیم بن عباد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے جو نبیؐ کے زمانہ میں قبیلہ بنی حارثہ کے امام تھے روایت کیا ہے ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے اسی حالت میں یکا یک یہ آواز سنی کہ آگاہ ہو جاؤ نبیؐ نے (بحکم خدا) کعبہ کو قبلہ بنالیا ہے پس اس کو سن کر سب اسی طرف پھر گئے۔یہاں تک ابونعیم کا کلام ہے۔انہوں نے اس میں کچھ فیصلہ بیان نہ کیا (کہ فی الواقع یہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو) مگر ابن مندہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ دونوں واقعی دو ہیں۔

ایک تو یہی عباد بن بشر بن قیظی دوسرے عباد بن بشر بن وقش جن کا ذکر ابھی آتا ہے اور کوئی تعجب نہیں کہ در حقیقت یہ دونوں دو نام ہوں (اولاً) اس لیے کہ ابن عباس کے نسب میں بشر بن قیظی بیان کئے گئے ہیں اور ابن عباس کے نسب میں جن کا ذکر ابھی آتا

ہے قیظی کا نام نہیں ہے تا کہ یہ کہنے کا موقع ہو کہ (باپ کو چھوڑ کر) ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

(دوم) اس لیے کہ یہ عباد قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں اور بنی حارثہ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے ہیں اس لیے کہ حارثہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس پس دونوں جا کر حارث بن خزرج میں مل جاتے ہیں (اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حارثہ کا سلسلہ اور ہے اور عبدالاشہل کا سلسلہ اور ہے پس قبیلہ بنی عبدالاشہل سے نہیں ہوسکتا وھوالمدعی)

(سوم) اس لیے کہ قبیلہ بنی حارثہ میں عرابہ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن جشم بن حارثہ ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر عرابہ کے چچا کے لڑکے ہوں گے اور قبیلہ بنی حارثہ سے مربع بن قیظی بن عمرو ہیں جو عرابہ کے چچا ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر مربع کے بھتیجے ہوں گے۔

(چہارم) اس لیے کہ ابوعمر نے عباد بن قیظی انصاری حارثی کو ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ عباد فرزندان قیظی عبداللہ اور عقبہ کے بھائی ہیں اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو ہیں واللہ اعلم

۲۷۵۹۔ حضرت عبادؓ بن بشر بن وقش

حضرت عبادؓ بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ ان کا دوسرا نام نبیت ہے یہ مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ انصاری اوسی ثم اشہلی ہیں۔ ان کی کنیت ابوبشر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ابوالربیع ہے انہوں نے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر قبل اسلام لانے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر کے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ احد بدر اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو ایذا پہنچاتا تھا قتل کیا۔ جن لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا ان کے نام یہ ہیں: عباد محمد بن مسلمہ ابوعبس بن جبر ابونائلہ وغیرہ۔ عباد نے اس بارے میں ایک شعر بھی لکھا ہے یہ فضلا صحابہ میں سے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ تین شخص انصار میں ایسے تھے کہ ان کے اوپر کوئی دوسرا شخص افضل شمار نہیں کیا جاتا تھا وہ کل کے کل قبیلہ بن عبدالاشہل سے تھے۔ ان تینوں حضرات کے نام یہ ہیں: (۱) سعد بن معاذ۔ (۲) اسید بن حضیر۔ (۳) عباد بن بشر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ نبیؐ نے عباد بن بشر کی آواز سنی تو آپ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ عباد پر اپنی رحمت نازل کر۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے تھے ہم سے بہز بن اسد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر یہ دونوں ایک مرتبہ اندھیری رات میں نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پس جب آپ کی خدمت سے دونوں رخصت ہو کر چلے تو ایک کی چھڑی روشن ہوگئی دونوں اسی کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب دونوں متفرق ہوئے تو دونوں کی چھڑیاں روشن ہوگئیں۔ محمد بن اسحٰق نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت سے انہوں نے عباد بن بشر انصاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (انصار کی طرف مخاطب ہو کر) فرمایا تھا کہ اے گروہ انصار! تم لوگ میرے شعار ہو (شعار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سب کپڑوں کے نیچے پہنا جاتا ہے بدن سے ملا رہتا ہے اور دثار وہ چادر جو اوپر اوڑھی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ تم میرے بہت مقرب ہو۔) اور بقیہ لوگ دثار ہیں (مجھے) تمہاری طرف سے (پورا اطمینان ہے کہ) میری برائی (تم سے) نہ بیان کی جائے گی۔ عبادہ بن بشر غزوۂ

یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ان سے اس غزوہ میں بہت بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے (اس وقت) ان کی عمر ۴۵ برس کی تھی ان کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۶۰۔حضرت عبادؓ (ابوثعلبہ) عبدی

حضرت عبادؓ۔ان کی کنیت ابوثعلبہ ہے۔عبدی ہیں۔اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کے بیٹے ثعلبہ نے فضائل وضو میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان وضوء کا ارادہ کر کے اپنا منہ دھوتا ہے الحدیث۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۶۱۔حضرت عبادؓ بن جعفر

حضرت عبادؓ بن جعفر۔مخزومی۔ان کے لڑکے محمد نے ان سے روایت کی ہے۔ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر نہ ان کی کوئی روایت (آنحضرتؐ سے) معلوم ہوتی ہے اور نہ ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۶۲۔حضرت عبادؓ بن حارث

حضرت عبادؓ بن حارث بن عدی بن اسود بن اصرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف۔انصاری اوسی۔یہ سوار ذی خرق کے لقب سے مشہور تھے۔ذی خرق ان کے ایک گھوڑے کا نام تھا جس پر سوار ہو کر جہاد کیا کرتے تھے غزوۂ احد اور کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اسی گھوڑے پر سوار ہو کر گئے تھے۔غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۶۳۔حضرت عبادؓ بن خالد

حضرت عبادؓ بن خالد۔غفاری۔اہل صفہ سے ہیں۔ان کا تذکرہ مستغفری نے بیان کیا ہے مگر ان کے متعلق کوئی حدیث روایت نہیں کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۶۴۔حضرت عبادؓ بن خشخاش

حضرت عبادؓ بن خشخاش۔بعض نے ان کا نام عبادہ بیان کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ عبادہ کے نام میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ کیا جائے گا۔اس جگہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۶۵۔حضرت عبادؓ بن سالیس

حضرت عبادؓ بن سالیس۔ابوہریرہؓ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اسی قدر لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۶۶۔حضرت عبادؓ بن سحیم

حضرت عبادؓ بن سحیم۔ضبی ان کو ابن ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کے متعلق کوئی حدیث نہیں لکھی (امام) بخاری

نے بیان کیا ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۶۷۔ حضرت عبادؓ بن سنان

حضرت عبادؓ بن سنان بن جابر بن سالم بن مرہ بن عبس بن رفاعہ بن حارث بن حیی بن حارث بن بہثہ بن سلیم۔ان کی کنیت ابوابراہیم سلمی ہیں۔بعض نے ان کے والد کا نام شیبان بیان کیا ہے۔یہ قریش کے حلیف تھے۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس امامہ بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو آپ نے (ان کی طرف سے وکالۃً) ان کا نکاح امامہ سے کردیا۔اور یہ وہاں موجود نہ تھے۔ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابونعیم نے یہ بیان کیا ہے (کہ ان کے والد کا نام) سنان ہے۔اور بعض کا قول ہے کہ شیبان ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر دونوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام شیبان ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام سنان ہے۔

۲۷۶۸۔ حضرت عبادؓ بن سہل

حضرت عبادؓ بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل۔انصاری اشہلی۔غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے۔ان کو صفوان بن امیہ جمحی نے شہید کیا تھا اس کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۶۹۔ حضرت عبادؓ بن شرحبیل

حضرت عبادؓ بن شرحبیل۔غبری یشکری۔اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔خاندان غبر بن یشکر بن وائل سے ہیں۔ہمیں ابوالفرج بن محمود نے اذناً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر یعنی جعفر بن ابی وحشیہ سے انہوں نے عباد بن شرحبیل سے جو قبیلہ بنی غبر کے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے (جب) ہمارے یہاں قحط سالی ہوئی تو میں منیٰ میں آیا اور مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں چلا گیا (وہاں جا کر) غلہ کی ایک بالی توڑی اور اس کے دانے نکال کر کھائے اور (کچھ بالیاں توڑ کر اپنی کملی میں رکھ لیں اور لے کے چلے) اتنے میں مالک باغ آیا اور مجھ کو مارا اور میرے کپڑے چھین لئے۔پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کی اطلاع کی تو آپ نے مالک باغ سے فرمایا کہ جب یہ ناواقف تھے تو تم نے ان کو کیوں مطلع نہ کردیا؟ اور اگر بھوکے تھے تو کیوں کھانے نہ دیا؟ اس کے بعد نبیؐ نے مالک باغ سے فرمایا کہ ان کے کپڑے دے دو تو اس نے میرے کپڑے واپس کردیئے اور آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ مالک باغ کو ایک یا نصف وسق گیہوں دے دو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۷۰۔ حضرت عبادؓ بن شیبان

حضرت عبادؓ بن شیبان۔ان کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے حدیث روایت کی ہے۔ان کی حدیث سند میں اختلاف ہے جنادہ بن مروان نے اشعث بن سوار سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے (ایک دفعہ) نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے ابویحییٰ آؤ اور برکت والے ناشتہ میں شریک ہو جاؤ۔اور اسی حدیث کو حفص بن غیاث نے اشعث سے انہوں نے ابوہبیرہ یعنی یحییٰ بن عباد سے انہوں نے اپنے دادا شیبان سے روایت کیا ہے۔یہ

حدیث شیبان کے تذکرہ میں گزر چکی ہے۔

۲۷۷۱۔ حضرت عبادؓ بن عبدالعزی

حضرت عبادؓ بن عبدالعزی بن محصن بن عقیدہ بن وہب بن حارث بن جشم بن لوی بن غالب۔ ان کا لقب خطیم تھا۔ اس لیے کہ غزوۂ جمل میں عجلت سے ان کی ناک پر ضرب آ گئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کر کے لکھا ہے۔

۲۷۷۲۔ حضرت عبادؓ بن عبید

حضرت عبادؓ بن عبید تیہان۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کو طبری نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۷۳۔ حضرت عبادؓ عدوی

حضرت عبادؓ عدوی۔ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ روایت ہے کہ ثابت بن محمد نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے عائشہ بنت ضرار سے انہوں نے عباد عدوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ مشکل ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی قوم کے سردار ہوں اور مشکل ہے ان لوگوں کے لیے جو امین بنائے جائیں۔ بعض لوگوں نے اس کی (کچھ) مخالفت کی ہے اور یوں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ایک آدمی سے مروی ہے جو اصحاب نبیؐ سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۷۴۔ حضرت عبادؓ بن عمرو دیلی

حضرت عبادؓ بن عمرو۔ دیلی ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ لیثی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ عطاء بن سائب نے ابن عباد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو (ایک دفعہ) موقف میں قبل بعثت کے وقوف کرتے ہوئے دیکھا اور بعد بعثت کے وہیں دیکھا۔ ان کے والد نے بیان کیا ہے کہ بنی لیث کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ (اگر آپ اجازت دیں تو) میں آپ کو شعر پڑھ کر سناؤں آنحضرتؐ نے تین بار تک (ان کے جواب میں یہی) فرمایا کہ نہیں۔ چوتھی دفعہ میں (آپ نے اجازت دی تو) انہوں نے شعر پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ شاعروں میں جو لوگ اچھے (سمجھے جاتے) ہیں تم انہی میں سے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۷۵۔ حضرت عبادؓ بن عمرو یا عبد عمرو

حضرت عبادؓ بن عمرو یا عبد عمرو۔ بعض نے ان کے والد کا نام عبد عمرو بیان کیا ہے۔ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ضحاک بن مخلد نے بشر بن صحار اعرجی سے انہوں نے معارک سے انہوں نے بشر بن عباد سے اور میرے کئی چچاؤں نے (بجائے بشر بن عباد کے) عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک یہودی آ کر رسول اللہؐ سے کچھ باتیں کرنے لگا (اس درمیان میں) آپ کی چادر مبارک آپ کے شانے سے گر گئی اور (مجھ کو معلوم تھا) کہ آپ اس کو اچھا نہیں سمجھتے کہ کوئی خاتم نبوت کو (بلا ضرورت) دیکھے پس میں نے چادر اچھی طرح آپ کو اڑھا دی۔ آپ نے بعد فراغت دریافت فرمایا کہ کس نے اڑھائی ہے؟ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے آؤ

چنانچہ میں جاکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا پس آپ نے اپنے دست مبارک کو (اولاً) میرے سر پر رکھا پھر میرے چہرہ وسینہ پر اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ اور فرمایا کہ جب کوئی قیدی میرے پاس آئے تو تم آنا (میں تم کو کوئی خادم دوں گا) چنانچہ جب قیدی آئے تو میں آپ کے پاس گیا آپ نے مجھے ایک مضبوط و محنتی غلام دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ مہر نبوت آپ کے شانہ کے کنارہ پر تھی اس کی مقدار بکری کے گھٹنے کی سپیدی کے برابر تھی۔ ان کا تذکرہ امیر ابونصر بن ماکولا نے (اس طرح) کیا ہے۔ عیاذ بکسر عین ویائے تحتانی وذال معجمہ اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں جگہ لکھا ہے۔

۲۷۷۶۔ حضرت عبادؓ بن عمرو

حضرت عبادؓ بن عمرو۔ فتح مکہ کے حالات بیان کرتے تھے اس کو ابوعاصم نے بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر جعفر نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۷۷۷۔ حضرت عبادؓ بن قیس

حضرت عبادؓ بن قیس بن عبسۃ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج انصاری۔ خزرجی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام (بجائے عبسہ کے) عیشہ ہے۔ یہ اور ان کے بھائی سبیع بن قیس غزوۂ بدر میں شریک تھے اور یہ غزوۂ موتہ کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۷۸۔ حضرت عبادؓ بن قیظی

حضرت عبادؓ بن قیظی۔ انصاری حارثی۔ عبداللہ اور عقبہ فرزندان قیظی کے بھائی ہیں یہ ان کے بھائی جسر ابی عبیدہ کے دن شہید ہوئے۔ یہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۷۹۔ حضرت عبادؓ بن مرہ

حضرت عبادؓ بن مرہ۔ اور بعض نے برعکس مرہ بن عباد بیان کیا ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ابوزاہریہ نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عباد بن مرہ انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن کسی کام کو جا رہے تھے تو یکا یک رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ جب اپنے کام سے لوٹے تو آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں آپ کے چہرۂ مبارک کے رنگ کو متغیر دیکھتا ہوں (وجہ کیا ہے؟) رسول اللہؐ نے فرمایا بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہو رہی ہے۔ اس حدیث کو عباد بن عباد نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے مرہ بن عباد سے اسی حدیث کے ہم معنی الفاظوں میں روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۸۰۔ حضرت عبادؓ

حضرت عبادؓ۔ ان کا ذکر مہاجرین میں ہے۔ مگر ان کے متعلق آنحضرتؐ سے کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحق سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے حال

میں روایت کیا ہے کہ عبیدہ بن حارث طفیل' مسطح بن اثاثہ اور عباد بن مطلب وغیرہ۔ عبد اللہ بن سلمہ عجلانی کے یہاں اترے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی کیا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا ذکر مہاجرین میں ہے مگر ان کے متعلق آنحضرتؐ سے کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی اور (اپنی تائید میں) ابن اسحٰق کے قول کو ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم فساد اور خطائے فاحش ہے (اس لیے کہ وہ جو مہاجرین میں ہیں) وہ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہیں۔ یہ مسطح اور عبیدہ بن حارث اور ان کے بھائی وغیرہ قباء میں بنی عجلان کے بھائی کے یہاں اترے تھے اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مہاجرین میں کوئی شخص ایسا ہی نہیں ہے جس کا نام عباد بن مطلب ہو۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب ان مہاجرین میں ہیں جو لوگ پہلے پہلے ہجرت کر کے مدینہ میں گئے تھے۔ اس کو جعفر اپنی سند سے ابن اسحٰق تک روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نام عیاذ یا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو ابو نعیم نے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے مگر اس میں ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے (اپنے ثبوت میں) یونس کی روایت کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور یہ اس روایت میں سچے ہیں کہ (فی الواقع) یہ یونس کی روایت ہے جیسا ہم نے اس کو ذکر کیا ہے و نیز اس روایت کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے مثل یونس کے نقل کیا ہے۔ اور عبد الملک بن ہشام نے ان کا ذکر ویسا ہی کیا ہے جیسا ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو موسیٰ کا ابن مندہ پر استدراک کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے عباد اور عیاذ دونوں کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جیسا تم دیکھ لو گے۔

۲۷۸۱۔ حضرت عبادؓ بن نہیک

حضرت عبادؓ بن نہیک۔ انصاری خطمی۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے قوم کو خبر دی تھی جب کہ ان لوگوں کو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ اب قبلہ بدل دیا گیا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خبر دینے والے کوئی اور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۸۲۔ حضرت عبادؓ ابو ثعلبہ

حضرت عبادؓ ابو ثعلبہ۔ بکسرہ عین و تخفیف باء۔ ان کی کنیت ابو ثعلبہ ہے اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسود بن قیس نے ثعلبہ بن عباد عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی بندہ وضوء کرتا ہے۔ یعنی منہ کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہاتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی کہنیوں پر بہاتا ہے اور اپنے دونوں پیروں کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی ٹخنوں کی طرف بہہ جاتا ہے اور (وضوء سے فارغ ہو کر) کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے (فقط) کسرہ عین کے ساتھ بیان کیا ہے۔ امیر ابو نصر نے انہی کی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو عباد مفتوح العین و مشدد الباء کے باب میں ذکر کیا ہے ان دونوں نے کسرہ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ صحیح کسرہ عین ہے۔ ابن یونس نے بھی اس کو ایسا ہی بیان کیا ہے اور ہم نے ان کا ذکر عباد بالفتح کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

۲۷۸۳۔ حضرت عبادؓ بن خالد غفاری

حضرت عبادؓ بن خالد غفاری۔ یہ بھی کسرہ عین کے ساتھ۔ صحابی ہیں (آنحضرتؐ سے) روایت کرتے ہیں ان کی دو حدیثیں عطاء بن سائب سے مروی ہیں۔ عطاء نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن عباد سے انہوں نے اپنے والد عباد بن خالد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۸۴۔ حضرت عبادہؓ بن اشیب

حضرت عبادہؓ۔ عین پر پیش، باء پر زبر تخفیف کے ساتھ جبکہ دال کے بعد ہاء کے ساتھ۔

بن اشیب۔ عنزی۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا اور آپ نے مجھ کو ایک تحریر لکھ کر دی۔ (وہ تحریر یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم – من نبی اللہ لعبادہ بن الاشیب العنزی انی امرتک علی قومک ممن جری علیه عمالی و عمل بنی ابیک فمن قری علیه کتابی هذا فلم یطع فلیس له من اللہ معون–

نبی اللہ کی طرف سے عبادہ بن اشیب عنزی کے نام۔ میں نے تمہیں تمہاری قوم پر حاکم بنا دیا۔ یعنی ان لوگوں پر جو میرے عمال کے اور نیز تمہارے خاندان کے تحت حکومت ہیں جس شخص کو میری یہ تحریر پڑھ کر سنائی جائے اور وہ نہ مانے تو خدا کی طرف سے اس کی بالکل مدد نہ ہوگی۔

چنانچہ میں اس تحریر کو لے کر اپنی قوم میں آیا پس سب کے سب اسلام لے آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ عنزی اس لیے کہلاتے ہیں کہ عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی کی طرف منسوب ہیں۔ اور عنز بن وائل کی کنیت ابوبکر ہے۔

۲۷۸۵۔ حضرت عبادہؓ بن اوفی

حضرت عبادہؓ بن اوفی بن حنظلہ بن عمرو بن رباح بن جعونۃ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ ابواوفی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوولید ہے۔ نمیری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کے علاوہ اور کسی نے ان کو صحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ یہ شامی ہیں قنسرین میں رہتے تھے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ دمشق میں رہتے تھے غزوۂ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے۔ عمرو بن عبسۃ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوسلام یعنی اسود، ابومریم، مکحول اور یزید بن ابی مریم نے عمرو بن عبسۃ سے اس شخص کے متعلق حدیث روایت کی ہے جس نے ایک شخص مسلمان کو آزاد کیا تھا۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ اس لیے کہ یہ عمرو بن عبسۃ سے روایت کرتے ہیں (نہ آنحضرت ﷺ سے) مگر ابونعیم کا یہ قول کہ ان کو کسی نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا اس سے رد ہو جاتا ہے کہ ابوعمر نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔

۲۷۸۶۔ حضرت عبادہؓ بن خشخاش

حضرت عبادہؓ بن خشخاش عنبری۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کسی دوسرے نے ان کو عنبری بیان نہیں کیا یہ بیٹے ہیں

خشخاش بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارۃ بن مالک بن عمرو بن بشیرہ بن مشنوء بن قشر بن تمیم بن عوذ بن مناۃ بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قشمیل بن فراز بن بلی کے۔ بلوی ہیں۔ اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ یہ خاندان بلی سے ہیں سوائے ابن مندہ کے کہ انہوں نے ان کو عنبری بیان کیا ہے یہ مجذر بن ذیاد کے چچا کے بیٹے ہیں اور اخیافی بھائی ہیں۔ یہ بنی سالم کے حلیف تھے جو خاندان بنی عوف انصاری سے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کی ہے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد کے دن مسلمانوں میں قبیلہ بنی عوف بن خزرج ثم بنی سالم سے عبادہ بن خشخاش شہید کیے گئے اور یہ نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس میں بعض کا قول ہے کہ ان کا نام عباد ہے بفتح عین وبغیر ہا۔ (لفظ) خشخاش میں بعض کا یہ قول ہے کہ دو خاء اور دو شین معجمہ کے ساتھ ہے اور بعض کا بیان ہے کہ دو حاء مہملہ اور دو سین مہملہ کے ساتھ ہے۔ اور ابن مندہ کا یہ قول کہ یہ عنبری ہیں غلط ہے۔ میرے خیال کے مطابق اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے یہ دیکھا ہوگا کہ خشخاش عنبری صحابی ہیں پس گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عبادہ انہی خشخاش کے بیٹے ہیں۔ دوسرے اس لیے کہ خود ان کے قول میں تناقض ہو رہا ہے۔ (اس واسطے کہ انہوں نے بیان کیا ہے) کہ غزوۂ احد میں انصار کے قبیلہ بن سالم سے عبادہ شہید ہوئے و نیز ان کا نسب بنی سالم اور خزرج تک بیان کر دیا اور اس کو بھی دیکھ لیا کہ ان کے نسب میں کوئی عنبر نہیں پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ یہ عنبری ہیں (پس لامحالہ ماننا ہوگا کہ ان کو اشتباہ ہو گیا) ان کا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہے اور کہا ہے کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ۔ صحابی ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن اسحاق اور ابو معشر کا یہ قول کہ خشخاش میں دو خاء معجمہ اور دو شین معجمہ ہیں اور واقدی کا یہ بیان ہے کہ ان کا نام عبدہ ہے اور ان کے والد کا نام حسحاس ہے دو حائے مہملہ اور دو سین مہملہ کے ساتھ (اور یہ) کہ عبادہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے اور ان کے اخیافی بھائی ہیں یہ کل بیانات ابن مندہ کے قول کی تردید کر رہے ہیں اور سیاق نسب جو اول ترجمہ میں ابن کلبی سے منقول ہے وہ بھی اس کی تائید کر رہا ہے۔ جس کو میں نے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۷۸۷۔ حضرت عبادہؓ بن رافع

حضرت عبادہؓ بن رافع۔ ان کے ذکر میں یحییٰ بن یونس نے سلمہ بن شبیب سے انہوں نے ابو مغیرہ سے انہوں نے ثابت بن سعید سے انہوں نے اپنے چچا خالد بن ثابت سے انہوں نے عبادہ بن رافع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا تھا کہ جس وقت دو مسلمان ملتے ہیں تو ستر نیکیاں ان دونوں کے پاس حاضر ہوتی ہیں پس جو شخص زیادہ بشاشت کے ساتھ اپنے ساتھی سے ملتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں انہتر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسرے کے لیے ایک نیکی اور ثابت نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ عبادہ نبی ﷺ کے اصحاب میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۸۸۔ حضرت عبادہؓ زرقی

حضرت عبادہؓ زرقی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عباد ہے۔ اور بعض کا بیان ہے کہ ابو عبادہ پس جس وقت میں ان کی کنیت ابو عبادہ ہوگی تو اس وقت میں ان کا نام یہ ہوگا سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن

جشم بن خزرج انصاری۔ یہ اہل حجاز میں شمار کیے جاتے ہیں اصحاب بدر سے ہیں ان سے ان کے بیٹے دونوں فرزندان عبداللہ اور سعد نے حدیث روایت کی ہے۔ یعلی بن عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عبداللہ بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ یہ (ایک مرتبہ) چڑیوں کا شکار ابواہاب کے کنویں میں کھیل رہے تھے کہ ان کو ان کے والد عبادہ نے دیکھ لیا (اس وقت تک) صرف ایک چڑیا ملی تھی اس کو بھی ان کے والد نے ان سے چھین کر چھوڑ دیا اور کہا کہ رسول اللہؐ نے مدینہ کے اطراف و جوانب کو ویسے ہی حرم بنادیا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنا دیا تھا۔ اور موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ یہ عبادہ صامت کے بیٹے ہیں یہ اس کا وہم ہے اس لیے کہ یہ عبادہ (فی الواقع) زرقی کے بیٹے ہیں اور صحابی ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔

۲۷۸۹۔ حضرت عبادہؓ بن صامت

حضرت عبادہؓ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوفل اور قوفل کا دوسرا نام غنم ہے۔ وہ بیٹے ہیں عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کے انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ابوولید ہے۔ ان کی والدہ قرۃ العین عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان کی صاحبزادی ہیں۔ یہ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی میں شریک تھے اور بنی عوف بن خزرج کے قواقل کے سردار تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور ابومرثد غنوی کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ غزوۂ بدر، احد، خندق اور کل غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے ان کو نبیؐ نے کسی جگہ کے صدقہ کا عامل بنایا اور یہ نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہو اور وہ بلبلاتا ہو اور یا گائے کو لادے ہوئے ہو اور وہ ڈکراتی ہو اور یہ بکری کو لادے ہوئے ہو اور وہ ممیاتی ہو (اس کو سن کر ہیبت میں آ گئے اور) آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ (مجھ کو) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں دو شخص پر بھی عامل نہ بنوں گا۔ محمد بن کعب قرظی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خاندان انصار سے پانچ آدمیوں نے قرآن حفظ کیا تھا ان پانچوں کے نام یہ ہیں: (۱) معاذ بن جبل (۲) عبادہ بن صامت (۳) ابی بن کعب۔ (۴) ابوایوب (۵) ابودرداء عبادہ اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور جب مسلمانوں نے (ملک) شام کو فتح کرلیا تو عمر بن خطاب نے عبادہ کو شام میں بھیج دیا اور ان کے ہمراہ معاذ بن جبل اور ابودرداء کو بھی بھیج دیا تاکہ یہ سب ان لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور ان لوگوں کو مسائل دینیہ سکھائیں عبادہ نے حمص میں قیام اختیار کیا اور ابودرداء نے دمشق میں قیام کیا اور معاذ فلسطین میں چلے گئے (وہاں) حضرت معاویہؓ نے ایک امر میں جس کو عبادہ ناپسند کرتے تھے مخالفت کی اور حضرت معاویہ نے ان سے سخت کلامی کی تو عبادہ نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ایک جگہ ہرگز نہ رہوں گا (یہ کہہ کر) مدینہ کی طرف چلے گئے (جب وہاں پہنچ گئے) تو حضرت عمرؓ کو ان واقعات کی خبر دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اس زمین کو خراب کردے گا جس میں نہ تم ہو اور نہ تمہارے مثل کوئی اور ہو اور ایک فرمان معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تم کو عبادہ پر کچھ اختیار نہیں ہے۔ ان سے انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، فضالہ بن عبید، مقدام بن عمرو بن معدی کرب، ابوامامہ باہلی، رفاعہ بن رافع، اوس بن عبداللہ ثقفی اور شرحبیل بن حسنہ نے روایت کی ہے اور یہ کل کے کل صحابی ہیں اور تابعین کی بھی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ اور امام اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ جو

سب سے پہلے فلسطین کے قاضی ہوئے وہ عبادہ بن صامت ہیں ہمیں ابو برکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعبدالرحمٰن یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر خطیب کشمہنی نے اور ان کے لڑکے ابو بدیع یعنی محمود نے اور قاضی ابوسلیمان بن داؤد بن محمد بن حسن بن خالد موصلی نے خبر دی یہ سب کہتے تھے کہ ہمیں ابومنصور یعنی محمد بن علی بن محمود مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا ابوغانم یعنی احمد بن علی بن حسین کراعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعباس یعنی عبداللہ بن حسین بن حسن بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حارث بن ابی اسامہ پر پڑھا گیا کہ ہم سے عبدالوہاب بن عطاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں سعید نے قتادہ سے انہوں نے مسلم بن یسار سے انہوں نے ابواشعث صنعانی سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے نقل کر کے خبر دی جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اہل بدر میں سے تھے اور انصار کے سرداروں میں سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے چنانچہ (امرحق کے اظہار میں انہوں نے کبھی کسی کا خوف نہیں کیا ایک مرتبہ) ملک شام میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اے لوگو! تم نے بیع کی نئی نئی صورتیں ایجاد کر لیں جن کو میں نہیں جانتا آگاہ رہو کہ چاندی کی بیع بعوض چاندی کے یوں ہو کہ دونوں وزن میں مساوی ہونی چاہئیں سکہ دار ہو یا بے سکہ اور (اسی طرح) سونے کی بیع بعوض سونے کے یوں ہو کہ دونوں وزن میں مساوی ہونی چاہیے سکہ دار ہو یا بے سکہ اگر سونے کی بیع بعوض چاندی کے دست بدست ہو اور (وزن میں) زائد تو کوئی حرج نہیں اور چاندی کی بیع میں ادھاری جائز نہیں۔ اور گیہوں کی بیع بعوض گیہوں کے یوں ہو کہ دونوں ہم وزن ہوں اور (علی ہذا القیاس) جو کی بیع بعوض جو اسی طرح ہو کہ دونوں برابر ہوں اور اگر گیہوں کی بیع بعوض جو کے نقداً ہو اور جو وزن میں زائد ہوں تو کوئی حرج نہیں (ہاں اگر) یہی صورت ادھاری ہو تو جائز نہیں و نیز کھجوروں کی بیع بعوض کھجوروں کے یونہی ہونی چاہیے کہ دونوں ہم وزن ہوں اور نمک کی بھی بیع بعوض نمک کے اسی عنوان سے ہو کہ دونوں مساوی ہوں جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہو گیا۔ عبادہ کی وفات ۳۴ھ میں بمقام رملہ میں ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ بیت المقدس میں ہوئی (جس وقت ان کا انتقال ہوا) اس وقت ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔ قد لمبا تھا جسم فربہ تھا بہت خوبصورت تھے بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۴۵ھ میں ہوئی حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۰۔ حضرت عبادہؓ بن عمرو

حضرت عبادہؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن مبذول۔ انصاری ثم نجاری۔ واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ ان کا نسب ابواحمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر (اس میں) کوئی شک نہیں کہ انہوں نے ان کے سلسلہ نسب سے کسی کو چھوڑ دیا ہے اس لیے کہ خاندان مالک بن نجار سے جو ان کے معاصر ہیں ان لوگوں کے سلسلہ میں ان کے سلسلہ سے زیادہ شمار کیے جاتے ہیں ان لوگوں میں ایک ثعلبہ ہیں وہ بیٹے ہیں عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار کے۔ پس انہوں نے عتیک اور عمرو کو (درمیان میں سے) چھوڑ دیا اور میرا گمان ہے کہ یہ ثعلبہ عبادہ کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔

۲۷۹۱۔ حضرت عبادہؓ (ابوعوانہ)

حضرت عبادہؓ۔ ان کی کنیت ابوعوانہ ہے۔ شماخ کے بیٹے ہیں یہ ان لوگوں میں ہیں جو علاء بن حضرمی کے خط کے ساتھ ہے ان

کا ذکر میں نے پہلے کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایسا ہی مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۹۲۔ حضرت عبادہؓ بن قرط

حضرت عبادہؓ بن قرط۔ بیٹے ہیں قرط کے۔لیثی ہیں۔اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام قرص ہے یہی صحیح ہے پس ان کا نسب یہ ہوگا عبادہ بن قرص بن عروہ بن بجیر بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانی لیثی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ان کو خوارج نے اہواز میں قتل کر دیا تھا۔(ان کے مقتول ہونے کی صورت یہ ہوئی تھی کہ) ان کہ پاس سہم بن غالب ہجیمی اور خطیم باہلی بطور ملاقات کے گئے پس دونوں نے مل کر قتل کر دیا اس کے بعد حضرت معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو (حاکم بنا کر) بصرہ میں بھیجا پس جب وہاں پہنچ گئے تو سہم اور خطیم نے ان سے امن طلب کیا تو انہوں نے دونوں کو امن دے دیا اور دونوں کے چند ساتھیوں کو قتل کرا دیا پس حضرت معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو معزول کر دیا اور زیاد کو ۴۵ھ میں مأمور کیا تو وہ بصرہ میں گئے اور سہم بن غالب اور خطیم باہلی کے قتل کا حکم دے دیا تو دونوں کو بنی وائل کے کسی شخص نے قتل کر دیا۔ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ایوب نے حمید بن ہلال سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) عبادہ بن قرط نے نصیحت کی تھی کہ تم لوگ چند کام ایسے کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی خفیف معلوم ہوتے ہیں اور ہم لوگ ان کاموں کو رسول اللہؐ کے زمانہ میں مہلکات میں شمار کرتے تھے۔حمید بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث محمد بن سیرین سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا کہ عبادہ نے سچ بیان کیا۔میں ٹخنے سے نیچے ازار پہننے کو انہی مہلکات سے شمار کرتا ہوں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۳۔ حضرت عبادہؓ بن قیس

حضرت عبادہؓ بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث انصاری خزرجی۔ثم من بنی الحارث بن الخزرج۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے دادا عبسہ بن امیہ ہیں یہ غزوۂ بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔بعض لوگوں نے ان کا نام عباد بن قیس بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ہم بیان کر چکے ہیں ان کے نسب میں اختلاف ہے یہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۴۔ حضرت عبادہؓ بن مالک

حضرت عبادہؓ بن مالک۔انصاری۔یہ غزوۂ موتہ میں فوجوں کے بائیں حصہ میں تھے اور داہنی جانب قطبہ بن قتادہ تھے۔ان کا تذکرہ مستغفری نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔بعض لوگوں نے ان کا نام عبایہ بیان کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی بیان کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۹۵۔ حضرت عباسؓ بن انس بن عامر

حضرت عباسؓ بن انس بن عامر سلمی۔سعید بن علاء قرشی نے عبدالملک بن عبداللہ بن فہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ عباس عبداللہ بن عبدالمطلب یعنی رسول اللہؐ کے والد (ماجد) شریک تھے

اور عبداللہ بن ابی جہم نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ خندق میں اپنی قوم کے ساتھ آئے تھے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے گروہ کفار کو شکست دی تو قبیلہ بنی سلیم کے لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔ اس کے بعد راوی نے عباس و نیز قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کا اسلام لانا طوالت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۹۶۔ حضرت عباسؓ بن عبادۃ

حضرت عباسؓ بن عبادۃ بن نضلۃ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج بن ثعلبہ۔ انصاری خزرجی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بعض کا قول ہے کہ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے ان چھ اشخاص میں ہیں جو نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور تمام انصار سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے بیعت عقبہ ثانیہ کے حال میں روایت کرتے تھے کہ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ یعنی بنی سالم کے بھائی نے (بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت لوگوں سے) پوچھا کہ اے گروہ خزرج! تم لوگ جانتے ہو کہ کس چیز پر تم لوگ رسول اللہ سے بیعت کر رہے ہو؟ (سنو) تم لوگ آنحضرتؐ سے تمام کافروں کے جہاد پر بیعت کر رہے ہو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جس وقت تمہارا مال و اسباب مصیبت میں آ کر ہلاک ہو جائیں اور تمہارے شرفاء مقتول ہو جائیں تو اس وقت حضرت کو کافروں کے ہاتھ میں چھوڑ دو گے تو (بہتر ہے) ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ مگر قسم خدا کی! اگر تم لوگوں نے اس کو اختیار کیا تو یہ (تم لوگوں کے لیے) دین دنیا کی رسوائی ہوگی اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سب مصائب کو برداشت کر جاؤ گے اور مال و جان کی مصیبت کے وقت اس عہد کو پورا کرو گے جو آنحضرتؐ سے کر رہے ہو تو قسم خدا کی یہ (تم لوگوں کے لیے) دنیا و آخرت دونوں میں مفید ہوگا (راوی حدیث) کہتے تھے کہ واللہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) عباس کی یہ گفتگو اسی لیے تھی کہ رسول اللہؐ کے ساتھ ان لوگوں کی بیعت مستحکم ہو جائے اور عبداللہ بن ابی بکر نے (جو دوسرے راوی حدیث کے ہیں) بیان کیا ہے کہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) ان کی گفتگو کا منشا یہ تھا کہ وہ لوگ آج کی شب بیعت کو اور ملتوی رکھیں تا کہ عبداللہ بن ابی بھی اس میں شریک ہو جائیں اور ان کی وجہ سے ان سب لوگوں کو زیادہ تقویت ہو جائے (عباس کی گفتگو کے بعد) ان سب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر ہم سب اپنے عہد کو پورا کریں تو اس کے عوض میں کیا ملے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جنت ملے گی (اس کے بعد) سب نے درخواست کی کہ (آپ) ہاتھ بڑھائیں پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو سب نے آپ سے بیعت کر لی (جب بیعت ہو چکی) تو عباس بن عبادہ نے نبیؐ سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم لوگ کل ہی کافروں پر تلوار لے کر جھک پڑیں۔ نبیؐ نے جواب دیا کہ (ابھی) ہمیں اس کا حکم نہیں ملا اس کے بعد عباس رسول اللہؐ کے پاس مکہ میں چلے گئے اور (وہاں) آپ کے پاس رہے اور (بعد آپ کی ہجرت کے یہ بھی) ہجرت کر کے مدینہ میں چلے گئے۔ پس یہ انصار بھی ہیں مہاجر بھی ہیں۔ انکے اور عثمان بن مظعون کے درمیان رسول اللہؐ نے مواخات کرا دی تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۷۔ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب عم رسول اللہ ﷺ

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ یہ رسول اللہؐ کے چچا اور آپ کے والد ماجد کے

بھائی تھے ان کی کنیت ان کے لڑکے فضل کی وجہ سے ابوفضل ہے اور ان کی والدہ نتیلہ جناب کی صاحبزادی ہیں۔ جناب بیٹے ہیں کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن عامر کے اور عامر کا دوسرا نام ضحیان ہے وہ بیٹے ہیں سعید بن خزرج بن تیم اللہ بن النمر بن قاسط کے۔ نتیلہ عرب کی پہلی عورت ہیں کہ جنہوں نے خانہ کعبہ کے لیے ریشمی اور منقش و نیز اقسام اقسام کے غلاف بنائے ہیں اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ (ایک مرتبہ) حضرت عباس اپنی صغیر سنی میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ صاحبہ نے نذر مانی کہ اگر مل جائیں تو میں خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ پس جب وہ مل گئے تو انہوں نے اپنی نذر پوری کی حضرت عباس عمر میں رسول اللہؐ سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ تین برس۔ حضرت عباسؓ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سردار تھے اور اس زمانہ میں (بھی) مسجد حرام کی خدمت اور (حاجیوں کو) پانی پلانا انہی کے متعلق تھا۔ مسجد حرام کی خدمت یہ تھی کہ مسجد حرام میں نہ کسی کو گالیاں بکنے دیتے تھے اور نہ کسی کو بُرے الفاظ کہنے دیتے تھے اور وہ لوگ ان کے خلاف مرضی بھی نہیں کر سکتے تھے اس لیے کہ تمام قریش نے مل کر یہ خدمت ان کے متعلق کی تھی اور ان کے مددگار رہتے تھے جس وقت انصار نے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی تو اس وقت رسول اللہؐ کے ساتھ حضرت عباس بھی بیعت عقبہ میں آئے تھے تا کہ بیعت خوب مستحکم ہو اور خود اس وقت مشرک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جو لوگ غزوۂ بدر میں مشرکین کے ساتھ جبراً آئے تھے اور جو لوگ غزوۂ بدر میں قید ہوئے تھے ان قیدیوں میں یہ بھی تھے ان کی بندش (بہ نسبت اور قیدیوں کے زیادہ) سخت کی گئی تھی (جس کی تکلیف سے یہ کراہ رہے تھے) اس رات میں آنحضرت ﷺ کو نیند نہیں آئی تو کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ آپ کو نیند کیوں نہیں آئی؟

آپ نے فرمایا حضرت عباس کے کراہنے کے سبب سے۔ پس ایک شخص اسی جماعت کا گیا اور ان کی بندش ڈھیلی کر دی جس کی وجہ سے ان کا کراہنا موقوف ہو گیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اب میں عباس کے کراہنے کی آواز نہیں سنتا تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں نے (جا کر) ان کی بندش ڈھیلی کر دی ہے۔ جس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ (جاؤ) سب قیدیوں کے ساتھ یہی سلوک کرو عباسؓ نے یوم بدر میں اپنا اور (اپنے) دونوں بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دیا تھا۔ اس کے بعد اسلام لائے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبل ہجرت کے اسلام لا چکے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مکہ سے رسول اللہؐ کے پاس مشرکوں کی خبر لکھ کے بھیجا کرتے تھے اور جو مسلمان مکہ میں تھے ان لوگوں کو ان کی وجہ سے (بہت) تقویت تھی۔ اسلام پر قائم رہنے میں یہ ان کے معین و مددگار تھے جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا مکہ ہی میں رہنا مناسب ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں فرمایا تھا کہ اگر کوئی عباس کو پائے تو انہیں قتل نہ کرے کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہیں اور حجاج بن علاط کا بھی قصہ اسی پر شاہد ہے کہ یہ پہلے ہی سے مسلمان تھے ان سے (ایک دفعہ) نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تم آخر المہاجرین ہو جس طرح میں آخر الانبیاء ہوں ہمیں ابوفضل طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن سلمہ بن قاسم انصاری نے رفاعہ بن رافع بن خدیج کے بیٹے سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومصعب یعنی اسمعیل بن قیس بن زید بن ثابت نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے نبیؐ سے ہجرت کے لیے اجازت چاہی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے میرے چچا آپ وہیں رہیں جہاں ہیں (اسی میں مصلحت ہے) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر ہجرت ختم کر دے گا جیسا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کر دی ہے (پس انہوں نے آپ کے ارشاد پر اپنے ارادہ کو ملتوی کر لیا جب وقت آیا تو ہجرت کر

کے نبیؐ کے پاس چلے گئے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے پھر (اس روز سے) ہجرت منقطع ہوگئی۔ یہ غزوۂ حنین میں بھی شریک تھے اور رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ جس وقت کہ اور لوگ حنین سے شکست کھا کر بھاگ گئے ان کے اسلام لانے کے بعد رسول اللہؐ ان کی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے حضرت عباس قریشی عزیزوں کے ساتھ بہت صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور ان پر احسان کیا کرتے تھے یہ بہت ہی صائب الرائے تھے اور بہت ہی عقلمند تھے۔

نبیؐ نے فرمایا تھا کہ عباس بن عبدالمطلب تمام قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور اہل قریش کے ساتھ بہت ہی صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بزرگوں میں اب یہی باقی رہ گئے ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا کہ حضرت عباس ایک مرتبہ غصہ میں بھرے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے (اور میں وہیں تھا) تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کس وجہ سے آپ کو غصہ آیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ہم سے قریش کو کس بنا پر اس قدر تنفر ہے کہ جب وہ لوگ آپس میں ملتے ہیں تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ان لوگوں کی یہ حالت نہیں رہتی (اس کو سن کر) رسول اللہ ﷺ بھی غصہ میں آگئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور ان سے فرمایا کہ مجھ کو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہرگز کسی شخص کے قلب میں ایمان نہ داخل ہوگا تاوقتیکہ تم لوگوں سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نہ کریں اور اس کے بعد فرمایا کہ سب لوگ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کسی نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اس لیے کہ آدمی کا چچا مثل اس کے باپ کے ہوتا ہے اور ہمیں ابوقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی یحییٰ بن علی بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنالیا ہے جیسا کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنالیا تھا اور میرا مقام اور ابراہیم علیہ السلام کا مقام جنت میں آمنے سامنے ہوگا اور عباس بن عبدالمطلب کا مقام ہم دونوں کے درمیان میں ہوگا پس (کیا لطف کی بات ہے کہ) ایک مومن دو خلیلوں کے درمیان میں ہوگا۔ حضرت عباسؓ سے عبداللہ بن حارث، عامر بن سعد اور احنف بن قیس وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں ان میں سے ایک وہ ہے۔ جس کو ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن علی نے زائدہ سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباسؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ

میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھ کو کوئی دعا بتا دیجئے کہ جس کو میں پڑھا کروں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کریں۔ پھر میں دوسری بار آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو کوئی دعا بتلا دیجئے جس کو میں پڑھا کروں تو آپ نے یوں ارشاد فرمایا کہ اے عباس اے رسول اللہؐ کے چچا آپ اللہ تعالیٰ

سے دنیاو آخرت کی عافیت طلب کریں۔ ہمیں ابونصر یعنی عبدالرحیم بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ اور ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن ابی طاہر برکات بن خشوعی وغیرہ نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں حافظ ابوقاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ یعنی حسین بن محمد بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں استاد ابوقاسم قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحسین احمد بن محمد بن خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومعمر یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں دراوردی نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اسی شخص کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ ہمیں ابوفضل مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن طلحہ نے ابوسہل بن مالک سے انہوں ابن مسیّب سے انہوں نے سعد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم ایک دن نبیؐ کے ساتھ بقیع الخیل میں تھے کہ حضرت عباسؓ آپ کے سامنے آئے تو آپ نے (ہم لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر) فرمایا کہ یہ عباس تم لوگوں کے نبی کے چچا ہیں قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہیں۔ خشک سالی کے زمانہ میں جبکہ بہت بڑا قحط پڑا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس وقت حضرت عباس کا واسطہ دلا کر پانی برسنے کی دعا مانگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا زمین سرسبز ہوگئی (اس وقت) حضرت عمر نے فرمایا کہ واللہ یہ خدا کی طرف پہنچانے کے لیے اور اس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہیں اور حسان بن ثابت نے اسی واقعے کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں:

سأل الامام وقد تتابع جدبنا فسقی الغمام بغرة العباس

عم النبی وصنو والده الذی ورث النبی بذاک دون الناس

احیا الالہ بہ البلاد فاصبحت محضرة الاجناب بعد الیاس

امام (یعنی حضرت عمر) نے (خدا سے) دعا مانگی جبکہ ہم پر پے درپے قحط پڑے۔ پس حضرت عباس کے روئے (اقدس) کے طفیل میں پانی برسا۔ وہ عباس جو نبی کے چچا اور ان کے والد کے بھائی تھے۔ وہ عباس جنہوں نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی سے میراث میں پایا تھا۔ اللہ نے ان کی وجہ سے شہروں کو زندہ کر دیا پس وہ ہرے بھرے ہوگئے بعد اس کے کہ مایوس ہوگئے تھے۔

جب پانی برسنے لگا تو لوگ حضرت عباس کے جسم کو مسح کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مبارک ہو آپ کو اے ساقی حرمین۔ صحابی حضرت عباس کی بزرگی کی قدر کرتے تھے اور ان کو (ہر کام میں) مقدم سمجھتے تھے اور ان سے مشورے لیتے تھے اور ان کی رائے پر عمل کرتے تھے ان کی بزرگی اور شرف کے لئے یہی بات کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انہیں سے کی جاتی تھی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصبات میں ان سے زیادہ قریب کسی کو نہیں چھوڑا ان کے دس بیٹے تھے علاوہ بیٹیوں کے۔

بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ فضل، عبداللہ، قثم، عبیداللہ، عبدالرحمٰن، معبد، حارث، کثیر، عون، تمام۔ تمام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ حضرت عباس اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں رجب کی بارہویں تاریخ کو جمعہ کے دن ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے (کہ ان کی وفات) ۳۲ھ ہجری میں ماہ رمضان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے

سے دو برس پہلے ہوئی اور ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمانؓ نے پڑھائی اور بقیع میں دفن کئے گئے (اس وقت) ان کی عمر اٹھاسی سال کی تھی قد لمبا' خوبصورت تھے بدن گٹھا ہوا تھا دونوں طرف گیسو تھے۔ جب بدر کے دن قید ہو کر آئے (تو بوجہ طول قامت کے) سوائے عبداللہ بن ابی سلول کے اور کسی کا کرتہ ان کے بدن پر درست نہ ہوا لہٰذا لوگوں نے اس کا کرتہ لے کر ان کو پہنا دیا اسی وجہ سے جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو آنحضرت نے اس کے کفن کے لئے اپنا کرتہ دے دیا۔ حضرت عباس نے ستر غلام آزاد کئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۸۔ حضرت عباسؓ بن قیس حجری

حضرت عباسؓ بن قیس حجری۔ ان کے تذکرہ میں یحییٰ بن یونس نے لکھا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے ایسا ہی کیا ہے اور ان کے متعلق (آنحضرتؐ سے) کوئی روایت بیان نہیں کی یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور ان کا ذکر ابوبکر اسماعیلی نے (بھی) کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ قیس بن بدر حجری سے روایت کی ہے انہوں نے عباس بن قیس حجری نے انہوں نے نبیؐ سے ان مرویات میں روایت کی ہے (جس کو آنحضرت علیہ السلام اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بیان فرماتے تھے) کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے بیان فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میں نے تم لوگوں کو تین چیزیں ایسی دی ہیں جس کے تم سب مستحق نہ تھے (اول تو) یہ کہ جب تمہاری روح نکلنے لگتی ہے تو تم کو تمہارے ثلث مال میں اختیار دے دیا گیا ہے (جس کیلئے چاہو وصیت کر سکتے ہو) (دوم) یہ کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے حق میں اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کر لیتا ہوں (سوم) یہ کہ میں تمہارے عیبوں کو تم لوگوں پر چھپا دیتا ہوں۔ اگر میں ان عیبوں کو ظاہر کر دیتا تو لوگ تم کو (مرنے کے بعد ویسا ہی) ڈال دیتے دفن بھی نہ کرتے۔

۲۷۹۹۔ حضرت عباسؓ بن مرداس سلمی

حضرت عباسؓ بن مرداس بن ابی عامر بن جاریہ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن الحارث بن جبی بن الحارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ اور بعضوں نے ان کا نسب دوسری طرح بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوالہیثم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابوالفضل ہے۔ انہوں نے فتح مکہ کے کچھ دنوں پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ ان کے والد مرداس حرب بن امیہ کی (تجارت میں) شریک تھے (یعنی حرب بن امیہ نے ان کی محنت کے عوض کوئی حصہ مقرر کر کے اپنا شریک بنا لیا تھا) ان دونوں کو (قوم) جن نے قتل کر دیا تھا۔ دونوں کا قصہ مشہور ہے۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ تین آدمی یعنی طالب بن ابی طالب' سنان بن حارثہ مری اور مرداس (ایک مرتبہ) اپنے اپنے سمت سفر پر گئے اور تینوں راہ بھول گئے پھر نہ یہ خود ملے اور نہ ان کا کچھ حال معلوم ہوا (اس لئے خیال کیا گیا کہ ان کو اقوام جن نے مار ڈالا) عباس ان مولفۃ القلوب میں سے تھے جن کا اسلام آخر میں نہایت عمدہ ہو گیا تھا۔ یہ رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے تین سو سواروں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے پس یہ سب اسلام لے آئے اور ان کی (بقیہ) قوم بھی اسلام لے آئی جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو مولفۃ القلوب کے ساتھ حنین کے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا اس وقت مولفۃ القلوب کی گویا دو جماعتیں تھیں ایک تو مثل اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن وغیرہ کے کہ جن کو آنحضرتؐ نے سو سو اونٹ دیئے تھے دوسری وہ جماعت جس کو سو سو اونٹ سے کچھ کم دیئے تھے۔ عباس بن مرداس اسی دوسری جماعت سے تھے تو انہوں نے اس وقت یہ اشعار کہے۔

اتجعل نهبی نهب للعبید بین عیینه والاقرع
فما کان حصن ولا حابس یفوقان مرداس فی مجمع
وما کنت دون امرئ منهما ومن تضع الیوم لا یرفع
وقد کنت فی القوم ذاتدرأ فلم اعط شیئا ولم امنع
فصالاً فائل اعطیتها عدید قوائمها الاربع
وکانت نهابا تلافیتها بکری علی المهرفی الاجرع
وایقاظی القوم ان یرقدوا اذاهجع القوم لم اهجع

(کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ مال غنیمت میں میرا اور عبید کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان میں تقسیم کئے دیتے ہیں۔ حالانکہ نہ (اقرع) کے باپ ہیں اور نہ (عیینہ کے باپ) حابس میرے والد مرداس سے کسی مجمع میں فوقیت لے گئے تھے۔ اور نہ میں خود ان دونوں سے (کسی بات میں) کم ہوں۔ مگر آج جس کو آپ پست کر دیں گے وہ پھر (تا قیامت) عزت نہ پائے گا۔ اور بیشک میں (اپنی) قوم میں صاحب حکومت تھا۔ مگر میں نے (کبھی کسی کو) کوئی چیز بے استحقاق نہیں دی نہ (کسی کا حق) روکا میں نے اپنی قوم کو اونٹ کے بچے اور ہاتھی (دے دیئے) جو ہر طرح صحیح اور تندرست تھے۔ حالانکہ وہ مجھے لوٹ میں ملے تھے۔ میں نے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ریگستان میں حملہ کیا تھا اور میں نے قوم کو سوتے سے جگایا۔ سب لوگ سوتے تھے مگر میں سوتا نہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اشعار کو سن کر صحابہ سے فرمایا کہ جاؤ (اور اس کو کچھ زائد دے کر) میری بدگوئی سے اس کی زبان کو بند کر دو۔ چنانچہ انہوں نے عباس کو (اتنا) دیا کہ وہ راضی ہو گئے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سو اونٹ پورے کر دیئے۔ یہ عباس بہت اچھے شاعر تھے اور مشہور بہادر تھے چنانچہ عبدالملک بن مروان نے کہا ہے کہ شعر میں سب سے زیادہ بہادری دکھانے والے عباس بن مرداس ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں شعر

اقاتل فی الکتیبة لا ابالی افیها کان حتفی ام سواها

میں (دشمن کے) لشکر میں گھس کر لڑتا ہوں اور کچھ پرواہ نہیں کرتا جب تک کہ میں اس میں ہلاک ہو جاؤں۔ یا بچ جاؤں)

عباس بن مرداس ان لوگوں میں تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا۔ چنانچہ اسے کسی نے کہا کہ آپ شراب کیوں نہیں پیتے کہ جس کے باعث آپ کی قوت و بہادری اور بڑھ جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ صبح کو میرا شمار قوم کے سرداروں میں ہو اور شام کو میرا شمار قوم کے (چونکہ رواجاً شراب نوشی کا دستور شام کے وقت تھا اور شراب پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جو شخص دن کو عقلمند تھا وہ شراب پی کر شب کو بیوقوف ہو جاتا ہے۔) بیوقوفوں میں ہو۔ تمہیں خدا کی قسم میرے شکم میں کبھی کوئی ایسی چیز داخل نہ ہو گی جو میرے اور میری عقل کے درمیان حائل ہو جائے اور ان لوگوں میں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں اس شراب کو حرام سمجھ لیا تھا (حضرت) ابوبکر صدیق، عثمان بن مظعون، عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف اور قیس بن عاصم بھی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف میں بعض لوگوں کو کلام ہے (کہ یہ ان لوگوں میں نہیں ہیں) اور جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ان سب سے پہلے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا وہ عبدالمطلب بن ہاشم اور عبداللہ بن جدعان ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے شخص

جنہوں نے اپنے اوپر زمانہ جاہلیت میں شراب کو حرام کرلیا تھا۔ عامر بن ظرب عدوانی ہیں۔ اور بعض کا بیان ہے کہ یہ نہیں بلکہ وہ عفیف بن معدی کرب عبدی ہیں۔ عباس بن مرداس بصرہ کے اطراف وجوانب کے دیہات میں رہتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دمشق میں چلے گئے تھے اور وہاں ایک مکان (بھی) بنالیا تھا۔ ہمیں منصور بن ابی حسن فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالقاہر بن سری سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے والد عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب میں اپنی امت کے لئے مغفرت ورحمت کی دعا مانگی اور بہت مانگی۔ پس اللہ عزوجل کی طرف سے یہ ندا آئی کہ میں نے (تمہاری درخواست کو منظور) کیا اور تمہاری امت (کے کل گناہوں) کی مغفرت کردی مگر ظلم جو ایک دوسرے پر کیا کرتے ہیں معاف نہیں کیا اس کے بعد آپ نے پھر دوبارہ دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے پروردگار تو اس پر بھی قادر ہے کہ ظالم کے ظلم کو معاف کردے اور مظلوم کو اس کے ظلم کے عوض میں کچھ اور اچھی چیز دے دی اس شب میں دعا یہیں تک رہی مگر جب صبح ہوئی تو مزدلفہ کی صبح میں دعا کرتے تھے۔ پھر آپ نے امت کے لئے دعا کرنی شروع کی پس پھر تھوڑی ہی دیر میں آپ نے تبسم کیا تو آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں (آج) آپ نے ایسی حالت میں تبسم کیا کہ جس میں کبھی آپ تبسم نہ کرتے تھے کس وجہ سے آپ نے تبسم کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے (اس وقت) ابلیس عدواللہ کی حالت کو دیکھ کر تبسم کیا۔ جب اس کو اس کا علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو میری امت کے حق میں قبول کرلیا ہے اور میری امت کے مظالم کو (بھی) معاف کردیا ہے تو اس کی یہ حالت ہوئی کہ اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا ہلاک ہوا ہلاک ہوا۔ منصور بن ابی الحسن نے ایک دوسری مرتبہ یہ کہا کہ آنحضرت نے اپنے تبسم کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ اس ابلیس کے گھبرانے سے ہنس پڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۰۰۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن معدیکرب

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن معدیکرب۔ زبیدی۔ صحابی ہیں۔ ان کو مستغفری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا انشاء اللہ تعالیٰ ان کا پورا نسب ان کے والد کے ذکر میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۸۰۱۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ مولی بنی ہاشم

حضرت عباس رضی اللہ عنہ۔ یہ بنی ہاشم کے قدیم غلام تھے۔ انہوں نے نبیؐ کی صحبت پائی ہے۔ قیس بن ربیع نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے عباس سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ نے اس کو صاف کرکے (اس جگہ کو) زعفران سے لیپ دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۰۲۔ حضرت عبایہ رضی اللہ عنہ (ابوقیس)

حضرت عبایہ رضی اللہ عنہ۔ ان کی کنیت ابوقیس ہے ان کی حدیث روایت کے متعلق جریری نے قیس بن عبایہ سے انہوں نے اپنے والد

سے روزے کے متعلق روایت کی ہے۔ جریری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۰۳۔ حضرت عبایہ ؓ بن مالک انصاری

حضرت عبایہ ؓ بن مالک انصاری۔ غزوۂ موتہ کے دن لشکر اسلام کے بائیں صف میں تھے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (میدان جنگ میں) لوگ آئے پس مسلمانوں نے اپنی داہنی جانب ایک شخص کو (جو قبیلہ) عذرہ سے (تھے) کھڑا کیا جن کو لوگ قطبہ بن قتادہ کہتے تھے اور ایک شخص کو قبیلۂ انصار سے اپنی بائیں جانب کھڑا کیا ان کو لوگ عبایہ بن مالک کہتے تھے پس اس کے بعد لوگوں نے جنگ شروع کر دی۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے عبایہ کا نام عبادہ بتلایا ہے۔

۲۸۰۴۔ حضرت عبدالاعلیٰ ؓ بن عدی بہرانی

حضرت عبدالاعلیٰ ؓ بن عدی بہرانی۔ بہرانی۔ عبدالرحمٰن بن عدی بہرانی نے اپنے بھائی عبدالاعلیٰ بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے غدیر خم کے دن (حضرت) علی بن ابی طالب کو (اپنے پاس) بلایا اور (اپنے دست مبارک سے) ان کے سر پر عمامہ (یہ حدیث غریب ہے تاہم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ کا باندھنا محض اس لئے تھا کہ لوگ عمامہ باندھنے کا وہ طرز خاص سیکھ لیں جس کو آپ نے مسلمانوں کا شعار قرار دیا تھا۔) باندھا اور عمامہ کے شملہ کو کچھ پشت کی جانب لٹکا دیا۔ اس کے بعد (لوگوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرو اس لئے کہ عمامے اسلام کی نشانی ہیں۔ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان میں امتیاز دینے والے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۰۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بن خلف

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بن خلف۔ قریشی جمحی۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور (واقعہ) جمل کے روز شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۸۰۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی احمد بن جحش

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی احمد بن جحش۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ جب یہ پیدا ہوئے تو (بغرض برکت حاصل کرنے کے) نبی کی خدمت میں لائے گئے۔ پس آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمران نے مجمع بن یعقوب سے انہوں نے حسین بن ابی لبابہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی احمد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (جب) عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی یعنی ام کلثوم نے صلح (حدیبیہ) کے زمانہ میں ہجرت کی تو ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید (ان کی تلاش میں) نکلے یہاں تک کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے اور دونوں نے آپ سے اپنی ہمشیرہ کے بارے میں عرض کیا کہ آپ اس کو ہمیں واپس دیجئے۔ پس (اس وقت تو

حضرت نے بہ پاس عہد (حدیبیہ میں مشرکین سے یہ عہد ہوا تھا کہ اگر کوئی ان کا آدمی حضرت کے پاس آ جائے تو آپ واپس دے دیں اور جو کوئی مسلمان ان کے پاس چلا جائے تو وہ واپس نہ دیں۔) ان عورتوں کو واپس دے دیا مگر آئندہ کے لئے) آپ نے خاص کر عورتوں کی بابت اس معاہدہ کو فسخ کر دیا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت امتحان (اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آئیں تو ان کو جانچ لو اگر وہ سچے دل سے اسلام لائی ہوں تو پھر ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو۔) نازل فرمائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۰۷۔ حضرت عبداللہؓ بن اخرم

حضرت عبداللہؓ بن اخرم۔ اخرم کا اصلی نام ربیعہ ہے وہ بیٹے ہیں سیدان بن فہم بن غیث بن کعب بن عامر بن الجیم کے۔ تمیمی ہیں جیمی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے مغیرہ بن سعد بن الاخرم نے حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن داؤد نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میرے چچا عبداللہ نبیؐ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت عرفات میں تھے (پس) وہ کہتے تھے کہ (اژدہام کی وجہ سے) لوگ میرے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئے تو رسول اللہؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ ان کو پکارو (نہ معلوم) ان کی کیا حاجت ہے؟ (چنانچہ یہ حاضر ہوئے اور) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی کام بتلا دیجئے جو مجھ کو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر چہ تم نے (بظاہر) سوال میں بہت اختصار کیا ہے مگر (فی الواقع) تم نے بہت ہی طویل و عریض سوال کیا ہے (اچھا سنو) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور دوسروں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جس برتاؤ کا اپنے ساتھ کیا جانا تم کو پسند ہو۔ اس کو ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ حدیث سعد بن اخرم کے تذکرہ میں گزر چکی ہے اور اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ اور ان دونوں نے اس کو اعمش سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کیا ہے اور ابن نمیر نے بھی کہا ہے کہ اس حدیث میں اعمش نے شک کیا ہے کہ مغیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے یا اپنے چچا سے۔

۲۸۰۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ادرع

حضرت عبداللہؓ بن ادرع بن زید بن العطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس۔ انصاری اوسی۔ بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام ازعر بیان کیا ہے یہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور ان کے والد ابو حبیبہ غزوۂ بدر اور نیز اور غزوات میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابن ابی داؤد سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے محمد بن اسمٰعیل بن مجمع انصاری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) ہم لوگ مسجد قباء میں (ایسے حال میں) گئے (کہ آنحضرت وہاں رونق افروز تھے) پس میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا اور (بقیہ) لوگ (حلقہ باندھ کر) آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ اس کے بعد میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ اٹھے اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہے۔

۲۸۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ارقم

حضرت عبداللہؓ بن ارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ قرشی زہری۔ حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول اللہ ان کے والد ارقم کی پھوپھی تھیں اور ان کی والدہ امیمہ ہیں جو حرب بن ابی ہمہمہ بن عبدالعزی فہری کی لڑکی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ عمرہ ہیں جو اوقص بن ہاشم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے سال میں اسلام قبول کیا تھا۔ یہ رسول اللہؐ و (نیز) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے میر منشی (یعنی لکھنے پڑھنے کا کام آپ کی طرف سے کرتے تھے یہ کام آپ نے یکے بعد دیگرے بہت لوگوں سے لیا) تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق دیئے تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو بیت المال کا حاکم بنا دیا تھا اور حضرت عمرؓ بعد حضرت عثمانؓ نے (بھی) ان کو بیت المال کا حاکم بنایا مگر تھوڑے دنوں بعد انہوں نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تو انہوں نے ان کے استعفیٰ کو منظور کر لیا۔ جس وقت رسول اللہؐ نے ان کو کاتب بنایا تھا اسی وقت سے آپ کو ان کی امانت اور دیانت پر زیادہ وثوق تھا۔ چنانچہ ان کی امانت ہی کی وجہ سے (آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ) جب کسی بادشاہ کے پاس کوئی خط لکھوا کر روانہ فرماتے تو انہیں سے فرما دیتے کہ مہر لگا دو پھر کسی دوسرے سے اس کو نہ پڑھواتے تھے۔ امام مالک نے بیان کیا ہے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ایک خط نبیؐ کے پاس آیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اس کا جواب لکھ دے گا پس عبداللہ بن ارقم نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں لکھ دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے جواب لکھ کر (فوراً) نبیؐ کی خدمت میں حاضر کیا تو آپ نے اس کو بہت ہی پسند فرمایا اور اس کو بھیج دیا۔ اس وقت حضرت عمرؓ وہیں موجود تھے ان کو عبداللہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے مقصود کو پورا ادا کر دیا۔ چنانچہ جب (حضرت) عمرؓ خلیفہ ہوئے تو عبداللہ کو بیت المال کا حاکم بنایا۔ اور مالک نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ جب عبداللہ بیت المال کے محاسب تھے تو حضرت عثمانؓ نے تین ہزار درہم ان کو بطور انعام کے دیئے مگر انہوں نے انکار کر دیا اور نہ لیا۔ اور عمرو بن دینار کا (یہ) قول ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ان کو تین لاکھ درہم دیئے مگر انہوں نے قبول نہ کیا انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے اللہ کے لئے یہ کام کیا ہے میرا اجر اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے (ایک دفعہ) فرمایا تھا کہ اگر تم میں بھی وہ سوابق (حضرت فاروقؓ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر شخص کو بقدر اس کے سوابق اسلامیہ کے عہدہ دیتے۔ سوابق سے مراد قدیم الاسلام ہونا، ہجرت کرنا، انصار میں سے ہونا وغیرہ وغیرہ۔) ہوتے جو اوروں میں ہیں تو میں کسی کو تم پر مقدم نہ کرتا۔ اور حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن ارقم سے زیادہ خدا کا خوف کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ عبداللہ اپنی وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ نماز قائم ہوئی تو انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا حالانکہ وہاں کے امام خود ہی تھے اور یہ کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب نماز قائم ہو جائے اور کسی کو پاخانہ جانے کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فراغت حاصل کر لے۔ اس کو شعبہ، ثوری، دونوں حماد، معمر، ابن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہم نے ہشام بن عروہ سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ایک

روایت کے مطابق وہیب' شعیب بن اسحاق اور ابن جریج نے اس کو ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ابواسود نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کی ہے اور اس کو ابو معشر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن اسحٰق

حضرت عبداللہؓ بن اسحٰق۔ ان کا لقب اعرج تھا۔ حاجب بن ابان کے دادا تھے ان کا ایک پیر رسول اللہؐ کے ہمراہ (کسی غزوہ میں) زخمی ہو گیا تھا (جس کی وجہ سے کجی آ گئی تھی) تو رسول اللہؐ نے ان کا نام ہی اعرج رکھ دیا۔ عبدالملک بن ابراہیم نے حاجب بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام عبداللہ بن اسحاق تھا اور ان کا ایک پیر رسول اللہؐ کے ہمراہ (کسی غزوہ میں) زخمی ہو گیا تھا تو آنحضرتؐ نے ان کا نام ہی اعرج رکھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابن نعیم نے لکھا ہے۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے حاجب بن ابان کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ مگر حدیث میں حاجب بن عمرو ہیں۔

۲۸۱۱۔ حضرت عبداللہؓ بن اسعد

حضرت عبداللہؓ بن اسعد۔ زرارہ۔ انصاری۔ ان کے والد کی کنیت ابوامامہ ہے۔ ان کا پورا نسب ان کے والد (ابوامامہ) کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ یحییٰ بن بکیر نے جعفر احمر سے انہوں نے ہلال صراف سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابو کثیر انصاری نے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل کر کے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ جب مجھ کو (معراج میں) آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو میں ایک موتیوں کے محل تک پہنچایا گیا جس کا فرش سونے کا تھا چمک رہا تھا۔ (وہاں) اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے) مجھ کو علی کے تین خصائل (حمیدہ) کی خبر دی (اول تو) یہ کہ علی مسلمانوں (غالباً یہ اس موقع کی حدیث ہے جب کچھ لوگوں نے آپ سے حضرت علی مرتضیٰ کی شکایت کی تھی مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے وقت میں وہ ایسے ہوں گے یہ کہ ہر وقت وہ ایسے ہی تھے تاکہ شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی ان کا افضل ہونا لازم آئے۔ کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کے زمانے میں یقیناً یہ صفت ان میں نہ تھی پس معلوم ہوا کہ ہر وقت مراد نہیں ہے۔) کے سردار ہیں (دوم) یہ کہ متقیوں کے امام ہیں (سوم) یہ کہ غر محجلین (غر محجلین ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کے ہاتھ پیر اور منہ روشن ہوں یہ لقب خاص امت محمدیہ کا ہے کیونکہ ان کے اعضائے وضو قیامت میں روشن ہوں گے۔) کے رہبر ہیں۔ اور اس کو ابوغسان وغیرہ نے جعفر سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوغسان نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال وزان سے انہوں نے انصار کے کسی شخص سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے۔ اور اس کو عمران بن حصین نے یحییٰ بن علاء سے انہوں نے ہلال وزان سے انہوں نے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے یہ کہا ہے کہ عبداللہ بن ابی امامہ وہ اسعد بن زرارہ ہیں۔

۲۸۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن اسقع

حضرت عبداللہؓ بن اسقع۔لیثی۔ان کی حدیث کو ابن شہاب نے مغیرہ بن زیاد سے انہوں نے مکحول سے مرسل کر کے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۱۳۔ حضرت عبداللہؓ بن اسود سدوسی

حضرت عبداللہؓ بن الاسود بن شعبہ بن علقمہ بن شہاب بن عوف بن عمرو بن الحارث بن سدوس۔سدوسی۔ان کا نسب ابواحمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔یہ وفد بن کر (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے تھے۔محمد بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن اسود سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک قریہ سے (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں نکلے اور ہم لوگوں کے ساتھ بنی عمیر کے باغوں کی عمدہ کھجوریں تھیں یہاں تک کہ ہم سب رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے پس ہم نے وہ کھجوریں اس دستر خوان پر جو آپ کے سامنے بچھا تھا رکھ دیں آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس قسم کی کھجوریں ہیں؟ تو ہم نے عرض کیا جذامی (قسم کے ہیں) تو آپ نے دعا فرمائی کہ اے خدا جذامی میں برکت دے اور اس باغ میں برکت دے جس باغ سے یہ کھجوریں آئی ہیں اس لئے قتادہ نے بیان کیا ہے کہ (قبیلہ) ربیعہ کے چار شخصوں نے ہجرت کی تھی (ان کے نام یہ ہیں) بشیر بن حصاصیہ۔عمرو بن تغلب۔عبداللہ بن اسود اور فرات بن حیان۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن اسود مزنی

حضرت عبداللہؓ بن اسود۔مزنی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے ان کو خمخام کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔اور ممکن ہے کہ وہی عبداللہ سدوسی ہوں جن کو لوگوں نے بیان کیا مگر بات یہ ہے کہ ابن مندہ نے ان کو مزنی بیان کیا ہے اور مزینہ سدوس کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ الفاظ ابوموسیٰ کے ہیں اور انہوں نے خود خمخام بن الحارث بکری کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مخالد بن خمخام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد بکر بن وائل کے وفد میں قبیلہ سدوس کے چار اشخاص کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے گئے تھے (ان چاروں کے نام یہ ہیں) بشیر بن حصاصیہ۔فرات بن حبان عجلی۔عبداللہ بن اسود مزنی۔یزید بن ظبیان۔پس یہ صاف دلالت کر رہا ہے کہ مزنی کاتب کی غلطی سے لکھا گیا اس لئے کہ ان کو کہیں قبیلہ بکر سے گردانا گیا ہے اور کہیں قبیلہ سدوس سے اور قبیلہ سدوس بھی بکر ہی کا ایک قبیلہ ہے پس مزنی کو یہاں پر کوئی دخل نہ ہوا۔پس صحیح یہی ہے کہ یہ عبداللہ وہی عبداللہ ابن اسود ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۵۔ حضرت عبداللہؓ بن اصرم

حضرت عبداللہؓ بن اصرم۔ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مدائنی سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عبدعوف بن اصرم بن عمرو بن شعیثہ بن ہزم بن رویبہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا عبدعوف تو آپ نے فرمایا کہ

(عبدعوف نہیں) بلکہ تم عبداللہ ہو اس کے بعد یہ اسلام لے آئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۱۶۔ حضرت عبداللہؓ بن اعور

حضرت عبداللہؓ بن اعور۔ بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام اطول بیان کیا ہے۔ یہ حرمازی ہیں اور مازنی ہیں۔ اس لئے کہ یہ (قبیلہ) بنی مازن بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ یہ شاعر ہیں اعشیٰ مازنی کے ساتھ مشہور ہیں۔ ہمزہ کے باب میں (ان کے لقب) اعشیٰ کے تذکرہ میں اس سے زیادہ (ان کے احوال) گزر چکے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا لقب نام سے زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن اقرم

حضرت عبداللہؓ بن اقرم بن زید۔ خزاعی ان کی کنیت ابومعبد ہے ان سے ان کے لڑکے عبیداللہ نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) میں اپنے والد کے ہمراہ (قبیلہ) نمرہ کی ہموار زمین میں (کھڑا) تھا یکایک ہماری طرف سے سواروں کی (ایک) جماعت گزری اور ان لوگوں نے وہیں قیام کر دیا۔ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ تم ہمارے مویشیوں کو دیکھتے رہو۔ میں ان سواروں کے پاس جا کر ان سے کچھ پوچھ گچھ کروں گا چنانچہ میرے والد ان کے پاس گئے اور ان کے ساتھ میں بھی گیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہؐ اس قافلہ میں ہیں (اور آپ نماز پڑھ رہے ہیں) پس میں حالت سجدہ میں رسول اللہؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی کو (خوب اچھی طرح) دیکھتا تھا ابن عیینہ ابن مبارک عبدالرزاق وکیع اور ابواسامہ وغیرہ نے اس کو داؤد سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور اس کو عبدالحمید بن سلیمان نے (قبیلہ) بنی اقرم کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن مغیرہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ ابوامیہ کا نام حذیفہ تھا یہ بھائی تھے ام سلمہ زوجہ نبیؐ کے اور ان کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب تھیں جو رسول اللہؐ کی پھوپھی تھیں۔ ان کے والد ابوامیہ زادالرکب کے لقب سے مشہور تھے۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ قریش میں زادالرکب تین شخص (ایک) زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب بن عبدمناف جو غزوۂ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوئے (دوسرے) مسافر بن ابی عمرو بن امیہ (تیسرے) ابوامیہ بن مغیرہ۔ یہ اس لقب میں سب سے زیادہ مشہور ہیں ان لوگوں کے زادالرکب کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی ان کے ساتھ مسافرت کرتا تو اس کا خرچ انہیں کے ذمہ ہوتا۔ مصعب اور عدوی کا بیان ہے کہ قریش سے ابوامیہ کے سوا کوئی دوسرا زادالرکب کے ساتھ مشہور نہیں ہوا یہ عبداللہ بن ابی امیہ (اسلام لانے کے قبل) مسلمانوں پر بہت سختی کیا کرتے تھے اور رسول اللہؐ کی مخالفت کیا کرتے تھے انہوں نے آنحضرت سے ارشاد فرمایا تھا:

لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفْجُرَلَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوْعًاo اَوْتَکُوْنَ لَکَ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ. (الاسراء: ۹۰-۹۱)

ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ ہمارے لئے کوئی چشمہ جاری کر دیں یا آپ کے لئے کوئی باغ کھجوروں کا (غیب سے پیدا) ہوجائے۔

یہ (ابتدا ہی سے) رسول اللہؐ کے ساتھ بہت عداوت رکھتے تھے اور فتح مکہ تک یہی حالت رہی۔ فتح مکہ کے کچھ روز قبل یہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں روانہ ہوئے (اور آپ مدینہ سے آرہے تھے) پس دونوں نے نبیؐ سے راستہ ہی میں ملاقات کی۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن ابی امیہ رسول اللہؐ سے نیق العقاب میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے ملے تو ان دونوں نے آپ کے پاس جانے کی درخواست کی مگر آپ نے اجازت نہ دی۔ پس حضرت ام سلمہ نے (بطور سفارش) آنحضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ابوسفیان تو آپ کے چچازاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی ہیں اور عبداللہ بن ابی امیہ آپ کے سسرالی رشتہ دار ہیں (پھر آپ کیوں اجازت نہیں دیتے؟) تو آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو ان دونوں کی کوئی ضرورت نہیں میرے چچازاد بھائی نے تو میری آبروریزی کی اور میرے سسرالی رشتہ دار نے جو گفتگو مکہ میں مجھ سے کی وہ کی (مگر) پھر آپ نے دونوں کو اجازت دے دی چنانچہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے اور دونوں کے اسلام (بھی) اچھے ہو گئے۔ عبداللہ مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوئے اور حنین اور طائف میں شریک ہوئے۔ طائف ہی میں کسی نے ان کو تیر مارا پس اسی روز ان کی وفات ہوگئی۔ انہیں سے ہیت نامی مخنث نے جو حضرت ام سلمہ کے پاس تھا یہ کہا تھا کہ اے عبداللہ اگر اللہ تعالیٰ طائف کو فتح کرادے گا تو میں تم کو غیلان کی لڑکی کے پاس لیجاؤں گا جو بہت موٹی تازی ہے کہ سامنے اس کے شکم میں چار بل پڑتے ہیں اور پیچھے (سے دیکھو تو) آٹھ بل (معلوم) ہوتے ہیں۔ پس نبیؐ نے حضرت ام سلمہ سے فرمادیا کہ مخنث لوگ ہرگز تم لوگوں کے پاس نہ آیا کریں۔ مسلم بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو ام سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑا پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ آپ اس کپڑے کو اپنے جسم پر لپیٹے ہوئے تھے اور اس کا ایک سرا اس شانہ پر اور دوسرا سرا دوسرے شانہ پر ڈالے ہوئے تھے اور ایسا ہی ابوالزناد نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے۔ مگر یہ غلط ہے کیونکہ عروہ نے عبداللہ بن ابی امیہ کے زمانے کو نہیں پایا ہے ہاں انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے اور اس کو اصحاب ہشام نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے اور یہ مشہور ہے۔

۲۸۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن وہب

حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن وہب۔ بنی اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے حلیف تھے اور ان کے بھانجے تھے یہ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے ان کو واقدی نے ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۲۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن انس

حضرت عبداللہ ؓ بن انس۔ ان کی کنیت ابو فاطمہ ہے۔ اسدی ہیں۔ ان کا ذکر ہمزہ کے باب میں گزر چکا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے زہرہ بن معبد یعنی ابو عقیل نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور ابو عمرو (نیز) ابو احمد عسکری نے ان کو ازدی قرار دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۲۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن انیس

حضرت عبداللہ ؓ بن انیس۔ اسلمی۔ ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ایک صحابی نبیؐ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں جو انہوں نے نبیؐ سے سنی ہے اور میں نے اس کو آنحضرتؐ سے نہیں سنا پس میں ایک ماہ کی مسافت طے کر کے ان کے پاس ملک شام میں گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبداللہ بن انیس ہیں (میں ان کے مکان پر گیا) اور اندر کہلا بھیجا کہ جابر آپ کے دروازے پر کھڑا ہے۔ وہ شخص اندر سے واپس آ کر مجھ سے پوچھنے لگا کیا آپ جابر بن عبداللہ ہیں۔ میں نے جواب دیا ہاں یہ خبر سنتے ہی عبداللہ بن اُنیس باہر نکل آئے اور انہوں نے مجھ سے اور میں نے اُن سے معانقہ کیا۔ میں نے کہا کہ سنا ہے آپ نے ظلم کے متعلق رسول اللہؐ سے ایک حدیث سنی ہے جو میں نے آنحضرت سے نہیں سنی مجھے خیال ہوا کہ میں مرجاؤں یا آپ کی وفات ہو جائے (اور میں محروم رہ جاؤں اسی حدیث کے لئے یہاں آیا ہوں) انہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگ (یا آپ نے فرمایا سب بندے) برہنہ بدن اور برہنہ پا اور غیر مختون اور تہی دست روز محشر (حاضر) ہوں گے پھر اللہ انہیں ندا دے گا ایسی آواز سے کہ جس طرح اس کو قریب کے لوگ سنیں گے اسی طرح اس کو دور کے لوگ بھی سنیں گے (اللہ فرمائے گا) میں بادشاہ ہوں میں جزا دینے والا ہوں (سنو) کوئی جنتی جنت میں جا نہیں سکتا اس حال میں کہ کوئی دوزخی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو اور نہ کوئی دوزخی دوزخ میں جا سکتا ہے اس حال میں کہ کوئی جنتی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو جب تک میں قصاص نہ دلا دوں یہاں تک کہ ایک طمانچہ کا بھی قصاص دلاؤں گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ (یا رسول اللہ) قصاص کیونکر دلایا جائے گا؟ وہاں تو ہم تہی دست ہوں گے حضرت نے فرمایا نیکیوں اور برائیوں سے قصاص دلایا جائے گا (یعنی ظالم کی نیکیاں بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دی جائیں گی اور مظلوم کی برائیاں ظالم کے سر رکھی جائیں گی) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے ان کو اور عبداللہ بن انیس جہنی کو ایک ہی باب میں بیان کیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونوں کو دو بتلایا ہے اور دونوں کو دو ترجمہ میں بیان کیا ہے اور میں نے دونوں کو (ایک ہی ترجمہ میں) جمع کر دیا ہے اور دونوں سے اُسی حدیث کو بیان بھی کیا ہے جس کو ان لوگوں نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے یہ بیان کیا ہے کہ ابو حاتم نے ان کے اور ابن انیس جہنی کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۲۸۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس جہنی

حضرت عبداللہؓ بن انیس۔ جہنی ثم انصاری۔ بنی سلمہ انصاری کے حلیف تھے۔ اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ خاندان برک بن وبرہ ہیں جو کہ کلب بن وبرہ قضاعی کے بھائی تھے۔ و نیز کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں۔ انیس بن سعد بن حرام بن خبیب بن مالک بن غنم بن کعب بن تیم بن نفاثہ بن ایاس بن یربوع بن البرک بن وبرہ کے۔ برک بن وبرہ کی اولاد جہینہ میں داخل ہوگئی تھی۔ عبداللہ مہاجر انصاری عقبی تھے۔ غزوۂ بدر اور احد و نیز ان دونوں کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے اور ابن اسحاق کا قول ہے کہ وہ (قبیلہ) قضاعہ سے تھے اور بنی نابی کے حلیف تھے جو کہ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ قبیلہ جہینہ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے اور بعض کا قول کہ وہ (خود) قبیلۂ انصار سے تھے۔ کلبی کا قول ان سب قولوں کا جامع ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے نسب کے اعتبار سے خاندان برک بن وبرہ سے قرار دیا ہے اور چونکہ برک بن وبرہ کی اولادیں جہینہ میں داخل ہوگئی تھیں۔ لہٰذا سب جہنی کہلانے لگے اور چونکہ انصار کے حلیف تھے انصاری کہلانے لگے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے ان سے ان کی اولادوں نے یعنی عطیہ، عمرو، ضمرہ، عبداللہ، جابر بن عبداللہ اور بشر بن سعید نے حدیث روایت کی ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ میرا مکان فاصلہ پر ہے تو آپ اُس رات کو بتلا دیجئے کہ میں بھی اُس شب میں حاضر ہوں جس پر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تیئسویں تاریخ کی شب میں آنا یہ ان لوگوں میں ہیں جو لوگ بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا کرتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو قاسم یعنی نصر بن احمد بن المرجی نے خبر دی ہو کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن المثنی نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے محمد بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے عبداللہ بن انیس سے روایت کر کے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑھ کر شرک اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانی ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب کوئی مچھر کے پر کے مقدار بھی جھوٹی قسم کھاتا ہے تو اُس کے دل میں قیامت تک سیاہی بیٹھ جاتی ہے۔ ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی تھی۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے ان کو اور اُن عبداللہ کو جو ان سے پہلے ہیں ایک ہی ترجمہ میں لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ میرے نزدیک دونوں ایک ہی ہیں اور اس ترجمہ میں ابو عمر کا یہ قول کہ عبداللہ جہنی سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بھی دونوں کو ایک ہی شمار کر رہے ہیں۔ اگر پہلے میں ابن مندہ کا اسلمی کہنا غلط نہیں تو (فی الواقع) یہ دونوں دو ہیں۔ اس لئے (کہ اب) اس کلام کی صحت میں کوئی گفتگو نہیں کہ وہ اسلمی ہیں اور کسی عالم نے عبداللہ ثانی کو اسلمی بیان نہیں کیا۔ بلکہ علماء نے ان کو انصاری اور جہنی اور قضاعی بیان کیا ہے۔ برک بن وبرہ اور جہینہ قبیلۂ قضاعہ سے ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۲۸۲۳۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس زہری

حضرت عبداللہؓ بن انیس۔ زہری۔ ان کا ذکر ابن ابی علی نے کیا ہے اور انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حسن بن

عبدالاعلی یوسی صنعانی سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن اُنیس زہری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے جو کسی چیز میں لٹکی ہوئی تھی۔ آپ نے اُس کے منہ کو کھولا اور کھڑے ہی کھڑے اُس مشک سے پانی نوش فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو جسے ابو غالب الکوشیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ریذہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا اور دوسرے نے عبدالرزاق کی سند سے بیان کیا ہے مگر اُن کی سند میں زہری کا لفظ نہیں ہے اور ان کے تذکرہ کو عبداللہ بن اُنیس جہنی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔

۲۸۲۴۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس

حضرت عبداللہؓ بن انیس یا ابن انس۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابو عبداللہ نے ہزال کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے انہیں کے تیر سے ماعز رجم کے وقت مقتول ہوئے تھے۔ ممکن ہے کہ یہ عبداللہ بھی جہنی ہوں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۲۵۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس عامری

حضرت عبداللہؓ بن انیس۔ عامری۔ یعلیٰ بن اشدق نے عبداللہ بن اُنیس بن المنتفق بن عامر سے جو کہ نبیؐ کی خدمت میں وفد بن کر گئے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں آپ کے حضور گیا اور آپ کو اپنی قوم کے اسلام لانے کی خوشخبری دی تو آپ نے فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو چنانچہ صبح ہوتے ہی بنی عامر کا پورا قبیلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب نے اسلام ظاہر کیا۔ پس رسول اللہؐ نے تین بار یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل بنی عامر کے ساتھ بھلائی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن اوس بن قیظی

حضرت عبداللہؓ بن اوس قیظی۔ یہ عرابہ اور کباثہ کے بھائی تھے۔ ابو عمر نے ان کے تذکرہ کو مدرجاً اُن کے والد اوس بن قیظی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد میں اپنے والد اور اپنے بھائی کباثہ کے ہمراہ شریک تھے۔

۲۸۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن اوس بن وقش

حضرت عبداللہؓ بن اوس بن وقش بن الخزرج۔ انصاری خزرجی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان سے کوئی روایت مروی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی۔ انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ بدر میں) قبیلۂ بنی طریف بن الخزرج سے عبداللہ بن اوس بن وقش تھے۔ ابن مندہ نے ان کو ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کا نسب یوں ہے۔ عبداللہ بن سعد بن اوس بن وقش۔ اور بعض لوگوں نے عبداللہ بن حق کہا ہے اور بعض نے یوں بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن احق بن اوس بن وقش اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کر کے اصحاب بدر کے ناموں میں یوں بیان کیا ہے کہ اس میں عبداللہ بن احق بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج (بھی) تھے۔ بعض متاخرین نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ اس میں عبداللہ بن

اوس (بھی) تھے اور اُن کے والد کو خواہ ان کا نام حق ہو یا احق (درمیان) سے چھوڑ دیا۔
میں کہتا ہوں جس کو ابن مندہ نے یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے صحیح ہے ایسا ہی میں نے بھی اس کو روایت کیا ہے جیسا کہ پہلے ترجمہ میں گزر چکا ہے۔ پس (اب) ابنِ مندہ کی کوئی خطا نہیں اس لئے کہ یونس نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے یوں روایت کی ہے۔ عبدربہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف۔ اور اس کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے یوں روایت کیا ہے عبداللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ پس یہ اختلاف درحقیقت ابن اسحاق سے ہوا ہے تو اس میں ابن مندہ کی کیا خطا ہو سکتی ہے؟ یہ عبداللہ اور سعد بن عبادہ ثعلبہ بن طریف میں جا کر مل جاتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عبداللہ بن سعد کے تذکرہ میں ذکر کیا جائے گا۔

۲۸۲۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی

حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی۔ ابواوفی کا نام علقمہ ہے۔ وہ بیٹے ہیں خالد بن الحارث بن ابی اسید بن رفاعۃ بن ثعلبۃ بن ہوازن بن اسلم کے۔ اسلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابومعاویہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابوابراہیم ہے اور بعض کا بیان ہے کہ ابومحمد ہے یہ صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعت الرضوان میں (بھی) شریک تھے۔ و نیز غزوۂ خیبر اور اُس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ ہمیشہ مدینہ میں رہے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو کوفہ میں چلے گئے۔ کوفہ میں نبیؐ کے صحابیوں میں آخری صحابی یہی باقی رہ گئے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی کے بازو پر ایک ضرب (کا داغ) دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ ضرب حنین کے دن مجھے لگی تھی۔ میں نے پوچھا کیا آپ آنحضرتؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ اور بعض لوگوں نے اس کے علاوہ اور کچھ بیان کیا ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب (جن لوگوں نے واقعہ حدیبیہ میں درخت کے نیچے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی ان کو اصحاب شجرہ بھی کہتے ہیں اور اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہیں۔) شجرہ ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اُس وقت آٹھواں حصہ مہاجرین میں قبیلہء اسلم کا تھا اسمٰعیل بن ابی خالد، شعبی، عبدالملک بن عمیر، ابواسحاق شیبانی، حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل وغیرہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابویعفور عبدی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفی سے ٹڈی کے حلت و حرمت کا سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ چھ غزوات کیے ہیں اُس میں ہم لوگ ٹڈی بھی کھاتے تھے ایسا ہی اس کو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اس کو (امام) ثوری نے ابویعفور سے نقل کر کے (یوں) روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں نے (آنحضرت کے ہمراہ) سات غزوات کیے اور ہمیں ابوعبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ بلدی وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن اسمٰعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ بن عمرو نے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسحاق نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن ابی نضر سے جو کہ عمرو بن عبداللہ کے غلام تھے اور انہوں نے اُن کو مکاتب

بنا دیا تھا روایت کر کے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے پاس عبداللہ بن اوفی نے ایک خط لکھ کر بھیجا تھا (جس کا مضمون یہ تھا کہ) رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ عبداللہ بن ابی اوفی کی وفات بمقام کوفہ ۸۶ھ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نابینا ہونے کے بعد اُن کی وفات ۸۷ھ ہجری میں ہوئی۔ یہ اپنے داڑھی اور سر کے بالوں میں مہندی کا خضاب لگاتے تھے۔ ان کے (بالوں کے) دو گیسو تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۲۹۔ حضرت عبداللہؓ بن بحینة

حضرت عبداللہؓ بن بحینة۔ بحینة اُن کی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں۔ حارث بن المطلب بن عبد مناف کی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ ازدیہ تھیں۔ ان کے والد کا نام مالک ہے وہ بیٹے ہیں قشب ازدی کے جو کہ (قبیلہ) ازدشنوءہ سے تھے۔ یہ قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے اور صحابی بھی تھے۔ کبھی یہ اپنے والد اور والدہ کی طرف ایک ہی دفعہ منسوب کیے جاتے ہیں اس وقت میں ان کا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ عبداللہ بن مالک بن بحینة۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ بہت ہی عابد و فاضل شخص تھے۔ تمام سال روزہ رکھتے تھے۔ انہوں نے (مقام) بطن ریم میں (جا کر) جو مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے تذکرہ کو ابو عمر نے ان کی کنیت ہی میں لکھا ہے اس لئے کہ یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ عبداللہ بن مالک کے تذکرہ میں بھی آئے گا۔ اس لئے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو وہیں ذکر کیا ہے۔

۲۸۳۰۔ حضرت عبداللہؓ بن بدر مدنی

حضرت عبداللہؓ بن بدر بن بعجہ بن زید بن معاویہ بن خشان بن سعد بن ودیعہ بن عدی بن غنم بن الربعة بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی مدنی۔ ان کا نام (قبل اسلام کے) عبدالعزیٰ تھا مگر رسول اللہؐ نے (بعد اسلام کے) عبداللہ رکھ دیا تھا۔ ان کی کنیت ابو بعجہ تھی۔ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو فتح مکہ میں قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے۔ ان سے ان کے لڑکے بعجہ اور معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بعجہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن بدر سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے (عاشورا کے دن) لوگوں سے فرمایا تھا کہ یہ دن عاشورا کا ہے سب لوگ اس میں روزہ رکھو۔ ایک شخص نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے عرض کیا کہ (یا رسول اللہؐ) میں نے اپنی قوم کو تو ایسے حال میں چھوڑا ہے کہ اس میں سے بعض صائم تھے اور بعض غیر صائم۔ ان پر نبیؐ نے جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور جو غیر صائم ہو اُس سے کہہ دو کہ اس روزہ کو پورا کر لے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعجہ کی وفات حضرت قاسم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ہو چکی تھی۔ ان کا ایک لڑکا تھا اُن کو لوگ معاویہ کہتے تھے اُن سے دراوردی نے حدیث (بھی) روایت کی ہے۔

خشان: خاء پر زیر اور شین کے ساتھ۔

ودیعہ: واؤ پر زبر اور دال پر زیر کے ساتھ ہے۔

۲۸۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن بدر

حضرت عبداللہؓ بن بدر ان کا نسب پورا نہیں بیان کیا گیا۔ حضرمی نے ان کا ذکر مفاریدمیں لکھا ہے اور سلیمان بن احمد نے معجم

میں۔ ہمیں ابوموسیٰ بن ابی بکر مدینی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے شعبہ سے انہوں نے ابوجویریہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن بدر کو نبیؐ سے نقل کر کے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ معصیت میں نذر نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۳۲۔ حضرت عبداللہؓ بن بدیل

حضرت عبداللہؓ بن بدیل بن ورقاء بن عبدالعزی۔ خزاعی۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ سے پہلے اسلام لا چکے تھے اور قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ پہلی بات صحیح ہے، یہ فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں شامل تھے ان کے کھجور کے کثیر باغات تھے انہوں نے اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن نے حضرت علی کے ہمراہ صفین میں مقاتلہ کیا تھا۔ یہ بہادر شخص تھے حضرت علی کے افضل و خاص شاگردوں میں تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن عامر کے ہمراہ ہو کر ۲۹ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اہل اصبہان سے مصالحت کی تھی۔ شعبی نے بیان کیا ہے کہ (واقعہ صفین) میں ان کے (بدن) پر دو زرہ اور دو تلواریں تھیں اسی کے ساتھ اہل شام سے مقاتلہ کرتے تھے اور یہ کہتے تھے

لم یبق الا الصبر و التوکل ثم التمشی فی الرعیل الاول
مشی الجمال فی حیاض المنهل واللہ یقضی مایشاء و یفعل

"اب صرف یہ باقی رہ گیا ہے کہ صبر اور توکل کیا جائے۔ اور پہلے قافلہ کے ساتھ کوچ کیا جائے قافلہ سیراب کرنے والے حوضوں پر پہنچ گیا اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور کرتا ہے"۔

یہ برابر مقاتلہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ کے پاس پہنچ گئے (اتنے میں) اہل شام نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور قتل کر دیا۔ جب حضرت معاویہ نے ان کی نعش کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ قسم خدا کی اگر قبیلہ خزاعہ کی عورتیں قدرت پاتیں تو وہ بھی ہم سے مقاتلہ کرتیں پھر ان کے مردوں کا کیا کہنا اور ہمام کے یہ اشعار پڑھے

کلیث هزبر کان یحمی ذمارہ رمتہ المنایا قصدها فتفطرا
اخو الحرب ان عضت به الحرب عضها وان شمرت یوما به الحرب شمرا

"کلیب ایک شیر تھے جو غصہ دلانے سے جوش میں آ جاتے تھے۔ موت نے ان پر حملہ کیا کہ وہ پراگندہ ہو گئے۔ لڑائی کے وہ دوست تھے اگر لڑائی ان کو کاٹتی تھی تو وہ بھی اسے کاٹ لیتے تھے۔ اور وہ ان سے مقابلہ کرتے تو یہ مقابلہ کو مستعد ہو جاتے"۔

واقعہ صفین ۳۷ھ میں ہوا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے فقط یہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن بدیل بن ورقاء کا شمار کتاب طبقات میں اہل اصبہان میں کیا گیا ہے۔ اور ابونعیم نے یوں بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے عبداللہ بن بدیل

بن ورقاء کا ذکر کیا ہے (ان کے متعلق جن لوگوں نے بیان کیا ہیں ان کے) جمیع اقوال یہی ہیں۔

۲۸۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن بدیل

حضرت عبداللہؓ بن بدیل۔ یہ دوسرے بدیل کے لڑکے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے مسح خفین کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن بر

حضرت عبداللہؓ بن بر۔ داری۔ ان کا نام طیب تھا مگر رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھ دیا۔ ابن اسحٰق نے ان کے تذکرہ کو قبیلہ داری کے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان لوگوں کے لیے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق حکم دیدیا تھا اس کو ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے۔

۲۸۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن براء

حضرت عبداللہؓ بن براء۔ ان کی کنیت ابو ہند ہے۔ داری ہیں۔ بعض لوگوں نے بریر بن عبداللہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ اور وہ عبداللہ جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہوں۔ واللہ اعلم

۲۸۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن بریر

حضرت عبداللہؓ بن بریر بن ربیعہ۔ ان سے ابو عبدالرحمٰن حبلی نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے اس کو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حبلی: حاء پر پیش اور باء کے ساتھ ہے۔

۲۸۳۷۔ حضرت عبداللہؓ بن بسر مازنی

حضرت عبداللہؓ بن بسر۔ مازنی۔ خاندان مازن بن منصور بن عکرمہ سے ہیں۔ ان کی کنیت ابو بسر ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو صفوان ہے۔ انہوں نے دونوں قبلہ (یعنی بیت المقدس اور کعبہ) کی طرف نماز پڑھی تھی نبیؐ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر رکھا تھا اور ان کے لیے دعا کی تھی۔ یہ اور ان کی والدہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی عطیہ اور ان کی ہمشیرہ صماء (سب) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے اہل شام نے حدیث روایت کی ہے ان میں سے خالد بن معدان' یزید بن خمیر' سلیم بن عامر اور راشد بن سعد وغیرہم بھی ہیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسٰی بن سورۃ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے یزید بن خمیر سے انہوں نے عبداللہ بن بسر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ میرے والد کے مکان پر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے حضور میں کھانا پیش کیا پس آپ نے اس سے (کچھ) تناول فرمایا اس کے بعد کھجوریں پیش کی گئیں پس آپ اسے کھاتے تھے اور اس کی گٹھلی کو اپنی دو انگشت سبابہ اور وسطی سے پھینکتے تھے ان کی وفات ۸۸ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات بمقام حمص ۹۶ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے

زمانے میں ہوئی اور اس وقت ان کی عمر سو سال کی تھی ملک شام میں سب صحابہ کے اخیر میں انہی کی وفات ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے عبداللہ بن بسر کو سلمی اور مازنی دونوں بیان کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں اس لیے کہ سلیم مازن کے بھائی تھے اور عبداللہ سلیم کے لوگوں کے حلیف بھی نہیں تھے کہ اس کی وجہ سے ان کی طرف منسوب کئے جاتے۔

بسر: باء پر پیش اور سین کے ساتھ ہے۔

حریز: حاء پر زبر راء پر زیر اور آخر میں زاء کے ساتھ ہے۔

خمیر: خاء پر پیش، میم پر زبر اور آخر میں راء کے ساتھ ہے۔

۲۸۳۸۔حضرت عبداللہؓ بن بسر نصری

حضرت عبداللہؓ بن بسر۔نصری۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ مازنی نہیں اس لیے کہ قبیلہ بن مازن قبیلہ بنی نصر کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے۔ان کو طبرانی نے (اپنی) مسند میں مازنی بیان کیا ہے مگر یہ ان کی غلطی ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں شامی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعبداللہ صوری اور ابوبکر خطیب وغیر ہمانے کیا ہے اور ان لوگوں نے ان دونوں قبیلوں میں فرق کیا ہے۔پس صحیح یہی ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی احمد بن عباس اور ابوبکر قرانی اور ابوشکر صالحانی نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ربذۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر شاذان نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد نصری نے بیان کیا ہے جو کہ عبداللہ بن بسر کی اولاد میں تھے وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں تمہارے دادا عبدالواحد بن عبداللہ بن بسر کے پاس ایسے حال میں گیا کہ غزوۂ کرنے والا تھا اور وہ ملک حمص کے امیر تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوعمرو میں تم سے ایک ایسی حدیث نہ بیان کردوں جو تم کو خوش کردے واللہ میں نے بسا اوقات اس حدیث کو سرکشوں سے چھپا رکھا ہے میں نے جواب دیا ہاں (ضرور فرمائیں) پس انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد عبداللہ بن بسر نے بیان کیا کہ ہم سب (ایک دفعہ) رسول اللہؐ کے (دولت خانہ) کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آنحضرتؐ (بشاش بشاش) ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے (اس وقت خوشی میں) آپ کا چہرۂ مبارک خوب ہی چمک رہا تھا پس ہم آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ (اس وقت) ہم جو آپ کے چہرۂ مبارک کی روشنی ولطائف کو دیکھ رہے ہیں وہ کیا ہم لوگوں کو بھی خوش کرلے گی۔آپ نے جواب دیا سنو ابھی جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھ کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو شفاعت کا حکم دے دیا ہے۔اس پر ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا شفاعت خاص بنی ہاشم کے لیے ہوگی آپ نے فرمایا نہیں جس پر میں نے پھر عرض کیا کیا یہ شفاعت عام قریشیوں کے لیے ہوگی؟ آپ نے جواب دیا نہیں۔پھر میں نے عرض کیا کیا یہ شفاعت آپ کی تمام امت کے لیے ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں! یہ شفاعت میری امت میں ان لوگوں کے لیے ہوگی جو کہ گنہگار اور بدکار ہیں۔ابوعمر وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن بسر سے عمرو بن روبہ نے حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابوعمرو کا لکھنا صوری اور خطیب کے قول کی تائید کر رہا ہے کہ یہ مازنی نہیں واللہ اعلم

۲۸۳۹۔ حضرت عبداللہؓ بن بغیل

حضرت عبداللہؓ بن بغیل۔ کنانی۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں (یہ ضرور ہے کہ) انہوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو پایا ہے۔ ان سے ابوسلیمان حمصی نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ان کا ذکر ان کے والد نفیل (نون کے ساتھ) کے تذکرہ میں کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ہم آگے بیان کریں گے۔

۲۸۴۰۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی بکر بن ربیعہ سعدی

حضرت عبداللہؓ بن ابی بکر بن ربیعہ۔ سعدی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خاندان سعد بن بکر سے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور عامر بن طفیل کے قصہ یعنی نبی ﷺ کی خدمت میں عامر بن طفیل کے آنے جانے اور ان کی موت کے حالات کو بیان کیا ہے۔ و نیز انہوں نے ضحاک بن سفیان کلابی کے اسلام لانے کے حالات بیان کئے ہیں پس اتنا ہی کافی ہے۔ یہاں پر اس قصہ کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

۲۸۴۱۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی بکر صدیق

حضرت عبداللہؓ بن ابی بکر صدیق۔ حضرت ابوبکر کا اسم مبارک عبداللہ بن عثمان ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان لوگوں کے نام میں کیا جائے گا جن لوگوں کے والد کا نام عبداللہ ہے۔ یہاں پر ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بکری

حضرت عبداللہؓ بکری۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ (اعمال میں) سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ ان سے ان کی لڑکی بہیۃ بنت عبداللہ بکری نے یہی حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری

حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں اپنے ایک قرابتی بھائی کے پاس گیا تھا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ سے ہے۔ اس نے مجھے توریت کا خلاصہ لکھ کر دیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں آپ کو بھی پڑھ کر سنا دوں (اس کو سنتے ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک غصہ سے متغیر ہو گیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے حضرت عمر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ رسول اللہؐ کے چہرۂ مبارک (کی حالت) کو نہیں دیکھتے ہیں پس حضرت عمر نے فوراً آنحضرت ﷺ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین حق ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ اس کے بعد نبیؐ کے چہرہ سے

آثار غصہ جاتے رہے اور آپ نے یہ فرمایا کہ مجھ کو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس وقت تم لوگوں میں موسیٰ علیہ السلام بھی آ جائیں اور تم لوگ ان کی اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ۔ تم میرے لیے مخصوص ہو اور میں تم لوگوں کے لیے مخصوص ہوں۔ اس کو خالد اور حریث بن ابی مطر اور زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انہوں نے ثابت بن یزید سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ و نیز اس کو ہشیم اور حفص بن غیاث وغیرہما نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے اہل کتاب کی کتابوں کے قصہ کو ان عبداللہ بن ثابت کے تذکرہ میں لکھا ہے جن کا تذکرہ ان کے بعد ہے۔

۲۸۴۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری (ابواسید)

حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری۔ ان کی کنیت ابواسید ہے (فتحہ الف کے ساتھ) اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اسید ہے۔ ضمہ الف کے ساتھ۔ مگر صحیح فتحہ ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ تم لوگ (روغن) زیتون کو کھاؤ اور اس کا تیل (بدن میں) لگاؤ۔ اس کو تینوں نے بیان کیا ہے۔ اور اس کے قائل ابو عمر بھی ہیں کہ شعبی نے ان سے ایک دوسری حدیث اہل کتاب کی کتابوں کے پڑھنے کے بارے میں بیان کی ہے مگر ان کی یہ حدیث مضطرب ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابواسید انصاری وہی ہیں جن سے ابوطفیل نے حدیث روایت کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان ابواسید انصاری کا نام ثابت ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے یہاں تک یہ سب ابو عمر کے کلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے عبداللہ بن ثابت انصاری کی کنیت ابواسید تھی اس کو یحییٰ بن صاعد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوحمزہ سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابوطفیل سے انہوں نے عبداللہ بن ثابت سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ثابت نے (اپنے نزدیک) اپنے لڑکوں کو بلوایا اور روغن زیتون منگوا کر ان سے کہا کہ تم لوگ اس کو اپنے سروں میں ڈالو۔ ان لڑکوں نے انکار کیا پس یہ ان لوگوں کو مارنے لگے اور کہنے لگے کیا تم لوگ رسول اللہؐ کے تیل سے اعتراض کرتے ہو؟ ابوطفیل نے بھی روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ تم لوگ روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن میں لگاؤ۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت ابواسید ہے اس کو بعض متاخرین نے ابن صاعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور یہ ابن صاعد میرے نزدیک اس سے کہ جس سے شعبی روایت کرتے ہیں مقدم ہیں۔ پس اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ ابو عمر اور ابو نعیم کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ یہ دونوں عبداللہ بن ثابت ایک ہی ہیں اور ابن مندہ کے نزدیک دونوں درحقیقت دو ہیں مگر حق انہی دونوں کا قول ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری (ابوربیع)

حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری۔ ان کی کنیت ابوربیع ہے۔ ظفری ہیں۔ خاندان ظفر بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے ہیں۔ ان کا ذکر جابر بن عتیک کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قعنبی نے امام مالکؒ سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انہوں نے عتیک بن الحارث بن عتیک سے جو عبداللہ بن عبداللہ کے نانا تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن عتیک بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ثابت کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ان کو حالت غشی میں دیکھ کر بلند آواز سے پکارا مگر انہوں نے

جواب نہیں دیا۔ تو آپ نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابوربیع ہم لوگ اب تمہارے بارے میں بے اختیار ہیں۔ اس کے بعد عورتوں نے چیخ مار کر رونا شروع کیا تو جابر بن عتیک نے عورتوں کو منع کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابوعبدالرحمٰن جب تک یہ زندہ ہیں ان کو رونے دو۔ آخر ان کی وفات اسی مرض میں ہوگئی۔ اور رسول اللہؐ نے ان کو اپنے کرتہ مبارک میں کفنایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوربیع کنیت ان عبداللہ کی ہے جو ان عبداللہ بن ثابت کے لڑکے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائے گا صحیح یہی ہے کہ یہ کنیت ان کے والد کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو ظفری بیان کیا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ ابوربیع کنیت ہے عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی ہے۔ یہ اور ظفر دونوں مالک بن اوس میں جا کر مل جاتے ہیں۔ اس لیے کہ ظفر بیٹے ہیں خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے۔ واللہ اعلم

۲۸۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ بلوی

حضرت عبداللہؓ بن ثعلبۃ بن حزمۃ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بلوی۔ یہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج انصاری کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی بحاث نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان دونوں کا ذکر بحاث کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن خزابۃ یعنی حزابۃ کی جگہ حزمہ بیان کیا ہے مگر حزمہ ہی صحیح ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اس لیے کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ کس بنا پر ان کو شبہ ہوگیا شاید یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ انہوں نے یہ دیکھا ہو کہ ابن مندہ نے بحاث کو جو عبداللہ بن ثعلبہ کے بھائی تھے نہیں بیان کیا تو یہ خیال کرلیا ہوگا کہ انہوں نے عبد اللہ کا بھی ذکر نہیں کیا یا دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ جہاں پر ابن مندہ نے ان کا نسب اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن حزابۃ تو اس کو دیکھ کر خیال کرلیا ہوگا کہ یہ اور ہیں۔ حالانکہ یہ فقط نام کا اختلاف ہے ورنہ فی الحقیقت دونوں ایک ہی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مع صحیح نسب ان کے بھائی بحاث کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

عمارہ: میم مشدد کے ساتھ ہے۔

۲۸۴۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ بن صعیر

حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ بن صعیر۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ یہ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے زمانہ ہجرت سے چار سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ انہوں نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زہری نے عبداللہ بن ثعلبۃ بن صعیر زہری سے روایت کر کے بیان کیا اور عبداللہ بن ثعلبہ کی پیدائش فتح مکہ کے سال میں ہوئی تو یہ (بغرض برکت) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے اپنا دست مبارک ان پر پھیر دیا۔ اور ان کے لیے دعا برکت کی و نیز ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے کہ جن کا لقب دقاق تھا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی سکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قطن نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ہم سے حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم نے عباد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبۃ بن صعیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے شہداء احد کے لیے فرمایا تھا کہ ان لوگوں کو مع خون کے (بغیر غسل دلائے ہوئے) دفن کرو اس لیے کہ جتنے مقتولین فی سبیل اللہ ہیں قیامت کے دن اسی حال سے اٹھیں گے کہ ان کا بدن خون میں تر ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی ان کی وفات ۸۹ھ میں ہوئی تھی اس وقت ان کی عمر ۹۳ سال کی تھی۔ یہ ان لوگوں کے قول کے مطابق ہے کہ جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ ان کی پیدائش زمانہ ہجرت سے پہلے ہوئی تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ ان کی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی تھی اور ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی تھی اس وقت ان کی عمر ۸۳ سال کی تھی واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۴۸۔ حضرت عبداللہؓ ثقفی

حضرت عبداللہؓ ثقفی۔ یہ سفیان بن عبداللہ مدنی کے والد ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص ایسی چیزوں پر ناز کرنے والے ہیں جس کے وہ خود مالک نہ ہوں اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکر وفریب کے دو جامے اپنے اوپر ڈال لے۔ ان سے ان کے لڑکے سفیان نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۸۴۹۔ حضرت عبداللہؓ ثمالی

حضرت عبداللہؓ ثمالی۔ صحابی ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عوف اور ثور بن یزید نے حدیث روایت کی ہے اور یحیٰی بن سعید نے ثور بن یزید سے انہوں نے عبداللہ ثمالی سے نقل کر کے حدیث روایت کی ہے اور ثور بن یزید یہ بھی کہتے تھے کہ عبداللہ ثمالی رسول اللہؐ کے صحابیوں میں تھے مگر اہل شام کے بعض لوگوں نے ان سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تابعی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ ان کا صحیح نسب یوں ہے: عبداللہ بن عبداللہ ثمالی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

۲۸۵۰۔ حضرت عبداللہؓ بن ثوب

حضرت عبداللہؓ بن ثوب۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے خولانی ہیں۔ ان کی کنیت زیادہ مشہور تھی۔ شرحبیل بن مسلم نے کہا ہے کہ ابو مسلم مدینہ میں اس وقت آئے تھے کہ نبی ﷺ کی وفات ہو چکی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ یہ بہت بڑے فاضل و عابد اور متقی شخص تھے۔ غرض ان کے بہت سے فضائل ہیں۔ ان کا شمار بہتر و افضل تابعیوں میں تھا۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کی پیدائش غزوۂ حنین کے دن ہوئی تھی اور یہی قول صحیح ہے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ کے زمانے میں اسلام قبول کر لیا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا اور نیز یہ صحیح ہے۔ ان سے محمد بن زیاد الالہانی، ابوادریس خولانی، شرحبیل بن مسلم اور مکحول نے حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے ملک دمشق میں بمقام بداری سکونت اختیار کر لی تھی۔ عمرو یعنی ابوعبیدہ اور معاذ سے مروی ہے کہ ابو مسلم ملک روم میں غزوہ کے لیے گئے تو ہمیشہ اپنی بہادری کی وجہ سے لشکر کے آگے ہی رہتے تھے۔ ہاں جس وقت اور لوگوں کو مقدم ہونے کا حکم دیا جاتا تو اس وقت پیچھے ہو جاتے۔ افسران لشکر ابو مسلم سے برکت حاصل کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی وجہ سے ان کو مقدمۃ الجیش بناتے تھے۔ یہ واقعہ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے اور بطور رجز یہ پڑھتے تھے

ماعلتی ماعلتی وقد لبست درعتی اموت عند طاعتی

''میری خواہش کیا ہے میری خواہش کیا ہے؟ میں نے اپنی ذرہ پہن لی ہے۔ (میری خواہش یہ ہے کہ) خلیفہ کی اطاعت میں مر جاؤں۔''

ابومسلم کی وفات بحالت غازی ملک روم میں حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ شخص جو غزوۂ حنین کے دن پیدا ہوئے تھے اور ابوادریس خولانی ہیں۔ اور ابومسلم تو رسول اللہ ﷺ ہی کے زمانہ میں ایک بڑے آدمی شمار کیے جاتے تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں پوری طرح بیان کیا جائے گا۔

۲۸۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن جابر البیاضی

حضرت عبداللہؓ بن جابر۔ بیاضی۔ بیاضہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ بیاضہ۔ بیٹے ہیں عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج اکبر کے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن سفیان نے بیان کیا جو اہل مدینہ سے تھے اور وہاں کے پرہیزگار لوگوں میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا عقبہ بن ابی عائشہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن جابر بیاضی کو جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے نماز میں دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان سے ایک حدیث فضائل سورۂ فاتحہ کے متعلق نقل کی ہے جس کو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۲۔ حضرت عبداللہؓ بن جابر عبدی

حضرت عبداللہؓ بن جابر۔ عبدی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام عبدالرحمٰن بیان کیا ہے۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ عبدالقیس کے اس وفد میں تھے جو کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا چونکہ یہ (اس وقت) صغیر السن تھے لہٰذا ان کا شمار نہیں تھا انہوں نے (پہلے) بحرین میں سکونت اختیار کی تھی (بعد میں وہاں سے) منتقل ہو کر بصرہ میں چلے گئے۔ حارث بن مرہ نے نفیس سے جو کہ اہل بصرہ کے ایک شخص ہیں اور انہوں نے عبداللہ بن جابر عبدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اس وفد میں تھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا آنحضرتؐ نے ہم لوگوں کو ان چار ظروف یعنی (۱) دباء اور (۲) حنتم اور (۳) نقیر اور (۴) مزفت میں پانی پینے سے منع فرمایا مگر جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور میں اپنے والد کے ہمراہ حج کے لیے گیا تو جس وقت منیٰ میں پہنچا میرے والد نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلو تا کہ حسن بن علی کو سلام کر آئیں چنانچہ میں (والد کے ہمراہ) ان کی خدمت میں پہنچا جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو دیکھا تو مرحبا کہہ کر بیٹھنے کے لیے جگہ دی اس کے بعد کسی نے حضرت حسن سے نبیذ کے گڑھے کا حکم دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ (اس کا استعمال) جائز ہے میرے والد نے عرض کیا کہ اے ابومحمد (آپ ایسا کہتے ہیں) بعد اس کے رسول اللہؐ ہم سے نبیذ کے ظروف کی بابت (ممانعت) فرما چکے انہوں نے جواب دیا ہاں تمہارے بعد پھر اس کی اجازت ہوگئی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن جبر

حضرت عبداللہؓ بن جبر بن عتیک۔ ان کی حدیث نبیؐ سے صرف اسی قدر مروی ہے کہ آنحضرت جبر کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اس کو امام نسائی نے اپنی سنن میں ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اس سند میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس شخص کی بابت بہت اختلاف ہے جس کی عیادت رسول اللہؐ نے کی تھی۔ بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص یہی جبر ہیں اور بعض اس کے قائل ہیں کہ وہ جابر ہیں اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے عبداللہ بن عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور جابر یا جبر وہاں موجود تھے اکثر لوگ اسی کے قائل ہیں کہ آپ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی۔ میں نے سب اقوال کو اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب میں لکھا ہے اور ہر ہر قول کے قائل کو بھی بیان کر دیا ہے۔

۲۸۵۴۔ حضرت عبداللہؓ بن جبیر خزاعی

حضرت عبداللہؓ بن جبیر۔ خزاعی۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ سماک بن حرب نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ کے ہاتھ سے ایک شخص کے پیٹ میں کسی لکڑی یا مسواک کا کونچہ لگ گیا تو اس شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے مجھ کو تکلیف دی مجھے اس کا بدلہ دیجئے۔ آپ نے وہ لکڑی جو آپ کے دست مبارک میں تھی اس کو دے دی اور فرمایا کہ تم اپنا بدلہ لے لو پس اس شخص نے آپ کے شکم مبارک کا بوسہ لیا اور کہنے لگا کہ میں نے معاف کیا تاکہ آپ اسی کے عوض میں قیامت کے دن میری شفاعت کر دیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن جبیر ہی ہیں جنہوں نے ابوفیل سے روایت کی ہے۔

۲۸۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن جبیر انصاری

حضرت عبداللہؓ بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرأالقیس۔ امرأ القیس کا دوسرا نام برک ہے وہ بیٹے ہیں ثعلبۃ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بنی ثعلبہ بن عمرو میں سے تھے بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھائی ہیں خوات بن جبیر کے جو صاحب (ان کو صاحب ذات النحیین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ایک عورت سے جس کا لقب ذات النحیین تھا ان کا واقعہ گزرا تھا وہ واقعہ یہ ہے کہ بنی تمیم کی ایک عورت زمانہ جاہلیت میں گھی بیچنے کے لیے نکلیں دو مشک گھی لے کے گھر سے چلی اثناء راہ میں خوات بن جبیر ملے انہوں نے اس عورت کے حسن و جمال کو پسند کیا اور قریب جا کر کہا کہ تم مجھے اس گھی کا نرخ بتا دو میں یہیں خرید لوں نرخ طے ہو جانے کے بعد خوات نے کہا مجھے گھی کی بانگی بھی دکھا دو چنانچہ ایک مشک کھول کر انہوں نے گھی دیکھا بعد اس کے وہ مشک بغیر بند کئے ہوئے اس عورت کو پکڑا دی اور دوسری مشک کھولی اور وہ بھی اس عورت کو پکڑا دی جب اس کے دونوں ہاتھ بندھ گئے تو خوات نے اس سے مقاربت کی اور بعد فراغت کے بھاگ گئے۔ یہ قصہ ان کا مشہور گیا پھر خوات اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کے طور پر ان سے فرمایا کرتے تھے کہ اے خوات تمہاری خرید کیونکر ہوئی تھی اور آپ مسکراتے تھے یہ عرض کرتے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں اس فعل سے پناہ

مانگتا ہوں۔) ذات النحیین کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول اللہؐ نے غزوۂ احد کے دن عبداللہ کو تیراندازوں پر جو پچاس آدمی تھے سردار بنا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم لوگ ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں مگر جب مشرکوں نے شکست کھائی تو لوگ عبداللہ بن جبیر کو چھوڑ کر غنیمت لینے کو چلے تو عبداللہ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ رسول اللہؐ کے حکم کا کیا جواب دو گے؟ (مگر انہوں نے نہ مانا) آخر ان کو چھوڑ کر سب چلے گئے پس اتنے میں مشرکوں نے آکر ان کو شہید کر دیا انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۶۔ حضرت عبداللہؓ بن جحش

حضرت عبداللہؓ بن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ اسدی ہیں ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ یہ قبیلہ بنی عبدشمس کے حلیف تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے (مگر اس میں کوئی مخالف نہیں اس لیے کہ) جب حرب بن امیہ کے حلیف ہوں گے تو عبدشمس کے بھی ضرور حلیف ہوں گے۔ اس واسطے کہ عبدشمس اسی قبیلہ کے آدمی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب دارارقم میں چھپے ہیں اس سے پہلے عبداللہ اسلام لا چکے تھے۔ یہ اور ان کے دونوں بھائی ابواحمد اور عبیداللہ اور ان کی بہنیں زینب بنت جحش جو رسول اللہ ﷺ کی بیوی تھیں اور ام حبیبہ بنت جحش اور حمنہ بنت جحش۔ یہ سب دونوں دفعہ ہجرت کر کے حبش میں گئیں تھی۔ عبیداللہ وہیں حبش میں نصرانی ہو کر مرے (ان کے بعد) ان کی بیوی ام حبیبہ بنت ابی سفیان وہیں حبش میں تھیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے نکاح کر لیا۔ جب عبداللہ مع اپنے اہل و عیال اور بھائی کے مدینہ میں ہجرت کر کے گئے تو عاصم بن ثابت کے مکان پر اترے اور رسول اللہؐ نے ان کو ایک سریہ کا سردار بنا دیا۔ بقول بعض یہ سب سے پہلے سردار ہیں جن کو رسول اللہؐ نے مقرر کیا اور ان کی غنیمت بھی پہلی غنیمت ہے۔ جس کو مسلمانوں نے لیا۔ انہوں نے مال غنیمت کو پانچ حصوں پر منقسم کر کے بقیہ کو تقسیم کر دیا (اور ایک کو بیت المال کے لیے رکھ لیا) پس پہلا خمس اسلام میں اسی دن ہوا۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اسحٰق بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش نے میرے والد (سعد) سے غزوۂ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چنانچہ دونوں ایک جانب ہو گئے (پہلے) سعد نے دعا کی کہ اے اللہ جس وقت میں کل دشمنوں سے ملوں تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے کر جو (حملہ میں) سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو پس میں اس سے لڑوں اور اس کو تیری راہ میں قتل کر دوں اور اس کے ہتھیاروں کو لے لوں اس پر عبداللہ بن جحش نے آمین کہی اس کے بعد خود یہ دعا کی کہ اے اللہ کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو (حملہ میں) سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو۔ اس سے میں تیرے لیے مقاتلہ کروں اور مجھ سے مقاتلہ کرے وہ غالب آ کر مجھ کو قتل کر دے اور مجھ کو پکڑ کر میری ناک کان کاٹ لے پس جس وقت میں تیرے حضور میں حاضر ہوں تو تو مجھ سے پوچھے کہ اے عبداللہ کس کی راہ میں تمہاری ناک اور تمہارے دونوں کان کاٹے گئے ہیں؟ میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں۔ پس جواب میں تو یہ کہے کہ تم نے سچ کہا۔ سعد کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لیے کہ اخیر دن میں میں نے ان کی ناک اور دونوں کانوں کو دیکھا کہ ایک دھاگہ میں معلق تھے۔ ہمیں ابوقاسم یعنی یحیٰی بن اسد بن یحیٰی بن یونس ازجی

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن احمد بن علی ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن الفتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف یعنی محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعثمان یعنی سعید بن احمد بن نعیم اصحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے سفیان بن عیینہ نے علی بن زید بن جدعان سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش نے غزوۂ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے اللہ میں تجھے قسم دلاتا ہوں کہ جب میں کل دشمن سے مقابلہ کروں تو وہ مجھ کو قتل کر دے اور میرے پیٹ کو چاک کرے اور میری ناک کان کاٹ لے پھر جس وقت میں تجھ سے ملوں تو تو مجھ سے پوچھے کہ کس کی راہ میں تمہاری یہ حالت ہوئی؟ میں عرض کروں کہ تیری راہ میں۔ چنانچہ ان کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور جو جو انہوں نے کہا تھا سب کیا۔ ابن مسیب کہتے تھے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ کی اخیر قسم کو پورا کرے گا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہے۔ زبیر بن بکار نے موفقیات میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد کے دن ٹوٹ گئی تو رسول اللہؐ نے ان کو عرجون یعنی خرمہ کے درخت کی ایک شاخ دے دی۔ پس وہ ان کے ہاتھ میں تلوار ہوگئی اسی دن سے وہ عرجون کے لقب سے مشہور ہوئے یہ تلوار برابر لوگوں کے پاس رہی یہاں تک کہ بغا ترکی کے ہاتھ دو سو دینار کی فروخت کی گئی جس نے ان کو غزوۂ احد میں شہید کیا وہ ابوحکم ابن اخنس بن شریق ثقفی تھا اس وقت ان کی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ یہ اور ان کے ماموں حمزہ بن عبد المطلب ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔ رسول اللہؐ نے ان دونوں کی جنازہ کی نماز پڑھائی۔ عبداللہ بن جحش کے ترکہ کے متولی رسول اللہ ﷺ تھے۔

پس آپ نے ان کے لڑکے کے لیے خیبر کا مال خرید لیا۔ عبداللہ کو لوگ مجدع فی اللہ کہتے تھے۔ زبیر بن بکار نے حسن بن زید بن حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابن ہشام کو غارت کرے وہ اللہ کا ادب نہ کرتا تھا۔ میں ایک روز اپنے والد کے ہمراہ اس سے گھر یعنی دار مروان میں داخل ہوا اور ہشام بن عبدالملک بن مروان نے ان کو یعنی اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کا وظیفہ مقرر کر دواتنے میں عبداللہ مجدع فی اللہ کے لڑکے ان کے پاس آئے اور انہوں نے اپنا نسب بیان کیا اور وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی مگر ابن ہشام نے ان کا وظیفہ مقرر نہ کیا حالانکہ اگر کوئی شخص (اپنے شرف کی وجہ سے) آسمان پر اٹھایا جاتا تو عبداللہ کے لڑکے بیشک اسی قابل تھے کہ اپنے والد کے شرف کی وجہ سے آسمان پر اٹھائے جاتے (پھر بھی ابن ہشام نے ان کا وظیفہ نہ مقرر کیا) اور ابن ابی تجراۃ کندی کا وظیفہ مقرر کر دیا اس لیے کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں تمہارے چچا عمارہ بن ولید بن مغیرہ کے ساتھ رہا ہوں۔ پس انہوں نے یہ جواب دے کر کہ بے شک ساتھ رہنا تم کو نفع دے گا وظیفہ مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن جد

حضرت عبداللہؓ بن جد بن قیس۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ یہ خاندان بنی سلمہ سے ہیں جو انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب ثم من بنی خنساء بن سنان بن عبید سے عبداللہ بن جد بن قیس بن خنساء بھی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی جدعاء

حضرت عبداللہؓ بن ابی جدعاء۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام ابوحمساء ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ کنانی ہیں اور بعض لوگ اس کے قائل ہیں کہ یہ تمیمی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عبدی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خالد حذاءؒ نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی جدعاء سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جو قبیلہ تمیم کے لوگوں سے زائد ہوں گے۔ عبداللہ بن ابی جدعاء کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ شخص آپ کے سوا کوئی دوسرا ہوگا آپ نے جواب دیا ہاں۔ میرے سوا دوسرا ہوگا اس حدیث کو ایسا ہی بشر بن مفضل (امام) ثوری ابن علیہ یزید بن زریع اور علی بن عاصم نے خالد سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جدعاء سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ کب نبی ہوئے؟ تو آپ نے جواب دیا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان میں تھے (یعنی پیدا بھی نہ ہوئے تھے)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۹۔ حضرت عبداللہؓ بن جراد

حضرت عبداللہؓ بن جراد۔ خفاجی۔ خفاجہ بیٹے ہیں عمرو بن عقیل کے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن جراد بن المنتفق بن عامر بن عقیل عقیلی۔ یہ صحابی ہیں ان کے اس نسب کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے۔ ان سے ان کے بھتیجے یعلی بن اشدق نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر سحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحسین یعنی محمد بن علی ہاشمی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوحفص یعنی عمر بن احمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عیسیٰ بن سکین بلدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لبید (شاعر) نے رسول اللہ ﷺ کو دو مصرعے پڑھ کر سنائے تو آپ نے اول میں یہ فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور دوسرے میں یہ فرمایا کہ تم نے غلط کہا وہ دونوں مصرعے یہ تھے

الا کل شیء ماخلا اللہ باطل وکل نعیم لامحالة زائل

جتنی چیزیں اللہ عزوجل کے ماسوا ہیں سب باطل ہیں۔ اور جتنی نعمتیں ہیں سب بالآخر زائل ہونے والی ہیں۔

پہلے کے بعد تو آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور دوسرے کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے غلط بیان کیا اس لیے کہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں اور یعلی (بن اشدق) نے ان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اس ذمی پر ظلم کیا جو اپنا جزیہ ادا کرتا ہو اور اپنی ذلت کا مقر ہو تو میں اس شخص کا دشمن ہوں۔ عبداللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی اور وہ ضعیف ہیں چنانچہ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ یعلی بن اشدق ضعیف راوی ہیں وہ ایک دیہاتی آدمی

تھے۔لوگوں سے پوچھا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۰۔حضرت عبداللہؓ بن جزء سلمی

حضرت عبداللہؓ بن جزء بن انس بن عامر بن علی۔سلمی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔نائل بن مطرف بن رزین بن انس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جب اسلام کی فتح ہوئی (اس وقت) ہمارا ایک کنواں دفینہ میں تھا پس میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ کو ایک تحریر لکھ کر دے دی۔اور اسی کو یحییٰ بن یونس شیرازی نے عبدالسلام بن عمر سے انہوں نے نائل بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جزء بن انس سے روایت کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے باپ دادوں سے انہوں نے عبداللہ بن جزء سے روایت کر کے بیان کیا کہ اس تحریر کی ابتدا یہ تھی:ان هـذا الکتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم لرزين بن انس – ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۶۱۔حضرت عبداللہؓ بن جزء زبیدی

حضرت عبداللہؓ بن جزء۔زبیدی۔ان کو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے حیوہ بن شریح سے انہوں نے عقبہ بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ جزء زبیدی سے نقل کر کے روایت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہؐ کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا اس وقت ہم مسجد میں تھے اتنے میں نماز شروع ہوئی پس کسی نے بجز کنکریوں میں ہاتھ پونچھنے کے اور کچھ زائد نہ کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کو لوگوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔مگر صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ حارث بن جزء کے بیٹے ہیں۔

۲۸۶۲۔حضرت عبداللہؓ بن جعفر

حضرت عبداللہؓ بن جعفر ذی الجناحین بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قرشی ہاشمی۔یہ صحابی ہیں۔ان کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں ان کی پیدائش حبش میں ہوئی تھی اس لیے کہ ان کے والدین رضی اللہ عنہما ہجرت کر کے حبش میں گئے تو یہ وہیں پیدا ہوئے۔پس حبش میں سب سے پہلے مسلمان ہو کر پیدا ہونے والے یہی ہیں یہ وہاں سے اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں گئے۔محمد بن ابی بکر صدیق اور یحییٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے یہ اخیافی بھائی ہیں۔انہوں نے نبیؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں و نیز انہوں نے اپنی والدہ اسماء اور اپنے چچا علی بن ابی طالب سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ان کے لڑکے اسماعیل،اسحٰق،معاویہ،محمد بن علی بن حسین،قاسم بن محمد،عروہ بن زبیر اور شعبی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہے۔جس وقت رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت عبداللہ دس سال کے تھے۔ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جس وقت جعفر کی موت کی خبر آئی تو نبیؐ نے حکم دیا کہ جعفر کے اہل و عیال کے لیے کھانا تیار کرو اس لیے کہ ان لوگوں کو آج ایسی خبر پہنچی ہے جو (سب کاموں سے) ان سب کو باز رکھنے والی ہے۔

اور ہمیں ابوفضل بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہدی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن سعد سے جو حسین بن علی بن عبداللہ بن جعفر کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن مجھ کو اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور آہستہ سے مجھ کو ایک حدیث بتلائی جس کو میں کسی سے بیان نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے وقت پردہ کے لیے ریگستان کے ٹیلہ کو پسند فرماتے تھے یا دیواروں کو پس (حسب عادت مبارک) ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اس باغ میں ایک (بھوکا) اونٹ (بندھا) ہوا تھا اس اونٹ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے پانی جاری ہوا (اس کو دیکھ کر) نبیؐ اس کے نزدیک تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اس پر یعنی اس کے سر سے کوہان تک اور اس کے دونوں کندھوں تک پھیر دیا پس وہ چپ ہو گیا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ کس کا اونٹ ہے؟ اتنے میں انصار کا ایک جوان شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ میرا اونٹ ہے تو آپ نے فرمایا تم کو اس جانور کے متعلق خدا سے خوف نہیں ہوتا کہ اس نے تم کو اس کا مالک بنا دیا ہے اور تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اس نے (مجھ سے) شکایت کی ہے کہ تم (سوار ہو کر) اس کو دوڑاتے ہو اور (پھر بھی) بھوکا رکھتے ہو۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران ہیں اور عورتوں میں بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ عبداللہ بن جعفر ایک کریم، سخی اور بردبار شخص تھے ان کو لوگ بحر الجود کہا کرتے تھے۔ ہمیں ابو محمد یعنی قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ابی الحدید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن ربیعہ بن زبر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن قاسم بن خلاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اصمعی نے عمری وغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر نے زبیر بن عوام کو دس لاکھ درہم قرض دیئے پس جب زبیر شہید ہوئے تو ان کے لڑکے عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ میں نے اپنے والد کے وصیت نامہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ان کا دس لاکھ درہم آپ کے ذمہ ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا (بے شک) وہ سچے ہیں جب تم چاہو مجھ سے وصول کر لو اس کے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو عبداللہ بن زبیر نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ اے ابو جعفر مجھ کو وہم ہو گیا تھا وہ مال آپ ہی کا ان کے ذمہ ہے اس پر ابو جعفر نے جواب دیا (نہیں) اب وہ مال انہی کا ہے (یعنی میں نہیں لوں گا) عبداللہ بن زبیر نے کہا میں اس کو گوارا نہیں کرتا (کہ آپ نہ لیں) اس پر پھر ابو جعفر نے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو وہ مال انہی کا ہے (دینے کی ضرورت نہیں) اور اگر تم اس کو بہتر نہیں سمجھتے تو میں اس میں مہلت دیتا ہوں تم جب چاہو ادا کرو اور اگر تم اسے بھی پسند نہیں کرتے تو میرے ہاتھ ان کا کوئی مال فروخت کر دو عبداللہ بن زبیر نے (اس کو پسند کیا اور) کہا کہ میں ضرور کوئی چیز آپ کے ہاتھ فروخت کروں گا مگر ذرا پہلے لوگوں سے قیمت کرا لوں پس وہ گئے اور قیمت کرا کر ابو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ میں بہتر سمجھتا ہوں کہ آپ ہی تنہا چلیں اور کسی دوسرے کی جانے کی ضرورت نہیں چنانچہ ابو جعفر ان کے ہمراہ گئے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو ایک ویران زمین دے دی اور اس کی قیمت ان سے بیان کر دی۔

جب اس سے فارغ ہو گئے تو عبداللہ بن جعفر نے اپنے غلام سے کسی جگہ اشارہ کر کے کہا کہ اس جگہ مصلیٰ بچھا دو پس اس غلام نے اسی جگہ ایک غیر ہموار زمین میں مصلیٰ بچھا دیا۔ اس پر عبداللہ بن جعفر نے دو رکعت نماز نہایت ہی طویل سجدہ کے ساتھ پڑھی اور دعا کی جب دعا وغیرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے غلام کو حکم دیا کہ میرے سجدہ کی جگہ کو کھودو چنانچہ اس نے کھودا پس یکا یک وہاں

پانی کا چشمہ نکل آیا۔ عبداللہ بن زبیر نے اس کو دیکھ کر کہا کہ میری زمین واپس کر دیجئے تو عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا کہ میری دعا اور اس کی مقبولیت کہاں جائے گی میں (ہرگز) واپس نہ کروں گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور جب ان کے قبضہ میں وہ زمین آ گئی تو عبد اللہ بن زبیر کے زمانہ کے اعتبار سے بہت کچھ زیادہ آباد ہوگئی۔ عبداللہ بن جعفر کے جود و کرم اور تحمل و بردباری کے اتنے واقعات ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں ہوسکتا ان کی وفات مدینہ میں۔ حجاف کے سال ۸۰ھ میں ہوئی تھی اس وقت عبدالملک بن مروان کی طرف سے حاکم مدینہ ابان بن عثمان تھے انہوں نے خود آ کر ان کے غسل اور تجہیز و تکفین میں شرکت کی لونڈی ان کے تخت کے پیچھے تھیں اور انہوں نے اپنے گریبانوں کو چاک کر ڈالا تھا۔ بہت بڑا اژدہام ان کے جنازہ پر تھا۔ ابان بن عثمان نے ان کے جنازہ کو اٹھایا اور بقیع تک برابر ساتھ رہے۔

ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور کہتے تھے واللہ تم بہت اچھے آدمی تھے تم میں کوئی برائی نہ تھی واللہ تم شریف اور بہت ہی بھلائی اور صلہ رحم کرنے والے آدمی تھے۔ سال حجاف کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ (حجاف کے معنی سیلاب کے ہیں) اس سال مدینہ میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا جس میں بہت سے حجاج اور اونٹ مع اسباب کے بہہ گئے تھے ان کے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی۔ ان کی قبر پر (بعد میں) یہ دو شعر لکھے ہوئے دیکھے گئے

مقیم الی ان یبعث اللہ خلقه　　لقاؤک لایرجی و انت قریب

تزید بلی فی کل یوم و لیلة　　و تنسی کما تبلی و انت حبیب

"اس وقت تک کہ اللہ اپنی مخلوق کو مبعوث فرمائے تم کو (یہیں) رہنا ہے۔ اب تمہارے دیدار کی امید نہیں حالانکہ تم قریب ہو۔ روز بروز تمہارا جسم گلتا چلا جائے گا۔ اور جیسے جیسے تمہارا جسم گلے گا تمہاری یاد بھی فراموش ہو جائے گی حالانکہ تم محبوب ہو۔"

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۸۴ھ یا ۸۵ھ میں ہوئی تھی مگر پہلا قول اکثروں کا ہے مدائنی نے کہا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۹۰ سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی تھی۔ اور بعض اس کے قائل ہیں کہ اس وقت ۹۲ سال کی عمر تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۳۔ حضرت عبداللہؓ ابو جمرہ یربوعی

حضرت عبداللہؓ ابو جمرہ یربوعی۔ ان کی کنیت ابو جمرہ ہے۔ یربوعی ہیں۔ ان سے ان کی لڑکی جمرہ نے روایت کی ہے کہ اور وہ بھی صحابیہ ہیں چنانچہ وہ کہتی تھیں کہ مجھ کو میرے والد رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لے گئے اور یہ عرض کیا کہ میری اس لڑکی کے لیے دعائے برکت کر دیں پس آپ نے مجھ کو اپنی گود میں بٹھالیا اور اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا۔

۲۸۶۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی جہم

حضرت عبداللہؓ بن ابی جہم بن حذیفۃ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی قرشی عدوی۔ یہ عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ملک شام میں غزوہ کے لیے گئے اور بمقام اجنادین شہید ہوئے۔

۲۸۶۵۔ حضرت عبداللہؓ بن جہیم

حضرت عبداللہؓ بن جہیم بن حارث بن صمۃ بن زید مناۃ بن حبیب اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ صمۃ بیٹے ہیں عمرو بن جموح بن حرام بن غنم بن کعب بن سلمۃ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردۃ بن تزید بن جشم بن خزرج کے۔ انصاری ہیں سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوجہیم ہے۔ یہ معاذ اور خراش فرزندان صمۃ کے بھتیجے ہیں اور ابی بن کعب کے بھانجے ہیں۔ ان سے بسر بن سعید اور عمیر نے جو ابن عباس کے غلام تھے حدیث روایت کی ہے۔ یزید بن خصیفہ نے مسلم بن سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے ابوجہیم نے خبر دی کہ دو شخصوں نے ایک آیت میں اختلاف کیا اور دونوں نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ صحیح کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ بلاشبہ قرآن سات لغتوں میں نازل کیا گیا ہے پس تم لوگ ہرگز قرآن میں نہ جھگڑو اس لیے کہ قرآن میں جھگڑنا موجب کفر ہو جاتا ہے۔ اور یہ حدیث یزید بن بسر بن سعید سے بھی مروی ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۶۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث (ابواسحٰق)

حضرت عبداللہؓ بن حارث۔ ان کی کنیت ابواسحٰق ہے۔ ان کا تذکرہ عسکری اور ابوبکر بن ابی علی وغیرہما نے صحابہ میں کیا ہے۔ ہمام نے قتادہ سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک حلہ ستائیس اونٹنیوں کے عوض میں خرید لیا تھا اور اس کو پہنا بھی کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبداللہ حارث بن نوفل کے بیٹے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کیا جائے گا ان عبداللہ کا پورا نسب یہ ہے: عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ہاشمی ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے تھے بعد کو بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو بصرہ والوں نے بالاتفاق ان کو پسند کیا اور سب نے مل کر اپنا سردار بنا لیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے والد ہاشمی ہیں اور ان کی والدہ خاندان بنی امیہ سے ہیں اس لیے کہ ان کی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب ہیں اور ان لوگوں نے خلیفہ وقت کے متعلق بھی بیان کیا کہ وہ بھی ہمارے کام سے راضی ہے ان کا لقب یہ ہے کہ ان کی کنیت ان کے لڑکے اسحٰق کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے مگر ان کی حدیث مرسل ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عباس اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ان کے دونوں لڑکے اسحاق اور عبداللہ اور سلیمان بن یسار ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سبیعی اور عمر بن عبدالعزیز نے حدیث نقل کی ہے۔

۲۸۶۷۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن اسد

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن اسد بن جندل بن عامر بن مالک بن تمیم بن الدوٗل بن حل بن عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ۔ بعض نے ان کے دادا کا نام اسید بیان کیا ہے یا ابورفاعہ عدوی عدی بن عبد مناۃ اور یہ عدی رباب ہیں۔ ان کا شمار بہترین صحابہ میں تھا۔ ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تمیم بن اسد

ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ پوری طرح کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے اور بعض لوگ (صرف) اسد (یاء کے بغیر) کہتے ہیں۔

۲۸۶۸۔حضرت عبداللہ بن حارث بن امیۃ

حضرت عبداللہ بن حارث بن امیۃ الاصغر بن عبد شمس۔لوگ حارث کو ابن عبلۃ بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ امیۃ اصغر کی اولاد کو امیہ کی والدہ عبلہ کی طرف منسوب کر کے عبلات بھی کہتے ہیں۔عبداللہ نے بڑی عمر پائی تھی یہاں تک کہ انہوں نے بڑھاپے میں حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا تھا چونکہ عبد شمس ان کے قریبی رشتہ کے تھے لہٰذا مکہ میں ان کا مکان عبداللہ کو وراثتاً ملا جب حضرت معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حج کے لیے مکہ میں تشریف لے گئے تو اس مکان میں بھی گئے اور اس کو دیکھنا شروع کیا پس یہ تلوار لے کر ان کے مارنے کو نکل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تمہارا پیٹ نہ بھرے کیا تم کو خلافت کافی نہیں ہے کہ یہاں آ کر اب مکان چھیننے کی فکر کر رہے ہو۔پس اس کے بعد حضرت معاویہ ہنسے۔اور اس مکان سے نکل کر چلے گئے یہ دادا ہیں ثریا بنت علی بن عبداللہ کے جن کے ساتھ عمر بن ابی ربیعہ کو عشق تھا۔اس کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۲۸۶۹۔حضرت عبداللہ بن حارث بن اوس

حضرت عبداللہ بن حارث بن اوس۔عارم۔یعنی ابن فضل نے ابن مبارک سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے انہوں نے اوس سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن اوس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی حج کرے یا عمرہ تو چاہیے کہ چلتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کر لے اوس کہتے تھے اس حدیث کو سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو تم نے مجھ سے پہلے سے یہ حدیث کیوں نہ بیان کی ان کے علاوہ اس حدیث کو اور لوگوں نے ابن مبارک سے نقل کر کے بیان کیا ہے مگر ان لوگوں نے ابن بیلمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا ہے و نیز اس حدیث کو محاربی نے حجاج سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اور وہ صحیح ہے۔ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن عبدالرحمٰن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۷۰۔حضرت عبداللہ بن حارث باہلی

حضرت عبداللہ بن حارث۔باہلی۔ان کی کنیت ابومجیبۃ ہے۔ان کی حدیث صوم کے متعلق مشہور ہے۔ابوعبداللہ بن علی بن بحر بلخی نے مفردات اسماء میں بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے مگر ابن مندہ وغیرہ نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۷۱۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن جزء

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن جزء بن عبداللہ بن معدیکرب بن عمرو بن عسم اور بعض لوگوں کے قول کے مطابق عصم بن عمرو بن عریج بن عمرو بن زبید۔ زبیدی۔ زبید یمن کے قبیلہ مذحج کے سردار تھے۔ یہ ابووداعۃ سہمی کے حلیف تھے انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کرلی تھی اور بڑی عمر پاکر وہیں ان کی وفات ہوئی یہ بھتیجے ہیں محمیہ بن جزء کے جو غزوۂ بدر کے دن تقسیم غنیمت پر مامور تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں ابو مالک بن حارث بن عبید بن مالک کے۔ قبیلہ ابن سہم کے حلیف تھے ان کی کنیت ابوحارث ہے غزوۂ بدر میں شریک تھے ۸۶ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو مجھ سے ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ یزید بن ابی حبیب اور عقبہ بن مسلم وغیرہما نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے کسی کو رسول اللہؐ سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔ اور دراج یعنی ابوسمح نے عبداللہ بن حارث زبیدی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بلاشبہ دوزخ میں بہت سے سانپ اونٹ کی گردنوں کے برابر موٹے ہیں اگر وہ کسی کو ایک نیش لگائیں گے تو وہ شخص چالیس سال تک اس کے زہر میں مبتلا رہے گا ان کی وفات ۸۵ھ یا ۸۷ھ یا ۸۸ھ میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میرے نزدیک ابن مندہ کے اس قول میں کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے شبہ ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن ابی ربیعہ

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ یہ صحابہ میں ذکر کئے گئے ہیں مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں اور ان کی حدیث بھی مرسل ہے اس لیے ابن جریج نے عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن ابی ربیعہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کرکے ایک حدیث سارق کے قطع ید کے متعلق روایت کی ہے۔ پس ابوعمر کہتے تھے کہ میرا گمان ہے کہ یہ عبداللہ راوی حدیث وہ ہیں جو حارث بن عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کے بیٹے ہیں اور عبدالرحمٰن بن حارث کے بھائی ہیں۔ پس اگر واقعی یہ عبداللہ وہی ہیں تو اس حدیث کے مرسل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ مگر ان کے متعلق ان کا کلام بھی یہی ہے۔

۲۸۷۳۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث عدوی

حضرت عبداللہؓ بن حارث۔ ان کی کنیت ابورفاعہ ہے۔ عدوی ہیں ان کا تذکرہ تمیم بن اسید اور عبداللہ بن حارث بن اسد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۷۴۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث عدوی

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عمرو بن عامر بن ربیعۃ بن کعب بن ربیعۃ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبۃ بن ادضبی صباحی۔ یہ وفد بن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے تو آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھ

دیا۔ان کا (یہ) نسب ابن کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے اور ابن حبیب نے یہ بھی کہا ہے کہ قبیلہ عنزہ میں بھی صباح ہیں اور قبیلہ عبدقیس میں بھی ایک صباح ہیں۔اس جگہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے ابن حبیب اور کلبی سے نقل کر کے ان کے نسب کو ایسا ہی بیان کیا ہے۔اور میں جس روایت کو جمہرہ کلبی کے متعلق خیال کر رہا ہوں وہ روایت ان ابن حبیب کی ہے جن کو میں نے عبداللہ بن زید بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے عبداللہ بن زید بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے۔جو عنقریب ذکر کیے جائیں گے۔

۲۸۷۵۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث خزاعی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث ابی ضرار۔ابوضرار کا نام حبیب ہے وہ بیٹے ہیں حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمۃ کے جو مصطلق کے لقب سے مشہور تھے۔ان کے مصطلق کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ (مصطلق کے معنی خوش گلو کے ہیں اور) ان کی آواز اچھی تھی۔جذیمہ بیٹے ہیں سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعۃ بن حارثۃ بن عمرو مزیقیا بن عامر کے جن کا لقب ماء السماء تھا۔لوگ عمرو بن ربیعہ کی اولاد کو خزاعہ کہتے ہیں۔عبداللہ بھائی تھے جویریہ بنت حارث کے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں تھیں نبیؐ کی خدمت میں قبیلہ بنی مصطلق کے قیدیوں میں آئی تھیں۔عبداللہ وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں گئے اور راستہ میں کسی جگہ توشہ دان جوان کے ہمراہ تھا وہ اور ایک سیاہ فام لونڈی گم ہوگئی۔جب آپ کے حضور میں پہنچے تو آپ نے سب قیدیوں کو دیکھ بھال کر فرمایا کہ تم کیا اچھی چیز لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو کچھ نہیں لایا تو آپ نے فرمایا توشہ دان اور سیاہ لونڈی کہاں ہے۔جو فلاں جگہ غائب ہوگئی۔پس انہوں نے یہ عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ معبود ہیں اور آپ اس کے رسول ہیں واللہ میرے ساتھ نہ کوئی تھا اور نہ کوئی مجھ سے سبقت کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس کے بعد عبداللہ اسلام لے آئے تو رسول اللہؐ نے ان کو فرمادیا کہ تم ہجرت کر کے (بمقام) برک الغماد چلے جاؤ۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۷۶۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم جو کہ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ان کا نام (پہلے) عبدشمس تھا۔تو رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔عبداللہ کی وفات (بمقام) صفراء رسول اللہ ﷺ کی حیات ہی میں ہوئی اور آنحضرتؐ نے ان کو قمیص مبارک میں کفنا دیا اور آپ نے اس وقت یہ فرمایا کہ یہ سعید تھے ان کو ان کی سعادت نے اٹھالیا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

۲۸۷۷۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن عمرو قرشی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن عمرو موئل۔قرشی عدوی۔یہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے مگر صحابی نہیں ہیں ان کی اولاد میں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن حارث بن عمر ہیں وہ خوارج کی رائے کو پسند کرتے تھے اور قدید کے دن عبداللہ بن یحییٰ کندی کے ساتھ کہ جن کو لوگ طالب حق کہتے تھے اتفاق کر کے آئے تھے اور اپنی قوم سے مقاتلہ کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۷۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن عویمر انصاری

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن عویمر۔ انصاری اور بعض لوگوں نے مزنی کہا ہے۔ ان سے محمد بن نافع بن عجیر نے حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے میری پھوپھی سہیمہ بنت عویمر کے بارے میں وہی حکم فرمایا تھا جو حکم پہلے مسلمانوں کی عورت کے لیے فرما چکے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۷۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن قیس قرشی

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ یہ سائب کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے واقدی اور ابن اسحٰق نے ان کے نسب میں بجائے ابن عدی بن سعید بن سہم بیان کیا ہے۔ اس کو ابوعمر نے کہا ہے یہ حبش میں ہجرت کر کے گئے تھے اور شاعر بھی تھے یہ وہی ہیں جو مبرق کے لقب سے بوجہ اس شعر کے مشہور تھے ؎

اذا انا لم ابرق فلا یسعنني   من الارض برذ وقضاء ولا بحر

اگر میں اپنی تلوار نہ نکالوں۔ تو مجھے کوئی حکومت والی زمین جگہ نہیں دے سکتی خواہ خشکی ہو یا تری۔

اسی قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

وتلک قریش تجحد اللہ ربها   کما جحدت عاد و مدین و الحجر

ان قریشیوں نے بھی اپنے پروردگار یعنی اللہ کا انکار کیا ہے۔ جس طرح قوم عاد اہل مدین اور اہل حجر نے کیا تھا۔

یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ان اشعار میں جو حبش میں کہے گئے تھے عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی کے بھی اشعار ہیں جب انہوں نے حبش میں امان پائی تو نجاشی کے وزیر وزراء کی تعریفیں کیں اور بلا خوف وخطر اللہ کی عبادت کرنے لگے اپنے دین میں کسی سے خوف نہیں کرتے تھے پس (اسی وقت) انہوں نے چند اشعار کہے اس کے بعض شعر یہ ہیں:

انا وجدنا بلاد اللہ واسعة   تنجی من الذل و المخزاة و الهون

فلا تقیموا علی ذل الحیاة ولا   خزی الممات و عتب غیر مامون

ہم نے خدا کے شہروں کو بہت وسیع پایا کہ وہ ذلت ورسوائی اور خواری سے نجات پاتے ہیں۔ پس اے لوگو! تم ذلت کی زندگی پر قائم نہ رہو اور نہ موت کی ذلت پر اور نہ ایسی جگہ جہاں ہلاکت کا اندیشہ ہو امن نہ ہو۔

انا تبعنا رسول اللہ واطرحوا   قول النبی وعاثوا فی الموازین

ہم نے رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی کر لی ہے اور ان لوگوں نے نبی کے قول کو چھوڑ دیا ہے یہ لوگ قیامت کے دن نقصان میں رہیں گے۔

عبداللہ بن حارث اور ان کے بھائی سائب بن حارث غزوۂ طائف کے دن شہید ہوئے یونس نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے و نیز اس کو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی ابوقیس غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے پس اسی دن سے بنی حارث کی اولادوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۰۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن نوفل

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ قرشی ہاشمی۔ یہ اوران کے والد صحابی تھے اور بعض لوگوں نے کہاہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھااوران کے والد صحابی تھے۔ ان کی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پہلے یہ پیدا ہوئے تھے ان کو لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں لے گئے تو آپ نے اپنے منہ سے کھجوریں چبا کران کے تالو میں لگا دیں اوران کے لیے دعا فرمائی۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحٰق لقب ان کا ببہؔ ہے یہ لقب اس وجہ سے ہوا کی ان کی والدہ بچپن میں ان کو کھلایا کرتی تھیں اور کہتی تھیں۔

لانکحن ببه جارية خدبة مكرمة محبة تجب اهل الكعبة

میں ببہ کا نکاح کسی فربہ لڑکی سے کروں گی۔ جوعزت دار اور (اپنے شوہر سے) محبت کرنے والی ہوگی۔ اور (حسن و جمال میں) تمام اہل مکہ سے فائق ہوگی۔

یہی ہیں جن کو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل بصرہ نے مل کر اپنا سردار بنالیا تھا اس وقت تک کے لیے جب تک کہ لوگ کسی خلیفہ کی خلافت پر متفق ہوں ان کے سردار بنانے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد بنی ہاشم سے تھے اوران کی والدہ خاندان بنی امیہ سے تھیں پس لوگوں نے یہ خیال کیا کہ جو خلیفہ ہوگا وہ ان کی سرداری سے خوش رہے گا۔ پھر یہ عبداللہ بصرہ ہی میں رہے اور ۸۴ھ میں بمقام عمان وفات پائی عمان جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ تھے جب ابن اشعث نے حجاج کی بیعت توڑی اور اس سے جنگ کی تو ابن اشعث کو شکست ہوئی پس عبداللہ عمان کی طرف بھاگ گئے اور وہیں وفات پائی۔ علی بن مدینی نے کہاہے کہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عباسؓ حضرت ابن عباسؓ صفوان بن امیہ اورام ہانی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کی بہت معتبر شخص تھے ان سے انکے بیٹے عبداللہ عبیداللہ اسحٰق اور عبدالملک بن عمیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھاہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھاہے اوران کا نام اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن حارث ابو اسحٰق۔ ان کا تذکرہ اور جو کچھ اس کے متعلق باتیں تھیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

۲۸۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن ہشام مخزومی

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن ہشام بن مغیرہ۔ مخزومی۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر بعض لوگوں نے کہاہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم ہاں اتنا ضرور ہے کہ ان کی پیدائش آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہو چکی تھی اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے یہ ابو جہل کے بھتیجے ہیں اوران کے والد مشہور شخص ہیں۔

۲۸۸۲۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن ہیشہ انصاری

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے اوران کی کوئی اولاد باقی نہ رہی اوران کے بھائی عمرو بن حارث بھی غزوۂ احد میں شریک ہوئے اوران کی بھی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

۲۸۸۳۔ حضرت عبداللہؓ بن حارثہ انصاری

حضرت عبداللہؓ بن حارثہ بن نعمان۔ انصاری۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے یہ اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن حارثہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جب صفوان بن امیہ جمحی مدینہ میں گئے تو رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم کس کے مکان پر اترے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ عباس بن عبدالمطلب کے مکان پر۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تم تو بہت بڑے قریشی کے یہاں ٹھہرے ہو جو کہ قریش کے ساتھ بہت ہی محبت کرنے والے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن حبشی

حضرت عبداللہؓ بن حبشی۔ خثعمی۔ یہ برابر مکہ میں رہے۔ صحابی ہیں۔ عبید بن عمیر اور محمد بن جبیر بن مطعم نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے علی ازدی سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن حبشی سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ ایمان جس میں کسی طرح شک نہ ہو اور وہ جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔ اس کے بعد پھر اس نے دریافت کیا کہ نمازوں میں سب سے افضل کون سی نماز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ نماز جس میں قراءت اور دعا زائد ہو۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ صدقوں میں افضل صدقہ کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بدکلامی کو چھوڑ دینا۔ پھر اس نے پوچھا کہ افضل ہجرت کون سی ہے؟ تو آپ نے فرمایا افضل مہاجر وہ شخص ہے کہ جتنی چیزیں اللہ نے اس پر حرام کی ہیں سب کو چھوڑ دے۔ پھر اس نے عرض کیا کہ افضل مجاہد کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ افضل مجاہد وہ شخص ہے جو اپنا مال و جان دے کر کافروں سے لڑے اس کے بعد اس نے دریافت کیا کہ سب سے اچھا قتل کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ اچھا مقتول وہ شخص ہے جو (اللہ کی راہ میں) مارا جائے اور اس کے ہاتھ پیر کاٹ لئے جائیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۵۔ حضرت عبداللہؓ بن حبیب

حضرت عبداللہؓ بن حبیب۔ ان کا پورا نسب معلوم نہیں۔ ان سے عبید بن عمیر نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا جس شخص کی طبیعت میں مال خرچ کرنے میں بخل کا مرض ہو اور رات کو اس کی حفاظت میں تکلیف اٹھاتا ہو اس کو چاہیے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ورد رکھے۔ (انشاء اللہ مرض بخل زائل ہو جائے گا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۸۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی حبیبہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی حبیبہ۔ ابوحبیبہ کا نام ادرع ہے۔ ان کا نسب عبداللہ بن ادرع کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبداللہ بیٹے ہیں ابوحبیبہ بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ کے جو خاندان عمرو بن عوف سے ہیں اور وہ انصاری ہیں۔ قبیلہ بنی عبدالاشہل کے لوگوں میں ہیں۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف بن مالک بن اوس

ے ہیں پس یہ دونوں تقدیر پر اوسی ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازتاً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مجمع بن یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کسی نے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہؐ سے کون سی حدیث لی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں تشریف لائے اور ہم وہاں موجود تھے۔ میں اس وقت لڑکا تھا لہٰذا قریب آ کر آپ کے داہنے جانب بیٹھ گیا اس کے بعد آپ نے پانی منگوا کر نوش فرمایا پھر وہ پانی آپ نے مجھے عنایت فرمایا پس اس پانی کو میں نے بھی پیا اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے پس میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں جوتوں کو پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن ابی حبیبہ کا یہ قول کہ ہم لوگوں کے پاس آنحضرت ﷺ مسجد قبا میں تشریف لائے اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں بنی عبدالاشہل سے نہیں اس لیے کہ قبا قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا مسکن تھا۔

۲۸۸۷۔ حضرت عبداللہؓ (ابوحجاج ثمالی)

حضرت عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابوحجاج ہے۔ ثمالی ہیں۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام عبد تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ پھر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد

حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد۔ اسلمی۔ ابوحدرد کا نام سلامہ ہے وہ بیٹے ہیں عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم کے یہ صحابی ہیں ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے حدیبیہ ہے اور اس کے بعد خیبر وغیرہ غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مالک بن عوف نصری کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور ایک دوسرے سریہ میں بھی بھیجا تھا۔ جس میں عامر بن اضبط (غلطی سے) قتل کر دیئے گئے تھے (ان کے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ انہوں نے مسلمانوں کی طرح آ کر سلام کیا مگر محلّم بن جثامہ نے (کچھ خیال نہ کیا اور کافر سمجھ کے) ان کو مار ڈالا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا (الآیہ) اے مسلمانو! جب جہاد کے لیے نکلو تو بے تحقیق کسی پر ہاتھ نہ چلایا کرو اور نہ کسی کو بے وجہ کافر سمجھ لیا کرو۔''

محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ بعض لوگ اس اتفاق سے خارج ہیں کہتے ہیں یہ صحابی نہیں اور ان کی حدیثیں مرسل ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے اس لیے کہ بیان سابق میں ان کا جاسوس بنا کر بھیجا جانا اور ایک مرتبہ اس لشکر میں بھیجا جانا جس میں محلّم نے عامر بن اضبط کو قتل کر دیا تھا انہی لوگوں کی تائید کرتا ہے جو ان کے صحابی ہونے کے قائل ہیں۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور جعفر بن زبیر نے عبداللہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اس سریہ میں تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا اضم نام ہے ایک نالے کا قبیلہ اشجع کے نالوں میں سے۔ یہ سب انکی صحابیت کی دلائل ہیں۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہاں تک قول ہے کہ (یہ تو یہ) انکے بیٹے قعقاع بھی صحابی ہیں مگر یہ قول قابل سماعت بھی

نہیں۔ جولوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہیں مگر یہ دلیل ہرگز قابل حجت نہیں اس لیے کہ ابن عمر نے بھی اپنے والد سے حدیث روایت کی ہے (تو کیا وہ صحابی نہیں) اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں اور وہ کبھی (خود) نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد کے واسطہ سے نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور ایسی بھی روایتیں بہت ہیں جن کو بعض صحابہ نے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے حتی کہ حضرت علی نے باوجود کثرت صحبت وخدمت کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن اسمٰعیل مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی یحیٰی نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی حدرد اسلمی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کے ذمہ ایک یہودی کے چار درہم آتے تھے پس اس نے ان پر نالش کر دی اور آنحضرتؐ سے کہا کہ اے محمد ﷺ عبداللہ بن ابی حدرد کے ذمہ میرے چار درہم چاہیں وہ مجھے نہیں دیتے آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اس کا حق دے دو تو عبداللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے پاس اتنا نہیں جو اس کے حق کو ادا کروں۔ اس کے بعد پھر آپ نے یہی فرمایا کہ اس کا حق دے دو۔ پھر عبداللہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کیا میری اتنی استطاعت نہیں جو اس کے حق کو ادا کروں ہاں یہ میں نے اس یہودی سے کہہ دیا ہے۔ کہ آپ مجھے غزوۂ خیبر میں بھیجیں گے تو مجھے امید ہے کہ مال غنیمت سے کچھ مل جائے گا پس جب میں وہاں سے واپس آؤں تو تم اپنا حق لے لینا مگر پھر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ اس کا حق دے دو جب رسول اللہؐ نے تیسری دفعہ فرمایا تو عبداللہ نے پھر اعادہ نہ کیا اس یہودی کو لے کر بازار میں چلے گئے اس وقت ان کے سر پر ایک مختصر سا عمامہ تھا اور ایک چادر کی تہبند باندھے ہوئے تھے جب بازار میں پہنچے تو انہوں نے اس عمامہ کو اتار کر تہبند بنا لیا اور تہبند والی چادر کو علیحدہ کر کے اس یہودی سے کہا کہ تم اس چادر کو مجھ سے خرید لو چنانچہ انہوں نے اس چادر کو اسی یہودی کے ہاتھ چار درہم میں فروخت کر دیا۔ اتنے میں ایک بوڑھی عورت آئی اور اس نے عبداللہ بن ابی حدرد سے پوچھا کہ اے صحابی رسول اللہ ﷺ آپ کی کیا حالت ہے تو انہوں نے اس بوڑھی عورت کو اپنی پوری سرگزشت کہہ سنائی بڑھیا نے کہا اچھا آپ میری یہ چادر لے لیجئے یہ کہہ کر اس نے اپنی چادر اتار کر ان کے جسم پر ڈال دی عبداللہ کی وفات ۷۱ھ میں ہوئی۔ اس کو واقدی اور ضمرہ بن ربیعہ اور یحیٰی بن بکیر اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہے اس وقت اس کی عمر ۸۱ برس کی تھی اور خلیفہ نے کہا ہے کہ ان کی موت مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ ان سے ان کے لڑکے قعقاع وغیرہ نے حدیث روایت کی ہے۔

۲۸۸۹۔ حضرت عبداللہؓ بن حذافہ

حضرت عبداللہؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ ان کی کنیت ابوحذافہ ہے اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بیٹے ہیں حذافہ بن سعد بن عدی بن قیس بن سعد بن سہم کے۔ مگر صحیح اول ہی ہے۔ میں نے ابن مندہ کے قول کو صحیح نسخوں سے نقل کیا ہے مگر وہ غلط ہے۔ ان کی والدہ حرثان کی صاحبزادی تھیں جو کہ خاندان بنی حارث بن عبد مناہ سے تھے۔ عبداللہ قدیم الاسلام تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہ چکے

ہیں۔ یہ مع اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے دوسری دفعہ ہجرت کر کے حبش میں گئے تھے بھائی ہیں خنیس بن حذافہ کے جو رسول اللہ ﷺ
سے پہلے حفصہؓ بنت عمر بن خطاب کے شوہر تھے ابو سعید خدریؓ نے کہا ہے کہ عبداللہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر صحیح نہیں اس لیے کہ
موسیٰ بن عقبہ، عروہ، ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان کو اصحاب بدر میں شمار نہیں کیا۔ رسول اللہؐ نے ان کے لیے گواہی دی تھی کہ یہ
حذافہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے انس بن مالک
نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد (مکان سے) نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی پس جب آپ سلام پھیر کر فارغ
ہوئے تو (وعظ کے لیے) منبر پر کھڑے ہوئے پس آپ نے پہلے قیامت کا بیان فرمایا بعدہ فرمایا کہ قیامت کے قریب چند بڑے
بڑے حوادث ہوں گے اس کے بعد آپ نے یہ بھی فرمادیا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پوچھنا چاہے تو پوچھے واللہ میں جب تک یہاں پر
کھڑا ہوا ہوں تم لوگ جو پوچھو گے ضرور اس کا جواب دوں گا۔

پس عبداللہ بن حذافہ نے آپ سے یہ دریافت کیا کہ میرے باپ (اس کے پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ ان کے نسب میں
شک کرتے تھے اور ان کو حذافہ کے سوا اور کسی کے طرف ناجائز طور پر منسوب کرتے تھے۔) کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ
تمہارے باپ حذافہ ہیں۔ الخ رسول اللہؐ نے عبداللہ کو ایک خط دے کر کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس بھیجا تا کہ اس کو دعوت اسلام
دیں مگر (یہ جب وہاں پہنچے تو) رسول اللہؐ کے خط کو کسریٰ نے چاک کر دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ بددعا
کی کہ اے اللہ اس کی سلطنت کو اسی طرح چاک کر دے چنانچہ اس کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر دیا (اور اس کی سلطنت
حضرت فاروق اعظم کے مقدس ہاتھوں سے چاک ہوگئی۔) عبداللہ کی طبیعت میں ایک قسم کی ظرافت تھی ان کو اہل روم نے
مقام قیساریہ کے کسی لڑائی میں قید کر لیا تھا۔ ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم بن عساکر نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید مطرز اور ابو علی حداد نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
ثابت بن بندار بن اسد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن اسحٰق استرابادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن
محمد بن نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن علی نوفلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن مغیرہ نے عطاء بن عجلان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ
کہتے تھے کہ عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اہل روم نے قید کر لیا تو (وہاں کے ظالم) بادشاہ نے ان سے
کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں تانبے کی اس دیگ میں ڈال دوں گا انہوں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا اس ظالم بادشاہ
نے (ان کو خوف دلانے کے لیے) تانبے کی ایک دیگ منگوائی اور اسمیں روغن زیتون بھروا کر آگ پر جوش دلایا اس کے بعد
مسلمانوں کے قیدیوں میں سے ایک قیدی کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ اس نیک مرد نے بھی نصرانی ہونے سے
انکار کیا پس اس ظالم نے ان کو اسی دیگ میں ڈال دیا۔ (ان کا گوشت پوست جل کر) ان کی ہڈیاں تیل کے اوپر آگئیں اس
کے بعد ظالم بادشاہ نے عبداللہ سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ ہم تم کو بھی دیگ میں ڈال دیں گے مگر انہوں نے اس وقت بھی
نصرانی ہونے سے انکار کیا۔ اس بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ ان کو بھی دیگ میں ڈال دو۔ پس یہ رونے لگے خدام نے جا
کر بادشاہ سے کہا کہ وہ ڈر گئے ہیں اور رو رہے ہیں بادشاہ نے کہا اچھا اب ان کو پھر میرے پاس لے آؤ (اب میرا کہنا

ان پر اثر کرے گا چنانچہ لوگ ان کو پھر بادشاہ کے سامنے لے گئے) عبداللہ نے کہا تم یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ میں تمہارے اس فعل سے جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو گھبرا کر روتا ہوں بلکہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت میرے پاس صرف ایک جان ہے اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں یہ معاملہ کیا جائے گا اور میری خواہش یہ ہے کہ مجھے اس قدر کثرت سے جانیں ملتیں جس قدر میرے جسم پر بال ہیں پھر تو میرے اوپر مسلط کیا جاتا اور ہر جان کے ساتھ (یکے بعد دیگرے) یہی معاملہ کرتا یہ گفتگو سن کر اس ظالم کو سخت تعجب ہوا اور اس نے چاہا کہ ان کو چھوڑ دے چنانچہ اس نے ان سے کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو چھوڑوں۔ مگر انہوں نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد اس بادشاہ نے یہ کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تو میں اپنی لڑکی سے تمہاری شادی کر دوں اور اپنا ملک تمہیں بانٹ دوں گا مگر انہوں نے اس بھی منظور نہ کیا تب اس نے یہ کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو اور تمہارے ساتھ ۸۰ مسلمان قیدیوں کو چھوڑوں گا اس پر انہوں نے کہا کہ اچھا (اور مسلمان بھائیوں کی رہائی کے لیے) میں اس کو منظور کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے اس وقت اس کے سر کا بوسہ لیا تو اس نے ان کو اور ان کے ساتھ ۸۰ مسلمانوں کو رہا کر دیا۔ جب یہ وہاں سے روانہ ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت عمر ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان کے سر کا بوسہ لیا۔ بعد میں اصحاب رسول اللہ ﷺ بطور مزاح کے عبداللہ سے کہا کرتے تھے کہ تم نے ایک بے دین کے سر کا بوسہ لیا۔ تو یہ اس وقت جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے ۸۰ مسلمانوں کو رہا کر دیا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ یعنی ابن ابی بکر اور سالم یعنی ابو نضر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن حذافہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حکم دے دیا تھا کہ ایام تشریق میں اعلان کر دو کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ عبداللہ کی وفات مصر میں حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۹۰۔ حضرت عبداللہؓ بن حرام

حضرت عبداللہؓ بن حرام۔ ان کو ابوبکر بن ابی علی نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابراہیم بن ابی عبلہ تک روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن حرام کے سر پر چادر دیکھی تھی اور وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ روٹی کی قدر کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے آسمان اور زمین کی برکتوں کو مسخر کر دیا ہے۔

(آسمان و زمین کی برکتوں کے مسخر دینے کا یہ مطلب ہے کہ روٹی کی پیدائش میں بہت سی آسمانی قوتیں اور بہت سی زمین کی قوتیں خرچ ہوتی ہیں اسی مضمون کو حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ان دو شعروں میں ادا کرتے:

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند — تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار — شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نہ بری

ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اور لوگوں نے ایسا ہی ان کا نسب بیان کیا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ بیٹے ہیں عمرو بن ام حرام کے اور بسا اوقات لوگ ان کو ابن ام حرام بھی کہتے ہیں پس کوئی تعجب نہیں کہ حرام ان کی والدہ ہوں یا ان کے والد کی والدہ ہوں۔

۲۸۹۱۔ حضرت عبداللہؓ بن ام حرام

حضرت عبداللہؓ بن ام حرام۔کنیت ان کی ابوابی ہے۔میں نے اپنے پہلے مسودہ میں ان کا نام لکھا ہوا دیکھا اور اس پر تینوں کی علامت بنی ہوئی تھی مگر اب مجھے ان کا نام ان تینوں کی کتاب میں نہ ملا ہاں عبداللہ بن عمرو بن قیس کے نام میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

۲۸۹۲۔ حضرت عبداللہؓ بن حرملۃ

حضرت عبداللہؓ بن حرملۃ۔مدلجی۔ان کا پورا نسب معلوم نہیں۔ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !میں جہاد میں جانے اور ہجرت کو محبوب رکھتا ہوں۔مگر میں ایک ایسا کام کررہا ہوں جس کو کوئی دوسرا نہیں کرسکتا تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو تلف نہ کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۹۳۔ حضرت عبداللہؓ بن حریث

حضرت عبداللہؓ بن حریث۔بکری۔یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وضو اچھی طرح کرنا اور نماز کو وقت پر پڑھنا۔ان سے ان کی لڑکی بہیۃ نے حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن حزابہ

حضرت عبداللہؓ بن حزابہ۔یہ صحابہ میں ذکر کیے گئے ہیں مگر (صحیح یہ ہے کہ) یہ شام کے تابعین میں سے ہیں ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن حسن

حضرت عبداللہؓ بن حسن۔ان کا ذکر علی عسکری ابن ابی علی کے تذکرہ میں کیا ہے اور انہوں نے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار سے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر کسی کی بیٹی یا بہن بے شوہر ہو تو وہ عثمان بن عفانؓ کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کردے میری اگر کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں ضرور عثمانؓ کے ساتھ اس کا نکاح کردیتا اور میں نے جو اپنی دو بیٹیوں کا نکاح عثمانؓ کے ساتھ کیا تو بحکم اللہ کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل بلکہ معضل ہے کیونکہ عبداللہ بن حسن صحابی نہیں ہیں۔

۲۸۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن حصن

حضرت عبداللہؓ بن حصن۔ان کی کنیت ابومدینہ ہے۔دارمی ہیں۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابوعلی نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابونعیم نے وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہشام مستملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن ثابت سے انہوں نے ابومدینہ دارمی سے جو رسول اللہؐ

کے صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے تھے کہ جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے تو ایک دوسرے کو سورۂ والعصر سنا دیتے بعد اس کے ایک دوسرے کو سلام کر کے جدا ہو جاتے طبرانی نے کہا ہے کہ علی بن مدینی بیان کرتے تھے کہ ابومدینہ کا نام عبداللہ بن حصن ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ وغیرہ نے ان کی کنیت ابومدینہ لکھی ہے اور کنیت کے باب میں ان کا ذکر تابعین کے ذیل میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۹۷۔ حضرت عبداللہؓ بن حکل

حضرت عبداللہؓ بن حکل۔ ازدی شامی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ دارالاسلام کی بنیاد گویا ملک شام ہے۔ ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر فی الواقع یہ تابعی ہیں۔

۲۸۹۸۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم جہنی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم۔ جہنی۔ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی معلوم نہیں ہوتی اس کو امام بخاریؒ نے کہا ہے۔ اور ابوحاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ عکیم کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابومعبد ہے جہنی ہیں۔

۲۸۹۹۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم قرشی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم۔ قرشی اسدی۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے یہ اور ان کے والد اور ان کی والدہ زینب بنت عوام اور ان کے بھائی ہشامؒ خالد اور یحییٰ نبیؐ کے صحابیوں میں تھے یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے واقعہ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے اور وہیں قتل کئے گئے اور یہ حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے علم برداروں میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۰۰۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم ضبی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم ضبی۔ سیف بن عمر نے صعب بن بلال بن ہلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الحارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ وفد بن کر نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں عبدالحارث بن حکیم ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ تم عبداللہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے ان کو ان کی قوم کے صدقہ کا حاکم بنا دیا۔ نیز اس کو فقیل نے حارث بن حکیم سے روایت کیا ہے۔ مگر صحیح یہی ہے کہ ان کا نام عبدالحارث ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے بھی عبداللہ بن زید ضبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام پہلے عبد الحارث تھا رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ اور ابوعمر نے عبداللہ بن حارث ضبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں پس اس صورت میں خاندان ضبہ سے زیادہ لوگ اسلام لانے والے نہ ہوں گے تاکہ یہ کہا جائے کہ ان کا اور ان کے باپ دادا کا نام باہم مشتبہ ہو گیا۔ عبداللہ بن زید کے تذکرہ میں ان سے زیادہ بیان کیا جائے

گا۔ واللہ اعلم

۲۹۰۱۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم کنانی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم کنانی۔ یمنی ہیں انہوں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے اللہ! (اس) حج کو دکھانے سنانے کے عیب سے پاک رکھ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن حکیم کنانی اہل یمن سے ہیں۔ بشر بن قدامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں کھڑا دیکھا۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو محمد بن عبداللہ بن الحکم نے سعید بن بشیر سے انہوں نے عبداللہ بن حکیم سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تابعی ہیں اور ابوعمر نے ان کو بشر بن قدامہ ضبابی کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے عبداللہ بن حکیم روایت کرتے ہیں اور اسی کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بشر بن قدامہ کے تذکرہ میں بیان کیا ہے یعنی ان سے عبداللہ بن حکیم روایت کرتے ہیں اور آخر حدیث تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑا دیکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۰۲۔ حضرت عبداللہؓ (ملقب بالحمار)

حضرت عبداللہؓ۔ ان کا لقب حمار تھا۔ ان کی طبیعت میں ظرافت تھی۔ نبی ﷺ کو ہنسا دیا کرتے تھے اور آپ کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے ہمیں مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل ابوعبداللہ نے کہا ہمیں یحییٰ بن بکیر نے لیث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن زید نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک آدمی عبداللہ نامی تھے جن کا لقب حمار تھا رسول اللہ ﷺ کو ہنسا دیا کرتے تھے آپ نے ان کو شراب پینے پر کوڑے لگائے تھے ایک دن وہ شراب نوشی کے جرم میں پھر پیش ہوئے۔ آپ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور کوڑے لگائے گئے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ اس پر لعنت کر یہ کس قدر رسول اللہؐ کے پاس پکڑ کر آتا ہے تو نبیؐ نے فرمایا اس کو نہ لعنت کرو۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۰۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی الحمساء

حضرت عبداللہؓ بن ابی الحمساء۔ عامر ہیں۔ قبیلہ عامر بن صعصعہ سے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سنان عوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن طہمان نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت کر کے

بیان کیا انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک معاملہ بیع کا کیا اور میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے پاس اسی جگہ آتا ہوں مگر میں اس دن بھی بھول گیا اور دوسرے دن بھی بھول گیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا آپ اسی جگہ پر تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے جوان! تو نے مجھے سخت تکلیف دی میں اسی جگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن ابی جدعاء کہتے ہیں اور یہ اوپر گزر چکا ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی جگہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ تمیمی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو کنانی اور بعض عبدی کہتے ہیں۔ اور ابوعمر نے ابن ابی الحمساء کو عامری کہا ہے۔ گویا انہوں نے ان کو دو شخص خیال کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں جگہ ان کا نسب نہیں بیان کیا اور دونوں تذکروں میں لکھا ہے کہ یہ ابن ابی الحمساء ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن ابی الجدعاء کہتے ہیں۔ اور ان دونوں نے ان کو ایک شخص خیال کیا ہے کیونکہ انہوں نے ایسا نسب نہیں بیان کیا جس سے ان دونوں میں فرق ہو اور باوجود اس کے انہوں نے ان کو ایک شخص قرار دیا ہے دو تذکرے لکھے ہیں جن میں سے ہر ایک میں دونوں یہی بیان کرتے ہیں کہ یہ ابن ابی الحمساء ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن ابی الجدعاء کہتے ہیں۔

۲۹۰۴۔ حضرت عبداللہؓ بن حمیر

حضرت عبداللہؓ بن حمیر۔ اشجعی۔ قبیلہ بنی دہمان سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ بدر میں اپنے بھائی خارجہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور احد میں بھی شریک ہوئے۔ ان کے بھائی خارجہ کے بیان میں اس سے زیادہ گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوعبداللہ نے خمیر (خاء معجمہ سے) کے نام میں کیا ہے اور ابن ماکولا نے حمیر حاء مہملہ یائے مشددہ اور میم پر زبر کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۲۹۰۵۔ حضرت عبداللہؓ بن حنطب

حضرت عبداللہؓ بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم بن یقظہ۔ قرشی۔ مخزومی مطلب کے والد ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے عبداللہ بن حنطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں ان سے ان کے بیٹے نے بھی روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے (مقام جحفہ میں) ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا (اور پوچھا کیا میں تم سے زیادہ تمہارا دوست نہیں ہوں لوگوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ!) آپ نے فرمایا میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں جواب طلب کروں گا یعنی قرآن اور میرے عترت ترمذی نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی ﷺ کو نہیں پایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حنطب: حاء پر زبر نون ساکن طاء پر زبر اور آخر میں باء کے ساتھ۔

۲۹۰۶۔ حضرت عبداللہؓ بن حنظلہ

حضرت عبداللہؓ بن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کے والد حنظلہ وہی ہیں جن کو ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے کیونکہ ان کے والد احد میں شہید

ہوئے تھے۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت عبداللہ سات برس کے تھے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور بقول بعض ابوبکر کی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول تھیں۔ حنظلہ ان کے پاس اس شب کو جس کی صبح کو احد کا مقابلہ ہوا داخل ہوئے اور رات بھر ان کے پاس رہے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو پھر ان کے پاس گئے اور انہوں نے اپنی قوم کے چار آدمیوں کو بلا بھیجا اور ان کو حنظلہ پر اس بات کا گواہ کیا کہ وہ ان سے ہم بستر ہوئے ہیں۔ بعد میں ان سے دریافت کیا گیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ گویا آسمان پھٹ گیا اور یہ اس میں داخل ہو گئے پھر وہ برابر ہو گیا تو میں نے کہا کہ یہ شہادت ہے اور میں نے ان پر گواہی کرا دی۔ اور جمیلہ اسی شب میں عبداللہ سے حاملہ ہوئیں۔ عبداللہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور آپ کو دیکھا ہے۔ ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور اسماء بنت زید بن خطاب اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مسیّب بن رافع اور معبد بن خالد نے عبداللہ بن یزید خطمی امیر کوفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس ان کے مکان میں گئے اور نماز کے واسطے اذان ہوئی ہم نے کہا چلو نماز میں ہمارے امام بنو انہوں نے جواب دیا کہ میں ایسے لوگوں کا امام نہیں بنتا جن کا میں سردار نہ ہوں عبداللہ بن حنظلہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہونے اور اپنے فرش کے صدر مقام میں بیٹھنے اور اپنے گھر میں امامت کرنے کا زیادہ مستحق ہے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ قیس نے اپنے غلام سے کہا اٹھو اور ان کو نماز پڑھاؤ۔ عبداللہ واقعہ حرہ ذی الحجہ ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔ ان کو شامیوں نے شہید کیا تھا واقعہ حرہ کا یہ سبب ہوا کہ یہ اور دوسرے لوگ مدینہ سے وفد میں یزید بن معاویہ کے پاس گئے مگر ان لوگوں نے اس کے ناشائستہ افعال دیکھ کر جو کچھ اس سے حاصل کیا تھا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور مدینہ لوٹ کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لی اور اہل مدینہ نے ان لوگوں کی موافقت کی۔ یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان لوگوں کی طرف روانہ کیا اسی مسلم کا نام لوگوں نے واقعہ حرہ کے بعد مجرم رکھا۔ اور مسلم نے اہل مدینہ پر سخت حملہ کیا اور بہت لوگوں کو معرکہ میں شہید کیا اور بہتیروں کو قید کر کے بھوکا پیاسا رکھ کر مارا۔ اور عبداللہ بن حنظلہ ان لوگوں میں سے ہیں جو معرکہ میں شہید ہوئے اور جب لڑائی بہت سخت ہو گئی تو انہوں نے اپنے لڑکوں کو یکے بعد دیگر بھیجا یہاں تک کہ سب بیٹے شہید ہو گئے اور وہ آٹھ تھے پھر انہوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑنے لگے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ یہ فاضل۔ صالح۔ عظیم الشان بڑے مرتبے والے عالی خاندان شریف النسب تھے کسی قاری کو پڑھتے سنا کہ پڑھ رہا ہے:

لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ - (الاعراف: ۴۱) (ان کے واسطے جہنم کا فرش ہے اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہے) (اس کو سن کر) رونے لگے یہاں تک کہ لوگوں کو خیال ہوا کہ ان کی جان نکل جائے گی پھر کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن بیٹھ جاؤ انہوں نے جواب دیا کہ دوزخ کی یاد نے بیٹھنے سے مجھ کو منع کر دیا۔ مجھے کیا معلوم شاید میں انہیں میں سے ہوں۔ عبداللہ کے غلام سعید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ کے واسطے سونے کا بستر نہ تھا بلکہ جب نماز سے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈال دیتے تھے اور اپنی چادر اور ہاتھ کا تکیہ لگا کر کچھ سو لیتے۔ عبداللہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن حنظلہ کو شہید ہونے کے بعد خواب میں بہت اچھی صورت میں دیکھا میں نے پوچھا کیا تم شہید نہیں ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور میں اپنے رب سے ملا۔ اس نے مجھے جنت میں داخل کیا اور میں جنت کے میوؤں میں سے جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں میں نے پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا وہ میرے ساتھ میرے جھنڈے کے گرد ہیں اس کی گرہ قیامت تک نہ کھلے گی اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۰۷۔ حضرت عبداللہؓ بن حوالہ

حضرت عبداللہؓ بن حوالہ۔ ہیثم بن عدی نے ان کا نسب ازد تک بیان کیا ہے اور واقدی نے بنی عامر بن لوی تک۔ لیکن پہلا زیادہ مشہور ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ ازدی ہوں اور بنی عامر کے حلیف ہوں۔ ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے ان کی کنیت ابوحوالہ ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ربیعہ بن لقیط سے انہوں نے عبداللہ بن حوالہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص تین چیزوں سے بچا اس نے نجات پائی (وہ تین چیزیں یہ ہیں) میری موت' دجال اور صابر خلیفہ کا قتل جو حق کا دینے والا ہوگا۔ ابوادریس خولانی نے عبداللہ بن حوالہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم لوگ لشکر لشکر ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں' ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا۔ حوالی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ میرے لیے (مقام) تجویز کر دیجئے آپ نے جواب دیا کہ تم شام کو لازم پکڑو۔ مکحول اور جبیر بن نفیر وغیرہما نے عبداللہ بن حوالہ سے اس کے مثل روایت کی ہے اور ان سے اہل مصر میں سے ربیعہ بن لقیط تجیبی نے روایت کی ہے۔ یہ مصر میں گئے تھے اور شام میں ۸۰ھ میں وفات پائی ان کی روایت سے اور حدیثیں بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۰۸۔ حضرت عبداللہؓ بن حولی

حضرت عبداللہؓ بن حولی۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہے کہ حولی وہی عبداللہ بن حولی ہیں بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ابن حوالہ صحابی ہیں۔

۲۹۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن خازم

حضرت عبداللہؓ بن خازم بن اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف ابن امرئ القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور۔ ان کی کنیت ابوصالح ہے۔ سلمی۔ خراسان کے سردار' مشہور بہادر اور نامی جوانمرد ہیں۔ ان سے سعید بن ازرق اور سعید بن عثمان نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں۔ انہوں نے سرخس کو فتح کیا اور ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ میں یہ خراساں کے سردار تھے۔ یہ پہلے پہل ۶۴ھ میں یزید اور اس کے بیٹے معاویہ کے انتقال کے بعد خراسان کے والی ہوئے۔ خراسان میں ان کے پورے تسلط ہونے تک بہت لڑائیاں ہوئیں جن کی خبریں پوری طور پر تاریخ کامل میں ہم نے بیان کی ہیں اور ۷۱ھ میں خراساں کے فتنہ میں قتل ہوئے۔

۲۹۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن خالد بن اسید

حضرت عبداللہؓ بن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس۔ قرشی۔ اموی عتاب بن اسید کے بھتیجے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے اور رسول اللہؐ کے دیکھنے میں اعتراض ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عرفہ وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانے جائیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مخزومی ہیں لیکن یہ

کچھ نہیں ہے یہ بلاشبہ اموی ہیں۔ان کو زیاد نے بلاد فارس کا عامل مقرر کیا تھا اور مرتے وقت زیاد نے ان کو اپنا خلیفہ کیا تھا اور انہیں نے زیاد کی نماز جنازہ پڑھائی۔ان کو حضرت معاویہ نے زیاد کے بعد ان کی جگہ پر برقرار رکھا۔اس کو زبیر نے ذکر کیا ہے۔

۲۹۱۱۔حضرت عبداللہ ؓ بن خالد بن سعد

حضرت عبداللہ ؓ بن خالد بن سعد۔ان کو ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں قبیلہ بنی فہر کے زمرہ میں بیان کیا ہے۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عاید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہیثم بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء نے حرام بن حکیم سے (ان کا نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حرام بن حکیم بن خالد بن سعد قرشی) انہوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقہاء بہت ہیں۔خطباء کم ہیں اور مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت ہیں عمل اس میں علم سے بہتر ہے اور تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں خطباء بہت ہوں گے فقہاء کم ہوں گے۔مانگنے والے زیادہ ہوں گے۔دینے والے کم ہوں گے علم اس زمانہ میں عمل سے بہتر ہوگا۔اس آدمی کو (جس کا نسب ابھی بیان ہوا) ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ان کا نام عبداللہ بن سعد بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں خالد کو نہیں ذکر کیا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ انہوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔اور اگر ابوموسیٰ پر اس تذکرہ کا استدراک کریں جس میں انہوں نے کچھ نسب چھوڑ دیا ہے تو ان کو ابن مندہ کی اکثر کتاب پر استدراک کرنا چاہیے کیونکہ انہوں نے اکثر انساب کو چھوڑ دیا ہے اور خاص کر اس کے کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے۔

۲۹۱۲۔حضرت عبداللہ ؓ بن خالد بن عروۃ

حضرت عبداللہ ؓ بن خالد بن عروۃ بن شہاب۔انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔اور میں نبی ؐ کے پاس ایک دن اکیدر دومۃ الجندل (کے بادشاہ) کو لے آیا تھا۔

۲۹۱۳۔حضرت عبداللہ ؓ (ابوخالد)

حضرت عبداللہ ؓ۔ان کی کنیت ابوخالد ہے۔شام کے رہنے والے ہیں۔ان کی روایت کردہ حدیث کو عقیل بن مدرک نے خالد بن عبداللہ سلمی سے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے مال کی تہائی پر تمہیں اختیار دیا ہے (کہ بعد موت کے جس کو چاہے دے دو) تاکہ تمہارے ثواب میں ترقی ہو ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۱۴۔حضرت عبداللہ ؓ بن ابی خالد

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی خالد بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔انصاری خزرجی قبیلہ بنی دینار سے ہیں۔غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۹۱۵۔ حضرت عبداللہؓ بن خباب

حضرت عبداللہؓ بن خباب بن ارت۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے انہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور ابی بن کعب سے روایت کی ہے زکریا بن علاء نے بیان کیا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن خباب پیدا ہوئے ان کو خارجیوں نے شہید کیا۔

خارجیوں کا ایک گروہ بصرہ سے اپنے کوفی ہم مشرکوں کی طرف جا رہا تھا کہ عبداللہ بن خباب سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں۔ خارجیوں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں عبداللہ بن خباب صحابی ہوں۔ ان لوگوں نے ان سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کے بارے میں سوال کیا انہوں نے سب کی تعریف کی خارجیوں نے ان کو ذبح کر ڈالا اور ان کا خون پانی میں بہہ گیا اور ان کی حاملہ بیوی کو جن کی مدت حمل پوری تھی قتل کر ڈالا ان کی بیوی نے کہا میں عورت ہوں تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟ ان لوگوں نے ان کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ واقعہ ۳۷ھ میں ہوا۔ یہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے تھے اللہ ان سے راضی ہو۔

۲۹۱۶۔ حضرت عبداللہؓ بن خبیب

حضرت عبداللہؓ بن خبیب جہنی۔ انصار کے حلیف تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معاذ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے ابو اسید براد سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا ہم ایک سخت تاریک بارش کی رات میں رسول اللہؐ کی تلاش میں نکلے تا کہ آپ ہمارے واسطے دعا کریں وہ کہتے ہیں میں نے آپ کو پایا آپ نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ پڑھا کرو تم کو ہر چیز سے بچالے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن خریت

حضرت عبداللہؓ بن خریت۔ بکری ہیں قبیلہ بنی بکر بن معاویہ سے۔ ان کا شمار حجازیوں میں ہے۔ نہ ان سے کوئی مسند حدیث ہے اور نہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے اور نہ دیکھنا صحیح ہے۔ محمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن خریت سے روایت کی ہے (انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے) کہ انہوں نے کہا قریش میں کوئی ایسا خاندان نہ تھا جس کے واسطے مسجد (حرام) میں نشست گاہ مقرر نہ ہو جس میں وہ لوگ بیٹھتے تھے چنانچہ بنی بکر کی بھی ایک جائے نشست تھی اس حال میں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور مسجد کے دروازہ سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹک گیا۔ اس کے بعد ایک بوڑھا اس کو لینے کے ارادہ سے آیا یہاں تک کہ اس لڑکے تک پہنچ گیا اور جب اس کو پکڑنے کے لیے بڑھا اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ ہم نے کہا غالب گمان یہ ہے کہ یہ بوڑھا بنی بکر میں سے ہے اور ہم اٹھ کر اس کے پاس گئے اور

پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو؟اس نے جواب دیا بنی بکر سے۔ میں نے کہا (تجھ کو کشادگی نہ ہو) تجھ کو اس لڑکے سے کیا تعلق ہے؟ اسی لڑکے نے کہا اللہ کی قسم کچھ تعلق نہیں مگر میرا باپ جب مرا اس وقت ہم لوگ بچے تھے اور ہماری بیوہ ماں کے پاس کچھ مال نہ تھا لہٰذا انہوں نے اس گھر سے پناہ لی اور ہم کو یہاں لے کر چلی آئیں اور ہم کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں اور تم میرے بعد باقی رہو اور تم پر کوئی ظلم کرے اور وہ اس گھر کو دیکھے تو اس کے پاس آ کر پناہ طلب کرے یہ گھر اس کو بچالے گا اب اس شخص نے مجھ کو پکڑ لیا ہے اور مجھ سے خدمت لیتا ہے اور مجھ سے اپنے اونٹ چرواتا ہے۔ اور یہ اپنے اونٹوں کی ایک جماعت کو لئے آتا تھا اور مجھ کو بھی اسی کے ساتھ لاتا تھا جب میں نے اس گھر کو دیکھا اپنی ماں کی وصیت یاد کی۔ ہم نے کہا اللہ کی قسم! ہم دیکھتے ہیں کہ اس گھر نے تجھ کو بچالیا ہے۔ اور ہم اس آدمی کو لے چلے یکا یک دیکھا کہ اس کے ہاتھ سوکھ گئے ہم نے اس کو اس کے ایک اونٹ پر کس دیا اور اس سے کہا جا خدا تجھ پر لعنت کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن خلف

حضرت عبداللہؓ بن خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضۃ بن سبیع بن جعثمۃ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ۔ خزاعی۔ طلحۃ الطلحات کے والد ہیں۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دیوان بصرہ کے کاتب تھے ان کی والدہ جنیۃ بنت ابی طلحہ عبدری تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ اور ان کے بھائی عثمان بن خلف واقعہ جمل میں حضرت علی کے شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں اور ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

۲۹۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن خمیر

حضرت عبداللہؓ بن خمیر۔ قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ خاندان بن دہمان سے ہیں جو قبیلہ اشجع کا خاندان ہے۔ حارثہ بن خمیر کے بھائی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اس کو ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔ اموی نے ابن اسحٰق سے ان کا نام حمیر حائے مہملہ پر پیش، میم زبر اور یاء پر تشدید کے ساتھ نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے خمیر خائے معجمہ پر پیش، میم پر زبر اور یاء ساکن کے ساتھ نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۲۰۔ حضرت عبداللہؓ بن خنیس

حضرت عبداللہؓ بن خنیس۔ بعض لوگ ان کا نام عبدالرحمٰن بتاتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے اور عبدالرحمٰن کے نام میں انشاءاللہ ان کا ذکر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۹۲۱۔ حضرت عبداللہؓ خولانی

حضرت عبداللہؓ خولانی۔ ابی ادریس خولانی کے والد ہیں صحابی ہیں۔ یہ شام کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ ابوادریس کا نام عائذ اللہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوادریس نے سماعت حدیث کی ہے۔

۲۹۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی خولی

حضرت عبداللہؓ بن ابی خولی۔ کلبی نے ان کو شرکاء بدر میں ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے ان کو ان کے بھائی خولی بن ابی خولی کے تذکرہ میں ضمناً ذکر کر دیا ہے۔

۲۹۲۳۔ حضرت عبداللہؓ بن خیثمۃ

حضرت عبداللہؓ بن خیثمۃ۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ محمد بن سعد واقدی کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ابو خیثمۃ ہے۔ سالمی ہیں۔ ان کا نام عبداللہ بن خیثمۃ ہے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں۔ احد میں شریک ہوئے اور یزید بن معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے۔ ابوبکر بن جعابی نے کتاب الاخوۃ میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن خیثمۃ سعد یعنی ابن خیثمۃ کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابوموسیٰ نے جعابی کا کلام ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابوموسیٰ نے ان عبداللہ اور سعد کو جن کا ذکر ابن جعابی نے کیا ہے اور ان عبداللہ کو جو اس تذکرے میں مذکور ہیں ایک شخص خیال کر لیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ عبداللہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں۔ اور اسی طرح ابوموسیٰ کے سوا اوروں نے بھی ان کو سالمی بیان کیا ہے۔ لیکن وہ عبداللہ اور سعد جو خیثمۃ کے بیٹے ہیں اور جن کا ذکر ابن جعابی نے کیا ہے وہ خزرج سے نہیں ہیں بلکہ وہ دونوں قبیلے اوس کے امرئ القیس بن مالک کی اولاد میں ہیں اور خزرج سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ سعد بن خیثمۃ کے بیٹے ہیں بھائی نہیں ہیں اور یہی مشہور ہے پس اگر ابن جعابی نے سعد بن خیثمۃ کو ان عبداللہ بن خیثمۃ سالمی کا بھائی خیال کیا تو یہ ان کا وہم ہے کیونکہ سعد بالاتفاق اوس سے ہیں اور اگر انہوں نے یہ خیال کہ سعد اوس سے ہیں اور عبداللہ ان کے بھائی ہیں تو یہ بھی ان کا وہم ہے کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہیں اور ان کا ذکر عبداللہ بن سعد بن خیثمۃ کے تذکرہ میں مشرح دار ہوگا واللہ اعلم

۲۹۲۴۔ حضرت عبداللہؓ بن دارہ

حضرت عبداللہؓ بن دارہ۔ نبی ﷺ کی حیات میں موجود تھے۔ ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے۔ ان کا نبیؐ سے راوی ہونا معلوم نہیں ہوتا ہے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام تھے۔ اس کو بعض متاخرین نے بیان کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ وہ نبیؐ کی زندگی میں موجود تھے۔ ان کو کسی نے صحابہ میں نہیں کہا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کا نام عبداللہ اور بعض زید بن دارہ بیان کرتے ہیں۔ ان کی روایت حمران اور عثمان سے ہے۔ محمد بن کعب قرظی نے عبداللہ بن دارۃ جو عثمان کے غلام تھے۔ انہوں نے حمران غلام عثمان سے انہوں نے عثمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور وضو کو پورے طور پر کیا۔ اور کہا اگر میں نے اس کو ایک یا دو تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو میں اس کو تم سے نہ بیان کرتا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ پورے طور پر وضو کر کے نماز کے واسطے نہیں کھڑا ہوتا مگر اللہ اس کے اور دوسری نماز کے درمیان میں جتنے گناہ ہوتے ہیں سب کو بخش دیتا ہے اس کو محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے ابن دارہ سے انہوں نے خود حضرت عثمان سے نقل کیا ہے اور ان کا نام زید بن دارہ بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ

ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۲۵۔ حضرت عبداللہؓ بن دیان

حضرت عبداللہؓ بن دیان۔ دیان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب تھا۔ حارثی ہیں۔ ان کا نام عبدالحجر تھا رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھا۔ اور بعض لوگ ان کا نام عبداللہ بن عبدالمدان بیان کرتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ان کا نام عمرو تھا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا اور یہ مسلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی۔ ان کی بیٹی عائشہ عبیداللہ بن عباس کی زوجیت میں تھیں۔ یہ وہی عائشہ ہیں جن کے باپ اور بیٹوں کو بشر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا اور یہ قصہ مشہور ہے اور ہم اس کو اسی کتاب میں بشر بن ارطاہ کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح اس نام کا ذکر ابوعمر کی کتاب استیعاب میں بیان ہوا ہے اور بعض میں نہیں وارد ہوا اور شاید یہ کاتب سے رہ گیا ہے۔ لیکن عبداللہ بن عبد المدان ان کی کتاب کے تمام نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اس کا ذکر اسی جگہ ہوگا اور ہم اس کی طرف اشارہ کریں گے کہ ہم اس کو اس جگہ ذکر کر چکے ہیں۔

۲۹۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ذرہ

حضرت عبداللہؓ بن ذرہ۔ مزنی ہیں۔ خزاعی بن عبدنہم اور بلال بن حارث کے ہمراہ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ ان کا نسب ابواحمد عسکری نے اس طرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ذرہ مزنی بن عائذ بن طابخہ بن لای بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو۔ مزنی۔ عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ارطبان کے غلام ہیں۔ ان کی کنیت ابوبردہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور ان کا ذکر خزاعی بن عبدنہم کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۲۹۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن زیاد

حضرت عبداللہؓ بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔ بلوی ہیں انصار کے حلیف ہیں۔ مالک کا دوسرا نام مجذر ہے زیاد کے بیٹے ہیں۔ مجذر کے معنی درشت خو۔ یہ عبداللہ بن مجذر ہی کے لقب سے مشہور ہیں۔ ردیف میم میں ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ ہوگا۔ یہاں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۲۸۔ حضرت عبداللہؓ ذوالبجادین

حضرت عبداللہؓ۔ ان کا لقب ذوالبجادین تھا۔ یہ بیٹے ہیں عبدنہم بن عفیف بن سحیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو کے۔ وفد بن کر نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے (اس وقت) ان کا نام عبدالعزیٰ تھا تو رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ یہ چچا ہیں عبداللہ بن مغفل بن عبدنہم۔ ان کا لقب ذوالبجادین رسول اللہؐ نے رکھا تھا۔ وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے نزدیک اسلام ظاہر کیا تو اُن لوگوں نے اُن کے کل کپڑے چھین کر (ننگا کر دیا اور) ایک بجاد یعنی کملی اڑھادی۔ پس یہ اپنی قوم سے بھاگ کر رسول اللہؐ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔ جب آنحضرت کے قریب پہنچے تو اُس کملی کو دو چاک کر کے ایک کا ازار بنالیا اور

دوسرے کی چادر۔ اُس کے بعد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے پس آپ نے اُن کو ذوالبجادین فرمایا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کو ان کی والدہ نے ایک کملی دے دی تھی اُسی کو دو چاک کر کے ازار اور چادر بنا کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے واللہ اعلم۔ یہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ہی کے ساتھ قیام کیا یہ بہت ہی نرم دل اور فقیہ فاضل شخص تھے۔ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی۔ انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے اُن کا لقب ذوالبجادین تھا۔ یتیم تھے۔ اپنے چچا کی گود میں پرورش پاتے تھے وہی ان کو (ضرورتوں کی چیزیں) دیتے تھے اور (طرح طرح کے) احسانات کرتے تھے۔ (پس اسی درمیان میں) ان کے چچا کو خبر پہنچی کہ انہوں نے دین اسلام قبول کر لیا ہے تو ان کے چچا نے ان سے کہا کہ اگر تم نے (واقعی) دین محمدؐ قبول کر لیا ہے تو مجھ سے کہہ دو تا کہ میں اپنی کل چیزیں جو میں نے تم کو دی ہیں لے لوں۔ انہوں نے جواب دیا بیشک میں مسلمان ہو گیا ہوں (تم جو چاہو کر لو) پس اُن کے چچا نے اپنی دی ہوئی کل چیزیں ان سے لے لیں یہاں تک کہ اُن کے بدن کے کپڑوں کو بھی اُتار لیا۔ اس وقت یہ اپنے والد کے پاس گئے ان کی والدہ نے اپنی کملی کے دو ٹکڑے کر کے ان کو دے دیئے۔ انہوں نے ایک ٹکڑے کو تہبند بنا لیا اور دوسرے کو چادر۔ (پس اُسی ہیئت میں وہاں سے روانہ ہو کر) علی الصباح رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ ہی کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے تمام لوگوں پر نظر ڈالی کہ کوئی شخص باہر سے تو آپ کے پاس نہیں آیا اور آپ (ہمیشہ فجر کے بعد) ایسا کرتے تھے۔

حضرت نے جب ان کو دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا نام عبدالعزی ہے۔ آپ نے فرمایا (عبدالعزی نہیں) بلکہ تمہارا نام عبداللہ ذوالبجادین ہے۔ تم میرے دروازہ پر رہا کرو۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ کے دروازہ پر رہنا شروع کیا۔ یہ قرآن مجید، تسبیح اور تکبیر کو بہت ہی بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ (ایک دفعہ) حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ کیا یہ شخص ریاکار ہے؟ حضرت نے فرمایا ایسا نہ کہو یہ رقیق القلب لوگوں میں سے ہیں۔ ان کی وفات رسول اللہؐ کی حیات ہی میں ہوئی تھی۔ اعمش نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دفعہ کہتے تھے کہ یہ واقعہ گویا اس وقت بھی میری نظر کے سامنے ہے کہ رسول اللہؐ غزوۂ تبوک میں عبداللہ ذوالبجادین کی قبر میں کھڑے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کی نعش کو قبر میں اتار رہے ہیں۔ اور رسول اللہؐ فرما رہے ہیں کہ تم اپنے بھائی کو مجھ سے اور قریب کرو۔ (چنانچہ انہوں نے اور قریب کر دیا) پس آپ نے اُن کی نعش کو قبلہ کی جانب لے کر لحد میں رکھ دیا۔ اُس کے بعد رسول اللہؐ قبر سے نکل آئے اور باقی کام حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سپرد کر دیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے کہ اے خدا میں ان سے راضی تھا اب تو بھی راضی ہو جا۔ ابو وائل نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ (عبداللہ ذوالبجادین کے ساتھ رحمۃ للعالمینؐ کا یہ لطف و کرم دیکھ کر) واللہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش اُن کی جگہ میں ہوتا۔ حالانکہ میں اُن سے پندرہ برس پہلے اسلام لا چکا تھا اور ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تھا کہ واللہ میں نے تمنا کی کہ کاش اس قبر میں میں ہوتا۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات غزوۂ تبوک میں ہوئی۔ اور محمد بن ابراہیم بن الحارث نے ابن مسعود سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ ان کی وفات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے وہی دعا کی جو اوپر گزر

چکی ہے۔ اور محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ عبداللہ نے کہا تھا کہ کاش میں ہی صاحب قبر ہوتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۲۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن راشد کندی

حضرت عبداللہ ؓ بن راشد کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ (قبیلہ) کندہ کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

۲۹۳۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن رافع

حضرت عبداللہ ؓ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر۔ انصاری اوسی خزرجی ظفری۔ غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۹۳۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ربیع

حضرت عبداللہ ؓ بن ربیع بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابجر ہے ابجر خدرۃ (کے نام سے مشہور) ہیں جو عوف بن حارث کے بیٹے ہیں (یہ عبداللہ) انصاری خزرجی خدری ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے عروہ نے کہا ہے کہ بدر میں بھی شریک تھے۔ ابوجعفر بن سمین نے ہمیں اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان انصار کے نام میں جو خاندان خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے کہا ہے کہ بنی الجبر یعنی بنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے عبداللہ بن ربیع بن قیس بھی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۳۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ربیعہ بن اغفل

حضرت عبداللہ ؓ بن ربیعہ بن اغفل عامری۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ یہ قول ابوعمر کا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ربیعہ بن مسروح بن معاویہ۔ اور بعض لوگوں نے اس طرح بیان کیا ہے ربیعہ بن عامر بن صعصعہ مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ عبداللہ عامر بن طفیل کے ساتھ وفد میں نبیؐ کے پاس آئے تھے۔ عامر کا قصہ اُن کا اسلام سے باز رہنا اور آنحضرت ﷺ کا ان کے حق میں بددعا کرنا (کتب سیر میں) مذکور ہے۔ ابن مندہ نے پورا قصہ بیان کیا ہے لیکن ابن عبدالبر اور ابونعیم نے اس کو مختصر کر کے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم کا ان کے نسب میں ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کو بیان کرنا محل کلام ہے کیونکہ جو شخص نبیؐ کے زمانہ میں ہو اس کے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان ایک پشت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ چند پشتیں ہوں گی جیسا کہ علقمہ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب میں ہیں پس یہ لبید باوجود اس کے کہ ان کی عمر زمانہ جاہلیت میں بہت گزر چکی تھی ان کے نسب میں عامر تک پانچ پشتیں ہیں اور علقمہ تک چھ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ عبداللہ اور عامر میں صرف ایک ہی پشت ہو؟ شاید ربیعہ اور عامر کے درمیانی نام ان کو نہیں ملے اس وجہ سے انہوں نے خیال کیا کہ عامر ربیعہ کے والد ہیں واللہ اعلم۔ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ اغفل غین معجمہ اور (ف) کے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔ قرشی مطلبی۔ ان کی ماں حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ عروہ بن زبیر اور فضل بن حسن ضمری نے ان سے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ام الحکم بنت زبیر نے ان کو رسول اللہؐ کے پیچھے بھیجا آپ ام سلمہ کے مکان کی طرف جا رہے تھے۔ یہ اس زمانہ میں بچے تھے ام حکم نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ سے (جا کر) مل جاؤ اور آپ کی چادر اتروالاؤ چنانچہ یہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس گئے کہتے تھے میں نے جا کر آپ کی چادر پکڑلی تو آنحضرتؐ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو؟ میں نے جواب دے کر کہا کہ میری ماں نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے آپ نے اپنی چادر لپیٹ کر مجھے عنایت کی اور کہا کہ اپنی ماں کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو اس کو پھاڑ کر دونوں بہنیں بانٹ لو اور اس کو اوڑھو۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو بنی مطلب سے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا میں نے ایسا ہی کئی نسخوں میں دیکھا ہے حالانکہ وہ بنی عبدالمطلب سے ہیں (چنانچہ) زبیر بن بکار نے حارث بن عبدالمطلب کی اولاد کے تذکرہ میں ربیعہ بن حارث کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنے چچا عباس سے عمر میں بڑے تھے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بن حارث کے تین لڑکے تھے محمدؐ عبداللہ اور عباس ان سب کی ماں ام الحکم بنت زبیر بن عبدالمطلب تھیں تینوں صاحب اولاد تھے۔ ابوعمر نے (بھی) ام حکیم بنت زبیر بن عبدالمطلب کے بیان میں لکھا ہے کہ وہ ضباعہ بنت زبیر کی بہن تھیں اور ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کو بیاہی تھیں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن ربیعہ بن حارث روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی بنت زبیر کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کو ام حکیم اور بعض ام الحکم کہتے ہیں اس کے بعد ایک حدیث فضل بن حسن کی روایت سے نقل کی ہے جس کو وہ عبداللہ بن ربیعہ بن حارث سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں پھر عبداللہ کے والد ربیعہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ابواحمد عسکری نے ربیعہ بن حارث کے ذکر کے بعد بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث ہیں۔ ان روایات سے روشن ہو گیا کہ عبداللہ عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہیں نہ ان کے چچا مطلب ابن عبد مناف کی اولاد سے۔ انہیں ربیعہ کی بابت آنحضرتؐ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا تھا کہ پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ اس کو ہم ربیعہ کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ ثقفی

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ ثقفی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن ابوعاصم نے ان کو احاد میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ایک حدیث مروی ہے ابوموسیٰ نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد مقری نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن محمد بن فورک نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن عمرو بن ضحاک نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن ہشام نے ہم سے بیان کیا انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے اسود بن یزید سے روایت کی کہ عبداللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ اور زمانہ میں بھی اپنے ساتھیوں کو نوافل جماعت سے پڑھایا کرتے تھے اور خود امام ہوتے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابن ابی عاصم نے بروایت ابوبکر

بن ابی شیبہ ان کو احاد میں ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کو ان کی روایت سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوبکر نے بیان کیا ہے کہ ان سے ایک اور حدیث مسند (یعنی رسول اللہ ﷺ کی مروی) ہے جو مجھے نہیں ملی۔

۲۹۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ نمیری

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ نمیری۔ کنیت ان کی ابو یزید ہے۔ حضرمی نے ان کو وحدان میں ذکر کیا ہے۔ عفیف بن سالم نے یزید بن عبداللہ بن ربیعہ نمیری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے دو بستیوں کی طرف دو خط دعوت اسلام کے بھیجے ان میں سے ایک کو خاک آلود کیا تھا۔ اور دوسرے کو اسی طرح رہنے دیا۔ جس بستی میں خاک آلود خط پہنچا وہاں کے لوگ مسلمان ہو گئے ابوموسیٰ و ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ ثقفی

حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ ثقفی۔ سفیان کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے سفیان روایت کرتے ہیں (لیکن) ان کی حدیث میں اعتراض ہے۔ حمید بن اسود نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ایسی چیز سے اپنے کو سیراب (یعنی جو وصف اس میں نہ ہو اس کو اپنے میں ظاہر کرے مثلاً علم سے بے بہرہ ہو اور اپنے آپ کو عالم کہے سخاوت سے معرا ہو اور اپنے آپ کو سخی بتائے۔) ظاہر کرنے والا جو اسے نہیں ملی مثل اس شخص کے ہے جو فریب (فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل اس سبب سے فرمائی کہ اس شخص نے بھی دو فریب کئے ایک یہ کہ اپنی جھوٹی تعریف کی دوسرے یہ کہ اللہ پر جھوٹ باندھا جو چیز اللہ نے نہیں دی تھی اس کے دینے کی نسبت اس کی طرف کی۔) کے دو کپڑے پہنے۔

۲۹۳۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ قرشی مخزومی

حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ۔ بن مغیرہ۔ بن عبداللہ عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ ان کی ماں قبیلہ ثقیفہ کی ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی ماں اور ان کے بھائی عیاش بن ابوربیعہ کی ماں اسماء بنت مخرمہ ہیں جو خاندان بنی مخزوم سے تھیں اور بعض کے نزدیک بنی نہشل بن دارم سے واللہ اعلم۔ یہ عبداللہ عمر بن عبداللہ بن ابوربیعہ شاعر مشہور کے والد ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے ان کا نام زمانہ جاہلیت میں بجیر تھا (جب یہ مسلمان ہوئے تو) رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا انہی کی بابت ابن زبیری نے یہ شعر کہا ہے:

بجیر بن ذی الرمحین قرب مجلسی   وراح علینا فضلہ غیر عاتم

"بجیر ابن ذی الرمحین نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور ہم پر اس کی مہربانی سے بے درنگ آئی۔"

ابوربیعہ کا نام عمرو تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حذیفہ تھا اور یہ روایت بعض ان کی کنیت ہی ان کا نام بھی ہے۔ مگر اکثر لوگ ان کو عمرو کہتے ہیں۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے اور ان کے بھائی ابوامیہ کا حذیفہ ہے۔ ابوربیعہ کو ذوالرمحین بھی کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بزرگوں میں سے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ بہت خوبصورت تھے۔ یہی ہیں جن کو قریش نے عمرو بن عاصم کے ہمراہ نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس رسول اللہؐ کے ان ساتھیوں کو لینے کے واسطے بھیجا تھا جو حبشہ

میں (ہجرت کر گئے تھے) بعض لوگوں کے نزدیک (یہ نہ تھے) کوئی اور تھا۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے حارث بن ہشام کے ساتھ ام ہانی کے گھر میں فتح مکہ کے دن پناہ لی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے مارنے کا ارادہ کیا ام ہانی نے حضرت علیؓ کو روک دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو تم نے پناہ دی اس کو میں نے بھی دی۔رسول اللہؐ نے ان کو یمن اور اس کے گردونواح کی فوج کا افسر مقرر کیا تھا۔یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تک برابر اسی کام پر مقرر رہے (بلکہ) حضرت عمرؓ نے صنعاء کی حکومت بھی انہی کے سپرد کر دی تھی پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا۔جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے یہ ان کی مدد کے واسطے آرہے تھے مکہ کے قریب پہنچ کر سواری سے گر کر مر گئے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ان کی حدیث کی روایت بھی انہی لوگوں سے ہے۔ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے ہمیں اپنی سند سے خبر دی انہوں نے ابوعبدالرحمٰن نسائی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عمرو بن علی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے عبدالرحمٰن نے ہم سے بیان کیا انہوں نے سفیان سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے (جب) آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے مجھ کو دیا اور کہا کہ اللہ تمہارے مال اور گھر والوں میں برکت عنایت کرے۔قرض کا بدلہ یہی ہے کہ ادا کیا جائے اور شکرگزاری کی جائے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۳۸۔حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ سلمی

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ سلمی کوفی۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے ان سے روایت کی ہے حکم اور شعبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی تھے اور ان دونوں کے سوا اور لوگ ان کے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔علی بن مدینی نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ربیعہ سلمی صحابی ہیں اور وہ عمرو بن عتبہ بن فرقد سلمی کے ماموں ہیں اور منصور بن معتمر کے چچا ہیں کیونکہ منصور معتمر بن عتاب بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یعنی عبداللہ بن ربیعہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے موذن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔نبیؐ نے اس کے جواب میں کہا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔اس کے بعد موذن نے کہا اشھد ان محمدًا رسول اللہ۔پھر آپ نے فرمایا اشھد ان محمدًا رسول اللہ۔(اس کے بعد آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر) کہنے لگے کہ یہ اذان دینے والا یا تو بکریاں چرانے والا ہے یا کوئی گھر بار چھوڑنے والا (بادیہ نشین) جب نشیب میں اترے تو معلوم ہوا کہ چرواہا ہے وہیں ایک مری ہوئی بکری بھی پڑی تھی (اس کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک (کیسی) بے قدر ہے بخدا دنیا اللہ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔عمرو بن میمون، مالک بن حارث اور علی بن الاقمر وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ربیعہ: راء پر پیش، باء پر زبر اور یاء مشدد ہے۔اس لئے ہم نے اس کو ربیعہ (راء پر زبر کے ساتھ) سے مؤخر کیا۔

۲۹۳۹۔ حضرت عبداللہؓ بن رزق

حضرت عبداللہؓ بن رزق مخزومی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے (لیکن) ان کی صحبت اور رؤیت کا (کچھ) حال معلوم نہیں ہے۔ عمران بن ابی انس نے عبداللہ بن رزق مخزومی سے روایت کی ہے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام مخلوق میں اللہ کے نزدیک دو گروہ چنے ہوئے ہیں عرب میں اللہ کے برگزیدہ قریش ہیں اور عجم میں اہل فارس۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۴۰۔ حضرت عبداللہؓ بن رفاعہ

حضرت عبداللہؓ بن رفاعہ بن رافع زرقی۔ ان کا پورا نسب ان کے باپ کے بیان میں گزر چکا ہے حسن بن سفیان نے ان کو وحدان میں ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ ابویاسر بن ابی حبہ نے ہمیں اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے عبدالواحد بن ایمن مکی سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن رفاعہ زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا امام احمد کہتے تھے کہ فزاری (راوی) نے ایک دوسری مرتبہ اس سند میں رفاعہ کے بیٹے کا نام نہیں ظاہر کیا اور فزاری کے علاوہ اور راویوں نے ان کا نام بجائے عبداللہ بن رفاعہ کے عبید بن رفاعہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب غزوۂ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سب لوگ صف بستہ ہو جاؤ تا کہ میں اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کروں چنانچہ سب لوگ آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے پس رسول اللہؐ نے حمد وثنا شروع کی اور کہا اے اللہ تیرے ہی واسطے سب تعریف ہے جس کو تو وسعت دے اس کو تنگی میں ڈالنے والا کوئی نہیں اور جس کو تو تنگی میں ڈالے اس کو وسعت دینے والا کوئی نہیں۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔

۲۹۴۱۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحۃ

حضرت عبداللہؓ بن رواحۃ بن ثعلبۃ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس اکبر بن مالک اغر بن ثعلبۃ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی ان کی کنیت ابو محمد ہے اور بعض نے ابورواحہ اور ابوعمرو بیان کی ہے۔ انکی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بھی بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ یہ عبداللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بنی حارث بن خزرج کے سردار تھے بدر، احد، خندق، حدیبیہ، خیبر اور عمرۃ القضاء (وغیرہا) تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک بجز فتح مکہ اور اس کے بعد کے واقعات کے یہ اس سے پہلے (یعنی غزوۂ موتہ میں) شہید ہو چکے تھے۔ غزوۂ موتہ کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ نعمان بن بشیر کے ماموں ہیں۔ حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے اثنائے خطبہ میں آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر جس جگہ کھڑے تھے وہیں (فوراً) بیٹھ گئے جب نبیؐ خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تم کو (اس سے) زیادہ اللہ اور اللہ کے رسول کی پیروی کی خواہش عنایت کرے یہ جہاد میں سب سے پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد

لوٹتے۔ یہ ان شاعروں میں سے ہیں جو نبیؐ کی طرف سے (مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا) جواب دیا کرتے تھے نبیؐ کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں ان میں سے چند شعر یہ ہیں:

انی تفرست فیک الخیر اعرفه — واللہ یعلم ان ماخاننی البصر
انت النبی و من یحرم شفاعته — یوم الحساب فقدازری به القدر
فثبت اللہ ما اتاک من حسن — تثبیت موسی و نصرا کالذی نصروا

"میں نے آپ (کی ذات مقدس) میں بھلائی پہچان لی تھی میں بھلائی کو پہچانتا ہوں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میری بصیرت خطا نہیں کرتی۔ آپ نبی ہیں قیامت کے دن جو شخص آپ کی شفاعت سے محروم کر دیا گیا بے شک قضاء قدر نے اس کو نکما کر دیا۔ پس اللہ ان خوبیوں کو قائم رکھے جو اس نے آپ کو دی ہیں جس طرح موسیٰ کو ثابت قدم رکھا۔ اور آپ کی مدد کرے جیسا کہ اگلے نبیوں کی مدد کی گئی"۔

نبیؐ نے ان اشعار کو سن کر فرمایا کہ اے ابن رواحہ! اللہ تم کو بھی ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کو (اس دعا کی برکت سے) خوب ثابت قدم رکھا حتی کہ یہ شہید ہوئے اور ان کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اس میں شہید ہو کر داخل ہوئے۔ ابوالدرداء کہتے ہیں کہ میں اس دن سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس میں عبداللہ بن رواحہ کا ذکر نہ کروں (ان کو بھی مجھ سے بہت محبت تھی) جب وہ مجھ سے ملتے اور سامنے کھڑے ہوتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیتے اور اگر پیچھے کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھ دیتے اور مجھ سے کہتے کہ اے عویمر بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں پس ہم بیٹھتے اور اللہ کا ذکر کرتے جتنا اللہ چاہتا تھا پھر وہ کہتے کہ اے عویمر یہ ایمانی مجلسیں ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ غزوۂ موتہ کی طرف جہاد کے واسطے نکلے تو زید بن ارقم (جو کہ بسبب یتیمی کے ان کے زیر کفالت تھے) بھی اسی کجاوے میں ان کے ساتھ تھے زید نے ان کو بوقت شب خود ان کے تصنیف کردہ اشعار پڑھتے سنا وہ یہ ہیں:

اذا ادنیتنی و حملت رحلی — مسیرة اربع بعد الحساء
فشانک فانعمی و خلاک ذم — ولا ارجع الی اھلی ورائی

"(اے نفس) جب تو نے مجھے نزدیک کیا اور میرے کجاوے کو کسا چار ماہ کی مسافت کے لیے مقام حساء کے بھی آگے۔ بس اپنی شان کو دیکھ اور خوش ہو مذمت تجھ سے دور رہے میں اپنے پیچھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹوں گا۔"

وجاء المؤمنون و غادرونی — بارض الشام مشھور الثواء
وردک کل ذی نسب قریب — الی الرحمن منقطع الاخاء
ھنالک لاابالی طلع بعل — ولانخل اسافلھا رواء

"مسلمان آئے اور مجھے شام کی مشہور خوابگاہ میں چھوڑ دیا۔ اور تجھ کو ہر عزیز قریب نے ناتا توڑ کر خدا کے سپرد کر دیا۔ اس

وقت مجھے نہ کسی شوہر سے بیوی کے شادی کرنے کی کچھ پرواہے اور نہ ان کھجوروں کے باغ کی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔"

جب زید نے ان اشعار کو سنا تو روئے۔ عبداللہ بن رواحہ نے ان کو کوڑے سے دھمکا کر کہا اے بچے تیرا کیا نقصان ہے؟ اگر خدا مجھ کو شہادت نصیب کرے اور تو (مزے سے) اسی کجاوے کے بیچوں بیچ میں بیٹھ کر گھر لوٹ جائے۔ عبداللہ بن رواحہ نے زید سے (خطاب کر کے) یہ شعر کہا ہے:

یا زید زید الیعملات الذبل تطاول اللیل ھدیت فانزل

("اے زید! اے زید! اونٹنیاں (ہماری) تھک گئی ہیں اور رات بہت آ گئی خدا تمہیں ہدایت دے اب اتر پڑو) یعنی اب ساتھ والے جب آ جائیں تو ان کے ساتھ چلنا"۔

ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے غزوۂ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب ان کی جگہ پر ہوں پھر اگر جعفر بن ابو طالب بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سردار بنیں اگر عبداللہ بھی شہید ہوں تو مسلمان جس کو پسند کریں اس کو اپنا سردار بنالیں پس جب لشکر تیار ہو گیا اور اہل لشکر کوچ کرنے لگے تو لوگوں نے رسول اللہؐ کے (بنائے ہوئے) سرداروں کو رخصت کیا اور ان کو سلام کیا جب لوگوں نے رسول اللہؐ کے (بنائے ہوئے) سرداروں کو اور عبداللہ بن رواحہ کو رخصت کیا تو عبداللہ بن رواحہ رونے لگے لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھے دنیا کی محبت اور اس کا خیال نہیں ہے (جس کے چھوٹنے پر روتا ہوں) بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا ہے کہ:

وَ اِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُھَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتۡمًا مَّقۡضِیًّا - الآیۃ (المریم: ۷۱) (یعنی تم میں کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر (ہو کر) گزرنے والا نہ ہو (کیونکہ صراط اسی پر ہو گا) تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہے۔) پس میں نہیں جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد پار اترنے میں میرا کیا حال ہو؟ مسلمانوں نے کہا اللہ تمہارے ہمراہ رہے وہی تم کو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے اور تم پر نظر عنایت رکھے۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس وقت یہ اشعار پڑھے:

لکننی اسأل الرحمن مغفرۃ وضربۃ ذات فرع یقذف الزبدا

اوطعنۃ بیدی حران مجھزۃ بحربۃ تنفذ الاحشاء و الکبدا

حتی یقولوا اذا مرو علی جدثی یا ارشد اللہ من غاز و قد رشدا

"لیکن میں خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تلوار کے ایک ایسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہو۔ یا تیار کئے ہوئے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے کے ہاتھ میں ہو اور وہ ایسا وار کرے کہ جگر اور اندرونی اعضاء کے پار ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گزریں تو کہیں اے غازی! اللہ تجھے رشد عنایت کرے اور اس نے عنایت کر دیا۔"

پھر عبد اللہ (مسلمانوں کے پاس سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو رخصت کیا۔ پھر لوگ چلے یہاں تک کہ (مقام) معان میں جا کے فروکش ہوئے (وہاں جا کر) معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے ساتھ (مقام) مآب میں پڑا ہے۔ مسلمانوں نے دو دن امعان میں قیام کیا اور آپس میں کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس کسی کو بھیج کر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دیں یا تو وہ (اور مجاہدین بھیج کر) ہماری مدد کریں یا کچھ اور ہی حکم دیں گے مگر عبد اللہ بن رواحہ نے مسلمانوں کو جوش دلایا۔ چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہاں تک کہ شہر بلقا کی ایک بستی میں جس کو شراف کہتے ہیں رومیوں سے جاملے پھر مسلمان (وہاں سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبد السلام بن نعمان بن بشیر نے روایت کی ہے کہ جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوئے تو لوگوں نے عبد اللہ بن رواحہ کو سپہ سالاری کے واسطے بلایا یہ اس وقت لشکر کے ایک گوشہ میں تھے (فوراً) آگے بڑھے اور لڑنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ اشعار پڑھے:

یانفس الاتقتلی تموتی — ھذا حیاض الموت قد صلیت
وماتمنیت فقد لقیت — ان تفعلی فعلھما ھدیت
و ان تاخرت فقد شقیت

"اے نفس! اگر تو قتل نہ کیا جائے گا تو بھی ایک نہ ایک دن مرے گا۔ یہ حوض موت کے تیار ہیں ان میں تو بھی ڈالا جائے گا۔ تیری جو آرزوئے (شہادت) تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کرے گا تو مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اور اگر تو (ان سے) پیچھے رہ جائے گا تو (البتہ) نامراد ہوگا۔"

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا مشاق ہے کیا تجھ کو (اپنی بیوی کا نام لے کر) فلانی کا اشتیاق ہے اس کو طلاق ہے اور فلاں فلاں غلاموں کا تجھ کو خیال ہے (جاؤ) وہ بھی آزاد ہیں اور کیا تجھ کو اپنے باغ معجف (نامی) کا خیال ہے پس وہ بھی اللہ اور رسول کے واسطے (وقف) ہے پھر کہا:

یانفس مالک تکرھین الجنۃ — اقسم باللہ لتنزلنہ
طائعۃ اولتکرھنہ — فطالما قد کنت مطمئنہ
ھل انت الانطفۃ فی شنہ — قد اجلب الناس و شدوا الرنہ

"اے نفس! تجھے کیا ہوا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ تو ضرور اس میں داخل ہوگا (خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے) بہت زمانہ تک تو اطمینان سے تھا۔ تو (مثل) آب صافی (کے) ہے جو مشک میں ہو لوگ آگئے ہیں اور انہوں نے کمانیں کھینچ لی ہیں"۔

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ لڑنے کے واسطے میدان میں گئے ان کے نیزہ لگا انہوں نے خون کو اپنے ہاتھ سے پونچھ کر منہ پر ملا پھر دونوں صفوں کے درمیان میں گر گئے اور (مسلمانوں سے پکار کر) کہا اے مسلمانو! اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو۔ مسلمان حملہ کر کے ان کو برابر بچاتے رہے حتی کہ یہ اسی مقام پر انتقال کر گئے۔ یونس بن بکیر کہتے تھے ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا انہوں نے کہا ان لوگوں پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی رسول اللہؐ نے (مدینہ میں اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ اس وقت زید بن حارثہ نے فوج کا علم لیا اور اس کو لے کر بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے پھر اس کو جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر

رسول اللہ ﷺ چپ ہو گئے یہاں تک کہ انصار کے چہرے متغیر ہو گئے اور انہوں نے خیال کہ عبداللہ بن رواحہ کی نسبت جس امر کو برا جانتے تھے وقوع میں آیا پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ پھر اس علم کو عبداللہ بن رواحہ نے لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر تینوں آدمی سونے کے تختوں پر جنت میں بلند کر کے دکھائے گئے۔ میں نے عبداللہ بن رواحہ کا تخت ان کے ساتھیوں کے تختوں سے کچھ ہٹا ہوا دیکھا میں نے پوچھا اس دوری کا کیا سبب مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں نے بے کھٹکے کام کیا اور عبداللہ بن رواحہ نے کچھ تردد کے بعد۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ غزوۂ موتہ جمادی ۸ھ میں ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بن ریاب

حضرت عبداللہؓ بن ریاب۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ جس کو معمر نے کثیر بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن رباب سے روایت کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔

۲۹۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن زائدہ

حضرت عبداللہؓ بن زائدہ بن اصم۔ یہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہیں ایسا ہی ان کا نام قتادہ نے بیان کیا ہے اور دوسروں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن قیس بن زائدہ ہے۔ اور اسکے سوا بھی لوگوں کے اقوال ہیں جن کا ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۴۴۔ حضرت عبداللہؓ بن زبعری

حضرت عبداللہؓ بن زبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص۔ قریشی سہمی شاعر۔ ان کی والدہ عاتکہ بنت عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب پر اپنی زبان و جان سے بہت ہی سخت تھے۔ قریش کی طرف سے مقابلہ کرتے اور مسلمانوں کی ہجو کہتے تھے۔ یہ قریش کے بہترین شاعروں میں سے تھے زبیر نے کہا ہے کہ قریش کے راوی ایسا ہی بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں یہ قریش کے بہترین شاعر تھے لیکن ان کے اور ضرار بن خطاب کے اشعار جو ہمیں پہنچے ہیں ان کے لحاظ سے ضرار ان سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ان کے کلام میں گرے ہوئے الفاظ کم ہیں۔ عبداللہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے جب مکہ فتح کیا تو ہبیرہ بن وہب اور عبداللہ بن زبعری نجران کی طرف بھاگ گئے۔ جس وقت یہ نجران میں تھے حسان بن ثابت نے ان کی بابت یہ شعر کہا:

لاتعدمن رجلا احلک بغضہ — نجران فی عیش اجدلئیم

"تو اس شخص کو نہ دور کر جس کے بغض نے تجھ کو (شہر) نجران میں سخت بری زندگی میں پہنچا دیا۔"

ابن زبعری نے جب اس شعر کو سنا۔ رسول اللہؐ کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے مسلمان ہوتے وقت انہوں نے اشعار کہے جن میں سے چند شعر یہ ہیں:

یارسول الملیک ان لسانی — راتق مافتقت اذانابور

اذا جاری الشیطان فی سنن الغی ومن مال میلہ مثبور
امن اللحم و العظام بماقلت فنفسی الشھید انت النذیر
ان ماجئتنا بہ حق صدق ساطع نورہ مضئ منیر
جئتنا بالیقین و البرو الصدق وفی الصدق و الیقین سرور
اذھب اللہ ضلۃ الجھل عنا واتانا الرخاء و المیسور

اے خدا کے رسول بے شک میری زبان (کلمہ شہادت) سے بند تھی میں نہ کھول سکا جس وقت میں ہلاکت میں تھا۔ یعنی جب میں شیطان کے برابر گمراہی کے راستوں میں چلتا تھا۔ اور جو شخص اس کی طرف جھکا برباد ہوا۔ میرا گوشت اور ہڈیاں آپ کے کہے پر ایمان لائیں پس میرا نفس گواہ ہے کہ آپ ڈرانے والے ہیں۔ جو کچھ آپ ہمارے پاس لائے وہ ٹھیک درست ہے اس کی روشنی بلند و تاباں ہے۔ آپ ہمارے پاس یقین' بھلائی اور سچائی لے کر آئے۔ اور سچائی اور یقین ہی میں خوشی ہے۔ خدا ہم سے جہالت و گمراہی لے گیا اور ہمارے پاس نرمی اور آسانی لایا۔

مندرجہ ذیل اشعار بھی انہی کے ہیں:

منع الرقاد بلابل و ھموم والیل معتلج الرواق بھیم
مما اتانی ان احمد لامنی فیہ فبت کاننی محموم
یاخیر من حملت علی اوصالھا عیرانۃ سرح الیدین غشوم
انی لمعتذر الیک من التی اشدیت اذا نافی الضلال اھیم
ایام تامرنی باغوی خطۃ سھم و تامرنی بھا مخزوم
وامد اشباب الھوی و یقودنی امرا لغواۃ و امرھم مشئوم
فالیوم آمن بالنبی محمد قلبی و مخطئ ھذہ محروم
مضت العدواۃ و انقضت اسبابھا واتت اواصر بیننا و حلوم
فاغفر فدا لک و الدای کلاھما وارحم فانک راحم مرحوم
و علیک من سمۃ الملیک علامۃ نور اعرو خاتم مختوم
اعطاک بعد محبۃ برھانہ شرفا وبرھان الا لہ عظیم

رنج اور غموں نے نیند دور کر دی تاریک رات کے پردے پڑے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ احمد نے رات میں میری ملامت کی اس وجہ سے میری رات ایسی گزری گویا کہ میں بخار میں مبتلا ہوں (یعنی بہت سختی و بے چینی سے رات کٹی) اے ان لوگوں میں بہتر جن کو تیز سخت اونٹنی نے اپنے جوڑوں پر سوار کیا (یعنی تمام عرب سے بہتر) میں اس پر ان باتوں کی معذرت کرتا ہوں جن کا ارتکاب میں نے گمراہی کی حالت میں کیا۔ یعنی جس وقت سہم و مخزوم مجھ کو سرکشی کا حکم دیتے تھے اور میں خواہش کے اسباب کو بڑھاتا تھا اور سرکش آگ مجھے کھینچ رہی تھی۔ اور حقیقت حال یہی ہے کہ ان کا کام بالکل برا ہے۔ میرا دل نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا اور اس سے چوکنے والا محروم ہے دشمنی گزر گئی اور اس کے اسباب

جاتے رہے اور ہمارے درمیان قرابتیں اور دانائی کی باتیں آگئیں پس آپ فرما دیجئے میرے والدین آپ پر قربان اور رحم کیجئے کیونکہ آپ رحم کرنے والے ہیں اور آپ پر رحم کیا گیا ہے آپ پر خدا کی نشانیوں سے نشان ہے یعنی کھلا ہوا نور اور ختم نبوت کی مہر۔ خدا نے محبت کے بعد آپ کو اپنی برہان بوجہ شرافت عنایت کی اور خدا کی دلیل بہت بڑی ہے۔

ابن زبعری کی اولاد منقطع ہوگئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن زبیب

حضرت عبداللہؓ بن زبیب جندی۔ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے (مگر) یہ صحیح نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے کثیر بن عطاء جندی سے اس حدیث کو نقل کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن زبیب جندی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوالولید! اے عبادہ بن صامت! جب تو دیکھے کہ صدقہ چھپا لیا جائے اور جہاد چھوڑ دیا جائے اور آباد ویران اور ویران آباد ہو جائے اور تو دیکھے کہ آدمی امانت کو اس طرح چٹ کر جائے کہ جس طرح اونٹ درخت کو چٹ کر جاتا ہے تو جان لینا کہ تم اور قیامت مثل ان دو (سبابہ اور اس کی پاس والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے) کے ہو (یعنی بہت ہی قریب ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

زبیب: زاء پر پیش اور دو باؤوں کے درمیان یاء ہے۔

جندی: جیم اور نون پر زبر ہے۔

۲۹۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن زبیر

حضرت عبداللہؓ بن زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ نبیؐ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کی ماں عاتکہ بنت ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں۔ ان کے اولاد نہیں ہے۔ یہ ضباعہ بنت زبیر کے بھائی ہیں اور زبیر رسول اللہؐ کے والد عبداللہ اور ابوطالب کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جنگ روم پر گئے اور اجنادین کے معرکہ میں شہید ہوئے ان کے گرد رومیوں کی ایک جماعت کشتہ پڑی ہوئی تھی جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔ پھر زخموں نے ان کا خون بہا دیا اور ان کی جان نکل گئی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ رومیوں کا پہلا آدمی جو اجنادین کی جنگ میں مارا گیا وہ وہی بطریق تھا جس کو عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب نے قتل کیا تھا۔ بطریق نشان لگائے ہوئے نکلا عبداللہ بن زبیر نے بڑھ کر اس کو مار ڈالا اور اس کے سامان کی طرف کچھ نہ متوجہ ہوئے دوسرا بطریق آیا عبداللہ بن زبیر اس کی طرف بھی بڑھے دونوں میں نیزہ بازی ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد دونوں نے تلواریں میان سے نکال لیں پھر عبداللہ بن زبیر نے اس پر وار کیا رومی کے کندھوں پر زرہ تھی ایک ہی ہاتھ میں کاٹ کر مونڈھوں تک ضرب پہنچا دی اور کہا کہ اس کو لے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں رومی ایک ہی وار میں بھاگ گیا۔ عمرو بن عاص نے ان کو قسم دے کر کہا کہ اب نہ لڑو انہوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھ میں اب صبر کی طاقت نہیں ہے۔ جب باہم تلواریں چلنے لگیں اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگے (اس وقت) عبداللہ ایک ٹیلہ پر شہید ملے ان کے گرد دس رومی کٹے پڑے تھے۔ نبی ﷺ ان کو (محبت سے) میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست کہا کرتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ میری ماں کے بیٹے۔ فرمایا کرتے تھے ان کی روایت سے کوئی حدیث محفوظ نہیں ہے۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر قریب تیس سال کے تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۴۷۔ حضرت عبداللہؓ بن زبیر عوام

حضرت عبداللہؓ بن زبیر عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قرشی اسدی۔ ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ان کی دوسری کنیت ابوخبیب ان کے بڑے بیٹے کے نام سے بھی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو اس کنیت سے وہ لوگ پکارتے ہیں جو ان کو عیب لگاتے تھے۔ ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر بن ابی قحافہ ہیں جو ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہیں اور ان کی دادی صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اور خدیجہ بنت خویلد ان کے باپ زبیر بن عوام بن خویلد کی پھوپھی تھیں۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی خالہ ہیں۔ ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانوں میں سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے۔ رسول اللہؐ نے خرمے کو اپنے دہن مبارک میں چبا کر ان کے تالو میں ملا اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن سب سے پہلے ان کے پیٹ میں گیا۔ نبیؐ نے ان کے نانا ابوبکر کے نام اور کنیت پر ان کا نام اور کنیت رکھی۔ یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ ان کی والدہ نے جب ہجرت کی ہے تو یہ پیٹ میں تھے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ہجرت کے بعد یہ حمل میں آئے۔ ہجرت سے دس مہینے بعد پیدا ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے وقت تمام مسلمانوں نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کیے اس وجہ سے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے اب ان کی اولاد نہ ہوگی۔ ان کی پیدائش سے خدا نے یہود کی بات جھوٹی کر دی یہ بڑے نمازی' روزہ دار اور بہادر تھے۔ جب یہ سات آٹھ برس کے ہوئے ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان کو بیعت کے واسطے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔

رسول اللہؐ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت لی۔ انہوں نے رسول اللہؐ ' اپنے والد' حضرت عمر اور حضرت عثمان وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور ان کے بھائی عروہ' ان کے دونوں صاحبزادے عامر اور عباد' عبیدہ سلمانی' عطاء بن ابی رباح اور شعبی وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ابوحسین بن ابی یعلی اور بنا کے دو بیٹوں ابوغالب اور ابوعبداللہ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ابوجعفر نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ابوطاہر مخلص نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن سلیمان نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے زبیر بن ابی بکر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا عبدالملک بن عبدالعزیز نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں یوسف بن ماجشون سے انہوں نے ایک ثقہ کی سند سے روایت کی انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر نے اپنے وقت کو تین راتوں پر بانٹ دیا تھا ایک رات قیام کی جس میں وہ صبح تک کھڑے رہتے ایک رات رکوع کی جس میں وہ صبح تک رکوع میں رہتے ایک رات سجدہ کی جس کو وہ صبح تک سجدہ ہی میں گزارتے۔ احمد بن سلیمان نے کہا ہے کہ زبیر نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے سلیمان بن حرب نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابراہیم تستری سے انہوں نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے مسلم بن یناق مکی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ابن زبیر نے ایک دن ایک (ایسا لمبا) رکوع کیا کہ میں نے سورۂ بقرہ' آل عمران' نساء اور مائدہ ختم کر دی مگر انہوں نے سر نہ اٹھایا۔ ہشیم نے مغیرہ سے انہوں نے قطن بن عبداللہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابن زبیر کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلا افطار (معلوم ہوا کہ اس قدر کثرت عبادت ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ نفس متحمل ہو سکے۔) برابر روزہ رکھتے دیکھا ہے جب افطار کی رات آتی تو دودھ کا ایک پیالہ منگواتے پھر روغن کی ایک قعب منگوا کر دودھ پر چھوڑواتے پھر کچھ ایلوا منگوا کر چھڑکتے اس کے بعد اس کو پی جاتے۔ دودھ سے قوت حاصل

ہوتی روغن سے پیاس مرجاتی۔ ایلوے سے آنتوں کے دہن کھل جاتے۔ ہم سے ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ابوخیثمہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے یحیٰی بن سعید نے ہم سے بیان کیا انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو یوں کرتے یحیٰی نے اپنے دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کی نظریں اشارہ سے تجاوز نہیں کرگئیں۔ اور عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کے ہمراہ افریقہ میں جہاد کیا تھا جرجیر افریقہ کا بادشاہ ایک لاکھ بیس ہزار فوج لے کر مسلمانوں کے مقابلہ کو آیا مسلمانوں کی تعداد صرف بیس ہزار تھی مسلمان متحیر ہوئے۔

عبداللہ نے (دشمنوں پر) ایک نگاہ ڈالی دیکھا کہ جرجیر اپنے لشکر سے باہر نکلا ہے۔ عبداللہ مسلمانوں کی ایک جماعت اپنے ہمراہ لے کر بادشاہ کو مارنے کے ارادے سے چلے اور جاتے ہی اس کو مار ڈالا اور انہیں کے ہاتھوں یہ مہم فتح ہوئی۔ انہوں نے جنگ جمل میں اپنے والد حضرت زبیر کے ہمراہ حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا حضرت علی کہا کرتے تھے کہ زبیر برابر ہم میں یعنی اہل بیت میں رہے یہاں تک کہ ان کے بیٹے کا نشوونما ہوا۔ انہوں نے حضرت معاویہ کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے یزید کی بیعت سے انکار کیا یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان کی طرف بھیجا اس نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا اور اہل مدینہ کے ساتھ بہت ظلم کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ابن زبیر سے لڑنے کے واسطے مکہ کی طرف بڑھا اور راستہ میں مرگیا۔ اور اپنی جگہ پر حصین بن نمیر سکونی کو مقرر کیا حصین نے مکہ پہنچ کر ابن زبیر کو گھیر لیا یہ حصار ۲۶ محرم ۶۴ھ میں ہوا تھا اور اسی حصار میں خانہ کعبہ اور حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کے مینڈھے کے سینگ جوان کے فدیہ میں آیا تھا جل گئے۔ یہ محاصرہ یزید کے مرنے تک برابر قائم رہا۔ یزید کا انتقال نصف ربیع الاول ۶۴ھ میں ہوا۔ اس کے بعد حصین نے عبداللہ کو بلایا تا کہ ان سے بیعت کرے اور ان کو ساتھ لے کر شام کو جائے اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے واقعات میں ان سے دونوں میں کشت وخون ہوا ہے درگزر کی جائے۔

ابن زبیر نے اس کو نامنظور کیا اور کہا کہ میں خون معاف نہیں کروں گا۔ حصین نے کہا خدا تمہارا برا کرے کون شخص تم کو ہوشیار و عقلمند خیال کر سکتا ہے؟ میں تو تم کو خلافت کے واسطے بلاتا ہوں اور تم مجھے لڑائی کی طرف بلاتے ہو۔ عبداللہ بن زبیر کی بیعت خلافت یزید کے مرنے کے بعد ہوئی۔ اہل حجاز' یمن' عراق اور خراسان ان کے مطیع ہوئے۔ انہوں نے خانہ کعبہ کو نئے سرے سے بنوایا اور (مقام) حجر کو کعبہ کی بنا میں داخل کر دیا۔ جب ابن زبیر شہید ہوئے عبدالملک ابن مروان نے حکم دیا کہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی پھر بنا دیا جائے اور (مقام) حجر کعبہ کی بنا سے نکال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اب تک اسی طرح موجود ہے۔ ابن زبیر کی خلافت عبدالملک بن مروان کی تخت نشینی تک رہی جب عبدالملک اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا اور مصر و شام میں پورا تسلط ہو گیا تو عراق پر فوج کشی کی اور مصعب بن زبیر کو قتل کر ڈالا اور حجاج بن یوسف کو حجاز کی طرف روانہ کیا اس نے جا کر یکم ذی الحجہ ۷۲ھ کو عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کر لیا اور خود لوگوں کو حج کرایا خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا۔ جبل ابوقبیس پر منجنیق قائم کی وہاں سے مسجد حرام پر پتھر مارتا تھا۔ جب تک ابن زبیر شہید نہ ہوئے برابر محاصرہ قائم رکھا۔ نصف جمادی الاخریٰ ۷۳ھ میں عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ پر حصار سخت ہوا قتل سے دس دن پہلے اپنی والدہ اسماء کے پاس آئے وہ بیمار پڑی تھیں عبداللہ نے اپنی ماں سے کہا کہ مرنے میں راحت ہے انہوں نے عبداللہ کو جواب دیا کہ شاید تم نے موت کی آرزو

میرے واسطے کی ہے۔ میں مرنے کو اس وقت تک ہرگز نہیں پسند کرتی جب تک مجھے تمہاری دو حالتوں میں سے ایک نہ ظاہر ہو جائے یا تو تم شہید ہو اور میں تم پر صبر کر کے اللہ کے یہاں ثواب کی مستحق ہوں اور یا تم دشمن پر کامیاب ہو اور میری آنکھ کو ٹھنڈک نصیب ہو عبداللہ یہ کلام سن کر ہنس پڑے۔

جس دن عبداللہ شہید ہوئے اس دن اپنی والدہ کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ (بیٹا) مرنے سے ڈر کر کسی ایسے امر کو ہرگز نہ گوارا کرنا جس میں ذلت ہو بخدا عزت کے ساتھ تلوار کی مار کھانا۔ ذلت کے کوڑوں سے بہتر ہے۔ پھر عبداللہ دشمن کے لشکر کی طرف گئے اور مسجد حرام میں لڑنے لگے جس طرف رخ کرتے تھے اس طرف شامیوں کے پیر اکھڑ جاتے تھے۔ (اسی اثنا میں) ایک پتھر صفا کی طرف سے آیا اور عبداللہ کی پیشانی پر لگا انہوں نے سر جھکا لیا اور یہ شعر پڑھا:

ولسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ولکن علی اقدامنا یقطر الدما

"ہماری ایڑیوں پر ہمارے زخموں کا خون نہیں گرتا۔ بلکہ ہمارے قدموں پر گرتا ہے۔"

اس کے بعد لوگ ان کے اوپر ٹوٹ پڑے اور ان کو شہید کر ڈالا۔ جب شامیوں نے ان کو شہید کیا تکبیریں کہیں۔ عبداللہ بن عمر نے کہا ان کی پیدائش کے وقت تکبیر کہنے والے وفات پر تکبیر کہنے والوں سے بہتر تھے۔ یعلی بن حرملہ نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد میں مکہ میں آیا (دیکھا کہ) عبداللہ کی والدہ (جو دراز قد بوڑھی نابینا تھیں) پکڑا کر آئیں اور حجاج سے کہا کیا اس سوار (یعنی عبداللہ بن زبیر) کے اترنے کا وقت نہیں آ گیا۔ حجاج نے ان سے کہا کہ اس منافق کا انہوں نے کہا اللہ کی قسم! وہ منافق نہ تھا بلکہ وہ بڑا روزہ دار نمازی صلہ رحم کرنے والا تھا۔ حجاج نے کہا تم لوٹ جاؤ تم سٹھیا گئی ہو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں سٹھیائی نہیں ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ قبیلہ ثقیف میں جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہوگا سو جھوٹے کو ہم دیکھ چکے اور ہلاک کرنے والا تو ہے۔ جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید ہے۔ ابن زبیر کو سچ تھے۔ ابن عمر عبداللہ کے پاس سے گزرے یہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے انہوں نے ٹھہر کر سلام کیا اور ان کے حق میں دعائے خیر کی اور کہا بخدا جس امت کے بُرے تم ہو وہ امت کیا ہی اچھی ہے! یہ ابن عمر نے اس وجہ سے کہا کہ شامی عبداللہ بن زبیر کو بُرے بُرے ناموں مثل ملحد منافق وغیرہما سے یاد کیا کرتے تھے۔

۲۹۴۸۔ حضرت عبداللہؓ بن زغب ایادی

حضرت عبداللہؓ بن زغب ایادی۔ ابوزرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور دوسروں نے ان کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ عبدالرحمن بن عایذ نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا کہ جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں کرے۔ ضمرہ بن حبیب نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ انہی نے قس بن ساعد کی حدیث نبیؐ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

زغب: زاء پر پیش اور غین ساکن ہے۔

عایذ: یاء اور ذال کے ساتھ ہے۔

۲۹۴۹۔ حضرت عبداللہؓ بن زمعہ

حضرت عبداللہؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی۔ قریشی اسدی۔ ان کی والدہ قریبہ بنت ابی امیہ

بن مغیرہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ یہ عبداللہ سرداران قریش سے تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے دربان تھے لوگوں کو آپ سے اجازت لا دیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور عروہ بن زبیر نے ان سے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد فقیہ اور اسمٰعیل بن علی وغیر ہمانے اپنی سند سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ ایک دن (حضرت صالح علیہ السلام کی) ناقہ اور اس کے مارنے والے کا ذکر کر رہے تھے اسی ذکر میں آپ نے فرمایا کہ اونٹنی مارنے کے واسطے قوم کا ایک شخص مستعد ہوا جو زمعہ کی طرح شریر وطاقتور تھا۔ پھر عورتوں کا ذکر کرنے لگے کہ تم میں سے بعض اپنی عورتوں کو مثل غلاموں کے کوڑوں سے مارتے ہیں اور شاید دوسرے وقت اسی سے ہمبستر ہوں پھر لوگوں کو آواز کے ساتھ خروج ریح پر ہنسنے کی بابت نصیحت کی کہ تم اس بات سے ہنستے ہو جس کو خود کرتے ہو۔ ابوزمعہ اسود بن مطلب کی کنیت ہے اور زمعہ بدر کی لڑائی میں بحالت کفر مارا گیا۔ یہ اسود ان لوگوں میں سے تھا جو نبی ﷺ سے استہزا کیا کرتے تھے جن کی بابت یہ آیت نازل ہوئی:

انا کفیناک المستھزئین - الآیۃ (الحجر: ۹۵) یعنی ہم تم کو (اے محمد) ہنسی کرنے والوں سے بچالیں گے۔

عبداللہ عثمان کے ہمراہ یوم الدار میں شہید ہوئے۔ ابواحمد عسکری نے اس کو ابوحسان زیادی کی روایت سے بیان کیا ہے۔ عبداللہ کے ایک بیٹا یزید نامی تھا جو واقعہ حرہ میں مسلم بن عقبہ مری کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۵۰۔ حضرت عبداللہؓ بن زمل

حضرت عبداللہؓ بن زمل جہنی۔ مسلمہ بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابومسجعہ بن ربعی سے انہوں نے ابن زمل جہنی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے ستر بار سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ان اللہ کان توابا فرماتے۔ اس حال میں آپ دوزانو (بیٹھے) ہوتے اور انہوں نے ابن زمل کا خواب بھی نقل کیا ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے ان کا نام عبداللہ بن زمل بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نام ضحاک بن زمل (بھی) بیان کیا ہے لیکن یہ دونوں قول صحیح نہیں ہیں کیونکہ عبداللہ تابعی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن زمل اور ضحاک تبع تابعی ہیں صحیح یہ ہے کہ ابن زمل کا نام معلوم نہیں اور یہ عبداللہ اور ضحاک دونوں کے سوا ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن زہیر

حضرت عبداللہؓ بن زہیر۔ عسکری نے ان کو افراد میں بیان کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے اپنی سند کے ساتھ حماد بن سلمہ سے ان کو بیان کیا ہے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبداللہ بن زہیر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا مثل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہے۔ یعنی ایک درہم بعوض سات سو درہم کے۔ ابوموسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراکا بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے بھی ان کو ذکر کیا ہے مگر انہوں نے (بجائے ابن زہیر کے) ابوزہیر لکھا ہے۔ یہ بعض راویوں کا وہم ہے جنہوں نے اس میں غلطی کی یا لکھنے والوں سے سہو ہو گئی یا یہ کہ بعض راویوں نے ان کو ان کے والد کی طرف منسوب کیا ہو اور دوسروں نے ان کے بیٹے کو ان کی تعریف میں ذکر کر دیا جو ان سے روایت کرتے ہیں۔ عنوان دو قرار دیئے ہیں لیکن بیان

دونوں کا ایک ہی ہے۔ ہم اس کو بعد اس ترجمہ کے عنوان میں انشاءاللہ ذکر کریں گے۔

۲۹۵۲۔ حضرت عبداللہؓ ابوزہیر

حضرت عبداللہؓ ابوزہیر۔ ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے اور یہ درست نہیں اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔ علی بن عاصم نے عطاء بن سائب سے انہوں نے زہیر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا مثل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہے۔ علی بن عاصم نے اس کو عطاء سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ وہم ہے۔ اس حدیث کی اسناد میں عطاء بن سائب پر اختلاف واقع ہوا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو علی بن عاصم کی روایت سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے انہوں نے یعنی ابونعیم نے کہا ہے کہ ٹھیک وہی ہے جو ہم سے محمد بن علی نے اپنی سند سے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے ابوزہیر ضبعی سے انہوں نے ابوبریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج میں خرچ کرنا مثل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہے۔ یعنی ایک درہم سات سو درہموں کے برابر۔ ابوعوانہ اور ایک جماعت نے اس کو عطاء سے منصور کی روایت کی طرح بیان کیا ہے۔ وہم کرنے والے نے جو کچھ علی بن عاصم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ ابوزہیر سے ابو کا لفظ گر گیا اور (سند صحیح یوں ہے کہ) ابوزہیر نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہم کرنے والے نے (بجائے اس کے یہ) کہا کہ زہیر بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ واللہ اعلم

۲۹۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری

حضرت عبداللہؓ بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید۔ خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے۔ انصاری خزرجی حارثی ہیں۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ عبداللہ بن محمد انصاری نے کہا ہے کہ ثعلبہ ان کے آباء نہیں ہیں۔ یہ تو عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن زید بن حارث ہیں۔ اور ثعلبہ بن عبدربہ عبداللہ بن زید کے چچا ہیں جن کو نسب بیان کرنے والوں نے ان کے نسب میں داخل کر دیا اور یہ محض خطا ہے۔ ابن مندہ ابن کلبی اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اور ثعلبہ کو ثابت رکھا ہے۔ عبداللہ بیعت عقبہ بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ انہی کو اذان خواب میں دکھائی گئی تھی جس پر نبیؐ نے بلال کو حکم دیا کہ عبداللہ کے خواب کے مطابق اذان دیا کریں۔ ان کا خواب پہلے سال ہجری میں نبیؐ کے مسجد نبوی بنانے کے بعد ہوا تھا۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسٰی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحیٰی بن سعید اموی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم نے جب صبح کی رسول اللہؐ کے پاس آئے اور ان سے اپنا خواب عرض کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے۔ پس تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کیونکہ وہ تم سے بلند آواز ہیں اور جو کچھ تم سے خواب میں کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاؤ تاکہ وہ اس کو پکار کر کہہ دیں پس جب عمر بن خطاب نے نماز کی ندا حضرت بلال سے سنی رسول

اللہؐ کے پاس اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں نے بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا جیسا کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا الحمد للہ اس کو یاد رکھو۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زید وہ ابن عبدربہ ہیں۔ اور ہم کوئی صحیح حدیث ان کی روایت سے بجز اس ایک حدیث کے نہیں جانتے ہیں۔

اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی کی روایت سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں اور یہ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔ اور زید بن ثعلبہ بن حارث یعنی عبداللہ کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے کہ ان کے بیٹے عبداللہ نے اپنا تمام مال خیرات کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا بیان عبداللہ کے نسب میں کہ خاندان جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں صرف ابوعمر کا وہم ہے (کیونکہ) وہ تو زید بن حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں۔ ابن اسحٰق نے بیعت عقبہ کے شرکاء کے بیان میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پھر انہوں نے کہا اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید بن حارث بن خزرج اور زید بن حارث بن خزرج [یہ دونوں (یعنی بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث) جڑواں ہیں] سے خبیب بن اساف بن عبید بن عمرو بن جندح بن جشم اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید بن حارث بن خزرج شریک (بدر) ہوئے۔ اور ابن کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ عبداللہ بنی جشم سے نہیں ہیں۔ ابوعمر کو اس وجہ سے دھوکا ہوا کہ انہوں نے ابن اسحٰق کو دیکھا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ خاندان بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث سے خبیب (شریک بدر) ہوئے۔ اور ان کو جشم کی طرف منسوب کر دیا پھر کہا اور عبداللہ بن زید پس ابوعمر نے ان کو بھی بنی جشم سے خیال کر لیا اور اگر وہ تامل کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ وہ زید کی اولاد سے ہیں نہ کہ جشم کی اولاد سے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے اسی نسب کو جس کو ہم نے شروع میں زید تک بیان کیا ہے عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے مگر ان کے نسب میں ثعلبہ کا نام گر گیا ہے۔

۲۹۵۴۔ حضرت عبداللہؓ بن زید جہنی

حضرت عبداللہؓ بن زید جہنی۔ ان کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے۔ حرام بن عثمان نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے عبداللہ بن زید جہنی سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو اگر (دوبارہ) چوری کرے اس کا پیر کاٹ ڈالو اگر (تیسری بار) چوری کرے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ ڈالو (اگر چوتھی) مرتبہ چوری کرے اس کا (دوسرا) پیر کاٹ ڈالو اگر (پھر بھی) چوری کرے گردن مار دو۔ حرام نے معاذ بن عبداللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور دوسروں نے ان کی مخالفت کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے عبداللہ بن زید کو بیان کر کے کہا ہے کہ ان کی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو محمد بن یحییٰ مازنی کی روایت سے انہوں نے حرام سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو الخ۔ یحییٰ نے حرام سے انہوں نے معاذ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور درست یوں ہے کہ معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے عبداللہ بن بدر جہنی سے روایت کی جیسا کہ اوپر گزر چکا۔

۲۹۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن زید ضبی

حضرت عبداللہؓ بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف ضبی۔ ان کا نسب عبداللہ بن حارث بن زید کے بیان میں گزر چکا

ہے۔امام دار قطنی نے اس کو اپنی سند سے سیف بن عمر سے انہوں نے صعب بن عطیہ سے انہوں نے بلال بن ابی بلال ضبی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبدالحارث بن زید ضبی نبیؐ کے پاس آئے اور نبیؐ سے اپنا نسب بیان کیا آپ نے ان کو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہو گئے۔ نبیؐ نے فرمایا تم عبداللہ ہو نہ کہ عبدالحارث انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے سچ و درست فرمایا۔نہیں ہے پرہیز گاری مگر خدا کے بچانے سے اور نہیں ہے کوئی عمل مگر توفیق سے اور ثواب کے واسطے کام کرنا سب سے زیادہ درست ہے۔اور عذاب سے ڈرنا سب سے زیادہ زیبا ہے اللہ کی پرورد گاری سے ہم راضی ہوئے اور ہم اس کے حکم تک پہنچے تا کہ ہم اس کے وعدہ سے حصہ پائیں اور اس کے عذاب سے بچیں (یہ کہہ) کرلوٹ گئے اور ہجرت نہیں کی۔ابو موسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ابو موسیٰ نے اس نام کو اس مقام پر اور عبداللہ بن حکیم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور بعینہ یہی روایت موسیٰ نے سیف سے انہوں نے صعب سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے اس کو عبداللہ بن حارث کے تذکرہ میں لکھا ہے۔صحیح یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن زید ہے جیسا کہ ابو موسیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا ابن حبیب اور ابن کلبی وغیرہم نے ان کی موافقت کی ہے۔ابو عمر نے شاید عبدالحارث کو دیکھا ہو اس کو عبداللہ بن حارث خیال کر لیا۔لیکن معلوم نہیں کہ ابو موسیٰ نے اس کو دو بیان کیوں قرار دے دیئے؟ غایۃ الامر یہ کہ ان کے والد میں اختلاف واقع ہوا ہے۔حالانکہ قبیلہ ضبہ کا وفد کچھ اتنا بڑا بھی نہ تھا۔جس میں تین شخص عبدالحارث نام کے ہوں جن کو رسول اللہؐ نے بدل کر عبداللہ کر دیا ہو۔

۲۹۵۶۔حضرت عبداللہؓ بن زید بن عاصم

حضرت عبداللہؓ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔انصاری خزرجی مازنی۔ابن ام عمارہ کے نام سے مشہور ہیں۔ابو محمد ان کی کنیت ہے۔ابو عمر نے ان کے والد کے بیان میں ان کا نسب بیان کیا ہے۔ بعض جگہ کچھ اختلاف بھی کیا ہے۔جس کو ہم وہیں بیان کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ احد وغیرہ میں شریک تھے اور بدر میں نہ تھے اور یہی صحیح ہے۔خلیفہ بن خیاط وغیرہ کے بیان کے موافق یہی مسیلمہ کذاب ملعون کے قاتل ہیں۔مسیلمہ نے ان کے بھائی حبیب بن زید کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا۔جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں پس عبداللہ کی یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بھائی کا بدلہ لیں۔(چنانچہ) خدا نے ان کو مسیلمہ کے مارنے میں وحشی کا شریک کر دیا وحشی نے مسیلمہ کو حملہ کر کے گرا دیا اور عبداللہ نے تلوار سے اس کو مار ڈالا۔عبداللہ نے نبیؐ سے روایت حدیث کی ہے اور ان کے بھتیجے عباد بن تمیم یحییٰ بن عمارہ اور واسع بن حبان وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ہم سے عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن نجیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن زیدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی زائدہ نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے وضو کیا اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن جرجہ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کی انہوں نے

کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پیر پر پیر رکھے چت لیٹے دیکھا ہے۔ مالک' یونس' ابن جریج' یحییٰ بن سعید' معمر' عبداللہ بن عمر اور ابراہیم بن سعد وغیرہم (جیسے سفیان) نے اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز بن ماجشون نے ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ زہیری نے محمود بن لبید سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن زید واقعہ حرہ ۶۳ھ زمانہ یزید بن معاویہ میں شہید ہوئے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن زید بن عمرو

حضرت عبداللہؓ بن زید بن عمرو بن مازن۔ رسول اللہؐ کے اسباب پر مقرر تھے۔ یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نبیؐ مدینہ لوٹے آ رہے تھے آپ کے ہمراہ اسباب غنیمت تھا جس پر عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن مقرر تھے۔ یہ ابن مندہ کا کلام ہے۔ ابونعیم نے اس کو نقل کر کے کہا ہے کہ انہوں نے اس میں وہم و تصحیف کی ہے۔ وہم تو یہ کہ وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ اور تصحیف یہ کہ نفل جو انفال کا مفرد ہے اور جس کے معنی عطیہ کے ہیں اس کو ثقل سے جس کے معنی سواری اور عورتوں کے تھے بدل دیا۔ رسول اللہؐ نے بدر سے مدینہ کی واپسی میں غنائم کی دیکھ بھال ان کے سپرد کی تھی۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو باب الکاف میں عبداللہ بن کعب کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ لیکن ابونعیم کا قول درست ہے۔ ابوعمر اور ابن کلبی وغیرہما نے ان کی موافقت کی ہے۔ علاوہ اس کے ابن مندہ کو اس بارے میں کچھ معذوری بھی ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے بواسطہ یونس بن بکیر کے عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ بدر سے لوٹے ہوئے مدینہ آ رہے تھے۔ اور جو مال غنیمت آپ کو ملا تھا وہ ساتھ تھا اس مال کی حفاظت کے لیے عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن کو اپنے مقرر کیا تھا ابن مندہ نے جو کچھ سنا اس کو نقل کر دیا مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ ابن مندہ نے نفل کے لفظ کو بدل کے ثقل کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۵۸۔ حضرت عبداللہؓ بن سابط

حضرت عبداللہؓ بن سابط بن ابی حمیضہ بن عمرو بن اہیب بن حذافہ بن جمح۔ قرشی جمحی مکی ہیں نے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط سے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے جوان کے بیٹے کو عبداللہ بن سابط لکھ دیا ہے انہوں نے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں۔ اکثر لوگ ان کو ابن سابط اور بعض لوگ عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں۔ ان کے والد عبداللہ صحابی ہیں۔ اور بعض علمائے نسب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن فرزندان سابط دونوں بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی نہیں ہیں دونوں فقیہ تھے۔ زبیر اور ان کے چچا مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سابط کی ماں اور ان کے بھائیوں عبداللہ' ربیعہ' موسیٰ' فراس' عبید اللہ' اسحٰق اور حارث کی ماں ام موسیٰ ہیں جو اعور کی بیٹی تھیں۔ اعور کا نام خلف بن عمرو بن اہیب بن حذافہ بن جمح تھا اور ابو موسیٰ کا نام تماضر تھا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط بڑے تابعین میں تھے اور فقیہ تھے۔ ان سے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے ان کے والد عبداللہ بن سابط کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ قریش کے قبیلہ بنی جمح کے مشہور صحابی اور مشہور نسب کے آدمی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۵۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ساعدہ بن عامر

حضرت عبداللہؓ بن ساعدہ بن عامر کنیت ان کی ابو خثمہ ہے۔ انصاری ہیں۔ ہم نے ان کا تذکرہ عامر کے نام میں بھی کیا ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ سہل بن ابی حثمہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۶۰۔ حضرت عبداللہؓ بن ساعدہ بن عائش

حضرت عبداللہؓ بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا تذکرہ اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اصل میں یہ قبیلہ بلی سے ہیں۔ عویم بن ساعدہ کے بھائی ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ ان سے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس بکریاں ہوں اسے چاہیے کہ مدینہ سے لے کر ان کو چلا جائے۔ کیونکہ مدینہ اللہ کی زمینوں میں بلحاظ پانی کے سب سے کم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی۔

۲۹۶۱۔ حضرت عبداللہؓ بن ساعدہ ہذلی

حضرت عبداللہؓ بن ساعدہ ہذلی۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے۔ ۱۰۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے عبداللہ بن ساعدہ انصاری کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ۱۰۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۲۹۶۲۔ حضرت عبداللہؓ بن سالم

حضرت عبداللہؓ بن سالم۔ ان سے عبادہ بن نسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم کتاب خدا (یعنی توراۃ) میں ایک حمد کرنے والی امت کا ذکر پاتے ہیں۔ بعد اس کے انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۶۳۔ حضرت عبداللہؓ بن سائب بن اسد

حضرت عبداللہؓ بن سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ ان کی والدہ عاتکہ بنت اسود بن مطلب بن اسد تھیں۔ بزرگ شخص تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ یہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھتیجے ہیں بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی ہوں۔

۲۹۶۴۔ حضرت عبداللہؓ بن سائب مخزومی

حضرت عبداللہؓ بن سائب مخزومی بن ابی سائب۔ ابوسائب کا نام صیفی بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ قرشی ہیں۔ مخزومی ہیں۔ قاری ہیں۔ ان سے اہل مکہ نے قرأت حاصل کی تھی اور انہی کی قرأت کے موافق مجاہد وغیرہ قراء مکہ پڑھتے تھے۔ یہ مکہ

ہی میں رہتے تھے اور وہیں عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے کچھ پہلے وفات پائی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے آقا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مجاہد کے آقا قیس بن سائب تھے۔ ابن کثیر نے قرآن مجاہد سے پڑھا۔ اور مجاہد نے عبداللہ بن سائب سے پڑھا۔ ہشام بن محمد کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن سائب زمانہ جاہلیت میں نبیؐ کے شریک رہتے تھے۔ اور واقدی نے کہا ہے کہ نبیؐ کے شریک سائب بن ابی سائب تھے اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کے شریک قیس بن سائب تھے۔ ہر ایک کے متعلق حدیث وارد ہوئی ہے اور یہ اختلاف مجاہد سے شروع ہوا ہے۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبداللہ بن سائب بن ابی سائب عایذی مخزومی قاری قبیلہ قارہ کے ہیں۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن ہے۔ ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہوذہ بن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباد بن جعفر نے ایک حدیث بیان کی ہے۔ جس کی سند ابو سلمہ بن سفیان' عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن سائب تک پہنچائی کہ عبداللہ بن سائب کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے صحن خانہ کعبہ میں نماز پڑھی اور اپنی نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ لیں۔ پھر آپ نے سورۃ مومنون پڑھنا شروع کی۔ جب حضرت موسیٰ یا عیسیٰ (علیہما السلام) کا ذکر آیا آپ کو کھانسی آئی اور آپ نے رکوع کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان کہ یہ عبداللہ قاری ہیں قبیلہ قارہ سے۔ یہ ان دونوں کے الفاظ تھے۔ قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے جس کی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے قارہ کا نام ایثع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام دیش بن محلّم بن غالب بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ہے۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے لہٰذا ان کی طرف نسبت قاری تشدید یاء کے ساتھ ہونا چاہیے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور یہ عبداللہ بنی مخزوم سے ہیں قبیلہ قارہ سے نہیں ہیں۔ اور یہ قاری ہمزہ کے ساتھ (یعنی قرأت سے) ہے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ پھر ابن مندہ اور ابو نعیم ان کو مخزوم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے ان کو قبیلہ قارہ سے بھی بتلاتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۶۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ جہنی

حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ۔ جہنی ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ سے ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم کو تین باتوں (یعنی قیل وقال' کثرت سوال اور بربادی مال) سے منع کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۶۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ ہمدانی

حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ۔ ہمدانی ہیں۔ مجہول شخص ہیں۔ ان کو ابن ابی خیثمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن مہاجر نے محمد بن سعد سے انہوں نے عبداللہ بن سبرہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپاہج ہو جانے کی وجہ سے تندرست آدمیوں کی طرح کام نہ کر سکتا ہو اور پہلے وہ اچھے کام کرتا تھا تو اللہ اس کی اپاہجی کو اس کے گناہوں کا کفارہ کر دے گا اور اس کے اعمال زائد رہیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ عبدی ہیں قبیلہ عبدالقیس سے۔

۲۹۶۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمیر سدوسی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمیر سدوسی۔ سدوسی ہیں۔ عمیر سدوسی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ سدوسی سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ ان کا ذکر اپنے مقام پر انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۲۹۶۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سراقہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سراقہ۔ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ ان کا نسب کلبی نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کے نسب میں معتمر اور عبداللہ کے درمیانی نام گرا دیئے ہیں۔ یہ قرشی ہیں۔ عدوی ہیں یہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ریاح میں مل جاتے ہیں۔ یہ عمرو بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ امۃ بنت عبداللہ بن عمیر بن اہیب بن حذافہ بن جمح ہیں۔ ابن اسحٰق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سراقہ اور ان کے بھائی عمرو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بدر میں نہیں شریک ہوئے اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے نقل کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کر کے ان کا بدر میں شریک ہونا بیان کیا ہے۔ عمران قطان نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن وساج سے انہوں نے عبداللہ بن سراقہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رمضان میں سحری ضرور کرو کچھ نہ ہو تو پانی ہی سہی۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے عمران کی روایت کو محمد بن بلال تک نقل کیا ہے۔ انہوں نے عمران سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان میں) سحری ضرور کرو کچھ نہ ہو تو پانی ہی سہی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۶۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سرجس مزنی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سرجس۔ مزنی ہیں۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی تھی۔ اور آپ نے ان کے واسطے استغفار کیا تھا۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے عاصم احول اور قتادہ نے روایت کی ہے۔ عاصم کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن سرجس نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا۔ اور یہ صحابی نہ تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کا صحابہ میں بغیر اختلاف کے ذکر ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے مذہب پر جو صحابی ہونے میں لقاء رؤیت اور سماع کو کافی سمجھتے ہیں صحابی ہیں۔ لیکن عاصم نے میرے خیال میں صحابیت سے اس معنی کو لیا ہو جس کی طرف تھوڑے سے علماء گئے ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن مذہب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سفر کرتے فرماتے "اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور گھر میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! سفر میں ہمارے ساتھ رہ۔ ہمارے پیچھے ہمارے گھر کی کفالت کر اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی سختی اور لوٹنے کے رنج سے اور آسانی کے بعد سختی سے اور اپنے گھر اور مال کے بارے میں

برے منظر سے اور مظلوم کی بددعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۷۰۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد ازدی

حضرت عبداللہؓ بن سعد۔ ازدی ہیں۔ شامی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بحیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبداللہ بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا نے مجھ کو ملک فارس اور وہاں کی عورتیں، لڑکے، ہتھیار اور مال عنایت کئے۔ اور خدا نے مجھ کو روم اور وہاں کے لڑکے اور ہتھیار عنایت کئے۔ اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن سعد انصاری کے تذکرے میں لکھا ہے اور ان دونوں نے اس تذکرے کو نہیں لکھا۔ اور ابوعمر نے دونوں تذکروں کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۷۱۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد اسلمی

حضرت عبداللہؓ بن سعد۔ اسلمی ہیں۔ مدنی ہیں۔ ان کی روایت واقدی کے پاس ہے انہوں نے ہشام بن عاصم اسلمی سے انہوں نے عبداللہ بن سعد اسلمی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسافت رات میں اس قدر طے ہوتی ہے جتنی دن میں نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد انصاری

حضرت عبداللہؓ بن سعد۔ انصاری ہیں۔ حرام بن حکیم کے چچا ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو حرام بن معاویہ کا چچا بتاتے ہیں۔ ان کا شمار شامیوں میں ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ اس دن مقدمۃ الجیش کے سردار تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو ان کے بھتیجے حرام بن حکیم اور خالد بن معدان نے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب ابن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ نے علاء بن حارث سے انہوں نے حرام بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن سعد انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ان چیزوں کو) پوچھا جن سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہ کہ اگر غسل کے بعد پھر رطوبت نکلے (تو کیا پھر غسل کرنا چاہیے؟) آپ نے (ان چیزوں کو بیان کر کے جن سے غسل واجب ہوتا ہے میرے دوسرے سوال کے جواب میں) فرمایا کہ وہ رطوبت مذی ہے اور ہر مرد کے مذی نکل آتی ہے۔ تم اس کی وجہ سے اپنی شرمگاہ دھوڈالا کرو اور جس طرح نماز کے واسطے وضو کرتے ہو وضو کرلیا کرو۔ بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبداللہ بن سعد انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو ملک فارس اور وہاں کی عورتیں، لڑکے، ہتھیار اور اموال عنایت کئے اور خدا نے مجھ کو ملک روم اور وہاں کے لڑکے، ہتھیار اور مال دیا اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی''۔ ابواحمد عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ عنبر کے خاندان تمیم سے بیان کیا ہے اور ان کو ذؤیب بن شعثم بن قرط عنبری کا بھائی بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں اس حدیث کو نہیں ذکر کیا ہے

اوران کا جنگ قادسیہ میں شریک ہونا اوران سے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث کو عبداللہ بن سعد ازدی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو اسی مقام پر ذکر کیا ہے اور ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابوعمر نے ان کو دو تذکروں میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۷۳۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد بن خیثمۃ

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن خیثمۃ بن مالک بن حارث بن نحاط بن کعب بن عمرو۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بیٹے ہیں سعد بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن سلم بن امرئ القیس بن مالک بن اوس کے۔ یہ ان کے والد اور دادا صحابی ہیں۔ ان کے والد بدر کے دن اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن مبارک نے رباح بن ابی معروف سے انہوں نے مغیرہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ انصاری سے پوچھا کیا تم رسول اللہ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور بیعت عقبہ میں بھی۔ اور اس وقت میں اپنے والد کا ردیف تھا۔ اور بشر بن سری نے رباح سے انہوں نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ سے پوچھا کیا تم بدر میں شریک تھے؟ انہوں جواب دیا ہاں بلکہ بیعت عقبہ میں بھی اور اس وقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ روایت میں اسی طرح بدر کا لفظ ہے لیکن ابن مبارک احفظ اور اضبط ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابوعامر عقدی ابواحمد زبیری ابوداؤد طیالسی اور ابوعاصم نے رباح بن ابی معروف سے نقل کیا ہے اور سبھوں کی روایتوں میں ہے کہ میں نے عبداللہ سے پوچھا کیا تم بدر میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں بلکہ بیعت عقبہ میں بھی اور میں اس وقت اپنے والد کا ردیف تھا۔

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمۃ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ یہ قریش ظواہر میں سے ہیں قریش بطاح میں سے نہیں ہیں۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ عثمان بن عفان کے رضاعی بھائی ہیں۔ ان کی والدہ نے حضرت عثمان کو دودھ پلایا تھا۔ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی اور آپ کی خدمت میں یہ کتابت کیا کرتے تھے۔ پھر یہ مرتد ہو کر مشرکین مکہ سے مل گئے اور ان سے بیان کیا کہ میں محمد (ﷺ) کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھ کو عزیز حکیم لکھاتے تھے پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہاں ہر ایک ٹھیک ہے۔ جب مکہ فتح ہوا رسول اللہ نے ان کے عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپے ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن سعد عثمان بن عفان کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے ان کو پوشیدہ کر دیا یہاں تک کہ جب مکہ میں اطمینان ہو گیا وہ ان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے امان کے خواستگار ہوئے۔ آپ بہت دیر تک خاموش رہے پھر آپ نے درخواست منظور کر لی۔ جب عثمان چلے گئے آپ نے اپنے گردو پیش والوں سے فرمایا میں اس وجہ سے خاموش تھا تاکہ تم میں سے کوئی شخص اٹھ کر اس کی گردن اڑا دے۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے میری جانب کیوں نہ اشارہ کیا۔

آپ نے جواب دیا کہ نبی کی آنکھ کو خائن نہ ہونا چاہیے۔'' اور یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہے۔ اور پھر ان سے کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوئی جس سے ان کو ملامت کی جاتی۔ یہ قریش کے دانش مندوں اور بزرگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت عثمان نے ۲۵ھ میں ان کو مصر کا سردار مقرر کیا۔ اور خدا نے ان کے ہاتھ پر افریقہ کو فتح کیا یہ فتح بہت بڑی تھی۔ اس میں سوار کو تین ہزار مثقال سونا ملا اور پیادہ کو ایک ہزار مثقال۔

اس فتح میں ان کے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص شریک تھے۔ یہ خاندان بنی عامر بن لوی کے شہسواروں میں شریک تھے۔ اور فتح مصر کے دن عمرو بن العاص کے میمنہ پر تھے۔ اور اس جگہ ان کی جتنی لڑائیاں ہوئیں ان سب میں شریک رہے۔ جب حضرت عثمان نے ان کو مصر کا عامل مقرر کیا اور عمرو کو معزول کر دیا تو وہ حضرت عثمان پر اعتراض کرنے لگے اور ان کی مخالفت اور ان کے انتظام بگاڑنے میں کوشاں ہوئے عبداللہ بن سعد نے افریقہ کے بعد سرزمین نوبہ میں حبشیوں سے جنگ کی اور انہوں نے ان کو ایسا پست کر دیا جس کا اثر آج تک باقی ہے۔ اور انہوں نے جہاد صواری سمندر میں روم تک کیا تھا۔ اور جب لوگوں نے حضرت عثمان پر زغہ کیا تو یہ مصر میں سائب بن ہشام بن عمرو عامری کو اپنا خلیفہ کر کے حضرت عثمان کے پاس حاضر ہونے کے ارادے سے چلے۔ ادھر سائب پر محمد بن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن امیہ اموی نے غلبہ کر کے وہاں سے ان کو ہٹا دیا اور خود مصر کے سردار بن گئے۔ اور جب عبداللہ بن سعد لوٹ کر آئے محمد بن حذیفہ نے ان کو فسطاط مصر کے اندر داخل ہونے سے روکا۔ وہ عسقلان چلے گئے اور وہیں اقامت کی یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے فتنوں سے بچنے کے لیے رملہ میں سکونت اختیار کی اور انتقال کر گئے۔ ہم ان لڑائیوں اور واقعات کو تاریخ کامل میں کامل طور سے درج کر چکے ہیں۔ عبداللہ بن سعد نے دعا کی تھی کہ اے خدا میرا آخری عمل نماز کو کرنا۔ چنانچہ انہوں نے (ایک دن) فجر کی نماز پڑھی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور والعادیات پڑھی اور دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھی اور داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف سلام پھیرتے تھے کہ انتقال کر گئے۔ انہوں نے نہ حضرت علی کی بیعت کی اور نہ حضرت معاویہ کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفین میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہیں شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے ان کی وفات ۳۶ھ میں عسقلان میں ہوئی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ میں ۳۷ھ ان کا انتقال ہوا۔ اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہؓ کے اخیر زمانہ تک زندہ رہے اور ۵۹ھ میں انتقال کیا۔ لیکن پہلا قول اصح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب میں غلطی کی ہے کیونکہ ان دونوں نے حبیب کو حارث پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ یہ بالکل بے اصل ہے پھر ان دونوں نے بیان کیا کہ جذیمہ بیٹے ہیں نصر بن مالک کے حالانکہ وہ مالک کے بیٹے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ قریشی ہیں خاندان بنی معیص سے اور یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ حسل معیص بن عامر کے بھائی ہیں۔ ان کے باپ اور بیٹے نہیں ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ حارث کو حبیب پر مقدم کرنا چاہیے۔ زبیر بن بکار جو انساب قریش کے بہت بڑے ماہر ہیں ان کا بیان ہے کہ عامر بن لوئی بن غالب سے حسل بن عامر اور معیص بن عامر پیدا ہوئے۔ اور حسل بن عامر سے مالک بن حسل پیدا ہوئے اور مالک بن حسل سے نصر اور جذیمہ بن مالک بن حسل پیدا ہوئے۔ پھر زبیر نے نصر بن مالک کی اولاد کو ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ جذیمہ یعنی شحام بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی سے حبیب پیدا ہوئے اور یہی حبیب ابن شحام ہیں۔ اور حبیب بن جذیمہ سے حارث پیدا ہوئے اور حارث بن حبیب سے ربیعہ اور ابوسرح پیدا ہوئے اور ابوسرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن

مالک بن حسل سے سعد پیدا ہوئے اور سعد سے عبداللہ بن سعد پیدا ہوئے اور یہ عبداللہ حضرت عثمانؓ کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ ابن زبیر کے کلام کا ماحصل ہے۔ اور اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

حبیب: حاء پر پیش اور یاء مخفف ہے۔ یہ ابن ماکولا اور ابن کلبی وغیرہما کا بیان ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ اس کو مثقل کیا ہے حسان نے حاجۃ۔ اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ حبّیب ہے تشدید کے ساتھ۔

۲۹۷۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد بن سفیان

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن سفیان بن خالد بن عبید شاعر بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف۔ ان کی کنیت ابوسعد ہے۔ احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور رسول اللہؐ کے غزوۂ تبوک سے واپسی میں انتقال کر گئے۔ بنوعوف بن خزرج کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی قمیص کا کفن دیا۔ ان کا تذکرہ غسانی نے ابن قداح سے نقل کر کے لکھا ہے۔

۲۹۷۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد ہذلی

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن معاذ۔ اشہلی ہیں۔ ان کی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے عدوی سے نقل کر کے لکھا ہے۔

۲۹۷۷۔ حضرت عبداللہؓ بن سعدی

حضرت عبداللہؓ بن سعدی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ اور بعض وقدان اور بعض عمرو بن وقدان بیان کرتے ہیں اور یہی انشاء اللہ صحیح ہے۔ اور وقدان بیٹے ہیں عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے قرشی ہیں۔ عامری ہیں۔ ان کے والد کو سعدی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے قبیلہ سعد بن بکر میں دودھ پیا تھا۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبدشمس میں مل جاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ عطاء خراسانی نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے عبداللہ بن سعدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان سب میں سب سے کم سن تھا۔ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حاجتیں پوری کیں اور مجھ کو فرودگاہ پر چھوڑ دیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے حاجت ہے۔ آپ نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا کیا ہجرت منقطع ہو گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے لڑائی ہوتی رہے گی ہجرت منقطع نہ ہو گی۔ ان کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن سعید بن عاصی

حضرت عبداللہؓ بن سعید بن عاصی بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف۔ قریشی ہیں۔ اموی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔ ان کا نام جاہلیت میں حکم تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے جواب دیا کہ حکم آپ نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے۔ یہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو لکھنا سکھا دیں۔ یہ اچھے کاتب تھے۔ بدر میں شہید ہوئے۔ زبیر کہتے ہیں کہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اور ابومعشر نے بیان کیا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۷۹۔ حضرت عبداللہؓ بن سفیان ازدی

حضرت عبداللہؓ بن سفیان۔ ازدی ہیں، شامی ہیں۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے عثامہ بن قیس نے روایت کی ہے (اور یہ دونوں صحابی ہیں) کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے واسطے ایک دن روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے بقدر سو برس کی راہ کے دور کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن سفیان کہتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جس کو نبی ﷺ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۰۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی سفیان

حضرت عبداللہؓ بن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہیں۔ ہاشمی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے لیکن ان کا صحابی ہونا اور آپ کو دیکھنا صحیح نہیں ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو شعبہ نے سماک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے اور یہ کبیر السن تھے کہ انہوں نے کہا ایک یہودی کے کچھ خرمے رسول اللہ ﷺ پر تھے وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے خولہ بنت حکیم سے خرمے قرض لے کر اس کو دے دیئے الیٰ آخرہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن سفیان بن عبدالاسد

حضرت عبداللہؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں اور ہبار بن سفیان کے بھائی ہیں۔ ان دونوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ یرموک میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو سلمہ بن عبدالاسد کے چچا زاد بھائی ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ عبداللہ کے چچا ہیں۔

۲۹۸۲۔ حضرت عبداللہؓ بن سفیان

حضرت عبداللہؓ بن سفیان۔ ان کو ابن ابی عاصم نے ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر بن سلیمان نے زید بن حبان سے انہوں نے ابو امیہ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ (ظہر سے پہلے) قبل زوال آفتاب کے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس گھڑی آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اس وجہ سے میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان میں چڑھے۔

۲۹۸۳۔ حضرت عبداللہؓ (ابوسفیان)

حضرت عبداللہؓ۔ کنیت ان کی ابوسفیان تھی۔ عروہ بن زبیر نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اس روایت میں سفیان بن عبداللہ کا اپنے والد سے راوی ہونا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہ روایت خود سفیان سے درست ہو جاتی ہے بغیر والد کے ذکر کے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن سلام

حضرت عبداللہؓ بن سلام بن حارث۔ اسرائیلی ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ قبیلہ بنی قینقاع سے ہیں۔ یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے ہیں۔ ان کا نام جاہلیت میں حصین تھا جب یہ مسلمان ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب آپ مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں یوسف، محمد، انس بن مالک اور زرارہ بن اوفی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحیاۃ یعنی یحییٰ بن یعلی نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت کر کے بیان کیا۔ انہوں نے بیان کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے شہید کرنا چاہا۔ عبداللہ بن سلام آئے۔ حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہاری مدد کو آئے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا ''لوگوں کے پاس جا کر ان کو مجھ سے ہٹا دو اور تمہارا باہر رہنا میرے واسطے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے'' پھر عبداللہ بن سلام لوگوں کے پاس گئے اور کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور میری بابت قرآن میں بہت سی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيٓ اِسْرَآئِيلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ۔ الآیۃ (الاحقاف: ۱۰)
میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔

اور یہ آیت بھی میری ہی بابت ہے کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ الآیۃ (الرعد: ۴۳) بے شک اللہ کے (غضب کی) تلوار میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر کی مجاورت کرتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ نازل ہوئے۔ سو تم اس شخص کے قتل میں اللہ سے ڈرو اللہ کی قسم اگر تم ان کو قتل کر ڈالو گے تو فرشتے تمہاری ہمسائیگی سے بھاگ جائیں گے۔ اور اللہ کی بند تلوار تم لوگوں پر کھنچ جائے گی پھر قیامت تک میان میں نہ ہوگی۔''

باغیوں نے کہا اس یہودی کو مار ڈالو۔ اور ان لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا۔ راوی کہتا ہے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے معاویہ سے انہوں نے ابن صالح سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے زید بن عمیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب معاذ بن جبل کی وفات کا وقت آیا۔ لوگوں نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! ہم کو وصیت کیجئے۔ انہوں نے کہا مجھ کو اٹھا کر بٹھا لو۔ پھر انہوں نے کہا کہ ''علم اور ایمان کے مرتبہ کو جو شخص طلب کرتا ہے اس کو پالیتا ہے۔ اور تم علم کو چار شخصوں (عویمر یعنی ابوالدرداء، سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام) کے پاس طلب کرو'' عبداللہ بن سلام وہ شخص ہیں جو یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ زرارہ بن اوفی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے۔ میں بھی آپ کے دیدار کرنے والوں میں گیا۔ جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا پہچان لیا کہ آپ جھوٹے نہیں ہیں۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ سے جو کلام سنا وہ یہ تھا کہ ''سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو''۔ عبداللہ بن سلام کی وفات ۴۳ھ میں ہوئی۔ اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سلامہ

حضرت عبداللہؓ بن سلامہ بن عمیر یعنی عبداللہ بن ابی حدرد۔ اسلمی ہیں۔ معززین صحابہ میں سے تھے ان کو رسول اللہ ﷺ لشکروں کا سردار مقرر کیا کرتے تھے۔ ان کا ذکر اوپر گزر چکا ہے صرف ابواحمد نے ان کی صحابیت اور سماعت حدیث سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے والد صحابی اور صاحب روایت تھے۔ لیکن یہ ان کی غلطی اور وہم ہے واللہ اعلم۔ مدائنی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان کی وفات ۷۱ھ میں بعمر ۸۱ سال ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۸۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعۃ بلوی ہیں۔ عجلانی ہیں۔ انصاری اوسی ہیں۔ یہ قبیلہ بلی سے ہیں اور ان کے حلف انصار کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان کی والدہ انیسہ بنت عدی تھیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کو ابن زبعری نے شہید کیا تھا یہ ابن اسحاق وغیرہ کا کلام تھا۔ دار قطنی اور ابن ماکولا کا بیان ہے کہ سلمہ جب شہید ہوئے تو یہ اور مجذر بن زیاد دونوں ایک ہی عباء میں لپیٹ کر سلمہ کے اونٹ پر اٹھا لائے۔ اور سلمہ کی والدہ نے نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ بدری تھا اور احد میں شہید ہوا میں چاہتی ہوں کہ اس کو لے آؤں تا کہ اس کی نزدیکی سے مانوس رہوں۔ آپ نے ان کو لانے کی اجازت دی عبد اللہ بہت ہی جسیم تھے اور مجذر بہت ہی دبلے پتلے، لیکن اونٹ پر دونوں برابر رہے۔ لوگوں کو ان دونوں کے حال سے بہت تعجب ہوا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دونوں کے عمل نے ان دونوں میں مساوات کر دی۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک ہوئے ذکر کیا ہے کہ انصار کے قبیلہ اوس سے عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بنی عبید بن زید کے حلیف (شریک بدر ہوئے) اور احد میں شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن زید قبیلہ بنی عجلان سے ہیں یہ انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ لیکن انہوں نے ان کا بلوی ہونا نہیں بیان کیا حالانکہ بنو عجلان بلوی ہیں۔ اور یہ نسب کے سبب بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۷۔ حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ مرادی

حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ۔ مرادی ہیں۔ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۹۸۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی سلیط

حضرت عبداللہؓ بن ابی سلیط۔ ان کے والد بدری تھے۔ اور ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔ یہ مدینہ کے باشندے ہیں انہوں نے پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کی ممانعت میں حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۸۹۔ حضرت عبداللہؓ بن سلیمان اللیثی

حضرت عبداللہؓ بن سلیمان بن اکیمہ۔ لیثی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ محمد بن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے

والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے حدیث سنتا ہوں لیکن جس طرح میں سنتا ہوں اس کو اسی طرح نہیں ادا کر سکتا۔ بلکہ کوئی حرف گھٹ بڑھ جاتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک ٹھیک معنی بیان کر دو تو کچھ حرج نہیں ہے پھر اس کا ذکر حسن (بصری) کے سامنے ہوا۔ انہوں نے کہا اگر یہ نہ ہوتا تو ہم حدیث نہ بیان کرتے۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کا کلام ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت ولید بن سلمہ طبرانی نے یعقوب سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اور اس کا ذکر حرف سین میں گزر چکا ہے لہٰذا ابو نعیم اور ابن مندہ کے بیان پر نہ سلیمان صحابی ہوں گے نہ عبداللہ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۹۰۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سنان

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سنان مزنی ہیں۔ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بیٹے ہیں عمرو بن سنان بن عبشہ بن سلمہ کے خاندان بنی لاطم بن عثمان بن عمرو سے۔ یہ علقمہ بن عبداللہ مزنی کے والد ہیں۔ بصرہ میں فروکش ہوئے۔ ان کو ابن مندہ نے عبداللہ بن عمرو کے نام میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۹۹۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سندر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سندر۔ جذامی ہیں۔ ان کی کنیت ابو الاسود تھی۔ ان کے والد سندر زنباع بن سلامہ جذامی کے غلام تھے۔ سندر اور ان کے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے اور ابو الخیر یعنی مرثد بن عبداللہ یزنی اور ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ابو الخیر نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ابن سندر سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کو خدا بخش دے اور قبیلہ تجیب نے خدا اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ ابو الخیر نے پوچھا اے ابو الاسود کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ تجیب کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں' ابو الخیر نے پوچھا کیا لوگوں نے تم سے اس کی روایت کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اور عبداللہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ ان کے والد زنباع جذامی کے غلام تھے انہوں نے ان کے والد کو خصی کر ڈالا اور ان کی ناک کاٹ لی۔ وہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا۔ آپ نے زنباع کو سخت ملامت کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۹۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سہل بن حنیف

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سہل بن حنیف۔ انصاری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کی والدہ امیمہ تھیں جو حسان بن دحداح کی زوجیت میں رہ چکی تھیں۔ انہی کے بارے میں آیت "اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ" (الممتحنۃ: ۱۲) نازل ہوئی۔ اس کی روایت ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے کی ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبداللہ اپنے والد سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ہم سے زکریا بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عبداللہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا مکاتب کی گلوخلاصی میں مدد کی اللہ اس کو اس دن سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۹۳۔ حضرت عبداللہؓ بن سہل بن رافع

حضرت عبداللہؓ بن سہل بن رافع۔ انصاری ہیں۔ اشہلی ہیں خاندان بنی زعوراء بن عبدالاشہل سے۔ اور بعض لوگوں کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ غسان سے ہیں اور بنی عبدالاشہل کے حلیف ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ پہلے نسب کو ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل اور ان کے حلفاء میں سے بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل سے بدر میں شریک ہوئے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل شریک بدر تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابونعیم سے ان کی سند سے ابن شہاب تک روایت کر کے بیان کیا کہ یہ بدر میں شریک ہوئے اور انہیں ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ تنہا ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ممکن ہے کہ جن کا ذکر ہم نے رافع بن سہل کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ خیبر میں شہید ہوئے یہی ہوں۔ ابوموسیٰ کا کلام ختم ہوگیا۔ ابن اسحق نے ان لوگوں کے بیان میں جو غزوۂ خندق میں شہید ہوئے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل اشہلی بھی انہیں شہداء خندق میں تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ جس نسب کو ابوعمر نے بعض لوگوں سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ پہلا نسب نہیں ہے اس وجہ سے کہ پہلا نسب خاندان عبدالاشہل سے ہے اور یہ خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے اور عمرو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ اور اکثر کم اولاد والے بھائی کے لڑکے نامی بھائی کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں۔ اور ہم اس قسم کی بہت سی مثالیں اسی کتاب کے متعدد مقاموں پر ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔ اور یہ عبداللہ وہ نہیں ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ کے بعد آئے گا کیونکہ جن کا ذکر اس تذکرہ کے بعد ہے وہ عبداللہ بن سہل بن زید ہیں جو حویصہ کے بھتیجے ہیں خاندان بنی حارثہ بن حارث بن خزرج سے۔ یہ اور جن کا ذکر ابوعمر نے کیا ہے حارث بن خزرج میں مل جاتے ہیں۔ پس یا تو عبداللہ ان دونوں سے علیحدہ ہیں اور یا (دونوں) ایک ہیں۔ اختلاف نسب سے الگ الگ ہوگئے ہیں اور ان کا نسب ان کے بھائی رافع بن سہل کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۲۹۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن سہل بن زید

حضرت عبداللہؓ بن سہل بن زید۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں۔ یہود نے خیبر میں ان کو شہید کر ڈالا تھا۔ یہ عبدالرحمٰن کے بھائی اور حویصہ اور محیصہ کے بھتیجے ہیں۔ اور انہی کی وجہ سے قسامت ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے بشیر بن ابی حبشان یعنی بنی حارثہ کے غلام سے انہوں نے سہل بن حنیف سے روایت

کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سہل خیبر میں شہید ہوئے۔ یہ خیبر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گئے تھے وہ لوگ خرمے چکانے گئے تو یہ ایک چشمہ میں ملے ان کی گردن توڑ کر کسی نے ان کو اس میں ڈال دیا تھا۔ ان لوگوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ کو ان کے حال سے آگاہ کیا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ اس کی روایت امام مالکؒ نے موطا میں ابو لیلیٰ یعنی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل سے انہوں نے سہل بن حنیف سے کی ہے۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے یونس کی سند سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے بشیر بن ابی حبشان سے (یعنی بنی حارثہ کے غلام سے) انہوں نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس سند میں دو جگہ غلطی کی ہے ایک ابی حبشان میں۔ حالانکہ وہ بشار ہے۔ اور باتفاق بشیر بشار کے لڑکے ہیں۔ اور دوسری سہل بن حنیف میں۔ حالانکہ وہ سہل بن ابی خیثمہ ہیں۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور تعجب ہے کہ انہوں نے امام مالکؒ کی حدیث کو شہادت میں پیش کیا کہ اس کو امام مالکؒ نے موطا میں ابو لیلیٰ سے انہوں نے سہل بن حنیف سے نقل کیا ہے باوجودیکہ موطا میں اس کے برخلاف ہے۔ کیونکہ انہوں نے سہل بن ابی خیثمہ کا ذکر کیا ہے۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث میں نام بھی نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ جو میں نے بیان کیا ہے اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے کتاب المغازی میں نقل کیا ہے کہ وہ بشیر بن بشار ہیں۔ جس طرح کہ اس کو ابو نعیم نے بیان کیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ کو کہاں سے دھوکا ہو گیا؟ شاید کاتب نے یسار یا کے ساتھ لکھ دیا ہو۔ جس کو انہوں نے حاء خیال کر لیا ہو۔ لیکن موطا کی حدیث اس کی خبر ہمیں فتیان جوہری نے اپنی سند سے قعنبی تک دی۔ انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابو لیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل سے انہوں نے سہل بن ابی خیثمہ سے روایت کی ہے کہ ان کو ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونوں مصیبت کی وجہ سے خیبر گئے اور محیصہ نے آ کر خبر دی کہ عبداللہ بن سہل مار کر چشمہ میں ڈال دیئے گئے۔ یہودیوں نے آ کر کہا کہ اللہ کی قسم! تمہیں نے ان کو مارا ہے۔ اور حدیث آخر تک بیان کی۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث میں ذکر تک نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ اور امام مالک نے اس کی روایت یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے بھی کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بشیر: باء پر پیش اور شین پر زبر ہے۔

یسار: یاء اور سین کے ساتھ ہے۔

۲۹۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سہل عامری

حضرت عبداللہؓ بن سہل بن عمرو۔ عامری ہیں قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان کے اور ان کے بھائی ابو جندل کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف تھیں۔ اور ابو اہاب بن عزیز بن قیس بن سوید تمیمی ان دونوں کے مادر زاد بھائی تھے۔ ابن مندہ ان کو صحابی بتاتے ہیں انہوں نے ان کا ذکر کتاب المغازی میں کیا ہے۔ ان کا روایت کرنا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ابن مندہ نے اس کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے ابو عمر کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابو سہل تھی۔ انہوں نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی۔ موافق بیان ابن اسحاق اور واقدی کے پھر یہ مکہ میں لوٹ کر آئے۔ اور ان کے والد نے ان کو پکڑ کر قید کیا۔ اور دین کے بارے میں ان کو بہت ستایا مجبوراً انہوں نے اپنا اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا۔ حالانکہ ان کا دل اسلام کی طرف سے

مطمئن تھا۔ پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بدر میں گئے اور یہ اپنے والد سے اپنے مسلمان ہونے کو چھپائے ہوئے تھے اور جب رسول اللہ بدر میں اترے تو یہ بھی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر رسول اللہؐ سے مل گئے۔ یہ بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ یہ بزرگ صحابہ میں سے ہیں۔ اور یہ صلح حدیبیہ کے گواہوں میں سے ہیں۔ یہ اپنے بھائی ابوجندل سے بڑے تھے۔ انہیں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ سے اپنے والد کے واسطے امان لی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے والد کو امان دیں گے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ اللہ کی امان سے بے خوف ہیں ان کو چاہیے کہ ظاہر ہو جائیں۔ پھر رسول اللہؐ نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو ان کو سختی کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ زندگی کی قسم ہے کہ وہ عقلمند اور شریف آدمی ہیں۔ اور سہیل جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتا۔ عبداللہ اٹھ کر اپنے والد کے پاس گئے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سہیل نے کہا کہ اللہ کی قسم! وہ بڑھاپے اور بچپن میں نیکوکار تھے۔ عبداللہ ۱۲ھ میں بعمر ۳۸ سال جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سہیل اخوابی جندل

حضرت عبداللہؓ بن سہیل بن عمرو۔ ابوجندل بن سہیل کے بھائی ہیں۔ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے صرف ابن مندہ نے ان کا دوسرا تذکرہ لکھا ہے۔ اور انہیں ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے شرکائے بدر کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے خاندان بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن سہیل بن عمرو شریک بدر ہوئے انتہی کلامہ۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان عبداللہ کو مکرر بیان کیا ہے اور ان کے دو تذکرے لکھے ہیں۔ ایک میں عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبدشمس بیان کیا ہے اور دوسرے تذکرہ میں عبداللہ بن سہیل کو ابوجندل بن سہیل کا بھائی بیان کیا ہے حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا کہنا کہ وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں ٹھیک ہے لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو مکرر بیان کیا ہے اور ان کے دو تذکرے لکھے ہیں۔ حالانکہ ابن مندہ کے متعدد نسخوں میں میں نے دیکھا ہے کہ انہوں نے تین تذکرے ان کے نام میں لکھے ہیں۔ باوجودیکہ سب ایک ہی ہیں۔ جن میں سے دو اوپر گزر چکے تیسرے تذکرہ کو میں اس کے بعد بیان کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۹۹۷۔ حضرت عبداللہؓ بن سہیل

حضرت عبداللہؓ بن سہیل۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے عبداللہ سے علیحدہ ہیں۔ اس کے قائل ابن مندہ ہیں۔ اور انہوں نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں میں سے جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی عبداللہ بن سہیل (بھی) ہیں۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ عبداللہ وہی پہلے اور دوسرے شخص ہیں اس میں کوئی (شک) شبہ نہیں ہے اور شاید ابن مندہ کو اس وجہ سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے ان کا ذکر ایک جگہ شرکائے بدر میں دیکھا۔ اور مہاجرین حبشہ میں نہیں دیکھا اور دوسری جگہ ان کا ذکر مہاجرین حبشہ میں دیکھا تو ان کو گمان ہوا کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور ابوعمر نے

ان کا تذکرہ لکھنے میں بہت خوبی کی ہے کہ انہوں نے سب کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۹۸۔ حضرت عبداللہؓ بن سوید

حضرت عبداللہؓ بن سوید۔ انصاری ہیں، حارثی ہیں، قبیلہ بنی حارثہ سے۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن سوید حارثی صحابی سے عورات ثلاث کے اذن کے بارے میں سوال کیا جن کا ذکر اس آیت میں لِيَسْتَاذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ الآیہ (النور: ۵۸) عبداللہ بن سوید نے کہا ہاں ان اوقات کے سوا بغیر اجازت اندر جانے میں کچھ حرج نہیں۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں اور کہا ہے کہ یہ اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہیں وہ ابوحمید ساعدی کی بیوی تھیں ان سے ثعلبہ بن ابی مالک نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۹۹۔ حضرت عبداللہؓ بن سیدان

حضرت عبداللہؓ بن سیدان سلمی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے اس کو ابن شاہین نے محمد بن سعد کاتب واقدی سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۰۰۔ حضرت عبداللہؓ بن سیلان

حضرت عبداللہؓ بن سیلان۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری نے ان کا نام لکھا ہے۔ قیس نے ابن سیلان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا سبحان اللہ تم لوگوں پر فتنے اس طرح اتر رہے ہیں جس طرح پانی برستا ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہے سیلان کی سین مکسور اور یائے تحتانیہ ساکن ہے وہ صحابی ہیں ان کی حدیث بیان بن بشر نے قیس سے انہوں نے سیلان سے روایت کی ہے۔

۳۰۰۱۔ حضرت عبداللہؓ بن شبل انصاری

حضرت عبداللہؓ بن شبل بن عمرو بن نجدہ بن مالک بن عمرو۔ بنی سمیعہ سے ہیں۔ پھر خزرج میں داخل ہوئے۔ سرداران انصار میں سے ہیں۔ ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شبل سرداران انصار میں سے ایک شخص تھے اور ان لوگوں میں تھے جو مقام حمص میں فروکش ہوئے۔ بیعت الرضوان میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبداللہ عبدالرحمٰن بن شبل کے بھائی تھے ابن ابی عاصم، ابوعروبہ اور ابن شاہین وغیرہم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن عباس نے اپنے والد سے انہوں نے ضمضم سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے یزید بن حمیر نے بواسطہ عبداللہ بن

شبل کے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شخص کا نام لے کر فرمایا کہ یا اللہ اس کو لعنت کر اور اس کے دل کو بہت برا دل بنا دے اور اس کے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھر دے۔ ان کی وفات حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ہوئی۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۰۰۲۔ حضرت عبداللہؓ بن شبیل احمسی

حضرت عبداللہؓ بن شبیل احمسی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ۲۸ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ جہاد کرنے کے لیے آذربائیجان گئے تھے وہاں کے لوگوں نے ان شرائط کو پورا کر دیا جن پر حضرت حذیفہ سے اور ان لوگوں سے صلح ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شبیل غزوۂ آذربائیجان میں جب کہ ان لوگوں نے نقض صلح کی ولید بن عقبہ کے لشکر کے سردار تھے پس عبداللہ نے اہل موقان، تبر اور طیلسان پر شب خون مارا اور ان مقامات کو فتح کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگوں کو قید کیا پھر آذربائیجان والوں نے صلح کی درخواست کی لہٰذا انہوں نے ان لوگوں سے صلح کر لی۔

۳۰۰۳۔ حضرت عبداللہؓ بن شخیر

حضرت عبداللہؓ بن شخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش۔ نام ان کا معاویہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عامری ہیں کعبی ہیں۔ قبیلہ بنی حریش سے ہیں جو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک شاخ ہے۔ صحابی ہیں، بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی حسین بن صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مہدی بن میمون نے عیلان بن جریر سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں بنی عامر کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا ان لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ ہمارے باپ ہیں اور آپ ہم سے افضل ہیں اور آپ ہمارے محسن ہیں اور آپ بڑے مہمان نواز ہیں غرض ان لوگوں نے بہت کچھ تعریف آپ کی بیان کی آپ نے فرمایا تم اپنا مطلب بیان کرو اور شیطان کے پھندے میں نہ آؤ۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے کرخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچے اس وقت آپ الھکم التکاثر. الآیۃ (التکاثر: ۱) پڑھ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال وہی ہے جو تو خیرات کر جائے یا کھا کے ختم کر دے یا پہن کر ختم کر دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۰۴۔ حضرت عبداللہؓ بن شداد

حضرت عبداللہؓ بن شداد بن اسامہ بن عمرو۔ عمرو کا مشہور نام ہاد بن عبداللہ بن جار بن بر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی ثم العتواری۔ ان کے دادا کو ہاد اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ شب کے وقت مہمانوں کو راہ معلوم ہونے کی غرض سے آگ جلا دیا کرتے تھے ان عبداللہ کے والد کو شداد بن ہاد دادا کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں۔ یہ عبداللہ نبی ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے انہوں نے اپنے والد سے حضرت عمر سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ان سے شعبی نے اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۰۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی شدیدہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی شدیدہ۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ ان سے مغیرہ بن سعید طائفی نے روایت کی ہے مغیرہ کہتے تھے میں عبداللہ بن ابی شدیدہ کے ہمراہ ایک باغ میں گیا وہاں ایک بیری کا درخت بہت بلند تھا میں نے کہا کاش آپ اس درخت کو کاٹ ڈالتے انہوں نے کہا معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر ضرورت کاشت بیری کا درخت کاٹ ڈالے اللہ اس کے لیے جہنم میں گھر بنائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن قانع نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن ابی شدیدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی۔ قسی کا نام ثقیف ہے ثقفی ہیں۔

۳۰۰۶۔ حضرت عبداللہؓ بن شرحبیل

حضرت عبداللہؓ بن شرحبیل۔ کنیت ان کی ابوعلقمہ ہے۔ ان کا نسب یحییٰ بن یونس شیرازی نے بیان کیا ہے ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے اور شمار ان کا تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۰۰۷۔ حضرت عبداللہؓ بن شریح

حضرت عبداللہؓ بن شریح اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمرو ہے کنیت ان کی ابن ام مکتوم ہے۔ قبیلہ بنی عبد غنم بن عامر بن لوی سے ہیں۔ ان کا نسب ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے اسی طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ بدر کے دو برس بعد ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے ان کی بینائی چلی گئی تھی غزوۂ قادسیہ میں شریک تھے اور جھنڈا انہی کے پاس تھا پھر مدینہ لوٹ کر آئے اور وہیں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کا ذکر نہیں سنا گیا نبی ﷺ نے بعض غزوات میں ان کو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ عمرو بن قیس کے نام میں ہوگا اور وہیں ان کے نسب کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالیٰ کی جائے گی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۰۸۔ حضرت عبداللہؓ بن شریک

حضرت عبداللہؓ بن شریک بن انس بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ احد میں اپنے والد شریک کے ہمراہ حاضر تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن شفی بن رقی

حضرت عبداللہؓ بن شفی بن رقی بن زید بن ذی العابل بن رحیب بن یحصب بن تزاید بن عبل بن عمرو بن مالک بن زید بن رہین۔ رعینی ثم العبلی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور وہاں سے لوٹ کر یمن گئے یمن میں حضرت معاذ نے ان کے لیے ایک جھنڈا باندھ دیا تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو یمن میں باندھا گیا انہوں نے مرتدین سے جہاد کیا ان کے بھائی جرادہ بن شفی اسی میں شہید ہوئے یہ عبداللہ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ہانی بن منذر نے کیا ہے۔ اہل مصر میں یہ ایک مشہور شخص ہیں قبیلہ عبل سے ہیں۔ یہ سب حالات ابوسعید بن یونس نے لکھے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن شمر خولانی

حضرت عبداللہؓ بن شمر خولانی۔ صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا شمار تابعین میں ہے۔

۳۰۱۱۔ حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری اکبر

حضرت عبداللہؓ بن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ بقول بعض یہ عبداللہ بن شہاب زہری فقیہ کے دادا ہیں اور زبیر نے کہا ہے کہ یہ دو بھائی تھے دونوں کا نام عبداللہ تھا یہ عبداللہ بڑے بھائی تھے ان کا نام عبدالجان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا یہ ان لوگوں میں ہیں جو حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہی مکہ میں ان کی وفات ہوگئی تھی ان کے بھائی عبداللہ اصغر غزوۂ احد میں مشرکوں کی طرف سے تھے پھر بعد میں اسلام لائے مکہ ہی میں ان کی بھی وفات ہوئی یہی ابن شہاب زہری کے دادا ہیں یہ قول زبیر کا ہے۔

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک زخمی کیا تھا اور ابن قمیہ نے آپ کا رخسار زخمی کیا تھا اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کا دندان مبارک شہید کیا تھا اور زبیر نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عتبہ بن ابی وقاص کی اولاد میں جو شخص سن بلوغ کو پہنچا یا تو اس کے منہ میں بو آنے لگی یا اس کے دانت گر گئے یہ اسی کی سزا تھی جو عتبہ نے آپ کا دندان مبارک شہید کیا تھا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شہاب اصغر زہری فقیہ کے نانا تھے اور عبداللہ اکبر ان کے دادا تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبداللہ اصغر ہی حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور وہی زہری کے دادا ہیں اور وہی ہیں جو حبش سے لوٹ کر مکہ میں انتقال کر گئے۔ قبل اس کے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرتے اور یہ بھی روایت ہے کہ ابن شہاب زہری سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے جد غزوۂ بدر میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں مگر مشرکوں کی طرف سے۔ واللہ اعلم۔ انہوں نے جد سے دادا مراد لیا یا نانا؟ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری اصغر

حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری۔ یہ انہی عبداللہ کے بھائی ہیں جن کا ذکر پہلے ہوا یہ ان سے چھوٹے ہیں ان کا ذکر ان کے بھائی کے تذکرہ میں ہو چکا ہے جو کافی ہے۔ شہاب بن عبداللہ کی نسل بہت جلد ختم ہوگئی۔ یہ زبیر کا قول ہے۔

۳۰۱۳۔ حضرت عبداللہؓ بن شیاب

حضرت عبداللہؓ بن شیاب۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان کا نام ابن ابی داوٗد نے عبداللہ رکھا ہے۔ خالد بن معدان نے ابن ابی بلال سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن شیاب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شعب کے دن اپنے تمام صحابہ کے پیچھے تھے آپ کے اور دشمن کے درمیان میں آپ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا وہ کافروں سے لڑ رہے تھے وحشی ان کی گھات میں بیٹھا ہوا تھا پس یکا یک اس نے انہیں شہید کر دیا اللہ نے حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اکتیس کافروں کو قتل کرایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اسی وجہ سے شیر خدا کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی شیخ

حضرت عبداللہؓ بن ابی شیخ محاربی۔ ابن ابی داوٗد نے ان کا نام عبداللہ بتایا ہے۔ ان سے عاصم بن بجیر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں گئے اور آپ نے فرمایا کہ اے گروہ محارب خدا تمہیں فتح مندر کھے مجھے کسی عورت کا دودھا ہوا دودھ نہ پلانا۔ ابن ابی داوٗد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ابی شیخ نے اس کے سوا اور کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۵۔ حضرت عبداللہؓ بن صعصعہ

حضرت عبداللہؓ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور یوم جسر میں شہید ہوئے۔

۳۰۱۶۔ حضرت عبداللہؓ بن صفوان جمحی

حضرت عبداللہؓ بن صفوان بن امیہ بن خلف جمحی۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایک لشکر اس گھر یعنی کعبہ پر چڑھائی کرے گا وہ لشکر جنگل میں دھنس جائے گا بعض لوگوں نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے اور بعض لوگ اس کو مسند کہتے ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے منجملہ ان کے بیٹے امیہ کے۔ یہ ابن زبیر کے ہمراہ تھے جب حجاج نے ان کا محاصرہ کیا جب ابن زبیر کی جماعت ٹوٹی تو مخالفین نے ان کو امان دی ابن زبیر نے بھی ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیعت سے تم کو آزاد کر دیا (تم امان قبول کر لو) مگر انہوں نے کہا کہ واللہ میں آپ کے ساتھ آپ کے لیے نہ لڑتا تھا بلکہ میں تو اپنے دین کے لیے لڑتا تھا اور انہوں نے امان نہ قبول کی۔ یہ بھی اسی دن شہید ہوئے جس دن عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے۔ یعنی نصف جمادی الآخرہ ۷۳ھ میں حجاج نے ان کا سر' ابن زبیر کا سر اور عمارہ بن عمرو بن حزم کا سر مدینہ بھیجا وہاں لوگوں نے ان سروں کو لٹکایا اور بطور مسخراپن کے ابن صفوان کا سر ابن زبیر کے سر کے پاس رکھتے تھے کہ گویا یہ ان سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر ان سروں کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا۔ مجاہد نے عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عباس سے نبیؐ کے حضور میں سفارش کرائی کہ آپ میرے والد سے ہجرت کے لیے بیعت لے لیں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی حضرت عباس نے آپ کو قسم دلائی تو نبیؐ نے ان سے بیعت لے لی اور فرمایا کہ

میں نے اپنے چچا کی قسم پوری کر دی مگر فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۷۔ حضرت عبداللہ بن صفوان انصاری

حضرت عبداللہ بن صفوان۔ انصاری۔ بعض لوگ ان کو صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد کہتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو کر گزرا یعنی دو خرگوش شکار کئے تھے ان کو لٹکائے ہوئے جارہا تھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے پورا تذکرہ ان کا محمد بن صفوان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۰۱۸۔ حضرت عبداللہ بن صفوان خزاعی

حضرت عبداللہ بن صفوان خزاعی۔ صحابی ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابوسنان سے انہوں نے یعلی بن شداد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن صفوان جو صحابی تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا رہے وہ چاک کر دیا جائے اور ان پر مٹی اچھی طرح ڈال دی جائے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ بعض متاخرین کا گمان ہے کہ یہ صحابی ہیں مگر انہوں نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اور ان کو ردیف صاد میں صفوان بن عبداللہ لکھا ہے اور یہی حدیث بعینہ حماد سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوسنان نے عبداللہ بن اوس سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو حدیث کے راویوں میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں مگر میرے نزدیک یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۱۹۔ حضرت عبداللہ بن صفوان تمیمی

حضرت عبداللہ بن صفوان بن قدامہ تمیمی۔ اپنے والد صفوان کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے عبدالرحمٰن بن صفوان کے بھائی ہیں۔ یہ ان کے والد اور ان کے بھائی سب صحابی ہیں جب یہ اور ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو ان دونوں کا نام عبدالعزیٰ اور عبدنہم تھا۔ رسول اللہ نے ان کا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن رکھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۰۔ حضرت عبداللہ صنابحی

حضرت عبداللہ صنابحی۔ ان سے عطاء بن یسار نے روایت کی ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں ان کا نام عبداللہ یا ابوعبداللہ بیان کیا جاتا ہے اور لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوعبداللہ کے علاوہ دوسرے شخص ہیں۔ ابوعبداللہ کا نام عبدالرحمٰن ہے اور ان کا نام عبداللہ ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی ابن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ آفتاب کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر

جب آفتاب سمت الراس پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے زوال کے بعد پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب قریب غروب آتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے اور بعد غروب کے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رسول اللہؐ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور نیز ان سے عطاء نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے گناہ اس کے منہ سے نکل جاتے ہیں اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ اور امام مالک نے موطا میں زید بن اسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابو عبداللہ صنابحی بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے نبیؐ سے نہیں ملے اور عبداللہ صنابحی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں۔ ابن معین نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ ان کی حدیث مرسل ہے اور ایک مرتبہ کہا کہ عبداللہ صنابحی جن سے اہل مدینہ روایت کرتے ہیں ممکن ہے کہ صحابی ہوں مگر میرے نزدیک وہ ابو عبداللہ ہیں نہ عبداللہ اور ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا ہے کہ صنابحی جنہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے نبیؐ کی کوئی حدیث نہیں سنی نام ان کا عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہؐ کی طرف سفر کیا لیکن یہ ابھی راستے میں تھے کہ حضورؐ پردہ فرما گئے۔ نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور صنابح بن اعسر احمسی رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان کو لوگ صنابحی بھی کہتے ہیں ان کی حدیث یہ ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے میں (قیامت کے دن) سب امتوں سے اپنی امت کے زیادہ ہونے کا فخر کروں گا۔ پس لوگو! باہم میرے بعد قتال نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۱۔ حضرت عبداللہؓ بن صیاد

حضرت عبداللہؓ بن صیاد۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صائد کے بیٹے تھے اس کے والد یہودی تھے یہ نہیں معلوم کہ کس خاندان سے ہیں؟ اسی کی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دجال تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہو چکا تھا یک چشم تھا اور مختون تھا اس کی اولاد میں سے عمارہ بن عبداللہ بن صیاد اچھے مسلمانوں میں سے تھے سعید بن مسیب کے شاگرد تھے ان سے امام مالکؒ وغیرہ نے روایت کی ہے کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ کا گزر ایک مرتبہ ابن صیاد کی طرف ہوا آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ بھی تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ بھی تھے ابن صیاد لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلہ کے پاس کھیل رہا تھا اس زمانے میں کم سن تھا اسے بالکل خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی نیز ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن صیاد ہمارے ساتھ ہوا ہم حج کر رہے تھے یا عمرہ کر رہے تھے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی کہتے تھے مجھ سے ابن صیاد کہتا تھا کہ میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ ایک رسی لے کر درخت میں باندھوں اور اس سے گلا گھونٹ لوں بوجہ اس کے کہ لوگ میری نسبت یہ باتیں کہہ رہے ہیں کیا کوئی شخص ہے جو میرے حالات نہ جانتا ہو؟ کیا تم نہیں جانتے؟ کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اس کی کوئی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں اور کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا مگر میں خاص مدینہ کا رہنے والا ہوں اور اب مکہ جا رہا ہوں۔ ابوسعید کہتے تھے کہ ان سے اسی قسم کی بہت سی

باتیں کیں یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید اس پر جھوٹ جوڑا جاتا ہے پھر ان سے کہا کہ اے ابوسعید واللہ میں تم سے ایک سچی بات بیان کرتا ہوں واللہ میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے والد کو بھی پہچانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے میں نے کہا تیری خرابی ہو۔ یہ تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ دجال نہ تھا جیسا کہ اسی حدیث میں بیان ہوا اور اس وجہ سے کہ ابن صیاد کی وفات مدینہ میں بحالت اسلام ہوئی پس اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لے آیا تھا تو صحابی ہے کیونکہ اس نے آنحضرتؐ کو دیکھا اور آنحضرتؐ سے باتیں کیں اور اگر بعدِ نبیؐ کے اسلام لایا تو صحابی نہ ہوگا مگر صحیح یہی ہے کہ بعد نبیؐ کے اسلام لایا کیونکہ بہت سے صحابہ جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے اس شخص کو دجال سمجھتے رہے اور اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں اسلام لے آیا ہوتا یہ گمان جاتا رہتا۔ واللہ اعلم

۳۰۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن صیفی

حضرت عبداللہؓ بن صیفی بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصار کے حلیف ہیں پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہوئے حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے درخت کے نیچے آپ سے بیعت الرضوان کی تھی۔

۳۰۲۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ضمرۃ

حضرت عبداللہؓ بن ضمرۃ بن مالک بن سلمۃ بن عبدالعزیٰ بجلی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے یزید بن عبداللہ بن ضمرہ نے اپنی بہن ام قصاف بنت عبداللہ بن ضمرہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں تھا اور آپ کے پاس اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے ان میں اکثر لوگ یمن کے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس پہاڑی کی طرف سے ایک شخص آنے والا ہے جو تمام اہل یمن سے بہتر ہے پس سب لوگ اس بات کی آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ شخص ہمارے ہی گھرانے کا ہو پس یکا یک جریر بن عبداللہ اس سے برآمد ہوئے جب وہ آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جتنے لوگ موجود تھے ان سب نے سلام کا جواب دیا پھر آنحضرتؐ نے اپنی چادر ان کے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اے جریر اس پر بیٹھو مگر جریر اور صحابہ کے پاس ہی بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چلے گئے جب وہ جا چکے تو چند صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آج ہم نے جو کیفیت آپ کی جریر کے ساتھ دیکھی وہ کسی کے ساتھ نہیں دیکھی آپ نے فرمایا ہاں وہ اپنی قوم کے بزرگ تھے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا بزرگ آئے تو اس کی عزت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی اولاد میں صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبداللہ بن ضمرہ محدث تھے۔

۳۰۲۴۔ حضرت عبداللہؓ بن طارق

حضرت عبداللہؓ بن طارق ظفری۔ بدر میں شریک تھے یہ زہری کا قول ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن طارق بلوی جو انصار کے حلیف تھے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی تھا انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے۔ یہ ان چھ آدمیوں میں تھے جن کو رسول اللہ ﷺ نے ۳ھ

کے آخر میں قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کے پاس بھیجا تھا تاکہ انہیں علم دین سکھائیں اور قرآن اور شرائع اسلام کی تعلیم کریں۔ چنانچہ یہ لوگ جب مقام رجیع میں پہنچے رجیع حجاز میں ایک چشمہ ہے جو قبیلہ ہذیل کی ملک تھا اس وقت ہذیل نے ان لوگوں پر تاخت کی اور بے وفائی سے ان سے قتال کیا ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں: عاصم بن ثابت' مرثد بن ابی مرثد' خبیب بن عدی' خالد بن بکیر' زید بن دشنہ اور عبداللہ بن طارق۔ پس مرثد اور عاصم تو وہیں مقتول ہو گئے اور خبیب اور عبداللہ اور زید نے صلح کر لی لہذا ان کافروں نے انہیں قید کر لیا اور ان کو مکہ لے چلے جب مقام ظہران میں پہنچے تو عبداللہ بن طارق نے اپنا ہاتھ رسی سے چھڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ میں لی یہ کیفیت دیکھ کر کافران سے پیچھے ہٹ گئے اور ان کو پتھروں سے مار کر قتل کر دیا اور وہیں مقام ظہران میں ان کو دفن کر دیا حضرت حسان نے اپنے شعر میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی طلحہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام ان کا نسب اوپر ان کے والد کے نام میں گزر چکا ہے یہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج کی شاخ میں مالک بن نجار سے۔ کنیت ان کی ابو یحییٰ ہے۔ نام ان کا عبداللہ بن ابی طلحہ ہے۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی ہیں ماں ان دونوں کی ام سلیم بنت ملحان ہیں۔ یہی ہیں جن کا ذکر اس حدیث میں ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن یعقوب وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالرحمٰن سقطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے ابن عون سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابو طلحہ اپنے کسی کام سے گئے ان کے پیچھے لڑکے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ ام سلیم نے کہا پہلے سے اچھا ہے اور کھانا ان کے سامنے رکھا اور ابو طلحہ نے کھانا کھایا پھر ام سلیم سے ہمبستری بھی کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اس لڑکے کو دفن کر آؤ صبح کو ابو طلحہ نبیؐ کے حضور میں گئے اور یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپ نے پوچھا کہ کیا تم شب کو اپنی بیوی کے پاس بھی رہے۔ ابو طلحہ نے کہا ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت دے چنانچہ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے ابو طلحہ نے کہا کہ اس بچہ کو تم رسول اللہؐ کے پاس لے جاؤ پس میں آپ کے پاس اسے لے گیا۔ ام سلیم نے میرے ساتھ کچھ کھجوریں بھی کر دیں تھیں۔ نبیؐ نے ان کھجوروں کو چبایا اور اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں دے دیں اور اس کے تالو میں لگا دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا اور بعض روایتوں میں اس طرح ہے کہ جب ابو طلحہ (ہمبستری سے) فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ دیکھو فلاں لوگوں نے فلاں لوگوں سے کچھ عاریت لی تھی اب جو وہ لوگ عاریت طلب کرتے ہیں تو یہ نہیں دیتے ابو طلحہ نے کہا یہ انہیں مناسب نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا تو سنو وہ تمہارا بیٹا خدا کی عاریت تھا جب تک خدا نے چاہا اسے رکھا اور جب چاہا لے لیا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ انصار میں کوئی نوجوان عبداللہ بن ابی طلحہ سے افضل نہ تھا۔ علی بن مدینی کہتے تھے کہ عبداللہ بن ابی طلحہ کے دس بیٹے ہوئے سب قاری قرآن تھے اور ان میں سے اکثر لوگوں نے علم کی روایت کی ہے عبداللہ حضرت علی کے ہمراہ صفین میں شریک تھے ان سے ان کے دونوں بیٹوں اسحاق اور عبداللہ نے روایت کی ہے یہ عبداللہ فارس میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدینہ میں بعہد خلافت ولید بن عبدالملک وفات پائی اور وہ بچہ یعنی ان کا بھائی جس کا انتقال ہو گیا تھا ابو عمیر تھا جس سے نبی ﷺ مزاح فرمایا کرتے تھے اور

مذاق میں فرماتے تھے کہ اے ابو عمیر تمہارا لال کیا ہوگیا؟ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن طہفہ

حضرت عبداللہ ؓ بن طہفہ۔ غفاری یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ اصحاب صفہ سے ہیں علما کا ان کے بارے میں بہت سخت اختلاف ہے۔ میں نے ان کا ذکر طہفہ کے نام میں کیا ہے۔ ان کی حدیث بہت مضطرب ہے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن طہفہ کے ایک بیٹے سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ کے یہاں بہت سے مہمان آجاتے تو آپ فرماتے تھے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے اپنے مہمان کو لے جائے اس کے بعد انہوں نے پورا قصہ ذکر کیا ہے۔ ان کا ذکر تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عامر انیس

حضرت عبداللہ ؓ بن عامر انیس۔ بنی منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ ان سے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی قوم کے اسلام کی خبر لے کے گئے تھے نبی ﷺ نے ان سے مصافحہ کیا اور دعا دی اور فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو پھر صبح کے وقت بنی عامر کے لوگ بھی ان کے پاس پہنچ گئے اور وہ سب مسلمان ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ بنی عامر کے ساتھ بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۲۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عامر بلوی

حضرت عبداللہ ؓ بن عامر بلوی۔ انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۲۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عامر عنزی اکبر

حضرت عبداللہ ؓ بن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی۔ بنی عدی بن کعب کے حلیف ہیں اس قبیلہ میں ایک شخص خطاب تھے ان سے اور ان سے حلف کی دوستی تھی۔ یہ قبیلہ عنز بن وائل سے ہیں جو بکر بن وائل کا بھائی تھا۔ بکر بن وائل ربیعہ بن نزار کا مشہور قبیلہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یمن کے قبیلہ مذحج سے تھے۔ یہ عبداللہ وہی ہیں جن کا لقب اکبر ہے۔ یہ اور ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں طائف کے دن رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک یہی عبداللہ اکبر اور دوسرے عبداللہ اصغر۔ زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے انہوں نے بھی اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک اکبر اور دوسرے اصغر مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف ایک ہی شخص کو ذکر کیا ہے جن کا ذکر ہم بعد اس تذکرہ کے لکھتے ہیں۔

۳۰۳۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عامر عنزی اصغر

حضرت عبداللہ ؓ بن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی۔ حضرت عمرو کے والد خطاب کے حلیف تھے۔ یہ انہی عبداللہ کے

بھائی ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا ان عبداللہ کا لقب اصغر ہے ابو عمر کے قول کے مطابق کنیت ان کی ابو محمد ہے اور قبیلہ عنزہ کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں یمن کے قبیلہ مذحج کے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عنزہ یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۶ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر چار برس کی تھی ابو نعیم نے کہا ہے کہ پانچ برس کی تھی ان کی والدہ وہی ہیں جو ان کے بھائی کی والدہ تھیں یعنی لیلیٰ بنت ابی حثمہ بن عبداللہ بن عویج بن عدی بن کعب۔ ان دونوں کے والد حضرت عامر تھے جو اکابر صحابہ میں تھے انہیں عبداللہ بن عامر نے زید بن عمر بن خطاب کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے۔ زید اس لڑائی میں مقتول ہوئے تھے جو عدی بن کعب میں ہوئی تھی یہ لڑائی بنی ابی حذیفہ اور ابن مطیع کے درمیان میں تھی۔

ان عـديـا لـيـلـة الـبـقـيـع　　تـكـشـفـوا عـن رجـل صـريـع

مـقـابـل فـي الـحـسـب الـرفـيـع　　ادركـه شـؤم بـنـي مـطـيـع

شعیب نے زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی میں سب سے بڑے تھے خبر دی ابو عمر کہتے تھے کہ نسب ان کا ان کے حلیف قبیلہ کی طرف ہے اور اکثر لوگ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے محمد بن عجلان سے انہوں نے زیاد سے جو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے نبیؐ ہمارے پاس ہمارے گھر میں آئے اس وقت میں بچہ تھا کھیل رہا تھا میری والدہ نے کہا اے عبداللہ یہاں آؤ میں تمہیں چیز دوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تم ان کو کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا میں اس کو ایک کھجور دینا چاہتی ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا سنو اگر تم ایسا نہ کرو گی تو ایک جھوٹ تمہارے ذمہ لکھ لیا جائے گا۔ عبداللہ بن عامر کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عنزہ یمن کا ایک محلہ ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں اور بعض نے کہا عنزی اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ عنز کی طرف منسوب ہے جو ربیعہ بن نزار کے قبیلہ سے ہیں اور عنز کا نسب اس طرح ہے۔ عنز بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار اور بعض نے کہا ہے کہ عبداللہ قبیلہ مذحج سے جو کہ یمن سے ہے اور ان کا عنزہ سے ہونا جو کہ یمن سے ہے درست نہیں۔ اور عنزہ کو نون کی حرکت اور آخر پر ھاء کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ اگر ایسا ہو تو پھر وہ عنزۃ بن اسد بن نزار جو کہ ربیعہ کا مشہور قبیلہ ہے۔ اور اہل نسب کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ یہ عبداللہ عنز بن بکر بن وائل سے ہیں۔ یہ قول جن اہل نسب کا ہے ان میں سے ابن کلبی، ابن حبیب، زبیر بن ابی بکر اور ابن ماکولا وغیرہ ہیں۔

۳۰۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر بن کریز

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی عبشمی۔ حضرت عثمان بن عفان کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز ہیں اور اروی اور عامر بن کریز کی والدہ ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب

ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں اور ان عبداللہ کی والدہ دجاجہ بنت اسماء بن صلت سلمیہ ہیں۔ یہ عبداللہ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے یہ بچپن میں نبیؐ کے حضور میں لائے گئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہے اور آنحضرتؐ نے ان پر پڑھ کر پھوکا۔ عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن نگل لیا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت ملے گا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً پانی نکل آتا تھا۔ بڑے بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے ان کو ۲۹ھ میں بعد ابوموسیٰ کے بصرہ کا حاکم بنایا تھا اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی ان کو حاکم کر دیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو ان کی عمر چوبیس یا پچیس برس کی تھی انہوں نے خراسان پورا فتح کر لیا اور اطراف فارس و بجستان و کرمان اور زابلستان کو جو غزنہ کے متعلقات میں سے تھا فتح کر لیا تھا انہوں نے لشکر کشی کر کے ان تمام مقامات کو فتح کیا انہی کی حکومت میں کسریٰ یزدگرد قتل ہوا۔ انہوں نے نیشاپور سے بطور شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احرام باندھا اور مدینہ میں حضرت عثمان کے پاس پہنچے حضرت عثمان نے ان سے کہا کہ اپنے قرابت والوں اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انہوں نے بہت سا مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیئے سب ان کی تعریف کرتے تھے اس کے بعد پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہیں جنہوں نے عامر بن عبدالقیس عبدی کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انہی نے بصرہ میں بازار بنایا تھا کئی گھر مول لے کر انہوں نے گرا دیئے اور وہاں بازار بنا دیا انہی نے سب سے پہلے بصرہ میں اونی جبہ پہنا تو لوگوں نے کہا دیکھو امیر نے سوسمار کی پوستین پہنی ہے۔ پھر انہوں نے سرخ جبہ پہنا۔ انہی نے سب سے پہلے مقام عرفہ میں حوض بنائے اور وہاں نہر پہنچائی۔ حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انہوں نے حضرت عثمان کی شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چل دیئے مکہ میں انہیں طلحہؓ زبیر اور حضرت عائشہؓ ملیں وہ لوگ شام جانے کا ارادہ رکھتے تھے انہوں نے کہا نہیں بلکہ بصرہ جاؤ وہاں میں نے بہت کچھ بنایا ہے اور وہ زرخیز زمین ہے اور وہاں بہت سے مرد ہیں چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ جمل میں یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک ہوئے جب ان لوگوں کو شکست ہوئی تو یہ دمشق چلے گئے اور وہیں مقیم رہے صفین میں ان کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اور خلافت ان کو سپرد کر دی اور حضرت معاویہؓ نے بسر بن ابی ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ بصرہ میں کچھ لوگوں کے پاس میرا مال ہے اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر نہ کریں گے تو وہ مال جاتا رہے گا چنانچہ تین برس کے لیے حضرت معاویہ نے ان کو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبداللہ زبیری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا مصعب بن ثابت سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہے۔ ابن عامر کی وفات ۵۷ھ اور بقول بعض ۵۸ھ میں ہوئی انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ ان سخی لوگوں میں سے تھے جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر بن لویم

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن لویم۔ ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو بن لویم کے نام میں آئے گا ابونعیم نے ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن عامر کہتے ہیں۔

۳۰۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عائذ ثمالی

حضرت عبداللہؓ بن عائذ ثمالی۔ ابو حاتم نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عبد ہے اور بعض لوگ عبدالرحمٰن بن عائذ کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو عبد بن عبد کہتے ہیں۔ یحییٰ بن جابر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عائذ نبی ﷺ کے اور آپ کے صحابہ کے اصحاب میں سے تھے صفوان بن عمرو نے عبدالرحمٰن بن ابی عوف حریشی سے انہوں نے عبداللہ بن عائذ ثمالی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں کسی بات پر قسم کھاؤں تو ضرور اس کو پورا کروں۔ (الحدیث) ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۳۰۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عائذ بن قرط

حضرت عبداللہؓ بن عائذ بن قرط۔ بعض لوگ ان کو ابن قریط کہتے ہیں۔ صحابی ہیں۔ عمرو بن عثمان اور محمد بن ہاشم نے ابن خمیر سے انہوں نے عمرو بن قیس سکونی سے انہوں نے عبداللہ بن عائذ بن قرط سے جو صحابہ میں سے ایک شخص تھے۔ روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن آدمی کی نماز لائی جائے گی اگر اس نے کامل طریقہ سے نماز ادا کی ہے تو فبہا ورنہ وہ نوافل سے پوری کی جائے گی اس حدیث کو حیرۃ بن شریح اور ابوالتقی یعنی ہشام بن عبدالملک نے بن خمیر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابن عائذ بن قرط سے روایت کیا ہے اور نام ابن عائذ کا نہیں لیا اور ولید بن شجاع اور حسین بن ابی السری اور ہیثم بن خارجہ نے ابن خمیر سے انہوں نے عمرو بن عائذ بن قرط سے اس کو روایت کیا ہے اور ابن مہنا نے اس کو ابن خمیر سے انہوں نے عمرو بن عائذ بن عمرو سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس بن عبدالمطلب --حبر الامۃ ابن عم النبی ﷺ

حضرت عبداللہؓ بن عباس عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ کنیت ان کی ابوالعباس ہے قریشی ہیں ہاشمی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ان کے والد عباس ہی کے نام پر رکھی گئی ہے۔ حضرت عباس کی اولاد میں یہ سب سے بڑے ہیں۔ ان کی والدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہیں۔ یہ عبداللہ حضرت خالد بن ولید کے خالہ کے بیٹے تھے۔ ان کو لوگ بحر کہتے تھے بوجہ اس کے کہ ان کا علم بہت وسیع تھا اور لوگ ان کو حبر الامۃ بھی کہتے تھے جب یہ پیدا ہوئے اس وقت نبی ﷺ اور آپ کے اہل بیت مکہ میں شعب (ابی طالب) میں رہتے تھے ان کو لوگ نبیؐ کے پاس لے گئے آپ نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈال دیا یہ ہجرت سے تین برس پہلے کا واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اقوال بھی ہیں۔ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو نبیؐ کے پاس دیکھا تھا۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار اور محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواحمد نے سفیان سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابی جہضم سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبیؐ نے ان کے لیے دو مرتبہ دعا کی نیز ابراہیم کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول

اللہ نے لپٹایا اور فرمایا کہ یا اللہ اس کو حکمت تعلیم کر۔

ہمیں ابویاسر ابن ابی حبہ وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن محمد بن سابق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک جنبی نے جویبر سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اہل بیت (نبی) ہیں ہم شجرۂ نبوت ہیں ہمارے گھر میں ملائکہ کی آمد ورفت تھی ہم اہل بیت رسالت ہیں ہم اہل بیت رحمت ہیں اور معدن علم ہیں۔ ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام بہاء یعنی فاطمہ بنت محمد نے خبر دی وہ کہتی تھی ہمیں ابوطاہر ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر زراد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب پیچدار مقدمات آئے تو وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے کہ یہ پیچ دار مقدمات ہمارے پاس آئے ہیں ایسے مقدمات کے لیے تم ہی ہو پھر انہی کے قول پر عمل کرتے اور اس قسم کے کاموں کے لئے سوائے ابن عباس کے کسی کو طلب نہ کرتے تھے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ یعنی حذاقت میں اور اللہ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے اجتہاد کرنے میں (بے نظیر تھے) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس چند باتوں میں تمام لوگوں سے فوقیت رکھتے تھے ان سے پہلے جس قدر احادیث ہو چکی تھیں ان کے علم میں، علم فقہ میں جس کی لوگوں کو ضرورت رہتی ہے، حلم میں، نسب میں اور تاویل میں میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی گزشتہ حدیثوں کا علم رکھتا ہو یا حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان کے فیصلوں کا علم ان سے زیادہ رکھتا ہو یا شعر وعربیت یا تفسیر قرآن یا حساب یا فرائض کا علم ان سے زیادہ رکھتا ہو یا لوگوں کو جن باتوں کی ضرورت ہے ان باتوں میں ان سے زیادہ مضبوط رائے رکھتا ہو وہ ایک دن بیٹھتے تھے اور سوائے فقہ کے اس دن اور کچھ نہ بیان کرتے تھے اور ایک دن تفسیر بیان کرتے تھے اور ایک دن شعر اور ایک دن واقعات عرب میں نے جس عالم کو دیکھا کہ ان کے پاس بیٹھا اس نے ضرور ان کے سامنے سر جھکا لیا جس سائل نے ان سے کوئی بات پوچھی اس نے ان کے پاس علم پایا۔ لیث بن ابی سلیم کہتے ہیں میں نے طاؤس سے کہا کہ تم اس لڑکے یعنی ابن عباس کے پاس بیٹھتے ہو اور تم نے اکابر صحابہ کو چھوڑ دیا طاؤس نے جواب دیا کہ میں نے ستر آدمیوں کو اصحاب رسول اللہ ﷺ سے دیکھا کہ جب وہ کسی امر میں اختلاف کرتے تھے تو حضرت ابن عباس کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے اور معتمر بن سلیمان نے شعیب بن درہم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عباس کا یہ مقام یعنی رخساروں میں آنسو بہنے کی جگہ پوشیدہ چمڑے کی طرح (سیاہ) ہو رہی تھی بوجہ اس کے کہ وہ زیادہ روتے تھے۔ ان کو حضرت علی نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا چنانچہ وہ وہاں رہے مگر حضرت علی کی شہادت سے قبل یہ وہاں سے چلے آئے تھے اور حجاز میں لوٹ گئے تھے حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے اور اس جنگ میں یہ بھی ایک سردار تھے۔ حضرت ابن عباس نے نبی ﷺ، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، ابوطفیل، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، ان کے بھائی کثیر بن عباس، ان کے بیٹے علی بن عبداللہ بن عباس، ان کے غلاموں عکرمہ، کریب، ابومعبد نافذ نے، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، ابن ابی ملیکہ، عمرو بن

دینار، عبید بن عمیر، سعید بن مسیب، قاسم بن محمد، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر، علی بن حسین، ابوالزبیر، محمد بن کعب، طاؤس، وہب بن منبہ اور ابوالضحیٰ اور بہت سے لوگوں نے علاوہ ان کے روایت کی ہے۔ ہمیں کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث اور ابن لہیعہ نے قیس بن حجاج سے نقل کر کے بیان کیا ترمذی کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قیس بن حجاج نے بیان کیا مضمون دونوں روایتوں کا ایک ہے۔ قیس بن حجاج نے قیس صنعانی سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں (ایک دن) رسول اللہؐ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپؐ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں تعلیم کرتا ہوں تو اللہ پاک کو یاد رکھ اللہ تجھے یاد رکھے گا تو اللہ کو یاد رکھ ہر وقت اس کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب کوئی سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کرو اور جب مدد مانگنا ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور یہ سمجھ لے کہ اگر تمام دنیا اس بات پر اتفاق کر لے کہ تجھے مضرت پہنچائے تو وہ مضرت نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیری قسمت میں لکھ دیا ہو ہر بات لکھی جا چکی ہے۔ محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر واقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے قاضی حسین بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک بن مروان کے درمیان میں فتنہ واقع ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس اور محمد بن حنفیہ اپنے بچوں اور عورتوں کو لے کر مکہ چلے گئے عبداللہ بن زبیر نے ان لوگوں سے کہلا بھیجا کہ میری بیعت کرو مگر ان دونوں نے منظور نہیں کیا اور کہا تم جانو اور تمہارا کام ہم نہ تم سے کچھ مطلب رکھتے ہیں نہ تمہارے دشمن سے۔ ابن زبیر نے نہ مانا اور سخت اصرار کیا یہاں تک کہ کہلا بھیجا یا تو بیعت کر لو ورنہ میں تمہیں آگ میں جلا دوں گا پس ان دونوں نے ابوالطفیل کو کوفہ میں اپنے دوستوں کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہم کو ابن زبیر کی طرف سے کھٹکا ہے پس چار ہزار آدمی وہاں سے مکہ آئے اور انہوں نے بلند آواز سے تکبیریں کہیں کہ تمام مکہ والوں نے اور ابن زبیر نے سنیں ابن زبیر بھاگ کر دارالندوہ میں چھپ گئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹک گئے اور کہا میں اللہ کے گھر سے پناہ لیتا ہوں اس کے بعد سب لوگ ابن عباس اور ابن حنفیہ اور ان کے دوستوں کے پاس گئے مسجد کے قریب ہی گھروں میں وہ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے لکڑیاں ان کے گرد جمع تھیں دیوار تک لکڑیوں کا ڈھیر تھا اگر ان لکڑیوں میں آگ لگا دی جاتی تو پھر کسی کا پتہ نہ چلتا لوگوں نے ان لکڑیوں کو ہٹایا اور حضرت ابن عباس سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم ابن زبیر کو قتل کر دیں حضرت ابن عباس نے کہا نہیں یہ حرمت والا شہر ہے۔

خدا نے اس میں قتل کو حرام کیا ہے اور سوائے نبی ﷺ کے کسی کے لیے یہاں قتال جائز نہیں کیا اور آپ کے لیے بھی تھوڑی دیر کو جائز ہوا تھا ہاں تم ہماری حفاظت کرو اور ہمیں پناہ دو پس وہ لوگ حضرت ابن عباس کو لے کے چلے اس وقت ایک منادی یہ اعلان کر رہا تھا کہ بعد آنحضرتؐ کے کسی لشکر کو ایسا مال غنیمت حاصل نہیں ہوا جیسا تم کو حاصل ہوا اور لشکر تو سونا چاندی غنیمت میں حاصل کرتے ہیں اور تم ہماری جانیں غنیمت میں حاصل کر رہے ہو پس ان لوگوں نے حضرت ابن عباس کو لے کر مقام منیٰ میں ٹھہرایا اور (وہاں) قیام کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر (وہاں سے) ان لوگوں کے ہمراہ طائف کی طرف چلے گئے۔ (طائف میں پہنچ کر) عبداللہ بن عباس بیمار ہو گئے۔ پس جس وقت کہ ہم لوگ ان کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنی حالت مرض میں یہ فرمایا کہ میں ایک ایسی جماعت میں مرتا ہوں جو روئے زمین پر سب سے بہتر و افضل ہے۔ وہ جماعت جو کہ عند اللہ محبوب اور مکرم ہے اور

وہ جماعت جو کہ (از روئے تقویٰ) اللہ کے نزدیک مقرب ہے۔ پس اگر میں تم لوگوں میں مروں تو وہ جماعت تم ہی لوگ ہو۔ اس کے فرمانے کے بعد آٹھ شب سے زیادہ نہیں گزرے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی (اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے) ان کے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی پس (اتنے میں) ایک سفید چڑیا آ کر ان کے کفنوں میں گھس گئی اور وہ چڑیا ان کے کفنوں سے نہیں نکلی یہاں تک کہ وہ بھی ان کے ساتھ مدفون ہوگئی۔ جب قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو محمد بن حنفیہ نے یہ فرمایا کہ واللہ آج کے دن اس امت کا عالم مرگیا۔ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوئی تھی اس وقت ان کی عمر تیرہ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا کہ پندرہ سال کی تھی۔ ان کی وفات (بمقام) طائف ۶۸ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ستر سال کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ ان کی عمر اے سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ ان کی وفات ۷۰ھ میں ہوئی اور بعض اس کے قائل کہ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔ مگر یہ قول خلاف جمہور ہے یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے خوبصورت اور طویل قد اور موٹے آدمی تھے ان کا سینہ ابھرا ہوا تھا چہرہ روشن تھا' گفتگو میں فصیح و بلیغ تھے حضرت عثمان محبوس ہوئے تھے۔ اسی سال میں انہوں نے حج کیا یہ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے تو انہوں نے اس کے متعلق یہ اشعار کہے تھے:

ان یاخذ اللہ من عینی نورھما — ففی لسانی و قلبی منھما نور

قلبی ذکی و عقلی غیر ذی دخل — وفی فمی صارم کالسیف ماثور

''اگر اللہ نے میری آنکھوں سے روشنی لے لی (تو کچھ پروا نہیں۔) میری زبان اور میرے قلب میں آنکھوں کی روشنی موجود ہے۔ میری روح ہوشیار ہے اور میری عقل صحیح و سالم ہے۔ اور میرے منہ میں برہنہ تلوار کی طرح ایک شمشیر ہے''۔

۳۰۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد

حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظۃ بن مرۃ بن کعب بن لوی۔ قریشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوسلمہ ہے یہ رسول اللہؐ کے پھوپھی کے لڑکے تھے۔ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب ہیں اور یہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے رضاعی بھائی بھی ہیں اس لیے کہ ان سب کو ثویبہ نے جو کہ ابی لہب کی باندی تھیں دودھ پلایا تھا۔ پس انہوں نے پہلے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اس کے بعد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو۔ ابوسلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں پھر ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسلمہ غزوۂ بدر اور احد اور حنین اور بہت سے غزوات میں شریک تھے پس غزوۂ بدر سے واپس آ کر مدینہ میں مرے یہ نبیؐ سے پہلے حضرت ام سلمہ کے خاوند تھے۔ انہوں نے دس آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور گیارہویں شخص یہی تھے۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ یہ ملک حبش میں ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حبش کے مہاجرین میں پہلے مہاجر یہی تھے۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو اپنے ظعینہ سمیت حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے اور ابونعیم کا یہ بیان ہے کہ یہ اول ان لوگوں کے ہیں جو خاندان قریش سے ہجرت کر کے مدینہ میں گئے۔ قبل بیعت کرنے رسول اللہؐ کے انصار کو بیعت عقبہ میں۔ اور اس وقت ان کی بیوی حضرت ام سلمہ ان کے ساتھ تھیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ام سلمہ ان کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ میں نہیں گئی تھیں بلکہ انہوں نے ان کے بعد ہجرت کی تھی ہم نے اس کو ان کے نام میں بیان بھی کر دیا ہے۔ اور حضرت ابوسلمہ

کے ہاں حبش میں لڑکا ہوا تھا جس کا نام عمر بن ابی سلمہ تھا اور وہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک تھے۔ چنانچہ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ - الآیۃ (الحاقۃ: ۱۹) "سنو! جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔"

ہم سے یونس بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قریش نے اہل قریش کے اسلام لانے والوں پر تعدی کی ان کو باندھا اور طرح طرح کی ایذائیں دیں مسلمانوں پر مصیبت سخت ہوگئی اور وہ بڑی آزمائش میں پڑ گئے اور سخت زلزلہ میں ڈال دیئے گئے قبیلہ بنی جمح کے لوگوں نے حضرت عثمان بن مظعون پر تعدی کی اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھاگ کر (حضرت) ابوطالب کے پاس گئے تا کہ ان کو بچالیں (وہ ابوطالب کے پاس گئے تا کہ ابوسلمہ کو گرفتار کرلیں مگر ابوطالب نے ان کو نہیں دیا) تو ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوطالب تم نے ہم لوگوں سے اپنے بھتیجے کو بچالیا تو اب کیا ہم سے ہمارے بھتیجے کو بھی بچاتے ہو۔ ابوطالب نے کہا ہاں میں اپنے بھانجے کو (بھی) اس چیز سے بچاؤں گا جس سے میں نے اپنے بھتیجے کو بچایا ابولہب نے کہا کہ ابوطالب سچ کہتے ہیں وہ ابوسلمہ کو تمہارے حوالہ نہ کریں گے ابولہب سے سوائے اس دن کے کبھی کوئی کلمہ خیر نہیں سنا گیا۔ رسول اللہ نے حضرت ابوسلمہ کو مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جس وقت کہ ۲ھ میں غزوۂ عشیرہ میں تشریف لے گئے تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ جب ابوسلمہ کی موت قریب پہنچی تو رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لائے جب ان کی روح قبض ہوگئی تو رسول اللہؐ نے ان کی دونوں آنکھوں کو بند کر دیا اور اس حدیث کو ابوقلابہ نے (بھی) قبیصہ سے روایت کر کے بیان کیا مگر انہوں نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے آنکھ کے بند کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ جس وقت روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ اس کو دیکھتی رہتی ہے (لہٰذا آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔) پس بعد قبض روح ان کے اہل وعیال چیخنے (اور کچھ زبان سے نکالنے) لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نفسوں کے لیے خیر کے سوا کوئی دعا نہ کرو۔ اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دعا کی کہ اے خداوند کریم تو ابوسلمہ کی مغفرت کر اور ان کے درجہ کو مہدیین میں بلند کر اور ان کے بعد ان کے باقی ماندہ میں (کوئی) خلیفہ کر اے رب العالمین میرے لیے اور ان کے لیے مغفرت کر۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالاسد کی وفات بعد غزوۂ احد کے ۴ھ میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۳ھ جمادی الاخری کے مہینہ میں ہوئی تھی۔ اور ابوعمر کا بیان ہے کہ ان کی وفات ۲ھ میں بعد غزوۂ بدر کے ہوئی تھی اور ابن اسحٰق کا یہ قول ہے کہ ان کی وفات بعد غزوۂ احد کے ہوئی تھی۔ لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کی بیوی ام سلمہ سے بماہ شوال ۴ھ میں نکاح کیا حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت جب قریب پہنچا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ میری اہل پر بہتر شخص کو بنا پس اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا خلیفہ ان کی بیوی حضرت ام سلمہ پر بنا دیا جس کے باعث وہ تمام مسلمانوں کی ماں ہوگئیں اور رسول اللہؐ ان کی اولاد عمر، سلمہ، زینب اور درہ کے نگہبان ومحافظ ہوگئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے یہ کہا ہے کہ ابوسلمہ غزوۂ بدر، احد، غزوۂ حنین اور بہت سے غزوات میں شریک تھے پھر بعد اس کے

بیان کیا چونکہ ان کی وفات مدینہ میں رسول اللہ ؐ کے زمانے میں اس وقت ہوئی جبکہ وہ غزوۂ بدر سے واپس آئے پس جو شخص غزوۂ بدر سے لوٹ کر مر جائے تو وہ غزوۂ حنین میں کیونکر شریک ہو سکتا ہے؟ اس لیے کہ غزوۂ حنین ۸ ھ میں ہوا ہے۔ پس ان کا یہ قول کہ غزوۂ بدر سے واپس آنے کے بعد ان کی وفات ہوئی اس میں شبہ ہے۔ اس لیے کہ غزوۂ احد میں شریک تھے اور اس کے بعد ان کی وفات ہوئی جیسا کہ میں نے اس کو ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۲ ھ میں بعد غزوۂ بدر ہوئی تھی۔ اور غزوۂ بدر ۲ ھ کے رمضان شریف میں ہوا تھا۔

۳۰۳۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عبداللہ بن ابی انصاری

حضرت عبداللہ ؓ بن عبداللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج۔ انصاری خزرجی۔ سالم کا پیٹ چونکہ بڑا تھا لہذا لوگ ان کو حبلی کہتے تھے۔ عبداللہ انصار میں معزز اور شریف تھے۔ ان کے والد عبداللہ بن ابی ہیں وہ ابی جو ابن سلول کے ساتھ مشہور تھے سلول قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت کا نام تھا وہ ابی کی والدہ تھیں انہی کے لڑکے عبداللہ بن ابی منافقین کے سردار تھے۔ اور ان عبداللہ بن ابی کے لڑکے حضرت عبداللہ بن عبداللہ افضل اور بہترین صحابہ میں تھے۔ ان کا نام قبل اسلام کے حباب تھا اسی وجہ سے ان کے والد ابو حباب کے ساتھ پکارے جاتے تھے۔ جب یہ اسلام لائے تو رسول اللہ ؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ غزوۂ بدر غزوۂ احد اور کل غزوات میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ اسلام سے قبل قبیلہ خزرج کے لوگوں نے اتفاق کر کے ان کے والد عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنا لیا اور اپنے کل کاموں کا دارومدار انہیں کے سپرد کر دیا تھا۔ پس جب رسول اللہ ؐ تشریف لے گئے تو لوگ اس معاہدہ سے لوٹ گئے (اور ان کی اتباع چھوڑ دی) پس ان کو ان کی بڑائی اور عظمت نے گمراہ کیا کہ نبی ؐ سے حسد کرنے لگے اور دل میں نفاق رکھنے لگے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے آنحضرت ؐ سے غزوۂ بنی مصطلق میں یہ کہا تھا۔

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ – الآیۃ (المنافقون: ۸)

"اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو جو ہم میں باعزت ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔"

تو ان کے لڑکے عبداللہ نے نبی ؐ سے یہ عرض کیا تھا کہ قسم خدا کی وہی ذلیل و خوار ہے اور آپ غالب و معزز ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھ کو اس کے قتل کے لیے حکم دیں تو میں فوراً اسے قتل کر دوں اس حالت میں کہ واللہ آپ بھی جانتے ہیں کہ قبیلہ خزرج میں مجھ سے زیادہ کوئی اپنے والد کے ساتھ نیک سلوک کرنیوالا نہیں تھا مگر میں اس سے خوف کرتا ہوں کہ آپ کسی مرد مسلمان کو اس کے قتل کا حکم دیں پس وہ شخص اسے قتل کر دے اور میرا نفس اس کو نہیں دیکھ سکتا کہ اپنے والد کے قاتل کو زمین پر زندہ چلتا ہوا دیکھوں یہاں تک کہ میں بھی اسے قتل کر دوں پس میں ایک مومن کو ایک کافر کے عوض میں قتل کروں جس کے باعث میں جہنم میں داخل ہو جاؤں۔ اس کے بعد نبی ؐ نے فرمایا کہ تم قتل نہیں کرو بلکہ اس کی اچھی طرح خدمت کیا کرو۔ جب تک میرے ساتھ رہے گا میں بھی اس کے ساتھ نرمی کیا کروں گا۔ ہرگز اس کی نوبت نہیں آئے گی کہ لوگ یہ گفتگو کریں کہ محمد (ﷺ) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (ہرگز ایسا نہ ہوگا) تم اپنے والد کے ساتھ احسان و نیک سلوک کیا کرو جب ان کے والد مرے تو ان کے بیٹے حضرت عبداللہ نے نبی ؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کے جنازہ کی نماز پڑھا دیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے خبر دی اور ان سب نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کے والد کا انتقال ہوا تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنی قمیص (مبارک) دیں کہ میں اس میں اپنے والد کو کفناؤں اور آپ ان کے جنازے کی نماز پڑھا دیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں پس آپ نے ان کو اپنی قمیص دے دی اور یہ فرمایا کہ جب تم لوگ (غسل وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو خبر دے دینا۔ (چنانچہ انہوں نے خبر دی اور آپ تشریف لے گئے) پس جب آنحضرتؐ نے ان پر نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے (آپ کا دامن پکڑ کر) کھینچا اور یہ عرض کیا کہ کیا اللہ عزوجل نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو دونوں باتوں کا اختیار ہے (فرمایا اللہ تعالیٰ نے) چاہے تم ان لوگوں کے لیے طلب استغفار کرو چاہے نہیں کرو اس کے بعد آپ نے ان پر نماز پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ- الآية (التوبة: ۸۴)

"اور (اے نبی ﷺ) اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو تم اس کی نماز نہ پڑھو اور اسکی قبر پر نہ کھڑے ہو۔"

پس اس کے بعد آپ نے منافقین پر نماز پڑھانی چھوڑ دی ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں عبداللہ بن عبداللہ کی ناک کٹ گئی تھی تو نبیؐ نے ان کے لیے حکم دیا کہ چاندی کی ناک بنوالیں۔ اور ابونعیم کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرا دانت ٹوٹ گیا تو رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا کہ تم چاندی کا بنوالو۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہی قول مشہور ہے اور قول متاخرین یعنی ابن مندہ کا یہ قول کہ ان کی ناک کٹ گئی تھی (فقط) وہم ہے۔ حضرت عبداللہ زندہ رہے یہاں تک کہ یمامہ کے دن بعہد خلافت حضرت ابوبکر مسیلمۃ الکذاب کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ اعشیٰ

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ۔ اعشیٰ مازنی۔ ان کا تذکرہ ہمزہ کے باب میں گزر چکا ہے۔ عبداللہ والے ناموں میں سب سے پہلے انہی کا ذکر ہوا ہے اس لیے کہ ان کے والد عبداللہ اعور کے لقب سے مشہور تھے۔ ان سے معن بن ثعلبہ اور صدقہ مازنی نے جو کہ طیسلہ بن صدقہ کے والد تھے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی امیہ۔ مخزومی۔ یہ بھتیجے تھے حضرت ام سلمہ کے جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ تھیں۔ ایک گروہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ مگر اس میں شبہ ہے اس لیے کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ بوجہ ان کی صغرسنی کے ان کا صحابی ہونا میرے نزدیک صحیح نہیں۔ عروہ بن زبیر اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے اسکے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی سے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے

میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا کہ آپ اس کو لپیٹے ہوئے تھے اور آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔ اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اورانہوں نے کہا ہے کہ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ ان سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کونماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ اور نبیؐ کی وفات کے بعد زندہ رہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابوموسیٰ نے یوں بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن ابی عبداللہ بن امیہ پس انہوں نے ابی کو امیہ سے بدل دیا اور اس کو عبداللہ ثانی کے ساتھ کر دیا مگر یہ صحیح نہیں بلکہ صحیح وہ ہے جس کو میں نے اول ترجمہ میں بیان کیا ہے ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۳۰۴۰۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ثابت

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ۔ ان کی کنیت ابوربیع ہے۔ انصاری ہیں۔ واقدی اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی ہیں کہ جن کی رسول اللہؐ نے عیادت کی تھی اور یہ فرمایا کہ اے ابوربیع ہم تمہارے بارے میں مجبور ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ تھے۔ واقدی اور کلبی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ عبداللہ مرے تو رسول اللہؐ نے ان کو اپنی قمیص میں کفنایا۔ واللہ اعلم۔ غسانی نے اس کو ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۰۴۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عتبان

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عتبان انصاری ہیں۔ حافظ ابوموسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ ابوالشیخ حافظ سے روایت کر کے کہا ہے کہ اہل تاریخ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان نبیؐ کے صحابہ میں سے تھے اور انہی نے مسلمانوں اور اہل جیؔ کے درمیان صلح نامہ لکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عثمان

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عثمان۔ یہ عبداللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لڑکے ہیں۔ ان کا پورا نسب ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھا جائے گا اور یہ اسماء بنت ابی بکر کے عینی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ قتیلہ تھیں جو کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کی ایک عورت تھیں۔ یہ عبداللہ وہی ہیں جو کہ نبی ﷺ اور اپنے والد حضرت ابوبکر کے پاس غار میں ہر شب کھانا اور اہل قریش کی خبریں پہنچایا کرتے تھے۔ آپ دونوں حضرات غار میں تین شب ٹھہرے تھے۔ اس میں بعض لوگوں کے اور اقوال بھی ہیں۔ عبداللہ جوان و بہادر آدمی تھے جب رات کو خبر لے کر جاتے تو تمام رات وہیں غار میں آپ دونوں حضرات کی خدمت میں رہتے۔ اور سحر کے وقت اٹھ کر (اس قدر) جلد آتے کہ صبح ہوتے ہوتے قریش میں پہنچ جاتے اور تمام دن وہاں رہ کر جن جن باتوں کو سنتے خوب خیال کر لیتے۔ جب رات خوب اندھیری ہو جاتی تو ان خبروں کو لے کر (پھر) آپ حضرات کی خدمت میں پہنچ جاتے۔ یہ عبداللہ غزوۂ طائف میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے پس ان کو وہاں ایک تیر لگا کہ جس کو ابومحجن ثقفی نے چلایا تھا تو انہوں نے اس تیر کو نکال لیا اور زخم بھی بھر گیا مگر بعد میں پھر (زیادہ ہوا پس) اسی زخم سے اپنے والد حضرت ابوبکر کی شروع خلافت میں انتقال کر گئے۔ یہ واقعہ بماہ شوال ۱۱ھ میں ہوا تھا یہ قدیم الاسلام تھے۔ ان کا شریک ہونا فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف

کے سوا اور کسی غزوہ میں نہیں سنا گیا۔ انہوں نے ایک چوغہ کو سات دینار میں اس ارادہ سے خرید لیا تھا کہ رسول اللہؐ اس میں دفن کیے جائیں گے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں دفن نہ کیے گئے تو انہوں نے اس کو اپنے لیے رکھ لیا تا کہ اس میں دفن کیا جاؤں مگر جب ان کی موت کا وقت قریب پہنچا تو انہوں نے لوگوں کو منع کر دیا۔ کہ مجھ کو اس میں ہرگز نہ کفنانا اگر اس میں کوئی بھلائی ہوتی تو کیوں نہ رسول اللہؐ اس میں کفنائے جاتے؟ یہ ظہر کے بعد دفن کیے گئے اور ان کے جنازے کی نماز ان کے والد نے پڑھائی ان کی قبر میں انکے بھائی عبدالرحمٰن، عمر اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اترے تھے اس جگہ ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور قبل میں ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے یہاں پر ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۰۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عمر

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے احاد میں بیان کیا ہے۔ یزید بن ہارون نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر (اپنے والد) عبداللہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت (حجۃ الوداع میں) عرفہ سے چلے تو آپ نے اپنے پیچھے سے شور وغل اور اعراب میں لڑائی کی آواز سنی تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! خاموشی اختیار کرو شور وغل میں کوئی بھلائی نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی مالک

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی مالک۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے انصار میں خاندان بنی عوف بن خزرج سے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مالک غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں جیسا کہ میں نے سنا ہے ایسا ہی ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر یہ وہم ہے اس لیے کہ جو قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن مالک تھے۔ ایسا ہی اس کو ابن ہشام نے کبائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے و نیز اس کو سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ یہی صحیح ہے۔ تینوں نے یعنی یونس، کبائی اور سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں میں جو غزوۂ بدر میں قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے شریک تھے دو شخصوں کو بیان کیا ہے ایک تو یہی عبداللہ دوسرے اوس بن خولی۔ لیکن یونس نے یوں کہا ہے عبداللہ بن ابی مالک پس چونکہ انہوں نے خلاف کیا لہٰذا درست نہیں واللہ اعلم

۳۰۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن انصاری

حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن۔ انصاری اشہلی۔ یہ صحابی ہیں اور ان سے حدیث بھی مروی ہے ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس ہم لوگوں کو مسجد بنی عبدالاشہل میں نماز پڑھائی تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ جس وقت آپ

سجدہ کرتے تو آپ اپنے دست مبارک کو کپڑے پر رکھتے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن (ابورویحہ)

حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن۔ان کی کنیت ابورویحہ ہے۔ خثعمی ہیں۔انشاءاللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۴۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق

حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق۔یہ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے ان کے تذکرہ کو فقط ابن مندہ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے اس لیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں جو طائف کے دن شہید ہوئے وہ عبد اللہ بن ابی بکر ہیں یعنی وہ آپ کے صاحبزادے ہیں نہ پوتے۔واللہ اعلم

۳۰۴۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالمدان

حضرت عبداللہؓ بن عبدالمدان۔عبدالمدان کا نام عمرو تھا وہ بیٹے ہیں دیان کے دیان کا نام یزید تھا وہ بیٹے ہیں قطن بن زیاد بن الحارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن الحارث بن کعب بن عمرو بن علۃ بن جلد کے حارثی ہیں۔وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اس کو طبری نے بیان کیا ہے پس (جب یہ حاضر ہوئے) تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ عبدالحجر تو آپ نے فرمایا (نہیں بلکہ) تم عبداللہ ہو جب حضرت معاویہؓ نے ان کو حجاز اور یمن میں لے کر وہاں حضرت علی سے مقاتلہ کرنے کے لیے گئے تھے تو (وہاں) ان کو بشر بن ابی ارطاۃ نے قتل کر دیا۔اس وقت حضرت علی کے لشکر کے سردار عبداللہ بن عباس تھے۔اور یہ عبداللہ بن عباس کے داماد تھے۔پس انہوں نے ان کو قتل کرا دیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۴۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالغافر

حضرت عبداللہؓ بن عبدالغافر۔حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے عبداللہ بن غافر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ جس وقت میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو ان کی برائی نہ بیان کرو اور جب علم نجوم کا تذکرہ ہو تو کوئی دخل نہ دو اور جس وقت قرآن کا تذکرہ ہو تو تم لوگ کہو کہ اللہ عزوجل کا کلام ہے۔غیر مخلوق ہے اور جو اس کے خلاف کہے وہ کافر ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۵۰۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالملک

حضرت عبداللہؓ بن عبدالملک اور بعض نے یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن عبداللہ بن مالک اور بعض نے یوں کہا ہے عبداللہ بن عبد بن مالک بیٹے ہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار بن ملیل کے۔یہ عبداللہ آبی اللحم کے (لقب کے) ساتھ مشہور تھے اس لقب کے ساتھ مشہور ہونے کی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں جو جانور بتوں کے اوپر ذبح کئے جاتے تھے ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔اور بعضوں نے کہا ہے کہ (مطلقاً) گوشت نہیں کھاتے تھے بلکہ اس سے انکار کرتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حویرث تھا میں نے اس کو ذکر کر دیا ہے یہ غزوۂ حنین کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عبد مناف

حضرت عبداللہؓ بن عبد مناف بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ بنی جشم بن خزرج سے ہیں۔ انصاری ہیں' خزرجی ہیں' سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ عروہ' ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۵۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عبد بن ہلال

حضرت عبداللہؓ بن عبد بن ہلال۔ انصاری۔ ان کا شمار اہل قبا میں ہے۔ بشر بن عمران نے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے مولیٰ عبداللہ بن عبد بن ہلال بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے جب میرے والد مجھے نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! اس کے لیے دعا فرمائیے اور برکت مانگئے۔ رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے نہیں بھولتی۔ بشر بن عمران کہتے تھے کہ یہ عبداللہ رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے بالوں کی کثرت کے سبب ان کے بال علیحدہ نہیں کئے جا سکے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ان کے والد کا نام صرف عبد ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف نہیں ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبد بن ہلال کے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ہلال کے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ہلال یا عبید بن ہلال اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبد ہلال۔

۳۰۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عبد

حضرت عبداللہؓ بن عبد اور بعض لوگ ان کو عبد بن عبد کہتے ہیں۔ ثمالی ہیں ان کی کنیت ابوالحجاج ہے۔ ثمالہ ایک شاخ ہے قبیلہ ازد کی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف جرشی سے انہوں نے عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں قسم کھاؤں تو سچ ہوگی کہ میری امت کے سابقین سے پہلے صرف چند لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن میں ابراہیم' اسمٰعیل' اسحٰق' یعقوب' ان کی اولاد' موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہوں گے ان سے ایک حدیث اور بھی مروی ہے اس کو اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ عبدالرحمٰن بن عائذ سے اور وہ عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور سب نے کہا ہے کہ ان عبداللہ کی کنیت ابوالحجاج ہے ثمالی ہے اور ابن مندہ نے ان کو عبداللہ ثمالی لکھا ہے اور بیان کیا کہ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عوف نے روایت کی ہے۔

۳۰۵۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عبس انصاری

حضرت عبداللہؓ بن عبس۔ بعض لوگ ان کو عبیس کہتے ہیں۔ انصاری ہیں۔ بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ بدر اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے عبداللہ بن عبس بھی شریک تھے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی

نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جوخزرج کے خاندان بنی زید بن مالک بن ثعلبہ سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عبس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ ابوعبس نہیں ہیں یہ خزرجی ہیں اور ابوعبس اوسی ہیں یہ دونوں انصار سے ہیں۔

۳۰۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عبس

حضرت عبداللہؓ بن عبس۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے لوگوں نے ان کا نسب بیان نہیں کیا اور کہا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ابوعمر کو اشتباہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے اس تذکرہ میں ان کو حلیف لکھا دیکھا اور اس میں حلیف کا ذکر نہیں تو انہوں نے الگ خیال کرلیا حالانکہ اس قسم کے اختلافات بہت ہوا کرتے ہیں بعض علماء ایک شخص کو ایک قبیلہ کا حلیف لکھتے ہیں اور بعض اس شخص کو اسی قبیلہ سے لکھ دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۰۵۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عبیداللہ

حضرت عبداللہؓ بن عبیداللہ بن عتیق۔ عسکری نے ان کا تذکرہ افراد میں لکھا ہے اور ابوبکر بن علی نے اپنی سند سے علی بن سعید عطاروی سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عتیق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ عزوجل کی راہ میں ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر آپ نے اپنی تین انگلیاں ملائیں اور فرمایا کہ پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مرجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اسے کوئی جانور کاٹ لے اور اس سے مرجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اور کسی طرح مرجائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا کوئی شخص لڑائی میں مارا جائے تو اس کا بھی انجام بخیر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عنقریب ان کا ذکر عبداللہ بن عتیک کے نام میں آئے گا۔

۳۰۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عتبان

حضرت عبداللہؓ بن عتبان انصاری۔ عبدالباقی بن قانع نے ان کا یہی نام بتایا ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے ابواحمد زبیری سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے مطلب بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عتبان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی بیوی کے ساتھ (خلوت میں) تھا۔ آپ کی آواز سن کر میں نے جلدی کی اور (قبل از فراغت اٹھ کھڑا ہوا) اور میں نے غسل کرلیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا (ایسی حالت میں تمہیں غسل کی ضرورت نہ تھی۔) (☆ یہ حکم بعد میں منسوخ ہوگیا اور صرف ادخال پر غسل واجب کر دیا گیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو فقہ حنفیہ کا یہی مسلک ہے) غسل تو انزال سے واجب ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ صالح کے نام میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ واقعہ ان کا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ عتبان کا ہے عبداللہ بن عتبان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے میں نہیں جانتا کہ عبداللہ کا نام کیوں لیا گیا؟ ابوجعفر طبری نے ذکر کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے عبداللہ بن عتبان کو عراق سے جزیرہ کی طرف بھیجا تھا اور وہ مقام نصیبین

کی طرف جو مضافات موصل سے ہے گئے تھے اور وہاں کے لوگوں سے صلح کی تھی اب نہیں معلوم کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور؟

۳۰۵۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عتبہ ذکوانی (ابوقیس)

حضرت عبداللہؓ بن عتبہ۔ ان کی کنیت ابوقیس ہے۔ ذکوانی ہیں مدنی ہیں۔ ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے ان عبداللہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انہوں نے زہری سے روایت کی ہے وہ سالم سے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے ہم عبداللہ بن عتبہ کے ہمراہ مقام ریم میں گئے تھے۔ ریم مدینہ سے تیس فرسخ ہے وہاں ہم نے نماز میں قصر کیا تھا۔

۳۰۵۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عتبہ بن مسعود

حضرت عبداللہؓ بن عتبہ بن مسعود ہذلی حجازی ہیں۔ ان کا نسب ان کے چچا عبداللہ بن مسعود کے ذکر میں آئے گا ان سے ان کے بیٹے حمزہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھے یاد ہے کہ میں پانچ یا چھ سال کا تھا آپ نے مجھے لے کر اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے اور میری اولاد کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں کوفہ میں یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں تھے یہ والد ہیں عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود فقیہ مدنی کے جو زہری کے استاد تھے حضرت عمر بن خطابؓ نے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو عامل بنایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، حمید بن عبدالرحمٰن، محمد بن سیرین اور عبداللہ بن معبد مازنی نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان کا ذکر تابعین میں کیا ہے اور عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے بوجہ اس حدیث کے جو ابواسحٰق سبیعی نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ہمیں نجاشی کے پاس بھیجا ہم قریب اسی آدمی کے تھے جن میں ابن مسعود اور جعفر (طیار) بھی تھے جعفر نے کہا تھا میں آج تم سب کی طرف سے بادشاہ سے گفتگو کروں گا عقیلی نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو ان کی ہجرت حبش کی طرف ثابت ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابواسحٰق نے اس حدیث کو عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہؐ نے نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ حضرت عمر نے عبداللہ کو عامل بنایا تھا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبداللہ صحابی تھے کیونکہ حضرت عمر کی وفات رسول اللہؐ کے تیرہ برس بعد ہوئی پس اگر یہ صحابی نہ ہوتے اور رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ان کی عمر زیادہ نہ ہوتی تو حضرت عمر ان کو عامل نہ بناتے۔ واللہ اعلم

۳۰۶۰۔ حضرت عبداللہؓ بن عتیک انصاری

حضرت عبداللہؓ بن عتیک انصاری۔ جابر بن عتیک اوسی کے بھائی ہیں جو مالک بن معاویہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ابورافع بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کیا تھا۔ ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس میں اعتراض ہے۔ جس کو ہم اخیر تذکرہ میں لکھیں گے اور ہم ان کا صحیح نسب انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ اور ابن ابی داؤد نے کہا

ہے کہ یہ والد ہیں جابر اور جبر فرزندان عتیک کے ان کی حدیث ان کے بیٹے' کعب بن مالک اور عبدالرحمن بن کعب کے پاس ہے جنگ یمامہ واقعہ ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیاں یعنی انگوٹھے' انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی کو ملایا۔ اور کہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کہاں ہیں؟ اس کے بعد کہا پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اس کو کوئی جانور کاٹ کھائے اور مر جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا یونہی مر جائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔ اور جو شخص مارا جائے اس کا خاتمہ بھی بخیر ہوگا یہی ہیں جنہوں نے ابورافع کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا ان کی بینائی میں کچھ ضعف تھا جب اس کو قتل کر کے زینہ سے اترنے لگے تو گر پڑے اور ان کے پیر میں چوٹ آ گئی ان کے ساتھی ان کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے آپ نے ان کے پیر پر ہاتھ پھیر دیا یہ کہتے تھے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا اس میں کبھی درد تھا ہی نہیں یہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ان لوگوں کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ تمہارے چہرے کامیاب ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ اور ان کے بھائی بدر میں شریک تھے اور اس میں تو کسی کا اختلاف ہی نہیں کہ عبداللہ بن عتیک احد میں شریک تھے۔ ہشام کلبی اور ان کے والد محمد بن سائب نے کہا ہے کہ عبداللہ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید نہیں ہوئے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی نہیں ہیں جابر کے بھائی کا نام حارث ہے مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ جن لوگوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ خزرج کے تھے اور جن لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ اوس کے تھے ابن اسحٰق وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ اس سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے کہ عبداللہ بن عتیک قبیلہ اوس سے نہیں ہیں۔ اور جابر بن عتیک کے بھائی نہیں ہیں۔ ان کا نسب خلیفہ بن خیاط نے اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن عتیک بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن سلمہ قبیلہ خزرج سے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی اور ابن حبیب وغیر ہما نے بھی خلیفہ بن خیاط ہی کے مثل نسب بیان کیا ہے باقی رہے جابر بن عتیک تو وہ بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ ہے ابن اسحٰق وغیرہ نے بھی قبیلہ اوس تک ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے پس یہ عبداللہ جابر کے بھائی نہیں ہو سکتے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قبیلہ اوس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور قبیلہ خزرج کے لوگوں نے ابورافع کو قتل کیا اس میں اہل سیر کا اختلاف نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے اس تذکرہ سے پہلے عبداللہ بن عبید بن عتیق کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کے تذکرہ میں یہی حدیث لکھی ہے جو ابن بکیر نے اپنی سند سے ابن اسحٰق سے مجاہد کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید بن عتیق کے تذکرہ میں لکھا ہے اس میں شک نہیں کہ بعض کاتبوں نے یا راویوں نے عتیک کو عبید کر دیا یعنی کاف کو انہوں نے دال سمجھا یہی صحیح ہے اور پہلا تذکرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے وہی حدیث روایت کی ہے جو ہم شروع تذکرہ میں لکھ چکے پس معلوم ہوا کہ پہلا تذکرہ غلط ہے واللہ اعلم۔ اور ابن ابی داؤد کا یہ کہنا کہ یہ جابر اور جبر

فرزندان عتیک کے والد ہیں ان کی غلطی ہے کیونکہ بالفرض اگر یہ قبیلہ اوس سے ہوتے تو ان کے بھائی ہوتے نہ کہ والد کیونکہ یہ سب عتیک کے بیٹے ہوتے ہیں اور زیادہ لوگ اس طرف ہیں کہ جابر بن عتیک ہی کا نام جبر بھی ہے یہ دو شخص نہیں ہیں اور اگر یہ عبداللہ قبیلہ خزرج سے ہوں تو پھر اس میں کلام نہیں کہ جابر اور جبر کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ دونوں انصار سے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۰۶۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان اسدی

حضرت عبداللہؓ بن عثمان اسدی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ سے بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۶۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان التیمی

حضرت عبداللہؓ بن عثمان تیمی۔ بعض لوگ ان کا نام عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے عبداللہ بن عثمان تیمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کے اٹھانے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۶۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان ثقفی

حضرت عبداللہؓ بن عثمان ثقفی۔ ہمام نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انہوں نے ایک اعور شخص سے جو قبیلہ ثقیف سے تھے (قتادہ کہتے ہیں کہ لوگ ان کو معروف کہتے تھے اگر ان کا نام عبداللہ بن عثمان نہیں تو میں نہیں جانتا کہ ان کا کیا نام تھا؟) روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن باعث ثواب ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن تو دکھانے سنانے کے لیے ہے بعض لوگوں نے ان کا نام زہیر بن عثمان بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۶۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان -- امیر المومنین حبیب رسول اللہؐ حضرت صدیق اکبرؓ

حضرت عبداللہؓ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی۔ قریشی تیمی۔ کنیت ابوبکر لقب صدیق۔ والد کی کنیت ابوقحافہ اور نام عثمان ہے۔ والدہ ام الخیر سلمٰی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ ابوقحافہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام لیلیٰ بنت صخر بن عامر تھا یہ محمد بن سعد کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سلمٰی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ اس صورت میں وہ ابوقحافہ کے بھتیجی ہو جائیں گی اور اہل عرب بھتیجی سے (زمانہ جاہلیت میں بھی) نکاح نہ کرتے تھے پہلا ہی قول صحیح ہے۔ حضرت ابوبکر غار میں بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور ہجرت میں بھی ساتھ تھے اور آپ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے احادیث کی روایت کی ہے اور ان سے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت ابن مسعودؓ ابن عمرؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت حذیفہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہم نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں عبدالکعبہ تھا پھر رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے گھر والوں ہی نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا ایک لقب ان کا عتیق بھی ہے عتیق کی وجہ تسمیہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں حسن و جمال کی وجہ سے لوگ ان کو عتیق کہتے تھے لیث

بن سعد اور بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے اور زبیر بن بکار اور بہت سے لوگوں کا قول یہ ہے کہ عتیق ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو قابل عیب ہو اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عتیق ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم آگ سے خدا کے عتیق (یعنی آزاد کئے ہوئے) ہو۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ نے اپنے چچا اسحٰق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر ایک دن رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تم آتش جہنم سے آزاد ہو اسی دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا یہ حدیث معن سے بھی مروی ہے اور موسیٰ بن طلحہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے۔ ان کا لقب صدیق اس وجہ سے ہے کہ ہم سے ابومحمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعد مطرز اور ابوعلی حداد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مفضل بن غسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے صبح کو لوگوں سے بیان کیا کچھ لوگ جو ایمان لا چکے تھے اس کو سن کر فتنہ میں پڑ گئے اور مرتد ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میں اس سے زیادہ بعید از قیاس بات میں ان کی تصدیق کرتا ہوں ہر صبح شام آسمانی خبروں میں ان کی تصدیق کرتا ہوں (پھر معراج کی کیوں نہ تصدیق کروں؟) اسی وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیقؓ مشہور ہو گیا ابومحجن ثقفی نے یہ اشعار نظم کئے ہیں:

وسمیت صدیقا وکل مهاجر سواک یسمی باسمه غیر منکر
سبقت الی الاسلام والله شاهد وکنت جلیسا فی العریش المشهر

"(اے ابوبکر) آپ کا نام صدیق رکھا گیا اور آپ کے علاوہ اور مہاجرین۔ اپنے نام سے کہ وہ بھی برے نہیں ہیں پکارے جاتے ہیں۔ آپ نے اسلام کی طرف سبقت کی اس کا اللہ شاہد ہے۔ اور آپ عریش میں نبی کے ہمنشین تھے۔"

حضرت صدیق کا اسلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی سرداران قریش سے تھے اور ان میں ہر دلعزیز تھے۔ ان کی تالیف کیا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں دیت کے فیصلہ انہی کے متعلق تھے جب یہ کسی بات کی ذمہ داری لے لیتے تو تمام قریش اس کو مانتے اور ان کی ذمہ داری کا پاس ولحاظ کرتے اور اگر کوئی اور ذمہ داری کرتا تو اس کی بات نہ مانتے تھے پھر جب اسلام کا دور آیا تو انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی ان کے ہاتھ پر بہت لوگ اسلام لائے اس وجہ سے کہ لوگ ان سے محبت رکھتے تھے اور ان کی طرف مائل تھے یہاں تک کہ عشرہ مبشرہ کے پانچ آدمی انہی کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں جیسا کہ ان کے ناموں میں بیان کیا جائے گا۔

ایک جماعت علماء کی اس طرف ہے کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے ابن عباس بھی بروایت شعبی اسی کے قائل ہیں اور حسان بن ثابت نے بھی اپنے شعر میں اس کو بیان کیا ہے اور عمرو بن عنبسہ اور ابراہیم نخعی وغیرہم کا بھی یہی قول ہے ہمیں ابوجعفر بن سمین نے

اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حصین تمیمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جس کو اسلام کی طرف بلایا کچھ نہ کچھ لغزش اور تردد اسے ضرور ہوا سوائے ابوبکر کے کہ میں نے جس وقت ان سے ذکر کیا انہیں کچھ بھی تردد نہیں ہوا۔ ہمیں حافظ ابوالقاسم بن علی بن حسن نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل بن خیرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منجاب بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلف عرفطی یعنی ابوامیہ نے جو خالد بن عرفطہ کی اولاد سے تھے ابن داب یعنی عیسیٰ بن یزید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان کرتے تھے کہ میں ایک دن کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ امیہ بن ابی الصلت ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ اے طالب خیر! تمہارا کیا حال ہے۔ زید نے کہا اچھا حال ہے۔ امیہ نے پوچھا کہ کیا تم اپنا مقصود پا گئے۔ زید نے کہا نہیں مگر جستجو میں ہوں۔ اور یہ شعر پڑھا ؎

کل دین یوم القیامۃ الا ماقضی اللہ بہ والحنفیۃ بور

''سب دین قیامت کے روز سوائے اس کے جس کا اللہ نے حکم دیا ہو اور سوائے ملت حنفیہ کے ہلاک ہو جائیں گے''۔

اچھا بتاؤ تو یہ نبی جن کا انتظار ہے ہم میں سے ہوں گے یا تم میں سے یا اہل فلسطین سے حضرت ابوبکر کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار ہے یا وہ مبعوث ہوں گے اس کے بعد میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا ان کی نظر کتب آسمانی میں زیادہ تھی اور ان کا دل بہت بولتا تھا میں ان سے جا کے ملا اور سب حال ان سے جا کر بیان کیا انہوں نے کہا ہاں اے میرے بھتیجے! اہل کتاب اور علماء سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نبی جس کا انتظار ہے عرب کے اعلیٰ خاندان سے ہوں گے میں نسب سے واقف ہوں تمہاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان میں سے ہے۔ حضرت ابوبکر کہتے تھے میں نے کہا اے چچا! نبی کیا بات کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جو ان کو خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ بیان کرتے ہیں اور کبھی ظلم کی بات نہیں کہتے چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔ ہمیں قاسم نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح نصر اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسن بن عمر قریشی نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن علی بن عمر غازی نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن حسن رازی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی اسماعیل بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابویعقوب قزوینی صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی عبداللہ بن محمد بن ادریس راسبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی یحییٰ بن حمید تلکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوخالد نے عبدالعزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کی اولاد سے تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے زید سے انہوں نے خالد جہنی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان فرماتے تھے کہ میں نبیؐ کے مبعوث ہونے سے پہلے (ایک مرتبہ) یمن گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے ہاں مہمان ہوا یہ شیخ عالم تھا کتب سماویہ پڑھا ہوا تھا اور اس کے

علاوہ دوسرے علوم بھی جانتا تھا اس نے مجھے دیکھا تو کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو میں نے کہا ہاں میں حرم کا رہنے والا ہوں۔ پھر اس نے کہا میں تم کو قریشی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں قریشی ہوں۔ پھر اس نے کہا میں تم کو تیمی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں تیم بن مرہ کی اولاد سے ہوں۔ میں عبداللہ بن عثمان ہوں کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی اولاد سے اس نے کہا اب صرف ایک بات باقی رہ گئی ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ کہا کہ تم اپنا پیٹ کھول دو میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا تم مجھے بتاؤ کہ ایسا کیوں چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ علم صحیح صادق میں مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہوں گے ان کے کام میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر مدد کریں گے جوان کا تو حلیہ یہ ہوگا اور ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے سفید رنگ جسم لاغر شکم میں ایک تل بائیں ران پر ایک نشانی تمہارا کیا حرج ہے؟ اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو کیونکہ اور سب باتیں تو تم میں موجود ہیں صرف یہی ایک بات باقی ہے پس میں نے اپنا پیٹ کھول دیا اس نے دیکھا تو ناف کے اوپر ایک سیاہ تل تھا کہنے لگا کہ قسم ہے رب کعبہ کی! وہ تم ہی ہو میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اس کو یاد رکھنا میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا کہ خبردار! ہدایت سے انحراف نہ کرنا اور راہ راست کے تمسک کو نہ چھوڑنا اور خدا جو تمہیں مال و دولت دے اس میں خدا سے ڈرتے رہنا۔

حضرت ابوبکر صدیق کہتے ہیں کہ یمن میں میں نے اپنا کام پورا کیا اس کے بعد میں اس شیخ کے پاس رخصت ہونے کو گیا ان سے کہا کیا تم میرے چند اشعار جو میں نے اس نبی کی شان میں کہے ہیں یاد کرو گے؟ میں نے کہا ہاں۔ پس اس نے چند اشعار مجھے سنائے حضرت ابوبکر کہتے تھے پھر میں مکہ میں آیا تو نبیؐ مبعوث ہو چکے تھے پس عقبہ بن ابی معیط، شیبہ، ربیعہ، ابوالجہل، ابوالبختری نیز دیگر سرداران قریش میرے پاس آ گئے میں نے کہا کیا کوئی مصیبت تم پر آ گئی یا کوئی واقعہ ہو گیا؟ (سب مل کر اس وقت کیوں آئے ہو) ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوبکر! بہت بڑا واقعہ ہو گیا ابوطالب کا یتیم یہ کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں ہمیں صرف تمہارا ہی خیال تھا ورنہ ہم اس کے معاملہ میں انتظار نہ کرتے اب تم آ گئے ہو تو تم ہی کافی ہو میں نے ان لوگوں کو لطائف الحیل سے ٹال دیا اور میں نے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا معلوم ہوا کہ آپ خدیجہ کے مکان میں ہیں۔ میں نے جا کے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرتؐ باہر تشریف لائے میں نے کہا کہ اے محمد ﷺ! آپ اپنے خاندانی گھر سے اٹھ گئے اور آپ نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف بھی اور تمام لوگوں کی طرف۔ پس تم ایمان لاؤ میں نے کہا آپ کے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ شیخ جس سے تم نے یمن میں ملاقات کی تھی۔ میں نے کہا یمن میں تو بہت سے شیخ ہیں جن سے میں نے ملاقات کی تھی آنحضرتؐ نے فرمایا وہ شیخ جس نے تمہیں اشعار سنائے تھے میں نے عرض کیا اے میرے حبیب! آپ سے کس نے یہ خبر بیان کی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اس بڑے فرشتے نے جو مجھ سے پہلے انبیاء کے پاس بھی آتا تھا میں نے عرض کیا آپ اپنا ہاتھ بیعت کے لیے بڑھائے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے کہ پھر میں لوٹا اور میرے اسلام کی وجہ سے جس قدر خوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اس قدر خوشی مکہ میں کسی کو نہ تھی ہمیں کئی محدثین نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون بن حمید بن مجدر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مغراء نے مجاہد سے انہوں نے شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر کیا تم نے

حسان کے یہ اشعار نہیں سنے

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا
خیر البریة اتقاھا واعدلھا بعد النبی واوفاھا بما حملا
الثانی التالی المحمود مشھده و اول الناس منھم صدق الرسلا

''جب تم اپنے کسی پرہیز گار بھائی کی مصیبت یاد کرو تو چاہیے کہ ابوبکر کے حالات پیش نظر رکھو۔ وہ بعد نبی ﷺ کے تمام مخلوق سے بہتر اور سب سے زیادہ پرہیز گار اور عادل تھے۔ اور سب سے زیادہ اپنے فرائض کے پورا کرنے والے تھے۔ انہی کے ہمراہ وہ دوسرے شخص تھے جن کا مشہد پسندیدہ تھا۔ اور سب سے پہلے انہوں نے پیغمبر کی تصدیق کی۔ (یعنی اسلام لائے تھے۔)''

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوسلام حبشی نے بیان کیا کہ انہوں نے عمرو بن عنبسہ سلمی سے سنا وہ کہتے تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ بتوں کی عبادت باطل ہے میں ایک روز یہی کہہ رہا تھا کہ ایک شخص سے سنا اس نے کہا اے عمرو! مکہ میں بھی ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو۔ عمرو کہتے تھے پس میں اس شخص کی تلاش میں مکہ گیا معلوم ہوا کہ وہ چھپے ہوئے ہیں رات کے سوا ان سے ملاقات نہیں ہو سکتی رات کو وہ کعبہ کا طواف کرنے آتے ہیں میں کعبہ کے پردوں کے درمیان میں بیٹھ گیا میں نے ان کی آواز کو اسی سے پہچانا کہ وہ لآ الہ الا اللہ کہہ رہے تھے پس میں باہر نکل آیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ذریعہ سے کیا پیغام بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور خونریزی نہ کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرو عمرو کہتے تھے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپ کی پیروی بھی کی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک آزاد (یعنی ابوبکر) اور ایک غلام (یعنی زید بن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ سے بیعت کروں پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا میں نے آپ سے بیعت کی بیشک میں اس وقت چوتھا مسلمان تھا۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے (ثقیفہ میں) فرمایا تھا کہ کیا میں سب لوگوں سے زیادہ مستحق خلافت نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا؟ کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے؟ کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے؟ ابراہیم نے بیان کیا کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور بوقت ہجرت غار میں آپ کے ساتھ تھے اور وہاں آپ کے مونس تھے اور اپنی جان آپ پر سپرد کر دی تھی بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص سوائے حضرت ابوبکرؓ کے اور تمام صحابہ کو

کہدے کہ وہ صحابی نہ تھے تو کافر نہ ہوگا اور اگر کہہ دے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ کے صحابی نہ تھے تو کافر ہو جائے گا کیونکہ قرآن عزیز اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے صحابی ہیں ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں اللہ کے حکم کے منتظر تھے پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آپ کو حکم پہنچایا کہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں کفار قریش سب جمع ہوئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائیں پہنچانی چاہی جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے مکان میں رات کو نہ رہیے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جب آپ گھر سے نکلے تو تمام کافر آپ کے دروازہ پر جمع تھے آپ نے ایک مشت خاک لے کر سب کے سروں پر ڈال دی اللہ نے اس وقت ان کی بینائی زائل کر دی۔ رسول اللہؐ نے بیعت عقبہ کے دو مہینے بعد ہجرت کی تھی جس زمانہ میں یہ بیعت ہوئی ہے وہ زمانہ ایام تشریق کا تھا اور آپ شروع ربیع الاول میں مکہ سے چلے تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر (بہت دنوں سے) آپ سے ہجرت کی اجازت مانگ رہے تھے مگر رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جلدی نہ کرو امید ہے کہ اللہ کسی اور کو بھی تمہارے ساتھ کر دے چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ملی تو آپ حضرت ابوبکر کے ہاں تشریف لے گئے وہ سو رہے تھے آپ نے انہیں جگایا اور ان سے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی تھیں میں نے اس وقت ابوبکر کو دیکھا کہ مارے خوشی کے ان کے آنسو نکل پڑے اس کے بعد دونوں چل پڑے یہاں تک کہ غار میں پہنچے اور تین روز اس میں قیام کیا۔

ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے انس سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابوبکر ان سے کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ سے غار میں ایک مرتبہ عرض کیا کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی شخص اپنے پیروں کے نیچے نظر ڈالے تو ہمیں دیکھ لے گا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کی طرف تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔ ہمیں ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ محفوظ بن صصری تغلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے تو ابوبکر کو اکثر لوگ پہچانتے تھے جو شخص راہ میں ملتا اور پوچھتا کہ اے ابوبکر! تمہارے ہمراہ کون شخص ہیں؟ تو حضرت ابوبکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتاتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حسن بن علی بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد یعنی ابوسعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے میرے والد سے ایک عماری (دین) تیرہ درہم میں مول لی اور کہا کہ براء کو حکم دیجئے کہ وہ اس کو میرے مکان میں پہنچا دیں

میرے والد نے کہا یہ نہ ہوگا تاوقتیکہ آپ مجھ سے اس وقت کے حالات نہ بیان کر دیجئے جب کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے چلے
اور آپ ان کے ہمراہ تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا (اچھا سنو! میں بیان کرتا ہوں) ہم بہت تڑکے اندھیرے میں چل دیئے تھے پھر ہم
اس دن اور اس شب برابر جاگتے رہے یہاں تک کہ دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا اور آفتاب سمت الراس پر آیا میں نے ادھر ادھر
نظر ڈالی کہ اگر کہیں سایہ معلوم ہو تو وہاں قیام کریں مجھے ایک پتھر دکھائی دیا اس کے قریب گیا تو دیکھا کہ اس کے نیچے سایہ ہے۔ پس
میں نے وہ جگہ رسول اللہ ؐ کے لئے صاف کی اور ایک پوستین آپ کے لیے بچھا دی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ آپ لیٹ جائیے
(چنانچہ آپ لیٹے رہے) اس کے بعد میں دیکھنے کے لیے چلا گیا کہ کوئی شخص تعاقب میں تو نہیں آتا؟ اتفاقاً مجھے ایک چرواہا مل گیا
میں نے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تیری بکریوں
میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں۔ میں نے اس سے کہا تو مجھے دودھ دے گا اس نے کہا ہاں پس میں نے اس سے کہا کہ دودھ
دے تو اس نے ایک بکری کے پیر باندھے میں نے اس سے کہا تو اس نے اپنے ہاتھوں کو غبار سے صاف کر ڈالا میرے ساتھ ایک
برتن تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا اس چرواہے نے ایک ہانڈی بھر کر دودھ مجھے دوہ دیا میں نے یہ دودھ اسی ظرف میں ڈال دیا
یہاں تک کہ وہ خوب ٹھنڈا ہو گیا اس کے بعد میں اس کو رسول اللہ ؐ کے پاس لے گیا میں جس وقت آپ کے پاس پہنچا تو آپ بیدار
ہو چکے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کو آپ پی لیجئے چنانچہ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر میں نے عرض
کیا کہ اب چلنے کا وقت آ گیا اس کے بعد وہاں سے چلے اور لوگ ہماری جستجو میں چاروں طرف چھوڑے ہوئے تھے مگر ہمیں سراقہ
بن مالک بن جعشم کے سوا کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ دوڑ آ گئی آنحضرت نے
فرمایا کچھ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے یہاں تک کہ جب وہ ہمارے قریب آ گیا اور ہمارے اور اس کے درمیان میں ایک یا
نیزے کا فاصلہ رہ گیا یا تین نیزہ کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ دوڑ آ گئی اور ہمارے پاس پہنچ گئی اور میں رو دیا
حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا واللہ! میں اپنے خیال سے نہیں روتا بلکہ صرف آپ کے خیال سے روتا ہوں پس رسول
اللہ ؐ نے سراقہ کو بددعا دی اور فرمایا کہ اے اللہ! تو ہم سے اس کو روک لے جس طرح تجھے منظور ہو پس اس کا گھوڑا شکم تک دھنس گیا
حالانکہ زمین بڑی سخت تھی سراقہ گھوڑے سے اتر پڑا اور کہنے لگا اے محمد! میں سمجھ گیا کہ یہ آپ کے عمل کا نتیجہ ہے اب آپ اللہ سے دعا
کیجئے کہ مجھے اس حالت سے نجات دے اللہ کی قسم! اور لوگ جو میرے پیچھے آپ کی جستجو میں آ رہے ہیں ان سے میں آپ کی خبر
چھپاؤں گا اور یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے ایک تیر نکال لیجئے عنقریب آپ کا گزر فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور بکریوں پر ہو
گا۔ آپ ان میں سے بقدر ضرورت لے لیجئے گا۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا مجھے ان کی کچھ ضرورت نہیں پھر رسول اللہ ؐ نے اس کے لیے دعا
کی تو اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ گیا اور رسول اللہ ؐ چل دیئے اور میں آپ کے ساتھ ساتھ تھا
یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے لوگ راستوں میں آ آ کر حضرت سے ملے اور کچھ لوگ بلند مقامات پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خدام اور
لڑکے راستے میں چلا چلا کر یہ کہتے تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر جاء رسول اللہ جاء محمد۔ "آئے رسول اللہ آئے محمد"۔ پھر لوگوں
میں باہم اختلاف ہونے لگا کہ آپ کس کے ہاں مہمان رہیں۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ میں آج شب کو تو بنی نجار کے ہاں اتروں گا جو
عبدالمطلب کے ماموں ہیں میں آج ان کی عزت افزائی کروں گا حضرت براء کہتے تھے کہ سب سے پہلے جو شخص مہاجرین میں سے
ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے جو بنی عبدالدار کے بھائی تھے پھر ابن ام مکتوم نابینا آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے اس کے

بو حضرت عمر بن خطابؓ بیس سواروں کے ساتھ آئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ رسول اللہؐ کا کیا ارادہ ہے؟ حضرت عمر نے کہا وہ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں بعد اس کے رسول اللہؐ تشریف لائے اور ابو بکر آپ کے ساتھ تھے حضرت براء کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جس دن تشریف لائے میں کئی سورتیں مفصل کی پڑھ چکا تھا۔ اسرائیل (راوی) نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء انصار کے خاندان بنی حارثہ سے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے منصور بن ابی الاسود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے کثیر یعنی ابو اسمٰعیل نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے صاحب غار ہو۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ میں شریک ہونا

ہمیں ابوالقاسم یعنی حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابو طالب یعنی علی بن حیدرہ بن جعفر حسینی اور ابوالقاسم یعنی حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد ایلی عطار نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مسعر بن کدام نے ابوعون سے انہوں نے ابوصالح حنفی سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اور حضرت ابو بکر صدیق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہیں اور اسرافیل بھی ایک بہت بڑے فرشتے ہیں جو لڑائی میں شریک ہیں۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب لڑائی شروع ہو گئی تو سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے لیے ایک عریش (خیمہ) بنا دیں آپ اسی میں رہیں اور آپ کے قریب آپ کی سواریوں کو بٹھا دیں اور ہم دشمن سے لڑنے چلے جائیں پس اگر اللہ ہمیں فتح دے دے اور ہمیں غالب کر دے تو یہ ہمارا عین مقصود ہے اور اگر کوئی دوسری صورت ہو تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ کر جو لوگ باقی رہ گئے ہیں ان سے مل جایئے گا۔ رسول اللہؐ نے ان کی بہت تعریف کی اور ان کو دعا دی پس رسول اللہؐ کے لیے عریش بنا دیا گیا اس میں آپ تھے اور حضرت ابو بکر تھے کوئی اور نہ تھا۔ رسول اللہؐ اپنے پروردگار سے اس کے وعدۂ نصرت کے ایفا کی التجا کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اے اللہ! اگر یہ چند مسلمان ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کوئی نہ کرے گا حضرت ابو بکر کہنے لگے یا رسول اللہؐ! بس اتنی ہی مناجات کافی ہے اللہ نے جو وعدۂ نصرت آپ سے کیا ہے اس کو پورا کرے گا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہے کہ اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور رسول اللہؐ نے اپنا بڑا جھنڈا تبوک کے دن حضرت ابو بکر کو عنایت فرمایا تھا یہ جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا خیبر کے دن ان کو رسول اللہؐ نے سو وسق عنایت فرمائے تھے۔ حضرت ابو بکر ان لوگوں میں سے تھے جو احد اور حنین کے دن جبکہ لوگوں کے قدم پیچھے ہٹ گئے رسول اللہؐ کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اہل سیر کا اس بات پر

اتفاق ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں رسول اللہؐ سے پیچھے نہیں رہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حامد بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن جعفر رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جندب بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں کچھ لوگ میرے بھائی تھے کچھ میرے دوست تھے لیکن میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں اگر میں نے تم میں سے کسی کو خلیل (جانی دوست) بنایا ہوا گر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا۔ مگر میرے پروردگار نے مجھے خلیل بنایا جس طرح اس نے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا۔ عبد اللہ بن احمد خطیب کہتے تھے کہ ہمیں جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید یعنی حسن بن جعفر بن محمد بن وضاح حرفی سمسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ بابلتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن حارث تیمی سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت واقعہ جو تم نے مشرکوں کو رسول اللہؐ کے ساتھ کرتے دیکھا ہو بیان کرو۔ انہوں نے کہا ایک روز عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے اپنا کپڑا رسول اللہؐ کے گلوئے مبارک میں ڈال کر سختی کے ساتھ گھونٹنا شروع کیا اتنے میں حضرت ابو بکر آ گئے اور انہوں نے اس کا شانہ پکڑ کر اس کو رسول اللہؐ کے پاس سے ہٹایا اس کے بعد حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے لوگو! کیا تم ایسے شخص کو قتل کئے ڈالتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لایا ہے۔

ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد سنجی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے عبد الرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن فرمایا کہ ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے کہا کہ ہمیں ابو القاسم حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق برمکی نے کہا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن بخیت دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہاشم یعنی محمد بن ابراہیم مسلطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ بن معدان کرابیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن روید کندی نے حمید بن انس سے روایت

کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے وحی لے کر آئے اور کہا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ عتیق بن ابی قحافہ سے کہہ دیجئے کہ میں ان سے راضی ہوں۔ نیز ہمیں ابن نخیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن داؤد بن کثیر بن وثد ان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سواد بن عبداللہ عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن عیینہ بیان کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہؐ کے متعلق سب مسلمانوں کو عتاب کیا سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ ان پر کچھ عتاب نہیں ہوا اور فرمایا کہ

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ – الآیة (التوبة: ۴۰)

''اگر تم نبی کی مدد نہ کرو (تو کچھ پرواہ نہیں) اللہ نے ان کی مدد کی جبکہ کافروں نے انہیں نکالا۔ نبی کے ہمراہ دوسرا ایک اور تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔''

ہمیں ابوقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن محمد بن اسحٰق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بغوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالجہم یعنی علاء بن موسیٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سوار بن مصعب نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر ہیں اور دو وزیر زمین پر۔ آسمان کے وزیر تو جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین کے وزیر ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔ رسول اللہؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ علیین کے رہنے والے نیچے والوں کو ایسے نظر آتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر وعمر اہل علیین میں سے ہیں اور وہ اسی لائق ہیں۔ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر زبیر، عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اسلام لائے اور انہوں نے سات غلاموں کو جن پر راہ خدا میں عذاب کیا جاتا تھا خرید کر آزاد کیا ان لوگوں میں سے حضرت بلال اور عامر بن فہیرہ بھی تھے جن کا ذکر اپنے مقام پر کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر اور ان کے ایمان ویقین پر بڑا وثوق اور اعتماد تھا اسی وجہ سے جب آپ سے بیان کیا گیا کہ ایک بیل نے کلام کیا تو آپ نے فرمایا اس پر میں ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار ہونے لگا تو اس بیل نے کہا میں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا میں تو زمین جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی ابوسلمہ کہتے تھے کہ اس وقت ابوبکر وعمر وہاں موجود بھی نہ تھے ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن سعد نے عمر بن اسید سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم لوگوں میں یہ چرچا ہوا کرتا تھا کہ رسول

اللہ ﷺ تو اس امت میں سب سے بہتر ہیں اور آپ کے بعد ابوبکر ہیں ان کے بعد عمر ہیں اور علی بن ابی طالب کو تین باتیں ایسی دی گئی ہیں کہ اگر وہ مجھے ملتیں تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے پسند ہوتیں (وہ تین باتیں یہ ہیں)

رسول اللہ نے ان کے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کیا اور خیبر کے دن انہیں جھنڈا دیا اور ان کے سوا مسجد سے سب کے دروازے بند کرا دیئے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن ابی اسامہ نے بیان کیا نیز ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ کہتے تھے کہ ہم سے عبداللہ بن حسن نے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل صائغ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر، عمر اور عثمان تھے تو وہ پہاڑ ہلنے لگا حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن القاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن داؤد قنطری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) ابوبکر وعمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونوں پیران (مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے پیرانہ سالی میں وفات پائی ان سب کے یہ سردار ہیں ورنہ جنت میں کوئی بوڑھا نہ ہوگا۔) اہل جنت کے سردار ہیں۔ یعنی تمام اولین و آخرین کے سوائے انبیاء و مرسلین کے اے علی! ان دونوں سے اس کو بیان نہ کرنا۔ نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے جویبر سے انہوں نے ضحاک سے اللہ تعالیٰ کے قول:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ - الآیة (التوبة: ۱۱۹) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین یعنی سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ صادقین سے مراد ابوبکر و عمر ہیں نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے ہمیں خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ سوائی سے وہ کہتے تھے حضرت علیؓ نے کہا اے وہب! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس امت میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں۔ اور ایک شخص اور اسی قسم کی روایت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے بھی کی ہے نیز فقیہ ابوالقاسم نے کہا ہے کہ ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سلیمان صوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید قافلانی نے حسن سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ سات کنکریاں زمین سے اٹھائیں وہ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں پھر آپ نے وہ کنکریاں حضرت ابوبکر کو دے

دیں ان کنکریوں نے ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھیں جس طرح نبیؐ کے ہاتھ میں پڑھی تھی پھر نبیؐ نے وہ کنکریاں حضرت عمر کے ہاتھ میں دے دیں ان کنکریوں نے ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی جس طرح ابوبکر کے ہاتھ میں پڑھی تھی پھر آپ نے وہ کنکریاں حضرت عثمان کے ہاتھ میں دے دیں ان کنکریوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی جس طرح حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے ہاتھ میں پڑھی تھی۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب یعنی علی بن حیدرہ علوی اور ابوالقاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد قلانسی نے مقام رملہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن ربیع بن مصحح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک روز پوچھا کہ آج تم میں سے کون شخص روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا میں آنحضرتؐ نے پوچھا کہ آج تم میں سے کس نے صدقہ دیا حضرت ابوبکر نے کہا میں نے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ آج تم میں سے کون شخص جنازہ میں شریک ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا میں نے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا میں نے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص یہ سب باتیں ایک دن میں کرے اس کے لیے جنت واجب ہے یا یہ فرمایا کہ وہ بخش دیا جائے گا۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسین حنینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عارم ابونعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے حصین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ کوفہ کے رہنے والے اور کچھ لوگ بصرہ کے رہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب وہ مدینہ پہنچ گئے تو آپس میں کچھ باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر آ گیا بعض لوگوں نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی اور بعض نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی۔ جارود بن معلیٰ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی تھی پس حضرت عمر درہ لیے ہوئے آئے اور جن لوگوں نے ان کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی تھی ان کی طرف متوجہ ہوئے اور درہ سے ان کو مارنا شروع کیا یہاں تک لوگ اپنے پیروں سے بچانے لگے پس جارود نے کہا کہ اے امیر المومنین! ٹھہر جائیے۔ اللہ عزوجل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہم آپ کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دیں۔ حضرت ابوبکر آپ سے فلاں بات میں افضل ہیں فلاں بات پر افضل ہیں یہ سن کر حضرت عمر کا غصہ فرو ہوا اور وہ لوٹ گئے پھر دوسرے وقت منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ آگاہ رہو اس امت میں بعد نبی کے سب سے افضل ابوبکر ہیں جو شخص اس وقت کے بعد اس کے خلاف کہے گا وہ مفتری ہے اس کو وہی سزا دی جائے گی جو مفتری کو دی جاتی ہے۔

نیز ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسنان نے ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے نزال بن سبرہ بلالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) ہم نے حضرت علی کو خوش خوش دیکھا تو ہم نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہم سے اپنے اصحاب کی حالت بیان کیجیے انہوں نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے اصحاب تھے وہی میرے بھی اصحاب ہیں۔ ہم نے کہا حضرت ابوبکر کی حالت بیان کیجیے انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص تھے جن کا نام اللہ نے صدیق رکھا ہے جبرئیل علیہ

السلام کی زبان پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز میں وہ رسول اللہؐ کے بنائے ہوئے خلیفہ تھے۔ آنحضرتؐ نے ہماری دینی پیشوائی کے لیے منتخب فرمایا تھا پس ہم ان کی دنیاوی پیشوائی پر راضی ہو گئے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا علم:

ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر بن واقد اسلمی نے یحییٰ بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے حضرت عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کون شخص لوگوں کو فتویٰ دیتا تھا؟ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمران دونوں کے علاوہ اور میں کسی کو نہیں جانتا۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سالم یعنی ابوالنضر نے عبید بن حنین اور بشر بن سعید سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے دنیا و آخرت کے درمیان میں اختیار دیا ہے کہ چاہے دنیا میں رہے چاہے اللہ کے یہاں چلا جائے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے ہمیں ان کے رونے سے تعجب ہوا کہ نبی ﷺ تو ایک شخص کا حال بیان کر رہے ہیں کہ اسے اختیار دیا گیا ہے اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ (مگر بعد میں) معلوم ہوا کہ وہ شخص خود آنحضرتؐ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ اس کا علم رکھتے تھے پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکر! تم نہ روؤ۔ سب لوگوں سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنے مال سے میرے اوپر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں کسی کو جانی دوست بناتا تو انہیں کو بناتا مگر اخوت اسلامی و محبت ایمانی کافی ہے۔ خبردار مسجد میں سب کے دروازے بند کر دو سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا زہد، تواضع اور سخاوت

ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمٰن بن ابی الحسن بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی خلیل بن ہبۃ اللہ خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن محمد بن حسن بن قاسم بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اسلم کوفی نے مرہ سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر نے پانی مانگا تو شہد کا شربت ان کے سامنے لایا گیا جب وہ اس کو اپنے منہ کے قریب لے گئے تو ہٹا لیا اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کے اصحاب بھی رونے لگے پھر وہ سب تو

چپ ہو گئے مگر حضرت ابوبکرؓ چپ نہ ہوئے اس کے بعد وہ اور زیادہ رونے لگے یہاں تک کہ لوگوں نے خیال کیا ہم اس رونے کا سبب بھی ان سے نہ دریافت کر سکیں گے مگر بعد اس کے وہ چپ ہو گئے تو لوگوں نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہؐ کے ہمراہ تھا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کوئی چیز ہٹا رہے ہیں حالانکہ وہاں کوئی چیز نہ تھی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیا چیز ہے؟ جس کو آپ ہٹا رہے ہیں۔ حالانکہ یہاں اور کوئی چیز میں نہیں دیکھتا آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہے میرے پاس آئی ہے میں نے اس سے کہا کہ میرے پاس سے ہٹ جا تو وہ ہٹ گئی پھر آئی اور کہنے لگی کہ اچھا اگر آپ مجھ سے بچ گئے تو بچ گئے مگر آپ کے بعد والے لوگ مجھ سے ہرگز نہ بچیں گے۔ میں نے اس وقت اسی حدیث کو یاد کیا اور مجھے خوف آیا کہ کہیں دنیا نہ مجھے مل جائے۔

نیز ابو محمد کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعود یعنی احمد بن علی بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد بن احمد عکبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطیب یعنی محمد بن احمد بن خلف بن خاقان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن حسن بن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحاتم نے اصمعی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر کی عادت تھی کہ جب ان کی تعریف کی جاتی تو وہ کہتے کہ یا اللہ! تو مجھ سے بھی زیادہ میرے نفس کے حال سے واقف ہے اور میں ان سب لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کے حال سے زیادہ واقف ہوں یا اللہ! مجھے اس سے بھی بہتر کر دے جیسا یہ لوگ گمان کرتے ہیں اور جن باتوں کو یہ لوگ نہیں جانتے ان کو بخش دے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس کا مواخذہ مجھ سے نہ کر۔

نیز ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن شجاع سکونی وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسامہ نے مالک بن مغول سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابوالسفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لوگ حضرت ابوبکر کے مرض (وفات) میں ان کی عیادت کو گئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ! کیا ہم کسی طبیب کو بلائیں کہ وہ آپ کو دیکھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا طبیب مجھے دیکھ چکا ہے لوگوں نے پوچھا کہ طبیب نے کیا کہا؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ: انی فعال لما ارید۔ (''میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں'' مراد حضرت صدیق کی طبیب سے ذات پاک حق سبحانہ ہے)

ہمیں ابوالعباس احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے میمون بن اسحٰق بن حسن حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر ابوبکر کے مال نے نفع پہنچایا پس ابوبکر روئے اور کہا کہ میں اور میرا مال سب یارسول اللہؐ! آپ ہی کا ہے۔ نیز ابومسعود کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن عبدالرحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عمیر قریشی نے شعبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب آیت: ان تبدوا الصدقات

فنعماھی - الآیۃ (البقرۃ: ۲۷۱) پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ ''اگر تم لوگ صدقہ ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہے اور چھپا کے دو تو وہ تمہارے لیے اور بھی بہتر ہے''۔ نازل ہوئی تو حضرت عمر اپنا نصف مال لوگوں کے سروں پر لاد کر رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لے آئے اور حضرت ابوبکر اپنا کل مال بہت پوشیدگی کے ساتھ لائے رسول اللہؐ نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چیز چھوڑ آئے؟ حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کے وعدہ کو اور اس کے رسول کے وعدہ کو۔ حضرت عمر نے یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر سے کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جائے اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہو جائیں۔ جس نیکی کی طرف ہم جانا چاہتے ہیں آپ اس میں ہم سے سبقت لے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ہارون بن عبداللہ بزاز سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر سے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے کہا ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا اور اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال بھی تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا آج میں ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا۔ پس میں اپنا نصف مال لے آیا رسول اللہؐ نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کس قدر چھوڑ آئے؟ میں نے کہا اسی قدر اور ابوبکر اپنا کل مال لے آئے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے کہا اللہ اور رسول کو ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں میں نے (دل میں) کہا کہ ابوبکر پر میں کبھی سبقت نہ لے جا سکوں گا۔

ہمیں ابوالقاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر حمیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر جس وقت اسلام لائے ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے سب انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے اور سات غلام آزاد کیے جن کو اللہ کی راہ میں عذاب دیا جاتا تھا انہوں نے حضرت بلال کو آزاد کیا اور عامر بن فہیرہ، زنیرہ، نہدیہ، نہدیہ کی لڑکی، بنی مؤمل کی لونڈی، ام عبیس کو زنیرہ: زاء پر کسرہ، نون مشدد، اس کے بعد یاء، پھر راء اور آخر میں ہاء ہے۔

عبیس: عین پر پیش، باء پر زبر، اور یاء ساکنہ اور آخر میں سین ہے۔

نیز ابوالقاسم کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسن بن علی بن محمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر یعنی اسحٰق بن احمد بن شبیب بخاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن سانح بن قوامہ نے بخارا میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جبریل بن منجاح کشانی نے بخارا میں خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رشدین نے حجاج بن شداد مرادی سے انہوں نے ابوصالح غفاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک نابینا بڑھیا کی خبر گیری کیا کرتے تھے جو مدینہ کے کنارہ کسی مقام میں رہتی تھی اس کے لیے پانی بھر دیتے تھے اور اس کے سب کام کر دیتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جب حضرت عمر آتے تو دیکھتے کہ کوئی شخص ان کاموں کو کر گیا ہے جب آتے یہی واقعہ پیش آتا پس حضرت عمر تاک میں بیٹھ گئے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے جو برابر اس بڑھیا کے پاس جاتے تھے حالانکہ وہ اس زمانے میں خلیفہ تھے۔ حضرت عمر نے جب ان کو دیکھا تو کہا قسم اللہ کی! وہ آپ ہی تھے۔ نیز

ابوالقاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی حسن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضیل بن یحیٰی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی شریح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عقیل بن ازہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے حبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی پھوپھی انیسہ سے سنا وہ کہتی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ تین برس ہم لوگوں کے پاس رہے دو برس قبل خلافت کے اور ایک برس بعد خلافت کے قبیلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں ان کے پاس لے جاتی تھیں۔ اور وہ ان کا دودھ دوہ دیتے تھے۔

نیز ابوالقاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ نے مورق سے انہوں نے ابوسعید معلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صبیحہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا نیز محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن عمر نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت صدیق سے اسی دن بیعت ہوئی جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ یعنی بروز دوشنبہ[1] تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس وقت ان کا مکان مقام سنح میں تھا ان کی زوجہ حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس جو قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے تھیں وہاں انہوں نے بالوں کا ایک حجرہ بنالیا تھا پھر چند روز کے بعد وہ مدینہ میں اٹھ آئے بعد خلافت کے مقام سنح میں سات مہینے رہے برابر پیادہ پا آیا کرتے تھے اور کبھی سوار ہو کر آتے تھے مدینہ میں آ کر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے پھر عشاء کی نماز پڑھا کر اپنے گھر لوٹ جاتے تھے قبیلہ کی بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد قبیلہ کی ایک لڑکی نے کہا کہ اب ہمارے لیے دودھ نہ دوہیں گے۔ حضرت ابوبکر نے جو اس کو سنا تو کہا قسم اپنے پروردگار کی! میں اب بھی تمہیں دودھ دوہ دیا کروں گا میں امید کرتا ہوں کہ خلافت کی وجہ سے میری کسی قدیم عادت میں تغیر نہ آئے گا۔ چنانچہ برابر ان لوگوں کو دودھ دوہ دیا کرتے تھے کبھی کبھی کسی لڑکی سے کہتے تھے کہ کیا تو چاہتی ہے کہ میں تیرے لیے گائے کی آواز بولوں یا چیخوں؟ جس بات کو وہ پسند کرتی ویسا ہی کرتے ان کی تواضع کے بہت حالات ہیں۔ جن میں سے صرف اسی قدر پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت

ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی علاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن

---

[1] دن کی تعیین یقینی ہے مگر تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول کلیۃً محال ہے۔
مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از سید سلیمان ندوی (محمد احمد)

روف بن ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد
بکرویہ بالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن حسن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مبارک بن فضالہ نے حسن سے
وں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک
س پر ہوں اور میرے پاس بکریاں آ رہی ہیں کچھ سیاہ کچھ سفید سیاہ بکریوں کی تعبیر تو میں نے اہل عجم سے لی اور سفید بکریوں کی تعبیر
عرب سے پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کچھ
عف تھا اللہ اس کو معاف کرے پھر عمر آئے اور انہوں نے حوض کو بھر دیا اور تمام وارد و صادر کو سیراب کر دیا۔ نیز ابوالبرکات کہتے
تھے کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ن بن حمید بن ربیع خزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انہوں
نے ان کے دادا سلمہ سے انہوں نے ابوالزعراء سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے
سول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرو یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔ نیز ابوالبرکات کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے
ان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ملاعب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں
بارک بن فضالہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے (خلیفہ) عمر بن عبدالعزیز نے حسن بصری
کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے کچھ باتیں دریافت کروں چنانچہ میں ان کے پاس گیا وہ چمڑے کا ایک تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
س نے کہا:
مجھے عمر بن عبدالعزیز نے آپ کے پاس کچھ باتیں دریافت کرنے کو بھیجا ہے۔ پس انہوں نے میرے سوالات کا جواب دیا بعد
س کے میں نے کہا میری تشفی کر دیجئے اس بات میں جو لوگ اختلاف کر رہے ہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا
ا؟ پس حسن بصری سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کیا اس میں کچھ شک ہے؟ قسم اس اللہ کی! جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ رسول
للہؐ نے ان کو خلیفہ بنایا تھا اور بے شک ابوبکر اللہ کو سب سے زیادہ پہچانتے تھے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے تھے اور اس بات
سے وہ بہت خائف تھے کہ ایسی حالت میں وفات پائیں جس کا حکم رسول اللہؐ نے انہیں نہیں دیا۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن طبری نے
پنی سند سے ابویعلیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم سے موسیٰ بن دینار مکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن طلحہ نے عائشہ بنت سعد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ
ضی اللہ عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں بعض لوگوں نے کہا کاش! آپ کسی اور
کو حکم دیتے آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت کو سزاوار نہیں ہے کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص ان کی امامت کرے۔ ہمیں
سمٰعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن عبدالرحمٰن کوفی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہم سے احمد بن بشیر نے عیسیٰ بن میمون انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر ہوں اس قوم کو سزاوار نہیں ہے کہ کوئی دوسرا ان کی امامت
کرے نیز اسمٰعیل بن علی کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب
بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن جبیر

بن مطعم نے خبر دی کہ ان کے والد جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ ایک عورت نبیؐ کے پاس کسی کام کے لیے آئی آپ نے اسے کچھ
حکم دے دیا اس نے عرض کیا یارسول اللہؐ! بتایئے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر
کے پاس جانا۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی احمد بن موسیٰ بن
مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلیمان مالکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن محمد بن یوسف واسطی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابان واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبداللہ نخعی نے ابوبکر ہذلی سے انہوں نے حسن
بصری سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ابوبکر کو مقدم فرمایا اور
انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی حالانکہ میں وہاں موجود تھا کہیں گیا نہ تھا اور میں صحیح تھا مریض نہ تھا اگر آپ چاہتے تو مجھے مقدم
فرماتے پس ہم نے اپنی دنیاوی سرداری کے لیے اس شخص کو پسند کر لیا جس کو اللہ و رسول نے ہماری دینی سرداری کے لیے منتخب فرمایا
تھا۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن احمد بن عمر سمرقندی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن احمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ وزیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
عبداللہ بن محمد بلوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق ازرق نے سلمہ بن نبیط سے
انہوں نے نعیم بن ابی ہند سے انہوں نے نبیط یعنی ابن شریط سے انہوں نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ میں سے تھے روایت
کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کا مرض جب سخت ہو گیا تو آپ پر بیہوشی طاری ہونے لگی جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا
کہ بلال سے کہو اذان دیں اور ابوبکر سے کہو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے والد نرم دل آدمی
ہیں کاش! آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے پھر آنحضرتؐ نے پوچھا کہ نماز قائم ہو گئی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یارسول اللہ
ﷺ! میرے والد نرم دل آدمی ہیں کاش! آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ تو یوسف کے ہمنشین (لیعنی
جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی ہمنشین عورتیں یعنی زنان مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے ایسی بات کہتی تھیں جس کو ان کا
دل کبھی منظور نہ کر سکتا تھا ویسی ہی بات تم مجھ سے کہہ رہی ہو۔) عورتوں کے مثل ہو بلال کو حکم دو کہ وہ اذان دیں اور ابوبکر سے کہو
نماز پڑھائیں۔ اس کے بعد پھر آنحضرتؐ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا نماز قائم ہو گئی؟ تو لوگوں نے کہا ہاں آنحضرتؐ
نے فرمایا کسی کو بلاؤ میں اس پر ٹیک لگا کر جاؤں گا پس بریرہ آئے اور ایک اور شخص آیا اور وہ آنحضرتؐ کو پکڑ کر لے چلے آپ
کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پھر لوگوں نے لے جا کر آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا حضرت ابوبکر نے
چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر آپ نے ان کو روکا یہاں تک کہ لوگوں نے نماز سے فراغت پائی پھر جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی
اور اہل عرب امی لوگ تھے آپ سے پہلے ان میں کوئی نبی نہ ہوا تھا تو حضرت عمر نے کہا کہ جو شخص آنحضرتؐ کی وفات کا لفظ
سے نکالے گا میں اسے اپنی اس تلوار سے مار دوں گا۔ لوگوں نے سالم سے کہا کہ جاؤ اور رسول اللہؐ کے صاحب یعنی حضرت ابوبکر کو
بلا لاؤ میں گیا تو میں نے انہیں مسجد میں پایا میں بے اختیار رونے لگا حضرت ابوبکر نے کہا شاید نبی اللہؐ کی وفات ہو گئی میں نے کہا
کہ عمر تو کہتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہؐ کی وفات کا کلمہ منہ سے نکالے گا میں اسے اپنی اس تلوار سے ماروں گا حضرت ابوبکر نے
میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر تشریف لے گئے لوگوں نے ان کے لیے جگہ چھوڑ دی۔ وہ رسول اللہؐ کے اوپر جھک گئے یہاں تک کہ قریب

تھا کہ ان کا چہرہ آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک سے مل جائے انہوں نے آپ کی سانس دیکھی معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی: انک میت وانهم میتون- الآیۃ (الزمر: ۳۰) ''اے نبی تم بھی مرنے والے ہو اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں''۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے صاحب رسول اللہ! کیا آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی؟ انہوں نے کہا ہاں لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ سچ ہے لوگوں نے کہا اے صاحب رسول اللہ! کیا نبیؐ پر نماز پڑھی جائے گی؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا ہاں ایک ایک جماعت تم میں سے آئے اور تکبیر کہہ کر دعا مانگے اور چلی جائے یہاں تک کہ سب لوگ فارغ ہو جائیں لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ ایسا ہی ہے۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اے صاحب رسول اللہ! کیا نبی ﷺ دفن کئے جائیں گے؟ حضرت ابوبکر نے کہا ہاں۔ لوگوں نے پوچھا کہ کس مقام پر دفن کئے جائیں گے؟ حضرت ابوبکر نے کہا جس مقام پر اللہ نے ان کی روح کو قبض فرمایا ہے کیونکہ اللہ نے ان کی روح پاکیزہ مقام میں قبض فرمائی ہے۔ لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ ایسا ہی ہے پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہؐ ابھی تم لوگوں کے پاس ہیں یہ کہہ کر باہر چلے گئے۔ پس سب مہاجرین یا چند مہاجرین ان کے پاس (معلوم ہوا کہ خلافت کا انتظام کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار کے اصرار سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ثقیفہ بنی ساعدہ گئے تھے۔) آ گئے۔ حضرت ابوبکر نے کہا ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس جاؤ ان کا بھی اس حق میں حصہ ہے چنانچہ وہ لوگ گئے دیکھا تو وہ باہم مشورہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایک خلیفہ ہم میں سے ہونا چاہیے ایک تم میں سے پس حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا دو تلواریں ایک میان میں ہرگز نہیں رہ سکتی۔ پھر کہا کہ تم میں سے کون شخص ہے؟ جس کو یہ تین فضیلتیں نصیب ہوئی ہوں؟ اذهما فی الغار 'اذ یقول لصحابه اور لاتحزن ان الله معنا- فضیلتیں کس کے پاس ہیں؟ پھر انہوں نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ بڑھایا اور ان سے بیعت کی بعد اس کے پھر اور لوگوں نے بھی بیعت کی اور خوب بیعت کی۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن علی نے زائدہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انصار نے مہاجرین سے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہونا چاہیے اور ایک تم میں سے حضرت عمر آئے اور انہوں نے کہا کہ اے گروہ انصار! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا تا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں پس تم میں سے کس شخص کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ وہ ابوبکر پر پیش قدمی کرے سب نے کہا کہ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ابوبکر پر پیش قدمی کریں۔

ہمیں قاسم بن علی دمشقی نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی علی بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن خلعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شرف بن سعید واسطی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ انصار نے اپنی رائے سے رجوع صرف حضرت عمرؓ کے کلام سے کیا انہوں نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں بتاؤ ابوبکر کو یہ حکم ملا تھا یا نہیں کہ وہ لوگوں پر نماز پڑھائیں؟ سب لوگوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم میں سے کس کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ جس جگہ پر انہیں رسول اللہؐ نے کھڑا کیا ہے وہاں سے ان کو ہٹا دے۔ سب نے کہا کہ ہم میں سے کسی کا دل بھی اس بات کو گوارا نہیں کرتا ہم اللہ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو حدیث صحیح میں

وارد ہے۔ وہ حدیث بہت بڑی ہے ہم نے اس کو بوجہ طویل اور مشہور ہونے کے ترک کر دیا ہے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو تمام مکہ میں زلزلہ پڑ گیا اس کیفیت کو ابو قحافہؓ نے سنا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی۔ ابو قحافہ نے کہا بڑا حادثہ ہوا پھر آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا؟ لوگوں نے کہا تمہارے بیٹے۔ ابو قحافہؓ نے کہا کہ کیا بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ اس بات پر راضی ہو گئے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ابو قحافہؓ نے کہا جو چیز اللہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر سب سے پہلے عمر بن خطابؓ نے بیعت کی تھی یہ بیعت مقام ثقیفہ میں ہوئی۔ اسی دن جس دن رسول اللہؐ کی وفات ہوئی پھر بیعت عام دوسرے دن ہوئی علی، بنی ہاشم، زبیر بن عوام، خالد بن سعید بن عاص اور سعد بن عبادہ انصاری بیعت سے علیحدہ رہے پھر بعد موت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے سب نے بیعت کرلی سوائے سعد بن عبادہ کے انہوں نے کسی سے بیعت نہیں کی یہاں تک کہ مر گئے ان تمام لوگوں نے موافق صحیح حدیث کے چہار مہینہ کے بعد بیعت کی اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

بیشک یہ حدیث جامع شرائط صحت ہے اور صحیح بخاری میں بھی مروی ہے کہ مگر محققین کے نزدیک درایۃً یہ حدیث کمزور ہے اور وہ حدیث صحیح ہے۔ جس کو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں بطرق متعددہ نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے تین روز کے بعد بیعت کرلی تھی اس کے صحیح ہونے اور چہار مہینے بعد بیعت کی روایت کے ضعیف ہونے کی وجوہ اگر کسی کو بہ تفصیل دیکھنا ہوں تو ہماری کتاب انتصار الاسلام کی طرف رجوع کرے مختصراً یہاں ایک دو باتیں نقل کی جاتی ہیں:

(۱) چہار مہینے کے بعد بیعت کی روایت صحیح مانی جائے تو حضرت علیؓ کا چہار مہینے تک خطا پر اصرار لازم آتا ہے امام برحق اور پھر حضرت صدیق جیسے امام کی بیعت نہ کرنا یقیناً خطا ہے اور اس خطا پر چہار مہینے تک متنبہ نہ ہونا حضرت علی کی شان سے بہت بعید ہے۔

(۲) اس چہار ماہ میں حضرت علیؓ برابر پانچوں وقت نماز میں حضرت صدیق سے ملتے ہوں گے پس درصورت بیعت نہ کرنے کے کسی قسم کا سوال واستفسار درمیان میں نہ آنا یا اس کا مذکور نہ ہونا بہت بعید ہے۔

(۳) روایات صحیحہ میں وارد ہے کہ حضرت صدیقؓ نے حاضرین بیعت میں علی مرتضیٰؓ کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ علی کہاں ہیں؟ لوگ ان کو بلا لائے تو حضرت صدیق نے پوچھا کہ اے ابن عم رسول اللہ! کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں ایسا نہیں چاہتا پھر انہوں نے بیعت کرلی اسی طرح حضرت زبیر سے بھی بات چیت ہوئی اور انہوں نے بھی بیعت کرلی۔ اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ توقف بیعت کو بہت زمانہ نہیں گزرا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے قتال میں بڑا کارنمایاں کیا جس کو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعر نے سفیان سے انہوں نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے اسماء بن حکم فزاری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ جس قدر چاہتا اس سے مجھ کو نفع حاصل ہوتا مگر جب کوئی اور شخص مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اسے حلف دے دیتا اگر وہ حلف لے لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور مجھ سے ابو بکر نے بیان کیا اور ابو بکر سچے تھے (اس لیے میں نے ان سے حلف نہیں لیا۔) انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے پھر وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور بعد

اس کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اس کا گناہ بخش دیتا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ کو وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات دوشنبہ کے دن بعد زوال ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو ہوئی۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی یوسف بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شجاع بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ بن مندہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر کی ولادت واقعہ فیل کے دو برس اور کچھ دن کم چار مہینے بعد ہوئی اور نبی ﷺ کی وفات کے دو برس اور چند ماہ بعد وفات پائی عمر تریسٹھ برس تھی۔ رنگ سفید تھا جسم لاغر تھا' رخسارے کم گوشت تھے چہرہ پر رگیں ظاہر تھیں۔ آنکھیں اندر حلقوں کے تھیں۔ پیشانی بلند تھی حنا اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور ان کے والدین بھی اسلام لائے تھے خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والدین بھی صحابی ہیں اور بیٹے بھی صحابی ہیں رضی اللہ عنہم۔ ابومحمد نے کہا ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابوبکر اور حارث بن کلاہ ایک خزیرہ (ایک خاص ترکیب سے گوشت پکایا جاتا ہے اس کو خزیرہ کہتے ہیں) کھا رہے تھے جو حضرت ابوبکر کے لیے ہدیہ میں آیا تھا حارث نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ! اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے واللہ! اس میں ایک سال کی معیاد کا زہر پڑا ہوا ہے اور ہم اور آپ ایک ہی دن مریں گے۔ حضرت ابوبکر نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا مگر اس کے بعد دونوں برابر علیل رہے یہاں تک کہ سال ختم ہونے کے وقت ایک ہی دن میں دونوں کی وفات ہوئی۔

نیز ابومحمد کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں حضرت ابوبکر کے مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انہوں نے ۷ جمادی الآخرہ کو بروز دوشنبہ غسل کیا اس دن سردی سخت تھی پس ان کو پندرہ دن تک بخار آیا کہ نماز کے لیے باہر نہ جا سکتے تھے۔ حضرت عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ لوگ ان کی عیادت کے لیے آتے تھے اور ان کا مرض ہر روز بڑھتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان سب سے زیادہ ان کی تیمارداری کے لیے حاضر رہتے تھے وفات ان کی شب سہ شنبہ کو بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہوئی۔ پس خلافت ان کی دو برس تین مہینہ دس دن رہی اور ابومعشر کہتے تھے دو برس اور چار دن کم چار مہینے جب وفات ہوئی اس وقت عمر ان کی تریسٹھ برس کی تھی۔ تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کی ان کی عمر رسول اللہ ﷺ کی عمر کے برابر ہوئی حضرت ابوبکر واقعہ فیل سے تین برس بعد پیدا ہوئے۔ وہ اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ ہوئے اور اسلام میں سب سے پہلے امیر حج وہی تھے۔ رسول اللہ نے ۸ھ میں مکہ فتح کیا اور ۹ھ میں حضرت ابوبکر کو بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو حج کرائیں اور انہیں نے سب سے پہلے قرآن جمع کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے علی بن ابی طالب

نے قرآن جمع کیا تھا۔ حضرت ابوبکر کے جمع قرآن کا حال ہم حضرت عثمان کے تذکرہ میں لکھیں گے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں جن کی میراث ان کے والد نے بھی پائی۔ زیاد بن حنظلہ نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر کی وفات کا سبب وہ اندرونی صدمہ تھا جو رسول اللہ کی وفات سے انہیں پہنچا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اسی کے مثل کہا ہے جب حضرت ابوبکر کی وفات کا زمانہ قریب آ گیا تو انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو خلیفہ بنایا اس کی کیفیت ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھیں گے۔

۳۰۶۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان بن عفان

حضرت عبداللہؓ بن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس۔ ان کی والدہ رقیہ بنت رسول اللہؐ تھیں۔ حضرت عثمان کی کنیت بھی انہیں کے نام پر تھی۔ سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے۔ مصعب زبیری نے کہا ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ہجرت کی تو ان کے ساتھ ان کی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں۔ وہاں انکے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام حضرت عثمان نے عبداللہ رکھا اور عبدالکریم بن روح بن عنبسہ بن سعید مولیٰ حضرت عثمان بن عفان نے (جن کی والدہ ام عیاش رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں) اپنے والد روح سے انہوں نے اپنے والد عنبسہ سے انہوں نے ان کی دادی ام عیاش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں حضرت رقیہ سے حضرت عثمان کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نبیؐ نے عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابوعبداللہ رکھی یہ صاحبزادے چھ برس زندہ رہ کر عالم جاودانی میں تشریف لے گئے ان کی قبر میں نبی ﷺ خود اترے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۶۶۔ حضرت عبداللہؓ عدوی

حضرت عبداللہؓ عدوی۔ قبیلہ بنی عدی سے ہیں۔ ان کا نام سائب تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا انہوں نے نبیؐ سے قرض کی ضمانت کے متعلق ابوقتادہ کے مثل ایک روایت کی ہے اور ان کی حدیث میں یہ مضمون ہے کہ دو دینار (اگر کسی کے ذمہ قرض باقی رہ جائے تو سمجھنا چاہیے کہ دو) داغ ہیں (آتش جہنم کے) اس حدیث کو ابولہیعہ نے ابوقبیل سے روایت کیا ہے ان کی حدیث اہل مصر روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۶۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عدی، انصاری

حضرت عبداللہؓ بن عدی، انصاری ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے عبداللہ بن عدی انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہؐ اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے ایک منافق کے قتل کی بابت آپ سے آہستہ کچھ بات کہی۔ مگر رسول اللہؐ نے بلند آواز سے فرمایا کہ کیا وہ لآ الٰہ الا اللہ کی شہادت نہیں دیتا؟ اس شخص نے کہا شہادت تو دیتا ہے مگر اس کی شہادت قابل اعتبار نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ اس شخص نے کہا نماز تو پڑھتا ہے مگر اس کی نماز قابل اعتبار نہیں۔ آپ نے فرمایا تو ان لوگوں کے قتل سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن شہاب سے مروی ہے وہ عبید اللہ بن عدی سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں

سے ایک شخص نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا تھا اور پھر حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح پہلا ہی قول ہے۔

۳۰۶۸۔ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء قریشی زہری۔ قبیلہ قریش سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثقفی ہیں۔ قریش کے حلیف تھے۔ کنیت ان کی ابوعمر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمرو۔ صحابی ہیں اہل حجاز سے ہیں قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن عدی بن حمراء زہری نے ان سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرتے وقت ایک ٹیکرے کے پاس کھڑا ہوا دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ (اے مکہ! تو) اللہ کی زمین میں سب سے بہتر مقام ہے اور اللہ کی زمین میں سب مقامات سے زیادہ اللہ کو محبوب ہے اگر میں تجھ سے نکالا نہ جاتا تو نہ نکلتا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عدی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عدیس بلوی

حضرت عبداللہ بن عدیس۔ بلوی۔ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا بعض لوگ کہتے ہیں یہ صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے وہاں ان کی کچھ زمین بھی ہے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ سعید بن یونس کا قول ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بیعت الرضوان کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عرابہ

حضرت عبداللہ بن عرابہ جہنی ان سے معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ فتح مکہ سے لوٹے جب مقام کدید میں تھے تو کچھ لوگ آپ سے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت طلب کرنے آئے آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عرفجہ

حضرت عبداللہ بن عرفجہ۔ سالمی۔ قبیلہ بنی سالم بن مالک بن اوس میں سے ہیں۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو قبیلہ بن غنم بن سالم بن مالک بن اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفجہ کا نام لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۲۔ حضرت عبداللہ بن عرفطہ

حضرت عبداللہ بن عرفطہ بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف۔ انصاری۔ خدارہ بھائی ہیں خدرہ کے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو خدرہ کی اولاد سے قرار دیا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ عروہ، ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے

نام میں جو بنی خدرہ بن عوف سے رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفطہ کا نام بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ یہ خدرہ کی اولاد سے ہیں مگر میرے پاس جو نسخہ سیرت ابن اسحٰق کا ہے اس میں بروایت یونس بن بکیر وعبدالملک بن ہشام وسلمہ بن فضل ان کو خدارہ کی اولاد سے بیان کیا ہے جو خدرہ کے بھائی تھے غالباً یہ غلطی کاتب کی ہے۔ (کہ اس سے خدارہ کا الف چھوٹ گیا) واللہ اعلم

۳۰۷۳۔ حضرت عبداللہؓ (ابوعصام مزنی)

حضرت عبداللہؓ۔ کنیت ابوعصام۔ مزنی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق قریشی سے انہوں نے عصام بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے بھیجا اور فرمایا کہ (جہاں پہنچنا) وہاں قتل کرتے چلے جانا بشرطیکہ مسجد نہ دیکھو یا مؤذن کی آواز نہ سنو چنانچہ ہم مقام بطن نخلہ میں پہنچے پس ہم نے ایک شخص کو دیکھا اس سے ہم نے کہا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے ہمیں کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ ہم نے تین مرتبہ ایسا ہی کہا اور اس سے ہم نے کہا کہ اگر تو نہ کہے گا تو ہم تجھے قتل کر دیں گے اس نے کہا اچھا مجھے مہلت دو میں عورتوں سے ایک ضروری بات کہہ آؤں چنانچہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے یہ دو شعر کہے

فلاذنب لی قدقلت اذنحن جیرة	اثیبی بود قبل احدی الصفائق
اثیبی بود قبل ان تشحط النوی	وینأی امیری بالحبیب المفارق

"میرا کچھ گناہ نہیں میں نے کہہ دیا تھا جب ہم ساتھ رہتے تھے کہ محبت کو پورا کرو قبل موت کے۔ محبت کو پورا کرو قبل اس کے کہ جان نکلے اور میرا امیر جدائی معشوق سے علیحدہ ہو جائے۔"

عبداللہ مزنی نے کہا کہ پھر ہم نے اس شخص کو قتل کر دیا پھر وہ عورت آئی اور اس کے اوپر گر گئی۔ اور مسلسل اسے چوستی رہی یہاں تک کہ اسی کے اوپر مر گئی۔ سفیان نے کہا کہ وہ عورت بہت موٹی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ واقعہ بنی جزیمہ کے ساتھ پیش آیا تھا جب نبیؐ نے فتح مکہ کے بعد خالد بن ولید کو ان کی طرف بھیجا تھا۔ تو انہوں نے ان کو غلطی قتل کر دیا تو نبیؐ نے اس قتل کی دیت ادا کی تھی۔ اس عورت کا نام حبیشہ تھا۔ ہم نے اس پورے واقعہ کو تاریخ کامل میں بیان کر دیا ہے۔

۳۰۷۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عصام

حضرت عبداللہؓ بن عصام۔ یہ اشعری ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے جادو کرنے والی اور جادو کروانے والی۔ اور دانت بنانے والی اور دانت بنوانے والی پر دس مرتبہ لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث عائذ کے تذکرہ میں ذکر ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عکبرہ

حضرت عبداللہؓ بن عکبرہ۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ یمن سے تھے۔ ان کی حدیث ابواحمد زبیری نے حنظلہ بن عبدالحمید سے انہوں نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن عکبرہ سے روایت کی ہے۔ جو صحابی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دوستی کرنا سنت ہے۔ اس کو ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عکیم

حضرت عبداللہؓ بن عکیم۔ ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ نبیؐ کا زمانہ پایا ہے مگر آپؐ کو دیکھا نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ نبیؐ سے ان کے حدیث سننے میں اختلاف ہے۔ ان سے زید بن وہب' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' ان کے بیٹے عیسیٰ' ہلال وزان اور قاسم بن مخیمرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن عکیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم جہینہ میں تھے کہ ہمیں رسول اللہ کی ایک تحریر پڑھ کر سنائی گئی کہ مردار کی کسی شی حتیٰ کہ چمڑے اور پٹھوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور عبداللہ بن عکیم سے دیگر سندوں کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے۔ جن میں سے بعض میں یہ ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی وفات سے ایک ماہ پہلے ہمارے پاس آپؐ کی ایک تحریر آئی جس میں یہ تھا کہ تم مردار کی کسی شی سے فائدہ نہ اٹھاؤ حتیٰ کہ چمڑے اور پٹھوں سے بھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

پانچواں حصہ ختم

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ ششم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب العین والباء

۳۰۷۷۔ حضرت عبداللہؓ بن علقمہ قریشی

حضرت عبداللہؓ بن علقمہ بن (المطلب بن) عبدمناف قریشی۔ مطلبی۔ کنیت ان کی ابونبقہ۔ ہذیم اور جنادہ کے والد ہیں ہیں طبری نے کہا کہ رسول اللہؐ نے خیبر سے انہیں پچاس وثق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کنیت کے باب میں لکھا یہاں ان کا تذکرہ کسی نے نہیں لکھا۔

۳۰۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عمار

حضرت عبداللہؓ بن عمار۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر ان کی حدیث محدثین کے نزدیک مرسل ہے۔ ان سے عبداللہ بن یربوع نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۷۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر جرمی

حضرت عبداللہؓ بن عمر جرمی۔ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں ان سے مروی ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس سے ایک ظرف لے گئے تھے جس میں پانی تھا حضرت نے اس میں اپنا منہ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے اور حضرت نے انہیں حکم دیا تھا کہ راستے میں تمہیں جہاں کہیں پانی ملے تو اس ظرف کو بھرلیا کرنا اور جس قدر پانی اس میں موجود ہو اس کو بدستور باقی رہنے دینا پھر جس وقت اپنے شہر میں پہنچنا تو اس پانی کو اس مقام پر چھڑک دینا اور وہاں مسجد بنا لینا۔

۳۰۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ قریشی عدوی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں انشاء اللہ آئے گا ان کی والدہ اور ان کی بہن ام المومنین حفصہ کی والدہ زینب بنت مظعون بن حبیب جمحیہ ہیں۔ یہ اپنے والدؓ کے ساتھ بچپن میں مسلمان ہو گئے تھے سن بلوغ کو نہ پہنچے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے ان کا اسلام ان کے والد کے اسلام سے بھی پہلے تھا مگر یہ صحیح نہیں ان کی ہجرت ان کے والد سے قبل ہوئی تھی تو بعض لوگوں نے خیال کیا کہ وہ اپنے والد کے اسلام سے پہلے اسلام لائے سب لوگوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔ انہیں نبیؐ نے کم سنی کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور ان کی شرکت احد میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ احد میں شریک تھے اور بعض کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے اس وقت بھی ان کو نابالغوں کے ساتھ واپس کر دیا تھا ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت عمر بن خطابؓ اسلام لائے تو

انہوں نے دریافت کیا کہ مکہ میں کون شخص بات کو زیادہ مشہور کیا کرتا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ جمیل بن معمر جمحی پس حضرت عمرؓ چلے اور میں بھی ان کے پیچھے چلا اس وقت میں بچہ تھا جو بات دیکھتا تھا سمجھ لیتا تھا پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں پس واللہ اس نے الٹ کے جواب بھی نہیں دیا اور اپنی چادر کھینچتا ہوا اٹھ کھڑا ہو حضرت عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا یہاں تک کہ وہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور چلایا کہ اے گروہ قریش! عمر بے دین ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے میں بے دین نہیں ہوا بلکہ مسلمان ہو گیا ہوں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت ابن عمر کا پہلا غزوۂ خندق ہے اور غزوۂ موتہ میں بھی حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ شریک تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یرموک میں بھی شریک تھے اور فتح مصر افریقیہ میں بھی شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے نہایت متبع تھے یہاں تک کہ (سفر حج میں) انہیں مقامات پر اترتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترا کرتے تھے اور اسی مقام پر نماز پڑھتے تھے جہاں رسول اللہؐ نماز پڑھتے تھے۔ حتی کہ ایک درخت کے نیچے نبیؐ نے نماز پڑھی تھی حضرت ابن عمرؓ اس درخت کی آب پاشی کیا کرتے تھے تاکہ وہ خشک نہ ہو جائے۔

ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا استبرق کا ہے میں جنت کے جس مقام کی طرف اشارہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے وہیں اڑا لے جاتا ہے میں نے اس خواب کو حفصہ سے بیان کیا حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی ایک نیک آدمی ہیں یا یہ فرمایا کہ عبداللہ ایک نیک آدمی ہیں۔ ہمیں حافظ ابومحمد یعنی قاسم بن ابی القاسم علی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خنیسی یعنی محمد بن یزید بن خنیس نے عبدالعزیز بن ابی رَوّاد سے انہوں نے نافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عمر مدینہ کے بعض اطراف میں تشریف لے گئے اور ان کے ہمراہ ان کے اصحاب بھی تھے ان لوگوں نے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک بکریوں کا چرواہا اس طرف سے گزرا اور اس نے سلام کیا حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اے چرواہے آ اور تو بھی اس دسترخوان سے کھا اس نے کہا میں روزہ دار ہوں حضرت ابن عمر نے کہا کیا تو ایسی سخت گرمی کے دن میں بھی روزہ رکھتا ہے اور اسی حال میں ان بکریوں کو بھی چراتا ہے اس نے کہا واللہ میں ان خالی دنوں میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اس سے حضرت ابن عمر نے بغرض امتحان کہا کہ کیا تو اس بات کو منظور کرے گا کہ اپنی ان بکریوں میں سے ایک بکری ہمارے ہاتھ بیچ ڈالے ہم تجھے اس کی قیمت دیں گے اور اس کا گوشت بھی اس قدر دیں گے جس سے تو روزہ افطار کرے اس چرواہے نے کہا میری بکریاں نہیں ہیں یہ بکریاں تو میرے آقا کی ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس سے کہا اگر تیرا آقا ایک بکری نہ پائے گا تو تیرا کیا کرے گا پس چرواہا وہاں سے چل دیا اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھا اور کہتا تھا کہ فاین اللہ۔

---

1 پس اللہ کہاں ہے۔) یعنی اگر میں بے ایمانی کروں تو خدا کو اس کا علم ہو ہی جائے گا۔

پس حضرت ابن عمرؓ چرواہے کے اس قول کو بار بار کہتے تھے کہ چرواہے نے کہا فاین اللہ پھر جب مدینہ آئے تو اس چرواہے کے آقا کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے بکریوں اور چرواہے کو مول لے لیا پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریں بھی اسی کو دے دیں۔ نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوالمعانی محمد بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بیہقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سہل فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن معقل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حرملة نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ امام مالک فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمرؓ نبیؐ کے بعد ساٹھ برس رہے موسم حج میں اور نیز اور اوقات میں برابر لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے امام مالک کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر ائمہ مسلمین سے تھے۔

نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حیویۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجالد سے روایت کر کے خبر دی گئی وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا حضرت ابن عمر کی حدیث بہت جید ہوتی تھی مگر فقیہ جید نہ تھی حضرت ابن عمر فتویٰ دینے میں نہایت دیانت واحتیاط سے کام لیتے تھے اور خود اپنے عمل میں بھی نہایت متقی تھے یہاں تک کہ انہوں نے خلافت میں نزاع کرنا کبھی پسند نہیں کیا باوجودیکہ اہل شام کا میلان ان کی طرف بہت تھا اور اہل شام ان سے محبت رکھتے تھے کبھی کسی فتنہ میں انہوں نے جنگ نہیں کی حضرت علی کے ساتھ بھی ان کی کسی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے مگر بعد میں حضرت علی کے ساتھ ہو کر نہ لڑنے پر نادم تھے۔

ہمیں قاضی ابو غانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا ابوالمجد عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی علی بن عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی عبداللہ بن اسماعیل بن احمد بن اسماعیل بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالنمر یعنی حارث بن عبدالسلام بن رغبان حمصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوسعید بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسین بن یحییٰ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی کہ جب حضرت ابن عمرؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں دنیا کی کسی بات کی آرزو نہیں پاتا ہاں اس کا مجھے افسوس ہے کہ میں نے گروہ باغی سے قتال کیوں نہ کیا۔ اس کو ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔ اور اس میں ''حضرت علی کے ساتھ مل کر'' کا ذکر کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ کہتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو سوا عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر کے ان کی نسبت مروان بن حکم نے کہا کہ ان سے خلافت کے لئے بیعت کی جائے اور ان سے کہا کہ اہل شام آپ کو (خلیفہ بنانا) چاہتے ہیں حضرت ابن عمر نے کہا پھر میں اہل عراق کے ساتھ کیا معاملہ کروں گا مروان نے کہا اہل عراق سے ہم لڑیں گے حضرت ابن عمر نے کہا واللہ اگر تمام لوگ میری مطیع ہو جائیں صرف فدک کے لوگ رہ جائیں اور مجھے ان سے لڑنا پڑے اور لڑائی میں ان کے ایک آدمی کے مارے جانے کا بھی خیال ہو تو میں ہرگز (خلافت قبول) نہ کروں گا پس انہوں نے (ملتی ہوئی) خلافت کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حج بہت کیا کرتے تھے اور صدقہ بہت دیتے تھے اور اکثر ایک مجلس میں تیس ہزار روپیہ خیرات

کردیتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ
حضرت ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ جب اپنے مال میں سے کوئی چیز ان کو پسند آتی تو اس کو اللہ کی راہ میں دے دیتے تھے ان کے غلاموں کو ان کی یہ عادت معلوم ہوگئی تھی پس اکثر ان میں سے کوئی شخص مسجد آمد ورفت زیادہ کرنے لگتا پس ابن عمر جب اس کو اس اچھے حال میں دیکھتے تو اسے آزاد کردیتے ان کے احباب ان سے کہتے کہ اے ابوعبدالرحمٰن واللہ یہ لوگ آپ کو فریب دیتے ہیں حضرت ابن عمرؓ فرماتے کہ جو شخص ہم کو اللہ کے نام سے فریب دے گا ہم اس کے فریب میں آجائیں گے۔ نافع کہتے تھے ایک مرتبہ دوپہر کے بعد حضرت ابن عمرؓ اپنے ایک اونٹ پر سوار جارہے تھے اس کی رفتار ان کو بہت پسند آئی تو انہوں نے اس کو اسی مقام پر بٹھلادیا اور اس سے اتر پڑے اور فرمایا کہ اے نافع اس سے مہار اور کجاوا اتارلو اور اس کا اشعار کردو اور اس کو جھول پہنادو اور قربانی کے اونٹوں میں اس کو شامل کردو۔ نافع کہتے تھے حضرت ابن عمر کعبہ کے اندر ایک مرتبہ گئے میں نے ان کو سنا وہ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ دنیا یعنی خلافت کی بابت جو میں نے قریش سے مزاحمت نہیں کی اس کا سبب صرف تیرا خوف ہے نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب اس آیت کو پڑھتے الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ ''کیا ابھی ایمان داروں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کا دل یاد خدا سے ڈر جائے۔'' تو روتے یہاں تک روتے روتے بے خود ہوجاتے حضرت ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے البر شئی ھین وجہ طلق و کلام لین ''نیکی آسان چیز ہے۔'' یعنی کشادہ پیشانی اور تمام کلام۔
حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور حضرت ابوبکر' عمر' عثمان' ابوذر' معاذ بن جبل' رافع بن خدیج' ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی ہے اور ان سے ابن عباس اور جابر اور اغر مزنی نے صحابی میں سے اور تابعین میں سے ان کے بیٹوں سالم اور عبداللہ اور حمزہ اور ابوسلمہ اور حمید فرزندان عبدالرحمٰن مصعب بن سعد اور سعید بن مسیب اسلم مولائے حضرت عمر اور نافع مولائے ابن عمر نے اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔
ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن یعقوب معروف بان قفرجل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا محمد بن عبید اللہ بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن ہارون بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہم سے محمد بن سلیمان بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز شراب (کے حکم میں) ہے ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پی لے گا اور اس حال میں مرے گا کہ شراب کا عادی ہوگا تو آخرت میں اس کو شراب نہ ملے گی۔ ابومنصور مسلم بن علی بن محمد سیحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس جھنی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابویعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے رسول اللہؐ نے ایک دن میرا جسم پکڑا اور فرمایا کہ اے عبداللہ دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو پھر مجھ سے فرمایا کہ

اے عبداللہ بن عمر آخرت مین نہ درہم ہوں گے نہ دینار وہاں تو نیکیاں اور بدیاں ہوں گی بس انہیں نیکیوں سے ہر ایک کا بدلہ دلوایا جائے گا۔ (اے ابن عمر) تم دنیا میں اپنے لڑکے سے اپنی برأت نہ کرو ورنہ خدا تم سے برأت کرے گا اور تم کو سب لوگوں کے سامنے فضیحت کرے گا اور جو شخص بوجہ تکبر کے نیا کپڑا پہنے گا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر (عنایت) نہ فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی وفات ۷۳ ہجری میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین ماہ بعد ہوئی حضرت ابن عمر کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اپنے نیزے کی نوک زہر میں بجھائی اور راستے میں حضرت ابن عمر سے بھڑ کر نکلا اور ان کے پیر کی پشت پر وہ نیزہ مار دیا۔ حجاج نے یہ صرف اس سبب سے کیا کہ اس نے ایک دن خطبہ پڑھنا شروع کیا نماز میں دیر ہونے لگی تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ (نماز پڑھ لے ورنہ) آفتاب تیرا منتظر نہ رہے گا حجاج نے کہا میرا دل اس وقت یہ چاہتا تھا کہ میں تمہارا سر اڑا دوں حضرت ابن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے (تو کیا بعید کیونکہ) تو بے وقوف حاکم ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ حج کیا تھا عبدالملک بن مروان نے اسے حکم دیا تھا کہ تو ابن عمر کی اقتدا کر پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تمام مقامات میں یعنی عرفہ وغیرہ میں حجاج سے آگے رہتے تھے یہ بات حجاج پر بہت شاق تھی۔

پس حجاج نے ایک اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ زہر کا بجھایا ہوا حربہ حضرت ابن عمر کو مار دے چنانچہ جب لوگ عرفہ سے چلنے لگے تو اسی اژدھام میں اس نے زہریلا حربہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی پشت پر مار دیا اس زخم سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کئی روز بیمار رہے حجاج ان کی عیادت کو گئے اور اس نے قاتل کا نام پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم اس کو کیا کرو گے حجاج نے کہا خدا مجھے غارت کر دے اگر میں اسے قتل نہ کر دوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ تم ایسا کرو گے تمہیں نے تو اس شخص کو حکم دیا تھا جس نے حربہ مجھے مارا حجاج نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ ایسا نہ کہیے پھر حجاج چلا گیا کئی روز کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی حجاج نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت ابن عمرؓ کی عمر چھیاسی سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں چوراسی سال اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی مقام محصب میں دفن کئے گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ذی طوی میں اور بعض لوگ کہتے ہیں فخ میں اور بعض کا بیان ہے کہ سرف میں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی ولادت بعثت سے ایک سال پہلے ہوئی مگر یہ انہیں لوگوں کے قول کے موافق صحیح ہوسکتا ہے جو نبیؐ کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے دس برس کے ہیں کیونکہ انہوں نے ۷۳ ہجری میں وفات پائی اور ان کی عمر چوراسی برس کی تھی پس ہجرت کے وقت یہ گیارہ برس کے ہوں گے اور بعثت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ہوں گے اسی کی تائید کرتا ہے ان لوگوں کا قول جو کہتے ہیں کہ نبیؐ نے ان کو جنگ احد میں بھی نہیں لیا کیونکہ اس وقت ان کی عمر چودہ برس ہوگی اور غزوۂ احد ۳ ہجری میں ہوا ہے اس حساب سے ہجرت کے وقت ان کی عمر گیارہ برس ہوگی مگر جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیؐ کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے تیرہ برس رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی عمر چوراسی برس کی تھی ان کے حساب سے ان کی ولادت بعثت کے دو برس بعد ہوگی اور جو لوگ ان کی عمر چھیاسی برس کی بیان کرتے ہیں ان کے نزدیک ان کی ولادت عین بعثت کے وقت ہوگی۔ واللہ اعلم

۳۰۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن احوص

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن احوص۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طراد بن محمد زینبی نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ہلال حفار نے حسین بن یحییٰ بن عباس سے انہوں نے حسن بن محمد بن صباح سے انہوں نے عبیدہ بن حمید سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس سواری پر دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو جو شخص جمرہ کو کنکریاں مارے تو اسے چاہیے کہ حذف کی کنکریوں سے مارے اور وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں کنکریاں دیکھیں پھر آپ نے کنکریاں ماریں اور سب لوگوں نے ماریں پھر آپ لوٹ گئے اس کے بعد ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر آئی اس لڑکے کو کچھ بیماری تھی پھر اس عورت نے کہا کہ اے اللہ کے نبیؐ میرا بیٹا یہ ہے پس اسے نبیؐ نے حکم دیا تو وہ ایک خیمہ میں گئی اور وہاں سے پتھر کی ایک لگن لے آئی اس میں پانی تھا حضرت نے اس پانی کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس لگن میں کلی کی اور اس میں دعا پڑھ دی اور یہ پانی اس عورت کو دے دیا اور فرمایا کہ یہ پانی اس لڑکے کو پلانا اور اسی میں اس کو غسل دے دینا سلیمان کی ماں کہتی تھیں کہ میں اس عورت کے پیچھے پیچھے گئی اور میں نے کہا کہ تھوڑا پانی اس میں سے مجھے بھی دو اس نے کہا لے لو تو میں نے ایک چلو بھر کر لے لیا اور میں نے وہ پانی اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا پس عبداللہ نے بڑی عمر پائی اور جس قدر اللہ نے چاہا ان سے نیکیاں ظہور میں آئیں وہ یہ بھی کہتی تھیں کہ میں اس عورت سے پھر ملی تو اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا لڑکا صحت پا گیا اور وہ ایسا اچھا لڑکا ہے کہ اس سے بہتر کوئی اور لڑکا نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۸۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن بجرہ

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن بجرہ بن خلف بن صداد بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قریشی عدوی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں کیا ہے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ ان کا خاندان یمن میں ہے ان کے گھرانے کو بجرہ بن عبداللہ بن قرط نے متبنیٰ بنایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۸۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو جمحی

حضرت عبداللہؓ بن عمرو جمحی، مدنی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ اپنی موچھیں اور ناخنوں کو جمعہ کے دن ترشواتے تھے اس کی سند میں کچھ کلام ہے۔ ان سے ابراہیم بن قدامہ نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی۔ ان کی کنیت ابوجابر ہے بوجہ اس کے جابر بن عبداللہ ان کے بیٹے تھے۔ یہ عبداللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوۂ بدر میں بھی شریک تھے اور بنی سلمہ کے نقیب تھے یہ بھی اور براء بن معرور بھی۔ ان کو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر اور احد میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاول بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور بن ابی عاصم یعنی فضیل بن یحییٰ فضیلی نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی شریح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم منیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میرے والد احد کے دن شہید ہوئے میں ان کی نعش کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان کے اعضا کاٹ ڈالے گئے ہیں اور ان کا منہ چھپا ہوا ہے پس میں رونے لگا سب لوگ مجھے رونے سے منع کرتے تھے مگر رسول اللہؐ مجھے منع نہ کرتے تھے پھر فاطمہ بنت عمرو یعنی میری پھوپھی رونے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روؤ یا نہ روؤ ان پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے جب تک کہ تم نے اٹھایا۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ بن حسین بن فرحان نے خبر دی اجازتاً۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن محمد ابن حارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالشیخ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین حذاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ابراہیم بن بشیر بن فاکہ انصاری نے بیان کیا کہ انہوں نے طلحہ بن خراش انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ کیا وجہ ہے میں تم کو اس وقت افسردہ اور غمگین دیکھتا ہوں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے قرض چھوڑا ہے اور اہل وعیال ہیں حضرت نے فرمایا اچھا میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں اللہ تعالیٰ جب کسی سے بات کرتا ہے تو پردہ کے پیچھے سے مگر اس نے تمہارے والد سے بالمواجہ باتیں کی اور فرمایا کہ اے میرے بندے مجھ سے کچھ مانگ میں تجھے دوں گا تو تمہارے والد نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ مجھے دنیا میں پھر واپس بھیج تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات تو میں کر چکا ہوں کہ لوگ دنیا میں دوبارہ نہ بھیجے جائیں گے تو تمہارے والد نے کہا کہ اے میرے پروردگار۔ میرے پیچھے والوں کو اس کی خبر پہنچا دے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبل اللہ امواتا بل احیاء ''جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔''

جب یہ غزوۂ احد میں جانے لگے تو انہوں نے اپنے بیٹے جابر کو بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ شہید ہوں گے ان میں میں ہوں گا اور خدا کی قسم میں اپنے بعد سوا ذات اقدس رسول اللہ ﷺ کے تم سے زیادہ کسی کو عزیز نہیں چھوڑتا مجھ پر کچھ قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا حضرت جابر کہتے تھے کہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے کافروں نے ان کی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے میرے والد اور عمرو بن جموح ایک ہی قبر میں مدفون کئے گئے نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرو کیونکہ یہ دونوں دنیا میں باہم بہت خالص محبت رکھتے تھے عمرو (مذکور) ان عبداللہ کے بہنوئی بھی تھے یعنی ہند بنت عمرو بن حرام کے شوہر تھے۔

حضرت جابر کہتے تھے میں نے چھ مہینے کے بعد اپنے والد کے لئے نئی قبر کھودی اور پرانی قبر سے ان کو نئی قبر میں لایا۔ میں نے ان کے جسم میں کسی قسم کا تغیر نہیں دیکھا سوا اس کے کہ ان کی ڈاڑھی کے چند بالوں میں مٹی لگ گئی تھی۔ ہمیں ابوالحرم یعنی بن زیان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ تک خبر دی وہ مالک سے وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت کرتے تھے کہ ان کو یہ خبر ملی کہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو بن حرام جو دونوں انصاری سلمی تھے سیل نے ان دونوں کی قبر کھول دی تھی یہ دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے اور دونوں احد کے دن شہید ہوئے تھے ان دونوں کی نعشیں ان کی قبروں سے

نکالی گئیں تا کہ جگہ بدل دی جائے۔ پس دیکھا گیا کہ ذرا بھی تغیر ان کے جسم میں نہیں آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان دونوں کی وفات کل ہوئی ہے ان دونوں میں سے کسی نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا اور اسی حالت میں وہ دفن کر دیئے گئے تھے پس ان کا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اور پھر چھوڑا گیا تو وہیں پہنچ گیا جہاں تھا۔ غزوۂ احد کو اس وقت چھیالیس برس گزر چکے تھے حضرت عبداللہ کو اسامہ اعور بن عبید نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان ابن عبد شمس نے انہیں قتل کیا تھا جو ابو اعور سلمی کا باپ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۰۸۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حزم

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حزم انصاری۔ عمارہ بن عمرو بن حزم کے بھائی ہیں ان کا ذکر مغازی میں آتا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۸۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حضرمی

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حضرمی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۸۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حلحلہ

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حلحلہ۔ ان کا ذکر لوگوں نے صحابہ میں کیا ہے مگر یہ غلطی ہے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن حلحلہ نے اپنے والد سے اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے یہ دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن زید الہالی

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن زید بن تحمر بن عوثبان بن عمرو بن مالک بن تیہان الہانی۔ نبی ﷺ کے حضور میں گئے تھے حضرت نے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا عبدالعزیٰ حضرت نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۰۸۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن طفیل

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن طفیل (ملقب بہ) ذی النور۔ ازدی ہیں دوسی ہیں ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ حسن بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ یہ مسلمانوں کے شہسواروں میں تھے اور بہت جفاکش اور بزرگ تھے غزوۂ جناد میں ۱۳ ہجری میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۰۹۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن عاص

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئی قریشی سہمی۔ کنیت ان کی ابو محمد اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو عبدالرحمٰن ہے ان کی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج سہمی ہیں اپنے والد سے بارہ برس چھوٹے تھے اور اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے بڑے فاضل و عالم تھے قرآن پڑھا تھا اور کتب سابقہ بھی پڑھی تھیں۔

انہوں نے نبیؐ سے اجازت مانگی تھی کہ میں آپ کی حدیثیں لکھا کروں گا حضرت نے انہیں اجازت دی تھی پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں جو کچھ آپ سے سنوں لکھ لیا کروں خواہ خوشی کی حالت میں آپ فرمائیں یا ناخوشی کی حالت میں آپ نے فرمایا ہاں میں جو کچھ کہتا ہوں وہ حق ہی ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کی احادیث کا مجھ سے زیادہ حافظ کوئی نہ تھا سوا عبداللہ بن عمرو بن عاص کے مگر وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ حضرت عبداللہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کی حدیث کے ہزار احکام حفظ کر لئے تھے۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید بن اسباط بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے مطرف سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں حضرت نے فرمایا ایک مہینے میں عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو تم بیس دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو تم پندرہ دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو تم دس دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو حضرت نے فرمایا پانچ دن میں میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں مگر اس سے آگے حضرت نے مجھے اجازت نہ دی۔

مجاہد کہتے تھے (ایک دن) حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا میں نے ان کے بستر کے نیچے سے ایک کتاب اٹھائی تو انہوں نے مجھے روکا میں نے کہا کہ آپ مجھ سے کبھی کسی چیز کے دینے سے انکار نہ کرتے تھے (آج یہ کیا بات ہے) تو انہوں نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ میں وہ حدیثیں ہیں جو میں نے بلاواسطہ خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں (اس لئے یہ صحیفہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے) اگر میرے پاس یہ صحیفہ اور کتاب اللہ اور مقام وہط رہ جائے تو مجھے کچھ پروا نہیں چاہیے دنیا کی جو حالت ہو جائے وہط ان کی ایک زمین کا نام ہے یہ اس میں زراعت کیا کرتے تھے۔ عبداللہ کہا کرتے تھے کہ جو نیکی میں آج کروں وہ مجھے بہ نسبت اس کے زیادہ مرغوب ہے کہ اس سے دونی نیکی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کی ہو اس لئے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم کو صرف آخرت کا غم تھا دنیا کا غم بالکل نہ تھا اور آج دنیا ہماری طرف جھک پڑی ہے یہ عبداللہ اپنے والد کے ہمراہ فتح شام میں شریک تھے اور غزوۂ یرموک میں ان کے والد کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اپنے والد کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور اس جنگ میں میمنہ لشکر کے سردار یہی تھے ان سے ان کے والد نے کہا کہ اے عبداللہ نکلو اور لڑو انہوں نے کہا اے میرے باپ کیا آپ مجھ کو لڑنے کا حکم دیتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ مجھ سے اس بارے میں عہد لے چکے ہیں ان کے والد نے کہا اے عبداللہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دلاتا ہوں بتاؤ آخیر میں تم سے رسول اللہ ﷺ نے یہ عہد لیا تھا یا نہیں کہ تمہارا ہاتھ پکڑ کے آپ میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو عبداللہ نے کہا ہاں یہ عہد لیا تھا تو ان کے والد نے کہا اچھا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ اور لڑو پس یہ (مجبور ہوکر) صف سے باہر نکلے اور لڑے اس وقت ان کے ہاتھ میں دو تلواریں تھیں بعد اس کے یہ بہت نادم ہوئے اور کہتے تھے مجھے صفین سے کیا مطلب تھا میں مسلمانوں سے کیوں لڑا کاش میں اس سے بیس برس پہلے مر چکا ہوتا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اپنے والد کے حکم سے جنگ صفین میں

شریک ہوئے تھے مگر لڑے نہیں ابن ابی ملیکہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو کہتے تھے آگاہ رہو خدا کی قسم میں نے نہ کوئی نیزہ چلایا نہ تلوار ماری نہ تیر مارا اور مجھ سے زیادہ کوئی شخص اس لڑائی میں محنت کرنے والا نہ سمجھا جاتا تھا۔

حالانکہ میں نے یہ باتیں کچھ بھی نہیں کیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا یہ کہتے تھے کہ میں لوگوں کے ساتھ ایک منزل یا دو منزل تک گیا تھا۔ ہمیں قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی ہمیں خبر دی میرے والد نے انہیں خبر دی وہ ابوالقاسم سمرقندی نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی وہ ابوالحسین بن نقور نے یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بن ہاشم نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مسجد رسول اللہ ﷺ میں ایک حلقہ اندر بیٹھا تھا جس میں ابو سعید خدری اور عبداللہ بن عمرو بھی تھے اسی حالت میں حضرت حسین بن علی ہماری طرف سے ہو کر نکلے اور انہوں نے سلام کیا لوگوں نے سلام کا جواب دیا مگر عبداللہ چپ رہے یہاں تک کہ جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد اس کے ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آسمان والوں کے نزدیک روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب کون ہے ہم لوگوں نے کہا ہاں بتایئے تو انہوں نے کہا یہی شخص جو ابھی گیا (یعنی حسین بن علی مگر افسوس) جنگ صفین کے بعد سے انہوں نے مجھ سے ترک کلام کر دیا ہے اور یہ بات کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائیں مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ حضرت ابو سعید نے کہا کہ آپ ان سے معذرت کیوں نہیں کرتے حضرت عبداللہ نے کہا میں اس کے لئے تیار ہوں پس دونوں نے یہ صلاح کی کہ کل صبح کو ان کے پاس چلیں گے۔

چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ گیا حضرت ابو سعید نے اجازت مانگی حضرت حسین نے ان کو اجازت دے دی پھر انہوں نے حضرت عبداللہ کے لئے اجازت طلب کی اور برابر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت حسین نے ان کو بھی اجازت دی پس جب وہ بھی اندر گئے تو حضرت ابو سعید نے کہا کہ اے فرزند رسول اللہ کل جب آپ ہماری طرف گئے تو عبداللہ بن عمرو نے یہ بات کہی تھی حضرت حسین نے کہا اے عبداللہ کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ میں آسمان والوں کے نزدیک روئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہوں حضرت عبداللہ نے کہا ہاں قسم رب کعبہ کی حضرت حسین نے کہا پھر کیوں تم مجھ سے اور میرے والد سے صفین میں لڑے حالانکہ خدا کی قسم میرے والد مجھ سے بہتر تھے حضرت عبداللہ نے کہا ہاں (بے شک میں لڑا اس کا سبب یہ ہے کہ ایک مرتبہ) عمرو نے رسول اللہؐ سے میری شکایت کی اور کہا یا رسول اللہؐ عبداللہ رات بھر نماز پڑھتا ہے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اے عبداللہ کچھ دیر نماز پڑھو اور کچھ دیر سو رہو کسی دن روزہ رکھو کسی دن نہ رکھو اور عمرو کی اطاعت کیا کرو پس جب صفین کا دن آیا تو عمرو نے مجھے قسم دلائی اس مجبوری میں میں لڑنے کے لئے آیا مگر خدا کی قسم میں نے تلوار میان سے نکالی اور نہ نیزہ چلایا اور نہ تیر مارا حضرت حسین نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ حضرت عبداللہ کی وفات ۶۳ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۵ ہجری میں بمقام مصر اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۶۷ ہجری میں بمقام مکہ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ۵۵ ہجری میں بمقام طائف اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۶۸ ہجری میں اور بعض کہتے ہیں ۶۰ ہجری میں اور بعض کہتے ہیں ۷۳ ہجری

ہیں۔ان کی عمر بہتر سال کی تھی اور بعض کہتے ہیں بانوے سال کی یہ شک ابن بکیر کو ہوگیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۹۱۔حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عوف

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عوف۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو گرفتار کرنے گئے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے (اس کا قصہ یہ ہے کہ قبیلہ عرنیہ کے کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں مقیم ہوئے آب وہوا کی ناموافقت سے بیمار ہوگئے رسول اللہ نے انہیں کچھ اونٹ دیئے کہ ان کا دودھ پیو چنانچہ وہ اچھے ہوگئے پھر انہوں نے اسلام سے انحراف کیا اور چرواہے کو مارڈالا اور اونٹوں کو بھگالے گئے۔) کو قتل کیا تھا۔ یہ واقدی کا بیان ہے۔

۳۰۹۲۔حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن قیس

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ابی کے والد ہیں اور ابن ام حرام کے ساتھ مشہور ہیں حضرت انس بن مالک کے خالہ زاد بھائی ہیں ان کی والدہ ام حرام بنت ملحان ہیں جو حضرت عبادہ بن صامت کی بی بی تھی پس یہ حضرت عبادہ کے ربیب ہوئے۔انہوں نے بہت بڑی عمر پائی تھی یہاں تک کہ ان سے ابراہیم ابن ابی عبلہ نے روایت کی ہے۔ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کثیر بن مروان یعنی ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن ام حرام انصاری کو دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی ان کے جسم پر ایک خاکی رنگ کا سوتی کپڑا تھا۔کثیر کا خیال ہے کہ سوتی چادر مراد ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۹۳۔حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن لویم

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن لویم۔بعض لوگ ان کو عبداللہ بن عامر کہتے ہیں ان کا شمار صحابہ میں ہے مسعر نے عبید بن حسن سے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے دو آدمیوں سے جن میں سے ایک شخص قبیلہ مزینہ کے تھے اور ایک دوسرے سے روایت کرتے تھے ان میں سے ایک کا نام عبداللہ بن عمرو بن لویم تھا اور دوسرے کا غالب بن ابجر مسعر کہتے تھے میں سمجھتا ہوں غالب وہی شخص ہیں جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ اب میرے پاس سوائے گدھوں کے اور کوئی مال باقی نہیں رہا آپ نے فرمایا ان میں جو فربہ ہوں وہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو اس لئے کہ میں نجاست کھانے والے جانوروں کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی صحابی ہیں۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی ابن ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ صحابی ہیں ابو حاتم نے کہا ہے کہ میں ان کو نہیں پہچانتا اور عسکری نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جس کو مسعر نے عبید بن حسن نے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابن معقل سے روایت کی ہے اور انہوں نے مزنی قبیلہ کے دو آدمیوں سے رویت کی ہے جو شروع تذکرہ میں بیان ہو چکی وہ ان دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اور یہی صحیح ہے صرف دادا کے نام میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

۳۰۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو ابوہریرہ

حضرت عبداللہؓ بن عمرو۔ کنیت ابوہریرہ واقدی نے یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ ۵۹ ہجری میں بعمر اٹھاون سال وفات پائی مقام ذوالحلیفہ میں رہتے تھے ان کا ایک گھر مدینہ میں تھا جس کو انہوں نے اپنے غلاموں پر خیرات کر دیا تھا کنیت کے بابوں میں ان کا حال پھر بیان کیا جائے گا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے حضر ابوہریرہ کے نام میں قریب قریب بیس اختلاف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن ہلال

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن ہلال اور بعض لوگ ان کو ابن شرحبیل کہتے ہیں۔ مزنی ہیں۔ یہ علقمہ اور بکر کے والد ہیں یہ بھی ان رونے والوں میں تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ. الایۃ** ''اور ان لوگوں پر کچھ الزام نہیں جو (اے نبی) تمہارے پاس سواری مانگنے کو آئیں اور تم کہہ دو کہ میرے پاس سواری نہیں۔'' یہ لوگ چھ آدمی تھے ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے اور ابن بریدہ نے روایت کی ہے صحابی ہیں اور روایت حدیث بھی کرتے ہیں ان کے بیٹے اہل بصرہ کے بڑے لوگوں میں تھے مشہور تھا کہ حسن بصری بوڑھوں میں ہیں اور بکر جوانوں میں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے محمد بن فضاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علقمہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے مسلمانوں کے رائج کئے ہوئے سکہ کے لئے بے ضرورت توڑنے سے۔ ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اس میں شوربا زیادہ کر دے۔ (تاکہ بہت سے لوگ اس میں شریک ہو سکیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن وہب

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن وہب۔ بن ثعلبہ بن وقش بن ثعلبہ۔ بن طریف۔ بن خزرج بن ساعدہ۔ انصاری خزرجی ثم الساعدی۔ ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو احد کے دن قبیلہ بنی ساعدہ سے شہید ہوئے عبداللہ بن عمرو کا نام بھی لکھا ہے اور ابن اسحٰق نے طریف تک ان کا نسب بھی بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ طریف کی جس قدر اولاد ہے وہ سعد بن معاذ کے گروہ میں شامل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ یہ عبداللہ سعد بن معاذ کے گروہ سے تھے جو روایت ہم نے بواسطہ یونس کے ابن اسحٰق سے نقل کی ہے۔ اس میں بھی اسی طرح ہے مگر یہ غلط ہے صحیح یہ ہے وہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں اس وجہ سے کہ سعد بن معاذ تو قبیلہ اوس سے ہیں اور بنی طریف قبیلہ ساعدہ سے ہیں جو خزرج کی شاخ ہے اور بنی ساعدہ کی شاخ ہے قبیلہ سعد بن عبادہ کی۔ میں نے یہ عبارت ابن مندہ اور ابوعمر کے کئی صحیح نسخوں میں دیکھی ہے پس یہ کاتب کی غلطی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

تعجب ہے یونس سے کہ وہ باوجودیکہ ان کو خزرج سے کہتے ہیں پھر بنی ساعدہ میں بھی داخل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی طریف سے عبداللہ بن وہب بن عمرو ہیں جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہیں۔ پس یہ درآں حالیکہ اوس سے ہیں سعد بن معاذ کے گروہ سے جو

قبیلہ خزرج کی شاخ ہے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ یونس نے اس روایت میں ابن اسحاق عبدالملک بن ہشام اور سلمہ اور ابراہیم بن سعد کی مخالفت کی ہے ان سب لوگوں نے ابن ہشام سے روایت کی ہے کہ یہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں یہی صحیح ہے۔

۳۰۹۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن وقدان

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود عامری معروف بہ ابن سعدی۔ ان کا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام میں گزر چکا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۰۹۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو یشکری

حضرت عبداللہؓ بن عمرو یشکری۔ ان کا نام اعوس تھا جیسا کہ ابن شاہین نے اس کو ذکر کیا ہے۔ ابوسنان حنفی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی زکوۃ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کی وہ قبیلہ یشکر سے تھا اس قبیلہ کی زکوۃ لے کر اعوس بن عمرو آئے تھے حضرت نے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا میں اعوس بن عمرو ہوں حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۹۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر شجعی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر اشجعی۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص باغی ہو جائے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔ اس میں آپ نے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۰۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر خطمی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر خطمی۔ قبیلہ بنی خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی خطمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے نابینا تھے مگر باوجود نابینا ہونے کے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے۔ بنی خطمہ کی مسجد میں امامت انہی کے متعلق تھی۔ جریر نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں بنی خطمہ کا امام تھا اور ابومعاویہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انہوں نے عدی بن عمیرہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر سدوسی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر سدوسی۔ صحابی ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے تھے۔ عمرو بن سفیان بن عبداللہ بن عمیر سدوسی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک ظرف رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے تھے جس میں نبیؐ نے منہ دھویا تھا اور اسی پانی میں کلی کی تھی اور دونوں ہاتھ دھوئے تھے پھر آپ نے ظرف کو بھر دیا اور فرمایا کہ راستے میں جہاں کہیں تم کو پانی ملے اس ظرف کو بھر لیا کرنا پھر جب اپنے شہر میں پہنچنا تو ایک مقام پر اس پانی کو چھڑک لینا اور اس مقام کو مسجد بنا لینا یہ کہتے تھے کہ ایسا ہی ہوا لوگوں نے اس مقام کو مسجد بنا لیا اور میں نے اس مسجد میں نماز پڑھائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر بن عدی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری بالاتفاق غزوۂ بدر میں شریک تھے ابوعمر نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو خدری قرار دیا ہے قبیلہ بنی خدرہ بن عوف سے خدرہ اور خدارہ دونوں بھائی تھے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عمیر بن حارثہ بن ثعلبہ بن خلاس بن امیہ بن خدارہ کے عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عروہ نے ان کو عبداللہ بن عرفطہ بیان کیا ہے مگر ہم نے جو مغازی کی کتابوں میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ خدارہ سے ہیں بزیادت الف نہ خدرہ سے یہی صحیح ہے مگر ابن مندہ نے جو عروہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے دوسرے مقام پر ان کو عبداللہ بن عرفطہ لکھا ہے تو شک نہیں کہ ابن مندہ کا یہ خیال ہے کہ انہیں عبداللہ بن عدی کے والد کا نام بعض لوگوں نے عرفطہ بیان کیا ہے حالانکہ یہ دو شخص ہیں دونوں بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا خاندان بنی خدارہ سے تمیم بن یعار بن قیس اور عبداللہ بن عمیر اور زید بن مرار بن قیس اور عبداللہ بن عرفطہ کل چار آدمی تھے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو شخص ہیں واللہ اعلم۔ اور لوگوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے ہے پھر ابن اسحٰق نے بنی ابجر کے لوگوں کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بھی بنی خدارہ کی شاخ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر لیثی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر بن قتادہ لیثی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں بنی خطمہ کے امام تھے حالانکہ نابینا تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد بھی کرتے تھے باوجودیکہ نابینا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ عبداللہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے ہوں کیونکہ بنی خطمہ انصار کا خاندان ہے اور انصار بنی لیث نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول ابوموسیٰ کا تھا ان عبداللہ بن عمیر خطمی کو ابن مندہ نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح ابوموسیٰ نے ذکر کیا جیسا کہ اس تذکرے سے پہلے گزر چکا اور انہوں نے اس حدیث کو بواسطہ جریر کے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے پس میں نہیں سمجھا کہ ابوموسیٰ نے کیوں استدراک کیا اگر اس وجہ سے استدراک کیا کہ ان کے نسب میں قتادہ کا لفظ زیادہ آیا ہے تو اس بنا پر استدراک نہیں کرنا چاہیے اور اگر اس وجہ سے استدراک کیا کہ ان کو بعض لوگوں نے لیثی کہہ دیا ہے تو یہ کہنے والے کی غلطی ہے اگر ہر غلطی کے سبب سے استدراک کیا جائے تو استدراک کی کوئی حد نہ رہے گی خصوصاً ہمارے اس زمانہ میں جبکہ جہل غالب ہو گیا ہے خلاصہ یہ کہ استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے شخص ہوں (نہایت تعجب انگیز بات ہے) اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ لیثی نہیں ہیں کیونکہ خطمہ انصار کا قبیلہ ہے اور انصار خاندان ازد سے ہیں جو اہل

یمن ہیں اور لیث کنانہ کے خاندان سے ہیں اور کنانہ مصر کی شاخ ہے شاید لیثی کا لفظ غلطی کا تب سے ہو یا کا تب سے لیثی کے بعد کچھ تذکرہ انصاری کا چھوٹ گیا جس سے بعض لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث لیثی کی ہے حالانکہ ان کی نہیں ہے۔ واللہ اعلم اور حدیث میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ یہ بنی خطمہ کی امامت کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بھی خطمی ہیں کیونکہ امام ہر قبیلہ کا اسی قبیلہ سے ہوتا ہے کیونکہ عرب کی طبیعتیں اس بات سے بہت متنفر تھیں کہ قبیلہ کا امام ایسا شخص ہو جو اس قبیلہ سے نہ ہو۔ واللہ اعلم

۳۱۰۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیرہ

حضرت عبداللہؓ بن عمیرہ۔ بزیادت ہا۔ زمانہ جاہلیت کو پایا تھا۔ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے روح نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے روایت کی ہے جو زمانہ جاہلیت میں اعشی (شاعر) کو پکڑا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عمیرہ ہے بفتح عین ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ انہوں نے جریر وغیرہ سے روایت کی ہے اور ان سے سماک بن حرب نے روایت کی ہے اور ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ میں عبداللہ بن عمیر کو نہیں جانتا میں صرف عمیرہ بن زیاد کندی کو جانتا ہوں انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے یہ عبداللہ ان کے بیٹے ہوں تو خیر ورنہ میں ان کو نہیں جانتا۔

۳۱۰۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عنبہ

حضرت عبداللہؓ بن عنبہ۔ کنیت ان کی ابوعنبہ خولانی۔ طبرانی نے معجم میں ان کا نام ذکر کیا ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے حمص میں رہتے تھے ان سے محمد بن زیاد الالہانی نے اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے احادیث سنی ہیں اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ جراح بن ملیح بہرانی نے بکر بن زرعہ خولانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابوعنبہ خولانی سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے اور زمانہ جاہلیت میں خون کا بھی استعمال کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے دین (کے باغ) میں پودے لگائے اور ان کو اپنی طاعت کے کام میں لگایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۰۶۔ حضرت عبداللہؓ بن غنمہ مزنی

حضرت عبداللہؓ بن غنمہ مزنی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ محمد بن عمر واقدی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسکندریہ کی دوسری فتح میں شریک تھے صحابہ میں ان کا ذکر آیا جاتا ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۰۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عوسجہ بجلی

حضرت عبداللہؓ بن عوسجہ بجلی۔ ثم العرنی۔ رسول اللہ نے ان کو اپنا خط دے کر بنی حارثہ بن عمرو بن قریط کی طرف بھیجا تھا ان کو آپؐ نے اسلام کی دعوت دی تھی انہوں نے ان سے خط کو لے لیا اور اسے دھو کر اپنے ڈول میں پیوند لگالیا اور رسول اللہ ﷺ کے

پاس اس کا جواب بھیجنے سے بھی انکار کر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل سلب کر لی ہے چنانچہ اس قبیلہ کے لوگ اب تک بیوقوف اور مخبوط الحواس ہوتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۰۸۔حضرت عبداللہؓ بن عوف

حضرت عبداللہؓ بن عوف۔انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس شیرازی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء نے اپنی کتاب میں اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے حماد بن ہارون سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے جبلہ بن عطیہ سے انہوں نے عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ایمان یمن میں ہے محمود بن ابراہیم بن سمیع نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہیں شام کے رہنے والے تیسرے طبقے سے ہیں عمر بن عبدالعزیز کے عامل تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۰۹۔حضرت عبداللہؓ بن عوف اشج

حضرت عبداللہؓ بن عوف اشج۔وفود میں سے ہیں۔بصرہ میں رہتے تھے یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۱۰۔حضرت عبداللہؓ بن عوف بن عبدعوف

حضرت عبداللہؓ بن عوف بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ۔عبدالرحمٰن بن عوف کے بھائی ہیں ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی اسود فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ان کا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا۔زبیر نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عوف نے ہجرت نہیں کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۱۱۔حضرت عبداللہؓ بن ابی عوف بن عویف

حضرت عبداللہؓ بن ابی عوف بن عویف بن مالک بن کیسان بن ثعلبہ بن عمرو بن یشکر بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی۔ان کا نام عبدشمس تھا۔نبی ﷺ کے حضور میں جب یہ گئے تو آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۳۱۱۲۔حضرت عبداللہؓ بن عویم

حضرت عبداللہؓ بن عویم بن ساعدہ انصاری۔ان کا نسب ان کے والد کے نام میں ذکر کیا جائے گا ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔محمد بن عباد نے عبدالرحمٰن بن سالم بن عبداللہ بن عویم بن ساعدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے اپنی تمام مخلوق سے منتخب کیا اور میرے لئے اصحاب منتخب کئے ان میں سے میرے وزیر انصار بنائے پس جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔اس حدیث کو جماعت محدثین نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سالم بن عبدالرحمٰن بن عویم

بن ساعدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۱۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عیاش

حضرت عبداللہؓ بن عیاش بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ قریشی مخزومی ہیں۔ سر زمین حبش میں پیدا ہوئے تھے کنیت ان کی ابوالحارث ہے ان کی والدہ اسماء بنت مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل تمیمہ ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ سے بھی روایت کی ہے نبیؐ سے جو ان کی روایتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس کو ان سے عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ آل ابی ربیعہ کے کسی گھر میں تشریف لے گئے یا تو کسی مریض کی عیادت کے لئے یا اور کسی کام کے لئے آپ سے اسما بنت مخربہ تمیمہ نے جو عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھیں کہا کہ یا رسول اللہ آپ ہمیں کچھ نصیحت کیوں نہیں فرماتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام جلاس اپنی بہن (مومنہ) کے ساتھ وہی معاملہ کرو جس کو تم اپنے ساتھ کیا جانا پسند کرتے اسی حالت میں عیاش کا ایک بچہ نبیؐ کے حضور میں لایا گیا ام جلاس پہلے سے اس بچہ کی بیماری کا حال رسول اللہؐ سے عرض کر چکی تھیں۔

پس آپ نے اس بچہ کو لے لیا اور کچھ پڑھ کر اس پر پھوکا اور کچھ لعاب دہن بھی اس پر ڈالا بچہ نے (جو یہ دیکھا تو نا سمجھی سے اس نے) بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوکنا شروع کیا گھر والے اس بچہ کو ڈانٹنے لگے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ڈانٹنے سے منع کرتے تھے ان سے بکر بن محمد بن عمرو بن خرم نے اور نافع مولائی ابن عمر وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس سند میں جس اسماء کا ذکر ہے یہ ابو جہل کی ماں تھی اسلام نہیں لائی اس کا ذکر اس کے بیٹے عیاش کے نام میں آئے گا اور ان اسماء بنت مخربہ کا بھی ذکر ہو گا جو ان عبداللہ کی ماں تھیں۔ اسماء بنت سلامہ بن مخزبہ کے نام میں کیونکہ عبداللہ کی والدہ اسماء بنت مخربہ کی والدہ ابو جہل کی بھتیجی تھیں بعض لوگوں نے ان کو دادا کی طرف منسوب کیا ہے اس وجہ سے لوگوں کو غلطی ہوئی واللہ اعلم۔

۳۱۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن غالب

حضرت عبداللہؓ بن غالب لیثی۔ کبار صحابہ سے ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ۲ ہجری میں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۱۵۔ حضرت عبداللہؓ بن غسیل

حضرت عبداللہؓ بن غسیل۔ مجہول شخص ہیں۔ ان سے عامر بن عبدالاسود نے روایت کی ہے ان کا شمار بصرہ کے بدویوں میں ہے۔ عبدالرحمٰن بن حکم بن برا بن قبیصہ ثقفی نے اپنے والد سے انہوں نے عامر بن عبدالاسود عبقسی سے انہوں نے عبداللہ بن غسیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ آپ کا گزر حضرت عباس پر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے چچا اپنے لڑکوں کو میرے پیچھے لئے ہوئے چلے آؤ چنانچہ وہ اپنے چھ لڑکوں کو ساتھ لے کے چلے فضل اور عبداللہ

اور عبید اللہ، قثم، معبد اور عبدالرحمٰن۔ پس رسول اللہؐ نے انہیں ایک گھر میں داخل کیا اور ایک سیاہ چادر جس میں سرخ دھاریاں تھیں ان لوگوں پر ڈال دی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میری عزت ہیں تو ان کو آگ میں چھپالے جس طرح میں نے ان کو اس کملی سے چھپایا پس گھر میں جس قدر در و دیوار تھے سب سے آمین کی آواز آنے لگی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر انصاری کو ابن غسیل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے والد حنظلہ احد کے دن جب شہید ہوئے تو نبیؐ نے فرمایا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں۔ لہٰذا ان کے بیٹے کو ابن الغسیل کہتے ہیں۔ یہ بھی صحابی ہیں۔

۳۱۱۶۔ حضرت عبداللہؓ غفاری

حضرت عبداللہؓ غفاری۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ لکھا ہے مگر انہوں نے صرف نام لکھ کر چھوڑ دیا ہے۔

۳۱۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن غنام

حضرت عبداللہؓ بن غنام بن اوس بن مالک بن بیاضہ انصاری بیاضی، صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن حسان نے اور اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے عبداللہ بن غنام سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہہ لیا کرے (اللھم ما اصبح بی من نعمة فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر) تو یقیناً اس نے اس دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جو شخص شام کو یہ کہہ لیا کرے تو یقیناً اس نے رات شکر ادا کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویوں نے ان کے تذکرہ میں غلطی کی ہے چنانچہ ابن وہب سے ان کا نام عبداللہ بن عباس مروی ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام ہی نہیں ذکر کیا صرف ابن غنام ہی لکھ دیا ہے چنانچہ حدیث مذکورہ بالا ابن مندہ نے بواسطہ یحییٰ بن صالح وحاظی اور عبداللہ بن مسلمہ نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ اس کو ابن غنام سے روایت کرتے تھے اور ان کا نام ذکر نہیں کیا۔

۳۱۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن فضالہ لیثی

حضرت عبداللہؓ بن فضالہ لیثی۔ کنیت ان کی ابو عائشہ ہے۔ ان سے روایت ہے کہ یہ کہتے تھے میں زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوا تھا۔ میرے والد نے میرے عقیقہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا تھا مگر سند اس حدیث کی صحیح نہیں ہے اس میں اختلاف ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یا نہیں مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی حرب بن ابو الاسود سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے کہ وہ حضور کے پاس آئے تھے اور اس کو روایت کیا ہے خالد واسطی اور زہیر بن اسحاق نے داؤد سے انہوں نے ابو حرب سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کا شمار تابعین میں ہے بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے خلیفہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن فضالہ بصرہ کے قاضی تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جس قدر حدیثیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہیں وہ محدثین کے نزدیک مرسل ہیں باوجود کہ وہ نبی کے حضور میں گئے تھے ان کے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ان کا تذکرہ

انشاء اللہ تعالیٰ فضالہ کے نام میں آئے گا۔

۳۱۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن فضالہ مزنی

حضرت عبداللہؓ بن فضالہ مزنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ ہیں۔ ابراہیم بن جعفر نے عبداللہ بن سلمہ جبیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن مرہ جہنی اور عبداللہ بن فضالہ مزنی سے جو دونوں صحابی تھے اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت کی ہے کہ یہ سب لوگ کہتے تھے سب سے پہلے علی بن ابی طالب اسلام [1] لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۲۰۔ حضرت عبداللہؓ (ابوقابوس)

حضرت عبداللہؓ۔ کنیت ابوقابوس ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام مخارق ہے سماک نے قابوس بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عباس کی بیوی ام الفضل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یارسول اللہ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا کہ تم اس کو (اپنے بیٹے) قثم کے ساتھ دودھ پلاؤ گی (چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا) پھر وہ اس بچہ کو لے کر رسول اللہ کے پاس آئیں اس بچے نے حضرت کے اوپر پیشاب کردیا ام فضل نے اس بچہ کو (آہستہ سے) مارا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے میرے بیٹے کو تکلیف دی پھر فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیے۔ اس روایت میں یہ نہیں ذکر ہوا کہ یہ لڑکا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۲۱۔ حضرت عبداللہؓ بن قارب

حضرت عبداللہؓ بن قارب۔ کنیت ابووہب ثقفی۔ اور بعض لوگ ان کو ابن مارب کہتے ہیں ان سے ان کے بیٹے وہب نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ہمراہ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک سر منڈوانے [2] والوں پر رحم کرے پس ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے پس آپ نے اور دوسری یا تیسری مرتبہ بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا کی ان کے بارے میں جو اختلافات ہیں وہ ان کے والد قارب کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن قداد

حضرت عبداللہؓ بن قداد حارثی۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو قبیلہ بنی حارث بن کعب سے خالد بن ولید کے ہمراہ رسول اللہؐ کے حضور آئے تھے۔ بعض لوگوں نے ان کو عبداللہ بن قریط بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ اپنے مقام کیا جائے گا۔

۳۱۲۳۔ حضرت عبداللہؓ بن قدامہ

حضرت عبداللہؓ بن قدامہ سعدی۔ وقاص بن قدامہ کے بھائی ہیں ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ ابوبکر صدیق پہلے اسلام لائے یا حضرت علی اکثر محققین صدیق ہی کو اول الاسلام کہتے ہیں۔

[2] یعنی بعد فراغ اعمال حج کے سر کا منڈوانا بہ نسبت کتروانے کے بہتر ہے۔

کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام میں جو خاندان بنی عامر بن لوے سے ہیں گزر چکا ہے کنیت ان کی ابو محمد ہے ان دونوں کو نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے فرق یہ ہے کہ ابو عمر نے ان کو خاندان عامر سے قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو سلمی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے ان کے والد کا نام بجائے قدامہ کے قمامہ بیان کیا ہے۔ہم ان کا تذکرہ اپنے مقام پر کریں گے۔یہ دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم

۳۱۲۴۔حضرت عبداللہؓ بن قرط ازدی

حضرت عبداللہؓ بن قرط ازدی ثمالی۔زمانہ جاہلیت میں ان کا نام شیطان تھا۔رسول اللہ نے ان کا نام عبداللہ رکھا یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن دونوں صحابی ہیں۔یرموک میں اور فتح دمشق میں شریک تھے یزید بن ابی سفیان نے ان کے ہاتھ اپنا خط حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے پاس بھیجا تھا۔ان کا تذکرہ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ نے اپنی کتاب فتوح الشام میں کیا ہے۔ابو عبیدہ نے ان کو دو مرتبہ حمص کا حاکم بنایا اور یہ حمص کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت ابو عبیدہ کی وفات ہوگئی بعد اس کے حضرت معاویہ نے بھی ان کو حمص کا حاکم مقرر کیا انہوں نے نبیؐ سے حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے عضیف بن حارث اور عمرو بن مھمن اور سلیم بن عامر خبائری وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے یحییٰ قطان سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے راشد بن سعد سے انہوں نے عبداللہ بن نجی سے انہوں نے عبداللہ بن قرط سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام دنوں سے افضل اللہ کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور وہ دن جس میں لوگ وقوف کرتے ہیں۔پھر پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ رسول اللہ ﷺ کے قریب کئے گئے وہ اونٹ خود بخود آنحضرتؐ کے قریب ہوتے جاتے تھے اور آپ ان کو ذبح کرتے تھے پس جب وہ گر گئے تو آپ نے آہستہ آواز سے ایک بات کہی جس کو میں نہیں سمجھا میں نے بعض ان لوگوں سے جو آپ کے قریب تھے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا لوگوں نے کہا کہ یہ فرمایا جو شخص چاہے دنیا سے بے تعلقی پیدا کرے۔یہ عبداللہ سرزمین روم میں ۵۶ ہجری میں شہید ہوئے۔یہ ابن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۲۵۔حضرت عبداللہؓ بن قرہ

حضرت عبداللہؓ بن قرہ۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے خطیب ابو بکر سے نقل کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بن قرط بیان کیا ہے اور روایت ہے کہ ان کا نام شیطان تھا نبی ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ان کا تذکرہ عبداللہ بن قرط کے نام میں ہو چکا تھا۔

۳۱۲۶۔حضرت عبداللہؓ بن قرہ ہلالی

حضرت عبداللہؓ بن قرہ بن نہیک ہلالی۔انہیں نبی ﷺ نے برکت کی دعا دی تھی میں نے ابو عبداللہ بن مندہ کی کتاب کے بعض نسخوں میں ایسا ہی دیکھا ہے۔

۳۱۲۷۔حضرت عبداللہؓ بن قریط

حضرت عبداللہؓ بن قریط زیادی۔حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے وفد میں آئے تھے یہ سب لوگ

اسلام لائے یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحٰق سے سلمہ اور یونس نے روایت کی ہے کہ ان کے والد کا نام قریط تھا اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے قدادروایت کیا ہے قداد کا نام اوپر آچکا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۳۱۲۸۔ حضرت عبداللہؓ بن قمامہ سلمی

حضرت عبداللہؓ بن قمامہ سلمی۔ وقاص بن قمامہ کے بھائی ہیں ان دونوں کو نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن قدامہ ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۳۱۲۹۔ حضرت عبداللہؓ بن قنیع

حضرت عبداللہؓ بن قنیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ربیعہ۔ ان کا نام عبد عمرو تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ درید بن صمہ کے قاتل یہی ہیں غسانی نے ابن ہشام سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۱۳۰۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس اسلمی

حضرت عبداللہؓ بن قیس اسلمی۔ یزید نے عیاض سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بغرض ریاکاری کوئی کام کرے اس پر اللہ عزوجل کا غضب ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابونعیم نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص سے اس کا حصہ جو خیبر میں تھا ایک اونٹ کے عوض میں مول لیا اس شخص سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو چیز میں نے تجھ سے لی ہے وہ بہتر ہے اس چیز سے جو میں نے تجھے دی اب بھی تجھے اختیار ہے چاہے اپنا حصہ لے لے چاہے چھوڑ دے اس شخص نے کہا میں لئے لیتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابن مندہ نے پہلی حدیث کو اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ابونعیم نے عبداللہ بن قیس خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے جن کا ذکر عنقریب ہوگا اور انہوں نے دوسری حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے۔ واللہ اعلم مگر ابوعمر نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا صرف خزاعی کے تذکرہ کو لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور ان کی حدیث نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے قبیلہ غفار کے ایک شخص سے اس کا حصہ مول لیا ہم بعد اس تذکرہ کے انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ لکھیں گے۔

۳۱۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس انصاری

حضرت عبداللہؓ بن قیس انصاری۔ نبیؐ نے جو متفرق طور پر لشکر بھیجے تھے ان میں کسی لشکر میں یہ شہید ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے فرمایا روئے زمین پر جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہو اللہ اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔ جب عبداللہ بن قیس نے اس حدیث کو سنا تو رونے لگے نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ اے عبداللہ بن قیس تم کیوں روتے ہو انہوں نے کہا آپ کے اسی فرمانے سے تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم خوش ہو کہ تم جنت میں جاؤ گے پھر نبیؐ نے کوئی لشکر بھیجا یہ اسی لشکر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۳۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن خالد

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن خالد بن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری، خزرجی، نجاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے اور ابن اسحٰق کا بھی یہی قول ہے اور محمد بن سعد نے عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر محمد بن عمر واقدی نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبداللہ احد کے بعد زندہ رہے اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت عثمان ؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابونعیم نے ان کا تذکرہ ان عبداللہ بن قیس سے علیحدہ کر کے لکھا ہے جن کا حال حضرت ابن عباس کی اس حدیث میں ہے جس میں غرور کا بیان ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہوں یعنی جن کا تذکرہ اس سے اوپر ہو چکا ہے۔

۳۱۳۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس خزاعی

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس خزاعی۔ ابونعیم نے اپنی سند سے یزید بن عیاض سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن قیس خزاعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دکھانے سنانے کے لئے کوئی کام کرے وہ اللہ کے غضب میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کام سے باز آئے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں مگر بعض لوگوں نے ان کو اسلمی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو عبداللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ میں لکھا ہے اور ہم بھی اس کو وہیں لکھ چکے ہیں مگر ابونعیم نے اس حدیث کو وہاں نہیں لکھا کیونکہ یہ ان کو دو شخص سمجھتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے عبداللہ بن قیس اسلمی کا تذکرہ میں صرف یہ حدیث لکھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی غفار کے کسی شخص سے اس کا حصہ جو خیبر کے مال غنیمت سے اس کو ملا تھا مول لیا اور ابوعمر ان دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اور اسی واسطے انہوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بن قیس خزاعی اور بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور انہوں نے ان کے تذکرہ میں حصہ خیبر والی حدیث بھی لکھی ہے اور کہا ہے کہ ان کے متعلق ایک حدیث اور بھی ہے۔ میں بھی ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں انہیں کو بعض لوگ خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ اسلمی۔ ابوعمر کے کلام کی تائید میرے قول سے بھی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۳۱۳۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن زائدہ

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوئی۔ قریشی عامری معروف بہ ابن ام مکتوم ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو یہی آخری نام زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۱۳۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن سلیم اشعری

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب بن عامر بن عنز بن بکر بن عامر بن عذر بن وائل بن ناجیہ بن جماہر بن

اشعر بن ادد بن زید بن یشجب ۔کنیت ان کی ابوموسیٰ اشعری ۔رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں ۔اشعر کا نام نبت تھا۔ان کی والدہ ظبیہ بنت وہب تھیں جو قبیلہ عک کی ایک خاتون تھیں ۔وہ بھی اسلام لائیں تھیں اور مدینہ میں ان کی وفات ہوگئی تھی ۔واقدی نے بیان کیا ہے کہ ابوموسیٰ مکہ گئے اور وہاں ابواحیحہ یعنی سعید بن عاص بن امیہ سے حلف کی دوستی کی ۔مکہ میں اپنے اشعری بھائیوں کی ایک جماعت کے ساتھ گئے تھے پھر اس کے بعد اسلام لائے اور حبش کی طرف ہجرت کی اور بعض علمائے نسب وسیر نے بیان کیا ہے کہ ابوموسیٰ جب مکہ گئے اور سعید بن عاص سے حلف کی دوستی کی اس کے بعد پھر اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے اور حبش کی طرف ہجرت نہیں کی بعد اس کے اپنے بھائیوں کے ساتھ چلے اتفاقاً ان کی کشتی انہیں دونوں کشتیوں کے ساتھ آئی جو حبش سے آرہی تھیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ ابوموسیٰ مکہ سے بنی عبدشمس کے ساتھ حلف کرنے کے بعد لوٹ کر گئے اور وہاں کچھ روز رہے بعد اس کے اشعریوں کے پچاس آدمیوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سوار ہوئے مگر ہوا کے ناموافق ہونے سے وہ کشتی حبش پہنچ گئی پھر جب حضرت جعفر طیار اور ان کے ساتھی وہاں سے چلے تو یہ بھی انہیں کے ساتھ چلے پھر دونوں کشتیاں ایک کشتی حضرت جعفر طیار کی دوسری اشعریوں کی ساتھ ہی ساتھ نبی ﷺ کے حضور میں پہنچیں جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب اشعریوں کی کشتی ہوا کی ناموافقت سے حبش پہنچ گئی تو حضرت ابوموسیٰ نے کچھ دنوں حبش میں قیام کیا پھر جب حضرت جعفر وہاں سے چلے تو یہ بھی وہاں سے چلے اسی وجہ سے ابن اسحٰق نے ان کو مہاجرین حبش میں ذکر کیا ہے ۔واللہ اعلم

حضرت ابوموسیٰ مقام زبید اور عدن میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حاکم تھے ۔حضرت عمر نے ان کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی وفات کے وقت یہ وہاں موجود تھے مازہ بن زبار نے بیان کیا ہے کہ ابوموسیٰ کی ہر بات بے خطا تیر ہوتی تھی ۔قتادہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ کچھ لوگ نماز جمعہ میں اس وجہ سے نہیں آتے کہ ان کے پاس (عمدہ) کپڑے نہیں ہیں تو انہوں نے صرف ایک عبا پہن کر باہر نکلنا شروع کیا۔ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ۱۹ ہجری میں حضرت سعد بن ابی وقاص نے عیاض بن غنم کو مقام جزیرہ کی طرف لڑنے کے لئے بھیجا اور ان کے ساتھ ابوموسیٰ کو بھی بھیجا۔اور اپنے بیٹے عمر بن سعد کو بھی عیاض نے ابوموسیٰ کو مقام نصیبین کی طرف بھیج دیا چنانچہ انہوں نے ۱۹ ہجری میں مقام نصیبین کو فتح کیا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عیاض نے ابوموسیٰ کو بھیجا تھا پھر خود بھی ان کے ساتھ جا ملے اور دونوں نے مل کر حران اور نصیبین کو فتح کیا۔اور خلیفہ نے بیان کیا ہے کہ عاصم بن حفص کہتے تھے کہ حضرت ابوموسیٰ ۱۰ ہجری میں حضرت مغیرہ کے معزول ہوجانے کے بعد بصرہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ تم اہواز جاؤ۔

چنانچہ یہ اہواز گئے اور اس کو لڑ کر فتح کیا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کو بذریعہ مصالحت کے فتح کیا اور ۲۳ ہجری میں اصفہان کو فتح کیا۔یہ ابن اسحٰق کا قول ہے ۔جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت ابوموسیٰ بصرہ کے حاکم تھے حضرت عثمان نے ان کو بدستور وہیں رکھا بعد اس کے ان کو معزول کیا اور ان کے بعد ابن عامر کو مقرر کیا پس یہ بصرہ سے کوفہ چلے آئے اور پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اہل کوفہ نے سعید بن عاص (عامل کوفہ) کو وہاں سے نکال دیا اور حضرت عثمان سے درخواست کی کہ ابوموسیٰ کو ہمارا حاکم بنا دیجئے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا پس یہ کوفہ کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے پھر حضرت علی نے ان کو معزول کر دیا۔ عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ حکمین [1] کا واقعہ ہوا تو حضرت معاویہ نے عمرو بن عاص کو حکم بنایا احنف بن قیس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابن عباس کو بنا دیجئے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے مثل ہیں مگر اہل یمن نے کہا کہ ایک حکم ہم میں سے ہونا چاہیے اور انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو منتخب کیا حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابو موسیٰ کو کیوں حکم بناتے ہیں واللہ مجھے معلوم ہے جو ان کی رائے ہم لوگوں کے بارہ میں ہے جب ان کو ہم سے امید تھی اس وقت بھی کبھی انہوں نے ہماری طرف داری نہیں کی اب آپ ان کو (ایسے بڑے) معاملہ کے لئے حکم مقرر کرتے ہیں اور باوجود اس کے وہ اس قابل بھی نہیں ہیں لہٰذا آپ احنف کو حکم بنا دیجئے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے ہم پہل ہیں حضرت علی مرتضیٰ نے کہا میں ایسا ہی کروں گا مگر اہل یمن نے جن میں اشعث بن قیس وغیرہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا ابو موسیٰ ہی حکم ہوں گے۔ پس (مجبور ہو کر) حضرت علی نے ان کو حکم بنا دیا اور ان سے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ میں تم دونوں کو اس لئے حکم بناتا ہوں کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کرو کتاب اللہ سب میری تائید کرتی ہے اور اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نہ کرو گے اور کسی کی رعایت مروت کرو گے تو تمہارا فیصلہ قبول نہ ہوگا چنانچہ ان دونوں نے وہ لیا جو تواریخ [2] میں مذکور ہے۔ ہم نے اس کو بسط کے ساتھ تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ کی وفات کوفہ میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں مکہ میں ۴۲ ہجری میں اور بعض کا قول ہے ۴۴ ہجری میں اس وقت ان کی عمر ترسٹھ سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۹ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض کا بیان ہے کہ ۵۰ ہجری میں بعض لوگ کہتے ہیں ۵۲ ہجری میں بعض کہتے ہیں ۵۳ ہجری میں۔ واللہ اعلم

۳۱۳۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صخر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری، خزرجی سلمی۔ بدر میں یہ اور ان کے بھائی معبد دونوں شریک تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن عقبہ نے بھی کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اس کو ابو نعیم نے ابن عقبہ سے روایت کیا ہے اور ابو عمر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اہل بدر میں ان کا ذکر نہیں کیا مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۳۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صرمہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صرمہ بن ابی انس۔ بیر معونہ میں شہید ہوئے اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

---

[1] جب صفین کی لڑائی کو بہت طول ہو گیا تو آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ ایک شخص کو حضرت معاویہ حکم بنا دیں ایک کو حضرت علی یہ دونوں حکم جس کو خلیفہ بنا دیں وہی رہے دوسرا علیحدہ ہو جائے اسی واقعہ کو حکمین اور واقعہ تحکیم کہتے ہیں۔ ۱۲

[2] مختصر واقعہ یہ ہے کہ عمرو بن عاص اور ابو موسیٰ اشعری دونوں پہلے ایک جگہ جمع ہوئے عمرو بن عاص نے کہا میں معاویہ کو معزول کر دوں گا تم علی کو معزول کر دینا بعد اس کے مہاجرین و انصار کو اختیار ہے بطیب خاطر جس کو چاہیں خلیفہ بنائیں ابو موسیٰ نے بھی اس رائے کو پسند کیا چنانچہ دوسرے دن مجمع عام میں دونوں گئے پہلے ابو موسیٰ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں علی کو معزول کرتا ہوں اس کے بعد عمرو بن عاص نے کہا میں معاویہ کو معزول نہیں کرتا پس یہ معاملہ یوں ہی رہ گیا اور اسلام میں دو خلافتیں قائم ہو گئیں۔

۳۱۳۸۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس عتقی

حضرت عبداللہؓ بن قیس عتقی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے وفات ان کی ۴۹ ہجری میں ہوئی۔

۳۱۳۹۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس بن عدس

حضرت عبداللہؓ بن قیس بن عدس نابغہ جعدی۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ ردیف نون میں آئے گا کیونکہ یہ نابغہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۱۴۰۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس بن عکرمہ

حضرت عبداللہؓ بن قیس بن عکرمہ بن مطلب۔ ان کی حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے اب تک رسول اللہ ﷺ کے نماز شب کی کیفیت کچھ کچھ یاد ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔

۳۱۴۱۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس بن مخرمہ

حضرت عبداللہؓ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ابو احمد عسکری نے ان کا ذکر ان کے والد قیس کے تذکرہ کے ضمن میں لکھ دیا ہے اور کہا ہے کہ قیس کے دونوں بیٹوں محمد اور عبداللہ نے بھی آنحضرتؐ کو دیکھا تھا۔

۳۱۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس بن عوراء

حضرت عبداللہؓ بن قیس بن عوراء۔ بنی وہب بن ریاب کے بھائی ہیں۔ ان کو لوگ ابن العوراءؑ بھی کہتے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ بنی ریاب ہلاک ہوئے جاتے ہیں اور نبیؐ نے یہ دعا مانگی تھی کہ یا اللہ بنی ریاب کی مصیبت دفع کردے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا جب قبیلہ بنی نصر کے لوگوں نے قبیلہ بنی ریاب کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا تو لوگ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن قیس نے جن کو ابن العوراء بھی کہتے ہیں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ بنی ریاب ہلاک ہوئے جاتے ہیں پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا اللہ ان کی مصیبت کو دفع کر۔

۳۱۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن قیظی

حضرت عبداللہؓ بن قیظی ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبیدہ کے دن یہ اور ان کے دونوں بھائی عقبہ اور عباد شہید ہوئے۔ ان تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۴۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی کرب

حضرت عبداللہؓ بن ابی کرب بن اسود بن شجرہ معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن معاویہ اکرمین۔ کندی۔ کنیت ان کی ابولبینہ ہے

نبی ﷺ کے حضور میں وفد کے ساتھ گئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے یہ عیاض بن ابی لینہ کے والد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کئی مرتبہ ان کو بڑے بڑے عہدے ملے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۴۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن کرز لیثی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن کرز لیثی۔ ان کا ذکر حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے۔ ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مہاجرین وانصار تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کی مثال اور اس کے مال واولاد واعمال کی مثال مثل اس شخص کی ہے جس کے تین بھائی ہوں پس اس نے مرتے وقت اپنے ایک بھائی سے جو مال ہے یہ کہا کہ اب تو میرا کیا کام کرسکتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اب جو حالت مجھ پر طاری ہے۔ تو مال نے جواب دیا کہ اب میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا نہ کچھ نفع پہنچا سکتا ہوں ہاں جب تک تو زندہ ہے مجھ سے جس قدر چاہے لے لے مگر جب میں تجھ سے جدا ہوں جاؤں گا تو پھر جہاں تو مجھے نہ لے جانا چاہتا تھا جاؤں گا اور مجھے دوسرے لوگ لیں گے۔ پھر نبی ﷺ نے سب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اس شخص کا وہ بھائی ہے جس کا نام مال ہے پس تم لوگ اس بھائی کو کیا سمجھتے ہو ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اچھا بھائی نہیں سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے دوسرے بھائی سے جس کا نام اولاد ہے کہا کہ دیکھو موت مجھ پر طاری ہے جو حالت میری ہے تم دیکھتے ہو اب تم مجھے کیا فائدہ پہنچا سکتے ہو اس بھائی نے یہ جواب دیا کہ ہم تو صرف اتنا کام کرسکتے ہیں کہ تمہاری تیمارداری کریں اور تمہاری خدمت کریں اور جب تم مرجاؤ تو تمہیں غسل دیں کفن پہنائیں خوشبو لگائیں اور سب لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھائیں اور (قبر تک) تمہارے ساتھ جائیں پھر لوٹ آئیں اور جو شخص تمہارا حال ہم سے پوچھے اس سے تمہاری تعریف کردیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اس بھائی کو تم لوگ کیا سمجھتے ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اس کو بھی اچھا بھائی نہیں سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے تیسرے بھائی سے جس کا نام اعمال ہے کہا کہ تم مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو اس نے کہا میں تمہارے ساتھ قبر میں جاؤں گا اور وہاں تمہارا انیس بنوں گا تمہاری وحشت دفع کردوں گا تمہارا غم غلط کردوں گا تمہاری طرف سے جھگڑوں گا تمہارے کفن میں بیٹھوں گا اور تمہارے گناہوں کو دور کروں گا پس رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا اس کو تم لوگ کیسا بھائی سمجھتے ہوں ان لوگوں نے کہا یہ بہت اچھا بھائی ہے حضرت نے فرمایا تو یہی کیفیت پیش آنے والی ہے۔

حضرت عائشہ کہتی تھیں (یہ سن کر) عبداللہ بن کرز لیثی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے متعلق ایک شعر کہوں آپ نے فرمایا ہاں تو انہوں نے چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۴۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن کریز

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن کریز۔ ان کا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن کریز سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۴۷۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب حمیری

حضرت عبداللہؓ بن کعب حمیری ازدی۔ اہل شام سے ہیں۔ ۵۸ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۴۸۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب بن زید انصاری

حضرت عبداللہؓ بن کعب بن زید بن عاصم۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔ بنی مازن بن نجار سے ہیں۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کو مال غنیمت کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عبداللہ بن کعب بن عاصم کہتے تھے ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ان کی وفات ۳۳ ہجری میں ہوئی حضرت عثمان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن کعب بن عاصم بن مازن بن نجار غرضکہ کئی نام انہوں نے درمیان سے حذف کر دیئے ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ کے بعد والے تذکرہ میں انشاءاللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۱۴۹۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب بن عمرو انصاری

حضرت عبداللہؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار' انصاری خزرجی' نجاری ثم المازنی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بدر کے دن نبی ﷺ کی طرف سے مال غنیمت کی حفاظت کے لئے مامور تھے مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک رہے اور بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں نبی ﷺ کے خمس پر متعین رہے۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابویحییٰ۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے یہ نہیں بیان کیا کہ خمس پر متعین تھے کیونکہ ابونعیم اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ خمس پر وہ عبداللہ بن کعب متعین تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم' اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۳۰ ہجری میں مدینہ میں ہوئی اور حضرت عثمان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ان عبداللہ کو ان عبداللہ کے علاوہ دوسرا شخص قرار دیا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا پہلے کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور دوسرے کی نسبت صرف یہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے مگر کسی کی وفات کو نہیں بیان کیا اور ابن مندہ نے دوسرے کو ذکر ہی نہیں کیا بلکہ پہلے ہی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور ان کی وفات کا حال بھی بیان کیا ہے' اور ابوعمر نے پہلے کو ذکر نہیں کیا صرف دوسرے ہی کو ذکر کیا ہے اور انہیں کی نسبت لکھا ہے کہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور یہ ۳۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے پہلے کی نسبت ابوالحارث کنیت بیان کی ہے اور ابوعمر نے یہ کنیت دوسرے کی بیان کی ہے اور ابن کلبی نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بدر میں شریک تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو بدر میں مال غنیمت کی حفاظت پر مقرر کیا تھا ابن کلبی نے بھی ابوعمر ہی کی موافقت کی ہے اور پہلے کو ذکر نہیں کیا ہاں حبیب بن کعب بن زید بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول کا ذکر کیا ہے جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

مگر صحیح یہ ہے کہ ابوالحارث عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف کی کنیت ہے اور انہیں کو رسول اللہؐ نے خمس پر متعین کیا تھا اور انہیں کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی تھی۔ علاوہ اس کے ابواحمد عسکری نے عبداللہ بن کعب بن عاصم کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کو ذکر کیا ہے کنیت ان کی ابوالحارث ہے غزوۂ بدر میں خمس پر متعین تھے ۳۳ ہجری میں وفات پائی اور حضرت عثمان نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی جو کچھ لکھا ہے ابن ابی خیثمہ سے نقل کیا ہے مگر ابونعیم سے تعجب ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن یزید بن عمرو بن مازن کے ذکر میں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ابن مندہ کے کلام کو نقل کیا ہے اور ابن مندہ کی غلطی بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں اور یہاں انہوں نے مال غنیمت کا محافظ عبداللہ بن کعب بن زید بن عاصم کو بیان کیا ہے خود ہی اپنے قول کی مخالفت کر گئے۔ واللہ اعلم

۳۱۵۰۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن کعب بن مالک بن ابی بن کعب۔ انصاری سلمی۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں لکھا ہے جو نبیؐ سے ملے تھے۔

۳۱۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب مرادی

حضرت عبداللہؓ بن کعب مرادی صفین میں شہید ہوئے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۱۵۲۔ حضرت عبداللہؓ بن لبید

حضرت عبداللہؓ بن لبید بن ثعلبہ۔ زیاد بن لبید بیاضی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں گزر چکا۔ ابن قداح کا قول ہے کہ غزوۂ احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعلی غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۳۱۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن کلیب

حضرت عبداللہؓ بن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ ان کا نام ذوَیب تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۵۴۔ حضرت عبداللہؓ لتبیہ

حضرت عبداللہؓ لتبیہ ازدی۔ ان کو نبی ﷺ نے کبھی کبھی زکوٰۃ کی تحصیل کرنے پر مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر ابوحمید ساعدی کی حدیث میں ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان لوگوں میں ہوگا جو ان کے ساتھ مشہور ہیں اور نام ان کا محقق نہیں ہوا۔

۳۱۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی لیلیٰ

حضرت عبداللہؓ بن ابی لیلیٰ۔ انصاری ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں انصار کے چند لڑکوں کے ساتھ نبی ﷺ سے اس

وقت ملا جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے اس وقت میری عمر پانچ سال کی تھی اب بھی وہ کیفیت میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ اونچے ٹیلہ پر چڑھ کر اونٹ پر سوار ہوئے تھے اور لوگ آپ کے اردگرد تھے جب حضرتؐ کی وفات ہوئی تو میں سمجھدار ہو چلا تھا لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سروں پر اور کپڑوں پر مٹی ڈالے ہوئے تھے ان کے رونے کو دیکھ کر میں بھی رو رہا تھا۔

ان عبداللہ کی کوئی حدیث سوا اس کے مروی نہیں ہے۔

۳۱۵۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ماعز تمیمی

حضرت عبداللہؓ بن ماعز تمیمی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث جعید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے۔ ہنید بن قاسم نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ماعز سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور آپ سے بیعت کی اور کہا کہ ماعز سب لوگوں کے بعد اسلام لائے ہیں پس ان کو کوئی شخص مضرت نہ پہنچائے حضرتؐ نے ان سے اسی شرط پر بیعت لے لی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی اسید اسلمی

حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ اسلمی۔ یہ عبداللہ بن ابی اوفی بن حارث بن ابی اسد اسلمی کے چچا ہیں۔ ان سے عقبہ بن عامر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہم ایک عمرہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ گئے جب مقام رابغ میں پہنچے اس وقت میں حضرتؐ کے پہلو میں تھا تو آپؐ نے سورۃ قل ہو اللہ احد اور معوذتین کی فضیلت بیان کی۔ اس کو ابو علی غسانی نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے اور ابو احمد عسکری نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۳۱۵۸۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ

حضرت عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ۔ بحینہ ان کی والدہ کا نام ہے اور مالک ان کے والد ہیں۔ مالک بیٹے ہیں قشب ازدی کے۔ قبیلہ ازدشنوءۃ سے بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ مقام بطن ریم میں جو مدینہ کے اطراف میں ہے رہتے تھے۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بحینہ ان کی وادی کا نام ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان سے ان کے بیٹے علی نے اور عطا بن یسار نے اور اعرج نے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ ازدی سے جو بنی مطلب کے حلیف تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ظہر کی نماز میں قعدہ کو بھول کر اٹھ کھڑے ہوئے پھر جب آپ نے نماز پوری کر لی تو قبل سلام کے بیٹھے تھے (سہو کے) دو سجدے کئے اور ہر سجدہ میں تکبیر کہی تمام لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کئے یہ سجدے بعوض اس قعدہ کے تھے۔ ان سے بہت احادیث مروی ہیں۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری زمانے میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ عبداللہ بن بحینہ کے نام میں ہو چکا ہے۔

۳۱۵۹۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک حجازی

حضرت عبداللہؓ بن مالک حجازی۔ اوسی انصار کے قبیلہ اوس سے ہیں حجاز میں رہتے تھے، صحابی ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبیداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب برادرزادہ زہری نے اپنے چچا سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے شبل بن خلید مزنی نے عبداللہ بن مالک اوسی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا لونڈی اگر زنا کرے تو اس کو درے مارو پھر زنا کرے تو درے مارو پھر زنا کرے تو اس کو درے مارو اس کے بعد پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالو چاہے وہ ایک رسی کے عوض میں بکے۔ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۶۰۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک غافقی

حضرت عبداللہؓ بن مالک غافقی۔ کنیت ان کی ابوموسیٰ ہے بعض لوگ ان کو مالک بن عبداللہ کہتے ہیں، مصری ہیں۔ ابن وہب نے ابن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی کنود سے انہوں نے عبداللہ بن مالک غافقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپؐ حضرت عمرؓ سے فرماتے تھے کہ جب مجھے نہانے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں وضو کر کے کھا پی لیتا ہوں مگر نماز نہیں پڑھتا اور قرآن نہیں پڑھتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۶۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی قین

حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی قین۔ خزرجی۔ کعب بن مالک کے بھائی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ نے روایت کی ہے مگر ان کی روایت معلوم نہیں۔ ان کی اور روایت بھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۶۲۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک (کنیت ابوکاہل بجلی)

حضرت عبداللہؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابوکاہل بجلی احمسی ہیں۔ اسماعیل بن ابی خالد نے اپنے بھائی سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ایک جماعت نے ان کی متابعت کی ہے مگر اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابوکاہل کا نام قیس بن عائذ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۶۳۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن مالک۔ ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عمرہ بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم سے بہت سی تاریکیاں پیدا ہوں گی اور فحش سے بچو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فحش کام اور فحش گفتگو کو پسند نہیں کرتا اور حرص سے بچو تم سے پہلے جو لوگ تھے ان کو حرص ہی نے ہلاک کیا حرص نے انہیں ظلم کرنے کی

ترغیب دی پس انہوں نے ظلم کیا اور حرص نے انہیں بدگوئی کی ترغیب دی پس انہوں نے بدگوئی کی اور حرص نے انہیں قطع قرابت کی ترغیب دی پس انہوں نے قطع قرابت کی۔

۳۱۶۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مالک بن معتمر

حضرت عبداللہ ؓ بن مالک بن معتمر۔ قبیلہ بنی قطیعہ بن عیسی سے ہیں' صحابی ہیں۔ نبی ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تھا اس میں ان کو ایک سفید جھنڈا عنایت کیا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن لشکر کے ایک جانب کے افسر یہی تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۶۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مالک خثعمی

حضرت عبداللہ ؓ بن مالک خثعمی۔ ان کا تذکرہ محمد بن مسلمہ کی حدیث میں ہے۔ ابویحیٰ نے عمرو بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اس کے بعد پوری[1] حدیث ذکر کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۶۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مبشر

حضرت عبداللہ ؓ بن مبشر۔ جس وقت ہوازن کے لوگوں نے زمانہ ردت میں اسلام سے پھر جانے کا قصد کیا یہ وہاں سے علیحدہ ہو گئے تھے اس کو غسانی نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۶۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن محمد بن سلمہ

حضرت عبداللہ ؓ بن محمد بن مسلمہ بن سلمہ' انصاری۔ نبی کی صحبت سے شرف یاب ہوئے اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا۔

۳۱۶۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن محمد

حضرت عبداللہ ؓ بن محمد۔ اہل یمن سے ہیں۔ عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن محمد یمنی سے سنا وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر سہی۔ ان سے عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن قرط کا شمار بھی صحابہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے ابوعمر نے ان کے والد کا نام محمد بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے تحمر کہا ہے۔ ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۱۶۹۔ حضرت عبداللہ ؓ (ابومحمد)

حضرت عبداللہ ؓ۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک مد شراب کے بارے میں ایک روایت کی ہے۔ ان کی حدیث سہیل بن ابی صالح نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ سہیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

---

[1] پوری حدیث یہ ہے کہ اگر وہ دس برس کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو۔

۳۱۷۰۔ حضرت عبداللہؓ بن محیریز

حضرت عبداللہؓ بن محیریز۔ عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فہر بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے خالد خذاءؔ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابن محیریز صحابی سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اپنی دونوں ہتھیلیاں پھیلا دو اور ہتھیلیوں کی پشیت اپنی طرف نہ کرو عقیلی نے اسی حدیث کے سبب سے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے حالانکہ اس حدیث کو اسماعیل ابن علیہ اور عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن محیریز نے کہا جب تم اللہ سے دعا مانگو الخ ان دونوں نے عبدالرحمٰن کہا ہے نہ عبداللہ' اور خالد حذاءؔ سے بھی اس حدیث میں عبدالرحمٰن منقول ہے اور عبداللہ بن محریز اہل شام میں سے ایک مشہور شخص ہیں قریش کے خاندان بنی جمح کے اشراف سے تھے علم اور دین میں ان کا بڑا پایہ تھا خود صحابی نہیں ہیں مگر عبادہ بن صامت اور ابوسعید وغیرہما سے روایت کرتے ہیں یہ بات علما سے مخفی نہیں ہے۔ ابونصر کلاباذی نے ان دونوں کو بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن محیریز قریشی شامی عبدالرحمٰن کے بھائی تھے انہوں نے ابوسعید خدری سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے زہری اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وفات پائی اور ہیثم نے کہا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں۔

۳۱۷۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ

حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لویٔ قریشی عامری۔ یہ عبداللہ اکبر کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کی والدہ بہنانہ بنت صفوان بن امیہ بن محرث تھیں جو خاندان بنی کنانہ کی ایک خاتون تھیں۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے۔ سابق الاسلام ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مخرمہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور فروہ بن عمرو بن وذفہ انصاری بیاضی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے ابوعمر نے لکھا ہے کہ واقدی کا بیان ہے کہ انہوں نے ہجرت کی تھیں مگر ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی بلکہ کہا ہے کہ انہوں نے دوسری ہجرت نبی ﷺ کے ہمراہ کی تھی اس وقت ان کی عمر تیس برس کی تھی۔ جنگ یمامہ میں ۱۲ ہجری میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر اکتالیس برس کی تھی۔ اللہ عزوجل سے دعا مانگا کرتے تھے کہ انہیں موت نہ دے یہاں تک کہ ان کے ہر ہر جوڑ میں فی سبیل اللہ کے زخم نہ پہنچ جائے۔

چنانچہ جنگ یمامہ میں ان کے ہر ہر جوڑ پر زخم تھا اور اسی سے شہید ہوئے۔ بڑے بزرگ اور عابد تھے۔ ہمیں ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن بوش نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویوسف بن محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعثمان یعنی معبد بن رحمتہ بن نعیم اصحی نے بیان کیا میں نے ابن مبارک سے سنا وہ ابن لہیعہ سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھ سے بکیر بن اشج نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جنگ یمامہ میں ہم اور عبداللہ بن مخرمہ اور سالم غلام ابی حذیفہ ایک ساتھ تھے اور ہم تینوں آدمی باری باری بکریاں چرایا کرتے تھے۔

چنانچہ جس دن لڑائی شروع ہوئی وہ دن میری بکریاں چرانے کا تھا پس میں بکریاں چرا کے لوٹا تو میں نے عبداللہ بن مخرمہ کو گرا ہوا پایا ان کے پاس جا کے کھڑا ہوا تو انہوں نے کہا اے عبداللہ بن عمر دیکھو تو روزہ کھل گیا میں نے کہا ہاں تو انہوں نے کہا اچھا اس برتن میں کچھ پانی دے دو کہ میں اس سے افطار کر لوں مین نے ایسا ہی کر دیا پھر لوٹ کر جو آیا تو دیکھا کہ وہ عالم جاودانی کی طرف سدہار گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو یہ کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر لوگوں میں نہیں کیا جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی اور کہا کہ انہوں دوسری ہجرت نبیؐ کے ساتھ کی تھی مراد ابوعمر کی پہلی ہجرت سے دو ہجرتوں سے ایک ہجرت حبش ہے اور ایک ہجرت مدینہ کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے دوسری ہجرت نبیؐ کے ساتھ کی تھی اور نبیؐ نے صرف مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ قول اس کے مخالف ہے جو ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حبش کی طرف حضرت جعفر کے ساتھ ہجرت کی تھی ابن اسحٰق کی مراد حبش کی پہلی ہجرت نہیں ہے حبش کی طرف مسلمانوں نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی دوسری ہجرت میں حضرت جعفر تھے اور یہ بھی ان کے ساتھ تھے پس ابوعمر کی نقل اور ابن مندہ اور ابونعیم کی نقل میں موافقت ممکن تھی اگر ابوعمر یہ نہ کہتے کہ انہوں نے دوسری ہجرت نبیؐ کے ساتھ کی تھی کیونکہ نبیؐ نے حبش کی طرف ہجرت کی ہی نہیں شاید نبی ﷺ کی معیت جو ابوعمر نے بیان کی ہے غلط ہے پس اس صورت میں ان کا قول بھی صحیح ہو جائے گا اور کچھ اختلاف نہ رہے گا۔

صحیح یہ ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے حضرت جعفر کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ذکر میں جنہوں نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی عامر بن لوئ سے عبداللہ بن مخرمہ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بھی تھے اور ایسا ہی سلمہ اور بکائی نے بھی ابن اسحٰق سے روایت کی ہے پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ نبی ﷺ کی معیت کا ذکر غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۱۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن تخمر

حضرت عبداللہؓ بن تخمر۔ اہل یمن سے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے یحیٰی بن ایوب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن قرط نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ ابن تخمر یمنی کو یہ روایت کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فومایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح خاے معجمہ کے ساتھ کیا ہے مگر ابوعمر نے حاے مہملہ اور اس کے بعد دال روایت کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم کا قول غلط ہے۔

۳۱۷۳۔ حضرت عبداللہؓ بن مربع انصاری

حضرت عبداللہؓ بن مربع انصاری۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے پاس بھیجا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے مراسم حج پر قائم رہو کیونکہ ان کو تم نے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے میراث میں پایا ہے بعض لوگ ان کو یزید بن مربع کہتے ہیں اور بعض زید بن مربع

ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور یہی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس کے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہے اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ وہیں ہوگی۔

۳۱۷۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مربع بن قیظی

حضرت عبداللہ ؓ بن مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث۔ انصاری حارثی۔ احد اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور نبی ؐ سے احادیث کی روایت کی یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن جسر ابی عبید میں شہید ہوئے۔ ان کے دو حقیقی بھائی اور تھے ایک زید دوسرے مرارہ یہ دونوں بھی نبی ﷺ کے صحابی ہیں مگر احد میں شریک نہیں ہوئے ان کا باپ مربع بن قیظی منافق تھا اور اندھا تھا اس نے نبی ؐ کے لئے اپنا باغ بند کر دیا تھا جب آپ احد جانے لگے تو مسلمانوں کے منہ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اگر آپ نبی ؐ ہیں تو میرے باغ میں نہ جائیے۔ یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ان دونوں نے عبداللہ بن صفوان جمحی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ماموں کو جن کا نام یزید بن شیبان تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے الخ اور نیز انہوں نے واقدی سے انہوں نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مربع بن قیظی حارثی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ چشمہ زم زم کے پاس تشریف لے گئے اور اس کا پانی پیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہ دونوں حدیثیں اسی تذکرہ میں لکھی ہیں مگر ابو عمر نے پہلی حدیث پہلے تذکرہ میں لکھی ہے انہوں نے ان کو دو شخص قرار دیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا پہلے عبداللہ کا نسب اگر پورا بیان کیا گیا ہوتا تو ہم کو معلوم ہوتا کہ دونوں ایک ہیں یا دو۔ واللہ اعلم

(مکرر) ۳۱۷۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مرقع مکرر

حضرت عبداللہ ؓ بن مرقع اور بعض لوگ ان کو عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ ان سے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو جب فتح کیا اس وقت آپ ؐ کے ساتھ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھے آپ نے مال غنیمت کے ایک ہزار آٹھ سو حصہ کر دیئے پس سب لوگوں نے میوں کو کھایا تو بخار میں مبتلا ہو گئے لہذا نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان میں اپنے اوپر پانی ڈالیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(مکرر) ۳۱۷۳۔ حضرت عبداللہ ؓ مزنی مکرر

حضرت عبداللہ ؓ مزنی مکرر۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام مغفل تھا۔ ان کی حدیث ابو معمر نے عبدالوارث سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ مزنی سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ بدوی لوگ تمہاری نماز کے نام غلط کر دیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ یہ عبداللہ مغفل کے بیٹے ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں اور یہ حدیث بھی انہیں کی ہے۔ واللہ اعلم

(مکرر) ۳۱۷۴۔ حضرت عبداللہؓ بن مزین مکرر

حضرت عبداللہؓ بن مزین مکرر۔ زید بن مزین کے بھائی ہیں۔ ابن عقبہ نے ان کا ذکران لوگوں میں کیا ہے جو خاندان بنی حارث بن خزرج سے بدر میں شریک تھے اور ابن اسحٰق نے زید کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے عبداللہ کو ان کے بھائی زید کے تذکرہ میں ضمناً بیان کر دیا ہے۔

۳۱۷۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی مستقہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی مستقہ باہلی۔ ان کی حدیث شبل بن نعیم باہلی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ کے پاس گیا میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر سوار ہیں آپ کی پنڈلیاں رکاب میں ایسی معلوم ہوتی تھیں کہ گویا کھجور کے درخت کا گابھا میں آپ کے پیروں سے لپٹ گیا (اتفاقاً) آپ کے ہاتھ سے میرے کوڑا لگ گیا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ قصاص ملنا چاہیے پس آپ نے اپنا کوڑا مجھے دے دیا (کہ تم بھی مجھے مارلو) پس میں نے آپ کی پنڈلی اور آپ کے پیروں کو چوم لیا بعض لوگ ان کو عبداللہ بن ابی سقیہ کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۷۶۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعدہ

حضرت عبداللہؓ بن مسعدہ۔ بعض لوگ ان کو بن مسعود کہتے ہیں فزاری ہیں ان کا لقب صاحب الجیوش ہے کیونکہ یہ غزوہ روم میں لشکروں کے سردار تھے۔ طبرانی نے معجم اوسط میں ان کا نام لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جن کا نام محقق نہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد بن بزہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے عثمان بن ابی سلیمان سے انہوں نے ابن مسعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے ظہر کی یا عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا آپؐ سے ذوالیدین نے کہا کہ نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے نبیؐ نے فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ سچ کہتے ہیں پس آپ نے دو رکعتیں اور پڑھ لیں بعد اس کے سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے دو سجدہ سہو کئے سلیمان (راوی حدیث) نے بیان کیا ہے کہ ابن مسعدہ کا نام عبداللہ تھا وہ نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے۔ اس حدیث کو ابن جریج سے سوا عبدالرزاق کے اور کسی نے روایت نہیں کیا ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا اور حافظ ابوالقاسم ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعدہ نے جن کو بعض لوگ ابن مسعود بن حکمہ بن مالک بن حذیفہ بن بدر فزاری کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عبداللہ بنی فزارہ کے قیدیوں میں نبیؐ کے پاس آئے تھے آپؐ نے ان کو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے حوالہ کر دیا تھا انہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور یہ دمشق میں رہتے تھے صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ یزید بن معاویہ نے واقعہ حرہ میں دمشق کے لشکر کا سردار بنا کے بھیجا تھا۔ یہ مروان کی خلیفہ ہونے تک مقام جابیہ میں رہتے تھے۔ یحیٰی بن عباد بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن مسعدہ نے حضرت ابن زبیر کی لڑائی میں بہت سختی کی تھی۔ مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کی ران پر ایک وار کیا اور ان کو زخمی کیا اور ابن ابی درع نے ان کے دوسرے جانب سے ان کو زخمی کیا پھر اس کے بعد یہ لڑائی کے لئے نہیں نکلے یہاں تک جنگ ختم ہو گئی۔

۳۱۷۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن ہے۔ ہذلی ہیں' بنی زہرہ کے حلیف تھے ان کے والد مسعود نے زمانہ جاہلیت میں عبد بن حارث بن زہرہ سے حلف کی دوستی کی تھی حضرت ابن مسعود کی والدہ ام عبد تھیں بیٹی عبدود بن سوائ کی وہ بھی قبیلہ ہذیل کی تھیں۔

حضرت ابن مسعود بہت قدیم الاسلام تھے سعید بن زید اور ان کی بیوی فاطمہ بنت خطاب نے اسلام قبول کیا اسی وقت یہ بھی مسلمان ہوئے تھے یعنی حضرت عمر کے اسلام سے بہت پہلے اعمش نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے تھے میں اسلام میں چھٹا شخص تھا اس وقت روئے زمین پر ہم چھ آدمیوں کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا ان کے اسلام کا سبب یہ ہے جو ہم سے فقیہ ابوالفضل طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلیٰ بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے زرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں سن تمیز کو پہنچ گیا تھا عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے ابوبکر بھی آپ کے ہمراہ تھے حضرت نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہے میں نے عرض کیا ہاں مگر میں امین ہوں (دے نہیں سکتا) حضرت نے فرمایا اچھا دودھ کوئی بکری لے آؤ جو گابھن نہ ہو چنانچہ میں ایک جوان بکری آپ کے پاس لے گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیر باندھ دیئے اور اس کے تھن پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور دعا فرمائی یہاں تک کہ اس کے دودھ اتر آیا پس ابوبکر ایک برتن لے آئے حضرت نے اس برتن میں اس کا دودھ دھویا اور ابوبکر سے فرمایا کہ پیو۔

چنانچہ ابوبکر نے پیا بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے پیا پھر آپؐ نے تھنوں سے فرمایا سکڑ جاؤ وہ سکڑ گئے اور ویسے ہی ہو گئے جیسے کہ تھے' پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی یہ کلام سکھا دیجئے۔ یا قرآن سے کچھ سکھا دیجئے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھے سکھائے ہو پس میں نے آپ سے بلاواسطہ ستر سورتیں قرآن کی یاد کیں اس فضیلت میں میرا کوئی شریک نہیں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مکہ میں بالاعلان قرآن پڑھا ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یحیٰی بن عروہ بن زبیر نے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے بعد جس نے سب سے پہلے مکہ میں قرآن کو بالاعلان پڑھا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود تھے (اس کی کیفیت یوں ہے کہ) ایک دن رسول اللہؐ کے اصحاب جمع ہوئے اور آپس میں کہا کہ قریش نے قرآن کو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے کبھی نہیں سنا کیا کوئی شخص ان کو سنا سکتا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا میں سنا سکتا ہوں لوگوں نے کہا ہمیں تمہارے حق میں اندیشہ ہے ہم چاہتے ہیں کوئی ایسا شخص جس کا کنبہ قبیلہ ایسا ہو کہ کفار اگر اس کو مارنا چاہیں تو قبیلہ کے لوگ اس کو بچالیں۔ حضرت ابن مسعود نے کہا اس کی فکر نہ کرو اللہ مجھے بچالے گا۔

چنانچہ دوسرے دن چاشت کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود مقام ابراہیم میں پہنچے قریش اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے ابن مسعود جا کر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

الرحمان علم القران اسی طرح برابر پڑھتے چلے گئے کافروں نے جو اس کو سنا تو غور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ابن ام عبد کیا کہہ رہے ہیں پھر بعض لوگوں نے کہا یہ انہیں عبارتوں کو پڑھ رہے ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں پس یہ سنتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرا بن مسعود کے منہ پر طمانچہ مارنے لگے مگر حضرت ابن مسعود برابر پڑھتے ہی چلے گئے یہاں تک کہ جس قدر انہوں نے پڑھنے کا ارادہ کیا جب اس قدر پڑھ چکے تو اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر آئے ان کے منہ پر طمانچہ کے نشان بن گئے تھے صحابہ نے کہا دیکھو اسی کا ہمیں اندیشہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا خدا کی قسم یہ خدا کے دشمن میری نظر میں ایسے بے حقیقت کبھی نہ تھے جیسے اس وقت تھے اور اگر تم چاہو تو میں پھر کل ایسا ہی کروں صحابہ نے کہا نہیں بس اسی قدر کافی ہے تم نے انہیں وہ چیز سنادی جس کا سننا وہ نہ چاہتے تھے۔

جب حضرت عبداللہ بن مسعود اسلام لائے تو رسول اللہ نے ان کو اپنے یہاں رکھ لیا یہ آنحضرتؐ کی خدمت کیا کرتے تھے آنحضرتؐ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ جب تم میری آواز سن لو اور پردہ نہ پڑا ہو تو تم کو اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ برابر بغیر اجازت اندر جاتے تھے (اور آپ کا ہر کام کرتے تھے) آپ کو جوتی پہناتے تھے اور آپ کے ساتھ (کہیں جانے کی ضرورت ہوتی تو) جاتے تھے کبھی آپ کے آگے آگے بھی چلتے تھے اور جب حضرت غسل کرتے تو یہ پردہ لے کے کھڑے ہوتے تھے اور آپ کو خواب سے بھی بیدار کرتے تھے صحابہ میں یہ صاحب السواد والسواک کے لقب سے مشہور تھے ہمیں ابوالفراج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زیاد احمر نے ہم سے ابن ادریس اور حفص نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ جب پردہ نہ ہو اور تم میری آواز سنو تو بس یہی تمہارے لئے اجازت ہے جب تک میں تم کو منع نہ کردوں تم برابر بغیر اجازت آیا جایا کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود نے دونوں ہجرتیں کی تھیں حبش کی طرف بھی اور مدینہ کی طرف بھی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے اور بعد نبیؐ کے غزوہ یرموک میں شریک ہوئے انہیں نے ابوجہل پر وار کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی تھی انہوں نے نبی سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت ابن عباس اور ابن عمر اور ابوموسیٰ اور عمران بن حصین اور ابن زبیر اور جابر اور انس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور ابورافع وغیرہ ہم نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے علقمہ اور ابووائل اور اسود اور مسروق اور عبیدہ اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد موصلی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انہوں نے ابورزین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک بار مجھ سے فرمایا کہ سورۂ نسا مجھے پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا کہ میں بھلا کیا آپ کو پڑھ کر سناؤں گا آپ ہی پر تو نازل ہوئی ہے حضرت نے فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ کوئی دوسرا شخص پڑھے اور میں سنوں۔

چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امتہ بشھید وجئنا بک

علی ھولا شھیدا ''اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ نکالیں گے اور اے محمد تم کو ان لوگوں پر گواہ بنائیں گے۔'' تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے ہمیں۔ ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن بن ہبتہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان ابن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبیدہ یعنی سری بن یحییٰ نے کوفہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے ربعی کے ایک غلام سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حضرت حذیفہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرماتے تھے کہ ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود کے حکم پر عمل کرو۔ اس حدیث کو سلمہ بن کہیل نے ابوالزعرا سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے ہمیں اسماعیل ابن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ۔ یعنی امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اور ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوالاسود بن یزید سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم اور ہمارے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود بھی نبیؐ کے اہل بیت میں ہیں کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ ان کی اور ان کی والدہ کی آمدورفت نبیؐ کے یہاں بہت ہے۔

نیز اسماعیل وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حضرت حذیفہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ ہمیں ایسے شخص کا پتہ دیجئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے زیادہ قریب ہو تا کہ ہم اس سے (علم حاصل کریں اور حدیثیں) سنیں انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ رسول اللہ کی روش سے قریب ابن مسعود ہیں اسی دوران میں حضرت ابن مسعود ہم سے گھر جانے کی وجہ سے اوجھل ہو گئے اور سر برآوردہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے جانتے ہیں کہ ابن مسعود سب سے زیادہ اللہ کے یہاں مقرب ہیں نیز اسماعیل وغیرہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صاعد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے منصور سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا حضرت ابن مسعود کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بعد رسول اللہؐ کے بڑے بڑے معرکوں میں شریک ہوئے منجملہ ان کے ملک شام میں غزوۂ یرموک میں شریک ہوئے اور اس دن مال غنیمت ان کے سپرد تھا۔ (یہ بھی ایک بہت بڑی فضیلت ہے کہ) ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ میں عمار بن یاسر کو حاکم بنا کے اور عبداللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کے بھیجتا ہوں یہ دونوں رسول اللہ کے اصحاب میں منتخب ہیں اہل بدر سے ہیں تم لوگ ان کی پیروی کرو اور ان کے احکام کی اطاعت کرو ان کی باتیں سنو تمہارے لئے میں نے عبداللہ بن مسعود کو اپنے سے زیادہ بہتر سمجھا ہے۔

ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مغیرہ نے موسیٰ کی والدہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبیؐ نے ایک مرتبہ کسی کام کے لئے ابن مسعود کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا آپ کے اصحاب نے عبداللہ

کی پنڈلیوں کو کمزور اور پتلا دیکھ کر تبسم کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں ہنستے ہو عبداللہ کا پیر ترازوئے اعمال میں قیامت کے دن کوہ احد سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔

ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات انماطی نے اجازۃً خبر دی اگرچہ ان کا سماع نہ تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر اور ابوالفضل باقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اعمش سے انہوں نے حبہ بن جوین سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ایک دن حضرت علی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا کہ ہم نے ابن مسعودؓ سے زیادہ کسی کو خلیق اور تعلیم میں نرمی کرنے والا اور علم مجلس کا ماہر اور متقی نہیں دیکھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں بتاؤ کیا تم صدق دل سے ایسا کہہ رہے ہو لوگوں نے کہا کہ ہاں حضرت علی نے فرمایا کے اے اللہ گواہ رہ میں بھی ایسا ہی کہتا ہوں بلکہ اس سے زیادہ۔ ابووائل کہتے تھے کہ جب حضرت عثمان نے (جمع قرآن کے وقت مشتبہ) مصاحف کو چاک کرا دیا اور یہ خبر حضرت عبداللہ بن مسعود کو پہنچی توانہوں نے کہا کہ تم اصحاب محمد ﷺ جانتے ہیں کہ میں کتاب اللہ کا سب سے زیادہ عالم ہوں حالانکہ میں سب سے بہتر نہیں ہوں اور باوجود اس کے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم موجود ہے اور وہاں تک میں پہنچ سکتا ہوں تو بے شک میں اس کے پاس جاؤں ابووائل کہتے تھے کہ میں کھڑا ہو کر لوگوں کو دیکھنے لگا کہ وہ کیا کرتے ہیں مگر میں نے اصحاب نبیؐ میں کسی کو اس کا انکار کرتے ہوئے نہیں سنا۔ زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں عبداللہ بن مسعود آئے چونکہ وہ پستہ قامت تھے اس سبب سے اور لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے ان میں چھپنے کے قریب ہو گئے حضرت عمرؓ نے جوان کو دیکھا تو مسکرائے پھر حضرت عمر ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے اور وہ کھڑے رہے بعد اس کے جب وہ چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ شخص علم سے بھرا ہوا ایک ظرف ہے حضرت ابن مسعود کے بیٹے عبیداللہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود کی عادت تھی کہ جب (رات کو) لوگ سو جاتے تو وہ (تہجد کے لئے) اٹھتے (ایک شب میں بھی جاگ پڑا) صبح تک میں نے ان کو گنگناتے ہوئے سنا جس طرح شہد کی مکھی گنگناتی ہے۔

سلمہ بن تمام کہتے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابن مسعود سے ملاقات کی کہ ایک خواب سنئے میں نے شب کو آپ کو خواب میں دیکھا اور (یہ دیکھا کہ) نبیؐ ایک اونچے منبر پر بیٹھے ہیں اور آپ اس منبر کے نیچے ہیں حضرت یہ فرمارہے ہیں کہ اے ابن مسعود میرے پاس آجاؤ تم نے میرے بعد بڑی بے مروتی اختیار کر لی حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ اے شخص خدا کی قسم کیا تو نے یہ خواب دیکھا ہے اس شخص نے کہا ہاں حضرت ابن مسعود نے فرمایا تو کیا تو مدینہ سے میرے جنازے کی نماز پڑھنے آیا ہے الغرض چند ہی روز کے بعد حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی۔ ابوظبیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی عیادت کے لئے حضرت عثمان بن عفان تشریف لے گئے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ تم کو کیا شکایت ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے گناہوں کی حضرت عثمان نے پوچھا کہ تمہارا جی کسی چیز کو چاہتا ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے پروردگار کی رحمت کو چاہتا ہے حضرت عثمان نے کہا کیا میں کوئی طبیب تمہارے لئے تجویز کر دوں حضرت ابن مسعود نے کہا طبیب ہی نے تو مجھے بیمار بنایا ہے۔ حضرت عثمان نے کہا میں تمہارا وظیفہ دلا دوں حضرت ابن مسعود نے کہا مجھے اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے حضرت عثمان نے کہا تمہاری لڑکیوں کے

کام آئے گا حضرت ابن مسعود نے کہا کیا آپ میری لڑکیوں کے محتاج ہو جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں حالانکہ میں نے انہیں حکم دے دیا ہے کہ وہ ہر شب سورۃ واقعہ پڑھ لیا کریں۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہر شب کو سورۃ واقعہ پڑھ لیا کرے کبھی اس کو فاقہ کی مصیبت نہ ہوگی۔ حضرت عثمان نے ان کو وظیفہ دینے کے لئے اس سبب سے کہا کہ دو برس سے ان کا وظیفہ حضرت عثمان نے بند کر دیا تھا جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان نے ان کا وظیفہ حضرت زبیر کے پاس بھیج دیا انہوں نے حضرت ابن مسعود کے وارثوں کے حوالہ کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے خود ہی وظیفہ لینا چھوڑ دیا تھا بوجہ اس کے کہ ان کو ضرورت نہ رہی تھی ایسا اور صحابہ نے بھی کیا تھا۔ اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جب حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مدینہ میں اپنے پاس بلایا وہ کوفہ میں تھے تو لوگ ان کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آپ یہیں رہیے ہم آپ کی حفاظت کریں گے کوئی شخص آپ کو ایذا نہ پہنچا سکے گا (آپ خلیفہ کا حکم نامنظور کر دیجئے) حضرت ابن مسعود نے کہا نہیں ان کی اطاعت میرے اوپر ضروری ہے دیکھو عنقریب کچھ فتنے فساد ہوں گے میں نہیں چاہتا کہ ان فتنوں کا پیدا کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں الغرض انہوں نے کسی کی بات نہ مانی اور حضرت عثمان کے پاس چلے آئے اور مدینہ ہی میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گئے تھے جنت البقیع میں مدفون ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے پڑھائی تھی اور رات ہی کو دفن کر دیا تھا یہی ان کی وصیت تھی۔ یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اس کی اطلاع نہیں دی اس پر حضرت عثمان حضرت زبیر پر غصہ بھی ہوئے حضرت ابن مسعود کی عمر بوقت وفات ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ۳۳ ہجری میں ان کی وفات ہوئی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہوگئی اور حضرت ابو الدرداء کو ان کے وفات کی خبر ملی تو کہنے لگے افسوس انہوں نے اپنے بعد اپنا مثل نہیں چھوڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود غفاری

حضرت عبداللہؓ بن مسعود غفاری۔ ان سے ایک طویل حدیث فضائل ماہ رمضان میں مروی ہے بعض لوگوں نے روایت میں ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے مگر اکثر روایتیں جو ان سے منقول ہیں ان میں ان کا نام نہیں ہے (صرف ابن مسعود ہے) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

۳۱۷۹۔ حضرت عبداللہؓ بن مسلم

حضرت عبداللہؓ بن مسلم۔ ابو القاسم رفاعی نے عبداللہ والے ناموں میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی ان کی روایت سے لکھی ہے جس کو سعید بن سلیمان نے عباد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسلم سے سنا وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو غلام اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے اور اپنے مالک کی بھی تابعداری کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۸۰۔ حضرت عبداللہؓ بن میسبّ

حضرت عبداللہؓ بن میسب۔ عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے محمد بن عباد بن جعفر سے انہوں نے ابوسلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن میسب اور عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مکہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی آپ نے نماز میں سورۃ مومنون پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ وہارون وحضرت عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر آیا تو یکا یک آپ کو کھانسی آنے لگی پس آپ نے سجدہ کر دیا انہوں نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے یہ سند ان تینوں سے ثابت ہے اور یہ تینوں اس حدیث کو عبداللہ بن سائب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مطر

حضرت عبداللہؓ بن مطر۔ کنیت ان کی ابوریحانہ۔ بعض لوگ ان کا نام شمعون بتاتے ہیں یہ قبیلہ ازد کے ایک شخص تھے۔ مقام ایلیا (بیت المقدس) میں وعظ کہا کرتے تھے صاحب کشف وکرامات تھے ان سے کریب بن ابرہہ نے اور ثوبان بن شہر نے اور ہثیم بن شفی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہے یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ بنی نمیر سے ہیں جو بنی ثعلبہ بن یربوع کی ایک شاخ ہے۔ شہر بن حوشب نے ابوریحانہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی سانس سے پیدا ہوتا ہے مومن کے لئے آتش دوزخ سے صرف اتنا ہی حصہ مقرر ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمیر نے ضمرہ سے انہوں نے ابن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ ابوریحانہ کو دریا کا سفر پیش آیا دریا کی طغیانی سے انہیں سخت تکلیف ہوئی تو انہوں نے کہا اے دریا ٹھہر جا تو ایک حبشی غلام ہے پس وہ دریا ٹھہر گیا یہاں تک کہ مثل روغن زیتون کے ہوگیا۔ ایک مرتبہ ان کی سوئی گر پڑی انہوں نے کہا اے میرے پروردگار میں تجھ سے اصرار کے ساتھ کہتا ہوں کہ میری سوئی مجھے واپس کر دے پس وہ سوئی نمایاں ہوگئی اور انہوں نے اس کو اٹھالیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مطر جن کی کنیت ابوریحانہ ہیں ان کے بارہ میں کہا گیا ہے وہ شمعون ہیں اور کہا کہ وہ دونوں آدمی ہیں۔ ایک ان دونوں میں سے صحابی ہیں اور وہ شمعون ابوریحانہ ہیں اور یہ وہی ہیں جو بیت المقدس میں قصے سنایا کرتے تھے۔ اور ان کی بہت سی کرامات ہیں۔ اور دوسرے ابوریحانہ عبداللہ بن مطر ہیں۔ وہ تابعی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں حضرت ابن عمر اور حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں کا ذکر ائمہ محدثین نے مثل امام مسلم اور ابن ابی حاتم کے کیا ہے۔

۳۱۸۲۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی مطرف

حضرت عبداللہؓ بن ابی مطرف۔ صحابی ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے قبیلہ ازد کے رہنے والے ہیں ان کی حدیث ہشام بن عمار نے رفدہ بن قضاعہ سے انہوں نے صالح بن راشد قریشی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو حجاج نے کہا اسے قید کر دو اور جو لوگ یہاں اصحاب محمد ﷺ سے ہوں ان سے مسئلہ دریافت کرو چنانچہ لوگوں نے عبداللہ بن ابی مطرف سے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دو حرام باتیں ایک ساتھ کرے اس کو تلوار سے دو ٹکڑے کر دو پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس کے پاس یہ مسئلہ لکھ کر بھیجا انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی مطرف تو کوئی شخص معلوم نہیں ہوتے ہاں عبداللہ بن مطرف بن عبداللہ بن شخیر البتہ ایک شخص ہیں اور یہ حدیث مرسل ہی روایت کی گئی ہے کہ حجاج کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ اس کی گردن تلوار سے کاٹ دی جائے۔ واللہ اعلم

۳۱۸۳۔ حضرت عبداللہؓ بن مطلب زہری

حضرت عبداللہؓ بن مطلب بن ازہر بن عبدعون زہری۔ سرزمین حبش میں پیدا ہوئے اور وہیں ان کے والد نے وفات پائی اور ان کی میراث انہیں عبداللہ کو ملی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس نے اپنے باپ کی میراث پائی وہ یہی ہیں۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ خاندان بنی زہرہ سے مطلب بن ازہر بن عبدعوف بن عبدالحارث بن زہرہ بھی تھے اور ان کے ساتھ ان کی بی بی رملہ بنت ابی عوف بن صُبیرہ بھی تھیں۔ ان سے سرزمین حبش میں یہ عبداللہ بن مطلب پیدا ہوئے۔

۳۱۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن مطلب بن حنطب

حضرت عبداللہؓ بن مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (میرے) کان اور آنکھ کے قائم مقام ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ابی حاتم رازی نے بھی ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن مطلب بن حنطب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے (ایک دن) میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکر و عمر سامنے سے آئے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ دونوں (دین کے) کان اور آنکھ ہیں۔ ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو موسیٰ (امام ترمذی) تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن حنطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے ابو بکر و عمر کو دیکھ کر (ایک دن) فرمایا کہ یہ دونوں (دین کی) کان اور آنکھ ہیں ابو عیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی ﷺ کو نہیں پایا انہوں نے ان کا نام عبداللہ بن حنطب ہی بیان کیا ہے۔

۳۱۸۵۔ حضرت عبداللہؓ بن مطیع

حضرت عبداللہؓ بن مطیع بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی نبی ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے آنحضرتؐ نے ان کی تحنیک[1] کی تھی جب اہل مدینہ نے زمانہ یزید بن معاویہ میں بنی امیہ کو مدینہ سے نکال

---

[1] حضرتؐ کے زمانے میں صحابہ کا اصول تھا جب کسی کے ہاں بچہ ہوتا تھا تو اس کو حضور نبوی میں لے جاتے آپ اس بچہ کو گود میں لیتے دعا دیتے اور کھجور چبا کر اپنے دہن مبارک سے اس کے منہ میں ڈال دیتے اسی کو تحنیک کہتے ہیں۔ ۱۲

دیا اور یزید کی بیعت توڑ دی تو یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سردار تھے اور عبداللہ بن حنظلہ انصار کے سردار تھے جب واقعہ حرہ میں اہل شام کو اہل مدینہ پر فتح حاصل ہوئی تو یہ عبداللہ بن مطیع بھاگ کر مکہ میں عبداللہ بن زبیر سے جا ملے اور ان کے ساتھ پہلے محاصرہ میں شریک تھے جبکہ ان لوگوں کا اہل شام نے واقعہ ہرہ میں محاصرہ کر لیا تھا اور یہ عبداللہ بن مطیع انہیں کے پاس رہے یہاں تک حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر کا مکہ میں عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں محاصرہ کر لیا پس اس وقت بھی عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہو کر مقابلہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

انا الذی فررت یوم الحره والحر لا یفر الاسره

یاجذ الکرة بعد الغره لاجرین کرة بغزه

"ہم وہی ہیں جو کہ واقعہ حرہ کے دن بھاگ گئے تھے۔اور (حرہ یعنی) گرمی (سال بھر میں) ایک ہی دفعہ جاتی ہے۔کیا اچھی وہ بہادری اور لڑائی ہے جو کہ بعد فرار کے ہو۔پس آج ہم اپنی (اس) بہادری کی لڑائی کو اس فرار کا عوض بناتے ہیں۔"

اور عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر (ہی) کے ساتھ مقتول ہوئے عبداللہ بن مطیع قریش کے بڑے بہادر اور مضبوط لوگوں میں تھے۔انہوں نے نبی ﷺ سے (یہ) روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے کون ایسا شخص ہے جس کو بزرگی کا عہدہ چاہیے چھوٹا ہو یا بڑا دیا جائے پھر اس کو وہ قبول نہ کرے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مطیع ابن اسود قریشی خاندان عبلات سے ہیں۔جو قبیلہ بنی عدی کی ایک شاخ ہے اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہے کہ زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کر کے یہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مطیع خاندان عبلات سے ہیں۔ابن عمر کے گروہ سے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کے اس قول کا وہ خاندان عبلات سے ہیں (کوئی) مطلب سمجھ میں نہیں آتا اس لئے کہ عبلات تو امیہ اصغر ابن عبد شمس کی اولاد کہلاتے ہیں اور وہ لوگ قبیلہ بنی عدی سے نہیں ہیں۔واللہ اعلم

۳۱۸۶۔ حضرت عبداللہؓ بن مظعون

حضرت عبداللہؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ان کی کنیت ابو محمد ہے۔یہ اور ان کے بھائی عثمان بن مظعون ملک حبش میں ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور یہ اور ان کے بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے واقدی نے لکھا ہے کہ ان کی وفات ۳۰ ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی ان سب بھائیوں میں سے سوا قدامہ بن مظعون کے اور کسی سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے مظعون کے لڑکے عبداللہ بن عمرو بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ماموں تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۸۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مظفر

حضرت عبداللہؓ بن مظفر۔ابوموسیٰ نے کہاہ کہ میں نے ایسا ہی ان (کے نسب) کو ابوالحسن یعنی محمد بن ابن قاسم فارسی کے کتاب موسوم بہ الاسباب الجالبہ للرزق میں پایا۔اسی کتاب میں ابوالحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے انہوں نے ابوربیع سے انہوں نے سلام بن سلیم سے انہوں نے معاذ بن قرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مظفر سے روایت کر کے یہ بیان کیا ہے

کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنے بندوں کو مخاطب کر کے) فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری عبادت کے لئے تم (ہر کام سے فارغ ہو جاؤ تو ہم تمہارے قلب کو غنا سے اور تمہارے دونوں ہاتھوں کو رزق سے بھر دیں گے۔ اے ابن آدم ہم سے دور نہ ہو ورنہ ہم تمہارے قلب کو فقر سے بھر دیکھیں گے اور تمہارے دونوں ہاتھوں کو کاموں میں مشغول کر دیں گے ابوالحسن نے لکھا ہے کہ ہم نے اس (حدیث میں عبداللہ بن ظفر ہے) کو اسی طرح (بے راوی حدیث) پایا ہے مگر (فی الواقع) بات یہ ہے کہ راوی اس حدیث کے معاویہ بن قرہ ہیں اور ابویعلی یعنی احمد بن علی وغیرہ کو ابوربیع سے ایسی سند کے ساتھ معاویہ بن قرہ سے اور ان کو معقل بن یسار سے یہ حدیث ملی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۸۸۔ حضرت عبداللہؓ بن معاویہ غاضری

حضرت عبداللہؓ بن معاویہ غاضری۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اس غاضرہ کے خاندان سے ہیں جو قبیلہ اقیس کی ایک شاخ ہے ان سے جبیر بن نضیر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ تین چیزیں (ایسی) ہیں کہ جس نے ان تینوں کو کیا اس نے ایمان کا مزا پالیا (اول یہ کہ) اس نے فقط اللہ کی عبادت کی اس لئے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور (دوسری بات) یہ کہ اس نے بطیب خاطر اپنے مال کی زکوٰۃ کو ادا کیا جو کہ ہر سال اس پر واجب ہوا کرتی ہے۔ زکوٰۃ میں نہ اس نے اس بوڑھے جانوروں کو دیا اور نہ اس کو کہ جس میں کوئی داغ وغیرہ ہو اور نہ موٹے تازے دیئے (تم لوگ اپنے متوسط اور درمیانی قسم کے کے مالوں سے زکوٰۃ دیا کرو) اس لئے کہ اللہ عزوجل نے تم سے (زکوٰۃ میں) سب سے بہتر چیز طلب نہیں کی اور نہ تم لوگوں کو سب سے بری چیز دینے کا حکم دیا ہے اور (تیسری بات) یہ کہ اس نے اپنے نفس کی زکوٰۃ ادا کی پس ایک شخص نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) آدمی کے لئے اپنے نفس کی کیا زکوٰۃ ہے تو آپ نے فرمایا کہ نفس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ آدمی جہاں کہیں ہو ہر جگہ یہی سمجھتا رہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۸۹۔ حضرت عبداللہؓ اخو معبد بن قیس

حضرت عبداللہؓ اخو معبد بن قیس۔ یہ معبد بن قیس بن صخر کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ان کے بھائی معبد کے تذکرہ میں ضمناً لکھ دیا ہے۔ ان کے بھائی معبد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۳۱۹۰۔ حضرت عبداللہؓ بن معتب

حضرت عبداللہؓ بن معتب اور بعض لوگوں نے (ان کے والد کا نام) مغیث بیان کیا ہے۔ مغیث کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۹۱۔ حضرت عبداللہؓ بن معتمر

حضرت عبداللہؓ بن معتمر۔ یہ صحابی ہیں ان سے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہے چنانچہ سلیمان کہتے تھے کہ عبداللہ بن معتمر میرے گھر پر اترے تھے اور وہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے پس انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے مجھ کو یہ حدیث سنائی کہ دجال کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ یقینی مشرق کی جانب سے نکلے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف

بلائے گا پس (بعض) لوگ تو اس کے متبع ہو جائیں گے اور (بعض) لوگوں سے مقاتلہ کرے گا یہاں تک کہ ان پر بھی غالب آجائے گا ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی یہاں تک کہ کوفہ میں پہنچ جائے گا اور ان لوگوں پر بھی غالب آجائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے والد کا نام معتم تا اور میم مشددہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابوعمر نے معتمر را کے ساتھ بیان کیا ہے مگر سبھوں نے سلیمان بن شہاب کو ان سے حدیث کا روایت کرنے والا قرار دیا ہے۔ ابوعمر نے (یہ بھی) کہا ہے کہ میں ان سے دجال کے سوا اور کوئی دوسری حدیث مروی نہیں سمجھتا اور ابوعمر نے ان کو کندی قرار دیا ہے بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام مغنم غین اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۱۹۲۔ حضرت عبداللہؓ بن معتم

حضرت عبداللہؓ بن معتم۔ یہ (جنگ) قادسیہ کے دن لشکر کے ایک جانب کے سردار تھے پھر عراق سے ان کو سعد بن وقاص نے بمقام تکریت بھیجا (اس وقت) ان کے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ اور ربعی بن افکل بھی تھے تکریت میں بہت سے لوگ روم و عرب کے تھے پس (اللہ نے) تکریت کو فتح دی اس کے بعد عبداللہ بن معتم نے ربعی بن افکل کو نینوی اور موصل کی جانب (فتح کے لئے) بھیجا پس انہوں نے ان دونوں کو بھی فتح کر لیا تو عبداللہ بن معتم نے موصل کا حاکم ربعی بن افکل کو بنا دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو خراج وصول کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔ یہ قول ابن اسحٰق کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ شخص جنہوں نے موصل کو فتح کیا ان کا نام عتبہ بن فرقد ہے ان کو (حضرت) عمر بن خطاب نے موصل کی فتح کے لئے بھیجا تھا انہوں نے ۲۰ ہجری میں اس کو فتح کیا نیز اس میں بہت سے اقوال ہیں عبداللہ بن معتم اور زہرہ بن جویۃ قادسیہ سے لے کر مدائن تک سعد بن وقاص کے آگے تھے ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام معتمر ر کے ساتھ تھا اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگوں نے معتم بغیر ر کے بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہے کہ جن کے والد کا نام معتم ضمہ میم (اول) اور تا اور میم مشددہ ثانی کے ساتھ ہے پس وہی عبداللہ بن معتم ہیں اور ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن معتم عبسی وہ ہیں جنہوں نے موصل کو فتح کیا تھا اور یہ سیف بن عمر سے (بھی) مروی ہے۔

۳۱۹۳۔ حضرت عبداللہؓ بن معرض

حضرت عبداللہؓ بن معرض باہلی۔ انہوں نے یمامہ کے جانب کسی گاؤں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ وفد بن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے منیع اور ابن ابی داؤد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ عبداللہ بن حمزہ یعنی ابویمن باہلی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن معرض باہلی نے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ وفد بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے اونٹوں میں کچھ حصہ مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی معقل

حضرت عبداللہؓ بن ابی معقل۔ انصاری۔ یہ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں کریں گے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن معمر عبسی

حضرت عبداللہؓ بن معمر عبسی۔ صحابی ہیں یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اہل بصرہ کی لڑائی میں حضرت علیؓ سے مخالفت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۱۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن معیہ سُوائی

حضرت عبداللہؓ بن معیہ۔ سُوائی ہیں اس لئے کہ سواۃ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ طائف کے محاصرہ میں شریک تھے۔ سعید بن سائب طائفی نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے دو شخص نبی ﷺ کے اصحاب سے طائف میں باب بنی سالم کے پاس قتل کئے گئے پس وہ دونوں نبی ﷺ کے حضور میں لائے گئے تا کہ آپ ان کو پہچانیں الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن معیہ عامری کے تذکرہ کو بعض مشائخ نے صحابہ میں لکھا ہے۔ معیہ، میم مضمومہ اور یا مشدہ اور ہا کے ساتھ ہے۔

۳۱۹۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مغفل

حضرت عبداللہؓ بن مغفل بن عبد غنم اور بعض لوگوں نے عبدنہم بیان کیا ہے وہ بیٹے ہیں عفیف بن اسحم بن ربیعہ بن عداء بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب ذویب کا نام بعض نے وویدبیان کیا ہے۔ ذویب بیٹے ہیں سعد بن عداء بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ کے مزنی ہیں عثمان کی وہ اولاد جو کہ (ان کی بیوی) مزینہ (کے بطن) سے ہیں سب اپنی ماں مزینہ بن کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہیں یہی عمرو بن اد کے چچا ہیں تمیم بن مر بن اد کے حضرت عبداللہ اصحاب شجرہ سے تھے۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض کا قول ہے کہ ان کی کنیت ابوزیاد تھی۔ انہوں نے (پہلے) مدینہ میں سکونت اختیار کرلی تھی (بعد میں) پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور وہیں جامع مسجد کے قریب ایک مکان بھی بنالیا۔ عبداللہ ان اہل بکا میں ہیں کہ جن کے بارہ میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجدا ما احملکم علیہ تولوا واعینھم تفیض من الدمع.** الایۃ ''ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں ہے جو اے نبی (سفر جہاد کے لئے آمادہ ہو کر) تمہارے پاس آئیں گے مگر تم ان سے کہہ دو کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جو تمہیں سواری کے لئے دوں۔''

عبداللہ بن مغفل ان دس شخصوں میں ہیں جن کو حضرت عمر نے بصرہ میں مسائل دین کے تعلیم کرنے کے لئے بھیجا تھا اور یہ عبداللہ پہلے شخص ہیں کہ شہر تستر کے دروازے میں داخل ہوئے جس وقت کہ مسلمانوں نے تستر کو فتح کرلیا۔ عبداللہ بن مغفل نے بیان کیا ہے کہ جس درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت کرائی تھی میں اس درخت کی شاخوں سے بعض شاخ کو پکڑ کر آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا پس ہم سب نے آپ سے اس پر بیعت کی کہ (ہرگز لڑائی سے) نہیں بھاگیں گے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے حسن بصری اور ابوعالیہ نے اور عبداللہ بن شخیر کے دونوں بیٹے مطرف اور یزید نے اور عقبہ بن صہبان اور ابوو ازع اور معاویہ بن قرہ اور حمید بن ہلال وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ہمیں ابوفضل یعنی عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی جعفر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد دقاق نے

خبردی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کہمس نے ابن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے ایک آدمی کو خذف کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم خذف نہ کرو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ یا یوں کہا کہ آپ نے خذف کو ناپسند کیا ہے (تم چھوڑ دو) ورنہ میں تم سے ہرگز کوئی بات نہ کروں گا۔ عبداللہ ابن مغفل کی وفات بمقام بصرہ ۵۹ ہجری میں ہوئی جس وقت ابن زیاد بصرہ کا امیر تھا اور ابو برزہ اسلمی نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی اس لئے کہ انہوں نے اس کی وصیت کر دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۹۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مغنم

حضرت عبداللہ ؓ بن مغنم۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہے کہ مغنم جو فتح میم اور سکون غین اور فتح نون کے ساتھ ہے وہ عبداللہ بن مغنم ہیں یہ صحابی ہیں اور نیز انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہے اور ان کی حدیث دجال کے بارہ میں مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ (امام) بخاری نے اپنی تاریخ میں کیا ہے بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام معتمر عین اور تا کے ساتھ بیان کیا ہے ابوعمر کو بھی اسی طرح ملا ہے۔ واللہ اعلم

۳۱۹۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مغیث

حضرت عبداللہ ؓ بن مغیث یا معتب۔ عسکری نے ان کا نسب ایسا ہی شک کے ساتھ بیان کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ولید بن ابی ولید سے انہوں نے عبداللہ مغیث سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ایک آدمی کے پاس سے گزرے کے وہ گیہوں فروخت کر رہا تھا پس آپ نے اپنا دست مبارک اس کے اندر ڈال کر دیکھا تو اندر سے بھیگا ہوا دیکھا پس آپ نے یہ فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم سے نہیں (یعنی اس کا شمار ہماری امت میں نہیں) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۰۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مغیرہ

حضرت عبداللہ ؓ بن مغیرہ ؓ۔ مغیرہ کی کنیت ابوسفیان ہے وہ بیٹے ہیں حارث بن عبدالمطلب کے قریشی ہیں۔ ہاشمی ہیں۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی امت نہیں گزری کہ جس میں ضعیف کا حق قوی سے بدوں کسی طرح کی اذیت پہنچنے کے نہ لیا ہو گا یہ حدیث عبداللہ کے واسطے کے ساتھ ان کے والد سے بھی مروی ہے۔ الغرض کوئی راوی ہو اتنا ضرور ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو کر آپ کے ساتھ رہے...... ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ پھر ان کا تذکرہ عبداللہ بن ابی سفیان کے ذکر میں کیا جائے گا۔

۳۲۰۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مغیرہ

حضرت عبداللہ ؓ بن مغیرہ بن معیقیب۔ یہ حبش کے مہاجروں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے مختصراً کیا ہے۔

۳۲۰۲۔حضرت عبداللہؓ ابومغیرہ یشکری

حضرت عبداللہؓ۔ان کی کنیت ابومغیرہ ہے۔یشکری ہیں۔ہمیں یحیٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا ان سے یحیٰ بن عیسیٰ نے عمرو ابن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے (یہ شک اعمش کا ہے) روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا کام بتلا دیں کہ جو مجھ کو جنت کے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے ایسا ہی لکھا ہے۔پھر ان کا ذکر اس سے واضح طور پر عبداللہ یشکری کے تذکرہ میں کیا جائے گا اور نیز عبداللہ بن منتفق کے تذکرہ میں کیا جائے گا۔

۳۲۰۳۔حضرت عبداللہؓ بن مقرن مزنی

حضرت عبداللہؓ بن مقرن' مزنی۔ان سے ابن سیرین اور عبدالملک بن عمیر نے حدیث روایت کی ہے انشاءاللہ تعالیٰ ان کا پورا نسب ان کے بھائی نعمان وغیرہ کے تذکرہ میں لکھا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے یہ (بھی کہا ہے) کہ ان کا ذکر بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کیا ہے مگر ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

۳۲۰۴۔حضرت عبداللہؓ بن منتفق

حضرت عبداللہؓ بن منتفق۔ان کی کنیت ابومنتفق ہے۔یشکری ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سلمی ہیں کوفی ہیں۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے ان کے لڑکے مغیرہ نے حدیث روایت کی ہے۔محمد بن جحادہ نے مغیر بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں کوفہ میں گیا۔پس وہاں ایک مسجد میں (نماز کے لئے) گیا اتفاق اس مسجد میں ایک شخص تھے جن کو لوگ ابن منتفق کہا کرتے تھے تو وہ شخص بیان کر رہے تھے کہ میرے نزدیک رسول اللہؐ کے اوصاف بیان کئے گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ عرفات میں تھے پس میں نے آپ کے حضور میں جانے کی بہت کوشش کی یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ گیا اس وقت لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ تا کہ راستہ کھل جائے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم (اس) شخص کو چھوڑ دو نہ معلوم اس کی کیا حاجت ہے۔

چنانچہ میں پہنچا اور میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ کو تھام لیا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں دو چیزیں آپ سے دریافت کرتا ہوں (اول تو یہ کہ) کون چیز مجھ کو جہنم سے بچائے گی اور (دوسری بات یہ کہ) کون چیز مجھ کو جنت میں داخل کرے گی اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اگرچہ تم نے مختصر بات پوچھی مگر درحقیقت بہت بڑی بات پوچھی (اچھا سنو اور) میری بات کو یاد کر لو جس وقت اللہ کی عبادت کرو تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نمازوں کو ادا کرو اور زکوٰۃ واجبہ کو دیا کرو اور رمضان کا روزہ رکھو اور تم اپنے ساتھ لوگوں کے جس معاملہ کو اچھا سمجھتے ہو وہی معاملہ تم بھی لوگوں کے ساتھ کیا کرو اور اپنے ساتھ لوگوں کے جس معاملہ کو برا سمجھتے ہو اس کو تم بھی لوگوں کے ساتھ نہ برتو۔اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو اور اس حدیث کو ابواسحٰق' یونس اور اسرائیل یعنی مغیرہ بن عبداللہ یشکری کے دونوں بیٹوں نے روایت کیا ہے۔انہوں نے والد سے انہوں نے حضور علیہ السلام سے اور عبداللہ

ابوالمغیرہ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ پھر عبداللہ یشکری کے تذکرہ میں کیا جائے گا۔مگر سب ایک ہی ہے۔

۳۲۰۵۔ حضرت عبداللہؓ بن منیب ازدی

حضرت عبداللہؓ بن منیب۔ازدی۔ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عبیدہ بن رباح غسانی نے اپنے والد عبیدہ سے انہوں نے منیب بن عبداللہ ازدی سے انہوں نے عبداللہ بن منیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کل یوم هو فی شان پس میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ شان کیا ہے تو آپ نے جواب دیا (وہ یہ ہے کہ) گناہوں کو معاف کرتا ہے اور سختی وتکلیف کو دور کرتا ہے اور کسی قوم کو عزت دیتا ہے اور کسی قوم کو پستی میں ڈالتا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۰۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی میسرہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی میسرہ اور بعض نے ان کو فقط مسرہ بیان کیا ہے یہ بیٹے ہیں عوف بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کے ساتھ واقعہ دار کے دن مقتول ہوئے۔ان کو عدوی نے ذکر کیا ہے مگر ان کے صحابی ہونے میں اور ان کی روایت میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنی سباق وہ لوگ ہیں جنہوں نے پہلے مکہ میں بغاوت کی تھی پس انہوں نے قریش کے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔قبیلہ بنی سباق کے کل آدمی سوائے ان اہلبیت کے جو یمن میں تھے مخالفت میں پڑ گئے تھے۔

۳۲۰۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ناشج

حضرت عبداللہؓ بن ناشج۔حضرمی۔ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے صحابہ میں کیا ہے اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ حمصی ہیں اور ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوحیوہ نے سعید بن سنان سے انہوں نے شریح بن کسیب سے انہوں نے عبداللہ بن ناشج سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں لوطیہ کی ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک رہے گی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ ناشح حا کے ساتھ ہے اور میں نے ایسا ہی ان لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے کہ جو لوگ ان کے نام سے زیادہ واقف تھے اور بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ ناشح خا یا ناشج جیم کے ساتھ ہے۔

۳۲۰۸۔ حضرت عبداللہؓ بن نحام

حضرت عبداللہؓ بن نحام۔اور بعض لوگ نحماء کہتے ہیں۔ربیع بن صبیح نے حسن (بصری) سے انہوں نے عبداللہ بن نحام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا میرے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور سفید ہو کر گھاس کی

طرح (کمزور) ہوگئے تھے حضرت نے فرمایا اے ابن نحام کیا میں تمہارے اس بڑھاپے کی فضیلت میں ایک حدیث تم سے بیان کروں میں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اے ابن نحام اللہ عزوجل بوڑھے آدمی سے قیامت کے دن آسانی کے ساتھ حساب لے گا بعد اس کے اعمال نامہ اس کا رضوان (داروغہ جنت) کو دے دے گا اور فرمائے گا کہ میرا بندہ جب جنت میں پہنچ جائے اور ہول قیامت کو بھول جائے تو یہ اعمال نامہ اس کو دینا جب وہ اس کو پڑھے اور اس کا رنگ متغیر ہونے لگے تو اس سے کہنا کہ رنجیدہ نہ ہو تیرا پروردگار بزرگ برتر فرماتا ہے کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہے کہ اس اعمال نامہ کے ساتھ تجھ سے ملاقات کروں۔

چنانچہ میں نے یہ سب خطائیں تیری معاف کردیں چنانچہ جب کوئی بوڑھا آدمی جنت میں جاتا ہے تو رضوان اعمال نامہ لے کر اس کے پاس جاتا ہے جب وہ بوڑھا اس اعمال نامہ کو پڑھتا ہے اور اس کا رنگ متغیر اور قلب بے چین ہونے لگتا ہے تو رضوان اس سے کہتا ہے کہ تیرا پروردگار بزرگ تجھ سے فرماتا ہے کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہے کہ اس اعمال نامہ کے ساتھ میں تجھ سے ملوں لہٰذا میں نے تیری خطائیں معاف کردیں۔ اے ابن نحام اللہ عزوجل مسلمان کے بوڑھاپے سے شرم کرتا ہے اور یہ شرم بہ نسبت اس شرم کے زیادہ ہوتی ہے جو بندہ اللہ عزوجل سے کرتا ہے۔ اس حدیث میں بجائے نحام کے تمام مقامات میں نحام بھی روایت کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف ان کا نام ہی ذکر کیا ہے اور حدیث لکھ دی ہے (ان کے والد کا نام نہیں بیان کیا) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن نضر سلمی

حضرت عبداللہؓ بن نضر سلمی۔ ان سے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو وہ لڑکے اس کے لئے دوزخ سے سپر بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مرے ہوں آپ نے فرمایا دو لڑکے (مرے ہوں) تب بھی (یہی ثواب) ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک مجہول شخص ہیں سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں ہوئی۔ ان لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اس میں کلام ہے بعض لوگ ان کو محمد کہتے ہیں اور بعض ابو نضر کہتے ہیں یہ سب اختلافات امام مالک کے شاگردوں نے کیے ہیں مگر ابن وہب نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے اور وہ عبداللہ بن عامر اسلمی سے روایت کرتے ہیں۔

۳۲۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن نضلہ (کنیت ابوبرزہ)

حضرت عبداللہؓ بن نضلہ۔ کنیت ان کی ابو برزہ ہے اسلمی ہیں۔ ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ عبداللہ کے ناموں میں کیا ہے اور واقدی سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے کہتے تھے کہ ان کا نام عبداللہ بن نضلہ ہے ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کے بیٹے سے زیادہ ان کا علم کسے ہوسکتا ہے۔ ہم عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کنیت کے باب میں بھی کریں گے۔

۳۲۱۱۔ حضرت عبداللہؓ نصلہ قریشی

حضرت عبداللہؓ نصلہ۔ قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہیں قریشی ہیں۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جن لوگوں نے حبش کی طرف حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کی تھی ان میں عبداللہ بن نصلہ بھی تھے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے تھے قریشی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلطی ہے علمائے مغازی نے خواہ زہری ہوں خواہ ابن اسحٰق کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ ان کا نام معمر بن عبداللہ بن نصلہ ہے۔ ان کا تذکرہ معمر کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۲۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن نصلہ کنانی

حضرت عبداللہؓ بن نصلہ کنانی۔ فریابی نے سفیان ثوری سے انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے عثمان بن ابی سلیمان سے انہوں نے عبداللہ ابن نصلہ کنانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کی اور حضرت ابوبکر وعمر کی وفات ہوئی اس وقت تک مکہ کے بازار فروخت نہ کئے جاتے تھے۔ اس کو معاویہ بن ہشام نے عمر سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نافع بن جبیر بن معطم سے انہوں نے علقمہ بن نصلہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۱۳۔ حضرت عبداللہؓ بن نصلہ بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن نصلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی۔ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۳۲۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن نعمان

حضرت عبداللہؓ بن نعمان بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی، سلمی۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ بلدمہ کی بے کو ضمہ اور بے کے بعد ذال منقوط ہے۔ یہ عبداللہ ابوقتادہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عبداللہ بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق اور ابوموسیٰ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۱۵۔ حضرت عبداللہؓ

حضرت عبداللہؓ۔ ان کا نام نعمی تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ اس کو ابواسحٰق نے براءؓ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۱۶۔ حضرت عبداللہؓ بن نعیم اشجعی

حضرت عبداللہؓ بن نعیم اشجعی۔ یہ سفر خیبر میں نبیؐ کے رہبر تھے۔ ان کا تذکرہ بغوی نے اسی طرح لکھا ہے مگر ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن نعیم انصاری

حضرت عبداللہؓ بن نعیم انصاری۔ عاتکہ بنت نعیم کے بھائی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن نعیم بن نحام

حضرت عبداللہؓ بن نعیم بن نحام۔ ان سے حضرت ابن عمر کے غلام نافع اور ابوالزبیر نے روایت کی ہے معلّٰی بن اسد نے حرب بن ابی العالیہ سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے عبداللہ بن تمیم سے اسی طرح روایت کیا ہے معلّٰی نے کہا ہے کہ حرب کہتے تھے ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ایک عورت کا گزر اس طرف سے ہوا پس آپ ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس گئے اور قضائے حاجت کے بعد اس کے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کی اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابن ابی الحسین سے انہوں نے معلّٰی بن اسد سے انہوں نے حرب سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے عبداللہ بن نعیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ معلّٰی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے صریح غلط ہے کیونکہ معلّٰی بن اسد اور معلّٰی بن مہدی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس حدیث کو ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے اور معقل نے بھی ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۲۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن نفیل

حضرت عبداللہؓ بن نفیل۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بہت لوگوں نے ان کے والد کا تذکرہ ردیف نون میں لکھا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے ردیف با مع الغین میں ان کے والد کا نام لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر ان کی حدیث روایت نہیں کی عبداللہ بن سالم نے سلیمان بن سلیم ابی سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن نفیل کنانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ حکم دے کر فارغ ہوگیا ہے (اول تو) یہ کہ کوئی بغاوت نہیں کرنا اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا دیا ہے کہ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ تم لوگوں کی بغاوت کا ثمرہ تمہیں لوگوں کے نفس پر عائد ہونا ہے اور (دوم) یہ کہ کوئی کسی پر مکر و فریب نہیں کرتا ہے (بلکہ اپنے ہی نفس پر کرتا ہے) اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا دیا ہے کہ برا مکر نہیں گھیرتا ہے مگر اس کے اہل وعیال ہی کو اور (سوم) یہ کہ عہد شکنی نہیں کرتا ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل فرما چکا ہے کہ جس کسی نے کسی کے ساتھ عہد شکنی کی اس نے گویا اپنے ہی نفس کے ساتھ عہد شکنی کی۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث جو سلیمان بن سلیم کی سند سے بیان کی گئی ہے یہ غلط ہے فی الواقع وہ سلمہ بن نفیل ہے۔ غلطی سے سلیمان بن سلیم بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی نملہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی نملہ انصاری۔ عقیلی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ مگر ان کے والد ابی نملہ کا صحابی ہونا اور روایت

کرنا مشہور ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۲۰۔حضرت عبداللہ ؓ بن نوفل

حضرت عبداللہ ؓ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب، قریشی، ہاشمی۔ان کی کنیت ابومحمد تھی۔واقدی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے مگر انہوں نے آپ سے کوئی روایت نہیں کی ہے۔یہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ کے قاضی بنائے گئے تھے ان کو مروان بن حکم نے قاضی بنایا تھا۔ایک قول کے مطابق یہی اول شخص ہیں جو مدینہ میں قاضی بنائے گئے۔ان کی صورت شبہات نبیؐ کے مشابہ تھی۔ان کی وفات ۸۴ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ واقعہ حرہ کے دن ۶۳ ہجری میں شہید ہوئے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔یہ چچا تھے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث کے جو کہ ججبہ کے ملقب تھے۔ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۳۲۲۱ حضرت عبداللہ ؓ بن نہیک

حضرت عبداللہ ؓ بن نہیک۔یہ مالک بن حسل کی اولاد میں ہیں۔ان کا تذکرہ ابن داب نے صحابہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کو رسول اللہؐ نے (قبیلہ) بنی معیص اور محارب بن فہر کے پاس بھیجا تھا تا کہ ان لوگوں کو دعوت اسلام دیں۔

۳۲۲۲۔حضرت عبداللہ ؓ بن ہاد

حضرت عبداللہ ؓ بن ہاد۔ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے (کتاب) وحدان میں لکھا ہے۔ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں شبہ ہے۔عبداللہ بن عمرو جمحی نے عبداللہ بن ہاد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ مانگتے تھے کہ اللہ! مجھ کو ثابت قدم رکھ اس بات سے کہ (حق سے) جاؤں اور میری ہدایت کرتا کہ گمراہ نہ ہونے پاؤں اور اے اللہ تو میرے اور میرے قلب کے درمیان حائل ہو گیا ہے ویسا ہی تو میرے اور شیطان اور شیطانی کاموں کے درمیان میں حائل ہو جا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۲۳۔حضرت عبداللہ ؓ بن ہانی

حضرت عبداللہ ؓ بن ہانی۔یہ بھائی ہیں شریح ابن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب ضباب کا دوسرا نام سلمہ ہے وہ بیٹے ہیں ربیعہ بن حارث بن کعب کے حارثی ہیں اس لئے کہ یہ قبیلہ بنی حارث بن کعب بن مذحج کی ایک شاخ سے ہیں۔یزید بن مقدام بن شریح بن ہانی نے اپنے والد مقدام سے انہوں نے اپنے والد شریح سے انہوں نے اپنے والد ہانی بن یزید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ میرے یہاں تشریف لائے اور یہ پوچھا کہ تمہارے کتنے لڑکے ہیں میں نے عرض کیا کہ تین یعنی شریح اور عبداللہ اور مسلم تو آپ نے یہ فرمایا کہ ان سب میں بڑا کون ہے۔تو میں نے عرض کیا کہ شریح تو آپ نے یہ فرمایا کہ جاؤ تمہاری کنیت ابوشریح ہے امام بخاری ان کے تذکرہ کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جنہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۲۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ہبیب

حضرت عبداللہؓ بن ہبیب بن اہیب بن سحیم بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنانی لیثی۔ یہ قبیلہ عبد شمس کے حلیف تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف تھے اور ان کے بھانجے تھے۔ یہ خیبر کے دن شہید کئے گئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام میں جو واقعہ خیبر کے دن شہید ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عبداللہ بن فلان ابن وہیب بن سحیم تھے جو کہ قبیلہ بنی اسد کے حلیف تھے اور ان کے بھانجہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۲۵۔ حضرت عبداللہؓ (کنیت ابوہریرہ)

حضرت عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابوہریرہ تھی۔ یہ برابر رسول اللہ ﷺ کے حضور میں رہا کرتے تھے۔ ان کے اور ان کے والد کے نام میں بہت سا اختلاف ہے چنانچہ کچھ اختلاف گزر چکا ہے اور کچھ آئندہ آئے گا انشاءاللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں اس کا تصفیہ کر دیں گے۔ اس لئے کہ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۲۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ہداج

حضرت عبداللہؓ بن ہداج، حنفی۔ ابراہیم بن منذر خزامی نے ہاشم بن غطفان سے انہوں نے عبداللہ بن ہداج سے روایت کر کے بیان کیا اور عبداللہ بن ہداج نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آیا تو نبیؐ نے اس کو دیکھ کر یہ فرمایا کہ یہ اسلام کا خضاب ہے اور ایک شخص سرخ رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آنحضرت کی خدمت میں آیا تو نبیؐ نے یہ فرمایا کہ یہ ایمان کا خضاب ہے۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ مدنی نے ہاشم سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر انہوں نے عبداللہ بن ہداج کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ہشام

حضرت عبداللہؓ بن ہشام بن عثمان بن عمرو۔ قریشی تیمی۔ یہ زہرۃ بن معبد کے دادا تھے۔ اس کو ابوعمرو نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے یہ کہا ہے کہ عبداللہ بن ہشام بن زہرۃ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی والدہ زینب تھیں جو کہ حمید بن زہیر بن حارث اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ کی لڑکی تھیں۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن اسماعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے سعید بن ابی ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوعقیل یعنی زہرۃ بن معبد نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کر کے بیان کیا اور عبداللہ بن ہشام نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن ہشام کو ان کی والدہ زینب بنت حمید نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کو بھی بیعت کرا لیجئے تو آپ نے یہ فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے اس کے بعد آپ نے اس کے سر پر اپنا دست مبارک پھیر دیا اور اس کے لئے دعا برکت کی اور ان کی والدہ سے یہ فرمایا کہ تم اپنے جمیع اہل کی

جانب سے ایک قربانی کردو۔ان کی پیدائش ۴ ہجری میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۲۸۔حضرت عبداللہؓ بن ہلال بن عبداللہ

حضرت عبداللہؓ بن ہلال بن عبداللہ بن ہمام ثقفی۔ان کا شمار اہل مکہ میں ہے ان سے عثمان بن عبداللہ بن اسود نے یہ روایت کی ہے کہ یہ ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قریب تھا کہ میں صدقہ کے ایک اونٹ یا ایک بکری کی وجہ سے قتل کیا جاؤں تو نبیؐ نے فرمایا کہ تم نے صدقہ کی جو چیز لی تھی اگر فقرآء اور مہاجرین کو نہ دیتے تو (ضرور) ایسا ہی ہوتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث ان لوگوں کے نزدیک مرسل ہے۔

۳۲۲۹۔حضرت عبداللہؓ بن ہلال مزنی

حضرت عبداللہؓ بن ہلال مزنی۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ہلال مزنی سے جو کہ نبیؐ کے حاضر باش تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ آپ فرماتے تھے میرے بعد کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ حج کے لئے احرام باندھے اور (یوم حج کو عمرہ کے عوض فسخ کردے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۳۰۔حضرت عبداللہؓ بن عبد ہلال

حضرت عبداللہؓ بن عبد ہلال۔ان کو بعض لوگوں نے انصاری بیان کیا ہے۔زید بن حباب نے بشیر بن عمران قبائی سے انہوں نے عبداللہ بن عبد ہلال سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے مجھ کو میری والدہ نبی ﷺ کے حضور میں لے گئیں اور یہ عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ اس بچہ کے لئے اللہ سے دعا کر دیں تو آپ نے مجھ پر اس قدر شفقت کی کہ کہ اپنے دست مبارک کو میرے سر رکھا یہاں تک کہ مجھ کو آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک بھی محسوس ہوئی اس کے بعد آپ نے میرے لئے دعا کی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو ان کے والد آنحضرت نے کی خدمت میں لے گئے تھے۔اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۳۲۳۱۔حضرت عبداللہؓ بن ہند

حضرت عبداللہؓ بن ہند۔ان کی کنیت ابو ہند ہے۔انصاری ہیں بیاضی ہیں ان سے جابر نے خمر کے برتنوں کے متعلق حدیث روایت کی ہے بغوی نے ان کا نام ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا ذکر ابن مندہ نے کنیت کے باب میں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۲۳۲۔حضرت عبداللہؓ ابن الہیثم

حضرت عبداللہؓ ابن الہیثم بن عبداللہ بن الحارث بن سیدان بن مرۃ بن سفیان بن مجاشع بن دارم، تمیمی۔ان کا نام پہلے عبداللات تھا تو بعد اسلام کے نبی ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

۳۲۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن واقد

حضرت عبداللہؓ بن واقد۔ ان کا تذکرہ ابوقاسم رفاعی نے عبادلہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عبدالملک بن ساریہ کعبی نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن واقد سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں خوں میں بھی قسم لی جاتی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن وائل

حضرت عبداللہؓ بن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ یہ صحابی ہیں۔ غزوۂ احد اور کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے ان کے بعد ان کی اولاد باقی تھے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن وائل ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے موقع پر کیا جائے۔

۳۲۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ودیعہ

حضرت عبداللہؓ بن ودیعہ بن حرام انصاری۔ یہ صحابی ہیں ان کو ابوحاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابومعشر نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا مثل غسل جنابت کے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابن عجلان نے مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے ابوذر سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ابن ابی ذئب نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے اس حدیث کو بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن وزاج

حضرت عبداللہؓ بن وزاج۔ ان کا ذکر طبرانی اور ان کے مابعد کے لوگوں نے کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن وزاج قدیم الاسلام تھے صحابی تھے ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگوں پر کوئی جوان مرد امیر بنایا جائے گا۔ پس اس کی قوم مطیع ہو جائے گی وہ قوم کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق ہوگا اور اس کی سواریاں سفید ہوں گی جب حاکم ان لوگوں پر کوئی حکم کرے گا تو (فوراً) حاضر ہو جائیں گے پس اس کے بعد ہی عبداللہ بن وزاج کسی شہر کے حاکم بنائے گئے تو دہقانی کی قوم جوق در جوق ان کے پاس آنے لگی کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق تھا اور اس کی سواریاں سفید تھیں پس جب عبداللہ ان پر کوئی حکم نافض کرتے تو فوراً وہ لوگ حاضر ہو جاتے اس وقت عبداللہ بے ساختہ یہ کہتے کہ سچ کہا اللہ کے رسول ﷺ نے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۳۷۔ حضرت عبداللہؓ بن وقدان

حضرت عبداللہؓ بن وقدان بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی عامری قریشی۔ یہ ابن سعدی

کے ساتھ مشہور تھے اس لئے کہ انہوں نے قبیلہ بنی سعد بن بکر میں دودھ پیا تھا بعض لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن عمرو بن وقدان اوران کا تذکرہ اپنے موقع پر گزر گیا ہے۔ اہل شام کے بڑے بڑے تابعی ابوادریس اور عبداللہ بن محیریز اور مالک بن یخامر نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابوقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ نے اپنے سند کے ساتھ احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے عبداللہ بن علاء بن زین سے انہوں نے بُسر بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن وقدان سعدی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سب وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے پس سب اپنی اپنی حاجت وضرورت پیش کرنے لگے۔ میں سب کے اخیر میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آیا تو میں نے یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں بہت آدمیوں کو چھوڑ کر آیا ہوں وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب ہجرت کا سلسلہ منقطع ہوگیا تو آپ نے یہ جواب دیا کہ جب تک کفار مقتول نہ ہوں گے ہجرت ہرگز منقطع نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۳۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ولید

حضرت عبداللہؓ بن ولید بن الولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم' قریشی مخزومی۔ یہ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے ان کے والد ولید بن ولید خالد سے بڑے تھے اور ان سے اسلام لانے میں مقدم تھے۔ ان عبداللہ کا بھی نام (پہلے) ولید بن ولید تھا پس جب یہ اپنے صغیرسنی میں نبی ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو انہوں نے عرض کیا ولید بن ولید ابن ولید ابن المغیرہ۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ بنی مخزوم ولید (نام کو) لازم کرلیں پس تم اپنا نام عبداللہ رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۳۹۔ حضرت عبداللہؓ بن وہب اسدی

حضرت عبداللہؓ بن وہب اسدی۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے غزوۂ حنین کے واقعات میں روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابوثواب بن زید نے جو قبیلہ بنی سعد بن بکر کی شاخ بنی ناضرہ کے ایک شخص تھے۔ حنین کے دن یہ اشعار کہے تھے

الاھل اتاک ان غلبت قریش ۔۔۔ ھوازن والخطوب لھا شروط
وکنایا قریش اذا غضبنا ۔۔۔ یجنی من انعضاب دم عبیط
وکنایا قریش اذا غضبنا ۔۔۔ کان الوفنا فیھا سعوط
فاصبحنا تسوقنا قریش ۔۔۔ سیاق العیر یحدوھا النبیط

کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ قریش قبیلہ ہوازن پر غالب آگئے (جو آج تم اس کی آرزو رکھتے ہو) ایسے ایسے کاموں کے لئے بڑے ہونے چاہیں۔ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہم کو غصہ آتا تھا تو مارے غصہ کے تازہ خون (ہمارے جسم سے) ٹپکنے لگتا تھا۔ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہم کو غصہ آتا تھا تو (بیبا کی کی یہ حالت ہوتی تھی کہ) گویا ہماری ناک میں ناس ہے۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ قریش ہم کو

اس طرح ہانکتے ہیں جیسے قافلہ ہانکا جاتا ہے اور قبیلہ غبیط کا شتربان جدا پڑھتا ملتا ہے۔

اس کے جواب میں عبداللہ وہب نے جو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم کے ایک شخص تھے یہ اشعار کہے:

بشرط اللہ نضرب من لقینا بأفضل ما لقیت من الشروط

وکنا یا ھوازن حین نلقی نبلّ الھام من علق عبیط

بجمعکم وجمع بنی قسی نحک البرک کالورق الخبیط

اصبنا من سراتکم وملنا بقتل فی المباین والخلیط

فان یک قیس عیلا غضابا فلا ینفک یرغمھم سعوطی

خدا کی مدد سے ہم اپنے حریف کو ماریں گے اور ایسا ماریں گے کہ بڑا بہادر سے بہادر بھی ویسا ہی مارے گا۔ اے اہل ہوازن جب ہم کسی سے مقابلہ کرتے ہیں تو اس کے سر کا خون سے تر کر دیتے ہیں۔ ہم نے تمہارے بہت سے سرداروں کو قید کیا اور تمہارے دوست احباب کو بھی قتل کیا۔ پس اب اگر قبیلہ قیس غیلان کے لوگوں کو غصہ آیا ہے تو میری ایک چھینک ان کو ذلیل کر دی گئی۔

ایسا ہی اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ان کو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم سے گردانا ہے اور اس کو ابن ہشام نے بکائی سے نقل کر کے (بھی) بیان کیا ہے انہوں نے یوں کہا ہے کہ ان اشعار کا جواب عبداللہ بن وہب نے دیا جو کہ قبیلہ بنی اسید کی شاخ بنی تمیم سے تھے واللہ اعلم۔ اسید ضمہ ہمزہ اور فتح سین تشدید یا کے ساتھ ہے۔

۳۲۴۰۔ حضرت عبداللہؓ بن وہب دوسی

حضرت عبداللہؓ بن وہب دوسی۔ ان کی کنیت ابو حارث تھی۔ یہ مدینہ منورہ میں قبیلہ دوس کے ان ستر سواروں کے ساتھ گئے تھے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور یہ پھر وہاں سے لوٹ کر (بمقام) سراۃ چلے آئے۔ ان کے بہت سے باغات تھے ان کے لڑکے حارث مدینہ ہی میں رہے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے وفات فرمائی۔ یہ عبدالرحمٰن کے والد مغرا کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۴۱۔ حضرت عبداللہ اکبرؓ بن وہب

حضرت عبداللہ اکبرؓ بن وہب بن زمعۃ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ ان کی والدہ زینب ہیں جو کہ شیبہ بن ربیعۃ بن عبدشمس کی لڑکی ہیں۔ قریشیہ ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کے تذکرہ میں ہمارے بعض اصحاب نے یحییٰ بن عبداللہ بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو سعد بن عبادہ نے یہ عرض کیا کہ ہم نے قریش کی عورتوں میں وہ چیز نہ دیکھی جو کہ بھلائی میں شمار کی جائے تو اس پر نبی ﷺ نے یہ فرمایا کہ کیا تم نے بنی امیہ بن مغیرہ کی لڑکیوں کو دیکھا ہے کیا تم نے قریبہ کو دیکھا ہے کیا تم نے ہندہ کو دیکھا ہے ضرور تم نے انہیں دیکھا ہوگا ان لوگوں کو اپنے باپ بیٹوں کی مصیبت پہنچی ہے۔ بعض کہنے والوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ان کے والد ابن مسعود سے روایت کر کے حدیث بیان کرتے ہیں اور وہ بھتیجے ہیں عبداللہ بن زمعہ بن اسود کے اگر یہ

حدیث صحیح ہوگی تو یہ واقعہ حجاب ہونے کے قبل کا ہوگا ورنہ یہ حدیث منکر ہے اس کا صحیح ہونا ثابت نہیں۔ عبداللہ واقعہ جمل کے دن شہید ہوئے یا واقعہ دار کے دن۔ اس کو زبیر نے کہا ہے۔ ان کی اولاد کا سلسلہ سوائے لڑکیوں کے ان کے بعد منقطع ہوگیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بن یاسر عبسی

حضرت عبداللہؓ بن یاسرؓ عبسی۔ یہ عمار بن یاسر کے بھائی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا پورا نسب ان کے بھائی عمار کے تذکرہ میں ذکر کیا جائے گا۔ یاسر اور یاسر کے لڑکے عبداللہ دونوں مکہ ہی میں مسلمان ہو کر مرے۔ یہ سب سابقین اسلام میں تھے اور ان لوگوں میں تھے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ عذاب و مصیبت میں ڈالے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن یامیل

حضرت عبداللہؓ بن یامیل۔ ان کے تذکرہ کو فقط ابن عقدہ نے لکھا ہے۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد اور ایمن بن مابل سے ان دونوں نے عبداللہ یامیل سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہؐ یہ فرما رہے تھے کہ جس کا میں ولی ہوں اس کے ولی علی (بھی) ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۴۴۔ حضرت عبداللہؓ یربوعی

حضرت عبداللہؓ یربوعی۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ عطوان بن مسکان ضبی نے جمرہ بنت عبداللہ یربوعیہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ مجھ کو میرے والد بعد اس کے کہ میں نے ان پر صدقہ کے اونٹ کو واپس کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لڑکی کے لئے آپ دعا کر دیں تو آپ نے مجھ کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور میرے لئے دعا کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کے تذکرہ کو ان کی لڑکی جمرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

۳۲۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن یزید

حضرت عبداللہؓ بن یزید بن حصن بن عمرو بن الحارث بن خطمۃ بن جشم بن مالک بن الاوس' انصاری' اوسی خطمی۔ ان کی کنیت ابو موسیٰ تھی۔ یہ کوفہ میں رہ گئے تھے اور وہیں ایک مکان بنا لیا تھا اور یہ غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھے اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی اور غزوۂ حدیبیہ کے مابعد کے غزوات میں بھی شریک تھے ان کو عبداللہ بن زبیر نے کوفہ کا عامل بنا دیا تھا اور یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ واقعہ جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے ان سے ان کے لڑکے موسیٰ نے اور عدی بن ثابت انصاری نے جو کہ ان کے نواسہ تھے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور شعبی نے جو کہ ان کے کاتب تھے حدیث روایت کی ہے یہ اکابر صحابہ میں تھے۔ ان کے والد بھی نبی ﷺ کی خدمت میں رہے ہوئے ہیں۔ یہ غزوۂ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ ان کی وفات فتح مکہ کے پہلے ہوگئی تھی۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد فقیہ نے اور اسماعیل بن علی مذکرو غیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ ابو عیسیٰ

یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی انصاری سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے کہ اے اللہ میرے حصہ میں تو اپنی محبت دے اور اس شخص کی محبت دے جس کی محبت تیرے نزدیک مجھ کو نفع دے۔ اے اللہ اگر میرے حصہ میں تو وہ چیز دے جس کو میں محبوب رکھوں پس اس کو تو اس چیز کے لئے ذریعہ بنادے جس کو تو محبوب رکھے اور جس چیز کو تو مجھ سے لے لے پس اس کو اس چیز کے لئے فراغ بنادے جس کو تو محبوب رکھے امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن حماشہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن یزید قاری

حضرت عبداللہؓ بن یزید قاری۔ ان کا حضرت عائشہ کی حدیث میں تذکرہ ہے۔ روایت کیا عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ حضور علیہ السلام نے ایک آدمی کو پڑھتے ہوئے سنا آپؐ نے پوچھا کون ہے؟ صحابہ نے کہا عبداللہ بن یزید۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ مجھے جو آیت بھولی ہوئی تھی اس کو یاد کرا دیا۔

۳۲۴۷۔ حضرت عبداللہؓ (کنیت ابویزید)

حضرت عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابویزید ہے۔ مزنی ہیں۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام فقط عبد بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث کو عمرو بن حارث نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ اونٹوں میں فرع (فرع اس کو کہتے ہیں کہ پہلا بچہ خدا کے نام چھوڑ دیا جائے یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا لہٰذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے) ہے اور بکریوں میں فرع ہے اور غلام سے معاف کر دیا گیا ہے و نیز غلام میں بعوض خون قتل کے قصاص نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے سند میں (بجائے یزید بن عبداللہ کے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۴۸۔ حضرت عبداللہؓ بن یزید نخعی

حضرت عبداللہؓ بن یزید نخعی۔ یہ موسیٰ کے والد ہیں۔ ان کے تذکرہ کو علی عسکری نے افراد میں لکھا ہے۔ محمد بن فضل راسی نے ابونعیم سے انہوں نے عمر بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے موسیٰ بن عبداللہ بن یزید نخعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پس لوگ ان کے سر اٹھانے سے قبل سر اٹھا لیتے تھے اور ان کے سر جھکانے سے قبل سر جھکا لیتے تھے تو انہوں نے یہ کہا کہ اے لوگو! (میری) اقتدا کر رہے ہو اگر مستعد ہو جاؤ تو تم لوگوں کے ساتھ رسول اللہ جیسی نماز پڑھوں کہ جس میں کوئی چیز کم نہ کروں۔ اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے (بھی) ابونعیم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے موسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے مگر انہوں نے عبداللہ کو نخعی نہیں بیان کیا ہے و نیز اس حدیث کو طبرانی نے عبداللہ بن یزید خطمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ یہ انصاری ہیں نخعی نہیں یہی شبہ بالصواب ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خطمی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے لڑکے موسیٰ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ کوئی تعجب

نہیں ہے کہ راوی نے کہیں خطمی کو نخعی بیان کر دیا ہے اس لیے کہ یہ دونوں کتابیں قریب ہی قریب ہیں۔ واللہ اعلم

۳۲۴۹۔ حضرت عبداللہؓ بن یزید بن مبارک

حضرت عبداللہؓ بن یزید۔ ابن مبارک نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ عرفات میں وقوف کر رہے تھے یعنی ابن مربع کے اس حدیث کو بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے مناسک حج پر قائم رہو۔ یعقوب بن سفیان نے کہا ہے کہ ہم نے اس کو صدقہ بن فضل سے بیان کیا تو انہوں نے یہ کہا کہ ابن مبارک کی غلطی ہے کہ میں نے ان سے پھر عرض کیا کہ نہیں بلکہ علی بن حسن بن شقیق کہتے تھے کہ ہم نے بھی ایسا ہی اس کو سفیان سے سنا ہے انہوں نے جواب دیا کہ صدقہ نے دوسرے کے کہنے پر بھروسا کر لیا ہے یہ حدیث عبداللہ بن مربع کے تذکرہ میں گزر چکی ہے اور وہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۰۔ حضرت عبداللہؓ یشکری

حضرت عبداللہؓ یشکری۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے معافی بن عمران تک خبر دی انہوں نے یونس بن ابی اسحٰق سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں کسی ضرورت سے مسجد میں یا بازار میں گیا تو میں نے یکا یک وہاں ایک جماعت کو دیکھا پس اس جماعت کے قریب گیا تو ان لوگوں نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کئے پس اس کے بعد یکا یک مجھ سے آنحضرت علیہ السلام سے ایک راستے میں ملاقات ہوئی جو کہ عرفات اور منیٰ کے درمیان میں تھا۔ پس چند سوار میرے سامنے آئے (ان لوگوں کو میں نے انہیں اوصاف کے ساتھ جو کہ مجھ سے بیان کئے گئے تھے پہچانا) اور ایک نے مجھ سے کہا کہ اے شخص تم گھوڑے کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس سوار کو چھوڑ دو نہ معلوم اس کی کیا حاجت ہے پس میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ تھام لی اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو ایسی چیز بتلایئے جو مجھ کو جنت سے قریب کر لے اور جہنم سے دور رکھے پس آپ نے جواب دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو شرک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو اور لوگوں کے لئے اسی کو بہتر سمجھو جس کو اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو (یہی چیزیں تم کو جنت سے قریب کر دیں گی) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اونٹنی کی باگ چھوڑ دو (پس میں نے چھوڑ دیا) یہ حدیث عبداللہ بن ابو مغیرہ اور عبداللہ بن منتفق کے تذکرہ میں گزر چکی ہے سب حدیث ایک ہی ہے۔

الحمدللہ ان لوگوں کا نام تمام ہو گیا جن کا نام عبداللہ تھا۔ عبدیت کے ساتھ جتنے نام ہیں ان میں سے میں نے عبداللہ کے نام کو مقدم کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہیں ان میں سے اللہ زیادہ مشہور ہے پس اسی وجہ سے میں نے ترتیب بھی چھوڑ دی۔ واللہ اعلم

۳۲۵۱۔ حضرت عبدالجبارؓ بن حارث

حضرت عبدالجبارؓ بن حارث بن مالک، حدسی ابوعبید۔ ابراہیم بن غطریف بن سالم حدسی نے بنی منار کے شخص ہیں روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد غطریف بن سالم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سالم کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے

عبداللہ بن کدیر بن ابی طلاستہ سے وہ عبدالجبار بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا ابوطلاسہ سے انہوں نے عبدالجبار بن حارث ابن مالک حدسی سے جو کہ مناری ہیں روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں وفد بن کر ملک سراۃ سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے آپ کو وہ سلام کیا جو کہ عرب کا دستور تھا یعنی انعم صباحا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے محمد اور اس کی امت کو دوسرے سلام کا حکم دیا ہے یعنی یہ کہ السلام علیکم، وعلیکم السلام کہا کریں پس میں نے (اسی کے مطابق) اسلام علیکم عرض کیا تو آپ نے جواب دیا علیک السلام اسکے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے تو میں نے عرض کیا کہ میرا نام جبار ہے آپ نے فرمایا یہ نہیں بلکہ تمہارا نام عبدالجبار ہے۔ اسکے بعد میں نے اسلام قبول کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس جب بیعت کر چکا تو آنحضرت سے میرے متعلق کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ یہ مناری اپنی قوم کے شہ سواروں میں ایک شہ سوار ہے اس پر رسول اللہؐ نے میری سواری کے لئے ایک گھوڑا دے دیا۔ پس میں آپ ہی کے حضور میں رہ کر دشمنوں سے مقابلہ کرنے لگا ایک دن رسول اللہ نے میرے گھوڑے کی آواز جس کو میری سواری میں دیا تھا نہیں سنی تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں عبدالجبار حدسی کے گھوڑے کی آواز نہیں سنتا ہوں میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے خبر ملی کہ آپ کو اس کی آواز سے تکلیف پہنچتی ہے پس میں نے اسی وجہ سے اس کو خصی کر دیا۔ اس پر نبیؐ نے گھوڑوں کے خصی کرنے سے ممانعت فرمائی اس کے بعد لوگوں نے مجھ سے کہا کہ کاش تم بھی اپنے لئے رسول اللہؐ سے ایک تحریر لکھوا لیتے جیسا کہ تمہارے چچازاد بھائی تمیم داری نے لکھوالیا تھا تو تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہوتا میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس نے بالفعل کے لئے تحریر لکھوائی تھی یا آئندہ کے لئے تو انہوں نے جواب دیا کہ اس نے بالفعل ہی کے لئے تحریر لکھوائی تھی پس میں یہ کہا کہ مجھ کو بالفعل کی ضرورت نہیں ہاں رسول اللہؐ سے اس کی درخواست کروں گا کہ اللہ عزوجل کے سامنے میری اعانت وشفاعت کریں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۵۲۔ حضرت عبدالجدؓ بن ربیعہ

حضرت عبدالجدؓ بن ربیعہ بن حجر بن الحکم، حکمی۔ انہوں نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے۔ خطاب بن نصیر حکمی نے عبداللہ بن حلیل سے انہوں نے عبدالجد بن ربیعہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ یہ عبدالجد نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے و نیز آپ کے پاس اہل یمن کے بہت سے لوگ تھے اور عیینہ بن حصن بھی تھے پس اتنے میں آپ نے سبھوں کو آواز دی تو سب کے سب کھڑے ہو گئے۔ سوائے نبیؐ اور ایک شخص (یمنی) جو کہ اپنے بدن کو (بوجہ اپنی غربت کے) ایک کپڑے سے ڈھانکے ہوا تھا پس میں نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ کیا طریقہ ہے تو اس کے جواب میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ حیا ہے اس کو اہل یمن نے لے لیا ہے اور تمہاری قوم نے چھوڑ دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حلیل، ضمہ حا اور فتح لام کے ساتھ ہے۔

۳۲۵۳۔ حضرت عبدالحارثؓ بن انس

حضرت عبدالحارثؓ بن انس بن الدیان یہ قبیلہ نجران کے ان لوگوں میں ہیں کہ جو لوگ (زمانہ) ردت میں اسلام پر قائم رہے۔ اس میں کچھ کلام بھی ہے اس کو غسانی نے ابن اسحق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۲۵۴۔ حضرت عبدالحجرؓ بن عبدالمدان

حضرت عبدالحجرؓ بن عبدالمدان بن الدیان۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں گئے تھے۔ ان کو بسر بن ابی ارطاہ نے قتل کیا تھا اور اس کے بیٹے نے مالک کو قتل کیا تھا' نبیؐ نے عبدالحجر کا نام عبداللہ رکھ دیا تھا مگر مشہور اسی نام کے ساتھ رہے) ان کا تذکرہ پہلے بھی گزر چکا ہے لفظ حجر حا کے کسرہ اور سکون جیم کے ساتھ ہے اور بعض لوگوں نے دونوں کو فتح کے ساتھ بیان کیا ہے اس کو امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے۔

۳۲۵۵۔ حضرت عبدالحمیدؓ بن حفص

حضرت عبدالحمیدؓ بن حفص بن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم' قریشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی اور ان کی والدہ ثقیفہ تھیں۔ یہ فاطمہ بنت قیس کے خاوند تھے اور یہ خالد بن الولید کے چچازاد بھائی تھے۔ انہوں نے (اپنی بی بی) فاطمہ کو طلاق مغلظہ دے دی تو انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر آپ سے نفقہ کے لئے درخواست کی تو آپ نے جواب دیا کہ تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے۔ ناشرہ بن سمی نے روایت کی ہے کہ ہم نے عمر بن خطاب کو جابیہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خالد بن ولید کو (اپنے عہدہ سے) معزول کر دیا اور ان کی جگہ ابوعبیدہ کو سردار بنا دیا تو ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ اٹھے اور (اپنے چچازاد بھائی کی پاسداری میں) حضرت عمر سے یہ تقریر کی کہ واللہ تم نے ایک ایسے لڑکے کو معزول کر دیا ہے کہ جس کو رسول اللہؐ نے حاکم بنایا تھا اور (واللہ تم نے) ایسی تلوار کو میان میں ڈال دیا جس کو رسول اللہؐ نے میان سے باہر کیا تھا اور تم نے ایسے جھنڈے کو گرا دیا جس کو رسول اللہؐ نے کھڑا کیا تھا۔[1] بعض لوگوں نے ان کا نام احمد بیان کیا ہے ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر کنیت کے باب میں اعادہ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۶۔ حضرت عبدالحمیدؓ بن عبداللہ

حضرت عبدالحمیدؓ بن عبداللہ بن عمرو بن حرام۔ یہ جابر کے بھائی ہیں ان کی کنیت ابوعمرو ہے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ مستغفری نے ان کے تذکرہ کو ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انہوں نے حسن بن سفیان سے حدیث روایت کی ہے یعنی اس حدیث کو بیان کیا ہے جو کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ یعنی فاطمہ بنت قیس کے شوہر سے مروی ہے ان کا تذکرہ پھر اعادہ کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں سے ان کو شبہ پڑ گیا یہ جابر کے بھائی تھے۔ ابوعمرو تو ایک مشہور شخص ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۷۔ حضرت عبدخیرؓ بن یزید ہمدانی

حضرت عبدخیرؓ بن یزید ہمدانی۔ ان کی کنیت ابوعمارہ تھی انہوں نے نبی ﷺ کے زمانہ کو پایا ہے۔ ہمیں ابوربیع یعنی سلیمان ابن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبرکات یعنی محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالباقی بن طوق یعنی ابونصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم یعنی نصر بن احمد بن مرجی فقیہہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی نے

---

[1] حضرت عمرؓ کا جواب اس میں مذکور نہیں وہ جواب یہی تھا کہ تم اپنے چچازاد بھائی کے پاس داری میں یہ گفتگو کر رہے ہو۔

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبد الملک بن سلع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد خیر سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک سو بیس برس کی عمر ہو چکی ہے میں نے (اس وقت) ان سے عرض کیا کہ آپ ایام جاہلیت کی کوئی بات بیان فرما سکتے ہیں جواب دیا ہاں لو میں بیان کرتا ہوں۔ میں ملک یمن میں تھا پس (وہاں) ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک تحریر آئی کہ جس میں آپ لوگوں کو خیر واسع یعنی اسلام کی طرف بلا رہے تھے میرے والد اس وقت کہیں باہر گئے ہوئے تھے اور میں صغیر سن تھا جب میرے والد واپس آئے تو میری والدہ سے کہا کہ اس دیگ کو کتوں کے سامنے بہادو اس لئے کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں پس اس وقت میں بھی اسلام لے آیا دیگ کے بہا دینے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ اس میں مردار پکا ہوا تھا۔ عبد خیر علی رضی اللہ عنہ کے بڑے شاگردوں میں تھے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ ایک ثقہ و معتبر شخص تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۵۸۔ حضرت عبد خیرؓ

حضرت عبد خیرؓ۔ ان کا نام (پہلے) عبد شر تھا۔ تو نبی ﷺ نے ان کا نام عبد خیر رکھ دیا اس کو ابن مندہ وغیرہ نے حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور ان کے تذکرہ میں نہیں لکھا ہے۔ یہ عبد خیر قبیلہ بنی حمیر سے ہیں اور جو اس کے پہلے گزرے ہیں وہ قبیلہ ہمدان سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۹۔ حضرت عبدربہؓ بن حق

حضرت عبدربہؓ بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج۔ انصاری خزرجی ساعدی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر کے ان لوگوں میں لکھا ہے جو کہ (قبیلہ) بنی ساعدہ بن کعب خزرج کے لوگوں سے تھے پس انہوں نے یوں بیان کیا ہے عبدرب بن حق بن قوال۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حق تھا اور ابن عمارہ کا قول ہے کہ بیٹے ہیں عبدرب بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۲۶۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابزی خزاعی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابزیٰ خزاعی۔ یہ نافع بن عبدالحارث کے غلام تھے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کو (حضرت علیؓ نے خراسان کا حاکم بنا دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کے زمانہ کو پایا ہے۔ ان کی اکثر روایتیں حضرت عمر اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہیں۔ انہیں کے بارے میں (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابزی ان لوگوں میں ہیں کہ جن لوگوں کے مرتبہ کو اللہ عزوجل نے قرآن کے حفظ کرنے کے صلہ میں بلند کیا ان سے ان کے دونوں لڑکے سعید اور عبداللہ نے اور عبداللہ بن ابی مجاہد نے حدیث روایت کی ہے ہمیں۔ خطیب ابو الفضل یعنی عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے محمد بن ابی مجاہد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے بیع سلم کے متعلق جھگڑا کیا تو لوگوں نے مجھ کو ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے دریافت کروں۔

چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گیہوں اور جواور کھجور اور انگور میں بیع سلم کرتے تھے اور میں نے ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے حسن ابن عمران سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن بشار شامی نے بیان کیا ہے کہ ابوداؤد اور ابوعبداللہ عسقلانی نے ابن عبدالرحمٰن بن ابزی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے پس یہ تکبیر کو تمام نہیں کرتے تھے ہمیں ابوفضل یعنی منصور بن ابی حسن فقیہ طبری نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج سامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے حمید سے انہوں نے حسن بن مسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ پر نافع بن عبدالحارث کو عامل بنا دیا پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں تشریف لے گئے تو نافع بن عبدالحارث نے ان کا استقبال کیا اور اس کی درخواست کی کہ اہل مکہ پر عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کو خلیفہ بنا دیں (اس کو سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ مارے غضب کے پالان ہی پر کھڑے ہو گئے اور یہ فرمانے لگے کہ تم نے اللہ کے اہل پر یعنی اہل مکہ پر عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کو خلیفہ بنانا چاہا۔ نافع نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ (ہاں) میں نے ان کو اہل مکہ میں سب سے اقرا بکتاب اللہ اور افقہ فی الدین پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سن کر ان کی تواضع کی اور یہ فرمایا کے بے شک میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ چند قوموں کو قرآن کے ذریعہ سے بلند رتبہ کرے گا اور بہتوں کو اسی کے باعث ذلیل وخوار کرے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۶۱۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن اذنیہ عبدی

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن اذنیہ۔ عبدی اسحٰق بن راہویہ نے اپنی (کتاب) مسند میں ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواحوص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسحٰق نے عبدالرحمٰن بن اذینہ سے روایت کر کے بیان کیا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کر کے یہ کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی کہ واللہ میں فلاں کام کروں گا اور پھر اس نے اس کام کا جانب مخالف اچھا سمجھا تو چاہیے کہ اس کو کرلے اور اپنے قسم کا کفارہ دے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۶۲۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ارقم

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ارقم ان کا تذکرہ علی عسکری وغیرہ نے بیان کیا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن ارقم کے بھائی ہیں۔ یزید بن عبداللہ تستری نے عبداللہ ابن سعید ابن ابی ہند سے انہوں نے نے ایک انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن

ارقم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ (ماہ رمضان میں) سحری کھایا کرو مسلمان کے واسطے سحری کھانا بہت اچھا ہے اور سحری کھانے والوں پر اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن قیس نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے انہوں نے شماس سے جو انصار میں سے ایک شخص تھے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۶۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ازہر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ازہر بن عوف بن عبدعوف بن عبدحارث بن زہرہ بن کلاب قریشی زہری ہیں ان کی والدہ عبد یزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھیں۔ یہ عبدالرحمٰن ابن عوف کے بھتیجے ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ جس نے ان کو عبدالرحمٰن ابن عوف بن حارث لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن ابن عوف کے چچازاد بھائی ہیں غلط ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ وہ عبدالرحمان بن عوف کے بھتیجے ہیں اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبدالرحمٰن بن ازہر بن عبدعوف بن حارث بن زہرہ اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں ہیں۔ یہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں موجود تھے اور ان کی کنیت ابوجبیر تھی ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن ابراہیم بن حارث اور ان کے بیٹے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن ازہر نے روایت کی ہے ہم کو زین الامناء ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن معروف ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن داؤد قنطری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے نافع بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سائب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن ازہر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ بیشک رسول اللہؐ نے فرمایا جب مومن بندہ سخت بخار میں مبتلا ہو جائے تو اس کی مثال لوہے کی طرح ہے کہ تم اسکو آگ میں ڈال دو اس کا میل جل جائے اور صاف لوہا نکل آئے۔

نیز ہم کو ابواحمد بن علی بن سکینہ صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے اپنی سند کو ابوداؤد بجستانی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی سرح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن عبدالحمید کی کتاب میں عقیل سے روایت منقول دیکھی ان کو ابن شہاب نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ازہر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ مقام حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شرابی کی طرف سے گزر ہوا تو حضرت نے اس کے چہرہ پر خاک ڈال دی اور صحابہ کو حکم دیا کہ اس کو (مارو) چنانچہ صحابہ نے اس کو اپنی جوتیوں سے اور ان چیزوں سے جو ان کے ہاتھ میں تھیں (یعنی لاٹھی) وغیرہ سے اس کو مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا موقوف کرو اس وقت صحابہ نے مارنا موقوف کیا یہ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ اس دن خالد بن ولید زخمی ہوئے تھے یعنی حنین کے دن۔ اور یہ عبدالرحمان حنین میں رسول اللہؐ کے گھوڑوں کے محافظ تھے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ جب اللہ نے کافروں کو شکست دی اور مسلمان اپنی اپنی

درگاہ میں واپس آئے کہ رسول اللہ کو میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے پاس جا کر فرما رہے ہیں کہ خالد بن ولید کی فرودگاہ مجھے کون بتا سکتا ہے پس ہم لوگوں نے آپ کو خالد بن ولید کی فرودگاہ بتا دی آپ نے جا کر ان کے زخم کو ملاحظہ فرمایا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جس طرح ہم اول ان کا نسب بیان کر چکے ہیں اسی طرح ابو عمر نے بھی ان کا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں اور ابن مندہ نے بھی اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے جس طرح ان کا نسب بیان کیا ہے وہ بھی ہم ذکر کر چکے اور وہ ان کو عبدالرحمٰن بن عوف کا چچازاد بھائی لکھتے ہیں اور ابونعیم نے ابن مندہ ہی کی طرح ان کے نسب کو بیان کر کے عبدالرحمٰن بن عوف کا ان کو بھتیجا کہا ہے یہ ان کی صریح غلطی ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن عوف اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے اپنے نسب میں سوائے عبدعوف کے کہیں نہیں ملتے ہیں اور عبدعوف عبدالرحمٰن بن عوف کے دادا ہیں تو عبدالرحمٰن بن ازہر ان کے بھتیجے ہوں گے لیکن ابن مندہ نے جو ان کے نسب کو بیان کر کے عبدالرحمٰن بن بن عوف کا بھتیجا کہا ہے تو ان کے بیان کئے ہوئے نسب کے موافق درست ہے اور بخاری و مسلم نے بھی ان کے نسب کو ابن مندہ ہی کی طرح بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار نے بھی ابو عمر کی طرح (ان کو) ازہر بن عوف کا (بیٹا) بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے ابن مندہ اور ابونعیم کی طرح ازہر بن عبدعوف کہا ہے۔ ابو عمر نے جس طرح ان کے نسب کو بیان کیا ہے اس کے موافق عبدالرحمٰن بن عوف کا بھتیجا ہونا ان کا یہ صحیح ہے اور باب الہمزہ میں ازہر کے نسب کو بیان کر کے کہا ہے کہ ازہر بن عبدعوف زہری عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا ہیں اور کہا ہے کہ طلیب و مطلب ازہر کے بیٹے ہیں اور ازہر عبدعوف کے بیٹے ہیں اور یہ دونوں عبدالرحمٰن بن ازہر کے بھائی ہیں الحاصل ابو عمر نے نسب کے بیان کرنے میں ابن مندہ اور ابونعیم کی موافقت کی ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ تمام اختلافات علمائے نسب نے بیان کئے ہیں لیکن جس نے ازہر کو عبدعوف کا بیٹا کہا ہے اس کو مناسب تھا کہ عبدالرحمٰن وطلیب کو جو ازہر کے بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹوں میں سے کہتا اور ابن ابی خیثمہ نے بھی ابو عمر کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۲۶۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسعد

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسعد۔ اور بعض نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بیان کیا ہے۔ یہ اختلاف اسعد بن زرارہ کے نسب میں پہلے بیان ہو چکا ہے یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے اپنے والد سے اور ان دونوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے یحیٰی بن عباد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب آنحضرت ﷺ بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو لے کر آل عفرا کی تعزیت میں شریک ہونے کے واسطے تشریف لائے اس کے بعد پوری حدیث اس روایت میں بیان کی ہے۔

نیز ہم کو ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے یحیٰی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو ساتھ لئے ہوئے مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو عوف و معوذ فرزندان عفرا کی تعزیت میں شریک ہوئے یہ واقعہ ازواج نبی پر حجاب فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس روایت میں بدر کے قیدیوں کی بابت پوری

حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ابن ہشام نے بھی اسحٰق سے روایت کیا ہے مگر بجائے اسد کے سعد کہا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۶۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسود

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قریشی زہری۔ ان کی والدہ آمنہ بنت نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں۔ مسلمانوں میں ان کی قدر و منزلت بہت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر ملاقات نہیں ہوئی لہٰذا ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ماموں زاد بھائی اور عبداللہ بن ارقم کے چچازاد بھائی تھے جنگ صفین کے واقعہ تحکیم میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص نے (واقعہ حکمین میں خلافت کے لئے) ذکر کیا تھا مگر اور لوگوں نے کہا کہ نہ یہ خود مہاجر ہیں نہ ان کے والد مہاجرین سے تھے (لہٰذا خلافت راشتہ کے لئے ان کا انتخاب مناسب نہیں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ان کی قدر و منزلت زیادہ تھی اسے مروان بن حکم اور سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے معمر نے زہری سے انہوں نے عوف بن حارث سے انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۶۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ اشجعی۔ (ابوعیاس)

حضرت عبدالرحمٰنؓ اشجعی۔ یحییٰ بن یونس شیرازی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے یہ صحیح نہیں۔ ان کے بیٹے عیش بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے آمر اصحابہ یومئذ آن یستقوا من آبارھم (الحدیث) اس کا ترجمہ کیا ہے۔

۳۲۶۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اشیم انماری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اشیم انماری ہیں۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انصاری ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو انصار کا حلیف سمجھتا ہوں۔ سلمہ بن وردان نے کہا ہے کہ میں نے انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور عبدالرحمٰن بن اشیم کو جو بنی انمار سے تھے دیکھا ہے یہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اپنے سفید بالوں میں خضاب نہ لگاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۶۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ انصاری ہیں ان کی کنیت ابواحمد تھی۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے مگر صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی تو حضرت اور بشر بن براء بن معرور نے اس کو کھایا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۶۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بجید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بجید بن وہب بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعۃ انصاری۔ یہ نبی ﷺ کے صحابی تھے۔ ابن ابی داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن بجید انصاری نے جو بنی حارثہ کے بھائی تھے ان سے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سہل کو خیبر میں (کسی نامعلوم شخص نے) قتل کرڈالا تو ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے پاس استغاثہ کرنے کے واسطے حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن سہل نے جو کہ صغیر سن تھے گفتگو شروع کی آنحضرت نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے تب حویصہ نے گفتگو شروع کی پس رسول اللہؐ نے (خیبر کے) یہودیوں کو بلوا بھیجا۔ جب یہودی حاضر ہوئے تو انہوں نے اس بات پر اللہ کی قسم کھائی کہ ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل نہیں کیا پھر رسول اللہؐ نے یہودیوں سے فرمایا کہ ان کی دیت[1] دو کیونکہ یہ انہیں لوگوں میں قتل ہوئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے بھی روایت کیا ہے لیکن تذکرہ نسب میں تو عبدالرحمٰن بن بجید لکھا ہے اور سند حدیث میں محمد بن ابراہیم نے عبدالرحمٰن بن محمد کہا ہے یہ ان کی خطا اور غلطی اور غفلت ہے کہ سند میں بجائے بجید کے محمد بیان کردیا اور ابونعیم نے بہت صحیح لکھا ہے۔ ابن مندہ کی کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے۔

۳۲۷۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بدیل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بدیل بن ورقا خزاعی ہیں ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ اہل یمن کی طرف رسول اللہؐ کے قاصد بن کر گئے تھے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ دونوں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۷۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بشیر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بشیر بعض نے ابن بشر بیان کیا ہے انہوں نے حضرت علی ؓ کی فضیلت میں ایک حدیث رسول اللہؐ سے روایت کی ہے اور شعبی و ابن سیرین و عبدالملک بن عمیر نے ان سے روایت کی ہے سری بن اسماعیل نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن بشیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تم سے حکم قرآنی کے رو سے لڑے گا جس طرح میں نے تم سے تنزیل قرآن کے موافق جہاد کیا۔ ابوبکر ؓ نے پوچھا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ عمر ؓ نے پوچھا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں بلکہ یہ جوتا سینا والا اس وقت حضرت علی ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا سی رہے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ میں ان کو ابن ابی سبرہ سمجھتا ہوں بعض کا بیان ہے کہ یہ انصاری ہیں مگر ابوعمر نے ان کو ابن بشیر لکھا ہے اور اپنا کوئی شک اس میں نہیں ظاہر کیا ہے اور ابن مندہ نے ابن ابی

---

[1] یہ مسئلہ ہے کہ جب کوئی کسی شخص کسی مقام پر مقتول ہو جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اہل محلہ سے قسم لی جائے اگر وہ قسم کھالیں کہ ہم نے نہیں قتل کیا نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں تو پھر ان سے خون بہا مقتول کو دلوایا جائے۔

سبرہ کہا ہے۔ واللہ اعلم

۳۲۷۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن عدی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری ہیں ان کو بخاری نے صحابہ میں اور مسلم نے تابعین میں لکھا ہے اور ان کے والد نے ایام جاہلیت میں وفات پائی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۷۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن قیس

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن قیس بن شماس انصاری ہیں۔ ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ماموں سے ملاقات کرنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ لوگ مشرک تھے۔ تو آپ نے اجازت دی مگر جب میں ملاقات کر کے لوٹا تو آپ نے یہ آیت پڑھی لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوا دون من حادو اللہ و رسولہ. الایۃ ''اے نبی تم ان لوگوں کو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں (کبھی ایسا) نہ پاؤ گے کہ وہ ان لوگوں سے محبت کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی مطلب حضرت کا اس آیت کی تلاوت سے ان کا متنبہ کرنا تھا کہ یہ اپنے مشرک ماموں سے قطع تعلق کر دیں۔'' اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۷۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثوبان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثوبان ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان سے طبرانی نے ایک حدیث اپنے معجم میں روایت کی ہے (طبرانی نے اپنی سند سے) یحیٰی ابن کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا یہ شہر مدینہ دو قبلوں کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس جو نصرانی مسلمان ہو کر پھر نصرانی ہو جائے اس کی گردن مارو اور عباد بن کثیر نے یزید بن حصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مسجد کے اندر جس شخص کو تم شعر پڑھتے سنو یا اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تحقیقات کرتے یا خرید فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تیرے منہ کو شکستہ کرے اس حدیث کو دراوردی نے یزید بن ابن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے اسی حدیث مذکور کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ اور بعض نے ان کا نام عبداللہ بن جابر عبدی بیان کیا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد بن کر آئے تھے۔ نفیس عبدی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جو قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ان میں بھی تھا مگر قاصد نہ تھا بلکہ اپنے والد کے ساتھ تھا رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو چند (خاص قسم کے) ظروف میں (جن میں شراب کا استعمال ہوتا تھا) پانی پینے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن جبر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس اوران کے نسب میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔کنیت ان کی ابوعبس تھی اوران کے نام سے زیادہ مشہور تھی۔ان کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا۔ رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔غزوۂ بدر میں شریک تھے اوراس وقت ان کی عمراڑتالیس برس کی تھی۔کعب بن اشرف یہودی جورسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کواذیت پہنچاتا تھااس کے قاتلوں میں سے یہ بھی تھا۔ان سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے روایت کی ہے اسلام سے پہلے یہ عربی میں خط وکتابت کیا کرتے تھے۔ہم کومسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز الواسطی اور بہت سے آدمیوں نے خبردی اوراپنی سندوں کوابی عبداللہ محمد بن اسماعیل تک پہنچادیااوروہ کہتے تھے ہم سے اسحاق نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مبارک نے بیان کیاوہ کہتے تھے مجھ سے یحیٰی بن حمزہ نے بیان کیاوہ کہتے تھے مجھے سے یزید بن ابی مریم نے بیان کیاوہ کہتے تھے مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے ابوعبس بن جبر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسانہیں ہوسکتا ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گردآلود ہوئے ہیں۔ان کو آتش دوزخ مس کرے انہوں نے ۳۴ ہجری میں وفات پائی اوران کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان ﷺ نے پڑھی ابوبردہ بن نیار و محمد بن مسلمہ وسلمہ بن سلامہ بن وقش نے ان کوقبر میں اتارااور جنت البقیع میں دفن ہوئے ان کی عمرستر سال کی تھی اور مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۷۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارث

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ان کی کنیت ابومحمد تھی اوران کی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھیں۔مصعب زبیری اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت یہ دس برس کے تھےعلم اور دینداری اور بلندرتبگی کے لحاظ سے بزرگان اسلام میں ان کا شمارتھاانہوں نے حضرت عمرو عثمان وعلی وعائشہ صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہےاوران سے ان کے بیٹے ابوبکراور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے ابو معشر نے محمد بن قیس سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے واقعہ جمل کا ذکر کیا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا کہ کیالوگ اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے ہیں لوگوں نے کہاہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا (لوگ شاید اس میں کوئی فخر کی بات سمجھتے ہیں مگرمیری حالت تو یہ ہے کہ) مجھے (رہ رہ) آرزو آتی ہے کہ کاش میں بھی اسی طرح گھر میں بیٹھی رہتی جس طرح اورازواج نبی بیٹھی رہیں یہ بیٹھ رہنا مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے کہ میرے شکم سے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر کے ایسے دس سے زائدلڑکے رسول اللہ ﷺ کے پیدا[1] ہوتے ان عبدالرحمٰن کے والد حارث بن ہشام نے

[1] ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کواس بات کاسخت ملال تھا کہ مفسدوں کے بہکانے میں آکرحضرت علی سے واقعہ جمل میں کیوں پڑی اپنے ملال کو وہ ان الفاظ میں ظاہر کررہی ہیں کہ باوجود یہ کہ رسول اللہ کی اولاد کا کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا اس کے لئے نہایت فضیلت کی بات ہے مگر میرے نزدیک حضرت مرتضٰی جنگ نہ کرنا اس سے بھی افضل ہے یہ تھا ام المومنین کا زہد(ورع اور خوف خدا کہ باوجود یہ کہ اس لڑائی میں ان کا قصور بھی نہ تھا پھر بھی وہ اپنے کوقصوروار سمجھتیں تھیں خاصان خدا کی یہی حالت ہوتی ہے یہ کیفیت برکت صحبت سلہا انبیا اس زمانے کے تمام لوگوں میں تھی دیکھئے اس واقعہ جمل میں وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شہید ہوجانے پرحضرت علی مرتضٰی کوکس قدر ملال ورنج تھا اور کیسی ندامت تھی حالانکہ اس میں ان کا کچھ قصور نہ تھا۔

طاعون عمواس میں وفات پائی اور حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن کی والدہ فاطمہ سے نکاح کرلیا عبدالرحمٰن نے حضرت عمرؓ ہی کے یہاں پرورش پائی۔

اور انہیں عبدالرحمٰن کا نام ابراہیم تھا حضرت نے ان کا نام اس وقت بدل کر عبدالرحمٰن رکھا جس وقت تمام ان لوگوں کے نام بدلے گئے جن کا نام انبیاء کے نام پر تھا یہ غزوۂ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ موجود تھے اور حضرت عثمانؓ نے اپنی صاحبزادی مریم کا ان کے ساتھ نکاح کردیا تھا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حضرت عثمانؓ نے حکم دیا تھا کہ زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مل کر مصحف قرآنی کی کتابت کا کام انجام دیں (ایام بغاوت میں) حضرت عثمان کے ساتھ یہ بھی باغیوں کے حصار میں تھے اور وہیں زخمی ہوئے لوگ ان کو اٹھا کر ان کے گھر لے گئے (ان کی حالت دیکھ کر) ان کی عورتیں آہ وزاری کرنے لگیں۔ عمار بن یاسر نے ان عورتوں کی آواز سن کر یہ شعر پڑھا

ذوقوا کما ذقنا غداۃ محجر من الحرفی اکبادنا والتحوب

اب تم بھی تکلیف کا مزہ چکھو۔ جس طرح ہم داغ والے دن اپنے درد جگر اور تکلیف کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

اس شعر میں اس (واقعہ کی) طرف اشارہ ہے کہ ابو جہل نے جوان عبدالرحمٰن کا چچا تھا عمار کی والدہ سمیہ کو (نہایت شرمناک اور وحشیانہ طریقہ سے محض مسلمان ہوجانے کے جرم میں) قتل کیا تھا حارث بن ہشام کی نسل سوا عبدالرحمٰن کے اور سب سے منقطع ہوگئی تھی اور ان عبدالرحمٰن کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارثہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارثہ۔ اور بعض لوگوں نے ابن جاریہ بیان کیا ہے ابو مسعود نے اس کو ذکر کیا ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے محمد ابن کعب قرظی نے ابن ابی سلیط سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن حارثہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایام گرما میں) جب ذرا ٹھنڈک ہوجائے تو نماز ظہر ادا کیا کرو۔ (ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

۳۲۷۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب بن ابی بلتعہ تخمی ہیں۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے نسب میں ہو چکا ہے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ یہ رسول اللہ کی حیات میں پیدا ہوئے تھے ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ عید کی نماز ادا کرنے کے واسطے ایک راہ سے جاتے اور دوسرے راہ سے واپس آتے تھے۔ جعفر ابن سلیمان نے محمد بن عمر بن علقمہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد یعنی عبدالرحمٰن ابن حاطب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے عشاء کی نماز کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ (عشا کی نماز کا وقت اس وقت آتا ہے) جب ہر طرف شب کی تاریکی پھیل جائے۔ قطن بن نسیر نے جعفر سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے یعنی (عبدالرحمٰن نے) ۶۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۸۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حبیب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حبیب خطمی ہیں حافظ ابوبکر خطیب نے (ان کا تذکرہ اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن حبیب انصاری ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور بعض لوگ (ان کا نسب اس طرح) بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن حبیب بن حیاذ بن جریہ بن عبید بن عبد بن غیان بن عامر بن خطمہ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ غیان کو بعض لوگ عنان بکسر عین اور بعضے بفتح عین بیان کرتے ہیں۔

۳۲۸۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حزن

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حزن بن ابی وہب بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن میتب کے چچا ہیں۔ غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے۔ میتب بن حزن کے کئی بھائی تھے جن میں سے یہ عبدالرحمٰن اور سائب اور ابوسعید ہیں سب نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا تھا۔ مگر سوائے میتب کے (ان میں سے) کسی نے رسول اللہؐ سے روایت نہیں کی۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۸۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسان بن ثابت

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسان بن ثابت۔ ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے۔ اور یہ انصاری خزرجی ہیں انہوں نے رسول اللہؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوسعید تھی یہ عبدالرحمٰن شاعر تھے ان کی والدہ سیرین قبطیہ ماریہ قبطیہ کی بہن تھیں۔ رسول اللہؐ نے حسان بن ثابت کو انہیں ہبہ کر دیا تھا انہیں سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن حضرت ابراہیم فرزند رسولؐ کے خالہ زاد بھائی ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ (صحابی نہیں ہیں بلکہ) تابعی ہیں۔ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ اہل مدینہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین سے ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے اپنے والد حسان سے روایت کی ہے کہ حسان (ایک دن) راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملے (اس وقت) آپ کے ساتھ حارث مری تھے جب حسان نے حارث مری کو پہچانا تو یہ شعر کہے

یاحارمن یغدر بذمة جاره — منکم فان محمد لایغدر
وامانة المری حیث لقیته — مثل الزجاجة صدعها لایجبر
ان تغدرو افا الغدر من عاداتکم — والغدر ینبهت اصول السنحبر

اے حارث تمہارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بدعہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ) محمد (ﷺ) بدعہدی نہیں کرتے۔ اس مری شخص کی امانت (وہیں پہنچادو) جہاں تم اس سے ملے تھے وہ امانت مثل شیشہ کے ہے کہ اس کی شکستگی کی اصلاح نہ ہو سکے گی۔ تم لوگ اگر بدعہدی کرتے ہو تو کچھ (عجب نہیں بدعہدی تو تمہاری عادت ہے) بدعہدی تو تمہارے حصہ میں ہے۔ ہم کو ابومحمد بن حافظ ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہم خبر دی شریف ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ ہاشمی

اور ابوالعباس بن قیس دونوں نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابومحمد بن ابی نصر نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی میرے چچا ابوعلی محمد بن قاسم نے وہ کہتے تھے کہ ہم سے علی بن بکر نے بیان کیا اور انہوں نے احمد بن خلیل سے انہوں نے عمر بن عبیدہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن عبداللہ زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی زریق نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن حسان نے رملہ بنت معاویہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

رمل هل تذكرين يوم عراک — اذ قطعنا مسيرنا بالتمنی

اذتقولين عمرک الله هل شی — و ان جل سوف يسليک عنّی

ام هل اطمعت منكم يا ابن حسان — كما قدأراک اطمعت منی

اے رملہ تمہیں چشمہ والا دن یاد ہے۔ جب ہم نے اور تم نے بڑے شوق میں قطع مسافت کی تھی۔ جب تم (مجھ سے) یہ کہہ رہی تھیں کہ اللہ تمہیں زندہ رکھے کیا کوئی ایسی تدبیر ہے جو تم کو مجھ سے خوش کر دے گو وہ تدبیر دشوار ہو (تو بھی تم مجھے بتادو اچھا یہ تو بتاؤ) اے ابن حسان کبھی میں نے بھی تم سے کسی بات کی خواہش کی ہے۔ جس طرح میں تمہیں اپنے سے خواہش کرتا ہوا) دیکھ رہی ہوں۔

یزید کو جب ان اشعار کی خبر پہنچی تو اسے غصہ آ گیا اور حضرت معاویہؓ کے پاس جا کر کہنے لگا اے امیر المومنین! اس بیدین بچہ کو جو اہل یثرب سے ہے آپ نے دیکھا کہ ہماری آبروریزی کس طرح کر رہا ہے اور ہمارے گھر کی عورتوں سے اظہار عشق کرتا ہے حضرت معاویہ نے کہا وہ کون ہے۔ زید نے کہا عبدالرحمٰن ابن حسان اور جو کچھ شعر عبدالرحمٰن بن حسان نے کہے تھے وہ پڑھ کر سنائے۔ حضرت معاویہ نے کہا اے یزید (فضل خدا سے اس وقت ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے صاحب قدرت سے زیادہ (اپنے دشمن کو) کوئی سزا نہیں دے سکتا (پس تو اس قدر کیوں پریشان ہوتا ہے) ذرا توقف کر اس کو چھوڑ دے جب انصار کا وفد آئے تو مجھ کو یاد دلانا چنانچہ جب انصار کا وفد آیا تو یزید نے حضرت معاویہ کو یاددہانی کی حضرت معاویہ نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ اے عبدالرحمٰن کیا مجھ کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ تم نے رملہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے ہیں انہوں نے کہا اے امیر المومنین ہاں (میں نے کہے ہیں) (لیکن یہ صرف شاعرانہ مضمون ہے اور شاعر اپنا معشوق اسی کو فرض کرتا ہے جو اس کے نزدیک حسن و جمال میں سب سے فائق ہوتا ہے) پس اگر ایسا ہے) تو تم نے رملہ کی بہن ہند کو کیوں مخاطب نہ بنایا اس کی ایک بہن ہند بھی ہے عبدالرحمٰن نے کہا اب اس کو بھی مخاطب بناؤں گا حضرت معاویہ کا مقصود یہ تھا کہ اگر دونوں کو مخاطب بنالیں تو ایک شاعرانہ مضمون ہونا ثابت ہو جائے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) مگر یزید اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور اس نے کعب بن جعیل (شاعر) کو بلوا بھیجا اور اس سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر کعب نے کہا میں امیر المومنین سے ڈرتا ہوں (اس لیے خود تو نہیں کہہ سکتا) مگر ایک کافر شاعر کا آپ کو پتہ دیتا ہوں وہ بڑا استاد ہے یزید نے کہا وہ کون کعب نے کہا اس کا نام اخطل ہے چنانچہ یزید نے اخطل سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر اخطل نے بھی کہا کہ امیر المومنین سے ڈرتا ہوں۔ یزید نے کہا کچھ خوف نہ کر میں اس کا ذمہ دار ہوں پس اخطل نے یہ ہجو یہ اشعار کہے۔

واذا نسبت ابن الفريعة خلته ... كالجحش بين حمارة و حمار
لعن الاله من اليهود عصابة ... بالجزع بين صليصل و صرار
خلوا المكارم لستم من اهلها ... وخذوا مساحيكم بني نجار
ذهبت قريش بالمكارم و العلى ... و اللموم تحت عمائم الانصار

جب فریعہ (قبیلہ انصار کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا اپنا نسب بیان کرتا ہے۔ جس طرح گدھے کا بچہ گدھے اور گدھی سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ یہودیوں کے گروہ کو لعنت کرے۔ جو اونٹ اور گھوڑوں کے درمیان میں شور مچایا کرتے ہیں۔ اے یہودیو بزرگوں کو تم چھوڑ دو تم اس کے لائق نہیں ہو۔ اور اے بنی نجار تم اپنے پھاوڑے لے کر کام کرو۔ سب بزرگیاں اور بلندیاں قریش لے گئے۔ اور انصار کے عماموں کے نیچے ملامت ہے۔

ان اشعار کی خبر جب نعمان بن بشیر کو ہوئی تو وہ حضرت معاویہ کے پاس گئے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر کہا کہ اے امیر المومنین دیکھو کیا تمہیں ملامت دکھائی دیتی ہے حضرت معاویہ نے کہا نہیں بلکہ بزرگی اور خیریت دکھائی دیتی ہے نعمان بن بشیر نے کہا اخطل یہ کہتا ہے کہ ہمارے عماموں کے نیچے ملامت ہے۔ حضرت معاویہ نے (بہت تعجب کے ساتھ) پوچھا کیا اس نے ایسا کہا ہے نعمان بن بشیر نے کہا ہاں کہا ہے حضرت معاویہ نے فرمایا تو تم کو اس کی زبان (کاٹ لینے) کا اختیار ہے اور (یہ کہہ کر) اخطل (نابکار) کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ لایا گیا تو اس نے قاصد سے کہا مجھے یزید کے پاس لے چلو چنانچہ وہ اس کو یزید کے پاس لے گیا اخطل نے (یزید سے) کہا اسی بات سے میں ڈرتا تھا یزید نے کہا تم کچھ خوف نہ کرو اور یزید حضرت معاویہ کے پاس گیا اور کہا آپ نے اس شخص کو کیوں بلایا ہے یہ تو ہماری تعریف کرتا ہے اور ہمارے دشمنوں کی مذمت کرتا ہے حضرت معاویہ نے کہا اس نے انصار کی ہجو کی ہے یزید نے پوچھا کون کہتا ہے حضرت معاویہ نے کہا نعمان بن بشیر یزید نے کہا ان کا قول مقبول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود مدعی ہے ہاں ان سے آپ گواہ مانگئے اگر وہ گواہ پیش کر دیں تو آپ ان کے موافق فیصلہ کر دیجئے چنانچہ حضرت معاویہ نے ان کو بلوایا مگر وہ کوئی گواہ پیش نہ کر سکے (مجبور ہو کر) حضرت معاویہ نے اخطل کو چھوڑ دیا اس عبدالرحمٰن کی وفات ۱۰۴ھ میں ہوئی یہ خلیفہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۸۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسنہ (برادر شرحبیل بن حسنہ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسنہ۔ شرحبیل بن حسنہ کے بھائی ہیں حسنہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ وہ معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی لونڈی تھیں ان کے والد کے نام میں اور نسب میں اختلاف ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کس کے غلام تھے ہم یہ سب باتیں شرحبیل کے نام میں بیان کر چکے ہیں۔ ان سے زید بن وہب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے (جو) احمد بن علی بن مثنی تک (پہنچتی ہے) خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے زید بن وہب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ جہاد میں تھے اتفاقاً ہمارا گزر ایک ایسی زمین پر ہوا جہاں کفتار بہت تھے چنانچہ ہم نے کفتار

شکار کئے ان کا گوشت دیگوں میں پک رہا تھا نبیؐ نے پوچھا کہ یہ کیا چیز (پک رہی) ہے ہم نے کہا کچھ کفتار ہم نے پائی تھیں (ان کا گوشت ہے) (حضرت نے فرمایا ایک گروہ بنی اسرائیل کا مسخ ہو گیا تھا (خدا نے اسے کفتار کی شکل میں کر دیا تھا) میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ کفتار ین وہی ہوں پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دیگوں کو الٹ دیا باوجود یکہ ہم (اس وقت بہت) بھوکے تھے ان سے زید نے بھی روایت کی کہ یہ کہتے تھے نبی ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے پاس ایک عصا تھی آپ نے اس کو رکھ دیا اور پیشاب کرنے لگے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ عبدالرحمٰن بن مطاع کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

۳۲۸۴۔ عبدالرحمٰن بن ام حکم [1]

ابن ام الحکم۔ ان کا ذکر حضرت معاویہ اور وائل بن حجر کے قصہ میں آتا ہے ان کی والدہ ام الحکم ابوسفیان بن حرب (والدہ حضرت معاویہ) کی بیٹی اور حضرت معاویہ کی بہن ہیں ان عبدالرحمٰن کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن خطیط بن جشم بن قسی ہے۔ ثقفی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عقیل۔ کنیت ان کی ابوسلیمان اور بعض لوگ ابومطرف کہتے ہیں۔ یہ اپنی والدہ ام الحکم ہی کی طرف زیادہ منسوب کئے جاتے ہیں اسی وجہ سے ہم نے ان کا ذکر یہاں کیا انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل روایت کی (یعنی ان کے اور آنحضرت ﷺ میں کوئی دوسرا اصحابی راوی ہوتا ہے جس کو یہ ذکر نہیں کرتے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خود صحابی ہیں۔

انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ ان سے اسماعیل بن عبیداللہ اور عیزار بن حریث اور یعقوب بن عثمان نے روایت کی ہے ان کی ماموں حضرت معاویہ نے انہیں ۵۷ھ میں کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا پھر ان کو معزول کر کے نعمان بن بشیر کو ان کی جگہ پر مقرر کیا یہ اپنے زمانہ حکومت میں بہت بدسیرت رہے ہمیں حافظ قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوالوفاء حفاظ بن حسن سے پڑھا وہ عبدالعزیز بن احمد سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب میدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلیمان بن زبر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ہشام بن محمد سے روایت کر کے خبر دی گئی وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو کوفہ پر عامل مقرر کیا ان کا طریق حکومت وہاں بہت بُرا رہا وہاں کے لوگوں نے ان کو نکال دیا تو یہ اپنے ماموں معاویہ کے پاس چلے گئے حضرت معاویہ نے کہا میں تم کو کوفہ سے بہتر مقام دیتا ہوں یعنی مصر اور ان کو مصر کا حاکم بنا دیا چنانچہ یہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے جب یہ خبر معاویہ بن خدیج سلونی کو پہنچی تو وہ مصر سے دو منزل ان کے استقبال کے لیے آئے اور کہا آپ اپنے ماموں کے پاس لوٹ جائیے کیونکہ آپ ہم لوگوں کے یہاں ویسی حکومت نہیں کر سکتے جیسے ہمارے بھائیوں یعنی اہل کوفہ کے یہاں کر چکے ہیں پس یہ اپنے ماموں کے پاس لوٹ گئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا

---

[1] ہم نے ان کے نام کے ساتھ سیدنا اور رضی اللہ عنہ کے الفاظ نہیں لکھے بوجہ اول یہ کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں صرف ایک ضعیف قول ہے دوسرے یہ کہ مصنف ان کو بدسیرت بتاتے ہیں گو میرا ناقص خیال یہ ہے کہ اگر آج کل ہوتے تو یقیناً کاملین اولیاء اللہ میں ان کا شمار ہوتا اس زمانے کے اعتبار سے البتہ بدسیرت رہے ہوں گے۔

ہے کہ کوفہ سے ان کے معزول ہونے کا سبب علاوہ ان کے بدسیرت ہونے کے یہ بھی تھا کہ عبداللہ بن ہمام سلولی نے چند اشعار نظم کیے اور ایک پرچہ میں لکھ کر جامع مسجد میں ڈال دیئے وہ اشعار یہ ہیں
میں اس کا ذمہ دار ہوں پس اخطل نے یہ ہجو یہ اشعار کہے

الا ابلغ معاویۃ بن صخر — فقد خرب السواد فلا سوادا
اری العمال اقساء علینا — بعاجل نفعھم ظلموا العبادا
فھل لک ان تدارک مالدینا — وتدفع عن رعتیک الفسادا
و تعزل تابعا ابدا ھواہٗ — یغرب من بلادتہ البلادا
اذا ماقلت اقصر عن ھواہ — تمادی فی ضلالیہ و زادا

آ گاہ رہو معاویہ بن صخر کو (یہ پیغام) پہنچادو۔ کہ سواد (کوفہ) ویران ہو گیا اور اب آباد نہ ہوگا۔ ہم تمہارے عاملوں کو دیکھتے ہیں کہ ہمارے لیے قصائی بنے ہوئے ہیں۔ اپنے دنیاوی نفع کے لیے بندگان (خدا) پر ظلم کرتے ہیں۔ پس کیا تم ہماری حالت کا تدارک کر سکتے ہو۔ اور اپنی رعیت سے اس فساد کو دور کر سکتے ہو؟ اور ایسے شخص کو معزول کر سکتے ہو جو ہمیشہ اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہے اور اپنی کج فہمی سے شہروں کو ویران کئے ڈالتا ہے۔ جب اس سے کہو کہ اپنی خواہش نفسانی کو ترک کر۔ تو اس کی گمراہی اور بڑھ جاتی ہے۔

یہ اشعار جب حضرت معاویہ کو پہنچے تو انہوں نے عبدالرحمٰن کو معزول کر دیا۔ ان کو حضرت معاویہ نے مقام جزیرہ کا حاکم بھی بنایا تھا۔ ان عبدالرحمٰن نے ۵۳ھ میں روم میں جہاد کیا اور وہیں عمر بسر کی اور جب دمشق سے ضحاک بن قیس مرج راہط کی طرف گیا تو انہوں نے دمشق پر بھی قبضہ کر لیا۔ لوگوں کو مروان بن حکم سے بیعت کرنے کا حکم دیا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عقیل ثقفی رسول اللہ ﷺ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ سے مروی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبدالرحمٰن ام حکم بنت ابی سفیان کے بیٹے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علقمہ ثقفی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عقیل سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت ہم لوگوں نے دروازہ پر پہنچ کر اونٹ کو بٹھلایا اس وقت تک میری یہ حالت تھی کہ روئے زمین پر کوئی شخص نبیؐ سے زیادہ ہمیں ناپسندیدہ نہ تھا مگر جس وقت ہم آپ کے پاس اٹھ کر چلے اس وقت یہ حالت تھی کہ دنیا میں کوئی شخص آپ سے زیادہ ہمیں محبوب نہ تھا میں کہتا ہوں یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا کلام تھا مگر صحیح یہ ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن ام حکم صحابی نہیں ہیں اور ابو عقیل کے بیٹے نہیں ہیں۔ تابعی ہیں محمد بن سعد نے کہا ہے کہ اہل طائف کے پہلے طبقہ سے ہیں اور ابوزرعہ نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے نہیں ہیں۔ ہاں وہاں حاکم تھے اور بہت دنوں حاکم بھی نہیں رہے کہ ان کو کوفہ کا رہنے والا کہہ دیا جائے پس شاید یہ کوئی اور شخص ہوں واللہ اعلم۔

یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے جمعہ کے دن بیٹھ کر خطبہ پڑھنا شروع کیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے یہ کیفیت دیکھ کر کہا کہ اس خبیث کو دیکھو بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

واذا راؤ تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائما۔

اے نبی جب یہ لوگ کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تم کو (خطبہ پڑھتے ہوئے) کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

۳۲۸۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ حمیری

حضرت عبدالرحمٰنؓ حمیری ہیں۔ حمید کے والد ہیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا ان سے ان کے بیٹے حمید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کو دو شخص پکاریں تو اس کے پاس جاؤ جو بہ نسبت دوسرے کے تمہارے قریب ہو اس وجہ سے کہ جس کا دروازہ قریب ہے وہی پڑوس کا زیادہ حق دار ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۸۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حنبل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حنبل۔ کلدہ بن حنبل کے بھائی ہیں یہ اور ان کے بھائی کلدہ اور یہ دونوں صفوان بن امیہ کے اخیافی بھائی ہیں ان کی والدہ صفیہ بنت معمر ابن حبیب بن وہب ہیں قبیلہ جمحی کے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دونوں صفوان کے بھانجے تھے ان دونوں کی والدہ صفیہ بنت امیہ بن خلف تھیں اسی وجہ سے کلدہ صفوان کے پاس رہتے تھے ان کی خدمت کیا کرتے تھے کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے ان دونوں کے والد یمن سے مکہ میں آ کے رہے تھے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بھائی کلدہ کے تذکرہ میں یہ سب حال بیان کیا جائے گا عبدالرحمٰن کی کوئی روایت معلوم نہیں انہی نے حضرت عثمان کی شان میں یہ اشعار کہے یہ حضرت عثمان سے کچھ منحرف تھے اگرچہ اس انحراف پر یہ قائم نہیں رہے (وہ اشعار یہ ہیں)

اقسم باللہ رب العباد — ما خلق اللہ شیئا سدی

ولکن خلقت لنا فتنہ — لکی نبتلی بک او تبتلی

اللہ کی قسم کھاتا ہوں جو تمام بندوں کا پروردگار ہے یہ کہ کوئی چیز اللہ نے بے کار نہیں پیدا کی۔ بلکہ سب چیزیں ہماری آزمائش کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ اے عثمان ہم جو (تم بھی اس لیے پیدا ہوئے ہیں) کہ یا ہماری آزمائش تم سے کی جائے یا تمہاری آزمائش (ہم سے) کی جائے۔

یہ اشعار اور بھی ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن کی واقعہ اجنادین میں ملک شام میں شریک ہوئے تھے ان کو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس فتح دمشق کی بشارت دینے کے لیے بھیجا تھا۔ یہ جنگ صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۲۸۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خالد

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خالد بن ولید بن مغیرہ قریشی مخزومی ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا بھی تھا ان کے والد بھی صحابی تھے۔ ان کی والدہ اسماء بنت اسد بن مدرک خشعمی تھیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی قریش کے شہسوار اور بہادروں میں سے تھے اور صاحب فضل وکرم و نیک سیرت تھے۔ لیکن حضرت علی مرتضیٰ اور بنو ہاشم سے منحرف تھے بوجہ اس کے کہ یہ اپنے بھائی مہاجر بن خالد کے مخالف تھے اور مہاجر حضرت علی کے محبّ تھے۔ ان کے ساتھ واقعہ جمل و صفین میں شریک تھے (پس ضرور ہوا کہ یہ حضرت علی مرتضیٰ سے احتراز کریں) یہ عبدالرحمٰن واقعہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور حمص میں سکونت اختیار کی تھی واقعہ یرموک میں اپنے والد کے ساتھ تھے اور حضرت معاویہ نے ان کو غزوۂ روم میں عامل بنایا تھا اہل روم کے ساتھ انہوں نے خوب جنگ کی۔ جب عباس ابن ولید حمص میں حاکم ہوئے تو انہوں نے اہل حمص کے سرداروں سے کہا کہ جس قدر تم عبدالرحمٰن کو یاد کرتے ہو۔ کیا وجہ ہے کہ اپنے حاکموں میں سے کسی حاکم کو نہیں یاد کرتے ہو؟ بعض لوگوں نے جواب دیا عبدالرحمٰن کو (زیادہ ہم اس وجہ سے یاد کرتے ہیں) کہ وہ ہمارے سرداروں کو قریب جگہ دیتے تھے اور ہم لوگوں کی خطائیں معاف کرتے تھے (ایسے منکسر مزاج تھے کہ) ہمارے مکانوں میں آ کر بیٹھا کرتے تھے۔ ہمارے بازاروں میں جاتے تھے اور مظلوموں کا انصاف کرتے تھے مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ جنازوں میں شریک ہوتے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت معاویہ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے یزید کے لیے لوگوں سے بیعت لیں تو اہل شام کو بلا کر ان کے سامنے خطبہ پڑھا اس میں بیان کیا اے لوگو! میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری موت کا زمانہ قریب آ گیا ہے تو یہ ارادہ ہے کہ ایک ایسے شخص کی تم لوگوں سے بیعت لوں جو تمہارا انتظام درست رکھے اور میں تو تمہیں میں سے ایک شخص ہوں (پس بغیر خوف وخطر کے اپنا راز دلی مجھے بتا دو کسے خلیفہ بنانا چاہتے ہو) تو لوگوں نے ایک زبان ہو کر عبدالرحمٰن بن خالد کے واسطے اپنی خوشنودی ظاہر کی۔ حضرت معاویہ کو یہ بات ناگوار گزری مگر اپنے دل ہی میں اس کو رکھا۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بیمار ہو گئے اور ابن اثال نصرانی (طبیب) نے (ان کو دوا کے دھوکے) جا کر زہر دے دیا۔ جس سے ۴۰ھ (۴۶ھ) میں انتقال ہو گیا۔ بعض کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن کو ابن اثال نے حضرت معاویہ کے حکم سے زہر دے دیا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی پھر مہاجر بن خالد نے (جو عبدالرحمٰن کے بھائی تھے اور باوجودیکہ دونوں میں نفاق تھا مگر خون کے جوش نے مجبور ہو کر اپنے بھائی کے انتقام کے لیے) پوشیدہ طور پر اپنے ایک غلام کے ساتھ دمشق جا کر (ابن اثال) کی گھات میں رہے ایک دن (ابن اثال) رات کو حضرت معاویہ کے پاس سے آ رہا تھا مہاجر نے موقع پا کر اس پر حملہ کیا۔ (قصہ اہل سیر میں مشہور ہے۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ (مہاجر نہیں بلکہ) خالد بن مہاجر ابن خالد نے حضرت معاویہ کو یہ تہمت لگائی کہ انہوں نے ابن اثال کو بھیج کر میرے چچا کو زہر دلوا دیا۔ اور اسی صدمے سے ان کا انتقال ہو گیا۔ اسی بنا پر اثال کو اثنائے راہ میں مار ڈالا واللہ اعلم۔

عبدالرحمٰن نے جو رسول اللہ سے روایت ہے وہ مرسل[1] ہے اور ان سے خالد بن سلمہ وزہری اور عمرو بن قیس شامی و یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی و ابو ہزان نے روایت کی ہے۔ ابو ہزان نے عبدالرحمٰن ابن خالد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے سر

---

[1] مرسل وہ حدیث ہے کہ جس کی سند میں صحابی کو نہ بیان کرے۔

اور شانوں میں پچھنے لگوائے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے پچھنے کیوں لگوائے تو جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پچھلے لگوا کر اپنا خون نکلوا ڈالے تو وہ شخص اگر دوا نہ کرے گا تو اس کو کچھ ضرر نہ ہوگا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو کعب بن جعیل نے یہ مرثیہ کہا ؎

الاتبکی وما ظلمت قریش　　باعوال البکاء علی فتاھا

ولو سئلت دمشق لاخبرتکم　　وبصریٰ من اباح لکم حماھا

وسیف اللہ او ردھا المنایا　　وھد حصنھا و حمی حماھا

اے مخاطب! تو نہیں روتا قریش کو اپنے جوانوں کی موت پر حالانکہ وہ بلند آواز سے رونے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ اگر شہر دمشق سے پوچھا جائے تو وہ تم سے بیان کرے گا۔ اور شہر بصریٰ میں کس نے وہاں کی چراگاہ تمہارے واسطے عام کر دی۔ اور کس نے خدا کی تلوار کو موت (کے گھاٹ) اتارا۔ اور کس نے دمشق و بصریٰ کے قلعے (جو کافروں نے بنائے تھے) منہدم کئے اور وہاں کی چراگاہیں محفوظ رکھیں۔

۳۲۸۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خباب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خباب سلمی اور بعض نے ابن خباب بن ارت بیان کیا ہے یہ اہل بصرہ میں شمار کئے گئے ہیں اور ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ہم کو اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد نے اپنی سند سے جو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچتی ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا انہوں نے سکن بن مغیرہ سے جو آل عثمان کے غلام تھے انہوں نے ولید ابن ابی ہشام سے انہوں نے فرقد ابی طلحہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خباب سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا اس وقت آپ غزوۂ جیش العسرت (یعنی غزوۂ تبوک یہ جیش العسرت کے نام سے اس وجہ سے مسمی ہوا کہ نہایت قحط سالی اور بے سروسامانی میں ہوا تھا) کا سامان مہیا فرما رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی مدد کے واسطے سو اونٹ مع نمدہ و کاٹھی کے اللہ کی راہ میں میں نے دیئے پھر آنحضرتؐ اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ مع اسباب دیئے پھر میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی کر گزریں ان کے لیے (آخرت میں) مضر [1] نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۸۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خبیب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خبیب جہنی ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن نافع زرگر کے واسطہ سے مروی ہے عبداللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے انہوں نے معاذ بن عبدالرحمٰن جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] یہ ایک نہایت لطف و کرم کا خطاب ہے تمام گناہوں کی بخشش کا پروانہ ہے ایسا لطف و کرم کا خطاب صرف اسی شخص کے ساتھ ہوتا تھا جس کی آئندہ زندگی کی حالت اللہ و رسول نے جانچ لی ہوتی تھی اہل بدر کے لیے بھی اس قسم کا جملہ ارشاد ہوا ہے کہ اب جو چاہے کرو میں تمہیں بخش چکا۔

فرمایا جب لڑکا اپنا داہنا بایاں ہاتھ پہچاننے لگے تو اس کو نماز کا حکم کرو۔ یہ حدیث کسی دوسری سند سے معلوم نہیں ہوتی اس کو ابوعمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو میں ان عبدالرحمٰن کو عبداللہ بن حبیب کا بھائی سمجھتا ہوں۔

۳۲۹۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خراش

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خراش انصاری ہیں ان کی کنیت ابولیلیٰ ہے۔ علی مرتضیٰ کے ساتھ واقعہ صفین میں موجود تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر بیان کیا ہے۔

۳۲۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ خطمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ خطمی۔ موسیٰ کے والد ہیں۔ جعید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے محمد بن کعب قرظی کو اپنے والد سے پوچھتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ نے قمار بازی کے بابت کیا سنا ہے ان کے والد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے جوا کھیلا پھر نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو اس کی حالت مثل اس شخص کے ہے جو پیپ سے وضو کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز اس کی مقبول نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے عبدالرحمٰن بن حبیب بن خطمی کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر ان کے تذکرہ میں کوئی بات ایسی نہیں بیان ہوئی جس سے معلوم ہوتا کہ یہ عبدالرحمٰن حبیب کے بیٹے ہیں یا اور کوئی ہیں لیکن غالب گمان یہ ہے کہ ابوموسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے تو یہی سمجھ کر کہ یہ عبدالرحمٰن (حبیب کے بیٹے نہیں بلکہ) کوئی اور ہیں واللہ اعلم۔ وہ حال ان کا بیان کیا جس سے ظاہر ہوتا کہ یہ عبدالرحمٰن خطمی ہیں یا دوسرے غالب گمان یہ ہے کہ اس خدشہ کو ان کو استدراک نہیں ہوا اور سمجھ لیا کہ یہ عبدالرحمٰن دوسرے ہیں اور وہ عبدالرحمٰن خطمی دوسرے ہیں۔

۳۲۹۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابوخلاد

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ خلاد کے والد تھے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں اور دوسرے لوگوں نے تابعین میں ذکر کیا ہے عبدالرزاق نے معمر نے انہوں نے خلاد سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا تم لوگوں کو اس آدمی کی خبر دوں جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم لوگوں نے گمان کیا کہ اب کسی شخص کا نام بتائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں میں زیادہ محبوب ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۹۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خنبش

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خنبش تیمی اور بعض نے ان کو عبداللہ بیان کیا ہے مگر عبدالرحمٰن صحیح ہے۔ ہم کو ابن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار بن حاتم یعنی ابوسلمہ عنزی نے جعفر بن سلیمان ضبعی سے انہوں نے ابوتیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش سے پوچھا وہ اس وقت بہت بوڑھے تھے کہ کہا آپ نے رسول اللہؐ کو دیکھا تھا تو انہوں نے کہا ہاں دیکھا تھا پھر میں نے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے اس

رات کو جس میں شیاطین ان کے ساتھ فریب کرنا چاہتے تھے کیا کیا تو عبدالرحمٰن بن خنبش نے کہا کہ شیاطین پہاڑوں کے دروں اور نالوں سے نکل نکل کر رسول اللہؐ کے پاس آئے ان میں ایک شیطان تھا جس کے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا جس سے وہ (نصیب دشمنان) رسول اللہؐ کے روئے مبارک کو جلانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد ﷺ کہیے حضرت نے فرمایا کیا کہوں جبرئیل نے کہا کہیے۔ یعنی یہ دعا پڑھیے:

اعوذ بکلمات الله التامات من شرما خلق وبرا وذراء من شرما ینزل من السماء ومن شرما یعرج فیها ومن شرما یخرج من الارض ومن شر ما ینزل فیها ومن شرفتن اللیل والنهار ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیریا رحمان

''میں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین پر آ گرتی ہیں اور رات اور دن کے فتنوں سے اور آنے والوں کے شر سوا اس آنے والے کے جو بھلائی کے ساتھ آئے۔''

چنانچہ حضرت نے یہ دعا پڑھی پڑھتے ہی اس شیطان کی آگ گل ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہزیمت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۹۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابوخیثمہ بن عبدالرحمٰن

حضرت عبدالرحمٰنؓ ابوخیثمہ بن عبدالرحمٰن کے والد ہیں اور ابی سبرہ کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ لوگوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے نام میں لکھا ہے اور یہ اپنی کنیت سے مشہور بھی نہیں ہیں کہ کنیت کے ترک ہو جانے سے ابن مندہ پر استدراک کیا جائے علاوہ ازیں ابن مندہ وغیرہ نے ان کا تذکرہ لکھ کر یہ بھی کہا ہے کہ یہ خیثمہ کے والد ہیں ان کی کنیت ابوخیثمہ نہیں لکھی پس ابن مندہ پر استدراک نہیں ہو سکتا۔ انشاء اللہ عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے تذکرہ میں وہ باتیں آئیں گی جن سے معلوم ہو جائے گا کہ خیثمہ کے والد ہی عبدالرحمٰن ہیں۔ واللہ اعلم

۳۲۹۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی درہم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی درہم کندی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے انہوں نے استغفار کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے (ایک حدیث) روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر بیان کیا ہے۔

۳۲۹۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن دلہم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن دلہم۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے اور سند حدیث ان کی مجروح ہے حمید بن ابی حمید نے عبدالرحمٰن بن دلہم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کدو کا استعمال کیا کرو کیونکہ کدو دل و دماغ کی قوت زیادہ کرتا ہے اور اسی طرح ایک حدیث سورہ فضیلت میں ان سے مروی ہے کہ سور کی فضیلت ستر انبیاء نے

بیان فرمائی ہے سوائے ان حدیثوں کے اور بھی حدیثیں ان سے مروی ہیں مگر سب ضعیف اور احادیث صحیحہ کی معارض ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۹۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ (ابوراشد)

حضرت عبدالرحمٰنؓ (ابوراشد)۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور احتمال کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن ابن عبدیا ابن عبید ہیں۔ سوائے اس کے کہ ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان فرق بیان کیا ہے اور عبدالرحمٰن بن عبد کا انشاء اللہ ہم ذکر کریں گے اور ابوعمرؒ ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن ابوراشد ازدی رسول اللہؐ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا عبدالعزیٰ فرمایا کہ تمہارے والد کا کیا نام ہے کہا ابومغویہ۔ فرمایا نہیں بلکہ عبدالرحمٰن ابوراشد تمہارا نام ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے انہوں نے کہا میرا غلام ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اس کا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا نہیں بلکہ عبدالقیوم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۹۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیع انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیع انصاری ظفری ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے فاطمہ بنت خشاف سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ربیع ظفری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے کسی کو بھیجا مگر اس نے دینے سے انکار کیا پھر دوبارہ آنحضرت ﷺ زکوٰۃ لینے کے واسطے اس کے پاس بھیجا اس نے پھر انکار کیا تیسری بار پھر آنحضرتؐ نے زکوٰۃ لینے کے واسطے اس کے پاس بھیجا اور فرمادیا کہ اگر اب کی مرتبہ وہ زکوٰۃ نہ دے تو اس کی گردن ماردینا۔ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں نے حکیم بن حکیم سے کہا میرا خیال یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے منکرین[1] زکوٰۃ سے شاید اسی حدیث کی بنا پر جہاد کیا تھا حکیم نے کہا ہاں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۹۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ بن کعب اسلمی مدنی ہیں ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۰۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ باہلی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ باہلی ہیں یہ سلمان بن ربیعہ بن یزید بن سہم بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن باہلی کے بھائی ہیں۔ باہلی باہلہ بنت صعب بن سعد لقب سے مشہور تھے۔ یہ عبدالرحمٰن ذوالنور کے نام سے مشہور تھے۔ یہ نبی ﷺ سے ملے تھے مگر کوئی حدیث آپ سے نہیں سنی یہ اپنے بھائی سلمان سے بڑے تھے۔ جس وقت حضرت عمرؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو شہر قادسیہ کی طرف (عامل بنا کر) بھیجا تو عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو وہاں کا قاضی بنایا تھا اور مال غنیمت کی تقسیم اور

---

[1] سرور عالم کی وفات کے بعد کچھ لوگ فرضیت زکوٰۃ کے منکر ہو گئے تھے ان سے حضرت ابوبکر نے جہاد کیا تھا اسی جہاد کو قتال یزیدین اور واقعہ ردت سے تعبیر کرتے ہیں۔

وصول ان کے سپرد کی تھی پھر ان کو حضرت عمر نے شہر باب اور ابواب اور ترکستان کے معرکہ جنگ پر حاکم بنا دیا تھا یہ عبدالرحمٰن شہر بلنجر میں جو ملک باب کا آخری شہر ہے حضرت عثمان کی خلافت کے آٹھ برس گزرنے کے بعد شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۰۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رشید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رشید۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ بحوالہ امام بخاری ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۰۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رقیش

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رقیش بن ریاب بن یعمر اسدی ہیں غزوۂ احد میں شریک تھے یزید بن رقیش کے بھائی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۰۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زبیر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن نے ابن زبیر بن باطیا قریظی ہیں امیر ابونصر نے دونوں طرح سے ان کا نسب بیان کیا ہے اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہے انہیں عبدالرحمٰن نے رفاعہ قرظی کی مطلقہ عورت سے نکاح کیا تھا۔ ایک دن وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے (عبدالرحمٰن کی شکایت کی اور) کہا کہ عبدالرحمٰن کے پاس جو چیز[1] ہے وہ میرے کپڑے کے کنارہ کے مثل ہے۔ ہم کو ابوالفرج یحییٰ بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے نے اپنی سندوں سے (جو مسلم بن حجاج تک پہنچتی ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو وناقد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان اور انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی تھیں رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی انہوں نے مجھ کو مغلظہ طلاق دے دی میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر ان کے پاس جو چیز ہے وہ میرے کپڑے کے مانند ہے آنحضرتؐ نے تبسم کیا اور فرمایا کیا اب تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو یہ نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ تم عبدالرحمٰن کی چاشنی نہ چکھ لو اور وہ تمہاری چاشنی نہ چکھ لیں۔ اس حدیث کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور مسور بن رفاعہ نے زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحٰق نے اس عورت کا نام تمیمہ اور بعض نے سہیمہ بیان کیا ہے اور سوائے ان دونوں ناموں کے اور نام بیان کرتے ہیں۔ ان کا تینوں نے لکھا ہے۔ زبیر بفتح زا معجمہ عبدالرحمٰن کے والد اور زبیر بضم زائے معجمہ فتح بائے تحتانی عروہ کے والد ہیں۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ وہ نامرد ہیں ان کا عضو مخصوص بیکار ہے اسی مضمون کو کنایہ میں ادا کر رہی ہیں۔ ۱۲

۳۳۰۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ زجاج

حضرت عبدالرحمٰنؓ زجاج۔ حضرت ام المومنین ام حبیبہ کے غلام تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پایا تھا۔ عمر بن عثمان بن ولید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ مجھ کو میرے والد نے اور نیز میرے دوسرے عزیزوں نے عبدالرحمٰن زجاج سے انہوں نے ام المومنین ام حبیبہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور عبدالرحمٰن میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ام حبیبہ یہ کون ہے میں نے کہا میرا غلام ہے اس کے آزاد کرنے کی مجھے اجازت دیجئے تو آپ نے آزاد کرنے کی اجازت دی ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا ذکر بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کیا ہے اور یہ گمان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو پایا ہے مگر ان کا شمار تابعین میں ہے اور انہوں نے اپنی سند سے (جو عبداللہ بن مسلم بن ہرمز تک (پہنچی ہے) انہوں نے عبدالرحمٰن زجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے شیبہ بن عثمان سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کعبہ میں داخل ہوئے مگر کعبہ کے اندر آپ نے نماز نہیں پڑھی تو شیبہ نے کہا وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ میرے والد حضرت پر فدا ہو جائیں جب آپ کعبہ میں تشریف لے گئے تو عمودین کے درمیان آپ نے نماز ادا کی۔ پھر اپنی پشت وشکم سے اس کو مس فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زمعہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ قریشی عامری ہیں۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمعہ کی اس کنیز کے بطن سے متولد ہوئے تھے جس کے واسطے رسول اللہ نے حکم فرمایا تھا کہ لڑکا عورت کے واسطے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا تھا کہ جب ان عبدالرحمٰن کے بھائی عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے ان کے متعلق باہم جھگڑا کیا تھا۔ ہر شخص کہتا تھا کہ یہ لڑکا ہمیں ملنا چاہیے جونسب ان کا ہم نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ ان کے والد زمعہ کی کنیزک تھیں یمن کی رہنے والی تھیں ام المومنین سودہ زوجہ رسول اللہؐ ان عبدالرحمٰن کی بہن تھیں یہ عبدالرحمٰن صاحب اولاد تھے ان کی اولاد مدینہ میں رہتی تھی۔ یہاں تک ابوعمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن زمعہ بن مطلب عبداللہ اور عبد فرزندان زمعہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زمعہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن ابن زمعہ نے ایک لڑکے کی نسبت رسول اللہ کے پاس جھگڑا کیا اور کہا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کا بیٹا ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ابن مندہ کے سوا دوسروں نے سند حدیث میں عبد بن زمعہ بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے عبدالرحمٰن (کا نسب اس طرح بیان کیا ہے) ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی اور کہا ہے کہ ان کی والدہ قریبہ ابوامیہ بن مغیرہ ابن عمر بن مخزوم کی بیٹی تھیں۔ ابونعیم نے ابن مندہ کی طرح ہشام سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر نسب میں اسود کو بڑھا دیا ہے۔ ہمیں فتیان بن احمد بن محمد جوہری نے جو ابن سمینہ کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی سند کو قعنبی تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ زوجہ رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی تھیں عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے وصیت کی

تھی کہ زمعہ کی کنیز کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے لہٰذا تم اس کو لے لینا۔

چنانچہ فتح مکہ کے سال میں اس لڑکے کو سعد نے لے لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے اس کی نسبت میرے بھائی مجھے وصیت کر گئے تھے پس عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے میرے والد ہی کے یہاں پیدا ہوا ہے (جب جھگڑا زیادہ بڑھا) تو دونوں آدمی رسول اللہؐ کے حضور میں گئے سعد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے بھائی مجھے اس لڑکے کی بابت وصیت کر گئے تھے (لہٰذا یہ لڑکا مجھے ملنا چاہیے) عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا لڑکا ہے میرے والد ہی کے یہاں پیدا ہوا (لہٰذا میں ہی اس کا مستحق ہوں) رسول اللہؐ نے فرمایا اے عبد ابن زمعہ اس لڑکے کو تم لے لو کیونکہ لڑکا عورت کے واسطے ہے اور زانی کے واسطے پتھر ہیں پھر ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا اس لڑکے سے پردہ کرو یہ حکم اس سبب سے دیا کہ حضرت نے عبدالرحمٰن کو عتبہ بن ابی وقاص کا مشابہ دیکھا حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ سودہ نے عبدالرحمٰن کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وفات ہوگئی۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ان کے نسب میں علماء نے اس قدر سخت اختلاف کیا ہے کہ ان کے اقوال میں تطبیق دینا ممکن نہیں صحیح وہی ہے جو ابوعمر نے بیان کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ابونعیم نے عبد بن زمعہ بن اسود کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی کہا ہے اور ابن مندہ نے بھی اسی طرح عبد بن زمعہ کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی بیان کیا ہے اور ان دونوں نے نسب کے ذکر میں ام المومنین سودہ کو بنت زمعہ بن قیس بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ ہم نے پہلے بیان کیا بس اس سے یہ ظاہر ہوگیا کہ جن عبدالرحمٰن کو ان دونوں (یعنی ابن مندہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن زمعہ کا بھائی کہا ہے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جو زمعہ بن قیس عامری کے بیٹے ہیں نہ وہ عبدالرحمٰن جو زمعہ بن اسود اسدی کے بیٹے تھے۔ ابوعمر کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ جب سعد اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے (یعنی انہیں عبدالرحمٰن کی بابت جھگڑا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن کو عتبہ بن ابی وقاص سے صریح مشابہ دیکھ کر اپنی زوجہ حضرت سودہ کو حکم دیا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو گو یہ لڑکا بوجہ صاحب فراش ہونے کے زمعہ کو دلایا گیا ہے (مگر دراصل یہ عتبہ ہی کا بیٹا ہے) پس اگر عبدالرحمٰن حضرت سودہ کے بھائی نہ سمجھے جانے بوجہ اس کے کہ ان کے والد کے یہاں پیدا ہوئے تھے تو آپ حضرت سودہ کو پردہ کا حکم کیوں دیتے واللہ اعلم۔ (اس مقام پر) سب سے پہلے ابن مندہ سے غلطی ہوئی انہوں نے زمعہ کو قریشی لکھا دیکھا اس وجہ سے ان کے خیال میں یہ بات آگئی یہ زمعہ اسود اسدی کے بیٹے ہیں کیونکہ اسود اسدی (قریش بن) زیادہ مشہور تھے ابونعیم نے بھی ابن مندہ ہی کی پیروی کی ہے لیکن ان دونوں کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ بنی عامر بن لوی سب قریشی ہیں تو ہرگز ایسا نہ کہتے حالانکہ یہ لوگ قریش ظواہر سے ہیں اور کعب بن لوئ کا تذکرہ ابن قریش بطاح سے ہے۔ زبیر بن بکار نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن عبدشمس عامری سے زمعہ پیدا ہوئے اور زمعہ سے عبد بن زمعہ اور عبدالرحمٰن بن زمعہ پیدا ہوئے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں کہ ان کی بابت عبد بن زمعہ نے فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص سے جھگڑا کیا تھا۔ پھر بیان کیا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ سکران بن عمر کی زوجہ تھیں جب سکران نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا۔ یہ قول بھی ہمارے بیان کی تائید کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۳۳۰۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زہیر انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زہیر انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ابوخلاد تھی اور صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعد بن ابان قریشی نے ابوفروہ سے انہوں نے ابوخلاد سے روایت کی ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن زہیر ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی ان کو حاصل ہوئی ہے یہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم کسی کو دیکھو کہ دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور کم بختی اس کو عنایت کی گئی تو اس سے نزدیکی حاصل کرو کیونکہ اس کو حکمت عنایت ہوئی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمٰن ابوخلاد کو دوسرے عنوان سے بیان کیا ہے جو پہلے گزر چکا اور غالب ظن میرا یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اس بیان میں ان کے والد کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے اور گزشتہ تذکرہ میں نہیں ذکر کیا گیا اسی وجہ سے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا ذکر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۳۳۰۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زید بن خطاب قریشی۔ عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ کے بھتیجے ہیں ان کے والد کے ذکر میں ان کا نسب بیان ہو چکا ان کی والدہ لبابہ بنت ابی لبابہ بن عبدالمنذر رہیں۔ عبدالرحمٰن کو ابولبابہ ساتھ لے کر رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابولبابہ یہ تمہارا کون ہے ابولبابہ نے کہا میرا نواسہ ہے آنحضرت نے فرمایا اس سے چھوٹا بچہ میں نے نہیں دیکھا آپ نے کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے برکت کی دعا دی پس عبدالرحمٰن ہر مجمع میں بلند قامت معلوم ہوتے تھے پورے قد کے آدمی تھے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تھی تو چھ برس کے تھے۔ عمرو بن عبدالعزیز نے ان کے بیٹے عبدالحمید کو کوفہ کا حاکم کر دیا تھا۔ عبدالرحمٰن اپنے والد زید سے بہت مشابہ تھے حضرت عمرؓ جس وقت ان کو دیکھتے تھے یہ شعر پڑھتے تھے۔

اخو کم غیر اشیب قد اتاکم بحمد اللہ عادلہ الشباب

اللہ کا شکر ہے کہ تمہارے بھائی آتے ہیں جو ابھی بوڑھے نہیں ہوئے۔ شباب ان کا ابھی کامل و مکمل ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی ان سے کر دی اور ان کے بطن سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

۳۳۰۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سابط

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سابط۔ ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع میں ان کو بیان کیا ہے اور ترمذی نے سوید بن نصر سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے جنت کے گھوڑوں کی صفت میں روایت کی ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سابط نے رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کی ہے اور اس سند میں علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ساعدہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عمیر بن ساعدہ سے روایت کی ہے اور کہا

ہے کہ انہوں نے علقمہ سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور اس کے سوائے اور بھی اختلاف ہے۔ جس کو ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو خالد احمر نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے کہا کہ مجھ کو عبدالرحمٰن ابن سابط نے خبر دی کہ رسول اللہ اور آپ کے اصحاب اونٹ کی قربانی اس طرح کرتے تھے کہ اس کے بائیں پیر کو باندھ دیتے تھے اور وہ باقی پیروں سے کھڑا رہتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۰۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سارہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سارہ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ عبید بن عبیداللہ سری بن اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی سارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے نماز تہجد کی تعداد پوچھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرہ رکعت آٹھ رکعت تہجد اور (تین رکعت) وتر اور دو رکعت (نفل) فجر کے قریب پھر میں نے پوچھا کہ وتر میں کون کون سورتیں پڑھوں تو فرمایا **سبح اسم ربک الا علی** اور **قل یا ایھا الکافرون** اور **قل ھو اللہ احد** ان کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان کے والد کا نام ابی سارہ ذکر کرنا میں غلط سمجھتا ہوں بلکہ یہ عبدالرحمٰن بن ابی سمرہ ہیں اور حدیث اسی نام سے یعنی عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہے۔ ابو نعیم نے اسماعیل بن ذربی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن نے رسول اللہؐ سے پوچھا وتر میں کیا پڑھا جائے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

۳۳۱۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ساعدہ انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ساعدہ انصاری ساعدی ہیں۔ حنش بن حارث نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ساعدہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں گھوڑے کو بہت دوست رکھتا تھا (اسی بنا پر) رسول اللہؐ سے میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو جنت میں بھی گھوڑا ملے گا آنحضرتؐ نے فرمایا اگر اللہ عزوجل تم کو جنت دے گا تو ایک گھوڑا یاقوت کا ایسا عنایت کرے گا کہ اس کے دو شہپر ہوں گے جس طرف تم چاہو گے وہ اپنے پروں سے اڑے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور اس حدیث میں علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہے اور یہ اختلاف عبدالرحمٰن بن سابط کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے۔

۳۳۱۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سائب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سائب بن ابی سائب۔ عبداللہ بن سائب کے بھائی ہیں۔ واقعہ جمل [1] میں شہید ہوئے ان کے والد کے مسلمان ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے (اس اختلاف کو) ان کے نام سائب میں بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] واقعہ جمل۔ جنگ جمل سے مراد ہے۔ یہ لڑائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دسویں جمادی الاخری ۳۶ ہجری میں ہوئی تھی۔

۳۳۱۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سبرہ اسدی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سبرہ اسدی ہیں۔ کوفیوں میں ان کا شمار کیا گیا ہے۔ مطین نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے ان سے شعبی نے روایت کی ہے اور ان کے والد صحابی تھے۔ اسماعیل بن ذربی نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سبرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا کہ وتر میں کیا پڑھا جائے تو آپ نے فرمایا کہ **سبح اسم ربک الا علی** اور **قل یا ایھا الکافرون** اور **قل ھو اللہ احد** ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے بعض متاخرین نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور یہ عبدالرحمٰن میرے خیال میں وہی پہلے شخص ہیں یعنی عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ ہیں جن کا ذکر ہم اب کریں گے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول میرے نزدیک مجروح ہے کیونکہ یہ عبدالرحمٰن بن سبرہ اسدی ہیں اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کہ جن کا ذکر ہوگا جعفی ہیں تو دونوں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں۔

۳۳۱۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سبرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سبرہ اور ابوسبرہ کا نام یزید ہے وہ ابن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مروان بن جعفی ہیں۔ ان عبدالرحمٰن کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کا نام عزیر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا اور فرمایا جو نام اللہ کو بہت پسند ہیں وہ عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں یہ عبدالرحمٰن خیثمہ کے والد تھے۔ ہم ان کے والد ابوسبرہ کا ذکر باب الکنیت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گیا اور ان کے بھائی سبرہ بن بی سبرہ کا ذکر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یہ قول ابوعمر کا تھا۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد عبدالرحمٰن اپنے دادا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے انہوں نے کہا عزیز آنحضرتؐ نے فرمایا ان کا نام عزیز نہیں بلکہ عبدالرحمٰن رکھو اور فرمایا عبدالرحمٰن و عبداللہ و حارث بہت اچھے نام ہیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام جبار تھا آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن رکھا اور بعض ان کا نام عبدالعزیٰ بیان کرتے ہیں لیکن ابونعیم نے ان کو اور جن عبدالرحمٰن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ان کو ایک ہی بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۳۱۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن زرارہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن زرارہ۔ ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں ہم بیان کر چکے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن سعد بن زرارہ بیان کرتے ہیں اور ان کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔ اس مقام پر ان کا ذکر صرف ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۱۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن عبدالرحمٰن

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن عبدالرحمٰن اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ابن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری ساعدی ہیں۔ ان کی کنیت ابوحمید تھی یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کے

نام میں اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل نے تو جیسا ہم نے بیان کیا ہے ویسا ہی کہا ہے مگر (امام بخاری نے ان کا نام منذر کہا ہے) ان سے جابر بن عبداللہ اور عباس ابن سہل اور عروہ بن زبیر وغیرہم نے روایت کی ہے ابوزبیر نے جابر سے انہوں نے حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن ایک برتن میں رسول اللہؐ کے لئے مقام نقیع (نقیع مدینہ سے تھوڑی دور پر ایک مقام ہے۔) سے دودھ لائے مگر برتن کھلا ہوا تھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے اس کو بند کیوں نہ کر لیا اگر کوئی چیز نہ تھی تو لکڑی ہی اس کے عرض پر رکھ لیتے۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۱۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعید بن یربوع بن عنکشہ بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ ان کا نام صرم تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے والد کا نام صرم تھا رسول اللہؐ نے بدل کر سعید رکھا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۱۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی۔ ابن کلبی اور ابوعبید اور یحییٰ بن معین اور بخاری اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے زبیر بن بکار اور مصعب زبیری نے (ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبدالرحمٰن) بن سمرہ بن حبیب ابن ربیعہ بن عبدشمس۔ انہوں نے نسب بیان کرتے وقت ربیعہ کو زیادہ کر دیا ہے مگر جو نسب پہلے بیان ہوا وہی صحیح ہے حافظ ابوالقاسم نے اس کو ذکر کیا ہے اور ابواحمد عسکری نے ابن کلبی اور ان کے ساتھ والوں کے مانند ان کا نسب لکھا ہے۔ عبدالرحمٰن کی والدہ ابوفرعہ کی بیٹی تھیں ابوفرعہ کا نام حارثہ تھا۔ (نسب ان کا اس طرح ہے حارثہ) بن قیس بن اعیاص بن مالک بن علقمہ جذل طعان کنانی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے ان کا نام عبدالکعبہ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی عبداللہ بن عامر نے جب کہ وہ بصرہ کے حاکم تھے۔ ان کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنایا جس سے انہوں نے ۳۳ ہجری میں بجستان فتح کیا اور شہر رخج کے حاکم سے صلح کر کے وہیں مقیم رہے۔

یہاں تک کہ جب حضرت عثمانؓ کی خلافت میں خلل پڑ گیا تو یہ وہاں سے چلے آئے اور بنی یشکر کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو اپنا جانشین کر دیا اور (اس شخص کو اہل بجستان نے نکال دیا۔) جس وقت حضرت معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو بصرہ میں حاکم بنایا عبدالرحمٰن بن سمرہ کو بھی ۴۲ ہجری میں پھر بجستان بھیجا اس جہاد میں حسن بصری اور مہلب بن ابی صفرہ اور قطری بن فجاوہ ان کے ہمراہ تھے پس انہوں نے ندنج کو فتح کیا اور ۴۳ ہجری میں رخج اور زابلستان کو فتح کیا۔ پھر ان کو حضرت معاویہ نے ۴۶ ہجری میں بجستان سے معزول کر دیا اور ان کے بعد ربیع بن زیاد کو عامل بنایا جس وقت یہ (عبدالرحمٰن معزول ہو گئے بصرہ میں لوٹ آئے اور ۵۰ ہجری میں وہیں وفات پائی اور بعض کہتے ہیں ۵۱ ہجری میں اور بعض لوگ کہتے ہیں انہوں نے شہر مرو میں وفات پائی مگر قول اول صحیح و اکثر ہے۔ بصرہ میں محلہ سمرہ انہیں کی طرف منسوب ہے۔ یہ عبدالرحمٰن بڑے منکسر مزاج تھے۔ جس روز پانی

برستا تھا اس دن یہ بارانی پہن لیتے تھے اور پھاوڑہ ہاتھ میں لے کر راستہ کو صاف کیا کرتے تھے ان سے حسن اور ابن سیرین اور عمار بن ابی عمار نے جو ہاشم کے غلام تھے اور سعید بن مسیب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالمنصور (یعنی مسلم بن علی بن بن علی بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ ابلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حسن نے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ حکومت کو طلب نہ کرو کیونکہ اگر (طلب کرنے پر) حکومت تم کو ملے گی تو (خدا کی طرف سے) تم اسی حکومت کے قبضہ میں دے دیئے جاؤ گے اور بغیر طلب اگر تم کو حکومت مل جائے گی تو (خدا کی طرف سے) اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ اور اس کے خلاف کو بہتر سمجھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور جس کام کو بہتر سمجھتے ہو وہی کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۱۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمیرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمیرہ بعض نے سمیر بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ سری بن یحییٰ نے قبیصہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سمیرہ یا سمیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا کہ جب کوئی شخص (ناحق) اس کے قتل کے ارادہ سے آئے تو (اس کے سامنے) اپنی گردن بڑھا دے (کہ کاٹ لے اگر ایسا کرو تو بہت مناسب ہے کیونکہ) قاتل دوزخی ہے اور مقتول جنتی ہے۔ حفص بن عمر نے قبیصہ سے انہوں نے اپنی سندوں سے عبدالرحمٰن بن سمیرہ سے انہوں نے ابن عمر سے اس کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۱۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سندر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سندر۔ اسود کے والد تھے۔ سندر رومی تھے اور زنباع جذامی کے غلام تھے اور زنباع جذامی روح کے والد تھے طبرانی نے ان کا نام عبدالرحمٰن بیان کیا ہے اور دوسروں نے عبداللہ کہا ہے ان سے یہ حدیث اوپر نقل ہو چکی ہے کہ (آنحضرت ﷺ نے بطور دعا فرمایا) قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے کہ جن کا نام معلوم نہیں ان کی حدیث اسلم وغفار کے ذکر میں مروی ہے۔

۳۳۲۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سنتہ اسلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سنتہ اسلمی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ہم کو ابویاسر نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابواحمد بن ہثیم بن خارجہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی میمونہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سنتہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شروع ہوا اسلام غربت کی حالت میں اور عنقریب پھر

پلٹے گا اور غربت کی حالت میں آجائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس مژدہ ہو غریبوں کے واسطے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ غربا کون لوگ ہیں فرمایا کہ غربا وہ لوگ ہیں جس وقت آدمیوں میں بدکاری پھیلے وہ لوگ نیکوکاری کریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۲۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن حنیف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن حنیف انصاری ہیں ان کے والد کے ذکر میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے۔ ابن ابوداؤد نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کے والد اور ان کے بھائی ابی امامہ صحابی تھے۔ ہاں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ ابوحازم نے عبدالرحمٰن بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی ﷺ پر آیت **واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی** "(اے نبی) تم اپنے کو ان لوگوں کی صحبت میں رکھو جو اپنے پروردگار کو صبح اور شام (غرض ہر وقت) یاد کیا کرتے ہیں۔" نازل ہوئی اس وقت آپ اپنے کسی مکان میں تشریف رکھتے تھے (بعد نزول اس آیت کے) پس آپ مکان سے تشریف لائے اور ان لوگوں کی جستجو کی (جن کا ذکر اس آیت میں ہے) تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں بعض ان میں سے ایسے لوگ تھے جن کے سر کے بال پریشان اور موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بعض ایک ہی کپڑے میں بسر کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ان لوگوں کو دیکھا فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے ایسے لوگوں کو میری امت میں پیدا کیا ہے کہ ان کے ساتھ رہنے کا مجھے حکم فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۲۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن زید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہیں۔ اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہے ان کی والدہ لیلیٰ بنت نافع بن عامر تھیں ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن غزوۂ بدر میں شریک تھے ابونعیم کہتے ہیں کہ غزوۂ احد اور خندق اور ان کے علاوہ سب غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جن کو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی ﷺ نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم ان کی جھاڑ پھونک کر دو عتبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان (عبدالرحمٰن) کو حضرت عمر نے بصرہ میں حاکم بنا دیا تھا۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئیں حضرت ابوبکر نے میت کی نانی کو اس کے مال میں سے چھٹا حصہ دلا دیا اور دادی کو کچھ بھی نہ دلایا عبدالرحمٰن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ میں سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہا اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت مر جاتی تو اس کے مال میں سے میت کو کچھ بھی نہ ملتا اور ایسی عورت کو مجحوب کر دیا کہ اگر وہ (دادی) مر جاتی تو اس کے مال سے میت کو میراث ملتی بس حضرت ابوبکر نے اس چھٹے حصہ میں دونوں کو شریک کر دیا۔ یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جن کی نسبت محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں عبدالرحمٰن بن سہل انصاری جہاد کے واسطے گئے اس وقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا میں عبدالرحمٰن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکیں لادے ہوئے نکلے عبدالرحمٰن (ان کو دیکھ کر) کھڑے ہو گئے اور ان مشکوں کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلاموں نے عبدالرحمٰن سے مزاحمت کی (اسی اثنا میں) حضرت معاویہ کو

خبر پہنچی تو انہوں نے (تاجر کے غلاموں سے) کہا کہ ان سے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث سے ان کی عقل جاتی رہی ہے عبدالرحمٰن نے (یہ سن کر) کہا اللہ کی قسم میری عقل نہیں گئی بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے کہ شراب کو ہم اپنے شکم میں یا پانی کے ظروف میں داخل کریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جن کے بھائی خیبر میں مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی کے مقدمہ قتل میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے میں اپنے چچا حویصہ ومحیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

۳۳۲۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سیحان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سیحان بعض لوگوں نے ان کو ابن سحان کہا ہے یہ بنی انیف کے بھائی تھے یہ (بنی انیف) قبیلہ بلی کی شاخ ہے یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے ایک صاع خرمے خیرات دیئے تھے اور منافقوں نے ان پر طعنہ زنی کی تھی۔ ان کی کنیت ابوعقیل تھی محمد بن سائب نے ابوصالح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول **الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات** (کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی اور ان کو مستعد کیا۔

چنانچہ ابوعقیل جن کا نام عبدالرحمٰن تھا اور بنی انیف کے بھائی تھے ایک صاع کھجوریں لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی تمام رات پانی بھرنے میں ختم کر دی جس کے عوض مجھ کو دو صاع کھجوریں ملی ہیں ان میں سے ایک صاع کھجوریں تو اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور ایک صاع کھجوریں اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہوں رسول اللہؐ نے ان کو حکم دیا کہ یہ کھجوریں صدقے کی کھجوروں میں ڈال دو پھر منافقوں نے عبدالرحمٰن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع کھجوریں لانے کی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی بشر بن عبداللہ بن مکنف بن محیصہ نے سہل بن ابوحثمہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک روز) مکان سے باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن سہل بھی تھے اور ان کو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ ان پر پڑھ کے دم کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے ان عبدالرحمٰن کی نسبت بھی لکھا ہے کہ انہیں سانپ نے کاٹا تھا اور عبدالرحمٰن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہے کہ ان کو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انہیں عبدالرحمٰن بن سیحان کی نسبت سانپ کا کاٹنا ذکر کیا ہے۔

۳۳۲۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شبل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شبل بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری بنو مالک بن لوذان کو بنوسمیعہ بھی کہتے ہیں اور ایام جاہلیت میں یہ لوگ بنوالصماء کہے جاتے تھے صما قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت تھی رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا نام بنی سمیعہ رکھا ان کے بھائی عبداللہ بن شبل صحابی تھے یہ (عبدالرحمٰن) شام میں فروکش ہوئے تھے اس سے تمیم بن محمود نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سجدہ میں) کوے کی طرح چونچ مارنے اور درندوں کی طرح کہنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کر لینے سے جیسے اونٹ اپنی قیام گاہ کو مخصوص کر لیا کرتا ہے (کہ

سوائے اس کے اس مقام کے پھر کہیں بیٹھنا) منع کیا ہے ہم کو ابوالفضل یعنی منصور بن ابوالحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوراشد حبرانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شبل سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (پڑھتے وقت اس کے الفاظ کو) نہ لپیٹو اور اس کے پڑھانے میں بخیلی نہ کرو اور اس کو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اس کے ذریعہ سے مال نہ جمع کرو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۲۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شرحبیل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شرحبیل بن حسنہ ان کو ربیع بن سلیمان جیزی نے ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو شہر مصر میں داخل ہوئے تھے۔یہ غسانی کا بیان تھا ابن یونس نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع ہیں ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اور ان کے بھائی ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور یہ دونوں فتح مصر میں شریک تھے ان کے بیٹے عمران نے ان سے روایت کی ہے عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔عبدالرحمٰن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور عبدالرحمٰن سے ابن وہب نے روایت کی ہے یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

۳۳۲۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شیبہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی جحجی عبدری۔ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو تھا مگر آپ سے حدیث نہیں سنی ان کے والد اور چچا اور دادا سب صحابی تھے عبدالملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے ان کو عبدالرحمٰن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبیؐ کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بے چین تھے اور بستر پر کروٹیں بدلتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا (یا رسول اللہؐ) اگر یہ بیماری ہم میں سے کسی نے دی ہوتی تو بے شک اس پر ہمیں سخت غصہ آتا رسول اللہؐ نے فرمایا (ہاں یہ تو خدا کی طرف سے ہے جو دنیا میں) مومن پر سختی ہی کی جاتی ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن تابعی تھے۔اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ان سے صرف ابوقلابہ نے روایت کی ہے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ابونعیم نے اس حدیث کو ابوموسیٰ سے انہوں نے ابوعامر سے انہوں نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور بونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۲۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صبیحہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صبیحہ تیمی ہیں واقدی نے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر کے ساتھ حج کیا تھا انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے مدینہ میں چھلنی بنانے والوں اور زرہ فروشوں کے پاس ان کا مکان تھا۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۳۲۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صخر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صخر۔ ان کی کنیت ابو ہریرہ تھی عبداللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی ہے۔ ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۲۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی صعصعہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی صعصعہ ابوصعصعہ کا نام وہ ابن عمرو زید بن عوف بن منذر بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے بیٹے انصاری خزرجی ہیں۔ قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو انصار کے بیٹوں کو انصار کے پوتوں کو بخش دے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور جس طرح ہم نے عبدالرحمٰن کے نسب کو ذکر کیا ہے اسی طرح انہوں نے بھی بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب کیا پھر ان کے بھائی کا اس طرح بیان کیا ہے قیس بن ابی صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم۔ عمرو یعنی ابوصعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقطہ کر دیا اور منذر کے عوض مبذول کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۳۳۳۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن امیہ جمحی قریشی ہیں ان کا شمار اہل مکہ میں ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ان کے والد صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار عاریتاً لئے تھے ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے کہ ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن ابن صفوان جمحی وہی شخص ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے ہتھیار عاریتاً لئے تھے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے اور جن عبدالرحمٰن سے مجاہد نے روایت کی ہے وہ دوسرے ہیں اور ان کو لوگ عبدالرحمٰن بن صفوان بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں اور قریش کی طرف منسوب نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن قتادہ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ موسیٰ بن میمون بن موسیٰ مرئی نے اپنے والد میمون سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی ﷺ کے پاس مدینہ ہجرت کر گئے اس وقت آپ مدینہ میں تھے اور انہوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی نبیؐ نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں نبی نے فرمایا آدمی جس کو دوست رکھے گا (اس کا حشر) اسی کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے محمد بن عمرو بن اسحٰق سے انہوں نے ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمٰن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی (جب ہم دونوں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے) میرے والد نے کہا یہ عبدالرحمٰن آپ کے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کے واسطے ہجرت کر کے آیا ہے۔ رسول

اللہ نے فرمایا آدمی جس کو دوست رکھے گا اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے حدیث روایت کی ہے مگر انہوں نے اس میں غلطی کی ہے کیونکہ ابو علقمہ جن سے محمد بن عمرو نے روایت کی ہے ان کا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ ہے اور انہوں نے اپنے والد سے مقام نسخہ میں روایت کی اور یہ مرئی نہیں۔ پس بے شک ابو علقمہ مرئی بصری ہیں اور ان کا نام میمون بن موسیٰ ہے۔ اور یہ حمصی ہیں اور ان کا نام نصر بن خزیمہ ہے یہ دوسری غلطی ہے اور کہا کہ یہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے یہ عبدالرحمٰن بن صفوان بن قتادہ اور ان کے والد دونوں صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۳۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن قدامہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن قدامہ جمحی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قریشی ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام صفوان بن عبدالرحمٰن بن امیہ ابن خلف ہے ان کی حدیث مجاہد سے روایت کی گئی ہے۔ ابو بکر بن عیاش نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (فتح مکہ کے بعد) ہجرت کی نسبت دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ اب ہجرت نہیں ہے۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن صفوان نے کہا جب رسول اللہؐ نے شہر مکہ کو فتح کیا میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ کپڑے اپنے پہن لوں اور دیکھوں کہ رسول اللہ ﷺ کیا کرتے ہیں پھر میں نے (دیکھنے کے واسطے) چلا تو میں نے رسول اللہؐ کو کعبہ سے باہر تشریف لاتے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے۔ سب نے کعبہ کو دروازہ سے حطیم تک (یعنی ان کے چاروں کونوں کو) بوسہ دیا اور اپنے رخسار کعبہ پر رکھے رسول اللہؐ اصحاب کے درمیان میں تھے۔ میں نے حضرت عمر سے پوچھا رسول اللہؐ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا کیا حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نام اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن ابو عمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن صفوان ابن قدامہ تمیمی ہیں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نام کو بدل کر) عبدالرحمٰن رکھا۔ یہ اپنے والد صفوان اور بھائی عبداللہ کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے ان کے والد صحابی تھے اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے لیکن فتح مکہ کے بعد ہجرت کے باقی نہ رہنے کی حدیث ابو عمر نے ایک دوسرے شخص کے بیان میں لکھی ہے ان عبدالرحمٰن بن صفوان ابن قدامہ کے بیان میں اس حدیث کو نہیں لکھا اور (ان کے نام میں اپنا شک بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن ہیں اور اسی شک کے ساتھ حدیث بھی روایت کی ہے کہ مجاہد نے عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اکثر راوی کہتے ہیں کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان ہیں ابو عمر کہتے ہیں کہ میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ ہیں۔ واللہ اعلم جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے حدیث روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص مہاجرین میں

ے تھے لوگ ان کو عبدالرحمٰن بن صفوان کہتے تھے انہوں نے اسلام میں بڑے بڑے کام نمایاں کئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے دوست تھے۔ جب مکہ فتح ہوا تو اپنے والد کے ساتھ نبیؐ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے عرض کیا کہ میں ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ وہ ان عبدالرحمٰن کو صفوان بن امیہ بن خلف سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیان میں لکھا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں کو ایک ہی سمجھا ہے۔

چنانچہ انہیں عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ کے نسب کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ بن خلف بھی کہے جاتے تھے واللہ اعلم۔ دیکھو ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ کو اور عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ کو ایک کر دیا اور کہا کہ انہیں کو بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن صفوان بن قتادہ کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے لیکن ابوعمر نے عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ کو علیحدہ بیان کیا ہے اور عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ کو علیحدہ اور عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن کو علیحدہ بیان کیا ہے اور ان کا نسب (جس قدر یہاں پر ہم نے لکھا ہے اس سے) زیادہ نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ میں انہیں عبدالرحمٰن کو ابن قدامہ خیال کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

۳۳۳۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے جب رسول اللہ ﷺ (کسی طرف) لشکر بھیجتے تھے تو لشکر والوں سے فرماتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور ڈھیل کرنا دعوت اسلام دیئے بغیر ان میں لوٹ مار نہ کرنا مجھ کو بہ نسبت اس کے کہ تم کافروں کی عورتوں اور بچوں کو (قید کر کے) لے آؤ اور ان کے مردوں کو مار ڈالو یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ ان کو مسلمان کر کے میرے پاس لے آؤ خواہ وہ شہر کے رہنے والے ہوں یا گاؤں کے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۳۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ بن معاذ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ بن معاذ بن انس۔ عدوی نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن غزوۂ احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ شریک تھے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ان کے والد عائذ بھی صحابی تھے۔ جن عبدالرحمٰن بن عائذ کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں یہ عبدالرحمٰن ان سے علاوہ ہیں کیونکہ ان عبدالرحمٰن بن عائذ نے فقط عبدالرحمٰن کو دیکھا ہی تھا (اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ) اس وقت بچے تھے اور یہ عبدالرحمٰن جنگ احد میں شریک تھے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) زیادہ عمر کے تھے کیونکہ جس شخص نے رسول اللہ کو اپنے بچپن میں دیکھا ہو وہ جنگ قادسیہ میں اتنی عمر کا نہیں ہو سکتا کہ لڑے اور مارا جائے کیونکہ جنگ قادسیہ ۱۵ ہجری میں ہوئی تھی۔

۳۳۳۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائش حضرمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائش حضرمی ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کی صحابیت اور اسناد حدیث میں اختلاف ہے ان

سے خالد بن لجلاج اور ابوسلام حبشی نے روایت کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے کیونکہ ان کی حدیث مضطرب ہے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے اپنی سند سے خبر دی انہوں نے معافی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید سے انہوں نے خالد بن لجلاج سے سنا کہ وہ کہتے تھے مکحول نے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو ایک بہت اچھی صورت میں دیکھا اور آپ نے بہت سی باتیں کیں اور یہ بھی بیان کیا (کہ میں نے پروردگار عالم سے یہ دعا کی) کہ اے اللہ نیک چیزوں کی میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اور بری چیزوں کو مجھ سے چھوڑا دے اور مسکینوں کی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ میری توبہ کو قبول فرما جب تو میری قوم میں کسی فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھ کو ظہور فتنہ کے قبل اٹھالے۔ اس حدیث کو ولید بن مسلم نے ابن جابر سے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس حدیث میں سوائے ولید کے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عائش نے یہ کہا ہو کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور صدقہ بن خالد نے بھی ابن جابر سے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے مگر اس روایت کی سند پیش کرتے وقت یہ نہیں کہا کہ عبدالرحمٰن نے کہا ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور اسی طرح ابن جابر نے ابوسلام سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے اور یحیٰی بن ابی کثیر نے ابوسلام سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن عائش سے انہوں نے مالک بن یخامر سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اس طرح روایت کی ہے اور یہی (سند) محدثین کے نزدیک صحیح ہے اس کا ذکر بخاری وغیرہ نے کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابوقلابہ نے جو خالد بن لجلاج سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے غلط ہے۔ یہ کلام ابوعمر کا تھا اور ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۳۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عباسؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہیں رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی اور عبداللہ بن عباس کے بھائی تھے رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے شہر افریقہ میں یہ اور ان کے بھائی معبد بن عباس عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے ساتھ شہید ہوئے اس کو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عباس شہر شام میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ ثعلبہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ ثعلبہ بن بیجان بن عامر بن مالک بن جشم بن تمیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فراز بن بلی۔ عقیل کے والد اور بنو جحجبی بن کلفہ بن عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے ان کا نام عبدالعزیٰ تھا اور رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن رکھا یہ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس کو واقدی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان۔ یہ عبدالرحمٰن امیر المومنین ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ کے بیٹے ہیں ان کے والد کے ذکر میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کی کنیت ابومحمد تھی اس وجہ سے کہ ان کے بیٹے کا نام محمد تھا جن کو لوگ ابوعتیق کہتے ہیں اور بعض ابوعثمان بیان کرتے ہیں ان کی والدہ ام رومان تھی یہ مدینہ میں رہتے تھے اور مکہ میں وفات ہوئی۔ صحابہ میں کوئی چار شخص ایسے نہیں ہیں جن کی چار پشت کے لوگ اسلام لائے ہوں اور صحابی ہوں سوائے ابوقحافہ اور ان کے بیٹے حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ان کے بیٹے محمد بن ابوعتیق کے یہ عبدالرحمٰن حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی تھے غزوۂ بدر اور احد میں کافروں کی طرف سے شریک تھے (جب میدان جنگ میں) انہوں نے اپنے لڑنے کے واسطے مقابل طلب کیا تو حضرت ابوبکر ان کے مقابلہ پر جانے کو تیار ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم میرے ہی خدمت میں رہو یہ عبدالرحمٰن بہادر اور بہت اچھے تیرانداز تھے حدیبیہ میں اسلام لائے تھے اور ان کا اسلام بہت اچھا تھا (یعنی نفاق کی آمیزش نہ تھی) ان کا نام عبدالعکبہ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا خالد بن ولید کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک تھے اور اس دن اہل یمامہ کے سات بڑے بڑے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جنہوں نے محکم یمامہ بن طفیل کو قتل کیا تھا اور اس کے سینہ میں انہوں نے تیر امارا تھا محکم یمامہ قلعہ کے ٹوٹے ہوئے جانب میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب انہوں نے محکم کو قتل کر ڈالا تو اسی شکستہ جانب سے مسلمان قلعہ کے اندر داخل ہو گئے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن حضرت ابوبکر کے بیٹوں میں سب سے بڑے تھے اور ان میں مزاح کرنے کی عادت تھی انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں روایت کی تھیں اور ان سے ابوعثمان نہدی اور عمرو بن اوس اور قاسم بن محمد اور موسیٰ بن وردان اور میمون بن مہران اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالعباس یعنی احمد بن ابی منصور یعنی احمد بن محمد بن نبال صوفی نے جو ترک کنانہ کے نام سے مشہور تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومطیع یعنی محمد بن عبدالواحد ابن عبدالعزیز مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید محمد بن علی نقاش نے ان کو محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن زیاد بن مہران عدل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوشہاب نے عمرو بن قیس سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (جس وقت آپ مرض وفات میں علیل ہوئے) فرمایا کہ شانہ کی ہڈی اور دوات میرے پاس لاؤ کہ میں تم کو ایک تحریر بھی لکھ دوں جس کی وجہ سے تم لوگ میرے بعد گمراہی میں نہ پڑو (اتنا فرما کر آپ نے ہماری طرف) پیٹھ کر لی پھر (تھوڑے عرصہ کے بعد) ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اللہ عزوجل اور تمام ایمان والے سوا ابوبکر کے اور کسی (کی خلافت) کو منظور نہ کریں گے زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک حزامی سے وہ اپنے والد ضحاک سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی زناد سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عبدالرحمٰن شام میں تجارت کے واسطے آئے تو انہوں نے وہاں ایک عورت کو جس کو لوگ ابنۃ الجودی کہتے تھے دیکھا اس کے گرد گرد بہت سے لڑکیاں تھیں ان کو وہ عورت بہت اچھی معلوم ہوئی اور انہوں نے اس کے متعلق یہ اشعار نظم کیے۔

تذکرت لیلی والسماوۃ دونھا   فما لابنۃ الجودی لیلی و مالیا

وانی تعاطی قلبہ حارثیة تدمّن بصری او تحل الجوابیا

وانّی تلاقیھا بلی ولعلھا ان الناس حجّو اقابلا ان توافیا

میں لیلیٰ کو یاد کیا کرتا ہوں مگر (افسوس) میرے اور اس کے درمیان میں حجاب ہے۔ میں نے یعنی ابنۃ الجودی سے مجھے کیا نسبت۔ میرے دل کو قبیلہ حارث کی وہ عورت کیوں لئے لیتی ہے۔ جو مقام بصری اور جواب میں رہتی ہے۔ اے دل تو اس سے کیونکر ملے گا ہاں شاید جب لوگ آئندہ سال حج کے لئے جائیں بشرطیکہ تو اسے پا جائے۔

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر ملک شام کی جانب روانہ کیا تو سپہ سالار کو حکم دیا کہ اگر لڑنے کے بعد تمہیں فتح ہو اور لیلیٰ بت جودی (تمہیں مل جائے) تو اس کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے حوالہ کر دینا چنانچہ جس وقت سپہ سالار نے لیلیٰ بنت جودی کو پایا تو عبدالرحمٰن کے حوالہ کر دیا عبدالرحمٰن اس کو پا کر بہت خوش ہوئے اور اپنی تمام بیویوں سے اس کو زیادہ چاہنے لگے یہاں تک کہ ان کی اور بیویوں نے حضرت عائشہ سے شکایت کی حضرت عائشہ عبدالرحمٰن پر بہت غصہ ہوئیں عبدالرحمٰن نے کہا (میں اس میں معذور ہوں) خدا کی قسم (لیلیٰ کا حسن و جمال ایسا ہے کہ) گویا میں اس کے دانتوں سے انار کے دانے چوستا ہوں پھر (تھوڑے زمانے بعد کے بعد) لیلیٰ سے عبدالرحمٰن نے بختی و بدخوئی شروع کر دی جس کی وجہ سے لیلیٰ نے حضرت عائشہ نے شکایت کی حضرت عائشہ نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ (تمہاری عجیب حالت ہے) لیلیٰ کو دوست رکھا تو اس قدر کہ حد سے بڑھا دیا اور اب اس کے ساتھ دشمنی کی تو اس قدر کہ وہ بھی حد سے تجاوز کر گئی بس یا تو اس کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو یا اس کو سامان کے ساتھ اس کے عزیزوں میں بھیج دو چنانچہ عبدالرحمٰن نے لیلیٰ کو سامان دے کر اس کے عزیزوں کے پاس بھیج دیا۔ لیلیٰ قبیلہ غسان کی تھیں عبدالرحمٰن اپنی بہن حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے ہم کو ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم بن سمرقندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھ بھیجا کہ میرے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی جائے۔ عبدالرحمٰن (کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو انہوں) نے کہا تم لوگوں نے رسم ہرقل [1] (شاہ روم) کی سنت اختیار کی کہ اپنے بیٹوں کے لئے بیعت لیتے ہو مروان نے کہا اے لوگو یہ (عبدالرحمٰن) وہی شخص ہے جن کے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذی قال لوالدیہ اف لکما [2] اور آخر تک پوری آیت پڑھی اس کے سننے سے حضرت عائشہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا اللہ کی قسم عبدالرحمٰن وہ شخص نہیں ہے کہ اس آیت میں مراد ہو بلکہ جو شخص اس آیت میں مراد ہے اگر میں اس کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتی ہوں۔ زبیر بن بکار نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے

---

[1] یعنی جس طرح قیصر و کسریٰ کا دستور ہے کہ جب کوئی بادشاہ مر جاتا ہے تو اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوتا ہے اب تم بھی کرنے لگے حضرت ابن عمر نے بھی یزید کی بیعت کا حکم سنا تو فرمایا کہ یہ تو کسریٰ و قیصر کی سنت ہے ابوبکر و عمر کی سنت نہیں۔

[2] اس آیت میں اس شخص کی مذمت کی گئی ہے۔ جس نے اپنے والد سے سخت کلامی کی تھی۔

دادا سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت معاویہ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے بعد اس کے کہ عبدالرحمٰن یزید کی بیعت سے انکار کر چکے تھے انہوں نے وہ درہم واپس کر دیئے اور ان کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں اپنے دین کو دنیا کے عوض میں نہیں بیچتا اور (مدینہ سے) مکہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی قبل اس کے یزید کی بیعت کامل ہو۔ ان کی موت ناگہانی تھی (اور اس کا واقعہ اس طرح ہے) کہ یہ عبدالرحمٰن ایک مکان میں جس کا نام حبشی تھا جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے سوتے کے سوتے ہی رہ گئے۔ وہاں سے ان کی نعش لائی گئی اور وہیں دفن ہوئے جب حضرت عائشہ کو ان کی وفات کی خبر پہنچی تو بارادہ حج تشریف لے گئیں اور عبدالرحمٰن کی قبر پر کھڑے ہو کر روئیں اور یہ شعر پڑھے

وکنا کندمانی جذیمہ حقبۃ — من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تضرقنا کانی ومالکا — لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

(ایک زمانہ وہ تھا جب) ہم دونوں مثل جذیمہ (بادشاہ عراق) کے مثل دو ہمنشینوں کے (ایک ساتھ رہتے) تھے بہت دنوں تک (یہی کیفیت رہی) یہاں تک کہ کہا گیا اب ہم دونوں جدا نہ ہوں گے۔ مگر جب ہم اور مالک بعد اس قدر طویل یکجائی کے جدا ہوئے تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا ہم دونوں ایک شب بھی ساتھ مل کر نہیں رہے۔

(اے عبدالرحمٰن) آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم اگر میں تمہارے پاس ہوتی تو جہاں تم مرے تھے (وہیں تم کو دفن کرتے اور اگر میں تمہارے پاس اس وقت ہوتی تو تمہارے لئے نہ روتی عبدالرحمٰن کی وفات ۵۳ھ میں ہوئی اور بعض لوگ ۵۵ھ اور بعض لوگ ۵۶ھ میں بیان کرتے ہیں۔ مگر ۵۳ھ میں ان کی وفات ہونے کو بہت لوگ بیان کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۳۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان ثقفی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان ثقفی ہیں اور ام حکم کے بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ام حکم کے بیان میں پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے۔

۳۳۴۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ عبداللہ کے والد ہیں ان کا نسب کسی نے نہیں بیان کیا ہے ابو عمران محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ قبیلہ ازد کے لوگ ہیں فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں وہ بہت اچھی صورت والے ہیں اور شیریں کلام اور خندہ پیشانی ہیں پھر دوسرے گروہ کی طرف دیکھ کر پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے عرض کیا قبیلہ بکر بن وائل کے لوگ ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا دی کہ یا اللہ ان کی شکستگی کو دور کر دے ان کے ٹوٹے ہوئے کو جوڑ دے (یعنی ان کی مصیبت دور کر اور فلاح عنایت کر) اور ان کے بے ٹھکانے والوں کو جگہ دے اور ان کے کسی سائل کو رد نہ کر۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۴۱۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبدرب انصاری

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبدرب انصاری ہیں۔ ان کو صرف ابن عقدہ نے بیان کیا ہے ہم کو ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سید ابو محمد یعنی حمزہ بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن فضل مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن اسحٰق راشدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن خلف نمیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن عبدی نے اصبغ بن نباتہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کوفہ کے ایک میدان میں حضرت علی نے لوگوں سے کہا خم غدیر کے دن جس کسی نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو تو کھڑے ہو کر بیان کرے اور وہ شخص نہ کھڑا ہو جس نے کہ رسول اللہ ﷺ سے خود نہ سنا ہو حضرت علی کے اس قول سے دس سے زیادہ آدمی کھڑے ہو گئے ان لوگوں میں ابوایوب انصاری اور ابوعمرۃ بن عمرو بن محصن اور ابوزینب اور سہل بن حنیف اور خزیمہ بن ثابت اور عبداللہ بن ثابت انصاری اور حبشی بن جنادہ سلولی اور عبید بن عازب انصاری اور نعمان بن عجلان انصاری اور ثابت بن ودیعہ انصاری اور ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمٰن بن عبدرب انصاری بھی تھے ان لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے فرماتے ہوئے سنا کہ **الا ان اللہ عزوجل ولیی وانا ولی المؤمنین الا فمن کنت مولاہ فعلی مولا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ و اعن من اعانہ۔**

۳۳۴۲۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن ابی عبدالرحمٰن

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن ابی عبدالرحمٰن۔ ابوعمرو مزنی کے والد ہیں ہم کو ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعشر نے یحییٰ بن شبل سے انہوں نے عمرو بن عبدالرحمٰن مزنی سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ سے اعراف والوں کی حالت دریافت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ مقام اعراف میں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے مگر اپنے والدین کے نافرمان تھے ان لوگوں کو والدین کی نافرمانی نے جنت سے باز رکھا اور قتل فی سبیل اللہ نے ان کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن مزنی (یعنی ان کے والد کا نام نہیں لکھا) اور ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کے والد کا نام محمد بیان کرتے ہیں اور یہی درست ہے اور ان کا ایک بھتیجا تھا جن کا نام عبدالرحمٰن تھا۔

۳۳۴۳۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبدقاری

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبد۔ قاری ہیں قارہ ہون بن خزیمہ برادر اسد بن خزیمہ کی اولاد کو کہتے ہیں یہ عبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے مگر انہوں نے نہ تو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی اور نہ آپ سے کوئی روایت کی واقدی نے ان

کو صحابی کہا ہے اور اپنی کتاب طبقات میں ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی خلافت میں عبداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے محافظ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۴۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبد

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبد۔ بعض لوگ ابن عبید بیان کرتے ہیں یہ راشد کے والد تھے اور ان کی کنیت ابومغویہ تھی ان سے ان کے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے ان کی حدیث اہل شام سے مروی ہے عثمان بن محمد نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن ابی راشد بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنی قوم کے سو سواروں کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا جس وقت ہم لوگ رسول اللہؐ کے قریب پہنچے تو ٹھہر گئے آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے ابومعاویہ تم آگے آؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابونعیم اور ابوعمر نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہے اس میں عبدالرحمٰن نام ابوراشد ان کی کنیت بیان کی ہے ابونعیم نے یہ دونوں تذکرہ لکھے ہیں لیکن ابوعمر نے صرف ایک تذکرہ عبدالرحمٰن ابوراشد کا لکھا ہے۔

۳۳۴۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبیداللہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبیداللہ کے بھائی تھے اور صحابی تھے جنگ جمل میں ماہ جمادی الاخری ۳۶ھ میں شہید ہوئے اور اسی واقعہ جمل میں ان کے بھائی طلحہ بھی شہید ہوئے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۳۳۴۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبید نمیری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبید نمیری ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے ابن ابی عاصم نے ان کو احاد میں ذکر کیا ہے ابونعیم نے ان کو علیحدہ بیان میں لکھا ہے ہم کو ابوموسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن محمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو بن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے بقیہ سے وہ کہتے ہیں ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی نے عبداللہ بن ویلمی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبید نمیری سے روایت کیا اسلام میں تین صد پندرہ اخلاق ہیں جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی بغرض تحصیل ثواب عمل کرے اس کو اللہ جنت میں داخل کرے گا ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میری کتاب میں مرفوعاً نہیں مروی ہے اور حماد بن سلمہ نے ابوسنان سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۴۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتاب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی ہیں ان کی والدہ جویریہ بنت ابی جہل تھیں جن سے حضرت علیؓ سے نکاح کرنا چاہا تھا مگر رسول اللہؐ نے (نکاح کرنے سے) منع فرمایا اس کے بعد عتاب نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور ان سے یہ عبدالرحمٰن پیدا ہوئے یہ حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے اور نماز میں ان لوگوں کے امام تھے جنگ جمل میں بمقام بصرہ شہید ہوئے جب حضرت علیؓ نے ان کو مقتول دیکھا تو کہا یہ قوم کے یعسوب (سردار) تھے جب یہ قتل ہو گئے تو ایک پرندا ان کے ہاتھ کو اٹھا لے گیا اور مدینہ میں جا کے ڈال دیا یا وہاں کے لوگوں نے ان کی انگوٹھی سے جوان کے اسی کٹے ہوئے ہاتھ میں تھی ان کو پہچانا چنانچہ انہوں نے اس ہاتھ پر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۴۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتبہ بن عویم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ان کا صحابی ہونا اور نبی ﷺ کی روایت سے شرف یاب ہونا ثابت نہیں ہے۔

۳۳۴۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان بن عبیداللہ قریشی تیمی ہیں طلحہ بن عبیداللہ کے بھتیجے تھے ان کی والدہ عمیرہ بنت جدعان عبداللہ بن جدعان کی بہن تھیں واقعہ حدیبیہ میں اسلام لائے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور ابوعبیدہ بن جراح کے ساتھ واقعہ یرموک میں شریک تھے معاذ اور عثمان ان کے بیٹے تھے ان دونوں نے ان سے روایت کی ہے اور ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے روایت کی ہے یہ عبداللہ بن زبیر کے ساتھیوں میں سے تھے اور انہیں کے ساتھ شہید ہوئے عبداللہ ابن زبیر کے حکم سے یہ مسجد میں دفن کیے گئے اور ان کی قبر پوشیدہ کر دی گئی پھر قبر پر گھوڑے دوڑائے گئے تا کہ اہل شام اس قبر کو نہ دیکھیں۔ ہم کو منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ ابن دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالقانی یعنی ابراہیم بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کو میں نے عید کے دن دیکھا کہ آپ بازار میں کھڑے ہوئے تھے اور جو لوگ اس طرف سے گزر رہے تھے ان کو دیکھ رہے تھے نیز ہم کو یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سندوں کو مسلم بن حجاج تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے کو منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے بھی لکھ کر بیان کیا ہے کہ انہیں عبدالرحمٰن کے بارے میں یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے باوجودیکہ ان

کے دادا نے عبدالرحمٰن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۳۵۰۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عثمان بن مظعون

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عثمان بن مظعون جمحی ہیں۔ ان کا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا۔ ان کی اور ان کے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ تھیں ان عبدالرحمٰن کا کسی نے ذکر نہیں کیا ہے اور میں نے ان کو ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے والد نے مدینہ میں ۲ ہجری میں وفات پائی تھی اور ان کی والدہ مدینہ میں موجود تھیں پس بلاشک یہ عبدالرحمٰن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں موجود تھے اور کئی برس کا سن تھا۔ واللہ اعلم

۳۳۵۱۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدی

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدی یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہم نے ان کا نسب ان کے بھائی ثابت بن عدی کے بیان میں ذکر کیا ہے جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۵۲۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدیس

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ھمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ اسی طرح ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ بلوی یعنی خاندان بلی سے ہیں اور صحابی تھے بیعت رضوان میں شریک تھے انہوں نے بھی اس دن بیعت کی تھی جو لشکر مصر سے حضرت عثمان ؓ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جس نے ان کو شہید کیا تھا یہ اس کے سردار تھے ان سے حضرت کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ ان کے ابوالحصین ہثیم بن شفی اور عبدالرحمٰن بن شمامہ و ابوثور فہمی ہیں ابی لہیعہ نے عیاش بن عباس سے انہوں نے ابوالحصین حجری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عدیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لئے) نکلیں گے اور وہ کوہ خلیل میں قتل کئے جائیں گے۔

چنانچہ جب فساد پیدا ہوا تو ابن عدیس بھی ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین میں قید کر دیا تھا مگر یہ سب لوگ قید خانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگوں کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انہیں میں سے ایک سوار نے ابن عدیس کو گرفتار کر لیا ابن عدیس نے اس سے کہا خراب ہو تو میرا خون کرنے میں اللہ سے ڈر میں اصحاب شجرہ میں سے ہوں اس سوار نے جواب دیا کہ کوہ خلیل میں بہت سے شجر ہیں اصحاب شجرہ سے ہونا یہاں کوئی فضیلت نہیں ہے اور ان کو وہیں ۳۶ ہجری میں قتل کر ڈالا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۳۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عرابہ جہنی

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عرابہ جہنی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبداللہ کہتے ہیں مگر صحیح رفاعہ بن عرابہ ہے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ان کا حال رفاعہ اور عبداللہ کے نام میں پہلے بیان ہو چکا ہے معاذ بن عبداللہ بن خبیب عبدالرحمٰن بن عرابہ جہنی سے روایت

کی ہے اور (کہا ہے کہ) یہ صحابی تھے کہتے تھے کہ جنت والوں میں (جو اعلیٰ درجہ کے ہوں گے ان کا تو حال ہی نہ پوچھو ان میں)، ادنیٰ درجہ کے وہ لوگ ہوں گے جو خدا کی رحمت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا مانگو (جو مانگنا ہو) پس وہ لوگ کہیں گے اے پروردگار (فلاں چیز) دے (فلاں چیز) دے (غرض وہ مانگتے جائیں گے اور ان کو ملتا جائے گا) یہاں تک کہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار بس اسی قدر ہم کو کافی ہے اس وقت اللہ فرما دے گا یہ (اجر) تمہارے واسطے ہے اور اس سے دس گنا (اور بھی زیادہ دیا جائے گا) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عسیلہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عسیلہ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی صنابحی ہیں صنابح یمن میں ایک قبیلہ ہے۔ ابوعبداللہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہیں یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں مسلمان تھے اور رسول اللہؐ کے پاس جانے کے واسطے انہوں نے ہجرت کی تھی جب (مقام) جحفہ میں پہنچے تو ان کو خبر ملی کہ پانچ دن ہوئے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں شمار کیے گئے ہیں۔ شہر کوفہ میں فروکش تھے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر اور بلال اور عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے یہ عبدالرحمٰن بڑے بزرگ تھے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے صنابحی سے کہا کہ تم نے ہجرت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں یمن سے نکل کر جحفہ تک پہنچا تھا کہ ہمارے پاس ایک سوار کا گزر ہوا ہم نے اس سے کہا تیرے پیچھے والوں کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ آج پانچ دن ہوئے کہ رسول اللہؐ نے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن کے پہنچنے کے دو روز قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔

ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن یعنی محمد ابن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی اور ان کے بیٹے محمود بن محمد بن اور قاضی ابوسلیمان یعنی محمد بن علی بن خالد موصلی اربلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن علی دولابی نے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا ابوغانم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی عبداللہ بن حسین بن حسن بن احمد ابن قاضی نضر نضری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی حارث بن ابی اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے روح نے وہ کہتے تھے ہم سے امام مالک اور زہیر بن محمد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے زید بن اسلم نے عطا بن یسار سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابوعبداللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آفتاب شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے جس وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہوتا ہے اور جس وقت آفتاب بلند ہوتا ہے شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے پھر جس وقت آفتاب غروب کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اس کے قریب آ جاتا ہے اور جس وقت غروب ہو جاتا ہے شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے تم لوگ ان تینوں وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔ (یعنی آفتاب کے طلوع اور غروب اور زوال کے وقت) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ (کنیت ابوعقبہ) فارسی

حضرت عبدالرحمٰنؓ کنیت ان کی ابوعقبہ فارسی تھی۔ یحییٰ بن علاء نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عقبہ بن عبدالرحمٰن سے

انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھا ایک کافر پر میں نے وار کیا اور کہا اس (حملے) کو لے میں فارسی غلام ہوں اس قول کو نبیؐ نے سن کر فرمایا تم نے کیوں نہ کہا کہ اس (حملے) کو لے میں انصاری غلام ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اسی قوم میں سے ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کو داؤد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے فرمایا مجھے داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک انصاری کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھا اور مشرکوں میں سے ایک آدمی کو میں نے مارا جس وقت میں نے اس کو قتل کیا تو (اس سے کہا اس حملے) کو مجھ سے لے میں مرد فارسی ہوں۔ میرے اس قول کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اس کو مجھ سے لے میں انصاری مرد ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اسی میں سے ہے۔ بن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے عبدالرحمٰن ارزق فارسی یہی شخص ہیں۔ واللہ اعلم

۳۳۵۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عقیل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عقیل بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں ہشام بن کلبی نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور یہ عبدالرحمٰن حجاج بن یوسف بن حکم بن ابی عقیل کے چچا زاد بھائی ہیں اور لوگوں نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہے مگر ثقفی ہونے میں سب کا اتفاق ہے صحابی تھے ان سے عبدالرحمٰن بن علقمہ ثقفی نے روایت کی ہے اور چند لوگوں نے عبدالرحمٰن بن علقمہ ثقفی کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور عبدالرحمٰن بن عقیل کا صحابی ہونا درست ہے ہشام بن مغیرہ ثقفی نے بھی عبدالرحمٰن بن ابی عقیل سے روایت کی ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا لیکن ابن مندہ اور نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن ابی عقیل ثقفی ہیں دونوں میں سے کسی نے ان کا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے یہ عبدالرحمٰن ام الحکم بنت ابی سفیان کے بیٹے تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہو چکا ہے۔ ابن مسعود نے جو ذکر کیا ہے کہ اگر مسعود کا نام ان کے نسب میں صحیح ہے جس طرح کہ ابو عمر نے ان کے نسب میں ذکر کیا ہے تو یہ عبدالرحمٰن ام الحکم کے بیٹے کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

۳۳۵۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علقمہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علقمہ۔ بعض لوگوں نے ان کو ابن ابی علقمہ ثقفی بیان کیا ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس ثقیف کے وفد آئے ان میں سے یہ عبدالرحمٰن بھی تھے ان سے عبدالملک بن محمد ابن بشیر نے روایت کی ہے رسول اللہؐ کے پاس کا وفد ثقیف آیا اور ان کے ساتھ کچھ تحفہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے ان لوگوں نے کہا کہ صدقہ آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ وہ چیز ہے جس سے صرف رضا مندی خدا مقصود ہو اور ہدیہ وہ ہے جس سے رضا مندی رسول اور (کوئی) حاجت روائی مقصود ہو ان لوگوں نے کہا کہ یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ ہے اس وقت رسول اللہؐ نے اس کو قبول کر لیا عبدالرحمٰن سے عون بن جحیفہ نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابو حاتم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن تابعی ہیں صحابی نہ تھے۔

۳۳۵۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علی حنفی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علی حنفی، یمامی صحابی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن بدر نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر نظر (عنایت) نہیں کرتا ہے جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں اچھی طرح نہ رکھے اس حدیث کو روایت صرف عبدالوارث بن سعید نے ابوعبداللہ سلمہ بن تمام شقری سے انہوں نے عمر بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے کی ہے اور عکرمہ بن عمار نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے طلق بن علی سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یہ صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ الاکبر بن حضرت عمر بن خطابؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ الاکبر بن حضرت عمر بن خطابؓ۔ حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بیٹے عبداللہ اور حضرت ام المومنین حفصہ کے بھائی تھے ان کی والدہ زینب بنت مظعون عثمان بن مظعون جمحی بہن تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن کوئی آپ کی حدیث انہیں یاد نہ تھی اور عبدالرحمٰن ابوشحمہ یہ حضرت عمر کے منجھلے بیٹے ہیں ان کو عمرو بن عاص نے شراب خواری کی حد مصر میں لگائی تھی پھر (وہاں سے) ان کو مدینہ میں بھیج دیا تو ان کے والد حضرت عمر نے ان کو تادیباً ضرب دی بعدہ یہ بیمار ہو گئے اور ایک مہینہ کے بعد اس کا انتقال ہو گیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن اہل عراق کہتے ہیں کہ ان کو کوڑے لگائے جا رہے تھے اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا یہ غلط ہے اور عبدالرحمٰن ابوالمجبر حضرت عمر کے چھوٹے بیٹے ہیں اور مجبر کا نام بھی عبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن عمر کے بیٹے تھے ان کا نام مجبر اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ یہ اپنے بچپن میں گر پڑے تھے جس کی وجہ سے ان کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی تو اپنی پھوپھی حفصہ کے پاس لائے گئے اور حفصہ سے کہا گیا اپنے مکسر بھتیجے کو دیکھئے تو انہوں نے کہا کہ مکسر نہیں بلکہ وہ مجبر ہے یہ ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن کی کنیت رسول اللہؐ نے ابوعیسیٰ رکھی تھی اور ان کے والد عمرؓ نے ان کی کنیت بدلنا چاہی عبدالرحمٰن نے کہا اے امیر المومنین اللہ کی قسم میری کنیت رسول اللہؐ نے رکھی ہے۔ (اس کو بدلنے کا ارادہ نہ کیجئے) ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے غلطی کی ہے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور رسول اللہ نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی نہ کہ ان عبدالرحمٰن کی اور عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے یہی کہا تھا جب کہ انہوں نے ان کی کنیت بدلنے کا ارادہ کیا اور ان کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔ اللہ کی قسم رسول اللہ نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت (ابوعیسیٰ) رکھی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۶۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عمرو

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عمرو بن غزیہ انصاری ہیں ان کو طبرانی نے بیان کیا ہے ابوجعفر یعنی محمد بن علی نے عمرو انصاری سے جو محصن کے بیٹے تھے انہوں نے عبدالرحمٰن انصاری سے جو بنی نجار میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے قریب ہونے کی (علامت) بارش کا زیادہ ہونا اور پیداوار کا کم ہونا اور سرداروں کی کثرت اور امانت داروں کی قلت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کے بھائی حارث بن عمرو کے بیان میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۳۳۶۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمرہ۔ ان کے حال میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ حضرمی نے ان کو وحدان میں ذکر کیا ہے ہم کو ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن شریک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی زرعہ نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اے آل محمد کس حال میں صبح کی آنحضرتؐ نے فرمایا ہماری حالت اس شخص سے بہتر ہے کہ جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو اور صبح کو روزہ دار نہ ہو۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۶۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرہ مزنی ہیں۔ اہل شام میں ان کا شمار ہے۔ ولید بن مسلم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عمیرہ ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عمیر مزنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عمیر یا عمیرہ قریشی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث مضطرب ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد اور ان کے سوا دوسروں نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ سلمی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ربیعہ ابن یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ سے جو رسول اللہؐ کے صحابہ میں تھے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے حضرت معاویہ کے واسطے دعا کی کہ اللہ (معاویہ کو) ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور اس کے ذریعہ سے ہدایت نصیب کر ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض نے ان کی حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور بعض نے مرفوع بیان کیا ہے اور انہیں کی حدیث سے لاعدوی ولاھامتہ ''مرض کسی سے نہیں لگتا اور بری فال کوئی چیز نہیں ہے۔'' بھی ہے اور ان سے قریش کی بزرگی میں بھی ایک حدیث مروی ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی حدیث منقطع السند اور مرسل ہے نہ تو ان کی حدیثیں پایہ ثبوت تک پہنچی ہیں اور نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔

۳۳۶۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوام

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوام بن خویلد اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قریشی اسدی ہیں ان کی والدہ ام الخیر بنت مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار بن قصی تھیں یہ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور صحابی تھے زبیر (ابن بکار) نے کہا ہے کہ ایام جاہلیت میں ان کا نام عبدالکعبہ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے اور ان کے بیٹے عبداللہ حضرت عثمان کی شہادت کے واقعہ میں قتل کیے گئے ابوعبداللہ عدوی نے اپنی کتاب النسب میں بیان کیا ہے کہ انہیں عبدالرحمٰن کے سبب سے حسان بن ثابت نے آل زبیر بن عوام کی ہجو کی تھی اور کہا (ابوعبداللہ نے) ہے یہی درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ یہ ہجو عبداللہ بن زبیر کے سبب سے تھی۔ اس کا قول صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۶۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری ہیں ان کی کنیت ابو محمد تھی اور ایام جاہلیت میں ان کا نام عبد عمرو تھا بعض لوگوں نے عبدالکعبہ بیان کیا ہے رسول اللہؐ نے (بدل کر) عبدالرحمٰن رکھا ان کی والدہ شفا بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ تھیں یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوئے تھے آنحضرتؐ کے دار ارقم میں پہنچنے سے پیشتر ایمان لائے تھے اور یہ ان اٹھ شخصوں میں سے ہیں جو سب سے پیشتر ایمان لائے تھے اور ان پانچ آدمیوں سے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے ایک یہ بھی تھے۔ ان لوگوں کو ہم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور یہ مہاجرین میں سے ہیں جنھوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی حضرت رسولؐ نے ان میں اور سعد بن ربیع میں بھائی چارا کرایا تھا یہ غزوۂ بدر اور احد اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے ان کو رسول اللہ ﷺ مقام دومۃ الجندل میں کلب کی طرف بھیجا تھا اور اپنے دست مبارک سے ان کے (سر پر) عمامہ باندھا اور دونوں شانوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکا دیا تھا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم کو اللہ تعالیٰ فتح دیوے تو (وہاں کے) بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لینا یا (فرمایا کہ وہاں کے) شریف کی لڑکی سے نکاح کر لینا (بادشاہ اور شریف دونوں کو اس روایت میں اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا ہے) اصبغ بن ثعلبہ بن ضمضم کلبی (وہاں کا) شریف تھا انہوں نے (بعد فتح کے) اس کی لڑکی تما کے ساتھ نکاح کر لیا ان سے ابوسلمہ پیدا ہوئے۔ عشرہ مبشرہ میں سے یہ بھی ایک شخص ہیں اور ان چھ اہل مشورہ میں سے ایک یہ بھی ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلیفہ کرنے کے واسطے پیش کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور ان چھ شخصوں سے بہت راضی گئے رسول اللہ نے ان کے پیچھے سفر میں نماز پڑھی تھی غزواۂ احد میں ان کے اکتیس زخم لگے تھے اور ایک زخم ان کے پیر میں لگ گیا تھا کہ جس کی وجہ سے یہ لنگڑا کر چلتے تھے اور (غزوۂ احد میں) ان کے دو دانت آگے کے شہید ہو گئے تھے یہ اس کی وجہ سے بہت رنجید تھے یہ اللہ کی راہ میں اپنے مال کو زیادہ خرچ کرتے تھے ایک مرتبہ تیس غلام ایک دن میں آزاد کیے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور اسماعیل بن علی مذکر اور ان کے علاوہ لوگوں نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن مسمار مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ بے شک سعید بن زید نے لوگوں میں بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے تحقیق دس آدمی جنت میں (ضرور) ہوں گے (وہ یہ ہیں) ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی، عثمان، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن جراح، سعد بن ابی وقاص۔ کہا (ابراہیم) نے ان نو آدمیوں کو گنایا دسویں سے سکوت کیا۔ لوگوں نے کہا کہ تم کو خدا کی قسم دسویں کو بھی بیان کرو تو (سعید نے) کہا تم لوگ مجھ کو اللہ کی قسم دیتے ہو تو (دسواں) ابوالاعور جنتی ہے ابراہیم نے کہا کہ ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کنیت ہے ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث حسن بن احمد سے پڑھی جا رہی تھی اور میں اس کو اپنی موجودگی میں سن رہا تھا حسن بن احمد کہتے تھے ہم سے حافظ ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حماد بن زغبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے

روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارا کرایا سعد بن ربیع اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان میں بھائی چارا کرایا سعد نے عبدالرحمٰن سے کہا میرے پاس مال ہے وہ میرے تمہارے درمیان نصف نصف ہونا چاہیے اور دو بیویاں ہیں ان کو دیکھ لو جس کو تم پسند کرو میں اس کو طلاق دے دوں جب عدت ختم ہو جائے اس وقت اس عورت سے نکاح کر لو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے مال اور بیوی کی مجھ کو کچھ حاجت نہیں ہے اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور اہل میں برکت عنایت کرے مجھ کو بازار بتلا دو۔ ہم کو ابو منصور یعنی مسلم ابن علی بن محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد وراوردی نے عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دس آدمی جنت میں (ضرور) ہوں گے ابوبکر جنت میں' عمر جنت میں' عثمان جنت میں' علی جنت میں' طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعد بن ابی وقاص جنت میں سعید بن زید جنت میں' ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہوں گے۔ حافظ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن حیان مصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عمر بن عبیداللہ رومی نے بیان کیا کہ میں نے خلیل بن مرہ کو ابومیسرہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ عالم (شریعت کا رتبہ) عابد سے ستر درجہ زیادہ ہے درمیان میں ہر دو درجوں کے (اتنا فاصلہ ہے) جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہے اور نبیؐ نے فرمایا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف (اہل) آسمان میں امانت دار ہیں اور (اہل) زمین میں امانت دار ہیں۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی عبدالرحمٰن بن عوف نے ان اہل مشورہ سے جن میں حضرت عمر نے (امر) خلافت کو ڈال دیا تھا (اور ان سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ ان لوگوں میں سے جس کو چاہنا خلیفہ کرنا) کہا کون شخص ہے جو خلافت اپنے کو نکال ڈالے اور مسلمانوں کے واسطے برگزیدہ کرے ان کو کسی نے جواب نہ دیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں اپنی ذات کو خلافت سے باہر کرتا ہوں اور مسلمانوں کے واسطے پسند کرتا ہوں ان لوگوں نے اس کو منظور کر لیا انہوں نے اس بات پر ان لوگوں سے عہد لئے (جب وعدے لے چکے) تو حضرت عثمان کو (خلافت کے واسطے) منتخب کیا اور ان کی بیعت کی۔ یہ قصہ مشہور ہے ہم نے اس کو کامل میں ذکر کیا ہے یہ عبدالرحمٰن بڑے تاجر تھے (انہوں نے) تجارت میں بہت نفع پایا اور بڑے مالدار تھے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن (ایک دن) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئے اور کہا اے ماں میں ڈرتا ہوں کہیں مجھ کو میرے مال کی زیادتی ہلاک نہ کر دے حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ بیٹا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ ہم کو ابومحمد بن ابی القاسم نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر محمد بن محمد بن قاسم اور ابوالفتح مختار بن عبدالحمید اور ابوالمحاسن اسعد بن علی اور ابوالقاسم حسین بن علی بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حمویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن خزیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ ابن زاذان نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک

سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمٰن بن عوف نے جب ہجرت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور عثمان بن عفان کے درمیان مواخاۃ (آپس میں بھائی چارا کر لینا۔) کرادی تھی ان سے حضرت عثمان نے کہا کہ میرے پاس خرمے کے دو باغ ہیں (ان میں سے) جو چاہو تم پسند کر لو عبدالرحمٰن نے کہا کہ اللہ تمہارے باغ میں برکت دے میں اس واسطے مسلمان نہیں ہوا ہوں۔تم مجھ کو بازار کا راستہ بتا دو (تا کہ کچھ کام کروں) حضرت عثمان نے ان کو (بازار کا) راستہ بتا دیا پس (یہ بازار جا کر) گھی اور پنیر اور چمڑے کی خرید فروخت کیا کرتے تھے (اس تجارت سے انہوں نے) مال جمع کر لیا (اس کے بعد) انہوں نے (ایک عورت سے) اپنا نکاح کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آنحضرت نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

انس بن مالکؓ نے کہا تجارت نے ان کو ایسا نفع دیا کہ) ان کے پاس بہت سا مال (جمع) ہو گیا یہاں تک کہ (ایک مرتبہ) عبدالرحمٰن (ابن عوف) کے سات سو اونٹ گیہوں اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے آئے (حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں) کہ جب یہ اونٹ مدینہ (منورہ) میں پہنچے تو مدینہ منورہ والوں کو (ان کی رفتار سے) گونج کی آواز سنائی دی حضرت عائشہ نے (اس گونج کو سن کر) فرمایا کہ یہ گونج کیسی ہے بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے اونٹ آئے ہیں اور وہ سات سو ہیں گیہوں اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے حضرت عائشہؓ نے (یہ سن کے) فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں گھسٹتے ہوئے جائیں گے جب عبدالرحمٰن کو اس کی خبر پہنچی (تو حضرت عائشہ سے) کہا اے ماں بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اونٹ مع کل سامان و اسباب کے اللہ کی راہ میں وقف ہیں اسی طرح اس روایت میں ہے کہ ان سے اور حضرت عثمان سے مواخاۃ کرادی تھی مگر صحیح یہ امر ہے کہ سعد بن ربیع انصاری کے ساتھ مواخاۃ ہوئی تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور معمر نے زہری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمٰن بن عوف نے (ایک مرتبہ اپنا) نصف مال جو چار ہزار تھا (اللہ کی راہ میں) خیرات کیا پھر (اس کے بعد) چالیس ہزار دینار خیرات کئے پھر پانچ سو گھوڑے فی سبیل اللہ (یعنی جہاد میں سوار ہونے کے لئے دیئے پھر پانچ سو اونٹ فی سبیل اللہ (جہاد میں) ہیں سواری کے لئے دیئے مال ان کی تجارت ہی سے تھا۔حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان (کچھ) گفتگو ہو گئی پس خالد نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ تم ہم سے ان کاموں کے بابت جو پہلے کر چکے ہو زبان درازی کرتے ہو۔یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا میرے اصحاب کو میرے واسطے چھوڑ دو قسم اس (ذات) کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص تم میں سے (اللہ کی راہ میں کوہ) احد کے مانند سونا خرچ کرے (تو وہ سونا اصحاب کے) ایک مد یا نصف (مد) کے برابر بھی نہ پہنچے گا اور یہ (واقعہ) دونوں (یعنی عبدالرحمٰن و خالد) کے درمیان اس وقت ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو فتح مکہ کے بعد بنی جذیمہ کے مقتولوں کا خون بہا دیا اور ان کا اسباب جو کچھ لے لیا گیا تھا وہ انہیں لوگوں (یعنی بنی جذیمہ) کو واپس دیا بنو جذیمہ نے ایام جاہلیت میں عوف بن عبد عوف یعنی عبدالرحمٰن کے والد کو قتل کر ڈالا تھا اور خالد کے چچا فاکہ بن مغیرہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا عبدالرحمٰن نے خالد سے کہا کہ تم نے ان لوگوں (یعنی بنی جذیمہ) کو اس وجہ سے قتل کیا کہ انہوں نے تمہارے چچا کو قتل کیا تھا۔ خالد نے کہا کہ تمہارے باپ کو بھی تو انہوں نے قتل کیا تھا اور گفتگو میں سختی کی (اس واقعہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) آپ نے وہ الفاظ فرمائے (جو اوپر مذکور ہوئے)۔ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ اور دوسرے لوگوں نے بطریق اجازت کے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسماعیل دونوں نے بیان کیا وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے وہ کہتے ہیں ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن کھانا لے کر آئے اور روزے سے تھے پس انہوں نے کہا۔ مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے نیک تھے (ان کو) انہیں کی چادر کا کفن دیا گیا وہ (وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی) کہ اگر ان کا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اگر پیر ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔

میں یہ خیال کرتا ہوں کہ (عبدالرحمٰن نے) کہا حضرت حمزہ قتل ہو گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے پھر دنیا ہمارے لئے کشادہ کر دی گئی جس قدر کشادہ کی گئی یا یہ کہا کہ دنیا ہمیں دی گئی جس قدر دی گئی ہمیں اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید ہماری نیکیاں ہمیں دنیا میں دی دی گئیں پھر یہاں تک روئے کہ ان کے ہاتھ سے کھانا گر پڑا۔ ہم کو ابوالفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کو ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل یعنی ابو سعید بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ رسول اللہ نے ان کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو (یہ اشارہ پا کر انہوں نے نماز پڑھنا شروع کی) اور رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان سے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن عمر اور جابر اور انس اور جبیر بن مطعم اور ابراہیم اور حمید اور ابو سلمہ اور مصعب عبدالرحمٰن کے بیٹوں اور مسور بن مخرمہ عبدالرحمٰن کے بھانجے اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور مالک بن اوس بن حدثان وغیرہم نے روایت کی ہے ۳۱ ہجری میں بمقام مدینہ عبدالرحمٰن کی وفات ہوئی ان کی عمر پچھتر برس کی تھی اور پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ میں صرف کرنے کی انہوں نے وصیت کی تھی اس کو عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے اور زہری نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن نے غزوۂ بدر میں جو لوگ شریک تھے اور شہید نہیں ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک آدمی کے واسطے چار سو دینار (دے دینے کی) وصیت کی تھی وہ سب سو آدمی تھے ان لوگوں نے (چار چار سو دینار وصیت کے موافق) لے لئے جن لوگوں نے وہ دینار لئے تھے ان میں سے حضرت عثمان بھی تھے اور ایک ہزار گھوڑے اللہ کی راہ دینے کی وصیت کی تھی۔ جب عبدالرحمٰن کی وفات ہوئی حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ اے (عبدالرحمٰن) ابن عوف جاؤ بیشک تم نے اچھا زمانہ پایا اور فتنہ سے پہلے چل دیئے جو لوگ عبدالرحمٰن کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے ان میں سے سعد بن وقاص بھی تھے اور واجبلاہ [1] (یعنی اے میرے پہاڑ چل بسے) کہتے (جارہے) تھے انہوں نے اپنے متروکہ میں سونا بہت چھوڑا تھا وہ کلہاڑیوں سے کاٹا گیا اس سے (مال کی اس قدر کثرت تھی کہ) لوگوں کے ہاتھ بھر گئے اور ایک ہزار اونٹ اور سو گھوڑے اور تین سو بکریاں جو بقیع میں چرا کرتی تھیں چھوڑیں اور ان کی چار بیویاں تھیں۔ (جن میں سے) ایک عورت کو اسی ہزار روپیہ دے کر ان کے وارثوں نے رخصت کیا یہ عبدالرحمٰن سرخ و سفید خوبصورت آدمی تھے کہرا جسم تھا۔ فراخ چشم، پلکیں زیادہ اور بڑی تھیں۔ ان کی ناک اونچی و لمبی تھی ان کے سر کے بال شانوں تک لٹکے ہوئے تھے اور

---

[1] اس قسم کے الفاظ کسی میت کے غم میں نکالنا شرعاً ممنوع ہیں مگر شدت غم میں جب عقل زائل ہو جائے تو تکلیف شرع قائم نہیں رہتی۔

ان کی دونوں ہتھیلیاں پر گوشت تھیں انگلیاں موٹی تھی اپنی داڑھی اور اپنے سر (کے بال) کونہیں بدلتے تھے (یعنی) خضاب نہیں لگاتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۶۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عوف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عوف بن جرشی ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اسی طرح آدم بن ابی ایاس نے کہا ہے مگر یہ غلط ہے عبدالرحمٰن اہل حمص کے تابعین سے ہیں۔ آدم بن ابی ایاس نے حریز بن عثمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عوف سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نماز تاریکی میں پڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔ یہ ابن مندہ کا بیان تھا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عوف جرشی اہل شام کے تابعین سے تھے بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں کہا ہے۔

میں کہتا ہوں انہیں (ابونعیم) کے مانند ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ بیشک آدم نے ان کے (بیان میں) غلطی کی ہے کیونکہ یہ عبدالرحمٰن اہل حمص کے تابعین سے ہیں پھر (ابن مندہ پر) کوئی طعن کی وجہ نہیں ہے۔

۳۳۶۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عویم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عویم بن ساعدہ انصاری ہیں۔ ان کے والد کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا نسب بیان کیا جائے گا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ہجرت کے پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن اسحٰق نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عویم سے روایت کی ہے کہ جب ہم لوگوں (یعنی اہل مدینہ) نے سنا کہ رسول اللہؐ نے بارادہ ہجرت مکہ سے کوچ کر دیا ہے ہم لوگ (حضور کے استقبال کے واسطے) ہر روز ظہر تک (اپنے اپنے مکانوں سے) نکل کر انتظار کیا کرتے تھے پھر پوری حدیث طول کے ساتھ بیان کی اس کو ابن مندہ نے کہا ہے ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عویم ابن ساعدہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور آپ پر ایمان بھی لائے تھے یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دو دو آدمی (ایک انصاری اور ایک مہاجر) اللہ واسطے بھائی بن جاؤ اور آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۶۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ اشجعی

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ عیاش کے والد ہیں اشجعی تھے عبدالرحمٰن اشجعی کے تذکرہ میں ان کا بیان ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۶۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عیسیٰ ثقفی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عیسیٰ بن عقیل اور بعض نے (بجائے عقیل کے) معقل ثقفی بیان کیا ہے۔ زیاد بن علاقہ نے عیسیٰ بن معقل سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس مع اپنے لڑکے کے آیا لوگ اس کو عارم کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۶۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنام انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنام انصاری ہیں۔ یحیٰی بن یونس نے کتاب مصابیح میں ان کا نام بیان کیا ہے علاوہ یحیٰی کے کسی دوسرے شخص نے ان کا نام نہیں ذکر کیا اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے ابن غنام سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اللھم ما اصبح بی من نعمة او باحد من خلقک ومنک ''اے اللہ مجھے یا تیری جس مخلوق کو کوئی نعمت ملتی ہے وہ تیرے ہی فضل سے ملتی ہے۔'' پھر پوری حدیث بیان کی ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن غنام ہی عبداللہ ابن غنام ہیں عبداللہ کے بیان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو بوجہ حدیث قعنبی کے اس شخص کے نام میں بھی ذکر کیا ہے۔ جس کا عبداللہ نام تھا اور ان شخصوں میں بھی بیان کیا ہے۔ جن کا عبدالرحمٰن نام تھا اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ جو قعنبی سے حدیث روایت کی ہے اس کو بھی نقل کیا ہے اور دونوں جگہ ابن غنام ہی بیان کیا ہے یعنی عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور دونوں جگہ ابن غنام کا نام نہیں بیان کیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۷۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنم اشعری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنم اشعری ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسلمان تو تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور نہ آپ کے پاس وفد میں آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو یہ عبدالرحمٰن ان کے ہمراہ (یمن کی طرف) چلے گئے تھے اور وہیں حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانے میں ان کا انتقال ہو گیا یہ معاذ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کے شاگرد مشہور تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے حدیثیں سنی ہیں اہل شام میں یہ اتنے بڑے فقہ جاننے والے تھے انہیں نے شام کے تابعین کو فقیہ بنا دیا تھا یہ بڑے قدر اور بزرگی والے تھے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جنہوں نے ابودرداء اور ابوہریرہ پر (اس وقت) غصہ کیا تھا جب وہ دونوں حضرت معاویہ کا پیغام پہنچا کر حضرت علی کے پاس سے لوٹتے ہوئے آ رہے تھے انہوں نے ان دونوں سے کہا تم دونوں سے تعجب ہے کہ کس طرح تم دونوں نے اپنے اوپر وہ امر جائز کر لیا جس کی وجہ سے تم دونوں علی سے کہتے ہو کہ (خلافت کو) مشورہ میں ڈال دو۔

حالانکہ تم دونوں نے سمجھ لیا ہے کہ علی کی بیعت مہاجرین اور انصار اور اہل حجاز اور اہل عراق نے کی ہے اور جو لوگ ان سے راضی ہیں وہ بہتر ہیں ان سے جو ان سے ناراض ہیں اور جس نے ان سے بیعت کی ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے۔ جس نے ان کی بیعت نہیں کی اور مشورہ کرنے میں معاویہ کو کون سا دخل ہے اور ان دونوں کو ان کے (قاصد ہو کر) آنے پر برا بھلا کہا (عبدالرحمٰن کے کلام سے ان کو شرمندگی ہوئی اور) اپنے آنے پر دونوں نے ان کے روبرو توبہ کی۔ انہوں نے (یعنی عبدالرحمٰن) نے ۷۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ابوادریس خولانی اور اہل شام کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے ابن یونس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن غنم بن کریب بن ہانی بن ربیعہ بن عامر بن عدی بن وائل بن

ناجیہ بن حنبل بن جماہر ابن ادعم بن اشعر رسول اللہؐ کے پاس دریا کا سفر طے کر کے آئے تھے اور مروان بن حکم کے ساتھ مصر میں ۶۵ ہجری میں آئے تھے۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ سے عتل الزنیم [1] کے معنی دریافت کیے گئے آپ نے فرمایا عتل الزنیم وہ ہے جو بدخلق تندرست زیادہ کھانے پینے والا لوگوں پر زیادہ ظالم شہوت کثیر رکھنے والا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابوعمر نے جو ابودرداء اور ابوہریرہ پر عبدالرحمٰن کے عتاب کرنے کو ذکر کیا ہے اس میں میرے نزدیک غلطی ہے کیونکہ بنابر صحیح اقوال کے ابوالدرداء کی وفات اس زمانے سے پہلے ہوئی ہے کہ جس میں حضرت علی کے واسطے بیعت کی گئی تھی ابوعمر نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ ابوالدرداء نے حضرت عثمان کی شہادت سے پیشتر وفات پائی جنہوں نے بیان کیا ہے کہ ابوالدرداء کی ۳۸ ہجری یا ۳۹ ہجری میں وفات ہوئی ان کے قول کی تردید ہوگئی۔ واللہ اعلم

۳۳۷۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن فلاں

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن فلاں یا فلاں بن عبدالرحمٰن یہ مجہول النسب ہیں۔ ان سے حازم بن مروان نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحٰق صاغانی نے عصمہ بن سلیمان سے انہوں نے حازم بن مروان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن فلاں یا فلاں بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک انصاری شخص کے عقد نکاح میں شریک ہو کر ان کا (خطبہ) نکاح پڑھا اور فرمایا (تم دونوں) خیر اور الفت اور فال نیک اور وسعت رزق پر رہو پھر فرمایا کہ یہاں دف بجاؤ پس لوگ دف لائے اور (ان کے قریب) بجانا شروع کیا۔ پھر وہاں (لوگ) میوے اور شکر کے طباق لائے اور وہاں لٹانے لگے لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو (اس میوے کے لوٹنے سے) باز رکھا رسول اللہؐ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا تم لوگوں کو کیا ہوا جو (اس میوے کو) نہیں لوٹتے لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے ہم کو لوٹنے سے منع نہیں فرمایا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے لشکروں کی لوٹ سے منع کیا ہے عقد نکاح میں لوٹ سے منع نہیں کیا ہے۔ پھر تو رسول اللہؐ نے بھی ان کے ساتھ شریک ہو کر (اس سے میوے کو) کھینچنا شروع کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ محمد بن اسحٰق سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے ابومسلم کشی نے عصمہ سے انہوں نے حازم سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے انہوں نے لمازہ سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اس حدیث کو روایت کر کے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے عقد نکاح میں شریک ہوئے پھر (پہلی حدیث کے) مانند پوری حدیث بیان کی۔

---

[1] عتل بضم عین وتا فوقانی وتشدید لام اس شخص کو کہتے ہیں جو نہایت سرکش بدعادت سخت گفتار ہو لوگوں کو آزار بہت دیتا ہو خوراک زیادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عتل بعد ذلک زنیم۔ زنیم بفتح زائے معجمہ وکسر نون وہ مجہول النسب ہے کہ کسی قوم میں مل جائے اور اسی قوم میں سے پکارا جائے ذلیل اور جدا اور بدعادت اور وہ کمینہ جو اپنی ذلت اور کمینگی کی وجہ سے مشہور ہو۔ ۱۲

۳۳۷۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قتادہ سلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قتادہ سلمی شامی ہیں۔ ان سے ایک حدیث جس کی سند مضطرب ہے روایت کی گئی ہے راشد بن سعد نے انہیں سے حدیث کو روایت کیا ہے اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی ہیں ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ہم کو ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے راشد بن سعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کے صلب سے ان کی اولاد کو پیدا کر کے فرمایا کہ یہ لوگ جنتی ہیں اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا ہوں اور یہ دوزخی ہیں اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا ہوں پھر کسی نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ کیوں عمل کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بھی مقدر ہو چکا ہے معن بن عیسیٰ و عبداللہ بن وہب و حماد بن خالد خیاط وغیرہم نے حضرت معاویہ سے اسی حدیث کے مانند نقل کر کے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی قراد سلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی قراد سلمی۔ ان کا اہل حجاز میں شمار ہے۔ ان کو بعض لوگ ابن فاکہ بھی کہتے ہیں۔ ان سے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اور حارث ابن فضیل نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوجعفر خطمی یعنی عمیر بن یزید نے عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی قراد سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ رفع حاجت کے واسطے نکلا حضرت جب (رفع) حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو دور (تشریف لے) جاتے تھے۔ ابوجعفر انصاری نے حارث بن فضیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی قراد سے روایت کی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا اور لوگ آپ کے وضو کا غسالہ لے لے کے اپنے چہروں پر ملنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس شئے نے اس فعل پر تم کو ترغیب دی لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے آنحضرتؐ نے فرمایا جس کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ اللہ و رسول اس سے محبت کریں اس کو چاہیے کہ سچ بولے اور امانت میں خیانت نہ کرے اور ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قرط ثمالی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قرط ثمالی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں ان کو عبداللہ بن قرط کا بھائی سمجھتا ہوں انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی۔ اہل فلسطین میں ان کا شمار ہے۔ مسکین بن میمون نے جو مسجد رملہ کے موذن تھے عروہ بن رویم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قرط سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شب (یعنی شب معراج میں) مسجد اقصیٰ تک (جو ملک شام میں بیت المقدس کے نام سے مشہور ہے) اس شب میں جس میں آپ کو معراج ہوئی اور مسجد اقصیٰ تک آپ

پہنچائے گئے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان (تشریف فرما) تھے جبرائیل آپ کے داہنی طرف اور میکائیل بائیں (طرف) تھے پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اڑے یہاں تک کہ آپ ساتوں آسمانوں تک پہنچے بعدہ پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ مسکین بن میمون نے عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے مسکین اور عبدالرحمٰن کے درمیان میں عروہ کو بھی بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۳۷۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قیظی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہیں غزوۂ احد میں اپنے والد قیظی کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب۔ ابولیلیٰ) انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب۔ ان کی کنیت ابولیلیٰ تھی انصاری مازنی ہیں۔ مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کا نام عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں نہ جاسکنے کی وجہ سے رونے لگے تھے پس ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں (یہ آیت نازل ہوئی تولو او اعینھم تفیض من الدمع حزنًا ان لا یجد و اما ینفقون "وہ لوگ لوٹ گئے اس حال میں کہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس رنج میں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو نہیں ہے۔" ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علمانے ابونعیم کے اس قول کو ذکر کر کے بعض نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابونعیم کی غلطی ہے کیونکہ کسی عالم نے ابولیلیٰ کا نام عبداللہ نہیں بیان کیا بلکہ ان کا نام عبدالرحمٰن تھا اور ان کے بھائی تھے ان کا نام عبداللہ تھا۔ ابن کلبی نے عبدالرحمٰن اور عبداللہ فرزندان کعب کو بھائی بھائی لکھا ہے اس سے ابونعیم کے قول کی تردید ہوگئی۔

۳۳۷۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن لاشر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن لاشر ابوثعلبہ خشنی کے بھائی تھے ان کے نام میں بہت اختلاف کیا گیا ہے ہم نے اس (اختلاف) کو ان کے بھائی کے تذکرہ میں ذکر کر دیا ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں وفات پائی تھی قاسم بن ثابت کی (کتاب) دلائل النبوت وغیرہ میں ان کا ذکر بہت ہے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۳۷۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ماعز

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ماعز ان کو علی بن سعید عسکری نے افراد میں ذکر کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے ان کو عبداللہ کے نام میں بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مالک بن شداد داری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مالک بن شداد بن جزیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی داری ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا ان کا (اصل) نام عروہ تھا اور تمیمداری کے قبیلہ سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے عروہ بن مالک کے نام میں کیا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام مروان بن مالک تھا رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن نام رکھا یہ ان داریوں میں سے ہیں جن کے لئے رسول اللہؐ نے (غنیمت) خیبر (میں سے کچھ دینے) کی وصیت فرمائی تھی۔

۳۳۸۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ محمد کے والد ہیں۔ مجہول ہیں۔ ان کا صحابی ہونا مشہور نہیں ہے ان کو (بعض لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ وکیع نے محمد ابن فضیل سے انہوں نے یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب آپ خیبر میں تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی آپ نے اور بشر بن براء بن معرور نے اس گوشت کو کھالیا اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۳۸۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن محیریز

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن محیریز۔ ان سے دعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانے کی کیفیت میں حدیث (مروی) ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی (حدیث) میرے نزدیک مرسل ہے ان کو صحابہ میں ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے سوا اس کے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اس کے متعلق عبداللہ بن محیریز کے بیان میں بحث ہو چکی ہے۔ عقیلی نے بھی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ تھا اور (یہ) بڑے بزرگ تھے۔

۳۳۸۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مدلج

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مدلج ان کو ابن عقدہ نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ ابوغیلان یعنی سعد بن طالب سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمرو ذی مر اور یزید بن یثیع اور سعید بن وہب اور ہانی بن ہانی سے روایت کی ہے ابواسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے بیشمار لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے میدان میں قسم دے کر پوچھا کہ کن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کو سنا ہے (جس نے سنا ہو بیان کرے یہ سن کے) کچھ لوگ کھڑے ہوگئے اور گواہی دی کہ (ہم نے) اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے اور کچھ آدمیوں نے اس کو چھپایا (ان کی یہ حالت ہوئی) کہ دنیا میں اندھے ہوگئے اور اور ان کو کوئی آفت (ضرور) پہنچی ان میں (یعنی جنہوں نے اس خبر کو پوشیدہ رکھا تھا) سے یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمٰن بن مدلج بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۸۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مربع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مربع بن قیظی۔ ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ کے بیان میں پہلے گزر چکا ہے۔ یہ انصاری حارثی

ہیں غزوۂ احد میں اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک تھے جسر ابوعبید کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ یہ دونوں (یعنی عبدالرحمٰن اور عبداللہ) زید ابن مربع اور مرارہ بن مربع کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۸۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مرقع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مرقع سلمی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ابویزید مدنی نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں ایک ہزار آٹھ سو صحابی کو ساتھ لے کر جہاد کیا پھر اس کو اٹھارہ حصوں پر تقسیم کیا۔ خیبر اس وقت میوہ جات سے سرسبز تھا لوگ میوہ کھانے میں مشغول ہو گئے (جس کی وجہ سے) ان سب کو بخار ہو گیا۔ جب بخار میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے رسول اللہؐ سے (اپنی بیماری کی) شکایت کی آپ نے فرمایا اے لوگو! بخار (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قید خانہ ہے اور (دوزخ کی) آگ کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ تم کو پکڑ لے (یعنی جب بخار میں مبتلا ہو جاؤ) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنی غسل کرو حسب الحکم) ان لوگوں نے ویسا ہی کیا پس ان کا بخار جاتا رہا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۸۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ مزنی

مزنی عمرو کے والد ہیں انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے یحییٰ بن شبل نے عمرو بن عبدالرحمٰن مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ سے اعراف والوں کی کیفیت پوچھی گئی پھر پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ یہاں پر ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور لوگوں نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ہم نے یہاں پر اس وجہ سے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ کوئی شخص ان کا تذکرہ (یہاں پر) نہ دیکھ کر یہ خیال کرے کہ میں نے ان کا بیان چھوڑ دیا ہے۔

۳۳۸۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ مزنی

حضرت عبدالرحمٰنؓ مزنی ہیں شریک بن عبداللہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علی میں (اللہ کی طرف سے) نو خصلتیں عنایت ہوئی ہیں (ان میں) تین (خصلتیں) دنیا میں اور تین آخرت میں اور تین (خصلتوں) کی ان کے واسطے میں امید کرتا ہوں اور ایک (خصلت) جو ان کے واسطے ہے اس سے میں خوف کرتا ہوں اور پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھ کر بیان کیا ہے کہ اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ یہ ان دونوں عبدالرحمٰن میں سے ایک ہیں۔ جن کا ذکر ہو چکا ہے۔

۳۳۸۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مسعود خزاعی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مسعود خزاعی ہیں انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اسماعیل ابن عیاش نے سعید بن عبداللہ خزاعی سے انہوں نے ہثیم بن مالک طائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مسعود خزاعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اے لوگوں خوشی اور ناخوشی (غرض ہر حال) میں (حاکم کی بات کا) سننا اور ماننا اپنے اوپر لازم کرو (تم لوگ) آگاہ رہو بے شک جو شخص سنے اور مانے اس پر کوئی الزام نہیں ہے جو سنے اور نہ مانے

اس کا کوئی عذر (قبول) نہیں اور تم لوگ اللہ عز و جل کی طرف نیک گمان رکھنا اپنے اوپر لازم سمجھو کیونکہ اللہ ہر بندے کو اس کے نیک گمان کے موافق دیتا ہے بلکہ اس سے زیادہ دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۸۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطاع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطاع بن عبداللہ بن غطرف بن عبدالعزیٰ بن جثامہ بن مالک بن ملادم بن مالک بن رہم بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مر جو تمیم بن مر کے بھائی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن کندہ (کے خاندان) سے ہیں اور شرجیل بن حسنہ کے بھائی تھے اعمش نے زید بن وہب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (مکان سے) نکل کر تشریف لائے اور آپ کے پاس سپر کے مانند کوئی چیز تھی۔ اسی کو سامنے (پردہ کے لئے) رکھ کر آپ نے پیشاب کیا بعض لوگوں نے (یہ حالت دیکھ کر) کہا دیکھو رسول اللہؐ پیشاب کرتے ہیں جس طرح عورتیں پیشاب کرتی ہیں یہ سن کر رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ (اس بارے میں) بنی اسرائیل پر کیا آفت آئی ان کے یہاں یہ دستور تھا کہ جس چیز میں پیشاب لگ جاتا اس کو قینچی سے کاٹ ڈالتے پس ان کے ایک حاکم نے ان کو اس فعل سے منع کیا اس کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ اس بیان میں ابو نعیم اور ان کے دادا نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو عمر نے عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بیان میں یہ ذکر لکھا ہے اور وہ دونوں ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۳۸۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطیع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطیع بن نوفل بن معاویہ انہوں نے رسول اللہؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے الخ مگر ایک نام میں دوسرے نام کا داخل کر دینا صحیح نہیں ہے اس طرح ابن طہمان نے عباد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مطیع بن نوفل سے اسی طرح روایت کی ہے غلط ہے اور ابن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے ابو بکر سے انہوں نے نوفل سے مرسل روایت کی ہے ابو نعیم نے کہا کہ عبدالرحمٰن ابن مطیع کا تابعین میں شمار ہے اور انہوں نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی ہے پس بعض متاخرین نے جو کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مطیع بن نوفل بن معاویہ تو یہ بیان (نسب) میں غلطی کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۹۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ بن جبل انصاری ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ انہوں نے اپنے والد کے ساتھ طاعون عمواس واقع ۱۸ ہجری میں وفات پائی یہ (ایک) بزرگ شخص تھے۔ لوگوں نے ان کی بابت اختلاف کیا ہے بعض لوگوں نے تو کہا ہے کہ معاذ بن جبل کے کوئی لڑکا ہی نہیں پیدا ہوا اور زبیر نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن معاذ بن جبل نے (مرض) طاعون میں (مبتلا ہو کر) شام میں وفات پائی۔ یہ عبدالرحمٰن ان لوگوں میں آخری شخص تھے جو بنی ادی بن سعد برادر سلمہ بن سعد کی اولاد سے باقی رہ گئے تھے یہ تمام لوگ گزر گئے اور ان کا شمار بنی سلمہ میں ہے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن معاذ بن جبل اپنے والد کے پیشتر طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے تھے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ معاذ کے لڑکا ہوا ہی نہیں شاید ان کا یہ مطلب ہو کہ

معاذ نے (اپنے بعد) کوئی لڑکا نہیں چھوڑا (اگر یہی مراد ہے تو) ان لوگوں کا قول ابن کلبی کے مانند ہے کہ عبدالرحمٰن اپنے والد کے پیشتر مر گئے تھے (اور اگر یہ مراد نہیں ہے تو) عبدالرحمٰن بن معاذ (ایک) مشہور (شخص) ہیں اور ان کے صحابی ہونے میں بھی شک نہیں ہے کیونکہ ۱۸ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً آٹھ برس بعد ان کی وفات ہوئی تھی اور جب آپ کی وفات ہوئی تھی تو یہ بڑے تھے پس (یہ امر ضروری ہے کہ) صحابی بھی تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے مدینہ سے باہر کے بھی نہیں تھے کہ (ان کی نسبت) کہا جاتا کہ یہ وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں آئے تھے۔ واللہ اعلم صحیح یہی ہے کہ ان کی وفات آپ کے والد معاذ کے پہلے ہوئی تھی۔

ہم کو عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابان بن صالح نے شہر بن حوشب سے انہوں نے رابتہ سے روایت کر کے بیان کیا جو ان کی قوم میں سے ایک شخص تھے اور ان کے والد کے بعد انہوں نے ان کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا اور وہ طاعون عمواس میں موجود تھے۔ وہ کہتے تھے جب مرض زیادہ ہونے لگا تو ابوعبیدہ بن جراح لوگوں میں خطبہ پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو یہ مرض تمہارے واسطے رحمت خدا ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور (اسی مرض میں) تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت آئی ہے اور ابوعبیدہ بے شک اللہ سے چاہتا ہے کہ اس مرض میں جو حصہ اس کا ہو اس کو عنایت ہو رابہ کہتے تھے پس ابوعبیدہ طاعون میں مبتلا ہوئے اور وفات پائی اور معاذ بن جبل کو لوگوں پر خلیفہ کر گئے۔ (وہ بھی) خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو بے شک یہ مرض تمہارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت (اسی میں ہوئی) ہے معاذ بھی چاہتا ہے کہ اللہ اس کی اولاد کے واسطے بھی کچھ اس مرض سے حصہ عنایت کرے پس (اس دعا کے بعد) ان کے بیٹے عبدالرحمٰن طاعون میں مبتلا ہوئے اور انتقال ہو گیا پھر کھڑے ہو کر انہوں نے اپنے واسطے بھی پروردگار سے دعا کی دعا مانگتے ہی طاعون میں مبتلا ہو گئے اور انتقال ہو گئے اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ بن عثمان قریشی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبیداللہ کے چچازاد بھائی اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے روایت کی ہے مگر ان کو دیکھا نہیں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوارث نے حمید اعرج سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور ہم لوگ (مقام) منیٰ میں تھے پس ہم لوگوں کی سماعت ایسی کشادہ (یعنی بہت تیز) ہو گئی کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے اس کو ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنی اپنی فرودگاہوں میں تھے آپ نے مناسک (حج) تعلیم فرمانا شروع کئے یہاں تک کہ کنکریاں پھینکنے کے احکام تک پہنچے۔ تو آپ نے دونوں سبابہ انگلیوں کو (برابر) رکھ کر فرمایا (رمی) خذف کی کنکریوں سے (چاہیے) پھر مہاجرین کو (قیام) کا حکم دیا انہوں نے مسجد کے آگے قیام کیا انصار کو (قیام کا) حکم

زیادہ مسجد کے پیچھے مقیم ہوئے۔ راوی کہتا ہے کہ ان سب کے بعد تمام آدمیوں نے اپنے اترنے کا سامان کیا اس کو حسن بن عمارہ نے حمید اعرج سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جو انہیں کی قوم سے تھا روایت کی ہے کہ ان عبدالرحمٰن کو لوگ ابن معاذ کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۹۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاویہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاویہ۔ ان کو (کچھ لوگوں نے) صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی۔ یزی ابن ابی حبیب نے سوید بن قیس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ کونسی چیز حلال ہے اور کونسی چیز مجھ پر حرام ہے راوی نے کہا رسول اللہؐ نے (یہ سن کے) سکوت فرمایا پھر (اس شخص نے) رسول اللہؐ سے یہی سوال تین بار کیا اور آنحضرتؐ نے ہر بار سکوت کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا کہ دریافت کرنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ہوں آپ نے فرمایا جس چیز سے تیرا قلب انکار کرے اس کو تو چھوڑ دے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۹۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معقل سلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معقل، سلمی ہیں دثینہ کے حاکم تھے۔ حسن بن ابی جعفر نے ابومحمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل حاکم دثینہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کفتار کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ منع نہ کریں گے بیشک میں اس کو کھایا کروں گا پھر میں نے عرض کیا آپ گوہ کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس (کے کھانے) سے منع کرتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ منع نہ کریں گے میں اس کو کھایا کروں گا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ خرگوش کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام سمجھتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ حرام نہ کریں گے میں اس کو کھایا کروں گے پھر میں نے عرض کیا کہ لومڑی کی نسبت کیا حکم ہے آپ نے فرمایا (کیا) کوئی اس کو کھاتا ہے (یعنی وہ کھانے کی چیز نہیں ہے) پھر میں نے عرض کیا بھیڑیے کی نسبت کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا (کیا) اس کو کوئی شخص کھاتا ہے۔ یعنی وہ کھانے کی چیز نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۹۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معمر انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معمر انصاری ہیں ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ ان کو بخاری نے وحدان میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم انصاری نے عبدالرحمٰن بن معمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ (رمضان میں) سحری کھایا کرو بے شک اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے اگرچہ تھوڑی کھجوروں سے ہی (سحری) ہو یا روٹی کے ایک ٹکڑے سے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۹۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مکفوف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مکفوف۔ ان کا ذکر صلوٰۃ الاعمی (یعنی نابینا کی نماز پڑھنے کے بیان) میں کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے کتاب وظائف میں ان کو ذکر کیا ہے۔

۳۳۹۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مل اور بعض لوگوں نے ابن مل بیان کیا ہے (اور آگے ان کا نسب اس طرح ہے) ابن عمرو بن عدی بن وہب بن ربیعہ ابن سعد بن خزیمہ بن کعب بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید نہدی تھے ان کی کنیت ابوعثمان تھی اور نہد (خاندان قضاعہ سے ایک قبیلہ ہے یہ عبدالرحمٰن رسول اللہؐ کے زمانے میں ایمان تو لائے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں ہے انہوں نے رسول اللہؐ کے (مقرر کیے ہوئے) محصلین زکوٰۃ کو تین مرتبہ زکوٰۃ دی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے دو حج کیے تھے اور حضرت عمر بن خطاب ؓ کے زمانے میں مدینہ آئے تھے اور انہیں کے زمانے میں بہت سے جہاد کیے۔ قادسیہ اور جلولا اور تستر اور نہاوند اور آذربیجان اور مہران کی فتح میں عراق سے (آ کر) شریک ہوئے شام سے (آ کر) یرموک (کے واقعہ میں) شریک ہوئے۔ ابوعثمان نے کہا ہے میرا سن ایک سو تیس برس کے قریب پہنچ گیا اب ہر چیز میں کمی مجھے محسوس ہو رہی ہے (بینائی سماعت غرض تمام قوی کمزور ہو گئے) سوا امیدوں کے کہ وہ اب بھی ویسی ہی ہیں جیسی تھیں۔ یہ عبدالرحمٰن عبادت (خدا) زیادہ کرتے تھے ان کی قرات بہت اچھی تھی بارہ برس سلمان فارسی کے ساتھ رہے عاصم احول نے بیان کیا ہے کہ ابوعثمان نہدی سے میں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا (کیا) ابوبکر ؓ کو دیکھا ہے کہا نہیں لیکن حضرت عمر ؓ کے ساتھ رہا ہوں جیسے وہ خلیفہ ہوئے اور میں نے تین مرتبہ نبیؐ کے پاس صدقہ بھیجا تھا۔ یہ عبدالرحمٰن کوفہ میں رہتے تھے مگر جب (وہاں) سے حضرت حسین کی شہادت ہوئی تو بصرہ میں چلے گئے اور کہا کہ جس شہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ شہید ہو جائے وہاں نہیں رہتا ہوں۔ ابوعثمان نے کہا کہ ہم (ایام) جاہلیت میں ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے لوگ اس (بت) کو یغوث کہا کرتے تھے اور ایک سیسے کا بت خاندان قضاعہ کے پاس تھا (جس کو انہوں نے) عورت کے مانند بنایا تھا۔ میں نے ذوالخلصہ کی بھی پرستش کی۔ ہم لوگ پتھر کی پرستش کیا کرتے تھے (جہاں کہیں پتھر دیکھتے تھے) اس کو اپنے ساتھ اٹھا لیتے تھے پھر جب اس (پتھر) سے اچھا (دوسرا پتھر) دیکھتے تھے تو اس کو پھینک دیتے تھے اور دوسرے (پتھر) کی پرستش کرنے لگتے تھے جب (کوئی) پتھر (ہماری لاعلمی میں) اونٹ پر سے گر جاتا تھا تو ہم لوگ کہتے تھے کہ ہمارا خدا گر پڑا اب کوئی دوسرا پتھر ڈھونڈو (یہی کیفیت رہا کرتی تھی) یہاں تک کہ میں نے اسلام کی پیروی کی۔ یہ عبدالرحمٰن نماز بہت پڑھا کرتے تھے (اس قدر) نماز پڑھا کرتے تھے کہ ان پر غشی (طاری) ہو جاتی تھی انہوں نے عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور حذیفہ اور سلمان اور ابن عباس اور ابوموسیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہم سے روایت کی ہے ان سے عاصم احول اور سلیمان تیمی اور داؤد بن ابی ہند وقتادہ اور حمید طویل اور ایوب وغیرہم نے روایت کی ہے ۹۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا تھا اس کو عمرو بن علی اور ترمذی نے بیان کیا ہے محمد بن سعد نے کہا ہے کہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے حجاج کے دور میں فوت ہوئے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا

۸۱ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ۱۰۰ ہجری میں وفات ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۹۷۔حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نحام

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نحام بعض لوگوں نے ابن ام نحام بیان کیا ہے کعب بن مرۃ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے شرحبیل بن سمط سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرحبیل نے کعب بن مرہ سے کہا اے کعب بن مرہ ہم سے کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرو اور ڈراؤ کعب نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اہل حرفہ تم لوگ تیراندازی کیا کرو جس کا ایک تیر بھی دشمن کے پڑ گیا اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بسبب تیر کے بلند کر دے گا عبدالرحمٰن بن ام نحام نے عرض کیا یارسول اللہ ؐ درجہ کیا (شئے) ہے (راوی نے) کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ وہ درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ کی طرح نہیں ہے بلکہ دو درجوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔اس کو اسباط بن محمد نے اعمش سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے بن ابی عبیدہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے اور اس حدیث کی روایت میں عبدالرحمٰن بن ام نحام کہا ہے۔

۳۳۹۸۔حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نعمان

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نعمان بن بزرج ان کو سیف نے فتوح میں ذکر کر کے کہا ہے کہ مقام سبا کے لوگوں میں سے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایمان لائے وہ باذان اور سعد بن بالویہ اور عبدالرحمٰن بن نعمان بن بزرج اور وکبود ہیں۔

۳۳۹۹۔حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نیار اسلمی

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نیار اسلمی ہیں بعض لوگوں نے ان کو ہانی بن نیار کہا ہے اور یہی صحیح ہے یحییٰ بن خدام نے عبدالرحمٰن بن یزید مقری سے ان کے نام کو اسی طرح روایت کر کے بیان کیا ہے اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ ابو یحییٰ بن ابی میسرہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مقری سے انہوں نے سعید بن ابی ایوب سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر بن اشج سے انہوں نے سلمان بن یسار سے انہوں نے ابن نیار سے روایت کی ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی کو (کسی خطا قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائیں سوا منہیات الٰہی میں سے کسی چیز کے ارتکاب کے اور اسی طرح ابونعیم نے کہا ہے۔ان دونوں نے (نسب میں تو) نام بیان کیا ہے اور حدیث جو روایت کی ہے اس میں سوائے ابن نیار کے ان کا نام نہیں ذکر کیا۔ابن مندہ نے جو حدیث بیان کی ہے اس کو ہم نے ذکر کر دیا (اب رہے) ابونعیم انہوں نے اپنی سند کے ساتھ بشر بن موسیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے ابن مندہ کے مانند روایت کی ہے۔عبداللہ نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو بردہ اسلمی ہے اور ان کا نام نضلہ بن عبید ہے مگر جس نے ان کو ابو بردہ اسلمی کہا ہے تو ابو بردہ کا نام ہانی تھا ان کو عبدالرحمٰن کہنا غلط ہے اس حدیث کو مقری کے سوا دوسروں نے بھی روایت کیا ہے مگر اسی (پہلی) طرح (ابن نیار کا) نام نہیں بیان کیا۔ہم کو اسماعیل بن علی اور سب لوگوں

نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو منہیات اللہ عزوجل نے بیان کر دیئے ہیں ان کے علاوہ کسی اور قصور میں) دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی ہے۔جس نے ان کا نام عبدالرحمٰن بیان کیا ہے۔اس نے غلطی کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ذکر کر کے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن کو بعض لوگ ہانی بن نیار اسلمی کہتے ہیں اور یہی قول صحیح ہے یہ قول (ان دونوں کا) میرے نزدیک غلط ہے کیونکہ انہوں نے ہانی بن نیار یعنی ابو بردہ کو خاندان بلی کی طرف منسوب کیا ہے اور بلی براءبن عازب کے ماموں ہیں۔ان سے (یعنی ہانی بن نیار سے) ابونعیم نے وہ حدیث روایت کی ہے جس کو اس بیان میں ذکر کیا ہے کہ دس کوڑوں سے زیادہ الخ پس اس سیاق سے ظاہر ہوگیا کہ عبدالرحمٰن بن نیار ہی ہیں جن کا اس بیان میں تذکرہ ہوا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ ہانی بن نیار صحیح (نام) ہے یہ اسلمی ہیں یہ کچھ چیز نہیں ہے کیونکہ ان دونوں نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ہانی بن نیار بلوی ہیں۔ان کا نام کسی نے عبدالرحمٰن نے نہیں کہا ہے۔

۳۴۰۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن واثلہ انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن واثلہ انصاری ہیں۔ان کو ابوعلی یعنی احمد بن عثمان ابہری نے (اپنی کتاب) طوالات میں نبی ﷺ کی وفات کے بیان میں ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی سند کو جعفر بن محمد بن علی تک پہنچا کر کہا ہے کہ جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ کے یمن بھیجے جانے اور وہاں سے ان کے لوٹنے کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ کہا جب معاذ مدینہ سے دو منزل نکل گئے یکایک انہوں نے رات کی تاریکی میں ایک شخص کو پکارتے ہوئے سنا وہ کہتا تھا کہ اے محمد کے خدا معاذ بن جبل کو خبر پہنچا دے کہ محمد ﷺ نے دنیا سے مفارقت کی اور زمین کے نیچے استراحت کر رہے ہیں۔(اس کو سن کر) معاذ نے اس کے پاس جا کر کہا تجھ کو تیری ماں روئے (بتلا) تو کون ہے۔(اس نے) کہا میں عبدالرحمٰن بن واثلہ انصاری ابوبکر صدیق کا پیغام معاذ بن جبل کے لئے جا رہا ہوں کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی مفارقت کی خبر کر دوں اور یہ خط ان کو دے دوں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۰۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن وائل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔صحابی ہیں غزوۂ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔اس کو ابن قداح نے بیان کیا ہے مگر ابن قداہ کے سوا کسی شخص نے ان کا غزوۂ احد میں شریک ہونا نہیں بیان کیا۔

۳۴۰۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ہند کے والد تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے ابراہیم بن سعد نے اپنی خالہ ہند سے انہوں

نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی تھی یہ اپنے بستر کی تہ میں ایک چھڑی رکھا کرتے تھے ان کے بیٹے بھانجے جب ان کے پاس آتے اور کوئی شخص ان میں سے حدیث بیان کرنے لگتا اور کہتا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تو یہ اس پر چھڑی نکال لیتے اور کہتے کہ تجھ کو رسول اللہ سے روایت حدیث سے کیا تعلق۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۰۳۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن یربوع

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن یربوع یہ مولفۃ القلوب (مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جو بظاہر اسلام لائے تھے مگر ان کے دل میں اسلام کی جڑ مضبوط نہ ہوئی تھی آنحضرت ان لوگوں کو بغرض تالیف کچھ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کو مولفۃ القلوب کہتے ہیں۔) سے تھے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ آدمی تو قریشی تھے (باقی اور لوگ تھے) ان قریشیوں میں ابوسفیان بن حرب تھے جو بنی امیہ میں سے تھے اور حارث بن ہشام اور عبدالرحمٰن بن یربوع تھے جو بنی مخزوم میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۰۴۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن یزید

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن یزید بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری مجمع کے بھائی ہیں۔ ان کی والدہ جمیلہ بنت ثابت بن ابی افلح قلیح تھیں۔ یہ عاصم بن عمر خطاب کے اخیافی بھائی تھے ان کی کنیت ابو محمد تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ یہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا عیسیٰ بن مریم (موضع) لد (اور بضم لام و دال مہملہ مشدد فلسطین میں ایک موضع کا نام ہے اور بعض نے شام میں بیان کیا ہے۔) کے دروازہ پر دجال کو قتل کریں گے۔ ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو مجمع کا بھائی کہا ہے اور یہ بھی ان دونوں کا بیان ہے کہ محمد بن اسماعیل نے ان کو تابعین میں اور دوسروں نے صحابہ میں شمار کیا ہے ان دونوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت (بھی) کی ہے کہ بیشک مجمع اور عبدالرحمٰن دونوں یزید ابن جاریہ کے بیٹے تھے۔ ان دونوں نے خبر دی ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے کر دیا تھا مگر وہ لڑکی اپنے باپ کے کئے ہوئے نکاح سے راضی نہ تھی پس رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کا نکاح جو اس کے والد نے کر دیا تھا فسخ کر دیا اور اس نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کے ساتھ نکاح کر لیا اس حدیث کو لوگوں نے یحییٰ سے روایت کیا ہے مگر عبدالرحمٰن کے متعلق اس روایت میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن یزید بن رافع

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن یزید بن رافع بعض لوگوں نے ان کو یزید بن راشد انصاری بیان کیا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ یہ بصرے میں رہتے تھے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے کہ بیشک نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ سرخ

رنگ سے پرہیز کرو کیونکہ شیطان کو (سب زینتوں سے) سرخ رنگ کی زینت زیادہ محبوب ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۰۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید بن عامر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید بن عامر بن حدیدہ انہوں نے اور نیز ان کے بھائی منذر بن یزید نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے یہ دونوں بہت بزرگ تھے اس کو غسانی نے عدوی پر استدراک کرنے کے لئے بیان کیا ہے۔

۳۴۰۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یعمر دیلی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یعمر دیلمی ہیں انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ ہم کو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان نے بکیر بن عطا سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ اہل نجد سے رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ (مقام) عرفہ میں (تشریف فرما) تھے ان لوگوں نے رسول اللہؐ سے کچھ پوچھا آپ نے ایک منادی کو (ندا کرنے کا) حکم فرمایا پس اس نے ندا دی کہ حج (کا بڑا رکن مقام) عرفہ (میں وقوف کرنا) ہے جو شخص شب مزدلفہ کی فجر سے پہلے یعنی نویں تاریخ کو عرفہ میں آ جائے اس کا حج پورا ہو گیا منیٰ (میں رمی کرنے) کے تین دن ہیں اگر کوئی شخص دو ہی دن میں فراغت کر لے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پورے تین دن میں فراغت کرے اس پر بھی کچھ تنگی نہیں یحییٰ نے اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے ایک شخص کو سواری پر بٹھا لیا تھا اور وہ شخص ندا کرتا ہوا جاتا تھا ان (عبدالرحمٰن) سے بکیر بن عطا لیثی نے روایت کی ہے۔ اس کو شعبہ اور ثوری نے بکیر سے روایت کیا ہے اور وکیع اور دوسرے لوگوں نے بھی سفیان سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۰۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی مالک نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس یمن سے حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا۔ یہ اسلام لے آئے آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور ان کو یزید بن ابی سفیان کے یہاں رہنے کا حکم دیا جب ابوبکرؓ نے ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا یہ (عبدالرحمٰن بھی) یزید کے ساتھ شام کی طرف چلے گئے اور (وہاں سے پھر) نہیں لوٹے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن ابو عبداللہ بیان کیا ہے اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر جوان کا استدراک کیا ہے تو وہ یہی سمجھے کہ یہ عبدالرحمٰن کوئی دوسرے شخص ہیں اور ابونعیم نے دونوں کو بیان کیا ہے اور یہ سمجھے ہیں کہ یہ دونوں دو شخص ہیں لیکن ابن مندہ نے جو ایک کو چھوڑ دیا ہے تو شاید وہ یہ سمجھے ہوں کہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ (دونوں کا) قصہ قریب قریب ہے بے شک عبدالرحمٰن ابو عبداللہ کی حدیث (قبیلہ) ازد میں روایت کی گئی ہے اور یہ (عبدالرحمٰن یمن سے آئے تھے اور ازد بھی یمن ہی کا قبیلہ ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۴۰۹۔ حضرت عبدرُضیؓ خولانی

حضرت عبدرضیؓ خولانی ہیں ان کی کنیت ابومکنف تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس خولان کے وفد میں آئے تھے (آپ نے) ایک خط ان کے واسطے معاذ کی طرف لکھ دیا (تھا) یہ اسکندریہ کے اطراف میں فروکش تھے ان کا صحابی ہونا یا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنا معلوم نہیں ہے۔ اس کو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۱۰۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن اصم

حضرت عبدالعزیزؓ بن اصم موذن تھے۔ (ایک موذن حضرت کے ابن ام مکتوم بھی تھے۔) حارث ابن ابی اسامہ نے روح بن عبادہ سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے دو موذن تھے ان میں سے ایک حضرت بلال اور دوسرے عبدالعزیز بن اصم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۱۱۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن بدر بن یزید

حضرت عبدالعزیزؓ بن بدر بن زید بن معاویہ بن خشان بن اسعد بن ودیعہ بن مبذول بن عثم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ جہنی ربیع ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے آپ نے فرمایا تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا کہ (میرا نام) عبدالعزیٰ ہے۔ پھر آپ نے ان کا نام عبدالعزیز رکھا ابن کلبی نے ان کو قضاعہ کے نسب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۴۱۲۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن سنحبر

حضرت عبدالعزیزؓ بن سنحبر بن جبیر بن منبہ بن سعد بن عبداللہ بن مالک غافقی ہیں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالعزیز رکھا۔ یہ مصر میں چلے گئے تھے۔ اس کو ابوعبیداللہ جیزی نے بیان کیا ہے۔

۳۴۱۳۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن سیف

حضرت عبدالعزیزؓ بن سیف بن ذی یزن حمیری ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ نے ایک خط بھیجا تھا اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے مگر جن کو رسول اللہؐ نے خط لکھا ہے وہ زرعہ بن سیف ابن ذی یزن تھے۔ میں نہیں جانتا کہ کسی نے ان کا نام عبدالعزیز بیان کیا ہو مگر ابونعیم نے نہ تو ان کی کوئی حدیث ذکر کی اور نہ کچھ ان کا بیان لکھا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان عبدالعزیز کو رسول اللہ نے خط لکھا تھا مگر اس خط کی روایت میں کوئی سند نہیں بیان کی اسی وجہ سے ابونعیم نے ان کے قول کا انکار کیا ہے اور کہا ہے جن کو رسول اللہؐ نے خط لکھا تھا وہ زرعہ بن سیف بن ذی یزن ہیں اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے ابن مندہ کے سوا ان کا نام عبدالعزیز بیان کیا ہو ابوعبداللہ بن مندہ نے ان (عبدالعزیز) کی حدیث (اہل) خراسان سے روایت کی ہے اور ابوموس نے اپنی سند کے ساتھ ابن مندہ سے روایت کر کے کہا ہے کہ ہم کو ابویزن یعنی ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن عفیر بن عبدالعزیز بن سفر بن عفیر

بن زرعہ بن سیف ابن ذی یزن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے میرے چچا ابوروح یعنی احمد بن خیش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد اور چچا کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ دونوں اپنے والد سے اور ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ عبدالعزیز رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے ان کا نام عزیز تھا پس رسول اللہؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا کہ عزیز آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم عبدالعزیز ہو یہ ذی یزن کے بھائی تھے انہوں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں کچھ حلے (حلہ عرب میں ایک جوڑے کپڑے کو کہتے ہیں اور چونکہ عرب کا لباس قدیم چادر تہ بند تھا لہٰذا حلہ انہیں دونوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔) (ہدیتاً) پیش کئے حضرت نے انہیں حلوں میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کو دیا تھا جس کی قیمت بیس اونٹ (کے برابر) لگائی گئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۴۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن عبداللہ

حضرت عبدالعزیزؓ بن عبداللہ بن اسید اس نسب کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اسی طرح ابن ابی داؤد نے بھی بیان کیا ہے ان (کے حال) میں اختلاف کیا گیا ہے یزید بن ہارون نے عوام بن حوشب سے انہوں نے سفاح بن مطر شیبانی سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کا دن ایسا دن ہے کہ اس میں لوگ پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۵۔ حضرت عبدالعزیزؓ

حضرت عبدالعزیزؓ۔ عبدالغفور کے والد تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابونعیم نے ان کا بیان لکھ کر کہا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اس بیان میں انہیں کی پیروی کی ہے۔ ہم کو ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن جعفر بن سلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی ابار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن جعفر بن سعد بن سمرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے عثمان بن مطر بصری سے انہوں نے عبدالغفور بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ماہ) رجب ایک بزرگ مہینہ ہے اس میں نیکیوں کا ثواب دوگنا ملتا ہے جس نے اس مہینے میں ایک دن روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے برابر ہے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ (حدیث) مرسل ہے اس میں ابوموسیٰ نے دو غلطیاں کی ہیں اول تو ان کو صحابی کہا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں دوسرے یہ کہا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا حالانکہ یہ عبدالعزیز ابن سعید ہیں اس کو معلیٰ بن مہدی نے عثمان سے انہوں نے عبدالغفور سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے لوگوں نے عبدالغفور سے اس کو روایت کیا ہے اور ابونعیم وغیرہ نے ان کو ردیف سین میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۶۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن یمان

حضرت عبدالعزیزؓ بن یمان حذیفہ بن یمان کے بھائی تھے۔ ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے ہم کو ابراہیم بن محمد نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے حسن بن زیاد ہمدانی نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی قدامہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن یمان سے جو حذیفہ کے بھائی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی (سخت) کام پیش ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اور یہ ان کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ عبدالعزیز حذیفہ بن یمان کے بھتیجے ہیں اور اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عمر اور خلف بن ولید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن زکریا یعنی ابن ابی زائدہ نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ دولی سے نقل کر کے بیان کیا وہ وہ کہتے تھ ہم سے حذیفہ بن یمان کے بھتیجے عبدالعزیز نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ اور اس کو ابی نعیم نے سریج بن یونس سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ دولی سے انہوں نے عبدالعزیز سے جو حذیفہ کے بھتیجے تھے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۱۷۔ حضرت عبد عمروؓ بن عبد جبل

حضرت عبد عمروؓ بن عبد جبل کلبی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ صحابی تھے۔ ان کا ذکر ابن ماکولا نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۱۸۔ حضرت عبد عمروؓ بن نضلہ خزاعی

حضرت عبد عمروؓ بن نضلہ خزاعی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ذوالیدین کا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ذوالیدین کا نام عمرو ابن عبد ود تھا یہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید اور ابوسلمہ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے ان سب نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ ظہر کی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا عبد عمرو بن نضلہ نے جو کہ خاندان خزاعہ سے ایک شخص تھے اور بنی زہرہ کے حلیف تھے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا نماز میں قصر ہو گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا کچھ بھی نہیں ہوا۔ ابن نضلہ نے عرض کیا پھر آپ بھول گئے ہیں۔ آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالشمالین سچ کہتے ہیں۔ الخ۔ اس کی تحقیق ذوالیدین کے تذکرے میں ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۹۔ حضرت عبد عوفؓ بن عبدالحارث

حضرت عوفؓ بن عبدالحارث بن عوف بن حشیش ان کی کنیت ابوحازم تھی احمسی ہیں احمس بن غوث کے خاندان سے تھے یہ قیس ابن ابی حازم کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایت کی ہے اور یہ (عوف) اپنی کنیت سے مشہور ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام عوف بیان کیا ہے اس کو ہم نے باب کنیت میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۰۔ حضرت عبدقیسؓ بن لائی

حضرت عبدقیسؓ بن لائی بن عصیم۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کے نسب کو میں نہیں جانتا ہوں یہ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۴۲۱۔ حضرت عبدالقیومؓ (کنیت ابوعبیدہ)

حضرت عبدالقیومؓ۔ ان کی کنیت ابوعبیدہ تھی۔ ازدی ہیں (خاندان) ازد کے غلام تھے۔ موسیٰ بن سہل نے عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے انہوں نے اپنے دادا فضل سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ سے انہوں نے اپنے دادا قیوم سے روایت کی ہے کہ وہ (یعنی قیوم) اپنے غلام ابوراشد کو ہمراہ لے کر نبیؐ کے پاس وفد میں آئے رسول اللہؐ نے ابوراشد سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا عبدالعزیٰ (اور) ابومغویہ (کنیت) ہے آپ نے فرمایا کہ تم عبدالرحمٰن ابوراشد ہو فرمایا یہ تمہارے ہمراہ کون ہے عرض کیا غلام ہے فرمایا اس کا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا (نہیں) لیکن یہ عبدالقیوم ابوعبیدہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۲۲۔ حضرت عبدالمطلبؓ بن ربیعہ

حضرت عبدالمطلبؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قریشی ہاشمی ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام مطلب بیان کیا ہے ان کی والدہ ام حکم بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں یہ نبیؐ کے زمانے میں بالغ تھے اس کو زبیر نے بیان کیا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بچے تھے واللہ اعلم۔ رسول اللہؐ نے ان کے نام کو نہیں بدلا تھا یہ مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عمر بن خطاب ؓ کی خلافت کے زمانے میں شام چلے گئے تھے اور دمشق میں فروکش ہوئے اور وہیں مکان بنا لیا تھا زہری نے عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے انہوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس دونوں نے متفق ہو کر کہا خدا کی قسم (کیا اچھی بات ہوتی) اگر ہم دونوں لڑکوں کو رسول اللہؐ کے پاس بھیج دیتے پھر دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی حضرت نے دونوں لڑکوں کو تحصیل صدقات پر مقرر کر دیا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن محمد نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا کہ عباس بن عبدالمطلب (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے پاس نہایت رنج کی حالت میں گئے میں آپ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے فرمایا تم کس وجہ سے رنجیدہ ہو عباس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں اور قریش میں کیا بات ہے کہ جب وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے (راوی نے) کہا رسول اللہ ﷺ کو (یہ سن کے) ایسا غصہ آیا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک تم کو اللہ کے واسطے اور

رسول کے واسطے دوست نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی کیونکہ چچا اور باپ برابر ہوتے ہیں عبدالمطلب نے دمشق میں وفات پائی تھی حضرت معاویہ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن عاصم نے کہا ہے کہ غالباً انہوں نے ۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۳۔ حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن اکیدر

حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن اکیدر (مقام) دومتہ الجندل کے حاکم تھے۔ یحییٰ بن وہب بن عبدالملک حاکم دومتہ الجندل نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبیؐ نے میرے والد کو ایک خط لکھا (اس وقت تک) آپ کے پاس مہر نہ تھی (لہٰذا) اپنے ناخن سے آپ نے اس پر نشان بنا دیا اس کو عبدالسلام بن محمد نے براہیم بن عمرو بن وہب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بلاشبہ رسول اللہؐ نے عبدالملک کو غزوۂ تبوک میں خط لکھا تھا (وہ خط لے کر) خالد ابن ولید ان کے پاس گئے تھے اور وہ خط ان کو پہنچا دیا تھا عبدالملک نے حضرت خالد کو قید کر لیا تھا پھر نبیؐ نے ان سے صلح کر لی اور انہوں نے نبیؐ کے پاس جزیہ بھیج دیا واللہ اعلم۔ اکیدر کے بیان میں یہ تذکرہ اس مقام سے (زیادہ اور) پورا بیان ہوا ہے۔

۳۴۲۴۔ حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ حجی

حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ حجی ہیں ان کو ابو بکر بن علی نے صحابہ میں بیان کر کے ہاشم بن قاسم ہرانی سے انہوں نے یعلی بن اشدق سے انہوں نے عبدالملک حجی سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) اہل مکہ کی طرف نبی ﷺ کا گزر ہوا ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کو نبیذ پلا دیں آپ نے فرمایا ہاں (پلاؤ) چنانچہ نبیذ لائی گئی پھر آپ نے اس میں پانی ملایا اور فرمایا اے اہل مکہ نبیذ اسی طرح پیا کرو پھر ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم لوگوں کو پیاس بہت لگتی ہے اور پانی ہمارے یہاں کا گرم ہوتا ہے اس کا پینا ہمیں ناگوار گزرتا ہے آپ نے فرمایا تم لوگ مشک میں نبیذ بنا لیا کرو نبیذ بنانے سے پانی کا مزہ بدل جائے گا۔ پس اسی کو پیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۵۔ حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن عباد

حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن عباد بن جعفر مخزومی ہیں۔ سعید بن سائب طائفی نے عبدالملک بن ابی زہیر بن عبدالرحمٰن ثقفی سے روایت کی ہے ان کو حمزہ بن عبداللہ نے قاسم بن حبیب سے انہوں نے عبدالملک بن عباد بن جعفر سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی امت میں سب سے پہلے جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف ہیں اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے سعید بن سائب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ ابن سبرہ سے انہوں نے قاسم بن حبیب سے انہوں نے عبدالملک سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے اسی طرح سنا ہے اور اسی حدیث کو محمد بن بکار نے زافر بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے عبدالملک بن زہیر سے انہوں نے حمزہ بن ابی شمر سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۶۔ حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن علقمہ ثقفی

حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن علقمہ ثقفی۔ ان کو یونس بن حبیب اصفہانی نے ابوداؤد طیالسی کے مسند میں بیان کیا ہے۔ ہم کو عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر گندم فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ہانی بن عروہ بن قعاص سے انہوں نے ابوحذیفہ سے انہوں نے عبدالملک بن علقمہ ثقفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ کے پاس (خاندان) ثقیف کا وفد آیا اور ان لوگوں نے آپ کے سامنے کچھ تحفہ پیش کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ۔ کیونکہ صدقہ (وہ چیز ہے) جس سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو اور ہدیہ (جو رسول کو دیا جائے) وہ ہے جس سے رسول کی رضامندی یا ان کی حاجت روائی مقصود ہو۔ پھر ان لوگوں نے (کچھ اور) پوچھنا شروع کیا اور یہاں تک آپ سے پوچھتے رہے کہ ظہر کی نماز ان لوگوں نے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھی مسند (طیالسی) میں عبدالملک کا تذکرہ اسی طرح ہے اس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں یوسف سے انہوں نے انہیں ابوبکر سے نقل کیا ہے یہ ابوبکر عیاش کے بیٹے ہیں انہوں نے یحییٰ بن ابی حذیفہ سے انہوں نے عبدالملک بن محمد بن نسیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علقمہ سے روایت کیا ہے اور ابوحاتم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن علقمہ تابعی ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۲۷۔ حضرت عبدمناف رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد

حضرت عبدمناف رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سلمہ کے والد اور ام المومنین ام سلمہ کے شوہر تھے ان کے بعد نبی ؐ نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ صحابی بدری ہیں قدیم الاسلام تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ان کی وفات ہوئی تھی ان کا تذکرہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیان میں گزر چکا ہے یہ اپنی کنیت ابوسلمہ سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ باب الکنیت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابوموسیٰ کی یہ عادت نہیں ہے کہ اس قسم کی باتوں کا (ابن مندہ پر استدراک کریں اور جن لوگوں کا نام نبی ﷺ نے بدل دیا ہے ان کو پھر پہلے نام کے ساتھ ذکر کریں کیونکہ پہلا نام تو متروک ہو گیا اس سے پہلے اور بھی اس قسم کے نام بہت آئے اگر ابوموسیٰ یہی روش اختیار کرتے تو بہت طول ہو جاتا پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ خلاف عادت و خلاف عقل عبدمناف کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیوں لکھا جبکہ نبی ؐ نے ان کا نام بجائے عبدمناف کے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ واللہ اعلم

۳۴۲۸۔ حضرت عبدہلال رضی اللہ عنہ

حضرت عبدہلال رضی اللہ عنہ۔ ان کو مستغفری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن عرعرہ نے زید بن حباب سے انہوں نے بشر بن عمران سے انہوں نے اپنے غلام عبداللہ بن عبدہلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے) جب میرے والد مجھے نبی ؐ کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچہ کے لئے دعا فرمایئے اور برکت بھیجیے اور میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے کہ رسول اللہ ؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا بلکہ) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دماغ کو پہنچی تھی (وہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے) یہ عبدہلال صائم الدہر اور شب بیدار تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے سر اور

داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اوران کے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ ان کو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی اس کو عبدہ بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ زید سے اسی طرح روایت تو کیا ہے مگر کہا ہے کہ یہ عبداللہ ابن عبداللہ بن ہلال ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۲۹۔حضرت عبدالواحدؓ

حضرت عبدالواحدؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کا تذکرہ باطرقانی نے قرآن پڑھانے والوں میں لکھا ہے ابن وہب نے خلاد بن سلیمان سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جنہوں نے رسول اللہؐ کے زمانے میں قرآن شریف کو حفظ کیا تھا ان میں سے عبداللہ بن مسعود اور یہ عبدالواحد بھی تھے۔(ایک مرتبہ) عبدالواحد نے عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم مجھ کو بتلاؤ اللہ تعالیٰ جواپنے کلام میں فرماتا ہے کہ تسع وتسعون نعجۃ انثی (انثی کا لفظ قرأت عبداللہ بن مسعودؓ میں زیادہ تھی واللہ اعلم)۔کیا نعجہ کے لفظ سے یہ بات معلوم نہیں ہوسکتی کہ نعجہ مونث ہے (تائے تانیث خود مونث ہونے پر دلالت کر رہی ہے پھر لفظ انثیٰ کی کیا ضرورت تھی۔عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم مجھ کو بتاؤ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے اس وقت جب کہ تم حج سے لوٹو یہ دس پورے ہوئے۔کیا لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہے کہ تین اور سات دس ہوئے پھر کیا ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دس روزے ہے۔اس قول سے یہ مطلب تھا کہ جو جواب تم اس کا دو گے وہی تمہارے سوال کا جواب ہو جائے گا۔ابوزرعہ نے کہا ہے کہ عبدالواحد کا نسب نہیں بیان کیا گیا اور خلاد بن سلیمان جن کا حدیث مذکور کی سند میں ذکر ہے وہ مصری ہیں۔

۳۴۳۰۔حضرت عبدیالیلؓ بن عمرو

حضرت عبدیالیلؓ بن عمرو بن عمیر ثقفی قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے یہ بھی ایک سردار تھے۔یہ وہ شخص ہیں کہ ان کو قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے اپنے اسلام کی خبر دینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس عروہ بن مسعود کے قتل ہونے کے بعد بھیجا تھا اور ان کے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے تھے خاندان ثقیف (والے یہ) ارادہ کرتے تھے کہ ان کو (رسول اللہ ﷺ کے پاس) تنہا بھیجیں مگر یہ (تنہا جانے پر) راضی نہ ہوئے اور ان کو خوف ہوا کہ مبادا کفار میرے ساتھ بھی ویسا ہی کریں جیسا کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا ہے لہٰذا ان لوگوں نے اسی وجہ سے ان کے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے جن کے نام یہ ہیں۔عثمان بن ابی العاص، اوس بن عوف، نمیر بن خرشہ، حکم بن عمرو، شرحبیل بن غیلان بن سلمہ، یہ سب لوگ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا۔(اسلام لانے کے بعد) یہ سب اپنی قوم ثقیف کی طرف لوٹ گئے پھر قبیلہ ثقیف کے باقی سب لوگ اسلام لے آئے اور اسی طرح ابن اسحٰق نے کہا ہے (کہ یہ) عبدیالیل ہی ہیں مگر ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ (یہ) مسعود ابن عبدیالیل ہیں اس کو موسیٰ بن عقبہ اور بن کلبی اور ابوعبید وغیرہم نے بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۱۔حضرت عبدیالیلؓ بن ناشب

حضرت عبدیالیلؓ بن ناشب بن غیرہ لیثی بنی سعد بن لیث (کے خاندان) سے تھے اور بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ

غزوۂ بدر میں شریک تھے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی یہ ایک بوڑھے آدمی تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرے علم میں خاندان بنی سعد بن لیث بن عبد یالیل بن ناشب نامی سوائے ایاس اور خالد اور عاقل فرزندان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث کے دادا کے دوسرا کوئی نہیں ہے یہ ایاس اور ان کے بھائی نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ سب فرزندان عدی کے حلیف تھے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے (اگر یہی عبد یالیل ہیں تو) ان کا صحابی ہونا بعید ہے اور اگر ان کے سوا کوئی دوسرے ہیں تو میں نہیں جانتا۔

۳۴۳۲۔ حضرت عبدؓ بن ازور

حضرت عبدؓ بن ازور۔ بعض لوگوں نے ان کو ضرار بن ازور بیان کیا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ماجد بن مروان نے کہا ہے مجھ کو میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے عبد بن ازور سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جب آپ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے ان اشعار کو پڑھا۔

تقول جمیلہ فرقتنا وصدعت اھلک شتی شمالا

ترکت القداح وعزف القیان والخمر تصیلة و ابتھالا

جمیلہ (ان کی بیوی یا معشوقہ) کہتی ہے کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اور اپنے گھر والوں کو پریشان و متفرق کر دیا۔ تم نے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیئے۔ اور شراب بھی چھوڑ دی جو خوش کرنے والی اور رلانے والی چیز ہے۔۱۲

ان کا تذکرہ ضرار کے بیان میں گزر چکا ہے۔

۳۴۳۳۔ حضرت عبدؓ بن جحش

حضرت عبدؓ بن جحش بن رئاب اسدی قبیلہ اسد (خاندان) خزیمہ سے تھے ان کے بھائی عبداللہ کے تذکرے میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے ان کی کنیت ابو احمد تھی ان کے (نام) پر ان کی کنیت غالب تھی۔ (یعنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے) یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان میں سے یہ بھی ہیں۔ زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی تھے کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ اس مقام سے زیادہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۴۔ حضرت عبدؓ بن جلندی

حضرت عبدؓ بن جلندی یہ اور ان کے بھائی جیفر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلام لائے تھے۔ اور (شہر) عمان میں (رہتے) تھے۔ ان کا بیان ابو عمر نے ان کے بھائی جیفر کے تذکرے میں لکھا ہے اور ہم نے بھی ان کو جیفر کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔

۳۴۳۵۔ حضرت عبدؓ (کنیت ابوحدرد)

حضرت عبد۔ ان کی کنیت ابوحدرد ہے۔ اسلمی ہیں یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا ان کے نام میں علماء (نسب) نے اختلاف کیا ہے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے تو ان کا نام عبد بیان کیا ہے اور ہشام ابن کلبی نے ان کا نام سلامہ بن عمیر بیان کیا ہے اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی حدرد ہیں ام دردا کے والد تھے واللہ اعلم۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن اسلم سے انہوں نے ابوحدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنی قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور دو سو درہم اس کے مہر کے مقرر کئے اور میں رسول اللہؐ کے پاس (اس واسطے) حاضر ہوا کہ آپ میرے نکاح میں کچھ مدد کریں آپ نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ تم نے مہر کس قدر معین کیا ہے میں نے عرض کیا دو سو درہم رسول اللہؐ نے فرمایا سبحان اللہ تم شاید (سمجھے ہوگے) کہ ان (دو سو درہموں) کو جنگل سے اٹھالاؤ گے۔ خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ جس سے میں تمہاری مدد کروں میں (آپ کے اس فرمانے سے) کچھ دن ٹھہر گیا (اس اثناء میں) جشم بن معاویہ کے خاندان سے ایک شخص آیا جس کو لوگ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ کہتے تھے وہ اپنی قوم اور ہمراہیوں کے ساتھ مقام غابہ میں اترا وہ ارادہ رکھتا تھا کہ قبیلہ قیس کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کے واسطے جمع کرے یہ شخص خاندان جشم سے بڑا اعلیٰ مرتبہ تھا پس رسول اللہؐ نے مجھ کو اور دو اور مسلمانوں کو بلا بھیجا (جب ہم لوگ حاضر ہوئے تو) آپ نے (ہم سے) فرمایا اس شخص کی طرف تم لوگ (جاسوس بن کر) جاؤ اور اس کے حالات سے ہم کو اطلاع دو۔

چنانچہ ہم لوگ مع اپنے ہتھیاروں کے چلے غروب آفتاب کے وقت ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے پھر میں ایک گوشہ میں چھپ گیا اور دونوں ساتھیوں کو بھی حکم دیا کہ (تم بھی چھپ رہو حسب الحکم وہ دونوں بھی ان لوگوں کے دوسری جانب ایک گوشہ میں چھپ رہے میں نے ان دونوں سے یہ بھی کہا کہ جب تم دونوں لشکر میں میری تکبیر اور حملہ کرنے کی آواز سننا تو تم بھی تکبیر کہنا اور میرے ساتھ حملہ کرنا یہاں تک کہ جب رات ہوگئی اور شام کی تاریکی میں دفع ہوگئی اور (اتفاق سے اس دن) ان کے چرواہے کو آنے میں دیر ہوگئی تو ان لوگوں کو اس کی جان کا خوف پیدا ہوا اس وقت ان کا سردار رفاعہ بن قیس کھڑا ہوا اور تلوار کو (ہاتھ میں) لے کر کہا خدا کی قسم میں چرواہے کا پتہ لگاؤں گا اس کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا اس کام کے لئے ہم کافی ہیں اس نے کہا خدا کی قسم سوائے میرے کوئی شخص نہ جائے اور نہ کوئی تم میں سے میرے پیچھے آئے (یہ کہہ کر) باہر نکلا اور ہمارے پاس اس کا گزر ہو جب وہ بالکل میری زد پر آ گیا تو میں نے اس پر ایک تیر چلایا کہ وہ اس کے دل پر (ایسا کاری) پڑ گیا جس کی وجہ سے کچھ بات بھی نہ کر سکا پھر میں نے اس کے سر کو کاٹ لیا اور لشکر کے ایک کنارے پر حملہ شروع کر دیا اور میرے ساتھیوں نے بھی حملہ اور تکبیر شروع کی اللہ کی قسم! اس وقت وہ لوگ بھاگنے کے سوا کچھ نہ کر سکے اور سوا اپنی عورتوں اور بچوں اور ہلکے اسباب کے کچھ اپنے ساتھ نہ لے جا سکے اور ہم لوگ ان کے بہت سے اونٹ اور بکریاں ہانک کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور میں نے اس رفاعہ کا سر بھی حضرت کے سامنے رکھ دیا پس رسول اللہؐ نے ان میں سے مجھ کو تیرہ اونٹ ادائے مہر کے لئے عنایت کئے اور میں اپنی بیوی کو رخصت کرا لایا۔ اس کو محمد بن سلمہ وغیرہ نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی حدرد سے

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ان لوگوں سے روایت کی ہے جن پر مجھے بدگمانی نہیں ہے سلمہ بن فضل نے یونس کی روایت کے مانند اس کو روایت کیا ہے اور اس کو عبدالملک بن ہشام نے کلبی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابراہیم بن سعد کی روایت کے مانند نقل کیا ہے۔

۳۴۳۶۔حضرت عبدؓ بن زمعہ

حضرت عبدؓ بن زمعہ بن اسود ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے ان کا نسب ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ عبد بن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ عامری ہیں ان کی والدہ عاتکہ بنت احنف بن علقمہ خاندان بنی معیص بن عامر بن لوئ سے تھیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبد بن زمعہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ عبد سرداران صحابہ میں سے ایک بزرگ سردار تھے اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے علاتی بھائی تھے اور عبدالرحمٰن بن زمعہ کے حقیقی تھے یہ زمعہ کی لونڈی کی لڑکے تھے انہیں کی بابت عبد بن زمعہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور ان کے اخیافی بھائی قرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف تھے ہم کو یحیٰی بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحیٰی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے محمد بن عمرو سے انہوں نے یحیٰی بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں نبی ﷺ نے جب سودہ بنت زمعہ کے ساتھ نکاح کیا اور ان کے بھائی عبد بن زمعہ حج سے آئے تو انہوں نے اپنے سر پر خاک ڈالنا شروع کی پھر اسلام لانے کے بعد انہوں نے کہا بیشک میں نے حماقت کی اس روز جب میں نے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی اس رنج میں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری بہن سے کیوں نکاح کر لیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبد کے نسب میں ابونعیم کا یہ کہنا کہ عبد بن زمعہ بن اسود سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ سودہ زمعہ بن قیس کی بیٹی ہیں (نہ زمعہ بن اسود کی) اسی طرح ان کے نسب کو ابونعیم نے بھی کیا ہے اور اسود کو ذکر نہیں کیا لیکن ابن مندہ نے ان کے نسب میں زمعہ سے زیادہ نہیں بیان کیا پس وہ تو غلط فہمی سے چھوٹ گئے اور صحیح پہلا نسب ہے کہ وہ خاندان عامر بن لوئ سے ہیں۔ یہ جھگڑا عبدالرحمٰن بن زمعہ کے بیان میں پورا پورا گزر چکا ہے۔

۳۴۳۷۔حضرت عبدؓ بلوی

حضرت عبدؓ۔ زمعہ کے والد تھے۔ بلوی ہیں یہ ان شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان والی بیعت کی تھی۔ یہ مصر میں رہتے تھے ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جعفر نے کہا ہے کہ ان کا نام عبد تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۸۔حضرت عبدؓ بن عبد (کنیت ابوالحجاج) ثمالی

حضرت عبدؓ بن عبد۔ کنیت ان کی ابوالحجاج ہے ثمالی ہیں بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عبد ہے یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے ہم ان کو انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں (پورے طور سے) ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے

ابوالحجاج ثمالی کے عنوان میں لکھا ہے۔

۳۴۳۹۔ حضرت عبدؓ بن عبد جدلی

حضرت عبدؓ بن عبد جدلی زمانہ قدیم سے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے مگر (ان کا صحابی ہونا) صحیح نہیں ہے ان سے معبد بن خالد نے روایت کی ہے ان کو بخاری نے تابعین میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۴۰۔ حضرت عبدؓ عرکی

حضرت عبدؓ عرکی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبید ہے یہ وہی شخص ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریا کے پانی کی نسبت پوچھا تھا (کہ اس سے طہارت ہوسکتی ہے یا نہیں اور حضرت نے فرمایا تھا کہ ہوسکتی ہے) ابن منیع نے کہا ہے کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ ان کا نام عبد ہے اور ان کو طبرانی نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے کہ جن کا نام عبید تھا اور عرکی ملاح (کو کہتے ہیں) ان کا نام نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۱۔ حضرت عبدؓ بن عبد غنم

حضرت عبدؓ بن عبد غنم ابوہریرہ (ان کی کنیت تھی) دوسی ہیں رسول اللہ ؐ کے صحابی تھے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے احادیث کی روایت تمام صحابہ سے زیادہ کی ہے ان کے نام میں بہت اختلاف کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۴۲۔ حضرت عبدؓ بن قیس انصاری

حضرت عبدؓ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ (بیعت) عقبہ اور (غزوہ) بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۴۳۔ حضرت عبدؓ مزنی

حضرت عبدؓ مزنی یزید کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے یزید نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے یزید بن عبد مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کیا جائے مگر اس کے سر میں (عقیقہ کا) خون نہ لگایا جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ میں اس حدیث کو مرسل خیال کرتا ہوں۔

۳۴۴۴۔ حضرت عبدۃؓ بن حزن نصری

حضرت عبدۃؓ بن حزن نصری۔ نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے ہیں بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام نصر بن

حزن بیان کیا ہے یہ کوفہ کے رہنے والے تھے ان سے ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ شعبہ اور ثوری اور اعمش اور یونس ابن ابی اسحٰق نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدہ بن حزن سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی حالت میں مبعوث ہوئے کہ وہ بکریاں چراتے تھے میں بھی اسی حالت میں مبعوث ہوا کہ اجیاد (اجیاد مکہ معظمہ میں ایک مقام کا نام ہے اور بعض نے وہیں کے ایک پہاڑ کا نام بیان کیا ہے) میں بکریاں چراتا تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یونس بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے نقل کر کے (ان کا نام) عبیدہ بیان کیا ہے ابونعیم نے ابواسحٰق سے روایت کر کے (ان کا نام) عبدہ بیان کیا ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بخاری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) عبدہ ابن حزن ہے نصری ہیں نصر بن معاویہ کی اولاد سے تھے۔ ولید کے والد تھے انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا بعض لوگوں نے ان کو تابعی کہا ہے اور ان کی حدیث کو بھی مرسل بیان کیا ہے کیونکہ (انہوں نے عبداللہ) بن مسعود سے روایت کی ہے مسلم بن بطین اور حسن بن مسلم کی انہیں سے روایت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۴۵۔ حضرت عبدۃؓ بن حسحاس

حضرت عبدۃؓ بن حسحاس۔ ان کو قیس بن سائب نے غزوۂ بدر میں گرفتار کیا تھا۔ جعفر نے کہا ہے کہ واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوحاتم بن حبان نے ان کو اپنی تاریخ میں عبید بن حسحاس بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے واقدی نے کہا ہے کہ عبدہ بن حسحاس مجذر بن ذیاد کے بھتیجے اور اخیافی بھائی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ابن اسحٰق نے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان دونوں نے عبدہ کو عبادہ اور حسحاس کو خشخاش بیان کیا ہے ان کا حال عبادہ کے نام میں یہاں سے زیادہ بیان ہو چکا ہے۔ اس کو امیر ابونصر نے بیان کیا ہے۔

۳۴۴۶۔ حضرت عبدۃؓ

حضرت عبدۃؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے یحییٰ بن بکیر نے ابن مبارک سے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام عبدہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے فرض نماز کے (کسی دوسری) نماز کا بھی حکم دیتے تھے عبدہ نے کہا (ہاں) مغرب اور عشا کے درمیان (ایک اور نماز کا بھی حکم دیتے تھے جس کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۷۔ حضرت عبدہؓ بن مسہر

حضرت عبدہؓ بن مسہر انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔ اسماعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے عبدہ بن مسہر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابن مسہر تمہاری فرودگاہ کہاں ہے یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کعبہ نجران میں۔ اس کو ابن ابی زائدہ اور منصور بن ابی اسود وغیرہما نے اسماعیل سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۴۸۔ حضرت عبدہؓ بن مغیث بلوی

حضرت عبدہؓ بن مغیث بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ہنی بن بلی بلوی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے یہ انہیں شریک بن سحماء کے والد ہیں جن کا واقعہ لعان مشہور ہے سحماء شریک کی والدہ کا نام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوبکر خطیب نے ان کے بیٹے شریک بن سحما کے ذکر میں کتاب الاسماء المبہمہ کے آخر میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۹۔ حضرت عبسؓ بن عامر انصاری

حضرت عبسؓ بن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر واحد اور تمام غزوات میں شریک تھے ابن اسحٰق نے ان کا نام عبس اور موسیٰ بن عقبہ نے عبسی بیان کیا ہے۔

۳۴۵۰۔ حضرت عبسؓ غفاری

حضرت عبسؓ غفاری ہیں بعض لوگوں نے (ان کا نام) عابس کہا ہے یہی اکثر (مشہور) ہے شامی تھے ان سے ابوامامہ باہلی نے روایت کی ہے اور حنس کندی اور علیم کندی ساکنان کوفہ نے بھی روایت کی ہے اور زاذان نے ان سے بلاواسطہ اور نیز بواسطہ علیم کے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبداللہ نے عثمان بن عمیر سے انہوں نے زاذان یعنی ابوعمر سے انہوں نے علیم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص رسول اللہ کے اصحاب میں سے بھی تھے (یزید راوی) نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ وہ عبس غفاری تھے) اور (زمانہ وہ ہے کہ) لوگ طاعون کے سبب سے بھاگ رہے ہیں عبس نے کہا اے طاعون مجھ کو بھی لے لے اور اس کلمہ کو تین بار کہا تو ان سے علیم نے کہا آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ موت سے انسان کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور انسان پھر نہیں لوٹے گا کہ اعمال کی تلافی کرے عبس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے پیشتر موت کی خواہش کرو (اول) احمقوں کی حکومت دوسرا سپاہیوں کی کثرت' تیسرا جبریہ بیع' چوتھا خون ناحق کا خفیف سمجھنا' پانچواں قرابت قطع کرنا' چھٹا ان لوگوں کا پیدا ہونا جو قرآن کو گا گا کر پڑھیں اور ان کو لوگ ان کے گانے کے سبب سے (نماز میں) آگے کریں اگرچہ مسائل دینی کے سمجھنے میں وہ سب سے کم ہوں۔

۳۴۵۱۔ حضرت عبیداللہؓ بن اسلم

حضرت عبیداللہؓ بن اسلم رسول اللہؐ کے غلام تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سوادہ نے رسول اللہؐ کے غلام عبید اللہ بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ تم میری صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۵۲۔حضرت عبیدؓ بن اسود

حضرت عبیدؓ بن اسود سدوسی ہیں یہ کہتے تھے میں بنی سدوس کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۵۳۔حضرت عبید اللہؓ بن بسر مازنی

حضرت عبید اللہؓ بن بسر مازنی۔ مازن بن قیس کی اولاد سے ہیں عبد اللہ بن بسر کے بھائی تھے اس کو ابو الفضل سلیمانی نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۴۔حضرت عبید اللہؓ بن تیہان

حضرت عبید اللہؓ بن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو یہ عمرو نبیت بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں یہ ابو ہیثم اور عبید فرزندان تیہان کے بھائی تھے غزوۂ احد میں شریک تھے (ان کے بعد) زعوراء کی اولاد میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہا اور ان کا زمانہ گزر گیا یہ زعوراء عبد الاشہل کے بھائی تھے بعض نے بیان کیا ہے کہ ابو ہیثم اور ان کے بھائی قضاعہ کے خاندان سے ہیں پھر بلی کے خاندان سے۔واللہ اعلم

۳۴۵۵۔حضرت عبید اللہؓ بن حارث

حضرت عبید اللہؓ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب عبد اللہ بن حارث ملقب بہ ببہ کے بھائی تھے۔زہری نے اعرج سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن حارث کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ جو نماز سب سے آخر میں پڑھی وہ مغرب کی نماز تھی آپ نے پہلی رکعت میں (سورۃ) طور اور دوسری میں (سورۃ) قل یا ایھا الکافرون پڑھی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۶۔حضرت عبید اللہؓ ثقفی

حضرت عبید اللہؓ۔حرب کے والد تھے ثقفی ہیں۔بعض لوگوں نے ان کو حرب بن عبید اللہ بیان کیا ہے عطا بن سائب نے حرب بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ رسول اللہ کے پاس وفد (میں) آئے تھے اور کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو اسلام تعلیم کیجئے آپ نے (مجھ کو اسلام) تعلیم فرمایا پھر عبید اللہ نے کہا کہ اسلام تو مجھ کو معلوم ہو گیا مگر زکوٰۃ اور عشور کی کیا کیفیت ہے آپ نے فرمایا کہ عشور تو نصاریٰ اور یہود پر مقرر ہے اہل اسلام پر نہیں ہے۔ہاں ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۵۷۔ حضرت عبیداللہؓ سلمی

حضرت عبیداللہؓ۔ خالد کے والد تھے سلمی ہیں ہمیں یحیٰ نے اپنی سند کو ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک پہنچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے عقیل بن مدرک سے انہوں نے خالد بن عبید سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تم کو تمہاری وفات کے وقت تیسرا (اس کا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت تم کو ایک تہائی مال کی وصیت کا اختیار ہے جس کو چاہو دلا جاؤ جس کار خیر میں چاہو صرف کرا جاؤ۔) حصہ تمہارے مال کا (اس واسطے) عنایت کیا ہے کہ (اس کی وجہ سے) تمہاری نیکیوں میں زیادتی ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ نے ان کا تذکرہ عبداللہ کے بیان میں لکھا ہے مگر عبیداللہ بہت صحیح ہے۔

۳۴۵۸۔ حضرت عبیداللہؓ بن عبدالخالق انصاری

حضرت عبیداللہؓ بن عبدالخالق انصاری ہیں۔ ان کا ذکر عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے۔ عطا بن ابی رباح نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی ؐ کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرا خط شاہ روم کے پاس کون لے جائے گا اس معاوضہ پر کہ اسے جنت ملے۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ ایک شخص انصاری جس کو لوگ عبید بن عبدالخالق کہتے تھے کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں لے جاؤں گا اگر مر جاؤں گا تو میرے لئے جنت ہے آپ نے فرمایا ہاں تمہارے لئے جنت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۹۔ حضرت عبیداللہؓ بن زید

حضرت عبیداللہؓ بن زید بن عبدربہ عبداللہ کے بھائی تھے عبداللہ بن محمد بن زید نے اپنے چچا عبیداللہ بن زید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ چاہا کہ نماز کی اطلاع (جاننا چاہیے کہ اذان کی ابتدا مدینہ منورہ میں ہجری سے ہوئی اس سے پہلے نماز بے اذان کے پڑھی جاتی تھی چونکہ اس وقت تک مسلمانوں کی تعداد کچھ ایسی کثیر نہ تھی اس لئے ان کا جماعت کے لئے جمع ہونا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا جب مسلمانوں کی تعداد یوماً فیوماً ترقی کرنے لگی مختلف حرفہ اور پیشہ کے لوگ جوق جوق دین الٰہی میں داخل ہونے لگے تو ضرورت اس امر کی ہوئی کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونے کی اطلاع ان کو دی جائے۔ جس سے وہ اپنے قریب و بعید مقامات سے جماعت کے لئے مسجد میں آسکیں لہٰذا یہ طریقہ اذان کا غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا اذان کی مشروعیت کا قصہ یہ ہے کہ جب صحابہ کو اطلاع اوقات نماز اور قیام جماعت کی ضرورت معلوم ہوئی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعضوں نے یہ رائے دی کہ یہود کی طرح سنکھ بجایا جائے بعضوں کی رائے ہوئی کہ آگ جلا دی جایا کرے مگر نبیؐ نے اس کو پسند نہیں فرمایا حضرت فاروق نے یہ رائے دی کہ نماز کے وقت الصلوٰۃ جامع کہہ دیا جایا کرے اس کے بعد عبداللہ بن زید اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے اذان مسنون کا طریقہ ان کو تعلیم کیا کہ اسی طریقہ سے نماز کے اوقات اور جماعت کی اطلاع مسلمانوں کو کی جایا کرے بعض روایات میں ہے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ میں نے جو یہ خواب دیکھا تھا تو جاگا نیند میں تھا بالکل سوتا نہ تھا پھر صبح کو عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے یہ واقعہ آنحضرتؐ سامنے بیان کیا آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تعلیم کردو حضرت عبداللہ بن زید نے ان کو تعلیم کر دیئے۔) کا کوئی انتظام کریں عبداللہ بن زید آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اذان کے یہ کلمات خواب میں دیکھے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ (وہ کلمات) بلال کو بتادو انہوں نے بلال کو بتادیئے پھر رسول اللہؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھی کو اذان خواب میں دکھائی گئی اور میں چاہتا تھا کہ میں ہی اذان دوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا (اچھا) تم ہی دو زید کہتے تھے پس عبداللہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اذان دی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۶۰۔ حضرت عبیداللہؓ بن سفیان قرشی مخزومی

حضرت عبیداللہؓ بن سفیان بن عبدالاسد قریشی مخزومی ہیں ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور یہ ہبار ابن سفیان کے بھائی ہیں۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۶۱۔ حضرت عبیداللہؓ بن سہل انصاری

حضرت عبیداللہؓ بن سہل بن عمرو انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر انہوں نے ان کی کوئی روایت نہیں بیان کی۔ان کا کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۶۲۔ حضرت عبیداللہؓ بن شقیر قریشی مخزومی

حضرت عبیداللہؓ بن شقیر بن عبدالاسد بن ہلال قریشی مخزومی ہیں۔واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ کچھ شک نہیں کہ ابوعمر نے اس بیان میں غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے ان کو عبیداللہ بن سفیان بیان کیا ہے اور اس بیان میں شقیر لکھا ہے اور عبداللہ کو بن سفیان بن عبدالاسد بیان کیا ہے اور سب جگہ لکھا ہے کہ یہ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے سفیان بن عبدالاسد تو مشہور ہیں لیکن شقیر مشہور نہیں ہیں۔

۳۴۶۳۔ حضرت عبیداللہؓ بن ضمرہ

حضرت عبیداللہؓ بن ضمرہ بن ہود حنفی یمامی ہیں۔مدینہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے منہال نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ اقیصر بن سلمہ پانی کا وہ ظرف لے کر آئے جو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا پس انہوں نے مسجد قران (راوی کہتا ہے) یا مسجد مروان میں چھڑک دیا اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) عبیداللہ بن صبرہ بن ہوذۃ (ہے)۔ہوذہ کو میں خیال کرتا ہوں کہ آخر میں ہا ہے اور یہی بہت صحیح ہے اور ہوذہ یہ علی بادشاہ یمامہ کے بیٹے تھے اور یہی مشہور ہے لیکن ہود قبیلہ حنفیہ میں کوئی شخص مشہور نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

۳۴۶۴۔ حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ

حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہیں یہ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کی والدہ لبابہ کبریٰ ام الفضل بنت حارث تھیں ان کی کنیت ابومحمد تھی رسول اللہ کو دیکھا تھا اور آپ کی حدیثیں بھی ان کو یاد تھیں۔یہ اپنے بھائی عبداللہ

ے بہت چھوٹے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ اور عبیداللہ کی پیدائش میں ایک سال کا فرق تھا ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ اور عبیداللہ اور کثیر فرزندان عباس کو بلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آئے گا اس کو فلان فلان چیز ملے گی پس یہ فرزندان عباس آپ کے پاس دوڑ دوڑ کر جاتے تھے اور آپ کی پشت وسینہ مبارک پر لد جایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ ان کو پیار کرتے تھے اور لپٹا لیتے تھے یہ عبیداللہ بڑے بزرگ اور سخی تھے ان کی سخاوت ضرب المثل تھی ان کو حضرت علی (مرتضٰی) نے یمن کا عامل بنایا تھا اور حج کے زمانے میں ان کو امیر موسم کر کے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا تھا پس انہوں نے ۳۶ ہجری اور ۳۷ ہجری میں لوگوں کو حج کرایا جب ۳۸ ہجری (میں حج کا زمانہ آیا) علی (مرتضٰی) نے (پھر) ان کو امیر موسم کر کے کعبہ روانہ کیا اور حضرت معاویہ نے یزید بن شجرہ رہاوی کو بھیجا تا کہ لوگوں کو حج کرادیں پس ان دونوں یعنی عبیداللہ اور یزید بن شجرہ رہاوی نے جب (دیکھا کہ ہم دونوں ایک ہی کام کے واسطے آکر یہاں) جمع ہو گئے ہیں تو آپس میں یہ صلاح کی کہ شیبہ بن عثمان لوگوں میں نماز پڑھادیں اور اس سے پیشتر یہ قثم بن عباس کے ساتھ رہتے تھے یہ یمن پر برابر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے اس کے بعد جب بسر بن ارطات ھیعان علی کو قتل کرنے کے لئے یمن گئے۔ تو انہوں نے یمن کو چھوڑ دیا پھر جب بسر واپس شام آ گیا تو یمن دوبارہ لوٹ گئے اس محلہ میں ان کے دو لڑکوں کو شہید کر ڈالا ہم نے اس کو بسر کے نام میں ذکر کیا ہے یہ عبیداللہ روز ایک اونٹ قربانی کیا کرتے تھے ان کے بھائی عبداللہ نے انہیں منع کیا انہوں نے ان کا کہنا کچھ نہ سنا اور روزانہ دو اونٹ کی قربانی کرنی شروع کی یہ عبیداللہ اور ان کے بھائی عبداللہ جب مدینہ جاتے تو تمام اہل مدینہ (کہتے تھے کہ ہم سب) سے عبداللہ کا علم زیادہ ہے اور عبیداللہ کی سخاوت زیادہ ہے ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن علی بن محمد اور محمد بن محمد بن احمد نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوالفرج عضاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی جعفر بن محمد خواص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ ابن مروان بن معاویہ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ولید ابوالحجاج فزاری نے بیان کیا کہ عبیداللہ بن عباس کو ایک سفر پیش آیا اس سفر میں ان کا غلام بھی ان کے ساتھ تھا۔ راستہ میں (ایک منزل پر) ان دونوں کو دور سے ایک اعرابی کا مکان نظر آیا عبیداللہ نے اپنے غلام سے کہا کاش چل کر اس گھر میں قیام کرتے اور رات وہیں گزارتے (چنانچہ چلے) جب وہاں پہنچے تو اعرابی نے ان کو دیکھ کر ان کی بڑی تعظیم کی کیونکہ یہ بڑے خوبصورت اور نیک سیرت وجیہ آدمی تھے وہ اعرابی اپنی عورت سے کہنے لگا ہمارے یہاں ایک بزرگ شخص مہمان آیا ہے پھر ان کو اپنے مکان میں اتارا اور عورت سے آکر پوچھا کہ ہمارے اس مہمان کے واسطے رات کے کھانے کا سامان ہے اس نے کہا کچھ بھی نہیں ہاں یہ ایک بکری ہے کہ جس کے دودھ سے تیری لڑکی کی زندگی (کا مدار) ہے اعرابی نے کہا اسی کو ذبح کروں گا عورت نے جواب دیا کیا اس کو ذبح کر کے لڑکی کو بھی قتل کرے گا۔ اعرابی نے کہا اگر چہ (کچھ بھی ہو راوی نے) کہا پھر اس اعرابی نے بکری (کو ذبح کرنے کے واسطے) چھری (ہاتھ میں) لی اور کہنے لگا۔

یا جارتی لا توقظی البنیہ ان توقظیھا تنتحب علیہ

وتنزع الشفرة من يديه

اے میری پڑوسن تو لڑکی کو نہ جگانا۔اگر جگادے گی تو وہ رو رو کر مجھے پریشان کرے گی۔اور میرے ہاتھ سے چھری چھین لے گی۔

پھر بکری کو ذبح کر کے کھانے کا سامان درست کر کے عبید اللہ اور ان کے غلام کے پاس لایا اور ان کو کھانا کھلایا عبید اللہ اعرابی اور اس کی عورت کی گفتگو سن رہے تھے جب صبح ہوئی عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کیا تیرے پاس کچھ (مال) ہے اس نے کہا ہاں پانچ سو دینار ہمارے خرچ سے فاضل ہیں عبید اللہ نے کہا وہ اعرابی کو دے دے غلام نے کہا سبحان اللہ اس کو پانچ سو دینار آپ عنایت کرتے ہیں باوجودیکہ جو بکری آپ کے واسطے اس نے ذبح کی تھی اس کی قیمت پانچ ہی درہم ہوگی عبید اللہ نے کہا تیرے حال پر افسوس ہے خدا کی قسم وہ اعرابی ہم سے بھی زیادہ سخی اور بخشش کرنے والا ہے کیونکہ ہم تو اپنی ملک میں سے بعض ہی حصہ اس کو دینا چاہتے ہیں اور وہ سخاوت میں ہم پر غالب ہو گیا کیونکہ اس نے اپنا اور اپنی لڑکی کا سرمایہ زندگی ہم کو دے دیا راوی نے کہا ہے یہ خبر حضرت معاویہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا۔عبید اللہ کے تمام کام اللہ کے لئے ہوتے ہیں اور (دیکھو تو سہی) وہ ہیں کس کے بیٹے اور میں کس گھرانے کے عبید اللہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے سلیمان بن یسار اور محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح نے روایت کی ہے ہم کو عبدالوہاب بن ابی حبۃ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی اسحٰق نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبید اللہ بن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمیصا یا رمیصاء (یہ راوی کا شک ہے) اپنے شوہر کا گلہ کرتی ہوئی آئیں اور کہنے لگیں کہ میرا شوہر میری حاجت براری نہیں کر سکتا تھوڑی دیر کے بعد ان کے شوہر بھی آگئے اور انہوں نے کہا کہ یہ عورت جھوٹی ہے اور یہ ارادہ کرتی ہے کہ پہلے شوہر کے پاس لوٹ جائے رسول اللہ نے فرمایا تجھ کو جائز نہیں ہے جب تک تو اپنی چاشنی اس مرد کے علاوہ دوسرے شخص کو نہ چکھادے (یعنی اس وقت تک تو پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی) ۸۷ ہجری میں عبید اللہ کی وفات ہوئی تھی اس کو ابو عبید یعنی قاسم بن سلام نے بیان کیا ہے اور خلیفہ نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۵۸ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یزید بن معاویہ کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی تھی اور یہی قول اکثر ہے مدینہ میں ان کا انتقال ہوا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یمن میں وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۵۔ حضرت عبید اللہؓ بن عبید

حضرت عبید اللہؓ بن عبید بن تیہان بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید اللہ بن عتیک کے بیٹے تھے کیونکہ عبید کے بیان میں عتیک کو بھی بیان کیا ہے ان کا نسب عبید اللہ بن تیہان کے نام میں گزر چکا ہے اور ابوالہیثم کے بھتیجے تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۴۶۶۔ حضرت عبیداللہ ؓ بن عدی

حضرت عبیداللہ ؓ بن عدی بن خیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قریشی نوفلی ہیں ان کی والدہ ام قتال بنت اسید بن ابی العیص عتاب ابن اسید کی بہن تھیں یہ رسول اللہ ؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وفات پائی مدینہ میں حضرت علی کے مکان کے پاس ان کا مکان تھا انہوں نے حضرت عمر اور عثمان ؓ سے روایت کی ہے ہم کو مکی بن ربان بن شبہ نحوی نے اپنی سند کو یحییٰ بن یحییٰ تک پہنچا کر امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی ابن خیار سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک روز رسول اللہ ؐ لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے یکا یک ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے کچھ چپکے سے کہا ہم لوگ نہ سمجھ سکے کہ چپکے سے اس نے کیا کہا یہاں تک کہ رسول اللہ ؐ نے اس کو بلند آواز سے جواب دیا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ایک منافق کے مار ڈالنے کی اجازت چاہتا تھا حضرت نے اس کو جواب یہ دیا تھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہیں دیتا اس نے کہا گواہی تو دیتا ہے مگر اس کا گواہی دینا قابل اعتبار نہیں ہے پھر آپ ؐ نے فرمایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتا عرض کیا پڑھتا ہے مگر قابل اعتبار نہیں آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے ان لوگوں کے قتل کرنے سے منع کیا کہنے والوں کے قتل سے منع کیا ہے عروہ بن عیاض نے عبیداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ کے زمانے میں سورج کو گہن لگا اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۷۔ حضرت عبیداللہ ؓ بن عمر بن خطاب ؓ

حضرت عبیداللہ ؓ بن عمر بن خطاب ؓ بن نفیل قریشی عدوی ہیں۔ ابو عیسیٰ ان کی کنیت تھی ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے قریش کے شہسواروں اور بہادروں میں سے تھے انہوں نے اپنے والد عمر ؓ سے حضرت عثمان ؓ بن عفان اور ابو موسیٰ وغیرہم سے حدیث کی سماعت کی ہے زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبیداللہ کو درے لگائے اور کہا تم نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی ہے تو (یہ بتاؤ) حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ تھا یہ عبیداللہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ میں ان کی شہادت ہوئی ان کا جنگ صفین میں (معاویہ کی طرف شریک ہونے کا یہ سبب تھا کہ جب ابو لؤلؤ نے حضرت عمر کو شہید اور حضرت عمر حضور ؐ کے ساتھ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دفن کیا گیا۔ عبیداللہ سے لوگوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ اور ہرمزان دونوں بچ گئے حالانکہ ہرمزان وہ خنجر جس سے حضرت عمر کو شہید کیا تھا اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ رہا ہے اور ان دونوں کے ساتھ جفینہ نامی غلام بھی ہے جفینہ کو اور نیز ابن فیروز کو سعد بن ابی وقاص اہل مدینہ کو کتابت سکھانے کے واسطے لائے تھے اور یہ سب مشرک تھے لیکن ہرمزان مشرک نہ تھا۔ عبیداللہ نے (یہ سن کر ان لوگوں پر تلوار سے حملہ کیا ہرمزان اور اس کے بیٹے اور جفینہ کو مار ڈالا اگرچہ لوگوں نے ان کو منع کیا مگر یہ اپنے قصد سے باز نہ آئے اور کہا خدا کی قسم (ان کی کیا ہستی ہے ان لوگوں کو قتل کروں گا جن کے مقابل میں یہ کچھ بھی نہیں ہیں) ان کا تشدد دیکھ کر صہیب نے عمرو بن عاص کو ان کے پاس اس واسطے بھیجا کہ عبیداللہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیں۔ یہ صہیب وہ شخص ہیں کہ حضرت عمر نے جن کو اپنے جنازے کی نماز پڑھانے کی اور جب تک کوئی خلیفہ نہ مقرر ہو اس وقت تک لوگوں کی

امامت کی وصیت کی تھی۔ جب عمرو بن عاص نے ان سے تلوار چھین لی سعد بن ابی وقاص نے ان پر حملہ کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے اور کہا تم نے میرے پڑوسی کو قتل کر ڈالا اور مجھ کو ذلیل کیا پھر عبیداللہ کو سب نے قید کر لیا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو عبیداللہ ان کے سپرد کر دیئے گئے حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ کو اس شخص کے حق میں مشورہ دو جس نے اسلام میں ایسی حرکت کی جواب تک نہ ہوئی تھی مہاجرین نے مشورہ دیا کہ عبیداللہ قتل کیے جائیں اور ایک گروہ نے کہا جس میں سے عمرو بن عاص بھی تھے کہ کل تو حضرت عمر شہید ہوئے ہیں آج ان کے بیٹے شہید کر دیئے جائیں اللہ ہرمزان اور جفنینہ کو غارت کرے پس حضرت عثمان نے عبیداللہ کو چھوڑ دیا اور مقتول کی دیت دے دی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے دریافت کیا کہ ہرمزان کا ولی کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ آپ ہی ہیں (آپ نے فرمایا جب میں ولی ہوں تو معاف کرتا ہوں) میں نے عبیداللہ کو معاف کیا بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے عبیداللہ کو قماذیان بن ہرمزان کے حوالہ کر دیا کہ اپنے والد کا قصاص لے لے قماذان کہتے تھے (جب میں نے باجازت خلیفہ وقت عبیداللہ پر قابو پایا تو) لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور عبیداللہ سے قصاص لینے کی معافی میں مجھ سے گفتگو کرنے لگے میں نے لوگوں سے کہا کیا مجھ کو ان کے قتل کرنے سے کوئی منع کر سکتا ہے لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں (منع کر سکتا ہے میں نے کہا اگر میں ان کو قتل کرنا چاہوں تو کیا قتل نہیں کر سکتا ہوں لوگوں نے کہا کہ قتل کر سکتے ہو کیونکہ تم کو قصاص لینے کی اجازت ہے قماذان نے کہا کہ (جب یہ ہے تو) میں نے عبیداللہ سے قصاص لینے کو معاف کیا بعض علما نے کہا ہے کہ اگر حضرت عثمان اس طرح نہ کرتے تو طعنہ کرنیوالے یہ نہ کہتے کہ عثمان نے چھ برس عدل کیا بلکہ یہ کہتے کہ ان کی خلافت ابتدا ہی سے ظلم کے ساتھ ہوئی کیونکہ انہوں نے خدا کی حدوں میں سے ایک حد کو معطل کر دیا تھا اور اس روایت میں پھر بھی کلام ہے کہ اگر قماذان نے عبیداللہ سے قصاص لینا معاف کر دیا ہوتا تو حضرت علی کو جائز نہ ہوتا کہ عبیداللہ کو قتل کریں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عبیداللہ کے قتل کا ارادہ کیا عبیداللہ وہاں سے بھاگ کر حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین میں شریک ہوئے یہ (وہاں) سواروں کے سردار تھے۔ یہ جنگ صفین میں کسی روز شہید کر ڈالے گئے ربیعہ نے ان کو قتل کیا تھا۔ زیاد ابن خصیفہ ربعی ربیعہ پر حاکم تھے پس عبیداللہ کی بیوی بحریہ جو ہانی شیبانی کی بیٹی تھیں (زیاد کے پاس) آئیں اور اپنے شوہر کی نعش مانگی زیاد نے کہا لے جاؤ انہوں نے عبیداللہ کی نعش کو لے لیا اور اس کو دفن کر دیا یہ عبیداللہ دراز قد شخص تھے بیان کیا گیا ہے کہ جب ان کی بیوی نے ان کی نعش کو خچر پر رکھا تو اس کے جانب عرض میں ان کی نعش تھی ان کے ہاتھ پیر دونوں زمین سے ملے ہوئے تھے جب عبیداللہ شہید ہو گئے تو حضرت معاویہ نے ان کی تلوار خرید لی اور وہ تلوار حضرت عمر کی تھی۔ اور اس کو عبداللہ بن عمر کے پاس بھیج دیا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کو ایک ہمدانی شخص نے قتل کیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ عمار بن یاسر نے اور بعض نے کہا ہے فرزندان حنیفہ میں سے کسی نے قتل کیا تھا حنیفہ ربیعہ کے خاندان کا ایک قبیلہ ہے۔ جنگ صفین ماہ ربیع الاول ۳۷ ہجری میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۸۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ بن فضالہ

حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ بن فضالہ۔ لیثی ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابن مندہ نے عبداللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور ان کا نسب نہیں لکھا اور ابن شاہین نے ان کو عبیداللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عدی بن فضل سے انہوں نے داؤد

بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب بن ابی اسود دیلی سے انہوں نے عبید اللہ بن فضالہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ کے پاس (ایک سفر سے) آیا تو آپ نے فرمایا جس کا کوئی شناسا ہو وہ اپنے شناسا کے یہاں اترے اور جس کا کوئی شناسا نہ ہو وہ اہل صفہ کے پاس اترے (حسب الحکم) میں اہل صفہ کے پاس اترا جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا عنقریب بڑے بڑے ظروف جو لوگ تم میں سے زندہ رہیں گے ان کے سامنے صبح و شام (دونوں وقت) کھانے کے لگائے جائیں گے اور کھانا کھائیں گے کپڑے (ایسے پر تکلف) جیسے کعبہ کے پردے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے داود بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب سے انہوں نے بجائے عبید اللہ بن فضالہ کے طلحہ بن عمرو نصری سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۳۴۶۹۔ حضرت عبید اللہؓ بن کثیر

ابن کثیر محمد کے والد تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے سلیمان بن بلال نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے محمد بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے پاس اس حال میں جائے گا کہ (وہ زندگی میں) شراب خوار تھا تو اللہ کے سامنے اس کی وہی حالت ہوگی جو بت پرست کی ہوتی ہے۔ اس حدیث کو محمد بن سلیمان اصبہانی نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے ان کو عبید اللہ بن کثیر بیان کر کے محمد کا والد کہا ہے اور ابن مندہ نے ان کو عبید اللہ ابو محمد بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ ہیں اور ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے (ان تین قولوں سے) یہ گمان ہوتا ہے یہ تین شخص (علیحدہ علیحدہ) ہیں حالانکہ (یہ تینوں شخص جو علیحدہ علیحدہ عنوان سے بیان ہوئے ہیں) ایک ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ محمد اور ان کے والد عبید اللہ دونوں مجہول شخص ہیں اور (یہ) حدیث سہیل نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۷۰۔ حضرت عبید اللہؓ بن مالک

حضرت عبید اللہؓ بن مالک بن نعمان بن یعمر بن ابی اسید اسلمی ہیں رسول اللہ کے صحابی تھے ان کو غسانی نے ابن کلبی سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۱۔ حضرت عبید اللہؓ بن محصن

حضرت عبید اللہؓ بن محصن انصاری ہیں۔ انہوں نے نبی کو دیکھا ہے ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محصن انصاری حطمی سے انہوں نے اپنے والد سے جو صحابی تھے انہوں نے نبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اس کو اپنی جان کا خوف نہ ہو اور بدن صحت و عافیت کے ساتھ ہو اور اس دن کھانے کو بھی اس کے پاس ہو تو اس کو گویا تمام دنیا کی نعمت مل گئی ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے بھی (ماہ) رمضان کی فضیلت میں ایک حدیث نبی ﷺ کی

روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبید اللہ کی حدیث کو مرسل بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا صحابی ہونا صحیح لکھا ہے اور ان کی حدیث کو مسند کہا ہے۔

۳۴۷۲۔ حضرت عبید اللہؓ بن مسلم قرشی

حضرت عبید اللہؓ بن مسلم قرشی کے والد تھے۔ بعض لوگوں نے ان کو مسلم بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ یہ عبید اللہ بن مسلم قریشی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرمی ہیں اور صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کے قریشی ہونے سے واقف نہیں ہوں اور اس میں کلام ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن مسلم ایسے شخص ہیں جن سے حصین نے روایت کی ہے اگر یہ وہی شخص ہیں تو اسدی ہیں اور اسد قریش کا ایک بطن ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندوں کے ساتھ ابو نعیم یعنی فضل بن دکین اور قاسم بن حکم عرنی سے ان دونوں نے ہارون بن سلمان فرأ ابو موسیٰ سے جو عمرو بن حریث کے غلام تھے انہوں نے مسلم بن عبید اللہ قریشی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں آنحضرتؐ نے (جواب سے) سکوت کیا انہوں نے اس سے دوبارہ پوچھا پھر آپ نے (جواب سے) سکوت کیا انہوں نے دوبارہ اس کو پھر پوچھا نبیؐ نے (تھوڑی دیر کے بعد) فرمایا کہ روزے کی نسبت دریافت کرنے والا کہاں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ (تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے (تم) رمضان اور چھ روزے عید میں جو کہ اس کے قریب میں اور بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو (گویا) تم نے ہمیشہ روزہ رکھا اور بعض نے اس روایت میں بجائے مسلم بن عبید کے عبید بن مسلم بیان کر کے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر اس کا ذکر آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۳۔ حضرت عبید اللہؓ بن مسلم

حضرت عبید اللہؓ بن مسلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہ شخص نہیں ہیں جن کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے ان کو علی عسکری نے ذکر کیا ہے جیسا کہ ابو بکر بن ابی علی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عباد بن عوام سے انہوں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے عبید اللہ بن مسلم صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کرتا ہے اور اپنے آقا کی بھی تابعداری کرتا ہے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر انہوں نے عبید اللہ بن مسلم کو عبید بن مسلم لکھ کر غلام والی حدیث ان سے روایت کی ہے۔

۳۴۷۴۔ حضرت عبید اللہؓ بن معمر

حضرت عبید اللہؓ بن معمر۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے عروہ بن زبیر اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے مگر ان کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہے یہ سب ابن مندہ کا بیان

تھااور ابونعیم نے (ان کے تذکرے میں) یہ بات زیادہ بیان کی ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ہشام ابن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ بن معمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) نرمی عطا ہوتی ہے وہ ان کو فائدہ دیتی ہے اور جن لوگوں کو نرمی نہیں عطا ہوتی وہ نقصان میں رہتے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ اچھا لکھا ہے اور انہوں نے اسی طرح لکھا ہے کہ عبیداللہ بن معمر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئیٰ قریشی تیمی ہیں انہوں نے رسول اللہؐ کی صحبت پائی ہے اور یہ آپ کے صحابہ میں بہت کم سن اور نوجوان تھے اسی طرح ان کو بعض لوگوں نے بیان کیا ہے (ابوعمر نے) کہا ہے (کہ یہ بیان) غلط ہے (کیونکہ جو عبیداللہ کی حالت بیان کی ہے کہ وہ نوجوان تھے) ایسی حالت میں یہ نہیں کہا جاتا کہ انہوں نے صحبت پائی ہے (ہاں یہ کہا جائے گا) کہ آپ کو دیکھا ہے جب رسول اللہؐ نے انتقال فرمایا تھا تو یہ بچے تھے عبداللہ بن عامر کے ساتھ جنگ اصطخر میں شہید ہوئے تھے اس وقت ان کی عمر چالیس برس کی تھی۔ یہ اس جنگ میں لشکر کے سردار تھے انہوں نے نرمی کی حدیث نبیؐ سے روایت کی ہے اور یہ وہی ہیں کہ جنہوں نے حضرت معاویہ سے کہا تھا۔

اذا انت لم ترخ الازار تکرما علی الکلمۃ العوراء من کل جانب

فمن ذالذی نرجو لحق دمائنا ومن ذا الذی نرجو لحمل النوائب

جب آپ ہی نے از راہ بزرگی (ہماری) نامناسب باتوں پر ہر طرف سے پردہ نہ ڈالا۔ تو پھر کون ہے۔ جس سے ہم اپنی جانوں کی حفاظت کی امید رکھیں اور کون ہے۔ جس سے ہم مصائب میں مدد پہنچنے کی آرزو کریں۔

اوران کے بیٹے عمر بن عبیداللہ بن معمر سخی لوگوں میں تھے اس کے بعد انہوں نے کچھ عمر بن عبیداللہ کا حال بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ عبیداللہ معمر کے بیٹے ہیں مستغفری نے کہا ہے کہ ان کو یحییٰ بن یونس نے ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ صحابی تھے یا نہیں اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان کے عہد میں بمقام اصطخر انتقال کیا ہے اور نرمی والی حدیث بھی روایت کی ہے مجھ کو نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یحییٰ بن یونس نے کس سبب سے ان کا تذکرہ کیا اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور (کہا ہے) عبیداللہ نے عمر عثمان طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے اور ان کی کنیت ان کے بیٹے کے نام کے موافق ابومعاذ تھی۔ ابوعمر کا یہ کہنا کہ عبیداللہ اصطخر میں ابن عامر کے ساتھ شہید ہوئے اور چالیس برس کے تھے قابل اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ سب صحابہ سے یہ چھوٹے تھے اور ان کا نبیؐ کو دیکھنا ثابت نہیں ہے تو یہ اصطخر میں شہید ہونے کے وقت چالیس برس کے ہوں گے کیونکہ اصطخر کا واقعہ ۲۹ ہجری میں ہوا ہے اسی بنا پر نبیؐ کی وفات کے وقت یہ اکیس برس کے ہوں گے۔ واللہ اعلم

۳۴۷۵۔ حضرت عبیداللہؓ بن معیہ سوائی

حضرت عبیداللہؓ بن معیہ سوائی سواءَہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے اور نبیؐ سے روایت کی ہے طائف میں رہتے تھے بعض نے ان کو عبداللہ بن معیہ بیان کیا ہے اور ہم نے ان کا ذکر پیشتر لکھا ہے وکیع نے سعد

بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک بوڑھے آدمی کو عامر کے خاندان سے جو سواہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے اور عبیداللہ بن معیہ کے نام سے مشہور تھے کہتے ہوئے سنا کہ واقعہ طائف کے دن مسلمانوں میں سے دو آدمی شہید ہو گئے ان دونوں کی نعش رسول اللہؐ کے پاس روانہ کی گئی مگر آپ کو (پہلے ہی سے) یہ خبر مل گئی تھی تو آپ نے کہلوا بھیجا کہ جس مقام پر وہ شہید ہوئے ہیں یا یہ فرمایا کہ جہاں وہ لڑے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۶۔ حضرت عبیداللہؓ بن ابی ملیکہ

حضرت عبیداللہؓ بن ابی ملیکہ۔ عبداللہ فقیہ کے والد تھے حکم نے عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے اپنی ماں کی نسبت پوچھا کہ وہ بڑی نیک اور بڑی صلہ رحم کرنے والی اور بڑی نیکو کار تھیں کیا ہم ان کی مغفرت کی امید رکھیں حضرت نے فرمایا انہوں نے کبھی کسی (زمانہ جاہلیت میں لڑکی کی ولادت بہت بری سمجھی جاتی تھی اور جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی تو وہ مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھاتا تھا اکثر عورتیں اپنے شوہر کی یہ حالت دیکھ کر اور بعض اوقات خود مرد بھی اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔) لڑکی کو زندہ در گور کیا تھا انہوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ میں ہے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۴۷۷۔ حضرت عبیدؓ بن ارقم

حضرت عبیدؓ بن ارقم۔ ان کی کنیت ابوزمعہ تھی بلوی ہیں مصر میں رہتے تھے اور صحابی ہیں اپنی کنیت سے مشہور تھے کنیت کے باب میں ان کا یہاں سے زیادہ بیان کیا جائے گا۔ ان کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۸۔ حضرت عبیدؓ انصاری

حضرت عبیدؓ انصاری ہیں۔ انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے۔ ان سے عبداللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم کو رسول اللہؐ نے مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۹۔ حضرت عبیدؓ انصاری

حضرت عبیدؓ انصاری ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے یہ پہلے عبید کے علاوہ ہیں یہ کہتے تھے کہ مجھ کو حضرت عمر نے تجارت کے واسطے مال دیا تھا اور نفع کی شرکت تھی ان کی حدیث اہل کوفہ میں سے فضل بن دکین نے انہوں نے عبداللہ بن حمید بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر کہا ہے کہ ابن عبید اور ان سے پہلے عبید میں کچھ کلام ہے۔

۳۴۸۰۔ حضرت عبیدؓ بن اوس

حضرت عبیدؓ بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب انصاری ظفری ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبید بن اوس انصاری ہیں ان دونوں نے اس سے زیادہ ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح

بیان کیا ہے عبید بن اوس بن مالک بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ ظفر کا نام کعب ہے وہ خزرج ابن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ ابوعمر نے (سیاق نسب میں) زید اور عامر کو ساقط کر دیا ہے۔ ان کی کنیت نعمان تھی غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کا لقب مقرن اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ انہوں نے بدر میں ایک ہی ساتھ چار آدمیوں کو قید کیا تھا انہوں نے ہی عقیل بن ابی طالب کو بھی قید کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے عباس اور نوفل اور عقیل کو قید کیا اور ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ ان کے قید کرنے میں بادشاہ بزرگ نے تمہاری مدد کی اور حضرت نے ان کو مقرن کا خطاب دیا تھا ابو مسلمہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابو یسر یعنی کعب بن عمرو نے عباس کو قید کیا تھا۔ ایسا ہی ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ابو نعمان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ عبید بن اوس بن مالک بن سواد انصاری ہیں اوس کے خاندان سے تھے پھر سواد بن کعب کی اولاد سے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے عقیل بن ابی طالب کو قید کیا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے عبید کے بیان میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا لیکن عقیل کو قید کرنا (نہیں بیان کیا ہے) شاید ابو موسیٰ کو اس بات پر اشتباہ ہو گیا جو کہ ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا پس ان کو خیال ہو کہ یہ کوئی دوسرے شخص ہیں حالانکہ وہ یہی ہیں ابو موسیٰ کے اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ جہاں ابن مندہ نے کسی کے نسب کو ساقط کر دیا ہے انہوں نے استدراک نہیں کیا۔

۳۴۸۱۔ حضرت عبیدؓ بن تیہان

حضرت عبیدؓ بن تیہان بن مالک ابوہیثم بن تیہان کے بھائی تھے ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ابوہیثم مالک ابن تیہان (کے حال) میں بیان ہوگا اور ابوعمر نے یہاں پر ان کا نسب اوس انصاری تک بیان کیا ہے اور ان کے سوائے دوسروں نے ان کی مخالفت کی ہے اور عبدالاشہل کی اولاد کا ان کو حلیف کہا ہے۔ ان کو جس نے حلیف کہا ہے وہ ابن اسحٰق اور واقدی اور موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر ہیں اور ابن اسحٰق اور واقدی کہتے ہیں کہ (ان کا نام) عبید ہے اور موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ یہ عتیک بن تیہان ہیں اور ان کی موافقت ابن کلبی نے بھی کی ہے۔ یہ عبید ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں بیعت کی تھی یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا بعض نے کہا ہے کہ (غزوۂ احد میں نہیں) بلکہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ بلی کے حلیف تھے اس کو سوا ابو موسیٰ کے کسی اور نے نہیں بیان کیا اور بعض نے ان کو انصاریوں میں سے لکھا ہے اور بعض نے خاندان بلی میں نسب ملا کر انصار کا حلیف کہا ہے مگر ابو موسیٰ کا قول مشہور کے خلاف ہے۔

۳۴۸۲۔ حضرت عبیدؓ بن ثعلبہ

حضرت عبیدؓ بن ثعلبہ انصاری بنی نجار (کے خاندان) سے ہیں بن اسحٰق سے ان انصار کے ناموں میں جو قبیلہ خزرج کی شاخ

بنی ثعلبہ بنی غنم بن مالک سے شریک بدر تھے عبید بن ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۸۳۔ حضرت عبیدؓ جہنی

حضرت عبیدؓ جہنی ہیں ان کی کنیت ابوعاصم تھی اور صحابی تھے عاصم بن عبید جہنی نے اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک روز) میرے پاس جبرائیل نے آکر کہا کہ تمہاری امت میں تین عمل ایسے ہوں گے جن کو اگلی امتوں نے نہیں کیا ہے۔ کفن چورانا' فخر کرنا' عورتوں کا عورتوں کے ساتھ مشغول ہونا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (وہ تین کام یہ ہیں کفن چورانا اور) جھگڑا کرنا اور فخر کرنا۔

۳۴۸۴۔ حضرت عبیدؓ بن حذیفہ

حضرت عبیدؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوئ قریشی عدوی ہیں ان کی کنیت ابوجہم تھی خمیصہ [1] بیچا کرتے تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض تو عبید اور بعض عامر بیان کرتے ہیں ہم ان کو انشاءاللہ تعالیٰ یہاں سے زیادہ کنیت کے باب میں بیان کریں گے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبید بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ ابن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ انصاری ہیں ابوجہم ان کی کنیت تھی ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نسب کعب تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوبکر بن ابوعاصم نے بیان کر کے کہا ہے کہ ان کا شمار انصار میں ہے اور ربیع نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ انصاری ہیں اور ابن ابی عاصم کا یہ کہنا کہ انصار میں ان کا شمار ہے۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھتا کیونکہ ابوجہم جن کا نسب یہاں بیان کیا گیا ہے وہ عدوی ہیں اور عدی بلاشبہ خاندان قریش کی ایک شاخ ہے یہ اور ابونعیم نحام اور مطیع بن اسود عبید بن عویج میں جا کر مل جاتے ہیں اور ابونعیم نے جو ابن ابی عاصم کے قول کو نقل کیا ہے کہ ان کا شمار انصاریوں میں ہے میں نے یہ قول ابن ابی عاصم کی کتاب میں جو میرے پاس ہے نہیں پایا۔ واللہ اعلم

۳۴۸۵۔ حضرت عبیدؓ بن خالد سلمی

حضرت عبیدؓ بن خالد سلمی ہیں پھر بہزی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبدہ بن خالد اور بعض عبیدہ بن خالد کہتے ہیں مگر عبید بہت صحیح ہے ابوعبیداللہ ان کی کنیت تھی یہ مہاجری تھے ان سے کوفیوں کے ایک گروہ نے روایت کی ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے جن لوگوں نے ان سے رویت کی ہے ان میں سعد بن عبیدہ اور تمیم بن سلمہ بھی ہیں یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک تھے ہم کو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن ربیعہ سلمی سے انہوں نے عبید بن خالد سلمی سے جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے دو شخصوں کے درمیان مواخات کرادی تھی تو ان دونوں میں سے ایک تو رسول اللہؐ کے زمانہ

---

[1] خمیصہ ایک قسم کا کرتہ ہوتا ہے جو صوف کے کپڑے سے بنایا جاتا ہے۔

میں قتل کئے گئے پھر دوسرے نے انتقال کیا تو لوگوں نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی نبیؐ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے (نماز میں) کیا دعا مانگی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے کہا اے اللہ ان پر رحم کر اے اللہ ان کو ان کے دینی بھائی سے ملا دے نبیؐ نے فرمایا (یہ اپنے دینی بھائی کے ساتھ کیونکر ملائے جا سکتے ہیں) انہوں نے ان کے شہید ہونے کے بعد جس قدر نمازیں پڑھیں روزے رکھے عبادات کئے وہ سب کہاں چلی جائیں گی درمیان میں بہت بڑی دوری ہے جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں اس حدیث کو منصور اور زید بن ابی انیسہ نے عمرو بن مرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۸۶۔ حضرت عبیدؓ بن خالد محاربی

حضرت عبیدؓ بن خالد محاربی اسود بن خالد کے بھائی تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کا نسب سلیمان بن قرم نے اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے رہم بنت اسود سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے روایت کر کے بیان کیا ہے ان سے ان کی بھتیجی رہم بنت اسود بن خالد نے روایت کی ہے اور سعید بن عامر نے سعیہ سے انہوں نے اشعث بن ابی شعثاء سلیم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز اتفاقاً مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں جا رہا تھا کہ یکا یک کسی نے میرے پیچھے سے مجھ کو آواز دی کہ (اے شخص) اپنی ازار کو اونچا کر کیونکہ ازار کو اونچا رکھنے میں زیادہ پرہیز گاری اور پائداری ہے (اس آواز کو سن کے) میں نے پھر کے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ (میری ازار کی) چادر ملحاء ہے۔ (ملحاء بفتح میم وسکون لام یہ ایک چادر ہوتی ہے جس سیاہ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔) (یعنی یہ اسی قدر عرض میں ہوتی ہے) پھر آپ نے اپنی ازار کو جو نصف ساق تک تھی مجھے دکھایا اور فرمایا کیا تم کو میری پیروی ضروری نہیں ہے۔ یہ حدیث شعبہ کی روایت سے مشہور ہے اور جس نے شعبہ سے روایت کی ہے وہ ابو سلمہ یعنی موسیٰ بن اسماعیل ہیں ابو سلمہ نے اس حدیث کے سوا شعبہ سے کوئی دوسری حدیث نہیں سنی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۸۷۔ حضرت عبیدؓ بن خشخاش عنبری

حضرت عبیدؓ بن خشخاش۔ عنبری ہیں مالک اور قیس کے بھائی تھے ان کا شمار بصرہ کے بددوں میں ہے معاذ بن مثنیٰ بن معاذ نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے اپنے دادا نصر بن حسان سے انہوں نے حصین بن ابی حر سے انہوں نے اپنے والد مالک اور اپنے چچا قیس اور عبید سے روایت کی ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کی شکایت کی آپ نے (ان کی شکایت سن کر) اس شخص کے پاس ایک خط (اس طرح سے) لکھا کہ هذا كتاب من محمد رسول الله لمالك وعبيد وقيس بني الخشخاش انكم آمنون مسلمون على دمائكم واموالكم لا تؤخذون بجريرة غيركم ولا يجني عليكم الا ايدكم. ''یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے مالک اور عبید اور قیس فرزندان خشخاش کے لئے کہ تم لوگ اپنی جان اور مال کی طرف سے بے خوف وخطر رہو کسی دوسرے کی خطا کا تم سے مواخذہ نہ کیا جائے گا۔ تم پر اسی بات کا مواخذہ ہوگا جو خود تمہارے ہاتھوں نے کیا ہو۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے اس کو بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے معاذ بن مثنیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے مگر انہوں نے اس

(حدیث کی سند) میں تصحیف کی (وہ یہ ہے کہ حسن بن حسین نصر سے حالانکہ وہ حر بن حصین ہیں ایک شخص سے جوان کے چچا کی اولاد سے ہے روایت کی (بجائے اس کے کہا ہے کہ بنی فہم سے روایت کی ہے۔ اس کو مالک بن خشخاش کے بیان میں ذکر کر کے کہا ہے ان کے چچا ہیں یہی درست ہے۔

۳۴۸۸۔ حضرت عبیدؓ بن دحی جہضمی

حضرت عبیدؓ بن دحی جہضمی بصری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور ان کی سند حدیث میں بھی اختلاف ہے یحییٰ بن اسحٰق سیلحنی نے سعید بن زید سے انہوں نے ابوعیینہ کے غلام واصل سے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے یحییٰ نے بھی ان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پیشاب کرنے کے واسطے بھی جگہ تجویز کر لیتے تھے جس طرح اپنے ٹھہرنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ وکیع نے سعید سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو عمرو بن عاصم نے حماد اور سعید بن زید سے انہوں نے واصل سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے ان کو وحی جہضمی لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو رحی جہنی کہا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے دحی بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۸۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ ان سے سلیمان تیمی نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابومنصور یعنی مسلم بن علی ابن محمد معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم کو محمد بن محمد جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی نرسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام عبید سے روایت کر کے بیان کیا کہ دو روزہ دار عورتیں لوگوں کی غیبت کر رہی تھیں آنحضرتؐ نے ایک پیالہ منگایا اور ان دونوں عورتوں سے کہا کہ (اس میں) قے کرو تو انہوں نے قے کی جس میں پیپ اور خون اور تازہ گوشت نکلا آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونوں نے روٹی سے روزہ رکھا تھا اور افطار حرام چیز سے کیا بعض لوگون نے کہا ہے کہ سلیمان نے عبید سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں ایک اور راوی ہے معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبید سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے روایت کی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہؐ نے فریضہ نماز کے بعد بھی کسی اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز کے واسطے حکم فرمایا ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۰۔ حضرت عبیدؓ بن رفاعہ زرقی

حضرت عبیدؓ بن رفاعہ بن رافع۔ زرقی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ مدینہ میں رہتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب ابن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہارون بن عبداللہ نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالسلام بن حرب نے یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یحییٰ بن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ (یہ راوی کا شک ہے) بنت عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا آپ نے فرمایا تین دفعہ تک چھینکنے والے کے لئے (الحمدللہ کے جواب میں) یرحمک اللہ کہنا چاہیے پھر (اگر چوتھی بار اسے چھینک آئے) تو چاہیے یرحمک اللہ کہے چاہے نہ کہے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ابوامیہ انصاری سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص آپ ہی کے اصحاب میں سے موجود تھے اس کو ابومسعود نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے ان کو عبداللہ بن رافع کے نام میں بھی ذکر کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اگر ان دونوں نے ان کو دو شخص سمجھا ہے تو یہ غلط ہے۔

۳۴۹۱۔ حضرت عبیدؓ بن زید

حضرت عبیدؓ بن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصاری۔ زرقی ہیں یہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن زید بن عامر بن عجلان انصاری اوسی ہیں عجلان کی اولاد سے تھے اور عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ہیں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان انصار کے نام میں جو خاندان اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید بن زید کا نام بھی روایت کی ہے نیز ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحٰق سے ان انصاری کے نام میں جو خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید بن زید بن عجلان کا نام بھی روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا ان کے نسب میں یہ کہنا کہ زرقی ہیں اس کے بعد اوسی کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ زریق خزرج کے خاندان سے ہیں ان کو اوس کے خاندان سے کہنا غلط ہے لیکن ابن شہاب نے تو نسب ہی زیادہ نہیں بیان کیا جس سے کچھ (ان کی نسبت بھی) معلوم ہوتا۔ وہ تو (اس غلطی سے) چھوٹ گئے اور ابونعیم کا ابن اسحٰق سے یہ روایت کرنا کہ انہوں نے خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے جو انصار غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا نام بیان کرتے وقت عبید بن زید کو یہی بیان کیا ہے تو ہمارے پاس ابن اسحٰق کی کتاب جس قدر سندوں سے مروی ہے ان میں سے کسی میں ایسا نہیں ہے۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ جو لوگ عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق کی اولاد میں سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ رافع بن مالک اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان تھے اسی طرح عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے اور ان دونوں کے مانند سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۹۲۔ حضرت عبیدؓ بن زید زرقی

حضرت عبیدؓ بن زید زرقی ہیں ان کی کنیت ابوعیاش تھی محمد بن اسحٰق نے ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند

کے ساتھ منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے ابوعیاش زرقی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۳۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ بعض لوگوں نے ان کو ابن سعد بیان کیا ہے۔ عبدالوہاب بن عطا نے اس شخص سے جس نے براہیم بن میسرہ سے انہوں نے عبید بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے دین کو دوست رکھے اسے چاہیے کہ میری سنت کی پیروی کرے اور منجملہ میری سنتوں کے نکاح بھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۹۴۔ حضرت عبیدؓ بن سلیم

حضرت عبیدؓ بن سلیم بن حضار اشعری ہیں ابوموسیٰ کے چچا تھے ان کی کنیت ابو عامر تھی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے ہم نے ان کا نسب ابوموسیٰ یعنی عبداللہ بن قیس کے نام میں ذکر کیا ہے ہم ان کا حال ان کی کنیت میں یہاں سے زیادہ بیان کریں گے۔

۳۴۹۵۔ حضرت عبیدؓ بن سلیم

حضرت عبیدؓ بن سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی ہیں۔ اوس کے خاندان سے تھے غزوۂ احد میں شریک تھے یہ عبید السہام کے نام سے مشہور تھے واقدی نے کہا ہے کہ ابن ابی حبیبہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ان کا نام عبید السہام کیوں ہوا انہوں نے کہا کہ مجھ کو داؤد بن حصین نے خبر دی کہ خیبر کے حصوں میں سے انہوں نے اٹھارہ حصے مول لئے تھے۔ (اسی وجہ سے) ان کا نام عبید السہام پڑ گیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نہیں بلکہ ان کا نام عبید السہام (پڑ جانے کی یہ وجہ تھی) کہ یہ عبید خیبر میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ خیبر کے حصہ کر دیئے جائیں تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ قوم کے چھوٹے لوگوں کو بلاؤ (حسب الحکم حضرت کے) یہ عبید بلائے گئے (جب حاضر ہوئے) تو رسول اللہ نے ان کو کئی حصے دے دیئے اسی وجہ سے ان کا نام عبید السہام پڑ گیا۔ ان کی کنیت ان کے بیٹے ثابت بن عبید کے نام کے موافق ابوثابت تھی۔ یہ ثابت وہی شخص ہیں کہ جن سے اعمش نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے لیکن ابوموسیٰ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ کہا ہے کہ عبید السہام یہی شخص ہیں۔

۳۴۹۶۔ حضرت عبیدؓ بن شریہ

حضرت عبیدؓ بن شریہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عمیر بن شبرمہ ہیں۔ ہشام بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن شریہ جرہمی دو سو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین سو برس تک زندہ رہے انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور اسلام لائے تھے۔ (ایک مرتبہ) یہ عبید حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے کے پاس ان کی خلافت کے زمانے میں گئے حضرت معاویہ نے ان سے کہا (کہ تم نے اپنی عمر میں) جو چیز سب سے زیادہ تعجب خیز دیکھی ہو مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس پہنچا کہ وہ لوگ اپنے مردے کو دفن کر رہے تھے جب میں نے اس میت کو (دفن کرتے ہوئے) دیکھا میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور میں نے یہ مثالیہ اشعار پڑھے ؎

استرزق الله خیرا وارضینّ بہ | فبینما العسر اذدارت میاسیر
وبینما المرؤ فی الاحیاء مغتبطٌ | اذصار میتا تعفیہ الا عاصیر
یبکی علیہ غریب لیس یعرفہ | وذوقرابۃ فی الحی مسرور

اللہ نیکی نصیب کرے اور میں اس سے خوش ہوں سختی ہی کہ بعد آسانی ہوتی ہے۔یکایک اس حال میں کہ آدمی زندوں کے درمیان میں باعث چمک ہوتا ہے پھر وہ مرجاتا ہے تو اس کے دوست اس کو بھول جاتے ہیں اس پر ایک ایسا پردیسی روتا ہے جو اس کو جانتا بھی نہیں اور اس کی قرابت والے اپنے قبیلہ میں خوش ہوئے ہیں۔

عبید نے کہا (جب میں نے یہ اشعار پڑھنا شروع کئے) تو (ان لوگوں میں سے) ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تم ان اشعار کے کہنے والے کو جانتے ہو ان اشعار کا کہنے والا وہی شخص ہے جس کو ابھی ہم نے دفن کیا ہے۔یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔اور (اس میں) ان کا نام عمیر بن شبرمہ (مروی) ہے اور دوسری روایت میں یہ بھی بیان زیادہ ہے کہ تم تو مسافر ہو اور اس میت کو پہچانتے بھی نہیں ہو تو اس پر روتے ہو حالانکہ اس کا چچازاد بھائی (جو) اسی موضع میں (رہتا) ہے اس میت کی عورت پر قابض ہوگیا ہے اور اس کے مال کو اس نے اپنے قبضہ میں کرلیا اور اسی (میت) کے مکان میں رہتا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر وہ اس امر پر نہیں دلالت کرتا ہے کہ عبید صحابی تھے۔(ہاں یہ ضروری ہے) کہ نبیؐ کے پیشتر اور آپ کے بعد بھی موجود تھے اور مسلمان بھی تھے۔شاید کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے۔واللہ اعلم

۳۴۹۷۔حضرت عبیدؓ بن صخر انصاری

حضرت عبیدؓ بن صخر بن لوذان انصاری ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کے ساتھ جن لوگوں کو یمن بھیجا تھا ان میں یہ بھی تھے۔سیف بن عمر تیمی نے سہل بن یوسف بن سہل انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبید بن صخر بن لوذان انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے یمن کے تمام عاملوں کو حکم دیا کہ تم لوگ قرآن کا دور باہم کرتے رہو اور نیک نصیحت کی پیروی کرو کیونکہ نیک نصیحت لوگوں کو نیک کام کرنے کی رغبت دلاتی ہے اور تم اللہ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم لوٹو گے اور عبید سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ آپؐ نے یمن کے عاملوں سے یہ عہد لیا تھا کہ (جب زکوٰۃ لینا تو) تیس گائے میں ایک سال کی گائے اور چالیس میں دو برس کی گائے اور تیس اور چالیس کے درمیان جو کچھ مال زیادہ ہو اس میں سے کچھ نہ لینا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۸۔حضرت عبیدؓ بن عازب انصاری

حضرت عبیدؓ بن عازب انصاری ہیں براؔ بن عازب کے بھائی تھے۔ان کا نسب ان کے بھائی (براؔ) کے تذکرے میں پہلے گزرچکا ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔قیس بن ربیع نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حفصہ بنت براؔ بن عازب سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع نہ کریعنی کسی شخص کا نام رکھا جائے اور وہ نام میرا ہی نام ہو اور میری کنیت کے موافق اس کی کنیت بھی تو یہ اس کو نہیں لازم ہے کیونکہ اس میں

تشابہ پیدا ہوتا ہے اس حدیث کو ابن مندہ نے روایت تو کیا ہے مگر سند اس طرح بیان کی ہے کہ حفصہ بنت عازب نے اپنے چچا سے روایت کی ہے (اس سند کو اس طرح بیان کرنا) یہ ان کی صریح غلطی ہے ہاں درست یہ ہے کہ حفصہ بنت براُ بن عازب نے روایت کی ہے کیونکہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ حفصہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے انہیں کے قول کا رد ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبید اور براُ حضرت علی کے ساتھ ان کی ہر جنگ میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے دادا تھے انہوں نے وضو اور حیض کی نسبت ایک حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہے کہ ثابت بن قیس بن حطیم عدی بن ثابت کے نانا تھے اور عبداللہ بن یزید حطمی کی نسبت بھی کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے اور دینار انصاری کو کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے دادا تھے اب یہاں پر (ان اقوال میں) غور کرنا چاہیے۔

۳۴۹۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ یہ عبدالرحمٰن کے والد تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے منہال بن بحر نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوسنان یعنی عیسیٰ بن سنان سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید سے اور عبید صحابی تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ایمان کی تین سو تیس شاخیں ہیں جس نے ایک شاخ کو بھی پورا کیا وہ جنت میں داخل ہوا لیکن ابو عمر نے ان کی نسبت بیان کیا ہے کہ عبید صحابہ میں سے جو ایک شخص تھے وہ یہی ہیں۔

یہاں عربی متن سے اصلاح

۳۵۰۰۔ حضرت عبیدؓ بن عبدالغفار

حضرت عبیدؓ بن عبدالغفار۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام عبدالغفار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو تم ان کی برائی کرنے سے باز رہو ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۰۱۔ حضرت عبیدؓ بن عبد

حضرت عبیدؓ بن عبد۔ ان کو مستغفری نے بیان کیا ہے کہ ان سے عتبہ بن عبد نے روایت کی ہے یہ صحابی تھے۔ اسی طرح (عتبہ بن عبید نے) یہ بھی کہا ہے کہ میں نے عبید بن عبد کو (یہ بیان کرتے) سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور ان کے یالوں (یال گھوڑے کی گردن کے بالوں کو کہتے ہیں۔) اور دُموں کے بالوں کو نہ کترا کرو کیونکہ دمیں ان کی ان کے لئے پنکھے ہیں (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھتے ہوئے چھوٹے جانور کو ہٹا دیتے ہیں) اور یالین ان کے لئے سردی دور کرنے کے لئے پوشش ہیں اور ان کی پیشانی کے بالوں میں خیر وابستہ ہے اور یہ حدیث عتبہ بن عبد سے بھی روایت کی گئی وہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر بیان کی جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۰۲۔ حضرت عبیدؓ بن ابی عبید انصاری اوسی

حضرت عبیدؓ بن ابی عبید انصاری اوسی۔ امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ان کے قول کو محمد بن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عبید غزوۂ بدر اور احد اور خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ کے علاوہ لکھا ہے۔ باوجودیکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے پس ابوموسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ہے۔

۳۵۰۳۔ حضرت عبیدؓ عرکی

حضرت عبیدؓ عرکی (یعنی ملاح) ہیں۔ ان کا تذکرہ طبرانی نے عبید نام والوں صحابہ میں لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبد بیان کیا ہے ان کی حدیث جو دریا کے پانی کی نسبت ہے پہلے بیان ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا حال یہاں پر نہیں بیان کیا ہے بلکہ عبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھ کر یہ کہا ہے کہ بعض لوگ ان کا نام عبید بیان کرتے ہیں۔

۳۵۰۴۔ حضرت عبیدؓ بن عمر رعینی

حضرت عبیدؓ بن عمر بن صالح رعینی پھر ذ بحانی ہیں ان کو لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے یہ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابوسعید بن یونس نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ ان سے کوئی روایت نہیں ہے میرا خیال ہے کہ یہ عبید وہی عرکی ہیں (جن کا تذکرہ ان سے پہلے بیان ہوا ہے۔

۳۵۰۵۔ حضرت عبیدؓ بن عمرو کلابی

حضرت عبیدؓ بن عمرو کلابی ہیں بعض لوگوں نے ان کو عبیدہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ ہم کو عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن معمر یعنی ابومعمر ہذلی نے سعید بن خثیم سے انہوں نے ربیعہ بنت عیاض سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے دادا عبید بن عمرو کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور طہارت کو پورا کیا جب (ربیعہ) وضو کرتی تھیں تو پوری طہارت کرتی تھیں۔ اس حدیث کو سریج بن یونس نے سعید ابن خثیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے عبیدہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور بجائے ربیعہ کے ربیعہ بیان کیا ہے یہ ان کی غلطی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ عبیدہ ہیں اور عبیدہ بن عمرو۔

۳۵۰۶۔ حضرت عبیدؓ بن عمیر

حضرت عبیدؓ بن عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی جندعی ہیں ان کی کنیت

ابو عاصم تھی۔ یہ اہل مکہ کے قصہ بیان کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کو بخاری نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور کبار تابعین میں ان کا شمار ہے۔ انہوں نے حضرت عمر اور ان کے علاوہ اور صحابہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۰۷۔ حضرت عبیدؓ قاری

حضرت عبیدؓ۔ قاری ہیں۔ یہ انصار کے خاندان بنی خطمہ میں سے ایک شخص ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے زید بن اسحٰق نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ نیز ابو عمر نے ان کو عمیر کے نام میں ذکر کیا ہے۔ وہ عمیر کے تذکرے میں بیان ہوگا اور وہی صحیح ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبید بیان کیا گیا ہے پس اگر (ابو عمر) اس طرف اشارہ کر دیتے تو بہت اچھا ہوتا اور ابو احمد عسکری نے ان کو دو عنوان میں ساتھ ہی بیان کیا ہے۔

۳۵۰۸۔ حضرت عبیدؓ بن قشیر

حضرت عبیدؓ بن قشیر مصری ہیں۔ ان کی یہ روایت کردہ حدیث مرفوع ہے کہ تم لوگ اس لشکر سے بچتے رہو جو (لشکر اعدا کو تو) دیکھ کر بھاگے اور جب مال غنیمت دیکھے تو لوٹ میں پڑ جائے ان سے کعبہ بن عقبہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۰۹۔ حضرت عبیدؓ بن قیس انصاری

حضرت عبیدؓ بن قیس۔ ان کی کنیت ابو ورد تھی' انصاری ہیں۔ بعض لوگوں نے ابو ورد کا نام ثابت بن کامل بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔

۳۵۱۰۔ حضرت عبیدؓ بن تحمر

حضرت عبیدؓ بن تحمر۔ ان کی کنیت ابو امیہ تھی' معافری ہیں۔ صحابی تھے جیسا کہ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے ان سے ابو قبیل معافری نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۱۔ حضرت عبیدؓ بن مراوح مزنی

حضرت عبیدؓ بن مراوح مزنی ہیں۔ ان کو ابن قانع نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبید بن عبید بن مراوح مزنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے (مقام) نقیع میں نزول فرمایا تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ لوٹ ہو جانے کا اندیشہ کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہؐ کے منادی (یعنی موذن) نے پکارا اللہ اکبر میں نے (اپنے دل میں) اس موذن سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے ایک بڑے کی بڑائی (بیان) کی پھر منادی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ میں نے (اپنے دل میں) کہا ان لوگوں کے پاس (ضرور خدا کی طرف سے) کوئی خبر (آئی) ہے ورنہ اس قدر جزم ویقین کے ساتھ خدا کی توحید بلفظ شہادت نہ بیان کرتے پھر میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام لایا آپ نے مجھ کو وضو سکھایا گیا اور میں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی آپ

نے نقیع کو حمی (حمی اس مقام کو کہتے ہیں جو بادشاہ کے مویشی چرانے کے لئے مخصوص کر دیا جاے اس مقام کو آنحضرتؐ نے صدقہ اور جہاد کے جانوروں کے چرنے کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔) بنالیا اور مجھے وہاں کا عامل مقرر کر دیا یہ غسانی کا بیان ہے۔

۳۵۱۲۔ حضرت عبیدؓ بن مسلم اسدی

حضرت عبیدؓ بن مسلم اسدی ہیں عباد بن عوام نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن مسلم صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو غلام اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کی بھی فرمانبرداری کرے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے کہا ہے (یہ حدیث عباد بن حصین سے روایت کی گئی ہے اور وہ کہتے تھے میں نے عبید بن مسلم سے سنا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد بن عوام سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن مسلم سے روایت کی ہے۔

۳۵۱۳۔ حضرت عبیدؓ بن معاذ

حضرت عبیدؓ بن معاذ بن انس انصاری ہیں۔ یہ معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے والد کے چچا تھے عبداللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ مدنی نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم مبارک پر غسل کی علامت پائی جاتی تھی اور آپ کی طبیعت بھی بشاش تھی پس ہم لوگوں نے یہ گمان کر کے کہ آپ نے اپنی ازواج سے خلوت کی ہوگی عرض کیا یارسول اللہؐ آپ نے خوشی کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا ہاں الحمد اللہ پھر آپ نے دولت مندی کا ذکر کر کے فرمایا دولت مندی میں کوئی قباحت اس شخص کے واسطے نہیں ہے جو اللہ برتر سے ڈرتا ہو مگر جو شخص اللہ برتر سے ڈرتا ہو اس کے واسطے تندرستی دولت مندی سے بہتر ہے اور طبعیت کا بشاش ہونا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۱۴۔ حضرت عبیدؓ بن معاویہ

حضرت عبیدؓ بن معاویہ۔ بعض لوگوں نے ان کو عبید بن معاذ اور بعض نے عتیک بن معاذ اور بعض نے ان کو زید بن صامت بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعیاش تھی زرقی ہیں ان کا حال ردیف زائے میں پہلے گزر چکا ہے اور عبید بن زید کے نام میں بھی ان کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۵۔ حضرت عبیدؓ بن معلّٰی

حضرت عبیدؓ بن معلّٰی بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ مالک بن زید مناہ کی اولاد بنی زریق کی حلیف تھی اور حبیب اور زریق دونوں (آپس میں) بھائی بھائی تھے۔ یہ عبید انصاری زرقی ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۶۔ حضرت عبیدؓ بن معیہ

حضرت عبیدؓ بن معیہ بعض نے ان کو عبید بن معیہ بیان کیا ہے۔ ان کا حال پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۷۔ حضرت عبیدؓ بن نضیلہ خزاعی

حضرت عبیدؓ بن نضیلہ خزاعی ہیں کوفے میں رہتے تھے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ اوزاعی نے ابوعبید سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ ایک سال قحط کے زمانہ میں صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ غلہ کا نرخ مقرر کر دیجئے۔ (بقال روز بروز گران کرتے جاتے ہیں) حضرت نے فرمایا نہیں (میں ایسا نہ کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھ سے اس سال کی بابت سوال کرے گا جس میں میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات کروں جس کا خدا نے مجھے حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگو اور شعبہ نے منصور سے انہوں نے ابراہیم بن عبید بن نضیلہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے ان دونوں عورتوں کا قصہ روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کا ستون مار دیا تھا اور اس عورت کو مع اس کے پیٹ کے بچے کے قتل کر ڈالا تھا پس اسی روایت کی بنا پر یہ عبید تابعی ہوں گے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۸۔ حضرت عبیدؓ بن وہب اشعری

حضرت عبیدؓ بن وہب کنیت ان کی ابوعامر تھی۔ اشعری ہیں غزوۂ اوطاس کے واقعہ ۸ ہجری میں شہید ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ درید بن صمہ نے ان کو شہید کیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ درید (اس زمانے میں) ایسے بوڑھے ہو چکے تھے کہ خود اپنی حفاظت سے معذور تھے وہ کیونکر کسی کو قتل کر سکتے تھے ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعائے مغفرت کی تھی اور ان کا نام عبید رکھا تھا ان سے ان کے بیٹے عامر اور ان کے بھتیجے ابوموسیٰ اشعری نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ باب الکنیٰ میں اس مقام سے زیادہ لکھا جائے گا یہ اپنی کنیت ابوعامر کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں بعض علما نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کا ان ابوعامر کے حق میں جو غزوۂ طاوس میں شہید ہوئے تھے یہ بیان کرنا کہ وہ ابوموسیٰ کے چچا تھے غلط ہے کیونکہ ابوعامر دو آدمیوں کی کنیت ہے ایک وہ جن کا نام ابوعامر عبید بن سلیم بن حضار ہے جو ابوموسیٰ کے چچا ہیں اور وہی غزوۂ اوطاس میں شہید ہوئے تھے دوسرے وہ جن کا نام عبید بن وہب ہے دونوں کے کے نام اور والد کے نام میں اختلاف ہے شام میں فروکش تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عامر بن ابی عامر نے روایت کی ہے حاکم نیشاپوری یعنی ابواحمد نے ان دونوں (ابوعامر) کے حال کو بیان کر کے کہا ہے کہ عبید بن سلیم اور بعض نے ان کو ابن حضار بیان کیا ہے (یہ بیان کر کے) ان کے نسب کو اشعر بن نبت تک بیان کیا ہے (اور کہا ہے کہ ابوعامر (ان کی) کنیت تھی ابوموسی عبداللہ بن قیس بن حضار کے چچا تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن حضار کے بیٹے تھے اشعری ہیں صحابی تھے غزوۂ حنین میں شہید ہوئے رسول اللہ ؐ نے ان کو ایک لشکر کا سردار بنا کے اوطاس بھیجا تھا وہیں شہید ہو گئے پھر ان کے شہید ہونے کی کیفیت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبید بن وہب ہے اور بعض نے ان کو عبداللہ بن ہانی اور بعض نے

عبداللہ بن وہب بیان کیا ہے اور (کہا ہے کہ) یہ نبیؐ کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی ہے کہ قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر کے (لوگ) اچھے ہیں۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ ابوموسیٰ کے چچانہ تھے ان کے چچا تو حنین کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے اور ان عبید نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی تھی ان سے ان کے بیٹے عامر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر اچھے (قبیلے) ہیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ جو صحابہ شام میں فروکش تھے ان میں سے ابوعامر اشعری بھی تھے ان کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن وہب کہتے ہیں اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ عبید بن وہب نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی اور یہ ابوموسیٰ اشعری کے چچانہ تھے کیونکہ ابوموسیٰ کا سلسلۂ اس بات کو باطل کر رہا ہے کہ یہ ابوموسیٰ کے چچا ہوں۔ واللہ اعلم

۳۵۱۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ جریر بن عبدالحمید نے عطا بن سائب سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبید نے جو نبیؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے اس حدیث کی سند کو آنحضرتؐ تک پہنچا کر بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھ کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو گویا وہ شخص نماز ہی میں ہے۔ اس وجہ سے کہ فرشتے برابر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر اور جو شخص مسجد میں آ کر نماز کا انتظار کرے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کو ابن فضیل اور حماد بن سلمہ وغیرہما نے عطا سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے جس نے نبیؐ سے سنا ہے اس کے مثل روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۰۔ حضرت عبیدہؓ املوکی

حضرت عبیدہؓ املوکی ہیں بعض لوگ ان کو ملیکی کہتے ہیں شامی تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی اس کی تلاوت پر مداومت رکھو اور اس کو یاد رکھو نہ کہ اس سے مانند سونے والوں غافل رہو) ان سے مہاجر بن حبیب اور سعید بن سوید نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو کہا ہے کہ عبیدہ یا عبیدہ ہیں۔

۳۵۲۱۔ حضرت عبیدہؓ بن جابر

حضرت عبیدہؓ بن جابر بن سلیم ہجیمی ہیں۔ یہ اور نیز ان کے والد دونوں صحابی تھے ہم ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۲۲۔ حضرت عبیدہؓ بن حزن نصری

حضرت عبیدہؓ بن حزن نصری ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبدہ تھا۔ ہم ان کو ذکر کر چکے ہیں ان کی کنیت ابوولید تھی ان سے

صرف ابو اسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۳۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن خالد

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن خالد بعض لوگوں نے ان کو ابن خلف حنظلی بیان کیا ہے یعنی حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کی اولاد سے اور بعض نے ان کو محاربی کہا ہے اور بعض نے ان کو ابو شعثاء یعنی اشعث بن سلیم کی پھوپھی کا چچا بیان کیا ہے ان کی حدیث اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے عبیدہ سے نقل کر کے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعث نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی ازار کو ٹخنوں سے اونچا رکھو کیونکہ اس میں پرہیز گاری اور پائداری زیادہ ہے۔ دار قطنی نے ان کا نام عبیدہ بیان کیا ہے یہ انہوں نے کچھ نہ کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کو ابن خلف یا ابن خالد کہنا غلط ہے بخاری نے اور نیز ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے نقل کر کے ان کا نام عبیدہ بن خالد بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر بعض لوگوں نے ان کو عبید ہی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

۳۵۲۴۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن ربیعہ

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بن جبیر۔ عمرو بن کعب بن بہراء کی اولاد سے تھے بنی عصینہ جو انصار کے حلیف تھے ان کے یہ حلیف تھے یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۲۵۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن صیفی

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن صیفی جہنی ہیں بعض نے کہا ہے کہ جعفی ہیں۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے روایت کی ہے کہ ہم سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری اولاد کے واسطے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا اے عبید تم لوگوں پر جب کوئی تنگی پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے گا اور حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے بشر بن محمد بن طفیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے روایت کی ہے عبیدہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی اور اپنے مال کی زکوٰۃ آپ کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے لئے دعا فرمایئے اس کے بعد مثل گزشتہ روایت کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۶۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن عمرو

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بعض لوگوں نے ان کو ابن قیس سلمانی کہا ہے۔ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کی کنیت ابو مسلم تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو عمرو تھی یہ ایک بزرگ فقیہ ہیں عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے انہوں نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی اور حضرت عمر سے روایت کی ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ابن سیرین نے ان سے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی وفات سے دو برس پیشتر ایمان لایا تھا اور میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ ان کا شمار اکابر تابعین میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۲۷۔ حضرت عبیدہؓ بن مسہر

حضرت عبیدہؓ بن مسہر۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ان کی حدیث اسماعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر عبدہ کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۸۔ حضرت عبیدہؓ بن حارث

حضرت عبیدہؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں ان کی کنیت ابو حارث تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو معاویہ تھی۔ ان کی اور ان کے دونوں بھائیوں کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ہیں ثقفیہ رسول اللہ ﷺ سے ان کی عمر دس برس زیادہ تھی اور رسول اللہ ﷺ کے ارقم بن ارقم کے مکان میں تشریف لے جانے سے پیشتر اسلام لائے تھے۔ یہ اور ابوسلمہ بن عبدالاسدی اور عبداللہ بن ارقم مخزومی اور عثمان بن مظعون ایک ہی وقت میں اسلام لائے تھے۔ انہوں نے اپنے دونوں بھائیوں طفیل بن حارث اور حصین بن حارث اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کے ساتھ مدینہ کی طرف سے ہجرت کی تھی اور عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر اترے تھے۔ رسول اللہ کے یہاں ان کی بڑی قدر ومنزلت تھی۔

ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ودان سے واپس آ کر بقیہ ماہ صفر اور کچھ دن ربیعہ الاول ۱ھ میں کے مدینہ میں (بغیر جہاد) قیام کیا بعد اس کے آپ نے مدینہ سے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ساٹھ مہاجرین سواروں کے ساتھ (جہاد کے لئے) روانہ کیا ان سواروں میں کوئی شخص انصار سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا ثنیۃ المرہ میں پہنچ کر عبیدہ کا مقابلہ مشرکوں سے ہوا۔ مشرکوں کے سردار ابوسفیان بن حرب تھے (اس معرکے میں) جس نے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا ہے وہ سعد بن مالک تھے یہ اسلام میں اول معرکہ تھا۔ پھر عبیدہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ابوجعفر نے کہا ہے کہ ہم سے یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور مقابلے کیلئے پکارا۔ تین انصاری مقابلہ کیلئے نکلے عتبہ وغیرہ نے ان سے کہا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا کہ ہم انصاری گروہ سے ہیں۔ انہوں نے کہا تم سے ہمیں کچھ مطلب نہیں ہے پھر مشرکین کی طرف سے کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ اے محمد ہماری قوم والوں میں سے ہمارے برابر والوں کو بھیجئے آپ نے (ان کی یہ آواز سن کر) فرمایا اے حمزہ اٹھو اے علی اٹھو اے عبیدہ اٹھو (جاؤ تو حسب الحکم یہ سب آدمی نکلے اور) عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے پر حملہ کر کے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حمزہ نے شیبہ سے مقابلہ کر کے اس کو وہیں مار ڈالا۔ علی نے ولید سے مقابلہ کیا اور اس کو وہیں قتل کیا (اس کے بعد دونوں نے عتبہ پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا پھر دونوں عبیدہ کو اٹھا کر ان کے فرودگاہ میں لے آئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں جو مسلمان شریک تھے عبیدہ ان سب سے معمر تھے۔ (اس لڑائی میں) ان کا پیر کٹ گیا تھا آنحضرت ﷺ نے ان کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ابوطالب مجھ کو دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے

اس شعر کا عبیدہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے

ونسلمه حتى نصرّع حوله   ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم محمد کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ہم ان کے گرد مقتول ہو کر گر جائیں۔ اور ہم اپنے فرزندوں اور عورتوں کو بھی ان کی حمایت میں فراموش کر دیں گے۔

پھر رسول اللہؐ کے ساتھ بدر سے لوٹے اور مقام صفرا (صفرا بدر کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔) میں وفات پائی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ نازیہ میں فروکش ہوئے تو آپ کے صحابہ نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مشک کی خوشبو (یہاں پر) پاتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیوں نہیں یہاں پر ابو معاویہ کی قبر ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب یہ شہید ہوئے تھے تو ان کی عمر ترسٹھ برس کی تھی یہ عبیدہ میانہ قد اور خوبصورت شخص تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۲۹۔ حضرت عبیدہؓ بن خالد

حضرت عبیدہؓ بن خالد ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نے صحابہ میں عبیدہ نام سوائے عبیدہ بن حارث کے کسی کو نہیں پایا لیکن دار قطنی نے موتلف والمختلف میں ان کو عبیدہ بن خالد محاربی کہا ہے اور بعض لوگوں نے ان کو ابن خلف کہا ہے ان کی حدیث اشعث بن ابی شعثاء سے روایت کی ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہے ان دونوں کے سوا دوسروں نے کہا ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کے عبیدہ نام ہونے میں تو کسی نے اختلاف نہیں کیا ہاں ان کی حدیث کی سند اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ذکر کیا ہے ابن ابی حاتم نے ان کو اپنے والد سے عبیدہ بفتح عین روایت کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ ابن خالد ہیں جو کچھ ان کی نسبت ابن ابی حاتم نے کہا ہے وہی درست ہے ابن ماکولا نے ان کے نام کو بضم عین و فتح عین دونوں طرح سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن خلف ہیں یہ حال عبید بن خالد اور عبیدہ بن خالد کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ یہ تینوں نام ایک ہی شخص کے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۳۰۔ حضرت عبیدہؓ بن عمرو کلابی

حضرت عبیدہؓ بن عمرو کلابی ہیں بعض نے ان کا نام عبید اور عبیدہ کے نام میں صحیح طور سے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۳۱۔ حضرت عبیدہؓ بن مالک

حضرت عبیدہؓ بن مالک بن ہمام بن معاویہ ہم نے ان کا نسب مزیدہ کے نام میں ذکر کیا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

باب العین مع التاء

۳۵۳۲۔ حضرت عتابؓ بن اسید

حضرت عتابؓ بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی اموی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ ابومحمد تھی۔ زینب بنت عمرو بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ تھیں یہ فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لائے تھے اور نبی ﷺ جبکہ مکہ فتح کر کے حنین تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان کو مکہ کا عامل بنا دیا اور بعض نے لوگوں نے کہا کہ نبیؐ نے حضرت معاذ کو مکہ میں ٹھہرا دیا تھا تا کہ وہاں کے لوگوں کو دینی مسائل سکھائیں اور محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد عتاب کو مکہ کا عامل بنا دیا اور فرمایا کہ اے عتاب تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو کن لوگوں پر عامل بنایا ہے اللہ کے اہل پر تم کو عامل بنایا ہے اگر میں ان کے لئے تم سے بہتر کسی اور کو سمجھتا تو اسی کو ان پر عامل بناتا۔ جب ان کو رسول اللہؐ (نے (مکہ کا عامل بنایا تھا) تو ان کی عمر بیس سے ایک یا دو سال زیادہ تھی پھر انہوں نے لوگوں کو حج کرایا یہ ۸ ہجری کا زمانہ تھا اور (اس سال بھی) مشرکوں نے اپنے قواعد کے موافق کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے ۹ ہجری میں حج کیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جو شخص امیر حج بنایا گیا وہ ابوبکر صدیقؓ تھے اور بعض نے کہا ہے (نہیں) بلکہ عتاب (پہلے امیر) تھے۔ واللہ اعلم

اور عتاب مکہ پر برابر عامل رہے یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے وفات پائی پھر حضرت ابوبکر نے بھی ان کو بدستور باقی رکھا یہاں تک کہ انہوں نے بھی وفات پائی۔ واقدی کا قول ہے کہ جس روز حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی تھی اسی دن ان کی بھی وفات ہوئی۔ اسی طرح عتاب کی اولاد نے بھی کہا ہے مگر محمد بن سلام وغیرہ نے کہا ہے کہ عتاب کے دفن کے دن حضرت ابوبکرؓ کی وفات کی خبر مکہ میں آئی۔ یہ عتاب ایک باخبر شخص نیک اور بزرگ تھے باقی رہے ان کے بھائی خالد ابن اسید تو ان کی نسبت محمد بن اسحٰق سراج نے عبدالعزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کے اولاد سے تھے روایت کی ہے کہ خالد بن اسید جو عتاب کے حقیقی بھائی تھے فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے مکہ میں داخل ہونے سے پیشتر وفات پائی تھی۔ ابن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جس زمانے میں کہ جب رسول اللہؐ نے مجھے مکہ کا عامل بنایا تھا مجھ کو دو چادریں ایک میں سی ہوئی ملیں تھیں وہ دونوں میں نے اپنے غلام کیسان کو دے دیں تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ عتاب نے مجھ سے کچھ لے لیا ہے میرے واسطے رسول اللہ ﷺ نے دو درہم روزانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جس کو دو درہم روزانہ سیر نہ کر سکیں اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے اور ان سے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن میسب نے روایت کی ہے مگر ان دونوں نے ان کو دیکھا نہ تھا ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد بجستانی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن سری ناقط (یعنی تفط فروش تفط ایک قسم کا روغن ہے جو کسی ولایت سے آتا تھا۔) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن منصور نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن میسب سے انہوں نے عتاب بن اسید سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے حکم کیا ہے کہ انگور کا تخمینہ بھی درخت ہی میں کر لیا جائے جس طرح کہ خرمے کا کیا جاتا ہے اور انگور کی بھی زکوٰۃ جب وہ خشک ہو جائے لی جائے جس طرح کہ خرمے کی زکوٰۃ (اس وقت) لی جاتی ہے جبکہ وہ خشک ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۳۔ حضرت عتابؓ بن سلیم

حضرت عتابؓ بن سلیم بن قیس بن خالد بن مدلج یعنی ابوالحشر بن خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہیں۔ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام لائے تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ حشر کی حا کو فتح ہے اس کو ابن ماکولا نے اور دار قطنی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۳۴۔ حضرت عتابؓ بن شمیر ضبی

حضرت عتابؓ بن شمیر ضبی ہیں صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے مجمع نے روایت کی ہے۔ فضل بن دکین اور یحییٰ حمانی نے عبدالصمد بن جابر بن ربیعہ ضبی سے انہوں نے مجمع بن عتاب بن شمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا ایک بوڑھا باپ ہے اور کئی بھائی میں ان کے پاس جاتا ہوں شاید وہ اسلام لے آئیں پھر ان کو آپ کے پاس لاؤں آپ نے فرمایا اگر وہ لوگ اسلام لائیں تو ان کے لئے بھلائی ہے اور اگر اسلام کو نہ منظور کریں تو کچھ پروا نہیں۔ خود پھیل رہا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۵۔ حضرت عتبانؓ بن مالک

حضرت عتبانؓ بن مالک بن عمر بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی غزوہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں لکھا دوسروں نے اہل بدر میں ذکر کیا ہے۔ ہم کو خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زہری کو محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے سنا اور محمود بن ربیع عتبان بن مالک سالمی سے نقل کرتے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا مگر جب مینہ آتی تھی تو مجھے اس نشیب کا پار اترنا مشکل ہوتا تھا جو کہ میرے اور مسجد کے درمیان میں تھا (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ پر اس نشیب کا اترنا بہت مشکل ہوتا ہے پس اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے گھر میں تشریف لائے اور میرے گھر کے کسی مقام پر نماز پڑھ دیں تا کہ میں اس مقام کو نماز کی جگہ بنا لوں حضرت نے فرمایا میں ایسا کروں گا پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے میں نے آپ کو خزیرہ بھی کھلایا جب آپ مکان میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں یہاں تک کہ فرمایا تم اپنے گھر کے کس مقام میں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے وہ جگہ بتا دی جہاں میں نماز پڑھا کرتا تھا پس آپ نے اسی مقام پر دو رکعت نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کی۔

ان کی یہ درخواست اس وجہ سے تھی کہ یہ نابینا ہو گئے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری تھی۔ ہم کو محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور مسمار اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز وغیر ہم نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل نے وہ کہتے تھے ہم سے (امام) مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انہوں نے عتبان بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ان کی قوم ان کو (نماز) میں امام بناتی تھی مگر وہ نابینا تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ (بعض اوقات) یہ حالت ہوتی ہے کہ (شب کو) تاریکی ہوتی ہے اور مینہ

(آئی ہوئی) ہوتی ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں نابینا شخص ہوں پس آپ میرے مکان میں نماز پڑھ لیجئے تو میں اس کو اپنا مصلی بنالوں پھر رسول اللہ ﷺ (میرے یہاں) تشریف لائے اور فرمایا کہ کون سی جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں پس (میں نے) اپنے گھر کی ایک جگہ کو بتا دیا آنحضرت ﷺ نے اسی مقام پر نماز پڑھی ان عتبان سے انس بن مالک اور محمود نے روایت کی ہے حضرت معاویہ کے زمانہ میں عتبان کا انتقال ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۶۔ حضرت عتبہؓ بن اسید

حضرت عتبہؓ بن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن سلمہ بن عبداللہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں۔ ان کی کنیت ابو بصیر تھی اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں یہ وہی ہیں کہ جو صلح حدیبیہ میں کافروں کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگ آئے تھے پھر ان کو قریش نے طلب کیا تا کہ ان کو رسول اللہؐ ان کی طرف واپس کر دیں کیونکہ (اس زمانے میں) آپ نے کفار قریش سے اس بات پر صلح کر لی تھی کہ جو شخص تمہاری طرف سے ادھر آئے گا وہ پھر تمہاری طرف لوٹا دیا جائے گا لہٰذا آنحضرتؐ نے ابوبصیر کو دو کافروں کی ہمراہی میں واپس کر دیا انہوں نے اثناء راہ میں ایک کافر کو قتل کر ڈالا اور دوسرا (یہ دیکھ کر) نبیؐ کے پاس بھاگ آیا اور ابوبصری نے بھی آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کا عہد پورا ہو گیا اور اللہ نے آپ سے بے وفائی عہد کا بار اتار دیا میں نے اپنی ذات کو مشرکوں سے بچایا تھا تا کہ مجھ کو میرے دین کی بابت فتنے میں نہ ڈالیں نبیؐ نے (اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اس کی ماں کی خرابی ہو یہ شخص (آتش) حرب کا روشن کرنے والا ہے اگر اس کے پاس کچھ لوگ ہوتے (تو یہ بغیر لڑائی کئے ہوئے نہ مانتا اس گفتگو سے ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہؐ ان کو مشرکوں کی طرف پھر واپس کر دیں گے پس یہ سمندر کے کنارے چلے گئے اور جتنے مسلمان مشرکوں کے پاس سے بھاگ کر آئے تھے ان کے پاس جمع ہو گئے اور وہاں انہوں نے قریش کا ناک میں دم کر دیا اور ان کے قافلہ لوٹ لئے (اور آدمی مار ڈالے) پس کفار نے رسول اللہؐ کے پاس خط لکھا (کہ ان لوگوں کو آپ مدینہ میں بلا لیجئے لہٰذا آنحضرتؐ نے ابوبصیر کے سوا ان سب کو مدینہ میں بلا لیا کیونکہ ان کی وفات ہو چکی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت میں ان کا حال یہاں سے زیادہ بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۷۔ حضرت عتبہؓ بن ربیع

حضرت عتبہؓ بن ربیع بن رافع بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن ابجر انہیں ابجر کا نام خدرہ ہے یہ عتبہ انصاری خدری ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۸۔ حضرت عتبہؓ بن ربیعہ

حضرت عتبہؓ بن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بہرامی ہیں اوس (کے خاندان) کے حلیف تھے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی شرکت بدر میں اختلاف کیا گیا ہے ابن اسحٰق نے تو ان کو بہرامی بیان کیا ہے مگر ابن کلبی نے ان کو بہزمی بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم کی اولاد سے بیان کیا ہے۔

۳۵۳۹۔ حضرت عتبہؓ بن سالم عدوی

حضرت عتبہؓ بن سالم بن حرملہ عدوی تھے صحابی ہیں ان کو مستغفری نے بیان کیا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۴۰۔ حضرت عتبہؓ بن ابی سفیان

حضرت عتبہؓ بن ابی سفیان۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا۔ یہ عتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے حقیقی بھائی تھے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے ان کو حضرت عمرؓ نے طائف کا حاکم بنا دیا تھا جب عمرو بن عاص (والی مصر) کا انتقال ہو گیا تو حضرت معاویہ نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اپنے بھائی عتبہ کو مصر کا حاکم کر دیا یہ وہاں ایک سال حاکم رہے پھر انہوں نے وہیں مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے ان کی وفات ۴۴ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۴۳ ہجری میں ہوئی تھی۔ یہ نہایت فصیح خطیب تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان سے بڑھ کر کوئی شخص (فصیح) خطبہ پڑھنے والا نہ تھا۔ انہوں نے ایک روز مصر والوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ اے اہل مصر تمہاری زبانوں پر حق کی تعریف کرنا آسان ہے مگر تم اس کو (کبھی زبان پر بھی) نہیں لاتے ہو اور باطل کی مذمت بیان کرتے ہو اور کہا تم اس کو کرتے ہو (تم) گدھے کے مانند (ہو) کہ کتابیں لادتا ہے ان کتابوں کے بارے سے بوجھل ہو جاتا ہے مگر ان کا علم کچھ اس کو نفع نہیں دیتا اور میں تمہارے مرض کی دوا نہ کروں گا لیکن تلوار سے اور جب تک کوڑے سے میرا کام نکلے گا اس وقت تک تلوار نہ اٹھاوں گا اور جب تک درے سے تمہاری اصلاح ہو سکے اس وقت تک کوڑا نہ اٹھاؤں گا پس جو حقوق ہمارے تم پر خدا نے لازم کر دیئے ہیں ان کو لازم سمجھو اور جو حقوق تمہارے ہم پر قائم کئے ہیں ان کو ہم سے پورا کراؤ۔ آج میں بہت آسانی سے باتیں کر رہا ہوں کسی کو) سزا نہیں دی جائے گی مگر آج کے بعد (پھر زبانی) غصہ نہ کیا جائے گا (بلکہ عملی کاروائی کی جائے گی) والسلام یہ عتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور بمقام دومتہ الجندل واقعہ حکمین میں بھی شریک تھے اور اس واقعہ میں انہوں نے بڑا کار نمایاں کیا ہے اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں بھی شریک تھے ان کی ایک آنکھ بھی کام آ گئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۴۱۔ حضرت عتبہؓ بن طویع مازنی

حضرت عتبہؓ بن طویع۔ مازنی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے ابن جریج نے یزید بن عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے عتبہ بن طویع مازنی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے غلاموں کے گروہ تم میں شریر وہ ہے جو عرب (کی عورتوں) سے نکاح کرے اور اے عرب تم میں وہ شخص بد ہے جو کہ غلاموں میں نکاح کرے۔ جب لوگوں نے آنحضرت کا یہ کلام سنا تو آپ سے ایک غلام کی نسبت جس نے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا تھا عرض کیا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ عورت راضی ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں راضی ہے پس آپ نے اس کو روا رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۴۲۔ حضرت عتبہؓ بن عائذ

حضرت عتبہؓ بن عائذ۔ ان کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اگر ابن عائذ ہیں (تو خیر) ورنہ یہ ابن عبد ہیں کیونکہ حدیثیں دونوں کی (روایت کردہ) ایک ہیں خالد بن معدان نے عتبہ بن عائذ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابن عائذ ہی بیان کیا ہے یہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے اور کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جس شخص نے فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کو حج اور عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا۔ اس کو ابو عامر الہانی نے ابو امامہ اور عتبہ بن عبد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۴۳۔ حضرت عتبہؓ بن عبداللہ بن صخر

حضرت عتبہؓ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی ہیں یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا کہ ان کا نسب اس طرح ہے عتبہ بن عبداللہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ پھر خنسا کی اولاد سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابوموسیٰ نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے نقل تو کیا ہے مگر ان کے نسب میں صخر اور خنسا اور سنان تین پشتوں کو ساقط کر دیا اور کہا کہ خنسا کی اولاد سے ہیں لیکن بنی خنسا کو نسب میں نہیں ذکر کیا ہے تاکہ سمجھا جاتا کہ یہ نسب کیونکر ہے میں ان کا نسب صحت کے ساتھ پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ واللہ اعلم

اور جو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے وہ وہی ہے جو ہم سے عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنے سند سے یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ روایت کی ہے کہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سے پھر بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا شریک بدر تھے۔ یونس کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابوموسیٰ نے نسب سے اس کو ساقط کر دیا ہے جس کو ہم (اول) ذکر کر چکے ہیں۔

۳۵۴۴۔ حضرت عتبہؓ بن عبداللہ اسماعیلی

حضرت عتبہؓ بن عبداللہ۔ اسماعیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ناشح سے انہوں نے عتبہ بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا دو شخصوں کے پاس جو باہم ایک بکری کی خرید و فروخت کر رہے تھے گزر ہوا اور آپس میں دونوں قسمیں کھا رہے تھے پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم برکت کو دور کرتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور شاید یہ وہ عتبہ ہیں جن کا ذکر اس بیان کے بعد آئے گا اور وہ عتبہ بن عبد سلمی ہیں۔ ابونعیم نے ان کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن ناشح ان سے روایت کرتے ہیں بعض راویوں نے ان کے والد کو عبداللہ اور بعض نے عبد کہا ہے اس قسم کا اختلاف راویوں میں بہت ہوا کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۴۵۔ حضرت عتبہؓ بن عبد ثمالی

حضرت عتبہؓ بن عبد ثمالی ان کی (روایت کردہ) حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس بات پر قسم کھالوں تو وہ بہت سچی ہوگی کہ میری امت سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ پورے بیس بھی نہ ہوں گے منجملہ ان کے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور بارہ اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ اور مریم بنت عمرن علیہم السلام ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے یعقوب بن سفیان کی تاریخ میں اسی طرح پایا ہے اور صحیح عبداللہ بن عبد ہی ہیں ہم ان کو پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

۳۵۴۶۔ حضرت عتبہؓ بن عبد سلمی

حضرت عتبہؓ بن عبد سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالولید تھی اور نام عتلہ تھا۔ نبی ﷺ نے عتبہ نام رکھا یہ حمص میں رہتے تھے ان کی حدیث شریح بن عبید اور لقمان بن عامر اور کثیر بن مرہ حضرمی اور خالد بن معدان اور عبداللہ بن ناسح اور عقیل بن مدرک اور حبیب بن عبید الرجی اور راشد بن سعد وغیرہم سے مروی ہے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن عبد سلمی نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اس کا نام آپؐ کو پسند نہ آتا تو آپ اس نام کو بدل دیا کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے ہم سات شخص (آئے) تھے قبیلہ بنی سلیم کے ہم میں سب سے بڑے عرباض بن ساریہ تھے ہم سب نے آپ سے بیعت کی۔ ہم کو ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عتبہ کہتے تھے عرباض مجھ سے بہتر ہیں اور عرباض کہتے تھے کہ عتبہ مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ نبی ﷺ کے پاس مجھ سے ایک برس پیشتر پہنچے تھے۔ ہم کو ابو محمد دمشقی نے ام المجتبیٰ فاطمہ کے خط سے نقل کر کے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ام مجتبیٰ یعنی فاطمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں ہم کو ابراہیم بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہم کو ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مندل بن علی نے ثور بن یزید سے انہوں نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے عتبہ بن عبد سے جو صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کترو کیونکہ ان کی پیشانیوں میں بھلائی وابستہ ہے اور ان کی یالیں نہ کترو کیونکہ یالین ان کے اوڑھنے کی چیزیں ہیں اور نہ ان کی دمیں کترو وہ ان کے پنکھے ہیں۔ یہ حدیث عبید بن عبد کے حال میں پہلے گزر چکی ہے مگر عتبہ صحیح ہے عبید تصحیف ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یحیٰی بن عتبہ بن عبد نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے مجھ کو (ایک مرتبہ) بلایا میں (اس وقت) بہت کمسن تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کیا کہ عتلہ آپ نے فرمایا بلکہ تمہارا نام عتبہ ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یحیٰی بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے واقعہ قریظہ اور نضیر میں فرمایا جو اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کر دے گا اس کے واسطے جنت واجب ہو جائے گی میں نے جب آپ کا کلام سنا تو اس

قلعہ کے اندر تین تیر داخل کئے اس کو ابن ماکولا نے بیان کر کے کہا ہے کہ عبدالغنی نے عتلہ بیان کیا ہے میں کہتا ہوں کہ اسی طرح (حدیث میں) قریظہ اور نضیر آیا ہے حالانکہ ان دونوں واقعوں کا دن ایک دن نہیں ہے کیونکہ واقعہ قریظہ کا زمانہ غزوۂ خندق کے بعد ۵ ہجری میں ہے لیکن نضیر کو جلاوطن کرنے کا واقعہ ۴ ہجری میں ہوا تھا مگر ابو عمر نے عتبہ بن عبد اور عتبہ بن ندر کو ایک ہی کہا ہے اس کے نسبت انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان کیا جائے گا۔

۳۵۴۷۔ حضرت عتبہؓ بن عمرو

حضرت عتبہؓ بن عمرو بن جروہ بن عدی بن عامر بن کعب بن خزر بن حارث بن خزرج انصاری ہیں یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۸۔ حضرت عتبہؓ بن عمرو

حضرت عتبہؓ بن عمرو بن صالح بن زبحان عینی پھر ذبجانی ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابی تھے اور فتح مصر کے واقعہ میں شریک تھے۔ اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۹۔ حضرت عتبہؓ بن عویم

حضرت عتبہؓ بن عویم بن ساعدہ انصاری ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ درخت کے نیچے بیعت الرضوان میں شریک تھے اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے۔ عبدالرحمٰن بن سالم بن عبدالرحمٰن بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عتبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے (جو) اصحاب بنائے ہیں (ان کو تمام عالم سے) منتخب (کر کے تجویز) کیا ہے اور ان صحابہ کو میرا انصار اور وزیر بنا دیا ہے۔ جس شخص نے ان کو برا کہا اس پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۰۔ حضرت عتبہؓ بن غزوان

حضرت عتبہؓ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن حارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان۔ اور بعض نے (اس طرح نسب) بیان کیا ہے کہ غزوان بن حارث بن جابر۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے (اس طرح) بیان کیا ہے کہ عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن۔ ان دونوں نے ان کے نسب سے زید اور عوف کو ساقط کر دیا ہے ابن مندہ نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض نے بیان کیا ہے کہ غزوان بن ہلال بن عبد مناف بن حارث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوئی ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس کو ابن ابی خیثمہ نے مصعب زبیری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابو غزوان تھی اور بنی نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف تھے۔ یہ قدیم الاسلام تھے کیونکہ جو لوگ مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے ساتھ ہو گئے تھے ان میں یہ ساتویں شخص تھے اور اسی

کوانہوں نے اپنے خطبے میں بمقام بصرہ بیان کیا کہ میں نے اپنے کو رسول اللہؐ کے پاس اسلام میں ساتواں شخص دیکھا (اور عسرت کی حالت یہ تھی کہ) ہمیں کوئی غذا میسر نہ تھی سوا درختوں کے پتوں کے (جس سے) ہم لوگوں کی باچھیں زخمی ہو جاتی تھی (جب) انہوں نے شہر حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو یہ چالیس برس کے تھے پھر رسول اللہؐ کے پاس واپس آئے (اس زمانے میں) رسول اللہؐ مکہ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ یہ بھی وہیں رہنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے مقداد کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی یہ دونوں شخص اول اسلام لانے والے لوگوں میں سے ہیں اور یہ دونوں کفار کے ساتھ (مکہ سے) چلے تھے تا کہ (ان کی معیت میں) مدینہ پہنچ جائیں کفار کا ایک چھوٹا سا لشکر تھا جس کا سردار عکرمہ بن ابی جہل تھا (یہ اسی لشکر کے ساتھ تھے اثناء راہ میں ان کو مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا لشکر جس کے سردار عبید بن حارث تھے۔ مقداد اور عتبہ مسلمانوں میں (جا کر) مل گئے۔ اس کے بعد عتبہ غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک رہے حضرت عمرؓ نے ان کو روانہ کیا تو فرمایا اُبلہ والوں سے جو ملک فارس میں ایک موضع ہے جہاد کریں جب حضرت عمرؓ نے ان کو روانہ کیا تو فرمایا کہ تم اور تمہارے ہمراہی یہاں سے برابر چلے جاؤ یہاں تک کہ سلطنت عرب کی انتہا اور عجم کی ابتدا تک پہنچ جاؤ پس وہاں قیام کر دینا اللہ کی برکت کے ساتھ چلے جاؤ اور جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور سمجھ لو کہ تم دشمن کے مقابلہ پر جا رہے ہو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر تمہاری مدد کرے گا اور میں نے علاء بن حضرمی کو لکھ دیا ہے کہ عرفجہ بن ہرثمہ کو تمہاری مدد کے لئے بھیج دیں وہ دشمن سے لڑنے میں بڑے تجربہ کار اور فن حرب سے خوب واقف ہیں پس تم ان سے مشورہ لیا کرنا اور (فتح یاب ہونے کے بعد وہاں کے لوگوں کو) اللہ کی طرف بلانا جو شخص تمہاری بات مان لے اس کا اسلام قبول کر لینا اور جو شخص نہ مانے اس پر جزیہ مقرر کرنا جس کو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ ادا کرے اور جو اس کو اس بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا ہاں بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو نہ مارنا اور مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیتے رہنا اور اپنے دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا اور اپنے پروردگار یعنی اللہ سے ڈرتے رہنا۔

چنانچہ عتبہ روانہ ہو گئے اور انہوں نے مقام اُبلہ کو فتح کر کے بصرہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ کو رونق دی اور آباد کیا اور انہوں نے محجن بن ادرع کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے بصرہ کی بڑی مسجد کی بنیاد ڈالی اور اس کو نرکل سے (چھت پاٹ کر) تیار کیا پھر عتبہ حج کرنے گئے اور مجاشع بن مسعود کو وہاں خلیفہ کر دیا اور ان کو فرات کی طرف روانگی کا حکم دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کریں جب عتبہ حضرت عمر کے پاس پہنچے تو انہوں نے بصرہ کی حکومت کا استعفا دیا حضرت عمر نے ان کا استعفا منظور نہ کیا تو انہوں نے دعا کی اے اللہ بصرہ میں اب مجھ کو نہ بھیج (یہ دعا ان کی مقبول ہو گئی) یہ اپنے اونٹ پر سے گر پڑے (اسی صدمہ میں) ان کا ۱۷ ہجری میں انتقال ہو گیا (یہ واقعہ اس وقت ہوا جب کہ) یہ مکہ سے لوٹ کر بصرہ کی طرف جا رہے تھے اور اس مقام پر پہنچ گئے تھے جس کو لوگ معدان بنی سلیم کہتے تھے اس کو ابن سعد نے بیان کیا ہے مدائنی نے کہا ہے کہ ۱۷ ہجری میں مقام ربذہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے کہا کہ ۱۵ ہجری میں۔ ان کی عمر ستاون برس کی تھی یہ دراز قد اور خوبصورت شخص تھے۔ ہم کو عبدالوہاب نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال عدوی سے انہوں نے خالد بن

عمیر سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عتبہ بن غزوان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اسلام) میں ساتواں شخص دیکھا ہے ہمارے پاس کیلے کے پتے کے سوا کچھ کھانے کو نہ تھا (اسی کو کھاتے تھے) یہاں تک کہ ہمارا منہ زخمی ہو جاتا تھا۔ عتبہ نے دست میسان کو فتح کیا تھا اور جو کچھ وہاں مال تھا اس کو لوٹ لیا تھا اور ان کی عورتوں اور اولاد کو قید کر لیا تھا اور جن لوگوں کو انہوں نے گرفتار کیا تھا ان میں یسار یعنی ابوالحسن بصری اور ارطبان جد عبداللہ بن عون بن ارطبان وغیرہم بھی تھے ہم کو یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ازہر بن حمید یعنی ابوالحسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب سختیانی نے حمید بن ہلال سے انہوں نے خالد بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا کہ عتبہ بن غزوان نے جو بصرے کے سردار تھے (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں کہا (اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دنیا بہت جلدی پھر جائے گی اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوا پس خوردہ کے جیسا کہ برتن میں پس جو کوئی شخص تم میں سے چھوڑ دے تم لوگ دنیا سے ضروری منتقل ہو جاؤ گے پس جب تم منتقل ہوئے نیکی کے ساتھ منتقل ہو جو دنیا میں تمہارے سامنے ہے ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے ڈالا جائے گا وہ ستر برس تک دوزخ میں گرتا رہے گا مگر اس کے قعر تک نہ پہنچے گا اور خدا کی قسم وہ دوزخ باوجود اس قعر کے) بھر جائے گی اور مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا اور خدا کی قسم اس پر بھی ایک دن آئے گا کہ وہ بھی آدمیوں سے ہوگی اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے آپ کو تو میں بڑا سمجھوں اور لوگوں کی نظر میں حقیر سمجھا جاؤں اور تم لوگ میرے بعد امیروں کا تجربہ کرو گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۵۱۔ حضرت عتبہؓ بن فرقد

حضرت عتبہؓ بن فرقد بن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ بن ربیعہ بن رفاعہ بن حارث بن بہثہ بن سلیم سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ کلبی نے کہا ہے کہ فرقد ہی کا نام یربوع ہے۔ ان کی والدہ عباد بن علقمہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں یہ صحابی تھے اور صاحب روایت تھے بزرگ شخص تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عتبہ ابن فرقد سلمی بنی مازن کے خاندان سے تھے انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دو جہاد کئے تھے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم بن سعد مؤدب نے اپنی سند کو ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس ازدی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے (راوی نے) کہا کہ خیبر (لوگوں میں) تقسیم کر دیا گیا تو ان کو اس میں سے ایک حصہ ملا انہوں نے اس حصہ کو ایک سال کے لئے تو اپنے چچا کی اولاد کے لئے اور ماموں کے لیے ایک سال کے واسطے (معین) کر دیا پس بنو سلیم ایک سال آتے تھے اور تحصیل کرتے تھے اور ایک سال ان کے ماموں آتے اور وہ تحصیل کرتے تھے ہشیم نے کہا ہے کہ حصین اور عتبہ کے درمیان قرابت تھی عتبہ بعض فتوح عراق پر حضرت عمر بن خطاب ؓ کی طرف سے سردار تھے ہم کو یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سندوں کے ساتھ ابوالحجاج یعنی مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد عبداللہ بن یونس نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم احول نے ابوعثمان سے نقل کر

کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم شہر آذربیجان میں تھے کہ ہم کو حضرت عمر ﷺ نے ایک خط لکھا اے عتبہ بن فرقد (یہ مال) نہ تو تمہاری کوشش سے (حاصل ہوا) ہے نہ تمہارے والد کی کوشش سے (تم کو ملا ہے) اور نہ تمہاری والدہ کی کوشش سے (تم تک پہنچا) ہے پس مسلمانوں کو ان کی منزلوں میں اسی چیز سے سیر کرو جس سے تم اپنی منزل میں سیر ہوتے ہو یعنی جس طرح فراغت کے ساتھ تم اپنی بسر کرتے ہو اسی طرح بفراغت سب مسلمانوں کی بسر ہونی چاہیے) اور تم امیرانہ عیش سے بچو پھر پوری حدیث بیان کی۔ ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد نے ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ عتبہ کی ہم تین بیویاں تھیں ہر ایک ان میں سے چاہتی تھی کہ اپنے ساتھ والوں سے زیادہ خوشبو کا استعمال کرے اور عتبہ کے پاس سب سے زیادہ خوشبو آتی تھی یہ جب کسی طرف نکل جاتے تھے تو اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے (ایک دن) ہم سب نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) میں رسول اللہ کے زمانہ میں پتی کے مرض میں مبتلا ہو گیا میں نے اس کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر آنحضرت نے اپنے ہاتھ میں اپنا لعاب دہن لے کر اسے میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا اسی وقت سے یہ بینظیر خوشبو میرے جسم میں پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے ان کی زوجہ ام عاصم نے روایت کی ہے یہ کوفہ میں رہتے ہیں ام عاصم سے ان کی اولاد باقی رہی تھی جن کو فراقدہ کہتے ہیں۔ ہم کو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد حضرت عمر کی طرف سے موصل کے حاکم تھے اور بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے موصول کو فتح کیا تھا (اور راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے (وہیں) ایک گھر اور ایک مسجد بنائی تھی۔ راوی نے کہا ہے، ہم کو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو خلیفہ بن خیاط سے نقل کر کے خبر دی گئی وہ کہتے تھے ہم سے حاتم بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عیاض بن غنم کو روانہ کیا پس انہوں نے موصل کو فتح کیا اور عتبہ بن فرقد کو دو قطعوں میں سے ایک قطعہ کا سردار بنا دیا اور انہوں نے سوائے حصن کے کل شہروں کو بزور شمشیر فتح کیا تھا کیونکہ حصن والوں نے ان سے وہیں پر صلح کر لی تھی یہ صلح ۱۸ ہجری میں ہوئی تھی (راوی نے کہا ہے کہ) ہم کو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے سیف بن عمر سے انہوں نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے موصل کی لڑائی میں جو ۱۷ ہجری میں ہوئی تھی ربعی بن افکل سردار تھے اور خراج پر عرفجہ بن ہرثمہ تھے اور دوسرے قول میں ہے کہ حرب اور خراج پر عتبہ بن فرقد سردار تھے۔ اس سے پہلے یہ تمام کام عبداللہ بن معتمر کے سپرد تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ قبیلہ مازن سے تھے اس کو میں صحیح نہیں سمجھتا (کیونکہ) ان کے نسب میں سلیم تک کوئی مازن نہیں ہے کہ اس کی طرف یہ منسوب کئے جاتے شاید ابن مندہ کو سلیم کے بھائی مازن بن منصور کا خیال آ گیا یا اس کتاب سے نقل کیا ہے جس میں غلطی اور اسقاط ہے یا ابن مندہ کو کوئی بات ایسی معلوم ہو کہ جس کو ہم نہیں جانتے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۲۔ حضرت عتبہؓ بن ابی لہب

حضرت عتبہؓ بن ابی لہب۔ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ عبدالمطلب کا بیٹا تھا یہ عتبہ قریشی ہاشمی تھے۔ نبیؐ کے چچازاد بھائی

تھے۔ان کی والدہ ام جمیل حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن تھی حمالۃ الحطب یہی تھی عتبہ اور ان کے بھائی معتب فتح مکہ میں ایمان لائے تھے یہ دونوں نبی (کے خوف سے مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے پس نبیؐ نے عباس بن عبدالمطلب کو جوان دونوں کے چچا تھے ان کے پاس بھیجا چنانچہ حضرت عباس دونوں کو لے آئے اور دونوں اسلام بھی لائے رسول اللہ ﷺ ان کے اسلام لانے سے خوش ہوئے یہ دونوں رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے اور اس دن یہ ان لوگوں میں تھے جو ثابت قدم رہے اور نہیں بھاگے اور غزوۂ طائف میں بھی شریک تھے یہ دونوں مکے سے کبھی نہیں نکلے اور مدینہ میں نہیں آئے ان دونوں نے اپنے اولاد چھوڑی تھی زبیر ابن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ ومعتب جو ابولہب کے بیٹے تھے غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے یہ دونوں ثابت قدم لوگوں میں سے تھے مکہ ہی میں رہتے تھے مدینہ میں نہیں آئے ان دونوں کی اولاد ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے مگر میں ایسا نہیں سمجھتا اور زبیر کا قول خود ہی ان کے کلام کو رد کرتا ہے۔واللہ اعلم

۳۵۵۳۔حضرت عتبہؓ بن مسعود ہذلی

حضرت عتبہؓ بن مسعود ہذلی ہیں۔ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن مسعود کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ کے ساتھ حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کی تھی اور مدینے میں بھی آئے تھے غزوۂ احد اور اس کے بعد کے کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔زہری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ مسائل دینی کو نہ جانتے تھے لیکن یہ بہت جلد انتقال کر گئے تھے۔زہری سے یہ بھی منقول ہے کہ عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ قدیم الصحبت اور قدیم الہجرت نہ تھے لیکن وہ عبداللہ سے پہلے انتقال کر گئے عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے جب عتبہ بن مسعود کا انتقال ہوا تو ان کے بھائی عبداللہ ان کو رونے لگے بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا تم روتے ہو انہوں نے کہا کہ (اس میں تعجب کیا ہے کیا عتبہ) میرے بھائی اور رسول کے یہاں میرے ساتھی تھے اور سوا عمر بن خطاب ؓ کے سب لوگوں سے مجھ کو زیادہ محبوب تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عتبہ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں وفات پائی تھی جیسا کہ کہا گیا ہے اور وہ جو کہ قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کی گئی ہے کہ عتبہ نے ۴۴ ہجری میں وفات پائی تھی تو اس بنا پر ان کا انتقال اپنے بھائی کے بعد ہوگا نہ کہ پہلے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۵۴۔حضرت عتبہؓ بن ندر سلمی

حضرت عتبہؓ بن ندر سلمی ہیں۔شام میں رہتے تھے ان سے علی بن رباح اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مصفیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے مسلمہ بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ایوب نے حارث بن یزید حضرمی سے انہوں نے علی بن رباح سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عتبہ بن ندر صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک دن ہم لوگ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے آپ نے سورۃ طسم پڑھی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے بیان تک پہنچے (پھر) فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت

اور پیٹ بھرنے کے واسطے آٹھ برس مزدوری کی تھی یا فرمایا کہ دس برس اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا کہ عتبہ بن ندر بن عبد سلمی ہیں صحابی تھے ان کا نام عتلہ تھا نبیؐ نے ان کے نام کو بدل کر عتبہ رکھا محمد بن قاسم طائی نے یحییٰ بن عتبہ بن عبد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا عتلہ آپ نے فرمایا (عتلہ نہیں بلکہ) عتبہ (تمہارا نام ہے) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام نشبہ تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم عتبہ ہو ابوعمر نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد رسولؐ کے ساتھ خیبر میں شریک تھے ان کی کنیت ابوالولید تھی بعہد ولید بن عبدالملک ۸۷ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی عمر چورانوے سال کی تھی۔ اہل شام میں ان کا شمار تھا۔ ان سے اہل شام کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے خالد بن معدان اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور کثیر بن مرہ اور راشد بن سعد اور ابوعامر الہانی اور علی بن رباح ہیں واقدی نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد کی وفات ان تمام اصحاب نبیؐ کے بعد ہوئی تھی جو شام میں رہتے تھے ابوعمر نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد کے سوا دوسرے شخص ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جس کو ہم نے ذکر کیا (ہاں) ان دونوں کے سلمی ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ خالد بن معدان نے ان دونوں سے روایت کی ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر شامی ہیں ان سے خالد بن معدان اور علی بن رباح نے روایت کی ہے اور دوسرے باب میں ان کو عتبہ بن عبد سلمی ابوالولید شامی بیان کیا ہے ان سے خالد بن معدان اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی نے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان سے کثیر بن مرہ اور لقمان بن عامر اور راشد بن سعد اور ابوعامر الہانی اور عبداللہ بن عائذ اور حبیب بن عبید اور شرحبیل بن شفعہ اور عبدالرحمٰن بن ابی عوف اور ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے یہ سب انہوں نے عتبہ بن عبد کے نام میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے عتبہ بن ندر کے نام میں سوائے دو راویوں کے جنہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ خالد بن معدان اور علی بن رباح ہیں اور کسی کو نہیں ذکر کیا اور اس میں (بھی) کلام ہے اس لئے کہ میرے نزدیک صحیح وہی ہے جو میں نے ذکر کیا ہے یہ تمام قول ابوعمر کا ہے وہ اس طرف مائل ہیں کہ ابن ندر اور ابن عبد دونوں ایک ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

۳۵۵۵۔ حضرت عتبہؓ بن نیار

حضرت عتبہؓ بن نیار ان کو رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیف کے پاس بھیجا تھا اسود نے عروہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیف بن ذی یزن کے پاس یہ خط لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم امابعد من محمد رسول اللہ الی زرعة بن ذی یزن اذا اتاکم رسلی فامر کم بھم خیراً معاذ بن جبل و ابن رواحہ ومالک بن عبادة وعتبہ بن نیار ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ امابعد محمد رسول اللہ کی طرف سے زرعہ بن ذی یزن کو معلوم ہو جب تمہارے پاس میرے قاصد پہنچیں تو میں تم کو ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہوں (میرے قاصدوں کے نام یہ ہیں) معاذ بن جبل ابن رواحہ مالک بن عباد اور عتبہ بن نیار'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس بیان میں کلام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کے لوگوں سے بعد فتح مکہ کے ۹ ہجری میں خط کتابت کی تھی اور عبداللہ رواحہ ۸ ہجری میں واقعہ موتہ میں شہید ہو چکے تھے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۶۔ حضرت عتبہؓ بن ابی وقاص

حضرت عتبہؓ بن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک تھا۔ ان کا نسب ان کے بھائی سعد کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ ان کا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے ان سے ان کے بھائی سعد نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا ہی ہے (تم اس کو لے لینا) اس کو زہری نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے یہ ابن مندہ کا بیان تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور زہری کی اس حدیث سے کہ سعد نے اپنے بھائی سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا بیٹا ہے (ابونعیم نے) کہا ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں رسول اللہ کے روئے مبارک کو زخمی کیا تھا اور آگے کے دانت شہید کیے تھے۔ ان کا اسلام لانا مجھ کو معلوم نہیں ہے ان کو متقدمین نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کافر مرے معمر سے روایت ہے انہوں نے عثمان جزری سے انہوں نے مقسم سے نقل کیا ہے کہ عتبہ نے (جب) رسول اللہ ﷺ کے آگے کے دانت شہید کیے تو آنحضرت نے ان پر بددعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو ایک سال نہ گزرنے پائے کہ یہ کافر مر جائے پس ان پر سے ایک سال نہ گزرا اور کافر ہی مر گیا یہ کلام ابونعیم کا تھا۔ زہیر بن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے قریش میں ایک خون کیا تھا جس کی وجہ سے وہ (وہاں سے) قبل ہجرت مدینے چلا گیا تھا پس ان کا مکان اور مال بعوض خون کے لیا گیا تھا ان کی وفات حالت اسلام میں ہوئی تھی انہوں نے سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی ان کی والدہ ہند بنت وہب بن حارث بن زہرہ تھیں۔

۳۵۵۷۔ حضرت عتبہؓ

حضرت عتبہؓ۔ یہ دوسرے شخص ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے انہوں نے ان کے اور دوسروں کے درمیان فرق ظاہر کیا ہے اور ان کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ قبل از نبوت آپ کی کیا کیفیت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میری دایہ سعد بن بکر کی اولاد سے تھیں اور پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۵۸۔ حضرت عتریسؓ بن عرقوب

حضرت عتریسؓ بن عرقوب جن لوگوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے انہیں میں یہ بھی مذکور ہیں۔ ان سے طارق بن شہاب نے روایت کی ہے یہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے تھے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۹۔ حضرت عتیبہؓ بلوی

حضرت عتیبہؓ بلوی۔ یہ بلوی النسب ہیں۔ پھر انصاری کے حلیف ہو گئے تھے۔ حسن نے ابن ابی ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پیچھے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوءاً و سوآء ظلمت نفسی فاغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم "پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ

شہادت دیتا ہوں کوئی معبود نہیں مگر تو ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں نے گناہ کیا ہے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان ہے۔'' آنحضرت نے (بعد نماز کے) فرمایا کہ یہ کلام کہنے والا کون شخص تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور یہ شخص خاندان بلی سے پھر انصار سے تھا عتیبہ ان کا نام تھا پس نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ تیرے منہ سے یہ کلمات ختم بھی نہ ہونے پائے تھے کہ میں نے گیارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ لکھنے میں سبقت کرتے کہ کون لکھ لے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۰۔ حضرت عتیر رضی اللہ عنہ بدری

حضرت عتیر رضی اللہ عنہ۔ بدری ہیں نبی ﷺ کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی تھی۔ ان سے سلیمان بن عبد الرحمٰن ازدی نے روایت کی ہے مستغفری نے ان کا نام عشیر بیان کیا ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ وہی عتیر عذری ہیں جن کو ہم بیان کریں گے یا دوسرے شخص ہیں۔

۳۵۶۱۔ حضرت عتیر رضی اللہ عنہ عذری

حضرت عتیر رضی اللہ عنہ عذری ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کی نسبت ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عُس (ان کا نام) ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں نام ہیں اور برذعی نے ان کو عش کہا ہے اسی طرح عثامہ بن قیس کی بابت بعض لوگوں نے عسامہ کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابواحمد نے ان کے نام کو عشیر کہا ہے اور ان کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ جب عورت کا زفاف کیا جائے۔ الخ ابواحمد نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔

۳۵۶۲۔ حضرت عتیق رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت عتیق رضی اللہ عنہ بن قیس۔ ہم نے ان کا حال ان کے بیٹے حارث کے نام میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۶۳۔ حضرت عتیقہ رضی اللہ عنہ بن حارث

حضرت عتیقہ رضی اللہ عنہ بن حارث انصاری ہیں۔ مکحول نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ایک روز ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ یکایک عتقیہ بن حارث آئے اور کہا کہ اس وقت مجھے اچھا موقع ملا ہے چاہتا ہوں کہ آپ سے چند باتیں پوچھوں آپ نے فرمایا جو چاہے پوچھو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو شخص اپنی گردن میں فی سبیل اللہ تلوار لٹکا دے (یعنی جہاد کرے) تو اس کو کیا (ثواب) ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے واسطے جنت کے ہاروں میں سے ایک ہار ہوگا (جو) موتی اور یاقوت و زبرجد کا) ہوگا۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جس نے نیزے کو فی سبیل اللہ پاؤں اور رکاب کا درمیان میں رکھا اس کے واسطے (قیامت میں) کیا ہوگا آپ نے فرمایا اس کے واسطے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جائے گا پھر کہا یا رسول اللہ جو شخص فی سبیل اللہ کمان کو اپنے کندھے پر لٹکا دے اس کے واسطے (قیامت کے دن) کیا ہوگا آپ نے فرمایا اس کے

واسطے جنت کی چادروں میں سے ایک سبز چادر ہوگی۔اور جہاد فی سبیل اللہ عزوجل کی فضیلت میں ایک بڑی حدیث بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۶۴۔حضرت عتیقہؓ

حضرت عتیقہؓ۔ان سے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی ہے اور ان کی (روایت کردہ) حدیث صحیح نہیں ہے بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔واللہ اعلم

۳۵۶۵۔حضرت عتیکؓ بن تیہان

حضرت عتیکؓ بن تیہان یہ ابوہثیم ہیں۔تیہان کے بھائی تھے انصاری اوسی اشہلی ہیں۔اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا نام عتیک بیان کیا ہے اور میرے نسخہ میں عتید ہے اور وہ زہری اور ابن اسحٰق سے روایت کیا گیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عتیک بن تیہان ہے اور ان کا نام عبید بھی بیان کیا جاتا ہے اور ابوعمر نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے اس کو بھی ذکر کیا ہے جس نے عبید کے نام میں کہا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے بعض نے کہا ہے کہ صفین میں شہید ہوئے ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ تیہان کہے جاتے ہیں اور تیہان بھی کئے جاتے ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۶۔حضرت عتیکؓ بن قیس بن ہیشہ

حضرت عتیکؓ بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان سے ان کے بیٹے جابر نے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایک غیرت وہ ہے کہ اس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے اور ایک تکبر وہ ہے کہ اس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ایک تکبر وہ ہے کہ اللہ اس کو ناپسند کرتا ہے پس وہ غیرت کہ جس کو اللہ پسند کرتا ہے وہ غیرت ہے کہ جو مقام شک میں ہوتی ہے اور وہ غیرت کہ جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو غیر شک میں ہوتی ہے اور وہ تکبر جس کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے کہ انسان لڑائی کے وقت بطور رجز کے کرتا ہے اور وہ تکبر جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ تکبر ہے جو ناحق فسق و فجور میں ہوتا ہے۔اس کو بہت لوگوں نے جابر بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور یہ بہت صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب العین والثاء

۳۵۶۷۔حضرت عثامہؓ بن قیس

حضرت عثامہؓ بن قیس۔بعض نے ان کا نام عسامہ بیان کیا ہے ابوبشر نے عثامہ بن قیس ازدی سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان ازدی سے روایت کی ہے یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے بقدر سو برس کی مسافت کے) دور کر دے گا۔عبداللہ بن سفیان نے کہا ہے کہ

میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے عثامہ سے بلال بن ابی بلال نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ابراہیم سے زیادہ شک (اشارہ ہے اس آیت قرآنی کی طرف کہ حضرت ابراہیم نے ایک مرتبہ عرض کیا تھا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے اللہ نے فرمایا کیا تم ایمان نہیں لائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایمان تو لایا ہوں مگر اطمینان قلب چاہتا ہوں شک کا لفظ مجازاً استعمال ہوا ورنہ انبیاء علیہم السلام شک و شبہ سے پاک ہوتے ہیں۔) کرنے کے حقدار ہیں اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ رکن شدید (اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں فرشتے بشکل انسان مہمان بن کر آئے قوم کو جب خبر ہوئی تو وہ لوگ ان مہمانوں کو اپنی خوئے بد کے موافق مانگنے کو آئے حضرت لوط علیہ السلام اس وقت بہت پریشان ہوئے اور پریشانی میں جو کلمہ ان کی زبان سے نکل گیا کہ کاش میرا کوئی رکن شدید یعنی مضبوط سہارا ہوتا تو میں اس کی پناہ لیتا یہ کلمہ ایک پیغمبر کی زبان سے خدا تعالیٰ کو خوش نہ آیا اور عتاب ہوا کہ لوط ہم سے زیادہ تمہارے لئے کون سہارا ہے) کی طرف پناہ ڈھونڈ ھتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۸۔ حضرت عثمؓ بن ربعہ

حضرت عثمؓ بن ربعہ جہنی ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے (پہلے) ان کا نام عبدالعزیٰ تھا اس کو رسول اللہ ﷺ نے بدل دیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۶۹۔ حضرت عثمانؓ بن ارقم

حضرت عثمانؓ بن ارقم مخزومی ہیں۔ ہم کو ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان وہ کہتے تھے مجھ سے عطاف بن خالد مخزومی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا عثمان بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں (ایک روز) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیت المقدس کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیا سوداگری کے ارادے سے وہاں جاتے ہو میں نے کہا نہیں لیکن یارسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ اس میں نماز پڑھوں آپ نے فرمایا کہ اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی) ایک نماز ہزار نمازوں سے بہتر ہے پھر بیت المقدس کا کوئی کیوں ارادہ کرے اس کو ابن عفیر نے عطاف بن خالد مخزومی سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان بن ارقم سے انہوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے ہم کو ابن ابی عاصم نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ اور کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے۔ ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابی عاصم تک پہنچا کر اس حدیث کی اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عطاف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا ارقم سے روایت کر کے بیان کیا۔ یہ عثمان بدری تھے رسول اللہ ﷺ انہیں کے گھر میں جو مقام صفا میں تھا تشریف فرما ہوتے تھے۔ ارقم کے نام میں اس کا بیان ہو چکا ہے۔ جو اس کی تائید کرتا ہے

اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۷۰۔ حضرت عثمانؓ بن ازرق

حضرت عثمانؓ بن ازرق۔ ہشام بن زیاد نے عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) عثمان بن ازرق ہم لوگوں کے پاس جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا پس انہوں نے آگے آنے میں کمی کی اور وہیں مسجد میں بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ان سے کہا آپ پر اللہ رحم کرے اگر آپ ہم لوگوں تک پہنچ جاتے تو آپ کو بہت مناسب تھا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ خروج امام کے بعد (یعنی) امام جب مسجد میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے جو شخص آدمیوں پر سے گزرے یا آدمیوں میں تفرقہ ڈال دے (یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے) وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو دوزخ میں اپنی انتڑیوں کو کھینچے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۷۱۔ حضرت عثمانؓ بن حنیف انصاری

حضرت عثمانؓ بن حنیف انصاری اوسی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی سہل بن حنیف کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کی کنیت ابوعمر تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ تھی یہ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے ان کو حضرت عمرؓ نے ملک عراق کی پیمائش کرنے پر مقرر کیا تھا انہوں نے وہاں کی مزروعہ اور غیر مزروعہ زمین کی پیمائش کی اور اس پر خراج مقرر کیا اور ان کو حضرت علی نے بصرہ پر عامل بنا دیا تھا چنانچہ وہاں عامل رہے یہاں تک کہ حضرت طلحہ وزبیر حضرت عائشہ کے ہمراہ واقعہ جمل میں وہاں پہنچے تو انہوں نے ان کو بصرہ سے نکال دیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرے میں آئے اور جنگ جمل شروع ہوئی اور جب حضرت علی نے لوگوں پر فتح پائی تو عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل کر دیا اور عثمان بن حنیف نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی حضرت معاویہؓ کے زمانے تک زندہ رہے ان سے ان کے بھتیجے ابوامامہ بن سہل اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ہانی بن معاویہ صدفی نے روایت کی ہے ہم کو ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے کہتے تھے ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوجعفر سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے انہوں نے عثمان بن حنیف سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو اچھا کر دے آنحضرت نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور چاہے صبر کر۔ وہی تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا کہ دعا کیجئے (راوی نے کہا) کہ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا مانگے اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی ''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور بوسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت کے متعلق توجہ کی ہے تاکہ میری یہ حاجت روا ہو جائے پس یا اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کر۔'' ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۲۔ حضرت عثمانؓ بن ربیعہ جمحی

حضرت عثمانؓ بن ربیعہ بن اہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے تھے اس کو ابن اسحق نے بیان کیا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کے بیٹے نبیہ بن عثمان وہی ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۷۳۔ حضرت عثمانؓ بن شماس

حضرت عثمانؓ بن شماس بن لبید مخزومی مہاجری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے ہجرت کے ذکر میں روایت کی ہے کہ پھر مصعب بن عمیر اور عثمان بن مظعون اور عثمان بن شماس بن شرید اور ایک گروہ جن کا انہوں نے اپنی روایت میں نام بیان کیا ہے (ہجرت کے واسطے) نکلے۔ اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عثمان بن شماس بن لبید ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ عزوجل نے آیات قرآنیہ نازل کیں ہیں اور ان کو اپنی کتاب میں یاد کیا ہے ابن مندہ نے شماس بن لبید کے نام میں ایسا ہی بیان کیا ہے اور جس شخص نے ابن اسحق سے روایت کی ہے ابونعیم نے کہا ہے وہ غلط ہے اسی طرح ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ذکر کیا ہے کہ وہ شماس بن عفان بن شرید ہیں جو بنی مخزوم سے تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ یہ حال شماس کے نام میں بیان ہو چکا ہے اور زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کر کے کہا ہے کہ عامر بن مخزوم کے بیٹے ہرمی بن عامر تھے اور ہرمی بن ہرمی کے بیٹے شرید تھے اور شرید بن ہرمی کے بیٹے عثمان اور عثمان بن شرید کے بیٹے عثمان بن عثمان تھے اور شماس یہی ہیں یہ نہایت نیک ذات تھے اور مہاجر تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنی جان کو سپر بنا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۷۴۔ حضرت عثمانؓ بن ابی طلحہ

حضرت عثمانؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ یعنی عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری حجبی ہیں ام سعید ان کی والدہ تھیں اور عمرو بن عوف کی اولاد میں سے تھیں ان کے والد طلحہ اور چچا عثمان بن ابی طلحہ غزوۂ احد میں بحالت کفر قتل کیے گئے حضرت حمزہ نے عثمان کو اور حضرت علی نے طلحہ کو مقابلہ کے وقت قتل کیا تھا۔ نیز واقعہ احد میں مسافع اور جلاس اور حارث اور کلاب فرزندان طلحہ یہ سب عثمان بن طلحہ کے بھائی تھے کافر قتل کیے گئے عاصم بن ثابت بن ابی افلح نے مسافع اور جلاس کو اور زبیر نے کلاب کو اور قزمان نے حارث کو قتل کیا تھا اور عثمان بن طلحہ خالد بن ولید کے ساتھ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر آئے تھے (اثنا راہ میں) ان دونوں نے عمرو بن عاص سے ملاقات کی کیونکہ وہ بھی نجاشی کے پاس سے بارادہ ہجرت آ رہے تھے پس یہ سب ساتھ ہو گئے اور رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں حاضر ہوئے ان کو رسول اللہؐ نے دیکھ کر صحابہ سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے حوالے کر دیئے یعنی یہ لوگ اہل مکہ کے سردار ہیں عثمان نبیؐ کے ساتھ مدینہ میں رہنے لگے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے آپ نے ان کو اور ان کے بھتیجے شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کو فتح مکہ کے بعد کعبہ مشرفہ کی کنجی

دے دی اور فرمایا کہ تم کنجی لو ہمیشہ اس کے مالک رہو یہ کنجی تم سے وہی لے گا جو ظالم ہوگا یہ عثمان مدینے میں رہتے تھے جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو یہ مکہ چلے گئے اور اپنی وفات تک وہیں رہے ۴۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اجنادین کے واقعہ میں شہید ہوئے ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی اور حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں تمہارے سامنے ہی دو رکعت نماز دونوں ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۵۔ حضرت عثمانؓ بن ابی عاص

حضرت عثمانؓ بن ابی عاص بن بشر بن عبد بن ذہمان بعض نے عبد دہمان کہا ہے۔ ابن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن سیار بن مالک بن حطیط بن خشم بن ثقیف ثقفی ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی یہ ثقیف کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو رسول اللہؐ نے شہر طائف کا عامل کر دیا تھا ہم کو عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی اور ثقیف کے وفد کے قصہ کو بیان کر کے کہا کہ جب ثقیف کے وفود اسلام لائے تو آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی اور عثمان بن ابی عاص کو ان کا امیر کر دیا یہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ نوجوان تھے اور اس زمانے میں یہ مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں زیادہ حریص تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا یا رسول اللہؐ میں اس لڑکے کو مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں سب سے زیادہ حریص پاتا ہوں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے کہا ہم سے یونس بن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ہند نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے عثمان بن ابی عاص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے مجھ کو ثقیف کی طرف بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ اے عثمان نماز ہلکی پڑھا کرنا (طول طویل قرأت نہ کرنا) اور لوگوں (کی حالت) کا اندازہ جو ان میں ضعیف ہوں ان کی حالت سے کرنا کیونکہ ان میں بڑے بھی ہوں گے اور ضعیف اور حاجت والے اور چھوٹے بھی ہوں گے یہ عثمان رسول اللہؐ کی زندگی اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں طائف کے عامل رہے اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی دو برس تک طائف کے عامل رہے پھر ان کو حضرت عمر نے ۱۵ ہجری میں عمان اور بحرین کا عامل کر دیا انہوں نے عمان کی طرف کوچ کیا اور اپنے بھائی حکم کو بحرین کی طرف روانہ کیا عثمان نے شہر توج کی طرف کوچ کی اور اس کو فتح کیا اور آباد کیا اور وہاں کے بادشاہ شہرک کو قتل کیا یہ واقعہ ۲۱ ہجری میں ہوا تھا یہ کئی برس حضرت عمر و عثمان کی خلافت کے زمانے میں جہاد کرتے رہے یہ گرمی میں جہاد کیا کرتے تھے اور جاڑے کے ایام میں توج میں رہتے تھے یہ عثمان وہی شخص ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد اہل طائف کو مرتد ہو جانے سے روکا تھا اور ان لوگوں نے ان کی فرمانبرداری کی تھی بعد اس کے انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان سے ان کے عزیزوں نے اور اہل مدینہ نے روایت کی ہے حسن بصری نے بھی ان سے روایت کی ہے اور بہت روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حسن بصری نے (خود بلا واسطہ) ان سے کوئی حدیث نہیں سنی ہم کو یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن عبدالجبار صیرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن عبداللہ بن محمد بن علاعب انماطی نے خبر

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحامد احمد بن حسین بن علی مروزی نے جو ابن طبری کے نام سے معروف تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن حارث بن محمد بن عبدالکریم مروزی عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے دادا ابوجعفر یعنی محمد بن عبدالکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہثیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن حسان فردوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لقیط بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کلاب بن امیہ بن اسکر کے پاس عثمان بن ابی العاص کا گزر ہوا اور کلاب اس وقت شہر ایلہ میں تھے۔ عثمان نے کہا کہ تم یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو کلاب نے کہا میں اسی بستی پر مقرر کیا گیا ہوں عثمان نے پوچھا کیا تم عشر تحصیل کرتے ہو کلاب نے کہا ہاں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدھی رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دیتا ہے کہ (دنیا میں) پکار دے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دوں ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کو دوں پس کسی دعا کرنے والے کی دعا نہیں رد کرتا ہے سوا اس عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کراتی ہو یا عشر تحصیل کرنے والے کی۔ عثمان نے اپنی اولاد چھوڑی تھی اور سب بزرگ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۶۔ حضرت عثمانؓ بن عامر قریشی

حضرت عثمانؓ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئ قریشی تیمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوقحافہ تھی حضرت ابوبکر صدیق کے والد تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ان کی والدہ آمنہ بنت عبدالعزیٰ بن حرثان بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب تھیں اس کو زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے یہ فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لائے تھے۔ یہ حضرت ابوبکر کے ساتھ نبیؐ کے پاس اس واسطے آئے تھے کہ آپ کی بیعت کریں ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انس بن مالک سے رسول اللہؐ کے خضاب لگانے کی نسبت دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے بال سفید نہ تھے لیکن چند اور ابوبکر اور عمرؓ نے آپ کے بعد مینڈھی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا۔ انس نے کہا ہے کہ ابوبکر صدیق اپنے والد ابی قحافہ کو فتح مکہ کے دن گود میں اٹھا کر رسول اللہؐ کے پاس لائے یہاں تک کہ ان کو رسول اللہؐ کے سامنے بٹھا دیا آنحضرت ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا کہ تم اس شیخ کو گھر ہی میں رہنے دیتے تو یقیناً ہم خود ان کے دیکھنے کو وہیں آتے (یہ کلمہ محض ابوبکر صدیق کی بزرگی کے لحاظ سے آپ نے فرمایا) پھر ابوقحافہ اسلام لائے ان کے سر اور داڑھی کے بال مثل ثغامہ (ایک درخت کا نام ہے جس کے پھل سفید براق ہوتے ہیں۔) کے سفید تھے رسول اللہ نے ان سے فرمایا ان بالوں کا رنگ بدل دو مگر سیاہ رنگ سے پرہیز کرو قتادہ نے کہا کہ اسلام میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خضاب لگایا یہ اپنے بیٹے حضرت ابوبکر کے بعد بھی زندہ رہے اور ان کی میراث پائی یہ پہلے آدمی ہیں جو خلیفہ اسلام کے وارث ہوئے لیکن انہوں نے اپنے حصہ کو جو کہ ان کو میراث میں ملا تھا اور وہ چھٹا حصہ تھا اپنے پوتے کو دے دیا۔

ہم کو ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عباد نے اپنے والد عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے نقل کر کے بیان کیا کہ فتح مکہ

کے دن آنحضرت ﷺ مقام ذوطوی میں فروکش تھے ابوقحافہ نے اپنی لڑکی سے جوان کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی کہا کہ ابوقیس پر چڑھ چلو کیونکہ ان کی آنکھیں جا چکی تھی یہ لڑکی ان کو لئے ہوئے (کوہ) ابوقیس پر چڑ گئی پھر ابوقحافہ نے لڑکی سے کہا) اے میری چھوٹی بیٹی تو (یہاں) کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا میں (یہاں) ایک بہت بڑا مجمع دیکھتی ہوں اور ایک شخص کو دیکھتی ہوں کہ وہ اس مجمع میں آگے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے ابوقحافہ نے کہا اے میری بیٹی یہ لشکر اور وہ شخص جو دوڑ رہا ہے سپہ سالار ہے ابوقحافہ نے کہا کہ اب کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا اب مجمع کو دیکھتی ہوں کہ پراگندہ ہو گیا انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم جب لشکر چلا جائے تو جلدی سے گھر چلی چل پس چنانچہ یہ لڑکی تیزی کے ساتھ ان کو لے کر چلی وہ جب ان کو لئے ہوئے ابطح تک پہنچی تو وہاں لشکر مل گیا یہ لڑکی جو چاندی کا طوق پہنے ہوئے تھی اس کو کسی شخص نے اس کی گردن سے اتار لیا جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر بھی اپنے والد کو ساتھ لائے جب ان کو رسول اللہؐ نے دیکھا فرمایا کہ ان بوڑھے آدمی کو تم نے گھر میں کیوں نہ رہنے دیا میں ان کے پاس خود آتا ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کے پاس آ ہی رہے تھے پھر ان کو آنحضرتؐ کے سامنے بٹھلا دیا آنحضرتؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم اسلام لاؤ (آتش دوزخ سے) بچ جاؤ گے یہ اسلام لے آئے پھر حضرت ابوبکر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کے کھڑے ہوئے اور کہا میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر طلب کرتا ہوں مگر ان کو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ کہا کہ میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر طلب کرتا ہوں کسی نے پھر جواب نہیں دیا۔ تو انہوں نے کہا اے میری چھوٹی بہن تو طوق کو چھوڑ دے خدا کی قسم لوگوں میں اب امانت بہت کم ہے ابوقحافہ کی وفات ۱۴ ہجری میں ہوئی اور ان کی عمر چورانوے برس کی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۷۔ حضرت عثمانؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت عثمانؓ بن عبدالرحمٰن تیمی ہیں۔ حسن بن عثمان نے کہا ہے کہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی نے جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی ۷۴ ہجری میں وفات پائی اور صحابی تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۷۸۔ حضرت عثمانؓ بن عبدغنم قریشی

حضرت عثمانؓ بن عبدغنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری ہیں۔ یہ اول زمانے میں اسلام لائے تھے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ سب کا قول ہے مگر ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ یہ عامر بن عبدغنم ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۷۹۔ حضرت عثمانؓ بن عبیداللہ

حضرت عثمانؓ بن عبیداللہ بن عثمان۔ ان کا نسب ان کے بھائی طلحہ بن عبیداللہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ قریشی تھے تیم کی اولاد سے تھے ان کی والدہ کریمہ بنت موہب بن نمران قبیلہ کندہ کی ایک خاتون تھیں یہ اسلام لائے تھے اور مہاجر تھے نبی ﷺ کے صحابی تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجھ کو ان کی کوئی روایت نہیں یاد ہے ان کی اولاد میں سے محمد بن طلحہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ تھے نسب اور مغازی کو سب سے زیادہ جانتے تھے ان سے حدیث روایت کی گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۸۰۔ حضرت عثمانؓ بن عبید اللہ قریشی

حضرت عثمانؓ بن عبید اللہ بن ہدیر بن عبد العزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۸۱۔ حضرت عثمانؓ بن عثمان ثقفی

حضرت عثمانؓ بن عثمان ثقفی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے عبد الرحمٰن بن ابی عوف نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ ایک سال مرنے کے پیشتر قبول کرتا ہے پھر فرمایا ایک مہینے پہلے پھر فرمایا ایک دن پہلے پھر فرمایا حالت غرغرہ سے پہلے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۵۸۲۔ حضرت عثمانؓ بن عثمان بن شرید

حضرت عثمانؓ بن عثمان بن شرید بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزومی قریشی مخزومی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس ہمشیر عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ تھیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے یہ شماس کے نام سے مشہور تھے۔ اور اسی طرح ان کو ابن اسحٰق نے ذکر کر کے کہا ہے کہ شماس بن عثمان ہیں ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ شماس بن عثمان کا نام عثمان ہے ان کا نام شماس اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ ایام جاہلیت میں نصرانیوں کے بعض سردار کے میں آئے تھے لوگ ان کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کرنے لگے تو عتبہ بن ربیعہ نے جو ان کے ماموں تھے کہا (یہ بات کیا تعجب خیز ہے) میں تمہارے پاس ایسے شماس (یعنی آفتاب تاباں) کو لاؤں جو ان سے بھی زیادہ خوبصورت ہو اور اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لائے اسی دن سے ان کا نام شماس ہو گیا اور اسی نام سے پکارے جاتے تھے۔ ہشام کے قول کے مانند زبیر نے بھی کہا ہے اور زہری تک اس کا نسب بیان کیا ہے شماس بن عثمان کی ردیف میں بھی یہ حال بیان ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۸۳۔ حضرت عثمانؓ (امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذوالنورین) بن عفان

حضرت عثمانؓ (امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذوالنورین) بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی ہیں ان کا نسب اور رسول اللہ ﷺ کا نسب عبد مناف میں مل جاتا ہے ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگوں نے ابو عمرو بیان کی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے ان کی کنیت بیٹے عبد اللہ کے نام پر رکھی گئی تھی جن کی والدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ تھیں پھر ان کی کنیت ابو عمرو ہو گئی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس عبد اللہ بن عامر کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور اروی کی والدہ بیضاء بنت عبد المطلب تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں ذوالنورین انہیں کا لقب ہے امیر المومنین تھے یہ اول (زمانہ) اسلام میں میں اسلام لائے تھے ان کو حضرت ابو بکر نے اسلام کی طرف بلایا تھا پس اسلام لے آئے یہ اسلام لانے والوں میں چوتھے شخص ہیں ہم کو ابو جعفر نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب حضرت ابو بکر اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تو انہوں نے لوگوں کو اللہ عز و جل اور اس کے رسول کی طرف بلایا حضرت

ابوبکر کو ان کی قوم کے لوگ بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ نہایت نرمی والے تھے اور قریش کے نسب کو قریش سے زیادہ جانتے تھے اور قریش میں جس قدر واقعات اچھے یا برے گزرے تھے ان سے خوب واقف تھے۔ قریشی ان کے پاس آتے تھے اور ان سے اکثر معاملات میں دوستانہ صلاح لیتے تھے بوجہ ان کے عالم اور تجربہ کار اور خوش خلق ہونے کے اور حضرت ابوبکر (اسی ذریعہ سے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے یعنی ان کو جن پر انہیں وثوق تھا اور جو ان کے پاس آمدورفت رکھتے تھے پس ان کے ہاتھ پر موافق ان روایات کے جو مجھے پہنچی ہیں حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور کئی صحابہ اسلام لائے یہ سب لوگ حضرت ابوبکر کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے حضرت نے ان پر اسلام کو پیش کیا قرآن پڑھکر سنایا اسلام کے سچے ہونے کی خبر دی پس وہ ایمان لے آئے اور سچے اسلام کا اقرار کرلیا۔ یہ آٹھ آدمی تھے جنہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا حضرت عثمان جب اسلام لائے تو سول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ کا ان کے ساتھ نکاح کردیا ان دونوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حسان بن ثابت کے بھائی اوس بن ثابت کے یہاں فروکش ہوئے اسی وجہ سے حضرت حسان عثمان کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور ان کی شہادت کے بعد روتے تھے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے انہوں نے حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکاح کرلیا تھا جب ان کا بھی انتقال ہوگیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اگر میری کوئی تیسری لڑکی ہوتی تمہارے ساتھ اس کو منسوب کردیتا ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوبکر بن مردویہ الحافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن اسحٰق مفسر مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد بن بسطام نے بیان کیا وہ وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن منصور العنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوجنوب عقبہ بن علقمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میری لڑکیاں چالیس ہوتیں تو عثمان کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کردیتا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتی حضرت عثمان کے بیٹے عبداللہ حضرت رقیہ سے پیدا ہوئے تھے ان کی چھ سال کی عمر تھی ۴ ہجری میں وفات پائی حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے کیونکہ ان کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ مرض موت میں مبتلا تھیں۔

رسول اللہ نے ان کو یہیں رہنے کا حکم دیا تھا پس (جناب کے فرمان کے موافق) حضرت عثمان وہیں رہے۔ جس روز نبی کی اور مسلمانوں کے مشرکوں پر فتح پانے کی خبر مدینہ میں آئی اسی روز حضرت رقیہ کا انتقال ہوا (باوجودیکہ حضرت عثمان بدر میں شریک نہ تھے) لیکن رسول اللہؐ نے (مال غنیمت میں) ان کا حصہ اور جہاد کا ثواب قائم کردیا تھا پس وہ رتبہ میں انہیں لوگوں کے برابر ہیں جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ رسول اللہؐ نے جن دس آدمیوں کے واسطے جنت کی گواہی دی تھی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں ہم کو ابوالفضل یعنی عبداللہ خطیب بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد ابوخطاب اجازتاً خبر دی اگرچہ سماع نہ تھا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن طلحہ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سے عثمان بن غیاث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوعثمان نہدی

نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ فلاں شخص کے باغ میں تھا اور اس باغ کا دروازہ بند کرلیا گیا تھا یکا یک ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبیؐ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! اٹھو اور دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا وہ ابوبکر صدیق تھے ان کو میں نے اس کی خبر دی جو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا انہوں نے اللہ کی حمد کی اور باغ میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے میں نے پھر دروازہ کو بند کر دیا پھر نبیؐ ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس اٹھو اس کے واسطے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دو پس میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا وہ عمر بن خطاب تھے جو کچھ مجھے رسول اللہ نے حکم دیا تھا میں نے ان کو خبر دی پس عمر بن خطاب نے اللہ کی حمد کی اور باغ میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور میں نے دروازہ بند کرلیا پھر نبیؐ ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبیؐ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس اس کے لئے دروازہ کھول کر اس کو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت کے معاوضہ میں جو ان کو پیش آئے گی بس میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا او روہ حضرت عثمان تھے جو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا تھا ان کو اس کی میں نے خبر دی حضرت عثمان نے کہا اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور اسی پر بھروسا ہے پھر باغ کے اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ ہم کو ابو منصور بن مکارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے حر بن صیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے عبیداللہ بن اخنس کو کہتے ہوئے سنا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں زبیر جنت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعد جنت میں اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا بھی نام بتاؤں بعد اس کے انہوں نے اپنا نام بتایا ابوالمنصور نے کہا کہ ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابوطالب سے انہوں نے سعید بن زید سے نقل کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے کہا کہ میں حضرت علی کو ایسا محبوب رکھتا ہوں ہے۔ کہ ان سے زیادہ کسی کو ہرگز محبوب نہیں سمجھتا ہوں سعید نے کہا بہت اچھا ہے کہ تو جنتی شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اس نے کہا حضرت عثمان سے ایسی دشمنی رکھتا ہوں کہ مجھ کو کسی چیز سے ہرگز ایسی دشمنی نہیں ہے۔ سعید نے کہا برا کیا تو نے کہ تو جنتی شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔ پھر سعید بیان کرنے لگے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر موجود تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے آپ نے فرمایا (اے) حرا ثابت رہ (کیونکہ) تجھ پر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے دوسرا کوئی نہیں ہے ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید بن عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے بیان کیا ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا سعید بن

منصور نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا ابوالاحوص نے ابوابراہیم اسدی سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عثمان اللہ برتر نے تمہارے اگلے پچھلے ظاہر باطن گناہ بخش دیئے وہ گناہ جو قیامت کے دن تک ہونے والے ہیں۔ ہم کو ابوالفرج یعنی یحییٰ بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے خبر دی اور میں اپنی موجودگی میں سنتا تھا وہ کہتے تھے ہم کو حافظ احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن اسامہ نے بیان کیا۔

نیز ابونعیم نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن حسن بن بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل زرگر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ (ایک مرتبہ) کوہ احد پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر وعمر وعثمان بھی تھے پھر کوہ (احد) ہلنے لگا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے احد قائم رہ (تجھ پر) نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ ہم کو ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعشائر محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی احمد بن عبداللہ بن محمد بن سلیمان معمار نے مقام صفا میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن احمد یمامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی حکیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے کلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت ونزعنا ما فی صدورھم من غلّ میں روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی وہ ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر' سعد' عبدالرحمٰن بن عوف' سعید بن زید اور عبداللہ بن مسعود ہیں۔ ہم کو ابومحمد یعنی حسن بن علی بن ابی القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوالقاسم یعنی علی بن محمد مصیصی سے اس حدیث کو پڑھا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون بن موسیٰ بن عبداللہ غسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت عثمانؓ کے غلام ابوسہلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے واقعہ دار میں (اپنے آقا) حضرت عثمانؓ سے عرض کیا کہ یاامیرالمومنین آپ (بھی ان لوگوں سے) لڑیں اور عبداللہ نے بھی کہا کہ یاامیرالمومنین آپ بھی لڑیں حضرت عثمان نے کہا نہیں خدا کی قسم میں (ان سے) نہ لڑوں گا (کیونکہ) مجھ سے رسول اللہؐ نے ایک بات کا وعدہ کیا ہے پس مجھے آخرکار وہ بات حاصل ہونے والی ہے۔ ابونعیم نے کہا اور ہم سے ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسفیان نے ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے حضرت علی سے کہا یاامیرالمومنین ہم سے حضرت عثمان بن عفان کا حال بیان کیجئے۔ کہا حضرت علی نے وہ ایک شخص تھے کہ ملاءاعلیٰ میں ذوالنورین (کے لقب سے) پکارے جاتے ہیں اور رسول اللہؐ کے داماد تھے آپ کی

دو بیٹیاں ان کے عقد میں آئی تھیں آنحضرتؐ نے ان کے واسطے جنت میں ایک محل کی ذمہ داری کی تھی ہم کو اسماعیل بن عبید اور ابراہیم بن محمد وغیر ہما نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یمان نے بنی زہرہ کے ایک شیخ سے انہوں نے حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق یعنی جنت میں عثمان ہیں۔

ابونعیم نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ نے بیعت رضوان کا حکم دیا (اس زمانے میں) حضرت عثمان رسول اللہؐ کے بھیجے ہوئے اہل مکہ کے پاس گئے تھے۔ انس بن مالک نے فرمایا کہ لوگوں نے بیعت کی پھر انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں (یہ فرما کر) اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا اور (فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے میں ان کی طرف سے خود بیعت کرتا ہوں) پس نبیؐ کا دست مبارک حضرت عثمان کے واسطے ان لوگوں کے ہاتھوں سے جو اپنے لئے وہ پیش کرتے تھے بہتر تھا۔

راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے قلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (بعد شہادت حضرت عثمان کے) چند خطیب شام میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے ان میں کچھ لوگ نبیؐ کے اصحاب کے بھی تھے پس ان میں ایک آخری شخص کھڑے ہوئے جو مرہ بن کعب سے پکارے جاتے تھے اور کہا اگر میں نے رسول اللہؐ سے ایک حدیث نہ سُنی ہوتی تو ہرگز اس وقت نہ کھڑا ہوتا۔ حضرت نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کو بہت قریب بتایا پھر ادھر سے ایک شخص نقاب پوش نکلے حضرت نے فرمایا یہ اس وقت ہدایت پر ہوں گے میں نے اٹھ کے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے انؓ کا چہرہ حضرت کے سامنے کر دیا اور پوچھا کہ یہی شخص ہیں حضرت نے فرمایا ہاں (ایسا ہی حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے۔) راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبدالجبار عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عمیر نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہؐ کی زندگی میں کہا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان (بہتر امت ہیں بعض لوگوں نے کہا بزرگی میں اور بعض لوگوں نے کہا خلافت میں۔ ہم کو ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوقطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابن ابی اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ایام محصوریت میں مکان سے (کوٹھے پر) چڑھ آئے اور کہا کہ میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کس نے رسول اللہ ﷺ کو واقعہ حرا میں سنا ہے کہ جب وہ جنبش میں آیا اور آنحضرتؐ نے اس کو لات مار کر فرمایا اے حرا سکون کر کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔

پس بہت سے لوگوں نے اس کو بیان کیا راوی نے کہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان

ے جو رسول اللہؐ کے ہمراہ بیعت الرضوان کے واقعہ میں موجود تھے جب مجھے رسول اللہؐ نے مشرکین یعنی اہل مکہ کی طرف بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے پس میرے لئے بیعت کر لی اس کا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر حضرت عثمان نے کہا میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان لوگوں سے جو رسول اللہؐ کے پاس موجود ہوں جب آپ نے یہ فرمایا کون شخص ہے جو اس گھر کو مول لے کر مسجد میں اضافہ کر دے اس کو جنت میں ایک گھر ملے گا پس میں نے اس کو اپنے مال سے خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا پس اس کا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر کہا میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان لوگوں سے کہ جو جیش العسرت کے واقعہ میں رسول اللہؐ کے پاس موجود ہوں جب آپ نے فرمایا کون ہے جو آج کے دن قابل قبول خدمت کرے میں نے آدھے لشکر کا اپنے مال سے سامان مہیا کیا پس سب لوگوں نے اس کو گواہی دی۔ پھر حضرت عثمان نے کہا میں لوگوں سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو واقعہ بیر رومہ سے واقف ہیں کہ اس کا پانی مسافروں کے ہاتھ بیچا جاتا تھا میں نے اس کو اپنے مال سے خرید کیا اور وہ پانی مسافروں کے لئے وقف کر دیا پس اس کی بھی سب لوگوں نے گواہی دی۔ راوی کہتا ہے اور ہم سے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم یعنی ابن افضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے (بحالت محصور ہونے کے) رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو بلایا۔

چنانچہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے اور کہا میں تم لوگوں سے پوچھتا ہوں اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ مجھے سچ سچ جواب دینا تم سے اللہ واسطے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ تمام لوگوں سے قریش کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے اور تمام قریش سے بنی ہاشم کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے (حضرت عثمان کا یہ کلام سب لوگوں نے سنا) اور سکوت کیا حضرت عثمان نے فرمایا اگر جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوتیں تو میں بنی امیہ (یعنی رسول اللہ کا قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو زیادہ محبوب رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ امام وقت کو اپنی قوم سے محبت کرنا شرعاً جائز ہے اسی وجہ سے میں اپنی قوم بنی امیہ کو محبوب رکھتا ہوں لوگ حضرت عثمان پر برابر اعتراض بھی کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کو ترجیح دیتے ہیں۔) کو دے دیتا ہوں تا کہ وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جائیں پھر طلحہ اور زبیر کو بلوا بھیجا حضرت عثمان نے فرمایا کیا میں تم سے عمار کی حالت نہ بیان کروں میں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کے ساتھ آ رہا تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بطحا مکہ میں ٹہل رہے تھے یہاں تک کہ عمار کے والد پر آپ کا گزر ہوا اور ان دونوں کو کافروں کی طرف سے سخت تکلیف دی جا رہی تھی پس عمار کے والد نے کہا یا رسول اللہؐ ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے پس ان سے نبیؐ نے کہا تم صبر کرو اور دعا کی اے اللہ یاسر کی اولاد کو بخش دے اور تو بخش چکا۔ راوی نے کہا اور ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عقیل نے ابن شہاب سے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن عاص سے نقل کر کے بیان کیا ان کو سعید بن عاص نے خبر دی کہ حضرت ام المومنین عائشہ زوجہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عثمان دونوں نے اس کو بیان کیا کہ حضرت ابو بکر نے نبی ﷺ سے (اندر آنے کے واسطے) اجازت طلب کی اور رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت نے اجازت دی اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے رہے اور ان سے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی آپ نے ان کو بھی حکم دیا اور اسی حالت پر رہے اور

انہوں نے بھی اپنی حاجت بیان کی اور لوٹ گئے پھر میں نے آپ سے اجازت چاہی پس آپ (اٹھ کر) بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اوڑھ لو پھر میں نے اپنی حاجت آپ سے بیان کی اور واپس آیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ ابوبکر و عمر کے واسطے اٹھ کر بیٹھ گئے ہوتے جس طرح کہ حضرت عثمان کے لئے آپ اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عثمان ایک باحیا شخص ہیں اور میں اندیشہ کرتا ہوں کہ اگر ان کو اسی حالت میں اجازت دے دوں تو وہ اپنی حاجت مجھ سے نہ بیان کریں گے اور لیث نے کہا کہ بہت سے راویوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت نے یہ جواب دیا کہ کیا اس سے شرم نہ کروں جس سے ملائکہ شرم کرتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت

ہم کو مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج یعنی محمد بن عبدالرحمٰن واسطی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو زخمی ہونے سے چند روز پیشتر مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم دونوں کی کیا رائے ہے کیا (معاملہ خلافت میں تمہارا خیال یہ ہے کہ) زمین پر تم نے ایسا بار ڈالا جس کی وہ متحمل نہ تھی ان دونوں نے کہا کہ (نہیں بلکہ) ہم نے ایسا بوجھ لادا کہ جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اور حضرت عمرؓ کے شہادت کے قصہ کو بیان کیا راوی نے کہا لوگوں نے حضرت عمر سے کہا یا امیر المومنین خلیفہ کرنے کی آپ وصیت کر دیجئے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں کسی کو اس امر میں ان لوگوں یا گروہ سے زیادہ حقدار نہیں پاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور ان سے (زیادہ خوش تھے۔ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد یا عبدالرحمٰن کا نام بتایا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمہارے پاس حاضر رہا کرے گا مگر اس کو خلافت سے کوئی تعلق نہ ہوگا یہ کلمہ محض حضرت عبداللہ بن عمر کی تسکین کے لئے فرمایا پس اگر خلافت سعد کو ملے تو وہ اس کے قابل ہیں ورنہ جو شخص تم میں خلیفہ ہو ان سے مدد لیتا رہے کیونکہ میں نے ان کو کسی خرابی اور خیانت کی وجہ سے نہیں معزول کیا اور یہ بھی کہا کہ میں اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے حقوق پہچاننے اور ان کی حرمت کی حفاظت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور انصار کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے ہی مدینہ میں سکونت اختیار کی تھی کہ ان کے محاسن تو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرے اور اس کو میں تمام رعایا کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہیں اور مال حاصل کرنے کے ذریعہ ہیں اور دشمنوں کے غصہ کا سبب ہیں کہ ان سے کچھ نہ لیا جائے سوا اس کے جو ان کی حاجت سے زیادہ ہو وہ بھی ان کی خوشی سے اور بدوں کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہیں اور منجملہ اس کے یہ ہے کہ ان کے زائد مال سے زکوٰۃ لی جائے اور ان کے فقیروں کو دے دی جائے اور میں خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ وہ لوگوں کے معاہدوں کو پورا کرے اور یہ کہ ان کے ہمراہ جہاد کرے اور لوگوں کو ان کی طاقت بھر تکلیف دے جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور ہم جنازہ لے کے نکلے (اور جنازہ حجرہ نبوی کے قریب پہنچ گیا تو) عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا کہ تم لوگ ان کو داخل کرو (یعنی حجرہ میں دفن کرو)

پس لوگوں نے ان کو داخل کیا اور ان کے دونوں دوستوں کے ساتھ دفن کیا۔ جب ان کے دفن سے فراغت ہوتی تو یہ لوگ (ایک جگہ) جمع ہوئے اور عبدالرحمٰن نے کہا کہ تم اپنے کام کو اپنے میں سے تین شخصوں کے سپرد کرو۔ زبیر نے کہا کہ میں نے اپنے کام کو علی کے سپرد کیا طلحہ نے کہا میں نے عثمان کو سپرد کیا سعد نے کہا میں نے عبدالرحمٰن کو سپرد کر دیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا تم میں سے کون خلافت سے بری ہوتا ہے کہ ہم اس کو امر خلافت کو اس کے سپرد کر دیں اور اس کو اللہ کی قسم اور اسلام کی قسم کہ جو سب سے افضل ہو اسی کو خلیفہ بنائے (یہ سن کر) عثمان وعلی عبدالرحمٰن نے کہا کہ کیا تم لوگ امر خلافت کو میرے حوالہ کرتے ہو خدا کی قسم جو شخص میرے نزدیک افضل ہوگا اسی کو میں خلیفہ بناؤں گا دونوں نے اس کو منظور کیا پس عبدالرحمٰن نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم کو رسول اللہؐ کی قرابت اور اسلام کی قدامت کا شرف حاصل ہے پس میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ اگر میں تم کو خلیفہ بنا دوں تو تم عدل کرنا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنا دوں تو تم ان کی اطاعت کرنا بعد اس کے حضرت عثمان سے ایسا ہی کہا جب دونوں سے عہد لے چکے تو کہا کہ اے عثمان اپنا ہاتھ اٹھائے اور انہوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت علی نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی بعد اس کے پھر گھر کے اور لوگ تھے اور انہوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت عثمان کی بیعت خلافت بروز شنبہ غرہ محرم ۲۴ ہجری میں حضرت عمر کے دفن کے تین دن بعد ہوئی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت

حضرت عثمانؓ کی شہادت مدینہ میں جمعہ کے دن اٹھارہ یا سترہ تاریخ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی اس کو نافع نے بیان کیا ہے اور ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہے کہ ایام تشریق (یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کے وسط میں شہادت ہوئی تھی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت شروع گیارھویں سال اور گیارھویں مہینہ اور بائیسویں دن حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ہوئی تھی اور شروع پچیسویں سال رسول اللہ ﷺ کے بعد شہادت ہوئی تھی اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جمعہ کے دن ذی الحجہ کی آٹھ راتیں گزر کر یوم ترویہ (یعنی ۸ ذی الحجہ) ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی بعض نے کہا ہے کہ جمعہ کے دن دو رات ذی الحجہ باقی رہے شہادت ہوئی تھی۔ واقدی کہتے ہیں کہ آپ کو لوگوں نے انچاس روز محصور رکھا زبیر نے کہا ہے کہ دو ماہ بیس یوم محصور رکھا۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ طباع نے ابو معشر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان جمعہ کے دن اٹھارہویں ذی الحجہ کی گزرنے کے بعد ۳۵ ہجری میں شہید ہوئے اور ان کی خلافت بارہ دن کم بارہ برس رہی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ گیارہ برس گیارہ ماہ چوبیس روز خلافت رہی راوی نے کہا اور ہم سے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابو الیعفور عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابو سعید سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محصور ہونے کی حالت میں بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگا کر پہنا اس سے پہلے انہوں نے پاجامہ کا استعمال نہ کیا تھا نہ زمانہ اسلام میں نہ زمانہ جاہلیت میں اور کہا میں نے آج شب کو رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے اور حضرت ابو بکر اور عمر کو بھی دیکھا وہ مجھ سے کہتے تھے صبر کرو کیونکہ شام کو ہمارے پاس افطار کرو گے۔ پھر حضرت عثمان نے کلام اللہ کو اپنے سامنے کھولا (اور قرأت

شروع کی) پس جب شہید ہوئے تو قرآن پاک ان کے سامنے تھا۔
ہم کو ابراہیم بن محمد اور ان کے علاوہ بہت لوگوں نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجین بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمان امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک لباس (یعنی لباس خلافت) پہنائے گا پس اگر لوگ تم سے وہ لباس اتارنا چاہیں تو ہرگز نہ اتارنا۔ نیز ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود سلیمان نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن غالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل ابن جبیر وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن عبداللہ نے عطا بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا تم مظلومیت کی حالت میں قتل کئے جاؤ گے اور تمہارے خون کا قطرہ فسیکفیکھم اللہ۔ الآیۃ پر گرے گا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ ان کی مصحف میں اس آیت پر اب تک خون کا نشان ہے جب حضرت عثمان گھر گئے اور محاصرہ کا (زمانہ) طویل ہو گیا اور جن لوگوں نے ان کا محاصرہ کیا تھا وہ مصری اور بصری اور کوفی تھے اور ان کے ساتھ میں بعض اہل مدینہ بھی تھے ان لوگوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان سے خلافت نکل جائے مگر یہ نہ کر سکے اور (اس بات سے) ڈرے کہ ان کے پاس شام اور بصرہ وغیرہ سے لشکر آ جائے اور حُجاج آ جائیں اور سب کو ہلاک کر دیں پھر حضرت عثمان کو انہوں نے گھیر لیا اور ان کو قتل کیا ہم نے ان کی شہادت اور خلافت اور تمام فتوح اور ان کے حالات اور جو اعتراضات ان پر کئے گئے تھے ان کی کیفیت اور یہ کہ کس شخص نے ان پر بغاوت کی ترغیب دی بہ تفصیل اپنی کتاب تاریخ کامل میں بیان کیا ہے پس ہم (کوئی وجہ) نہیں دیکھتے ہیں کہ اس ذکر سے یہاں طوالت دیں اور جب آپ شہید ہو گئے تو رات کو دفن ہوئے اور ان کے جنازے کی نماز جبیر بن مطعم نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا مسور بن مخرمہ نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان پر کسی نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ) باغیوں نے نماز سے منع کیا تھا حش کوکب میں بمقام بقیع دفن ہوئے حش کوکب کو حضرت عثمان نے مول لے کر بقیع میں زیادہ کر دیا تھا اور عبداللہ بن زبیر ان کے دفن کے واسطے آئے اور ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاریہ اور نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ ان کی دونوں بیویاں موجود تھیں۔ جب ان کو قبر میں لے چلے تو ان کی بیٹی عائشہ چلائیں ان سے ابن زبیر نے کہا چپ رہ ورنہ میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا جب حضرت عثمان کو انہوں نے دفن کر دیا تو عائشہ سے کہا اب روجب تک رونے کو جی چاہیے ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انہوں نے ام موسیٰ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ حضرت عثمان نہایت خوبصورت تھے اور بعض نے کہا ہے کہ میانہ قد تھے نہ ٹھنگنے تھے نہ لمبے تھے خوبصورت تھے پتلا چہرہ تھا داڑھی بڑی تھی گندمی رنگ تھا بال بہت تھے ان کے تمام اعضا فربہ تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ اپنی داڑھی کو زرد رنگتے تھے اپنے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھواتے تھے۔ ان کی عمر بیاسی برس کی تھی بعض نے کہا

ہے کہ چھیاسی برس کی تھی اس کو قتادہ نے بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نوے برس کی تھی بہت سے شاعروں نے ان کا مرثیہ کہا چنانچہ حسان بن ثابت نے کہا ہے۔

من سره الموت صرفا لامزاج له — فليات مادبة فی دار عثمانا
ضحوا باشمط عنوان السجود به — يقطع الليل تسبيحا و قرانا
صبر افد الكم امی وما ولدت — قد ينفع الصبر فی المكروه احيانا
لتسمعن و شيكا فی ديارهم — الله اكبريا ثارات عثمانا

جس کو خالص موت کے دیکھنے کی آرزو ہو کہ اس میں اور کسی چیز کی آمیزش نہیں۔ اس کو چاہیے کہ عثمان کے گھر جائے۔ لوگوں نے ایک ایسے شخص کو ذبح کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے اور وہ تمام رات تسبیح و تلاوت میں بسر کرتا تھا۔ اے مسمانوں صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی اور فدا ہو جائیں۔ مصیبت کے وقت صبر اکثر نفع دیتا ہے یقیناً تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے۔ اللہ اکبر عثمان کے خون کا انتقام لیا جائے گا۔۱۲

بعض اہل شام نے اس مرثیہ میں اور شعر بڑھائے ہیں ان کے بیان کی کوئی حاجت نہیں ہے چنانچہ اس میں کا ایک شعر یہ بھی ہے

يا ليت شعری وليت الطير تخبرنی — ما كان بين علی وابن عفانا

کاش مجھے معلوم ہو جاتا یا کوئی پرندہ مجھے بتا دیتا کہ علی اور عثمان کے درمیان میں کیا واقعات پیش آئے۔۱۲

یہ اشعار ان لوگوں نے صرف اس لئے بڑھائے تھے تاکہ لوگوں کو حضرت علی سے لڑنی کی ترغیب ہو اور ان کے اس خیال کو قوت پہنچے کہ عثمان کو علی نے قتل کیا ہے نیز حسان نے یہ اشعار بھی کہے ہیں

ان تمس دار بنی عفان موحشه — باب صريع و باب محرق حرب
فقد يصادف باغی الخير حاجته — فيها و ياوی اليها الجود والحسب

گو عفان کی اولاد کے گھر اب وحشت ناک ہو رہے ہیں۔ کوئی دروازہ گرا ہوا ہے اور کوئی جلا ہوا۔ مگر اب بھی حاجت مندوں کی وہاں حاجت روائی ہوتی ہے اور جود و حسب وہیں پناہ لیتا ہے۔۱۲

اور قاسم بن امیہ بن ابی الصلت نے کہا ہے

لعمری لبئس الذبح ضحيتم به — خلاف رسول الله يوم الاضاحيا

قسم اپنی جان کی اے لوگو! تم بہت نے بری قربانی کی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد قربانی والے دن۔

ان دونوں کے علاوہ اور شاعروں نے مرثیہ کہا ہے ہم اس کے بیان میں طول نہ دیں گے۔

۳۵۸۴۔ حضرت عثمان ؓ بن عمرو انصاری

حضرت عثمان ؓ بن عمرو انصاری ان کو ابو القاسم طبرانی معجم میں بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک نعمان بن عمرو بن رفاعہ ہیں اور انہوں نے وہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے ابو موسیٰ نے کتابۃً بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان انصار کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے عثمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد (کے نام) کو (بھی) نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۸۵۔ حضرت عثمانؓ بن عمرو

حضرت عثمانؓ بن عمرو۔ حضرت انس کی (روایت کردہ) حدیث میں ذکر ہے (اور) اس (حدیث) کو کثیر بن سلیم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔ حضرت انس کہتے تھے کہ عثمان بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ اپنی قوم کے امام تھے اور بدری تھے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ جب تم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھا کرو تو بہت طول نہ دیا کرو کیونکہ اس میں بوڑھے اور کمزور اور حاجت مند لوگ (ہوتے) ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ عثمان بن عمرو ہیں اور بدری تھے اور یہ حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی (کی روایت) سے مشہور ہے۔ یہ بدری نہ تھے ثقیف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

۳۵۸۶۔ حضرت عثمانؓ بن قیس

حضرت عثمانؓ بن قیس بن ابی العاص بن قیس بن عدی سہمی ہیں یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابوسعید بن یونس نے کہا ہے۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے (ایک مرتبہ) عمرو بن عاص کے پاس لکھا کہ جن لوگوں نے تحت الشجرہ بیعت کی ہے جو تمہارے سامنے موجود ہیں ہر ایک کو دوسو (درہم مشاہرہ) وظیفہ دیا کرو اور وہی اپنے اور اپنے عزیزوں کے واسطے مقرر کرو اور خارجہ بن حذافہ کو ان کے شجاعت کے سبب سے (وہی) مقرر کرو اور عثمان بن قیس کو شرف مہمان نوازی کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۸۷۔ حضرت عثمانؓ بن محمد تیمی

حضرت عثمانؓ بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی ہیں۔ ابن ابی علی نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے ہم کو محمد بن ابی بکر نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی رجاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن فضل مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد ابن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن احمد ابن ابی مقاتل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسد بن عمرو نے (امام اعظم) ابوحنیفہ) یعنی نعمان بن ثابت) سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عثمان بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شکار کے گوشت کا ذکر کر رہے تھے جس کو غیر محرم نے شکار کیا ہو کہ آیا اس کو احرام والے کھا سکتے ہیں (اس وقت) رسول اللہ ﷺ خواب استراحت فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ (اسی ذکر میں) ہم لوگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں آپ بیدار ہوئے اور فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہو؟

نے عرض کی کہ شکار کے گوشت میں کہ اس کو غیر محرم صید کرے آیا اس کو محرم کھا سکتا ہے راوی نے کہا کہ اس کو کھانے کا آنحضرتؐ نے ہم کو حکم دیا۔ عبداللہ ابن محمد نے کہا کہ اسی طرح اس کو اسد بن موسیٰ نے ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور فلاں فلاں نے یہاں تک کہ ان لوگوں کو پندرہ تک شمار کیا یعنی ان سب نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس میں (کچھ) خلاف نہیں ہے کہ عثمان صحابی نہ تھے کیونکہ ان کے والد ۳۶ ہجری میں واقعہ جمل میں شہید ہوئے تھے اور وہ اس وقت جوان تھے اور ان کی پیدائش رسول اللہؐ کے آخر زمانے میں تھی پس (یہ کیونکر) ہوگا کہ ان کے بیٹے حجتہ الوداع میں ان لوگوں میں سے ہوں جو احکام شریعت میں مناظرہ کریں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس میں کچھ رہ گیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۸۸۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون

حضرت عثمانؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئ بن غالب قریشی جمحی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسائب تھی۔ سخیلہ بنت عنبس بن اہبان بن حذافہ بن جمح ان کی والدہ تھیں اور یہی سائب بن مظعون اور عبداللہ بن مظعون کی والدہ تھیں یہ عثمان اول (زمانہ) اسلام (میں) اسلام لائے تھے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ عثمان بن مظعون تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے انہوں نے اور ان کے بیٹے سائب نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی یہ پہلی ہجرت تھی۔ عثمان حبش ہی میں تھے کہ ان کو خبر پہنچی کہ قریش اسلام لے آئے پس یہ واپس چلے آئے۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ان لوگوں کو جو کہ حبش میں تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہل مکہ (یہ واقعہ اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ کفار قریش جمع تھے آپ نے ان کو سورۃ والنجم سنائی و اثنائے تلاوت میں شیطان نے بتوں کی تعریف کچھ ایسے لہجہ میں بیان کی کہ کفار سمجھے یہ بھی آنحضرت بیان کر رہے ہیں لہٰذا سورۃ النجم میں جب حضرت سجدہ کرنے لگے تو سب نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا بعد کو جب یہ کیفیت حضرت کو معلوم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ جملہ میرا نہ تھا میں نے نہیں کہا اس پر سب کافر پھر خلاف ہوگئے۔) کے سجدہ کرنے کی خبر پہنچی تو یہ لوگ وہاں سے چل نکلے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور خیال یہ کرتے تھے کہ نبی ﷺ کی سب نے پیروی کر لی جب مکہ سے قریب ہوگئے تو ان کی خبر ان لوگوں کو (اچھی طرح سے) ملی (اب) ان کو حبش جانا گراں گزرا اور مکہ میں بغیر پڑوس دینے والے کے داخل ہونے سے خائف ہوئے (اسی پس و پیش میں) وہیں پر ٹھہر گئے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک بعض اہل مکہ کی امان میں مکہ کے اندر داخل ہوا۔ عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ کی امان میں آئے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے صالح بن ابراہیم ابن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے انہوں نے اس شخص سے نقل کر کے بیان کیا ہے جس نے بیان کیا کہ جب عثمان نے دیکھا کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ولید بن مغیرہ کے امان میں رات دن (چین سے بسر) کرتے ہیں عثمان نے کہا خدا کی قسم میری صبح و شام ایک مشرک کی امان میں امن کے ساتھ گزرتی ہے اور میرے دوستوں اور میرے اہل بیت کو اللہ کی راہ میں تکلیف اور اذیت پہنچ رہی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ مجھ میں کوئی سخت نقص ہے پس یہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ تمہارا ذمہ پورا ہوگیا کیونکہ میں تمہاری امان میں تھا اب یہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے نکل کر رسول اللہؐ کے پاس جاؤں مجھ کو ان کی اور ان

کے اصحاب کی پیروی (لازم ہے۔
ولید نے کہا شاید اے بھتیجے تم کو کوئی تکلیف پہنچی یا تمہارے بے حرمتی کی گئی عثمان نے کہا نہیں لیکن میں اللہ کی امان سے راضی ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کے سوائے دوسروں سے امن چاہوں ولید نے کہا کہ تم مسجد چلو اور (وہیں) میرے امان مجھ پر علانیہ پھیر دو جیسے کہ میں نے تم کو پناہ دینے کا علانیہ اعلان کیا تھا۔ عثمان نے کہا چلو پس دونوں گھر سے نکل کر مسجد کی طرف چلے (وہاں پہنچ کر) ولید نے کہا یہ عثمان بن مظعون (یہاں اس واسطے) آئے ہیں کہ مجھ پر امان کو پھیر دیں عثمان نے کہا کہ سچ ہے میں نے ولید کو وعدہ کے بعد سچا نیک سلوک کرنے والا پایا مگر میں نہیں چاہتا اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی امان میں رہوں اور میں نے ولید کی امان کو ولید پر واپس کیا پھر عثمان بن مظعون اور لبید بن ربیعہ بن جعفر بن کلاب قیسی قریش کی مجلس میں گئے اور ان کے ساتھ عثمان بیٹھے لبید نے یہ شعران کو پڑھ کر سنایا کہ خبردار ہو جاؤ اللہ کے سوائے سب چیزیں باطل ہیں عثمان نے کہا کہ تم سچے ہو پھر لبید نے کہا کہ ہر نعمت کو ضروری زوال ہے۔ عثمان نے بھی پھر اس کے ایک مصرعہ کی تصدیق اور ایک کی تکذیب کی اور کہا کہ جنت کی نعمت کو زوال نہیں ہے قوم کے لوگوں اسکی طرف توجہ کی اور لبید سے کہا دوبارہ مصرعہ پڑھو تو حضرت عثمان اسی طرح ایک مصرعہ کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب کی۔ لبید نے کہا خدا کی قسم اے گروہ قریش تمہاری محفلیں تو ایسی (خراب طریقہ سے) نہ تھیں (آج کیا ہوگا) پس ان میں سے ایک احمق کھڑا ہوا اور اس نے عثمان بن مظعون کو ایک طمانچہ مارا جس کی وجہ سے ان کی آنکھ نیلی ہوگئی پس جو عثمان کے گرد (بیٹھے ہوئے) تھے انہوں نے کہا اے عثمان بے شک تم ایک مضبوط پناہ میں تھے اور تمہاری آنکھ اس سے محفوظ تھی جو (اس وقت) تم کو (مصیبت) پہنچی ہے عثمان نے کہا اللہ کی امان زیادہ مضبوط اور باعزت ہے اور میری دوسری آنکھ بھی اس مصیبت کی آرزومند ہے جو اس آنکھ کو پہنچی مجھ کو رسول اللہ کی اور جو ایمان لا کر ان کے ساتھ ہیں ان کی پیروی لازم ہے ولید نے کہا کہ میری امان میں (رہنے سے) تمہارا کیا (حرج) ہے۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی امان کے سوا کسی کی امان کی حاجت نہیں ہے پھر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ عبادت میں تمام لوگوں سے زیادہ کوشش کرتے تھے۔ یہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے خواہشات (نفسانی) سے پرہیز رکھتے تھے اور عورتوں سے کنارہ کشی رکھتے تھے انہوں نے ترک دنیا اور خصی کرا دینے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تھی مگر آپ نے اس سے منع کیا۔ یہ ان شخصوں میں ہیں جنہوں نے اپنی ذات پر شراب کو (پہلے ہی سے) حرام کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ میں شراب نہ پیوں گا (کیونکہ) میری عقل جاتی رہتی ہے اور مجھ سے کم درجہ کے لوگ مجھ پر ہنستے ہیں۔ یہ مہاجرین میں اول شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں وفات پائی ۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ بدر کی شرکت کے ایک سال دس مہینہ بعد ان کی وفات ہوئی تھی یہ پہلے شخص ہیں کہ بقیع میں دفن ہوئے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عاصم بن عبیداللہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ فرماتی تھیں کہ نبیؐ نے عثمان بن مظعون کی نعش کو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے۔ آپ کی دونوں آنکھوں سے اشک جاری تھے اور جب ابراہیم فرزند رسول اللہؐ نے وفات پائی تو

رسول اللہؐ نے (ان سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ سلف صالح یعنی عثمان بن مظعون سے جا کر مل جاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جملہ آپ نے اپنی صاحبزادی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے فرمایا تھا۔ آنحضرتؐ نے عثمان کی قبر پر ایک پتھر نشانی کے لئے رکھ دیا تھا اور ان کی قبر پر تشریف لے جایا کرتے تھے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ نبیؐ عثمان بن مظعون کی نعش کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے اوپر جھکے پھر سر اٹھایا پھر دوبارہ جھکے بعد اس کے سر اٹھا لیا پھر سہ بارہ جھکے بعد اس کے سر اٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا کہ اے ابوالسائب اللہ تم سے درگزر کرے تم دنیا سے اس حال میں گئے کہ دنیا کی کسی چیز سے آلودہ نہیں ہوئے یوسف بن مہران نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی نے کہا کہ جنت تم کو مبارک ہو تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف غصہ سے دیکھا اور فرمایا کہ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کے سوار اور آپ کے رفیق تھے حضرت نے فرمایا باوجودیکہ میں خدا کا رسول ہوں مگر میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اس عورت کی بابت اختلاف ہے جس نے ایسا کہا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ انہیں کی بیوی ام سائب تھیں اور بعض کا قوم ہے کہ وہ ام علاء انصاریہ تھیں جن کے یہاں وہ رہتے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ وہ ام خارجہ بنت زید تھیں۔ ان کی بیوی نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے تھے

یا عین جو دی بدمع غیر ممنون	علی رزیۃ عثمان بن مظعون
علی امرء بات فی رضوان خالقه	طوبی له من فقید الشخص مدفون
طاب البقیع له سکنی و غرقده	واشرقت ارضه من بعد نعین
واورث القلب حزنا لاانقطاع له	حتی الممات فماترقی له شونی

اے آنکھ جاری کر آنسو جن کا سلسلہ قطع نہ ہو۔ حادثہ پر عثمان بن مظعون کے۔ ایسے شخص کے حادثہ پر جو اپنے خالق کی رضامندی میں شب بسر کرتا تھا۔ خوشخبری ہو اس کے لئے جسم اس کا دفن ہو چکا ہے۔ بقیع اور اس کا گورستان پاکیزہ ہو گیا۔ زمین اس کے دفن سے روشن ہو گئی۔ اس کی وفات نے قلب کو ایسا صدمہ دیا ہے جو موت تک منقطع نہ ہو گا۔ اور میری یہ حالت نہ بدلے گی۔

ام علاء کہتی تھیں میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لئے ایک نہر جاری ہے پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو جا کر اس کی خبر دی آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے اعمال نیک کا ثمرہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۸۹۔ حضرت عثمانؓ بن معاذ قریشی

حضرت عثمانؓ بن معاذ۔ قریشی تیمی ہیں۔ ان کا نام معاذ بن عثمان ہے۔ ان کی (روایت کردہ) حدیث ابن عیینہ نے اسی طرح حمید بن قیس سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے اپنے قوم بنی تیم کے ایک شخص سے جو عثمان بن معاذ یا معاذ ابن عثمان کہے جاتے تھے نقل کر کے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ رمی جمار کیا کرو چھوٹی کنکریوں سے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۹۰۔ حضرت عثمہ رضی اللہ عنہ (کنیت ابوابراہیم) جہنی

حضرت عثمہ ؓ ابوابراہیم جہنی ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے چنانچہ اس کو یحییٰ بن بکیر نے رفیع بن خالد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن عثمہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد کے دادا سے روایت کر کے نقل کی ہے وہ کہتے تھے ایک دن نبیؐ (مکان سے) باہر تشریف لائے پس ایک انصاری سے آپ سے ملاقات ہوئی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر فدا ہوں مجھے رنج ہو رہا ہے اس کیفیت کو دیکھ کر جو آپ کے چہرہ سے ظاہر ہے آنحضرتؐ نے تھوڑی دیر ان کی طرف دیکھا بعد اس کے فرمایا کہ (اس کی وجہ) گرسن گی (ہے) وہ شخص اپنے گھر گئے مگر گھر میں کچھ کھانا نہیں پایا (وہاں سے) بنی قریظہ کے پاس گئے اور وہاں مزدوری شروع کی ایک ڈول پانی کے عوض میں ایک کھجور ٹھرالیا یہاں تک کہ ایک مٹھی بھر کھجوریں جمع ہوگئیں پس ان کھجوروں کو لے کر یہ حاضر ہوئے اور حضرت کے سامنے رکھ دئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کھایئے۔ نبیؐ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ کہ تم اللہ ورسول کو دوست رکھتے ہو انصاری نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ تم کو فاقہ اور مصیبت کے لئے مستعد ہو جانا چاہیے کیونکہ جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہے ہے اس کو یہ مصائب اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پیش آتے ہیں جس تیزی کے ساتھ پانی پہاڑ سے گرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین اور ابونعیم نے ان کا نام ''ث'' کے ساتھ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے بجائے ''ث'' کے نون لکھا ہے اور ابن ماکولا اور ابوعمر نے بھی نون لکھا ہے۔

۳۵۹۱۔ حضرت عثیم ؓ بن کثیر بن کلیب

حضرت عثیم ؓ بن کثیر بن کلیب۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور واقدی نے محمد بن مسلم بن عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے نبیؐ کو دیکھا آپ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے آرہے تھے۔ ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہے اور لوگوں نے واقدی سے پس کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن مینب سے انہوں نیع ثیم بن کثیر بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے داداؔ سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہے شاید اصل میں محمد بن مسلم عن عثیم تھا غلطی سے بجائے عن کے ابن ہوگیا کیونکہ اس سند میں صحابی کلیب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب العین والجیم

۳۵۹۲۔ حضرت عجری ؓ بن مانع سکسکی

حضرت عجری ؓ بن مانع سکسکی ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے۔ اس کو ابن یونس نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۹۳۔ حضرت عجوزؓ بن نمیر

حضرت عجوزؓ بن نمیر۔ نصر بن حماد نے اپنے والد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں سے ابوسلیل سے انہوں نے عجوز بن نمیر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کعبہ میں دروازہ کے سامنے منہ کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (یہ بھی دعا) مانگتے ہوئے میں نے سنا اللھم اغفرلی ذنبی عمدی وحطئی ''اے اللہ میرے گناہ بخش دے وہ گناہ میرے قصد سے ہوئے ہوں یا میری خطا سے ہوں۔'' ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اسی طرح عجوز بن نمیر نے کہا ہے اور اس حدیث کو غندر اور حجاج وغیر ہما نے شعبہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عجوز نمیر کی اولاد سے ہیں۔ ہم کو عبدالوہاب ابن ہبتہ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن یوسف نے شعبہ سے انہوں نے سعید جریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے نے عجوز سے جو نمیر کی اولاد سے تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو ہجرت کے قبل الطبح میں کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی آپ کو فرماتے ہوئے سنا اللھم اغفرلی ذنبی خطئی و جھلی اور ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۹۴۔ حضرت عجیرؓ بن عبد یزید

حضرت عجیرؓ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں رکانہ بن عبد یزید کے بھائی تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطابؓ نے حرم کے حدود قائم کرنے کے واسطے بھیجا تھا۔ یہ قریش کے بزرگوں میں تھے سب سے معمر تھے رسول اللہؐ نے ان کو غنیمت خیبر میں سے تیس وسق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۹۵۔ حضرت عجیرؓ بن یزید

حضرت عجیرؓ بن یزید بن عبدالعزیٰ مکہ میں رہتے تھے۔ اس کو طبرانی نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ بخاری کے علاوہ دوسروں نے مقبرہ مکہ کے بزرگی میں ایک حدیث ان کی نسبت روایت کی ہے کہ قیامت کے دن مکہ (کی قبروں میں) سے ستر ہزار آدمی اٹھائے جائیں گے کہ ان سے حساب نہ ہوگا۔ مستغفری نے کہا ہے کہ ان کو رسول اللہؐ نے تیس وسق خیبر سے حصہ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے لیکن اسی طرح اور شاید یہ وہی عجیر بن عبد یزید ہیں جن کا حال ان سے پیشتر ذکر ہوا پس عبد کو (ان کے والد کے نام میں سے) ساقط کر دیا اور تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہؐ نے خیبر میں سے تیس وسق ان کو دیئے تھے ہم کو ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جن کو رسول اللہؐ نے خیبر میں سے حصہ دیا تھا نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عجیر بن عبد یزید کو تیس وسق دیئے تھے پس غالب گمان یہ ہے کہ پہلا ہی صحیح ہے اور اور یہ بیان غلط ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

باب العین والدال

۳۵۹۶۔ حضرت عداؓ بن خالد

حضرت عداؓ بن خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور عمرو بکاء بن عامر کے بھائی ہیں اور بکاء کا نام ربیعہ ہے اور ربیعہ عمرو کے بیٹے تھے اور یہی انف الناقہ (کے لقب سے مشہور) تھے یہ وہ انف الناقہ نہیں ہیں کہ جن کے قبیلہ کی مدح حطیۃ نے کی ہے۔ یہ عدا بصرے کے بدوؤں میں شمار کئے گئے ہیں نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ ان سے ابورجا عطاردی اور عبدالمجید بن وہب اور جہضم بن ضحاک نے روایت کی۔ یہ فتح مکہ اور حنین کے واقعہ کے بعد ایمان لائے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نے واقعہ حنین میں رسول اللہؐ کے سامنے جنگ کی مگر نہ ہم کو اللہ نے غلبہ نہ دیا اور نہ ہماری مدد کی پھر اسلام لائے اور ان کا نسب اچھا ہوا ہم کو ابراہیم بن محمد کے علاوہ اور لوگوں نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن لیث صاحب کرابیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمجید بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عدا بن خالد نے کہا کیا تم کو (وہ) تحریر پڑھ کر نہ سناؤں (جو) کہ رسول اللہؐ نے مجھ کو لکھ دی میں نے کہا کہ ہاں سنایئے پس انہوں نے میرے واسطے یہ تحریر نکالی **ھذا ما اشتری العداء بن خالد بن ھوذہ من رسول اللہ عبد ابو أمۃ لاداء و لا غائلۃ ولا خبثۃ بیع المسلم المسلم** "یہ تحریر ہے اس بات کی کہ عدا بن خالد بن ہوذہ نے رسول اللہ سے ایک غلام یا لونڈی خریدی جس میں نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی غائلہ نہ کوئی خبثہ یہ خرید فروخت ایسی ہوئی ہے جیسی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کرنی چاہیے۔

اصمعی نے کہا میں نے غائلہ کی نسبت سعید بن ابی عروہ سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ (غائلہ کے معنی) بندہ کا اپنے مولی کی خدمت سے بھاگنا اور چوری اور زنا میں مبتلا ہونا اور انہیں سے میں نے خبثہ کے معنی دریافت کئے انہوں نے کہا (خبثہ کے معنی) ایسے کافر کو بیچ ڈالنا جس سے مسلمانوں سے معاہدہ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۹۷۔ حضرت عداسؓ بن شیبہ

حضرت عداسؓ بن شیبہ بن ربیعہ بن عبدشمس کے غلام تھے۔ شہر موصل کے مقام نینوی کے رہنے والے سے ہیں۔ یہ نصرانی تھے۔ نبیؐ کے حلیہ کے (حدیث میں) ان کا ذکر ہے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیلی نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن زیاد سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کر کے خبر دی اور رسول اللہؐ کے طائف کی طرف تشریف لے جانے کے قصہ کو ذکر کیا اور قبیلہ ثقیف سے جو مصائب آپ کو پہنچے ان کو بیان کیا اور کہا کہ اہل طائف نے آپ کو ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کیا یہ باغ عتبہ اور شیبہ فرزندان ربیعہ کا تھا وہ دونوں اس باغ میں (موجود) تھے پس آپ نے انگور کے سایہ (میں آرام لینے) کا قصد کیا۔ چنانچہ وہیں سایہ میں آپ بیٹھ گئے ربیعہ کے دونوں بیٹے آپ کو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے تھے کہ جہلائے طائف آپ کو کیسے

مصائب دے رہے ہیں پس ان دونوں کے خون نے جوش کیا۔ ان دونوں نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جس کا نام عداس تھا بلایا اور اس سے کہا کہ ان انگوروں میں سے ایک خوشہ لے کر اس شخص کے سامنے رکھ دے (یہ اشارہ آنحضرت ﷺ کی طرف تھا) چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا اور آپ کے پاس آ کر اس نے وہ انگور کا خوشہ رکھ کر کہا اس کو نوش کیجئے جب رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ (کھانے کے لئے) رکھا تو (پہلے) بسم اللہ کہی پھر اس کو کھانا شروع کیا۔ عداس نے آپ کے چہرہ (انور) پر نظر کی پھر کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اس شہر کے لوگ تو نہیں کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا اے عداس تم کس شہر کے ہو اور تمہارا دین کیا ہے۔ اس نے کہا میں نصرانی ہوں اور نینوی کے باشندگان سے ہوں۔ آنحضرتؐ نے اس سے کہا کہ یونس بن متی مرد صالح کے قریہ کے رہنے والوں میں ہے۔ عداس نے کہا تم کیا جانو کہ یونس کون ہیں آپ نے فرمایا وہ میرے بھائی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں پس عداس نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے سر اور ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ راوی نے کہا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے خبردار ہو کہ تمہارے غلام کو تو اس شخص نے بگاڑ دیا جب عداس ان دونوں کے پاس آئے تو ان دونوں نے ان سے کہا کہ اے عداس تمہاری خرابی ہو تم کو کیا ہو گیا تھا کہ تم نے اس شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انہوں نے کہ اے آقا اس سے بہتر دنیا میں کوئی نہیں ہے ان دونوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے اے عداس اپنے دین سے نہ پھرو۔ تمہارا دین ان کے دین سے بہتر ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابوعبداللہ بن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۵۹۸۔ حضرت عدسؓ بن عاصم

حضرت عدسؓ بن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن سعد بن وائل عکلی ہیں۔ اس کو ابن قانع نے اپنی سند کے ساتھ مستنیر بن عبداللہ بن عدس نے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عدس اور خزیمہ جو عاصم کے بیٹے تھے نبی ﷺ کے پاس وفد میں آتے تھے۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۹۹۔ حضرت عدیؓ بن بداء

حضرت عدیؓ بن بداء کو عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ اور لوگوں نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد بن ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق نے ابونضر سے انہوں نے باذان سے جو ام ہانی کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے تمیم داری سے آیت یا ایھا الذین آمنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احد کم الموت حین الوصیۃ اثنان کی نسبت نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے لوگ اس آیت کو میرے اور عدی بن بدا کے علاوہ کسی اور کے حق میں خیال کرتے ہیں یہ دونوں نصرانی تھے قبل اسلام شام کی طرف جایا کرتے تھے پس ایک مرتبہ بقصد تجارت شام کی طرف گئے ان دونوں کے پاس بنی ہاشم کے غلام بدیل بن ابی مریم آئے اور ان کے پاس ایک چاندی کا جام تھا۔ وہ (وہاں آ کر) بیمار پڑ گئے (چند عرصہ کے بعد) ہم دونوں کو (کچھ) وصیت کر کے مر گئے۔ تمیم داری کہتے تھے ہم نے اس جام کو ہزار درہم پر فروخت کر ڈالا۔ پھر اس کو آپس میں ہم نے اور عدی نے بانٹ لیا۔

جب ہم لوگ بدیل کے عزیزوں کے پاس آئے تو بدیل کا جو کچھ مال ہمارے پاس تھا وہ ہم نے ان کے عزیزوں کو دے دیا جب ان لوگوں نے اسباب میں جام کو نہ پایا تو ہم سے اس کی کیفیت دریافت کی ہمنے کہا انہوں نے (ہمارے پاس) اس کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ تمیم کہتے تھے جب میں نبیؐ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد اسلام لایا تو میں پھر بدیل کے عزیزوں کے پاس گیا اور بدیل کا سب واقعہ بیان کیا اور میں نے (وہ) پانچ سو درہم (جو جام فروخت کر کے لئے تھے) ان کو دے دیئے اور یہ بھی ان کو میں نے خبر دی کہ اسی قدر میرے دوست نے لئے ہیں پس رسول اللہؐ کے پاس وہ لوگ ان کو (یعنی عدی کو) لائے آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے گواہ طلب کئے انہوں نے گواہوں کو نہ پایا پس آنحضرتؐ نے فرمایا تم اس شخص سے قسم لو اس چیز کی جس کی اس کے ہم مذہب تعظیم کرتے ہیں پس انہوں نے قسم کھالی اسی پر اللہ تعالیٰ نے **یا ایھا الذین آمنو شھادۃ بینکم** ...... **الایۃ** کو نازل فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے عدی کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے اور بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہے کیونکہ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام نہیں لائے کیونکہ تمیم حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا ان سے اس کا حلف لو جس کو ان کے دین والے معظم جانتے ہیں۔ یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہ تھے۔ واللہ اعلم

۳۶۰۰۔ حضرت عدیؓ بن ابوالبداح

حضرت عدیؓ بن ابوالبداح۔ ہم کو اسماعیل وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالبداح بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے عام رغبت کے واسطے اجازت دے دی تھی کہ ایک دن تیراندازی کیا کرو اور ایک دن اس کو موقوف رکھا کرو۔ اسی طرح اس کو ابن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اس کو مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالبداح ابن عاصم بن عدی نے انہوں سے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر مالک بن انس کی روایت بہت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۱۔ حضرت عدیؓ بن تمیم

حضرت عدیؓ بن تمیم کنیت ابورفاعہ اسی طرح ان کو ابن ابی علی نے بیان کیا ہے اور ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگوں نے تمیم بن اسید اور بعض نے عبداللہ بن حارث کہا ہے مگر جہاں تک میں جانتا ہوں تو سوا ابن علی کے دوسروں نے ان کو عدی نہیں کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۲۔ حضرت عدیؓ تیمی

حضرت عدیؓ۔ تیمی ہیں ان کو اسماعیلی نے بیان کیا ہے ان سے وازع بن نافع نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عدی تیمی سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت رذیل آدمیوں پر قائم ہوگی۔ ان کا تذکرہ

ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۳۔ حضرت عدیؓ جذامی

حضرت عدیؓ۔ جذامی ہیں۔ ہم کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن علی بن ہبل طبیب بغدادی نے جو موصول میں فروکش تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم یعنی اسماعیل بن احمد بن عمر بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد یعنی عبدالعزیز بن احمد کنانی خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر اور ابوالقاسم تمام بن محمد رازی اور ابونصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون نے جو ابن جندی کے لقب سے ملقب تھے اور ابوالقاسم یعنی عبدالرحمٰن بن حسین بن ابی العقب نے اور ابوبکر یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم یعنی علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابی العقب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حفص ابن میسرہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے عدی جذامی سے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کی رسول اللہ ﷺ سے کسی سفر میں ملاقات ہوئی وہ کہتے تھے میں نے کہا یارسول اللہ میری دو عورتیں ہیں وہ دونوں (مجھ سے) لڑنے لگیں میں نے ایک کے تیر مار دیا وہ اپنے تختہ پر ڈال دی گئی پس وہ مرگئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کی دیت دو اور اس کے مال کے وارث نہ بنو وہ کہتے تھے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ سرخ ناقہ پر ہیں اور آپ فرماتے ہیں اے لوگوں تم جان لو کہ ہاتھ تین ہیں (اول) اللہ کا ہاتھ (وہ) سب سے برتر ہے (دوسرے) دینے والے کا ہاتھ (وہ) اوسط ہے (تیسرے) وہ ہاتھ کہ جس کو دیا جائے وہ سب سے نیچے ہے پس تم لوگ مال دنیا سے بچو اے اللہ میں نے (تیرے احکام کو) پہنچا دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے دونوں کو دو عنوان میں ذکر کیا ہے یعنی ان عدی اور عدی بن زید جذامی کو پھر کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے عدی جذامی سے روایت کی ہے یا انہوں نے کسی اور شخص سے اور اس نے عدی جذامی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کو تیر مار دیا وہ مرگئی اور عبداللہ بن ابی سفیان نے چراگاہ مدینہ کی نسبت عدی بن زید سے روایت کی ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن یہ دونوں دو شخص ہیں ابن مندہ کا ایک کر دینا اس سبب سے معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ دونوں حدیثیں عدی بن زید جذامی کے تذکرہ میں لکھی ہیں۔ واللہ اعلم

۳۶۰۴۔ حضرت عدیؓ بن حاتم

حضرت عدیؓ بن حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج بن امرء القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل ابن عمرو بن غوث بن طی طائی ہیں ان کے والد حاتم ایسے بخشش والے تھے کہ ان کی بخشش ضرب المثل تھی۔ عدی کی کنیت ابوطریف تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ابووہب تھی ان کے نسب میں طی تک بعض ناموں کی نسبت نسب جاننے والوں نے اختلاف کیا ہے۔ یہ نبی ﷺ کے پاس ۹ ہجری میں ماہ شعبان میں وفد ہو کر آئے تھے بعض نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے یہ (پہلے) نصرانی تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ابن ابراہیم مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوعبیدہ بن حذیفہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عدی بن حاتم کے حالت کی نسبت کچھ دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے ہمسایہ تھے میں نے کہا کہ خود انہیں سے چل کر کیوں نہ دریافت کروں۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کی حالت پوچھی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مبعوث ہوئے تو آپ نے بلوا بھیجا تو مجھ کو ایسا سخت ناگوار ہوا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ناگوار نہ ہوئی پس میں وہاں سے چل دیا یہاں تک کے جب میں روم کی سرحد کے قریب پہنچ گیا تھا تو مجھ کو میری وہ جگہ ایسی ناگوار معلوم ہوئی کہ اس سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں معلوم ہوئی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر میں اس شخص (یعنی رسول اللہؐ کے پاس جاؤں اگر وہ کاذب ہوں گے تو مجھ کو کوئی خوف نہیں ہے اور اگر سچے ہوں گے تو میں ان کی پیروی کرلوں گا اور آگے بڑھنے لگا جب میں مدینہ میں آیا تو لوگ میری اطلاع پا کر میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا عدی بن حاتم آئے عدی بن حاتم پھر میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے عدی بن حاتم تم اسلام لاؤ جہنم سے محفوظ ہو جاؤ گے میں نے کہا کہ میرا بھی دین ہے آپ نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ تمہارے دین کا جاننے والا ہوں میں نے کہا آپ مجھ سے زیادہ میرے دین کو جانتے ہیں آپ نے دو یا تین بار فرمایا ہاں آپ نے پھر فرمایا کیا تم اپنی قوم کے رئیس نہیں ہو کیا تم مرباع کھاتے ہو میں نے کہا ہاں پھر فرمایا کہ تم رکوسی (مذہب) نہیں ہو کیا تم مرباع نہیں کھاتے ہو میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو تمہارے مذہب میں جائز نہیں ہے۔

حضرت عدی نے یہ سنکر اپنے منہ میں زبان کو حرکت دی۔ پھر حضور نے فرمایا۔ اے عدی! اسلام لے آؤ تو دوزخ سے بچ جاؤ گے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا تم کو اسلام لانے سے کیا یہ چیز مانع ہے کہ میرے ارد گرد لوگ غریب ہیں اور لوگ جمع ہو کر ہمارے خلاف آتے ہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا تم حیرہ آئے ہو؟ میں نے کہا میں حیرہ تو نہیں آیا البتہ اسکی جگہ کے بارہ میں جانتا ہوں حضورؐ نے فرمایا۔ قریب ہی وہ وقت ہے کہ ایک عورت بغیر کسی کے سہارے حیرہ سے چلے گی طواف کرے گی بیت اللہ کا اور ہم پر کسریٰ بن ہرمز؟ فرمایا ہاں کسریٰ بن ہرمز دو یا تین دفعہ فرمایا۔ مال اتنا ہو جائے گا کہ لوگ غمگین ہوں گے اس وجہ سے کہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دو نشانیاں تو دیکھ لیں کہ عورت نے ایک سفر کیا اور طواف کیا۔ کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر میں نے خود حملہ کیا اور حلف اٹھا سکتا ہوں کہ تیسری علامت بھی ضرور پوری ہوگی۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب رسول اللہؐ نے قبیلہ طی کی طرف ایک تھوڑا سا لشکر بھیجا تو عدی نے اپنی بیوی کو (ساتھ) لیا اور ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے اور اپنی ہمشیرہ سفانہ بنت حاتم کو وہیں چھوڑ دیا چنانچہ مسلمانوں نے سفانہ ہی کو گرفتار کر لیا پس وہ اسلام لے آئیں اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ کر گئیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بلایا پس عدی اپنی بہن کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر اسلام لائے ان کا اسلام اچھا ہو گیا ہم نے ان کو (آئندہ) ان کے ہمشیرہ سفانہ کے حال میں ذکر کیا ہے انہوں نے رسول اللہؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو یہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس ردت کے وقت میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر آئے تھے اور اسلام پر ثابت (قدم) رہے مرتد نہیں ہوئے اور ان کی قوم بھی ان کے ساتھ ثابت (قدم) رہی یہ بڑے سخی اور اپنی قوم میں بڑے شریف تھے سب لوگ ان کی تعظیم کرتے تھے خواہ ان کی قوم کے ہوں یا غیر

قوم کے حاضر جواب تھے۔ ان سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ پر کوئی نماز کا وقت نہیں داخل ہوا لیکن اس حال میں کہ میں اس کا مشتاق رہتا تھا یہ رسول اللہ کے پاس جس وقت آتے تھے تو آپ ان کا اکرام کرتے تھے ہم کو بہت سے لوگوں نے خبر دی۔ ہم کو ابو غالب بن بناء سے انہوں نے ابو محمد جوہری سے انہوں نے ابو عمر بن حیویہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن معروف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون یعلی بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو عدی بن حاتم حضرت عمر کے پاس آئے جب یہ حضرت عمر کے پاس گئے تو گویا حضرت عمر کی طرف سے اپنی جانب کچھ بے التفاتی دیکھی تو انہوں نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ مجھ کو پہچانتے ہیں حضرت عمر نے کہا خدا کی قسم پہچانتا ہوں۔ تم کو اللہ تعالیٰ نے حسن معرفت کے ساتھ مشرف کیا میں تم کو پہچانتا ہوں خدا کی قسم تم اسلام اس وقت لائے ہو کہ لوگوں نے کفر کیا اور تم نے پہچانا جب لوگوں نے انکار کیا اور تم نے وفا کی جب لوگوں نے بدعہدی کی تم آگے ہوئے جب لوگ پیچھے ہٹے۔ عدی نے کہا کافی ہے مجھ کو اے امیر المومنین مجھ کو کافی ہے عدی فتوح عراق اور واقعہ قادسیہ اور واقعہ مہران اور واقعہ خیبر میں ابو عبیدہ کے ساتھ شریک تھے اور اس کے علاوہ (اور بھی فتوح میں شریک تھے) جب خالد بن ولید شام کی طرف گئے تھے تو یہ انکے ساتھ بعض فتوح میں شریک رہے۔ خالد بن ولید نے ان کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس خمس بھیجا تھا یہ کوفہ میں رہتے تھے۔ شعبی نے کہا ہے کہ اشعث بن قیس نے عدی بن حاتم کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ان سے حاتم کی دیگیں عاریت مانگے انہوں نے ان دیگوں کو بھر دیا اور مزدوروں پر لاد کر وہ دیگیں اشعث کے پاس بھیج دیں اشعث نے (یہ کیفیت دیکھ کر) عدی کے پس کہلا بھیجا کہ ہم نے خالی دیگ چاہی تھی عدی نے جواب دیا کہ ہم خلای دیگیں عاریت نہیں دیتے عدی (کی سخاوت کی یہ حالت تھی) چیونٹیوں کے واسطے روٹی کے ریزے منتشر کر کے ڈالدیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمسایہ ہیں ان کا بھی حق ہے یہ عدی حضرت عثمان سے منحرف تھے جب حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ان کے قتل کی بابت ایک بکری کا بچہ بھی نہ مارا جائے گا۔ جب واقعہ جمل میں ان کی ایک آنکھ پھوڑ دی گئی اور ان کا بیٹا محمد حضرت علی کی طرف مارا گیا اور ان کا دوسرا بیٹا خارجیوں کے ساتھ مارا گیا تو اسے کہا گیا اے ابو طریف کیا حضرت عثمان کی شہادت میں بکری کا بچہ مارا گیا انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم بڑا بکرا (مارا گیا) یہ جنگ صفین میں علی کے ساتھ شریک تھے ان سے شعبی اور تمیم بن طرفہ اور عبداللہ بن معقل اور ابو اسحق ہمدانی وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے ۶۷ ہجری میں وفات پائی تھی بعض نے کہا ہے ۶۸ ہجری بعض نے کہا ہے کہ ۶۹ ہجری میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی بعض نے کہا کہ کوفہ میں مختار کے زمانے میں وفات پائی تھی بعض نے کہا کہ قرقیسا میں وفات ہوئی تھی مگر قول اول بہت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۰۵ حضرت عدی بن ربیعہ بن سواءۃ

حضرت عدی بن ربیعہ بن سواءۃ بن جشم بن سعد جشمی ہیں محمد بن عدی کے والد تھے یہ عدی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا تھا مگر میں نہیں جانتا ہوں یہ نبی کی بعثت کے زمانے میں زندہ تھے یا نہیں ہم نے ان کے بیٹے محمد کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کے

اسلام میں اختلاف کیا گیا ہے۔

۳۶۰۶۔ حضرت عدیؓ بن ربیعہ

حضرت عدیؓ بن ربیعہ ان کو لوگوں نے ان شخصوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا فتح مکہ کے نومسلموں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو گمان کرتا ہوں کہ عدی بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبد مناف ہیں اور وہ ابوالعاص بن ربیع کے چچازاد بھائی ہیں پس اگر ان کا خیال سچا ہے تو یہ دونوں دو شخص ہیں یعنی یہ عدی اور ان سے پہلے (تذکرہ والے) عدی (دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

۳۶۰۷۔ حضرت عدیؓ بن ابی زغباء

حضرت عدیؓ بن ابی زغباء ابوزغبا کا نام سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بذیل بن سعد بن عدی بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں یہ انصار کے خاندان بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہدین میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے یہ وہی شخص ہیں جنہیں نبیؐ نے بسبس بن عمرو کے ساتھ واقعہ بدر میں ابوسفیان کے قافلہ کی تجسس میں بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۰۸۔ حضرت عدیؓ بن زید جذامی

حضرت عدیؓ بن زید جذامی' حجازی ہیں۔ ان کی (روایت کردہ) حدیث میں اختلاف ہے ان سے عبداللہ بن ابی سفیان نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اطراف مدینہ میں ایک ایک بریدہ مویشیوں کی چراگاہ بنائی تھی کہ اس کے درخت کے پتے نہ جھاڑے جائیں سوا اس کی لکڑی کے جس سے اونٹ ہانکے جاتے ہیں اور کوئی چیز کاٹی نہ جائے ان سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے قبیلہ جذام میں سے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے ایک شخص سے نقل کیا جن کو لوگ عدی بن زید کہتے تھے کہ انہوں نے اپنی عورت کو ایک پتھر مار دیا جس کی وجہ سے وہ عورت مرگئی یہ شخص رسول اللہ ﷺ سے تبوک میں پیچھے آ کر ملے اور آپ سے اس عورت کا حال بیان کیا آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اس کی تم دیت دو اور اس کے (مال کے) وارث نہ بنو۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے اور ابوعمر نے عدی جذامی کہا ہے اور ان سے ایک حدیث انہیں کی عورت کے قتل کی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے ایک شخص سے سنی جو قبیلہ جذام سے تھے انہوں نے انہیں میں سے ایک شخص سے سنی جن کو لوگ عدی کہتے تھے مگر نسب نہیں بیان کیا وہ یہی ہیں اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ عدی بن زید عدوی جذامی ہیں اور طبرانی نے ان دونوں کو دو عنوان میں بیان کیا ہے عدی بن زید سے عبداللہ بن ابی سفیان نے حمی مدینہ کی نسبت روایت کی ہے اور جذامی سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی عورت کو مارا وہ مرگئی۔ ابوموسیٰ نے کہا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا حالانکہ وہ دونوں دو شخص ہیں عدی جذامی کا حال پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۹۔ حضرت عدیؓ بن شراحیل

حضرت عدیؓ بن شراحیل یہ عامر بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ کی اولاد میں ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد ہوکر اپنے اور اپنے اعزا کی اسلام (کی خبر لے کر) آئے تھے اور انہوں نے بسبب کسی خوف کے امان کا سوال کیا پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک خط لکھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۰۔ حضرت عدیؓ بن عبد

حضرت عدیؓ بن عبد بن سواءہ بن قاطع بن جری بن عوف بن مالک بن سود بن تدیل بن جشم بن جذام جذامی ہیں یہ نبی کے پاس وفد ہوکر آئے تھے۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۶۱۱۔ حضرت عدیؓ بن عدی

حضرت عدیؓ بن عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عمرو بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں ان کی کنیت ابوفروہ تھی ان کو ابن ابی عاصم اور علی عسکری اور طبرانی وغیرہم نے صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن ان کے والد کے صحابی ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے عدی بن عدی بن عمیرہ کندی سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان کے مال (تلف کرنے) میں قسم کھائی وہ شخص اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ میں پائے گا اور یہ حدیث بہت سے لوگوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے اور اپنے چچا عرس بن عمیرہ سے نقل کر کے روایت کی ہے۔ ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مغیرہ بن زیاد موصلی نے عدی بن عدی سے انہوں نے عرس سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جب کسی مقام میں کوئی برا کام کیا جائے تو جو شخص وہاں موجود ہو مگر اس کام کو برا جانے یا فرمایا کہ اس سے منع کرے تو وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود نہیں ہے اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو مگر اس کو پسند کرے وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود ہو۔ (مقصود یہ ہے کہ برے کام کو سن کر اس سے بیزاری ظاہر کر دینا چاہیے یا کم از کم اس سے دل میں ناراض ہونا چاہیے۔) یہ عرس بن عمیرہ عدی بن عدی کے چچا ہیں نیز اس کو ابوداؤد نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوشہاب سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے پس جہاں یہ حدیثیں مرسل روایت ہوئی ہیں ان کو دیکھ کر بعض لوگوں نے ان کو صحابی خیال کیا ہے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا نیز ابوزکریا نے کہا کہ ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رجا ابن حیوۃ اور عرس بن عمیرہ نے اپنے والد سے انہوں نے عدی بن عمیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایسی حلف کی کہ اس سے

اپنے بھائی (مسلمان) کا مال اپنی ملک میں کر لے وہ اللہ برتر کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا ابوزکریا نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ عدی بن عدی کے والد رسول اللہؐ کے صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عدی صحابی نہ تھے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے جزیرہ اور موصول کا عامل بنا دیا تھا اور یہ بڑے عبادت گزار تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اہل جزیرہ کے سردار تھے عمر بن عبدالعزیز کا ان کو عامل بنانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ صحابی نہ تھے کیونکہ ان کی خلافت ۱۰۰ ہجری میں تھی۔ اور یہ عدی ان کے بعد بھی زندہ رہے۔

۳۶۱۲۔ حضرت عدیؓ بن عمرو

حضرت عدیؓ بن عمرو بن سوید بن زبان بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود طائی ہیں۔ یہ مغنی اور شاعر ہیں ابن کلبی نے کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بحالت اسلام جو اشعار انہوں نے کہے تھے۔ اس میں سے چند یہ ہیں

ترکت الشعر واستبدلت منه — اذا داعی صلوة الصبح قاما
کتاب الله لیس له شریک — و ودعت المدامة والندامی
و ودعت القداح وقدا رانی — بهاسد کا وان کانت حراما

میں نے شعر گوئی ترک کر دی اور اس کے عوض میں۔ یہ بات اختیار کی ہے کہ جب اذان صبح کی ہوتی ہے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔ کتاب اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ میں نے شراب خواری اور رندانہ مجلسیں چھوڑ دیں۔ میں نے جام نوشی ترک کر دی اور میں اپنے آپ کو اس کی وجہ سے خوش دل پاتا ہوں اور یقیناً حرام تھی۔ اور یہ معروف تھے اعرج کے ساتھ۔

۳۶۱۳۔ حضرت عدیؓ بن عمیرہ کندی

حضرت عدیؓ بن عمیرہ بن فروہ کندی ہیں ان کی کنیت ابوزرارہ تھی انہوں نے مقام رہا میں وفات پائی تھی۔ ان سے قیس بن ابوحازم نے روایت کی ہے ہم کو عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے اسماعیل بن ابی خالد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عدی کندی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہماری طرف سے عامل بن کر جائے تو وہ اگر ایک دگہ بھی (وہاں کی آمدنی کا) ہم سے چھپائے تو یہ خیانت ہے قیامت کے دن اسے لائے گا پس ایک انصاری سیہ فام کھڑے ہو گئے گویا کہ وہ میری نظر کے سامنے ہے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھ سے اپنا کام واپس لیجئے حضرت نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا ابھی آپ نے ایسا ایسا فرمایا ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ میں اس شخص کے لئے کہتا ہوں جس کو عامل بناؤں کہ وہ قلیل و کثیر سب لے آئے پھر جس قدر اس کو دے دیا جائے لے لے ورنہ نہ لے۔ ان کا

تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حضرمی ہیں اور بعض لوگ ان کو کندی کہتے ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ کندی ہیں۔

۳۶۱۴۔ حضرت عدیؓ بن عمیرہ

حضرت عدیؓ بن عمیرہ یہ عرس بن عمیرہ کندی کے بھائی تھے ان سے ان کے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کے معاملات مخفی ہوتے ہیں ثیبہ عورت تو اپنی رضا مندی یا نا رضا مندی بیان کر دے مگر بکر کی رضا اس کا خاموش ہوتا ہے اور سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ دو شخص رسول اللہؐ کے پاس ایک زمین کی بابت جھگڑتے ہوئے حاضر ہوئے اور آپ سے ایک نے عرض کیا کہ وہ زمین میری ہے اور دوسرے نے کہا وہ میری زمین ہے اور اس نے اس کو غصب کر لیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جس کے ہاتھ میں زمین ہے وہ قسم کھا دے جب لوگوں نے اس شخص کو حلف لینے کے واسطے کھڑا کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ خبردار رہو جس نے مرد مسلمان کے مال (تلف کرنے) پر قسم کھائی وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ اس نے کہا جو اس زمین کو چھوڑ دے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے جنت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ میرے خیال میں پہلے ہی شخص ہیں یعنی عدی بن عمیر بن عروہ۔ میں کہتا ہوں کہ حق ابو نعیم ہی کے ساتھ ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں لیکن ان کے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور عدی بن عمیرہ بن فروہ کوفہ میں رہتے تھے جب امیر المومنین علی بن ابی طالب وہاں گئے تو انہوں نے اہل کوفہ سے حضرت عثمانؓ کے حق میں کچھ سخت و نا ملائم باتیں سنیں پس بنو ارقم نے جو قبیلہ کندہ کے خاندان سے اور عدی بن عمیرہ کے گروہ سے تھے کہا تھا کہ ہم اس شہر میں نہیں رہتے ہیں کہ جس میں لوگ عثمانؓ کو اشنام دہی کرتے ہیں پس وہ وہاں سے حضرت معاویہؓ کے پاس چلے گئے جب عدی کے پاس کوئی عراق آتا تھا تو یہ اس کو جزیرہ میں اترنے کی جگہ دیتے تھے (کیونکہ یہ) اہل شام سے ڈرتے تھے کہ وہ فساد کر بیٹھیں گے اور ان کو کچھ زمین دے دیتے تھے بعد اس کے انہوں نے اہل عراق کو یہ لکھ بھیجا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نصیبین کے بچھو تم کو تکلیف پہنچائیں گے لہٰذا تم مقام رہا میں رہو اور وہیں ان کو زمین دے دی یہ سب لوگ حضرت معاویہ کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔ عدی کا انتقال مقام رہا میں ہوا ہے۔ ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ عدی اور وہ عدی جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہیں اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عدی بن عمیرہ کندی اور بقول بعض حضرمی بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عدی بن فروہ کندی کے قوم سے ہیں کنیت ان کی ابو فروہ ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے عدی بن عمیرہ اور عدی بن فروہ کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۱۵۔ حضرت عدیؓ بن فروہ

حضرت عدیؓ بن فروہ۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور (یہ بھی) کہا ہے کہ ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ ابن ارقم کندی ہیں کوفی الاصل تھے اور وہیں ان کا مسکن تھا مگر حران چلے گئے تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں یعنی عدی بن عمیرہ کندی ہیں یہ اکثر لوگوں کے نزدیک پہلے عدی کے علاوہ تھے اسی طرح ابو حاتم وغیرہ نے کہا ہے کہ

یہی عدی بن عدی فقیہ کندی کے بھائی ہیں جو عمر بن عبدالعزیز کے مصاحب تھے اس کو بخاری نے کہا ہے اور بخاری کے علاوہ لوگوں نے بخاری کی مخالفت کی ہے اور ان کو عدی بن عمیرہ کندی کہا ہے اور بعض کے نزدیک یہ پہلے شخص نہیں ہیں اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ یہ نہ تو عمیر کے بیٹے ہیں نہ فروہ کے اور ان کے والد کو تیسرا شخص کہا ہے اور ان سے ایک شخص نے روایت کی ہے جس کو لوگ عرس کہتے تھے رجا بن حیوہ نے عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ عدی بن عمیرہ بن زرارہ نے ۴۰ ہجری میں بمقام کوفہ وفات پائی۔ ان کو میں پہلا ہی عدی خیال کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کلام ایسا نہیں ہے کہ اول کی غیریت پر دلالت کرے اور ابو حاتم و بخاری کا قول بھی اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں ہاں احمد بن زہیر کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عدی ان دونوں کے علاوہ شخص ہیں اور شک نہیں ہے کہ اس میں احمد بن زہیر نے غلطی کی اور میں بھی اس بات میں نہیں شک کرتا ہوں کہ یہ عدی بن فروہ اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے حالانکہ وہ ابن عمیرہ بن فروہ ہیں نیز یہی عدی عرس بن عمیرہ کے بھائی ہیں میرے خیال میں یہ تینوں شخص ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۶۱۶۔ حضرت عدیؓ بن قیس سہمی

حضرت عدیؓ بن قیس سہمی ہیں یہ بھی مولفۃ القلوب میں سے تھے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ وہ انہیں میں سے تھے مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ قریشی اور انہیں میں عدی بن قیس سہمی کو بھی بیان کیا ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ معروف نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۷۔ حضرت عدیؓ بن مرہ

حضرت عدیؓ بن مرہ سراقہ بن خباب بن عدی بن جد بن عجلان بلوی ہیں جو انصار عمرو بن عوف کی اولاد سے تھے یہ ان کے حلیف تھے اور خیبر کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کے سینہ میں برچھا مار دیا گیا تھا اسی کے صدمہ میں فوت ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۶۱۸۔ حضرت عدیؓ بن نضلہ

حضرت عدیؓ بن نضلہ۔ اسی طرح ابن اسحٰق اور واقدی نے لکھا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نضیلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب قریشی عدوی ہیں اور عدی کی والدہ مسعود بن حذافہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھیں انہوں نے اور ان کے بیٹے نعمان نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں عدی ابن نضلہ نے وفات پائی یہ اسلام میں اول مورث ہیں کہ ان کے بیٹے نعمان نے ان کی میراث پائی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۹۔ حضرت عدیؓ بن نوفل

حضرت عدیؓ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی اسدی قریشی ہیں یہ نوفل کے دونوں بیٹوں ورقہ اور صفوان کے بھائی

تھے ان کی والدہ آمنہ بنت جابر بن سفیان تابط شرانہی کی بہن تھیں اس کو زبیر نے بیان کیا ہے عدی فتح مکہ میں اسلام لائے تھے پھر حضرت عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے حضرت موت کے عامل رہے ام عبداللہ بنت ابی بختری بن ہشام ان کی زوجہ تھیں ان کو برابر لکھ لکھ بھیجتے تھے کہ تم میرے پاس چلی آ ؤ مگر وہ نہ آتی تھیں بالآخر عدی نے ان کو یہ شعر لکھ کر بھیجا

اذا ما ام عبدالله لم تعلل بوادیه ولم تمس قریبا هیج الشوق دواعیه

جب ام عبداللہ نے اس کے یہاں آنا نہ چاہا اور قریب بھی نہ گئیں تو ان کا شوق اور بھی جوش میں آیا۔

توام عبداللہ سے ان کے بھائی اسود بن ابی بختری نے کہا کہ تمہارے چچازاد بھائی کا اب یہ حال ہو رہا ہے تم اس کے پاس چلی جاؤ چنانچہ یہ (ان کے پاس) چلی گئیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۲۰۔ حضرت عدیؓ بن ہمام

حضرت عدیؓ بن ہمام بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث اصغر بن معاویہ کندی ہیں ابو عائذ ان کی کنیت تھی یہ نبی ﷺ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے اس کو ابن دباغ نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

باب العین والراء

۳۶۲۱۔ حضرت عرابہؓ بن اوس

حضرت عرابہؓ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر حارثی ہیں ان کے والد اوس بن قیظی ان منافقوں کے سرداروں سے تھے جو کہتے تھے کہ ان بیوتنا عورۃ اور ابن اسحٰق اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو احد میں بوجہ کمسنی کے چند اور لوگوں کے ہمراہ جن میں ابن عمر اور براءبن عازب بھی تھے واپس کر دیا تھا یہ عرابہ اپنی قوم کے سرداروں سے تھے بڑے سخی تھے سخاوت میں عبداللہ بن جعفر اور قیس بن سعد بن عبادہ کے مقابل سمجھے جاتے تھے۔ ابن قتیبہ اور مبرد نے ذکر کیا ہے کہ (ایک مرتبہ) عرابہ نے شماخ شاعر کو دیکھا وہ مدینہ جا رہا تھا اس سے پوچھا کہ مدینہ کیوں جاتے ہو اس نے کہا اپنے گھر والوں کے واسطے غلہ لینے جاتا ہوں اس کے ساتھ دو اونٹ تھے پس انہوں نے کھجوریں اور گیہوں سے ان کو بھر دیا اور اس کو کپڑے پہنا دیئے اور اس کی بڑی عزت کی پس وہ مدینہ سے (اپنے مکان) چلا گیا اور ان کی اپنے اس قصیدہ میں مدح کی

رایت عرابة الاوسی یسمو الی الخیرات منقطع القرین

اذا ما ایة رفعت لمجد تلقاها عرابة بالیمین

اذا بلغتنی وحملت رحلی عرابة فاشرقی بدم الوتین

میں نے عرابہ اوسی کو دیکھا کہ وہ نیکیوں کی طرف ترقی کرتے ہیں اور کوئی ان کا ساتھی نہیں ہوتا جب کوئی جھنڈا بزرگی کا بلند کیا جاتا ہے تو عرابہ اس کو داہنے ہاتھ سے لے لیتے ہیں جب تم نے مجھے پہنچا دیا اور سواری

میری غلہ سے لاددی تو نے اے عرابہ تواب رگ گردن کو سرخ کر لے۔

۳۶۲۲۔ حضرت عرابہؓ بن شماخ

حضرت عرابہؓ بن شماخ جہنی ہیں۔ یہ اس تحریر میں گواہ تھے جس کو رسول اللہ ﷺ نے علا بن حضرمی کے لئے بحرین بھیجنے کے وقت لکھ دی تھی۔ اس کو دباغ نے اس میں ذکر کیا ہے کہ جس میں ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۳۶۲۳۔ حضرت عرابہؓ

حضرت عرابہؓ۔ عبدالرحمٰن کے والد تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے ان کی سندوں میں ان کا ذکر ہے اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بیان ہے۔

۳۶۲۴۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ سلمی

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سلمی ہیں ان کی کنیت ابو نجیح تھی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عمرو اور جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان وغیر ہم نے روایت کی ہے یہ شام میں رہتے تھے۔ ہم کو ابو بکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ معروف با بن شیرجی دمشقی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعلا یعنی احمد بن مکی بن حسنو یہ حسنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی محمد بن احمد بن علی بن شکرو یہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ یعنی محمد بن ابراہیم بن جعفر بزدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن فرج حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ نہایت بلیغ نصیحت فرمائی (کہ جس کی وجہ سے) آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل لوگوں کے دہلنے لگے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت ہونے والے کی ہے پس آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور حاکم کی فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام ہو پس جو شخص تم میں سے زندہ رہے گا بڑا اختلاف دیکھے گا تم لوگ امور محدثہ سے بچو کیونکہ وہ گمراہی ہیں پس جو شخص تم میں سے اس کو پائے وہ میرے طریقہ کو اختیار کرلے اور خلفاء مہدین و راشدین کے طریقہ کو (اختیار کرے) اور سخت پکڑ و اس کو عرباض کی وفات ۷۵ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر والے فتنہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۲۵۔ حضرت عزبؓ کندی

حضرت عزبؓ۔ کندی، کندی تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے ابو عفیف یعنی عبدالملک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ میرے بعد نئی چیزیں پیدا کرو گے مگر محدثات عمرؓ مجھ کو بہت محبوب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۶۲۶۔ حضرت عرس ؓ بن عامر

حضرت عرس ؓ بن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ اور وہی ربیعہ بکاء بن عامر بن صعصعہ ہیں یہ عرس اور ان کے بھائی عمرو بن عامر نبیؐ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے آپ نے ان کے رہنے کے مقامات یعنی مصنعہ اور قرار ہبہ کر دئے تھے۔ اس کو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

۳۶۲۷۔ حضرت عرس ؓ بن عمیرہ

حضرت عرس ؓ بن عمیرہ کندی ہیں۔ عدی بن عمیرہ کے بھائی تھے۔ ان کا نسب ان کے بھائی عدی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان سے ان کے بھتیجے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث اہل شام سے مروی ہے ان سے زہدم بن حارث نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ دوزخ میں تلاش کرے اور عدی بن عدی نے عرس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ عورتوں کی تزویج میں عورتوں ہی سے مشورہ لو اور یہ حدیث عدی سے روایت کی گئی ہے اور انہوں نے اپنے والد عدی بن عمیرہ سے انہوں نے عرس سے روایت کی ہے۔ اور عدی بن عمیرہ اور عدی بن عدی کے نسب میں جو کچھ کلام ہے وہ پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۲۸۔ حضرت عرس ؓ بن قیس

حضرت عرس ؓ بن قیس بن سعید بن ارقم بن نعمان کندی ہیں۔ ان کا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو نہیں جانتا ہوں بعض نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کے فتنہ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

۳۶۲۹۔ حضرت عرفجہ ؓ بن اسعد

حضرت عرفجہ ؓ بن سعد بن کرب تمیمی ہیں اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عرفجہ بن اسعد بن صفوان تمیمی ہیں۔ بصری تھے یہ وہی شخص ہیں کہ ایام جاہلیت میں واقعہ کلاب کے دن ان کی ناک کو صدمہ پہنچا تھا ہم کو ابو منصور بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے اپنی سند کو معافی بن عمران تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابوالاشہب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ بن عرفجہ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے ان کے دادا نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور ان کے دادا کی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگالی تھی۔ وہ بدبو کرنے لگی (انہوں نے کہا) مجھ کو نبی ﷺ نے اجازت دی کہ سونے کی ناک لگالوں اور اس حدیث کو ہاشم بن برید اور ابو سعید صنعانی نے ابوالاشہب سے اپنی سند کے ساتھ نقل کر کے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۳۰۔ حضرت عرفجہ ؓ بن خزیمہ

حضرت عرفجہ ؓ بن خزیمہ یہ وہ شخص ہیں کہ عمر بن خطاب ؓ نے عتبہ بن غزوان سے ان کے حق میں کہا تھا اور ان کو مدد کے لئے بھیجا تھا کہ ان سے مشورہ لیا کرنا کیونکہ وہ دشمن کو فریب دینے والے اور جہاد کرنے والے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا

ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے کہ عرفجہ ابن خزیمہ ہیں میں نے اس کو بہت سے ان صحیح نسخوں میں دیکھا ہے جو کہ نہایت معتبر ہیں کہ خزیمہ غلط ہے بلکہ وہ ہرثمہ ہیں اور یہ وہی شخص ہیں جن کو عتبہ بن غزوان کی مدد کے لئے حضرت عمر نے بھیجا تھا اور ابوبکر صدیق نے بھی عمان میں ان سے جیفر بن جلندی کو مدد دی تھی (یہ اس وقت) کہ جب وہاں کے لوگ نقیط بن مالک ازدی صاحب تاج کے ساتھ مرتد ہو گئے تھے اور عرفجہ کے ساتھ حذیفہ بن محصن قلعانی اور عکرمہ بن ابی جہل تھے پس انہوں نے مرتدوں پر فتح پائی۔

۳۶۳۱۔ حضرت عرفجہؓ بن شریح

حضرت عرفجہؓ بن شریح اشجعی ہیں۔ بعض نے کہا کندی ہیں اور بعض نے ان کے والد کا نام صریح اور بعض نے ضریح اور بعض نے طریح اور بعض نے شریک اور بعض نے ذریح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کے علاوہ کہا ہے اور ان میں سے بعض لوگوں نے ان کو اسلمی کہا ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے ان سے قطبہ بن مالک اور زیاد بن علاقہ اور سبیعی وغیرہم نے روایت کی ہے کہ زیاد بن علاقہ نے قطبہ بن مالک سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ آج کی شب (میں نے خواب دیکھا کہ) میرے اصحاب وزن کئے گئے چنانچہ ابوبکر وزن کئے گئے پھر عمر وزن کئے گئے دونوں بھاری اترے مگر پھر عثمان وزن کئے گئے تو ہلکے اترے۔ ہم کو یحییٰ بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے زیاد ابن علاقہ سے انہوں نے عرفجہ بن شریک سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ اور شر برپا ہو گا پس جو ارادہ کرے کہ محمد ﷺ کی امت کو پراگندہ کرے حالانکہ وہ مجتمع ہوں تو تم لوگ اس کو تلوار سے مار و خواہ کوئی ہو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ عرفجہ اشجعی عرفجہ بن شریح کندی کے علاوہ ہیں اور کہا کہ جس طرح احمد نے کہا ہے وہ میرے نزدیک نہیں اور ان سے ابوعمر نے یہ دونوں حدیثیں روایت کی ہیں اور کہا ہے کہ عرفجہ کے والد کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۳۲۔ حضرت عرفجہؓ بن ہرثمہ

حضرت عرفجہؓ بن ہرثمہ بن عبدالعزی بن زہیر بن ثعلبہ بن عمرو بارق کے بھائی تھے اور بارق کا نام سعد بن عدی بن حارثہ بن عمرو مزیقی یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے موصل میں لشکر جمع کیا تھا اور اس کے حاکم ہوئے اور موصل کی نسبت ان کی بہت خبریں ہیں یہ وہی شخص ہیں کہ ان کے ذریعہ عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزوان کو مدد دی تھی جب انکو بصرہ کا حاکم کیا تھا اور ابن غزوان کے پاس لکھ بھیجا تھا کہ میں عرفجہ بن ہرثمہ سے تمہاری مدد کرتا ہوں کیونکہ وہ دشمن سے بڑے لڑنے والے اور مکر کرنیوالے ہیں۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے (امور جنگ میں) مشورہ لیتے رہنا ہشام کلبی نے ان کو اسی نسب سے ذکر کیا ہے اور ان کو بنی عمرو سے جو بارق کا بھائی تھا شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا شمار بارق میں ہے طبرانی نے ذکر کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں کہ جنہیں حضرت عمر نے عتبہ بن غزوان کی امداد کے واسطے بھیجا تھا اور ابوعمر نے ان کو عرفجہ بن خزیمہ کہا ہے پس اس میں تصحیف ہو گئی

ہے اور ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں کہ ان کی غلطی پہنچان لی جائے ہم کو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یزید بن ایاس ازدی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علیل عنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابو غسان یعنی ربیع بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موصل کو حضرت عثمان بن عفان نے آباد کیا اور وہاں چار ہزار لوگوں کو ازد اور طی اور کندہ اور عبدالقیس کے بسایا اور عرفجہ بن ہرثمہ بارقی کو حکم دیا پس انہوں نے فارس سے موصل تک ان کو معافی میں دے دیا عرفجہ کو حضرت عثمان نے اہل فارس پر شب خون مارنے کی غرض سے بھیجا تھا اور ہم سے ابوزکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انہوں نے سیف بن عمرو سے انہوں نے محمد' طلحہ اور مہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کو لکھا کہ اہل موصل انطاق میں جمع ہو رہے ہیں اور میں وہاں سے چلا آیا ہوں تکریت میں مقیم ہوں پس حضرت عمر نے ان کے پاس لکھا کہ عبداللہ بن مغتم عبسی کو انطاق کی طرف روانہ کرو اور مقدمۃ الجیش ان کے ربعی بن افکل عنزی اور محافظ لشکر عرفجہ بن ہرثمہ بارقی ہوں اور تکریب و موصول کی فتح میں پوری حدیث بیان کی۔ واللہ اعلم

۳۶۳۳۔ حضرت عرفجہ ؓ بن ابی یزید

حضرت عرفجہ ؓ بن ابی یزید۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہیا ور کہا ہے کہ جعفر مستغفری نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ ان کو شرف صحبت حاصل تھا مگر کوئی حدیث ان کی نہیں بیان کی۔

۳۶۳۴۔ حضرت عرفطہ ؓ انصاری

حضرت عرفطہ ؓ انصاری' انصاری ہیں۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ برتر کا قول للرجال نصیب مما ترک الوالدان والا قربون. الایۃ ''مردوں کے لئے حصہ ہے اس (مال) میں جو چھوڑ جائیں والدین اور رشتہ دار۔'' (اس کی شان نزول یہ ہے کہ) اوس بن ثابت نے وفات پائی اور تین لڑکیاں چھوڑیں اور ایک بیوی جو ام کجہ کے نام مشہور تھیں پس دو شخص اوس کی چچا کی اولاد سے کھڑے ہوئے جن کا نام قتادہ اور عرفطہ تھا اور دونوں نے اوس کا مال لے لیا۔ تو ام کجہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہؐ! اوس بن ثابت نے وفات پائی اور میرے پاس تین لڑکیاں چھوڑیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ ان کی معاش میں خرچ کروں حالانکہ انہوں نے اچھا مال چھوڑا ہے وہ انکے چچا کے بیٹے قتادہ اور عرفطہ لے گئے اور انہوں نے لڑکیوں کو کچھ بھی نہیں دیا اور وہ لڑکیاں میرے پاس ہیں اور وہ دونوں ان لڑکیوں کو کچھ کھانے پینے کو نہیں دیتے اور میرے پاس ایسا نہیں کہ ان کو کفایت کرے رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ میں دیکھوں اللہ برتر اس کے بارہ میں کیا حکم دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون اور آپ نے قتادہ اور عرفطہ کے پاس کہلوا بھیجا کہ تم مال سے کسی شئے کے قریب نہ ہونا (یعنی اس میں سے کچھ صرف نہ کرنا) یہاں تک کہ میں تم کو دیکھوں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۳۵۔ حضرت عرفطہؓ بن حباب

حضرت عرفطہؓ بن حباب بن حبیب اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابن جبیر ازدی ہیں۔ بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے واقعہ طائف میں شہید ہوئے انہوں نے اولاد چھوڑی تھی۔ ان کی کوئی روایت معروف نہیں ان کو ابن اسحٰق نے بھی ذکر کیا ہے کہ ابن جناب ہیں اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ ابن حباب کہے جاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔

۳۶۳۶۔ حضرت عرفطہؓ بن نضلہ

حضرت عرفطہؓ بن نضلہ اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابومکعت تھی۔ ان کا تذکرہ ابومکعت اور ابومصعت میں کیا گیا ہے پس چاہیے کہ وہاں ان کا حال دیکھا جائے۔

۳۶۳۷۔ حضرت عرفطہؓ بن نہیک

حضرت عرفطہؓ بن نہیک تمیمی ہیں یہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ یزید بن عبداللہ صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ عرفطہ بن نہیک تمیمی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ میں اور میرے گھر والے شکار سے رزق حاصل کرتے ہیں اور اس میں ہمارے لئے حصہ و برکت ہے اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز جماعت سے باز رکھنے والا ہے اور ہم کو اسی کی طرف حاجت ہے کیا پس آپ اس کو حلال کہتے ہیں یا حرام آپ نے فرمایا حلال کہتا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے اور پوری حدیث بیان کی۔

۳۶۳۸۔ حضرت عروہؓ بن اثاثہ

حضرت عروہؓ بن اثاثہ عدوی ہیں۔ مہاجرین فتح مکہ سے تھے اور عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے اس کو ابوموسیٰ نے کہا ہے اور ابو عمر نے کہا یہ عروہ بن اثاثہ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابن ابی اثاثہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں قدیم الاسلام تھے شہر حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی مگر ابن اسحٰق نے ان کو مہاجرین حبش میں نہیں ذکر کیا ہے ہاں موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح مکہ سے تھے سمجھ میں نہیں آتا ہجرت فتح مکہ کے ساتھ ہی منقطع ہو گئی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کے تذکرہ کو دو دفعہ کیا ہے اور کہا ہے کہ عروہ بن عبدالعزیٰ ہیں اور ان پر وہاں کلام وارد ہوگا۔

۳۶۳۹۔ حضرت عروہؓ بن اسماء

حضرت عروہؓ بن اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی ہیں بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے محمد بن اسحٰق اور واقدی نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ مشرکوں نے واقعہ بیر معونہ میں عروہ بن اسماء کے امان دینے کی خواہش کی کیونکہ یہ عامر بن طفیل کے دوست تھے مگر باوجود کہ

ان کی قوم بنی سلیم نے ان کو امان طلب کرنے کی بہت ترغیب دی انہوں نے منظور نہ کیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھیوں سے اپنی جان عزیز نہیں رکھتا بعد اس کے آگے بڑھے اور لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۴۰۔ حضرت عروہ بن جعد

حضرت عروہ بن جعد۔ بعض نے کہا ہے کہ ابن ابی الجعد بارقی ہیں اور بعض نے ازدی کہا ہے یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے کوفہ میں رہتے تھے ان سے شعبی اور سبیعی اور شبیب بن غرقدہ اور سماک بن حرب اور شریح بن ہانی وغیرہم نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام بھیجا تھا اہل کوفہ میں تھے اور سرحد روز کے محافظ تھے اور ان کے ساتھ بہت سے گھوڑے تھے ان میں ایک گھوڑا ایسا تھا کہ جس کو دس ہزار درہم کو لیا تھا شبیب بن غرقدہ نے کہا ہے کہ عروہ بن جعدہ کے گھر میں میں نے ستر گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بندھے ہوئے دیکھے ہم کو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زبیر ابن حریت ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نعیم بن ابی ہند نے عروہ بن جعد بارقی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کے رخسار کو مسح کر رہے تھے پس اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے گھوڑے کی نسبت مجھے بہت تاکید کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان دونوں کا بارقی لکھنا اور یہ کہنا کہ بعض نے ازدی کہا ہے ایک ہی ہے کیونکہ بارق اور ازدہی کی شاخ ہے اور وہ بارق بن عدی بن حارثہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد ہیں ان کو بارق اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک فروکش ہوئے تھے اس کا نام بارق تھا پس یہ اسی سے منسوب ہو گئے تھے اور بعض نے اس کے علاوہ کہا ہے۔

۳۶۴۱۔ حضرت عروہ سعدی

حضرت عروہ سعدی ہیں۔ اس کو ابوبکر اسماعیلی نے بیان کیا ہے ان سے ان کے بیٹے محمد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ ویران (مقام) آباد ہو جائیں اور آباد (مقام) ویران ہو جائیں گے اور جہاد (کامال غنیمت) ہو جائے گا اور آدمی امانت کو قلب سے اس طرح نکال ڈالے گا جس طرح اونٹ درخت سے پتے کھینچ لیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۴۲۔ حضرت عروہ بن جہنی

حضرت عروہ بن جہنی ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کو عبدالوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد (سجستانی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حنبل و ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ احمد قریشی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فال بد کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ فال نیک اچھی چیز ہے اور مسلمانوں کے فال بد پر خیال نہ کرنا چاہیے پس جس وقت کوئی شخص تم میں سے فال بد دیکھے تو کہے **اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیات الا**

انت لا حول ولا قوۃ الا بک ''اے اللہ نیکیاں تو ہی لاتا ہے اور برائیاں تو ہی دفع کرتا ہے نہیں طاقت وقوت مگر تیری مدد سے۔'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عروہ بن عامر نے ابن عباس اور عبید بن رفاعہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہے ان سے حبیب نے روایت کی ہے اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ عروہ بن عامر جہنی ہیں انہوں نے نبیؐ سے مرسل روایت کی ہے اس کو ہم نے ذکر کر دیا تا کہ پہچان ہو جائے۔

۳۶۴۳۔ حضرت عروہؓ بن عامر

حضرت عروہؓ بن عامر بن عبید بن رفاعہ ان کو بھی اسماعیلی نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ ابن عامر بن عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت عمیس اپنے تین لڑکوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان لڑکوں کو افسوں سکھانے کی آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا سکھا دو۔ اسماعیلی نے کہا ہے کہ عمرو بن دینار نے عروہ بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۴۴۔ حضرت عروہؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت عروہؓ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب یہ مہاجرین حبش سے تھے اور وہیں فوت ہوئے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تھی یہ جعفر نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کو عروہ بن اثاثہ عدوی بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ اس بیان سے پیشتر ہو چکا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ مہاجرین فتح سے تھے مگر وہاں ان کا نسب نہیں بیان کیا پھر یہاں ان کو عروہ بن عبدالعزیٰ کہا ہے اور نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مہاجرین حبش سے ہیں اور وہ دونوں ایک ہیں حالانکہ وہ ابن اثاثہ بن عبدالعزیٰ ہیں اور ان کے بیان میں ان کا نسب پہلے گزر چکا ہے جس طرح کہ ابوعمر اور زبیر وغیرہما نے ذکر کیا ہے اور شک نہیں کہ ابوموسیٰ نے چونکہ اس تذکرہ میں عروہ کو ابن اثاثہ اور مہاجرین فتح سے لکھا ہوا دیکھا اور ان کا نسب انکو معلوم نہ تھا اور یہاں عروہ کو ابن عبدالعزیٰ لکھا ہوا دیکھا عبدالعزیٰ نام ان کے دادا کا تھا لہٰذا انہوں نے ان دونوں کو دو شخص خیال کیا اگر غور کرتے تو ضرور سمجھ لیتے کہ وہ ایک ہی شخص ہیں اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح سے ہیں وہم اور غلطی بعض کاتبوں کی ہے۔ واللہ اعلم اور جس نے صحابہ سے اس شخص کو خیال کیا جو ان عبدالعزیٰ کی طرف منسوب ہیں اور ان کی صلبی اولاد کے صحابی ہونے کا منکر ہے منجملہ ان کے نعمان بن عدی بن نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان ہیں نعمان کے اور عبدالعزیٰ کے درمیان میں دو شخص ہیں علی ہذا القیاس اور یہ صرف اس سبب سے کہا جاتا ہے کہ بعض لوگوں نے عروہ و اثاثہ بن عبدالعزیٰ کی طرف منسوب کیا ہے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ ابو اثاثہ بن عبدالعزیٰ کے بیٹے عمرو ابن اثاثہ ہیں عروہ بن اثاثہ اور وہ مہاجرین حبش سے ہیں اور ان کی والدہ نابغہ بنت حرملہ تھیں یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے ہم نے ان کو عمرو بن اثاثہ کے نام میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۴۵۔ حضرت عروہؓ بن عیاض

حضرت عروہؓ بن عیاض بن ابی الجعد بارقی ہیں۔ اور بارق (خاندان) ازد سے (ایک بطن) ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ

بارق ایک پہاڑ (کا نام) ہے بعض لوگ قبیلہ ازد کے وہاں فروکش ہوئے تھے پس وہ اس (کے نام) سے منسوب ہو گئے حضرت عمر ﷛ نے انہیں عروہ کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا اور ان کے ساتھ سلمان بن ربیعہ باہلی کو بھی مقرر کیا تھا یہ واقعہ شریح کے قاضی بنانے سے پہلے تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور یہ حدیث ان سے مروی ہے کہ گھوڑی کی پیشانی میں خیر وابستہ ہے اور اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عروہ بن الجعد کے بیان میں لکھا ہے اور بعض نے ابن ابی الجعد کہا ہے۔ یہ پہلے گزر چکا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا حالانکہ ایسے تذکروں کی ان کی عادت ہے۔ عروہ کے پاس ستر گھوڑے رہتے تھے جن لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان ﷛ کی خلافت کے زمانہ میں کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا تھا یہ ان سب میں بڑے تھے۔

۳۶۴۶۔ حضرت عروہ قشیری ؓ (کنیت ابو غاضرہ)

حضرت عروہ قشیری ؓ۔ ان کی کنیت ابو غاضرہ تھی۔ فقیمی تھے فقیم بن دارم تمیمی کی اولاد سے تھے۔ ہم کو ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن فقیہ مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم ابن ہلال نے غاضرہ بن عروہ فقیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو میرے والد نے خبر دی کہ میں مدینہ آ کر مسجد میں داخل ہوا اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے پس ایک شخص ہمارے پاس (مکان سے) باہر آئے ان کے سر سے وضو کے (پانی کے) قطرے ٹپ رہے تھے یا غسل کے پس انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو لوگ ان کی طرف کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ فلاں بات بتائیے فلاں بات بتائیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کا دین نہایت آسان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۴۷۔ حضرت عروہ ؓ قشیری

حضرت عروہ ؓ۔ ان کو اسماعیلی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عروہ قشیری سے روایت کی ہے کہ عروہ نے کہا میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم کئی خداؤں کی پرستش کیا کرتے تھے ان سے ہم دعا مانگتے تھے مگر ہماری دعا مقبول نہ ہوتی تھی پھر خدا نے آپ کو مبعوث کیا اور ہم کو ان خداؤں سے نجات دی نبی ﷺ نے فرمایا کامیاب ہوا وہ شخص جسے عقل دی گئی بعد اس کے آپ نے میرے لئے دو مرتبہ دعا کی اور مجھے دو کپڑے دیئے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث اور کسی سے بھی مروی ہے۔

۳۶۴۸۔ حضرت عروہ ؓ بن مالک اسلمی

حضرت عروہ ؓ بن مالک اسلمی ہیں۔ صحابی تھے اس کو جعفر نے کہا ہے اور کچھ انہوں نے ان کی نسبت ذکر نہیں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۴۹۔ حضرت عروہ ؓ بن مالک بن شداد

حضرت عروہ ؓ بن مالک بن شداد بن خزیمہ بعض لوگوں نے جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی کہا ہے نبی ﷺ نے

ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا اس کو جعفر نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۰۔ حضرت عروہؓ مرادی

حضرت عروہؓ مرادی، مرادی ہیں۔ جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ ابن منیع نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے اور نبی ﷺ سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر حدیث کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۱۔ حضرت عروہؓ بن مرہ

حضرت عروہؓ بن مرہ بن سراقہ انصاری ہیں اوسی ہیں واقعہ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۲۔ حضرت عروہؓ بن مسعود

حضرت عروہؓ بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن عکرمہ ابن خصفہ بن قیس عیلان ثقفی ہیں کنیت ان کی ابومسعود تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو یعفور تھی اور ان کی والدہ سبیعہ بنت عبد شمس بن عبد مناف قریشیہ تھیں۔ عروہ اور مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود کا سلسلہ نسب مسعود میں جا کر مل جاتا ہے یہ عروہ وہی شخص ہیں کہ جن کو قریش نے نبیؐ کے پاس واقعہ حدیبیہ میں بھیجا تھا یہ (وہاں سے جب) قریش کے پاس واپس آئے تو ان سے کہا کہ تم لوگوں پر ایک واضح امر پیش ہے اس کو قبول کرو۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے اسحٰق سے روایت کی ہے جب رسول اللہؐ ثقیف سے واپس ہوئے تو عروہ بن مسعود بن معتب بھی آپ کے پیچھے سے چل نکلے پس آنحضرتؐ سے مدینہ میں پہنچنے سے پیشتر ملاقات کی اور اسلام لائے اور دریافت کیا کہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے ساتھ لوٹ جاؤں رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا جیسا کہ ان کی قوم بیان کرتی تھی کہ وہ لوگ تم کو قتل کر ڈالیں گے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ پہچان لیا کہ ان میں نخوت ہے بوجہ اس کے وہ اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے پس عروہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی قوم میں ان کی آنکھوں سے زیادہ محبوب ہوں قوم ان کی تابعدار تھی اور یہ بہت محبوب تھے۔

پس یہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاتے ہوئے چلے اور یہ امید کر لی کہ ان کے مرتبہ کی وجہ سے وہ لوگ ان کی مخالفت نہ کریں گے جب یہ ان سے نزدیک ہوئے اور ان لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور ان کو اپنا دین ظاہر کیا۔ ان لوگوں نے ہر طرف سے ان کے تیر مارنا شروع کر دیئے پس ایک تیر ایسا پڑا (کہ اس کے صدمہ سے) شہید ہو گئے۔ بنو مالک تو یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں لوگوں میں سے ایک شخص نے ان کو قتل کیا اور اس کا نام اوس بن عوف تھا اور وہ سالم بن مالک کی اولاد سے تھا اور احلاف کا خیال ہے کہ عتاب بن مالک کی اولاد میں سے وہب بن جابر نے قتل کیا تھا۔ عروہ سے کہا گیا کہ تم اپنے خون میں کیا دیکھتے ہو انہوں نے کہا کرامت کہ اسی سے مجھ کو اللہ نے بزرگی دی اللہ برتر نے شہادت کو میرے پاس بھیجا ہے نہیں ہے۔ مجھ میں کوئی چیز لیکن جوان شہیدوں میں تھی جو رسول اللہؐ کے شریک ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے قبل اس کے کہ آنحضرتؐ ہجرت کریں پس تم لوگ مجھ کو ان کے ساتھ دفن کر دو پس ان لوگوں نے انہیں کے ساتھ دفن کر دیا پس وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ عروہ کا حال ان کی قوم میں مثل حال صاحب یٰسین کے ہے ان کی قوم میں اور قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے قول لولا

نزل هذا القران علی رجل من القریتین عظیم کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ قول ولید بن المغیرہ المخزومی ابوخالد کا تھا وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ کہتے ہیں اگر حق ہوتا تو قرآن مجھ پر یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اور دو گاؤں سے مراد مکہ اور طائف ہے اور عروہ حضرت مسیح سے صورت میں مشابہ تھے۔ ان سے حذیفہ بن یمان نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو تم لوگ لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ وہ گناہوں کو ہدم کر دیتا ہے جس طرح بھیہ بنیادوں کو ہدم کر دیتی ہے کہا گیا یارسول اللہ زندوں کے واسطے اس کی کیا کیفیت ہے آپ نے فرمایا کہ زندوں کے واسطے تو وہ بڑی ہدم کرنے والی چیز ہے۔ عروہ کے ایک بیٹا تھا جس کو لوگ ابوالملیح کہتے تھے وہ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد قارب بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۳۔ حضرت عروہؓ بن مسعود غفاری

حضرت عروہؓ بن مسعود غفاری' غفاری ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ماہ رمضان کی نسبت ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اس کے واسطے ایک سیاق ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ کہا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کسی نے ان کا عروہ نام بیان کیا ہو کیونکہ یہ ابن مسعود کہے جاتے ہیں ان ان کا کوئی نام نہیں بیان کیا گیا ہے ہاں بعض لوگوں نے عبداللہ نام بیان کیا ہے ہم اس پہلے تذکرہ میں اس کو ذکر کر چکے ہیں پس اگر قول محفوظ ہے تو وہ ضرور ہی نادر ہے۔

۳۶۵۴۔ حضرت عروہؓ بن مضرس

حضرت عروہؓ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان ابن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طی یہ اپنی قوم کے سردار تھے اور ریاست کی وجہ سے عدی بن حاتم سے دشمنی رکھتے تھے۔ ان کے والد بھی بڑی ریاست والے تھے یہ وہی عروہ ہیں جن کے ساتھ خالد بن ولید نے عیینہ بن حصن فزاری کو بھیجا جبکہ انہوں نے ان کو زمانہ ردت میں قید کر کے ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا تھا ہم کو اسماعیل بن عبید اور ابراہیم ابن محمد وغیر ہما نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں آیا جبکہ آپ نماز ادا کرنے نکلے تھے میں نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ میں قبیلہ طی کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو پست کر دیا ہے اور اپنے آپ کو بہت تکلیف میں ڈالا ہے خدا کی قسم جو پہاڑ مجھ کو ملا میں اس پر ٹھہرا پس کیا میرا حج ہو گیا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہماری اس نماز میں شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کرے چلنے کے وقت تک اور اس سے پہلے دن کے وقت یارات کے وقت عرفہ میں وقوف کر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۵۔ حضرت عروہ ؓ بن معتب

حضرت عروہ ؓ بن معتب انصاری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے (امام) بخاری نے کہا ہے کہ ان کا شمار تابعین میں ہے اور یہی درست ہے ابن ابی خیثمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ان سے ولید بن عامر بن مدنی نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سواری کا مالک اس کے صدر مقام میں بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۶۔ حضرت عریب ؓ (کنیت ابو عبداللہ)

حضرت عریب ؓ۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی ملیکی ہیں۔ اہل شام میں ان کا شمار ہے بخاری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی تھے ہم کو محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابوالقاسم سلیمان بن احمد نے وہ کہتے تھے ہمیں سے احمد بن عبدالرحمٰن بن عفان حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر نقیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سعد ابن سنان نے یزید بن عبداللہ بن عریب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا یہ آیت الذین ینفقون اموالھم بالیل والنھار سر او علانیہ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۷۔ حضرت عریب ؓ بن عبد کلال

حضرت عریب ؓ بن عبد کلال بن عریب بن سرح مدل بن ذی رعین حمیری کی اولاد سے ہیں نبیؐ نے ان کے اور ان کے بھائی حارث بن عبد کلال کی طرف تحریر لکھی تھی اور حکومت حمیر ان دونوں کے متعلق تھی۔ اس کو کلبی نے کہا ہے ان کے بھائی کے تذکرہ میں اس سے زیادہ بیان ہوا ہے۔

باب العین والسین

۳۶۵۸۔ حضرت عس ؓ عذری

حضرت عس ؓ۔ عذری ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو غفاری کہتے ہیں انہوں نے نبیؐ سے ایک زمین وادی قریٰ میں مانگی تھی جو آپ نے انہیں دے دی تھی اسی وجہ سے اس زمین کا نام بویرہ عس مشہور ہوا۔ یہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو غزوۂ تبوک میں دیکھا تھا آپ نے مسجد وادی القریٰ میں نماز پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے اسی طرح عس کے نام میں لکھا ہے اور ابو عمر نے عُنیر کے نام میں بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر اس میں اختلاف ہے امیر ابو نصر نے عنتر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عذری ہیں اور صحابی ہیں ان کی حدیث ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہی اس کے ساتھ متفرد ہیں اور عبدالغنی بن سعید نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عس بیان کیا ہے اور بہ نسبت عنتر کے وہ صحیح ہے مگر ابو عمر کی کتاب استیعاب کے کئی صحیح نسخوں میں نے عنتر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۵۹۔ حضرت عسجدیؓ بن مانع

حضرت عسجدیؓ بن مانع سکسکی۔ ان کا شمار نبی ﷺ کے اصحابہ میں ہے فتح مصر میں شریک تھے اہل مصر میں مشہور ہیں یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۶۰۔ حضرت عسعسؓ بن سلامہ

حضرت عسعسؓ بن سلامہ تمیمی ہیں بصری تھے بصرہ میں رہتے تھے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے حسن اور ازرق بن قیس حارثی نے روایت کی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے خود حدیث نہیں سنی ان کی حدیث مرسل ان کی کنیت ابو صفرہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابوصفیر اور بعض نے کہا کہ ابوسفرہ تھی۔ شعبہ نے ازرق بن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں عسعس بن سلامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اصحاب نبیؐ میں سے ایک شخص پہاڑ میں عبادت کرنے کو چلے آئے پس (وہیں) گم ہو گئے پھر وہ ڈھونڈھے گئے اور نبیؐ کے حضور میں حاضر کئے گئے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ میں گوشہ نشینی کرلوں گا اور عبادت کیا کروں گا نبیؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو یا یہ فرمایا کہ کوئی ایسا نہ کرے یہی تین بار فرمایا (پھر فرمایا کہ) اسلامی مقامات (کیونکہ اسلامی مقامات میں رہنے سے یا تو خود اس کو مسلمانوں سے دینی نفع پہنچے گا یا اس سے دوسرے مسلمان کو نفع اٹھائیں گے۔) میں ایک تھوڑی دیر ٹھہرنا بہتر ہے تنہائی میں چالیس برس عبادت کرنے سے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والصاد

۳۶۶۱۔ حضرت عصام مزنیؓ

حضرت عصام مزنیؓ۔ مزنی ہیں صحابی تھے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق سے انہوں نے بن عصام مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ صحابی تھے فرماتے تھے کہ نبیؐ نے جب (کہیں) لشکر بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم جب مسجد دیکھو یا (شک راوی ہے) موذن (کی اذان) کو سنو تو (اس وقت) تم کسی کو قتل نہ کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۶۲۔ حضرت عصمہؓ بن ابیر

حضرت عصمہؓ بن ابیر بن زید بن عبداللہ بن صریم بن وائلہ بن عمرو بن عبداللہ بن لویٔ بن عمرو بن حارث بن تیم بن عبدمناۃ بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس بن مضر تیمی تیم ربابی ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم بنی تیم بن عبدمناہ کے اسلام کی خبر لے کر آئے تھے۔ یہ تیم تمیم بن مرہ بن اُدّ بن طابخہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عصمہ سجاح کے کارزار میں شریک تھے (کیونکہ) اس نے حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ان دنوں بنی عبدمناہ کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۶۳۔ حضرت عصمہؓ اسدی

حضرت عصمہؓ۔ اسدی تھے اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے ان کا نام عصیمہ بھی بیان کیا گیا ہے عصیمہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا حال بیان کیا جائے گا۔

۳۶۶۴۔ حضرت عصمہؓ انصاری

حضرت عصمہؓ۔ انصاری ہیں یہ بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔ ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ ان کے نسب میں بھی جو کچھ کلام ہے انشاء اللہ تعالیٰ عصیمہ کے نام میں ذکر کیا جائے گا۔

۳۶۶۵۔ حضرت عصمہؓ بن حصین

حضرت عصمہؓ بن حصین یہ اکثر اپنے دادا کی طرف منسوب کئے گئے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصمہ بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور ابن عمارہ نے بیان کیا ہے مگر ابن اسحٰق اور ابومعشر نے ان کو اہل بدر سے نہیں کہا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جو لوگ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان میں ہبیل اور عصمہ بھی تھے دونوں جو وبرہ کے بیٹے اور عوف بن خزرج کے خاندان سے تھے اسی طرح ان کو ابن کلبی نے بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۶۶۔ حضرت عصمہؓ بن رباب

حضرت عصمہؓ بن ریاب بن حنیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید یہ غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھے۔ انہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اس کے بعد تمام غزوات میں شریک تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے بیان کیا ہے۔

۳۶۶۷۔ حضرت عصمہؓ بن سرح

حضرت عصمہؓ بن سرح۔ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور ان کو ابواحمد عسکری نے ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ عصمہ بن سرج ہیں۔

۳۶۶۸۔ حضرت عصمہؓ بن قیس ہوزنی

حضرت عصمہؓ بن قیس۔ ہوزنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ سلمی ہیں ان نام عصیہ تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عصمہ رکھا ان سے ازہر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ یہ فتنہ مشرق سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے ان سے کہا گیا کہ فتنہ مغرب کی کیا کیفیت ہے انہوں نے کہا وہ بہت بڑا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۶۹۔حضرت عصمہؓ بن مالک انصاری

حضرت عصمہؓ بن مالک انصاری خطمی ہیں۔اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے لیکن ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے کہ عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اور انہیں کے مانند ابن مندہ نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے لیکن کہا ہے کہ خشعمی تھے ان سے عبداللہ بن موہب نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اس کا دنیا میں رہنا جو حق کلام کرے اور اس سے باطل کو رد کرے اور حق کی تائید کرے میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہے۔نیز ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا طلاق کا اختیار اسی کو ہے جس ہاتھ میں عورت کی پنڈلی ہے (یعنی شوہر کو طلاق کا اختیار ہے غیر کو اختیار نہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ خشعمی ہیں ان کی غلطی ہے اور یہ نسب جس کو انہوں نے بیان کیا ہے انصار میں مشہور ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ناسخ کی بھی غلطی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو بہت سے صحیح نسخوں میں دیکھا ہے (بنابریں وجہ) میں نہیں جانتا ہوں کہ ابن مندہ نے (خشعمی ہونا) کہاں سے کہہ دیا۔

۳۶۷۰۔حضرت عصمہؓ بن مدرک

حضرت عصمہؓ بن مدرک انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ دھوپ میں بیٹھنے سے ناخوش ہوتے تھے اور اس کو نعیم بن حماد نے زاجر بن صلت سے انہوں نے بسطام بن عبید سے انہوں نے عصمہ بن مدرک سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔واللہ اعلم

۳۶۷۱۔حضرت عصیمہؓ اسدی

حضرت عصیمہؓ اسدی۔یہ عصیمہ اسدی اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے۔اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کو ابونعیم اور ابن مندہ نے عصمہ کہا ہے اور (بیان کیا ہے کہ) کہا گیا ہے (کہ یہ) عصیمہ ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے (یہ) ابن شہاب وابن اسحٰق کے قول میں ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ عصمہ کے نام میں لکھا ہے۔

۳۶۷۲۔حضرت عصیمہؓ اشجعی

حضرت عصیمہؓ۔یہ اشجعی ہیں۔بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔غزوۂ بدر اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک رہے۔حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ذکر کیا ہے کہ عصمہ انصاری بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور کہا ہے کہ یہ اشجعی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور وہ یہی ہیں اگر یہ کہتے اس ترجمہ میں کہ عصمہ مگر بعض نے عصیمہ کہا ہے اپنی عادت کے موافق تو بہتر ہوتا۔واللہ اعلم

باب العین والطاء

۳۶۷۳۔ حضرت عطاءؓ بن ابراہیم

حضرت عطاءؓ بن ابراہیم اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابراہیم بن عطا ثقفی ہیں ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ہم کو یحییٰ بن محمود نے سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن حلوانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن عطا بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ طائف کے رہنے والوں میں سے تھے۔ وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو مقام منیٰ میں لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! اپنے جوتوں میں دو تسمے لگایا کرو۔ ابو عاصم نے کہا ہے کہ ہم ان کو یحییٰ بن ابراہیم بن عطا کہتے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کا نام یحییٰ بن عطا بن ابراہیم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا اس طرح لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عطا ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ جوتے میں دو تسمے لگایا کرو۔ اس کو ابو عاصم نبیل نے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز سے انہوں نے یحییٰ بن ابراہیم بن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے کہا ہے کہ جوتی میں دو تسمہ لگایا کرو۔

۳۶۷۴۔ حضرت عطاءؓ بن عبیداللہ

حضرت عطاءؓ بن عبیداللہ شیبی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عطا بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہیں۔ ان کا نسب ابوبکر طلحی نے اس طرح بیان کیا ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے ان سے قطر بن خلیفہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام (کعبہ) میں دیکھا تھا کہ آپ کا جوتا بغیر بال کے چمڑے کا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔

۳۶۷۵۔ حضرت عطاءؓ (کنیت ابو عبداللہ)

حضرت عطاءؓ۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ عطا نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا موذن (کی حالت) اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مثل (اس شخص کے ہے جو کہ) اللہ کی راہ میں (کشتہ ہو کر) اپنے خون میں تڑپتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۷۶۔ حضرت عطاءؓ مزنی

حضرت عطاءؓ۔ مزنی ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل سے انہوں نے ابن عطا مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے جب ایک چھوٹا سا لشکر (کسی طرف) بھیجا تو آپ نے اس کے آدمیوں سے یہ وصیت کی کہ جب تم لوگ مسجد دیکھو تو (وہاں) کسی کو قتل نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر دونوں نے کہا ہے کہ سند میں یہ غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ ابن عصام مزنی نے عصام مزنی سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۳۶۷۷۔ حضرت عطاءؓ بن یعقوب

حضرت عطاءؓ بن یعقوب۔ ابن سباع کے غلام تھے۔ ان کو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے مگر معرفت صحابہ میں ان کو نہیں بیان کیا ہے نبی ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا (ان کی یہ عادت تھی) کہ اپنے سر کو آسمان کی طرف (کبھی) نہ اٹھاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۷۸۔ حضرت عطاردؓ بن برز

حضرت عطاردؓ بن برز۔ ابوعشراء دارمی کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے ابوعشراءؒ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ سوائے حلق اور لبہ کے (کسی دوسرے مقام پر زخم لگانے سے) کیا ذبح نہیں ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ذبیحہ کی ران میں برچھا مار دو تب بھی تم کو کافی ہے۔ اور ہم ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔

۳۶۷۹۔ حضرت عطاردؓ بن حاجب

حضرت عطاردؓ بن حاجب بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس ایک گروہ سرداران تمیم کے ساتھ وفد ہو کر آئے تھے ان میں سے اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہم تھے۔ یہ سب اسلام لائے۔ یہ ۹ ہجری کا واقعہ تھا اور کہا گیا ہے کہ ۱۰ ہجری کا واقعہ تھا مگر پہلا قول صحیح ہے اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ یہ عطارد وہی شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کو وہ ریشمی کپڑا ہدیتاً دیا تھا جو ان کو کسریٰ نے پہننے کے لئے دیا تھا صحابہ نے اس کپڑے کو دیکھ کر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں پھر فرمایا کہ تم لوگ اس کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ میرے واسطے اس کے عوض میں ایک کرتہ بھیج دیں جب سجاح تیمیہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو یہ ان لوگوں میں تھے جن لوگوں نے اس کی پیروی کی تھی اور یہی اس شعر کے کہنے والے ہیں ؎

امست نبیتنا انثی نطیف بھا — واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

ہماری نبی ایک عورت ہے جس کو ہم لئے پھرتے ہیں اور تمام لوگوں کے نبی مرد ہوا کرتے ہیں۔

پھر یہ اسلام لائے اور ان کا اچھا اسلام ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۸۰۔ حضرت عطیہؓ بن بسر مازنی

حضرت عطیہؓ بن بسر۔ مازنی ہیں عبداللہ بن بسر کے بھائی تھے۔ شام میں رہتے تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی منصور بن ابوالحسن مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی موصلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا کہ ابوطالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے کہا ہے۔ کہ ہم سے بقیہ بن عبدالولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہؐ کے

پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تمہاری زوجہ ہے اور پوری حدیث بیان کیا۔ وہ عکاف بن وداعہ ہلالی کے تذکرہ میں بیان ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۸۱۔ حضرت عطیہؓ بن حصن

حضرت عطیہؓ بن حصن بن ضباب تغلبی ہیں۔ مالک بن عدی بن زید کی اولاد سے تھے۔ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے اور واقعہ قادسیہ میں (قبیلہ) تغلب اور نمر اور ایاد پر سردار تھے۔ اس کو ابن دباغ نے سیف بن عمر سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۶۸۲۔ حضرت عطیہؓ بن سفیان

حضرت عطیہؓ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی ہیں۔ اور بعض نے ان کو سفیان بن عطیہ کہا ہے۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک سے انہوں نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان میں ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے ان کے واسطے مسجد میں ایک خیمہ نصب کرا دیا جب وہ لوگ اسلام لائے تو آپ کے ساتھ انہوں نے روزہ رکھا مگر ابن اسحٰق نے یہ نہیں ذکر کیا ہے کہ آپ نے ماہ رمضان کے ایام گذشتہ کی قضا کا ان کو حکم دیا اور اس کو زیاد بکائی اور ابراہیم بن مختار نے عیسیٰ بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ علقمہ بن سفیان سے روایت کی گئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عطیہ سے روایت کی گئی ہے اور انہوں نے اپنے بعض وفد سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۸۳۔ حضرت عطیہؓ بن عازب

حضرت عطیہؓ بن عازب بن عفیف نضری ہیں۔ لوگوں نے ان کو صحابی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سوا میں کچھ اور نہیں جانتا ہوں اور حضرت عائشہ سے ان کا نام عفیف روایت کیا ہے اس کو ابونضر نے بیان کر کے کہا ہے کہ یہ صحابی تھے شام میں رہتے تھے۔

۳۶۸۴۔ حضرت عطیہؓ بن عامر

حضرت عطیہؓ بن عامر۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے شریح بن عبید نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کے تحفہ سے خوش ہوتے تھے تو اس کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ ان کا نام عطیہ ہی بیان کیا گیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن عامر۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۸۵۔ حضرت عطیہؓ بن عروہ

حضرت عطیہؓ بن عروہ سعدی ہیں۔ سعد بن بکر کے خاندان سے تھے ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ عروہ بن محمد بن عطیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگوں کے ساتھ آیا اور میں ان سب میں بہت چھوٹا تھا چنانچہ ان لوگوں نے مجھ کو اپنے قافلہ میں چھوڑ دیا اور خود نبی ﷺ کی خدمت میں گئے

اور اپنی حاجتیں بیان کیں آپ نے فرمایا کیا تم میں اور کوئی بھی باقی ہے ان سب نے کہا کہ ہاں ایک لڑکا ہمارے قافلہ میں ہے تو آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ لوگ مجھ کو رسول اللہؐ کے پاس بھیج دیں پس ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے پاس جاؤ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کے دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہے اور سوال کرنے والے کا ہاتھ بہت نیچا ہے۔ اسماعیل بن عبید اللہ نے عطیہ بن عمرو سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ عروہ بن محمد بن عطیہ مروان بن محمد کی طرف سے لشکر پر سردار تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے ابوحمزہ خارجی کو اور طالب حق کو (یہ اعور ہیں یمن میں رہتے تھے۔) قتل کیا تھا ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کو ابوداؤد بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن حلف اور حسن بن علی معنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابووائل قصہ گو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس (ایک مرتبہ) آئے تو ان سے ایک شخص گفتگو کر رہا تھا ان کو غصہ آ گیا (فوراً) وہ کھڑے ہو گئے اور وضو کیا اور کہا کہ مجھ سے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ غصہ شیطان سے (پیدا) ہوتا ہے اور شیطان آگ سے (پیدا) ہے اور آگ کسی چیز سے نہیں گل ہوتی ہے لیکن پانی سے لہٰذا جب تم کو غصہ آئے تو وضو کیا کرو۔ واللہ اعلم

۳۶۸۶۔ حضرت عطیہؓ بن عفیف

حضرت عطیہؓ بن عفیف۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی (روایت کردہ) حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ اس کو ابوزکریا بن مندہ نے کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کو بعض محدثین نے ذکر کیا ہے اور اس کو حسن بن سفیان پر حوالہ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ وہ عطیہ بن عازب بن عفیف وہ شخص ہیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور وہاں پر ان کے دادا تک ان کا نسب بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۸۷۔ حضرت عطیہؓ بن عمرو

حضرت عطیہؓ بن عمرو بن حشم جعفر نے کہا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو ابن منیع نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۸۸۔ حضرت عطیہؓ بن عمرو غفاری

حضرت عطیہؓ بن عمرو۔ یہ حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے۔ اس کو ابن شاہین نے کہا ہے احمد بن سیار مروزی نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے کہا ہے کہ حکم بن عمرو کے ایک بھائی تھے لوگ ان کو عطیہ بن عمرو کہتے تھے وہ مروہ میں مرے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے اور ان دونوں کے ایک بھائی رافع بن عمرو تھے علی بن مجاہد نے کہا ہے حکم بن عمرو مروہ میں مرے تھے۔ ان کی اور ان کے بھائی عطیہ بن عمرو کی قبر وہیں ہے اور وہ صحابی تھے۔ نیز ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۸۹۔ حضرت عطیہ قرظی

حضرت عطیہ ۔قرظی ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے حدیث بھی سنی تھی یہ کوفہ میں فروکش تھے ان کا نسب مشہور نہیں ہے ان سے مجاہد اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے ہم کو عبدالوہاب بن ابی منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو غالب ماوردی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک مناولتہً پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عطیہ قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قیدیان قریظہ میں سے میں بھی تھا پس لوگ دیکھے جاتے تھے جس کے زیر ناف بال نکل آئے تھے وہ قتل کر دیا جاتا تھا اور جس کے نہ نکلے تھے وہ قتل نہیں کیا جاتا تھا اور میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۹۰۔ حضرت عطیہ بن نویرہ

حضرت عطیہ بن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ انصاری بیاضی ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن کلبی نے بھی یوں ہی ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

۳۶۹۱۔ حضرت عطیہ

حضرت عطیہ ۔ان کو اسماعیلی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمیر یعنی ابو عرفجہ سے انہوں نے عطیہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک روز) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ حلوا بنا رہی تھیں پس آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ بنا چکیں اور حضرت فاطمہ کے پاس حسن و حسین تھے پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ علی کو بلا بھیجو پس علی رضی اللہ عنہ آئے سب نے حلوا کھایا پھر اس بستر کو جس پر وہ سب بیٹھے تھے آپ نے کھینچ کر سب پر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں ان سے پلیدی کو دور کر دے اور ان کو خوب پاک کر دے۔ (اس دعا کو) حضرت ام سلمہ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا کہ تم (ان سے) بہتری پر ہو۔ (بہتری پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ حقیقتاً اس آیت کی فضیلت میں داخل ہو کیونکہ اہل بیت کا لفظ حقیقتاً ازواج ہی کے لئے ہے ازواج کے علاوہ اور لوگوں پر اس لفظ کا اطلاق مجاز ہے۔)

باب العین والفاء

۳۶۹۲۔ حضرت عفان بن بجیر

حضرت عفان بن بجیر سلمی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عفان بن عتر سلمی ہیں جو اصحاب رسول حمص میں فروکش تھے۔ ان میں ان کا بھی تذکرہ ہے ان سے جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۹۳۔ حضرت عفانؓ بن حبیب

حضرت عفانؓ بن حبیب۔ ان کوزکریا نے بیان ہے اور کہا ہے کہ صحابی تھے ان سے ان کے بیٹے داؤد نے روایت کی ہے مگر ابوزکریا نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۹۴۔ حضرت عفیرؓ بن ابی عفیر

حضرت عفیرؓ بن ابی عفیر انصاری ہیں۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ہم کو یحییٰ بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے یزید بن ہارون سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن ابن ابی بکر نے محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک عربی سے جس کو لوگ عضیر یا عفیر کہتے تھے فرمایا کہ تم نے رسول اللہؐ کو دوستی کی نسبت کہتے ہوئے کیا سنا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ دوستی میراث (یعنی دوستی دشمنی منجانب اللہ پیدا ہوتی ہے کسی چیز سے نہیں۔) میں ملتی ہے اور دشمنی بھی میراث میں ملتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۹۵۔ حضرت عفیفؓ بن حارث

حضرت عفیفؓ بن حارث یمانی ہیں طبرانی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ معافی بن عمران نے ابوبکر شیبانی سے انہوں نے حبیب بن عبید سے انہوں نے عفیف بن حارث یمانی سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس امت نے نبی کے بعد کوئی بدعت دین میں پیدا کی ہو اس نے اسی درجہ کی ایک سنت بھی ضرور ضائع کی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اسی طرح ان کو طبرانی نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے اور ان دونوں نے ان کے نام میں تصحیف کی ہے ان کا صحیح نام غضیف بن حارث ثمالی ہیں اور شیبانی بھی تصحیف ہے صحیح نام ابوبکر بن ابی مریم غسانی ہے۔

۳۶۹۶۔ حضرت عفیفؓ کندی

حضرت عفیفؓ کندی۔ کندی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عفیف بن قیس بن معدیکرب ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عفیف بن معدی کرب ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عفیف کندی جو کہ صحابی تھے ان عفیف بن معدیکرب کے علاوہ ہیں جنہوں نے حضرت عمر سے روایت نقل کی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اس کو ابوعمر نے کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عفیف ابن قیس کندی اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور چچازاد بھائی تھے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا نام عفیف بن قیس ہے اس میں انہوں نے غلطی کی کیونکہ وہ عفیف بن معدیکرب ہیں۔ ان سے یحییٰ اور ان کے بیٹے ایاس نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالربیع یعنی سلیمان بن ابی البرکات یعنی محمد بن محمد بن حسین بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن خثیم ہلالی

نے اسد بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے ابن یحییٰ بن عفیف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عفیف سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانے میں مکہ میں آیا اور یہ ارادہ کیا کہ اپنے اعزا کے واسطے کچھ کپڑا اور ان کے واسطے کچھ خوشبو خرید لوں پس میں عباس بن عبدالمطلب کے پاس آیا اور ایک سوداگر بھی تھا پس میں ان کے پاس ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہاں سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور اس وقت آفتاب قریب سمت الراس کے تھا پس تھوڑی دیر کے بعد جب دوپہر ڈھل گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک جوان آیا اس نے آسمان کو دیکھا اور کعبہ کے روبرو کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس شخص کے داہنی طرف کھڑا ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آ کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا پس اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر وہ جوان رکوع سے اٹھا وہ لڑکا اور عورت بھی اٹھی پھر اس جوان نے سجدہ کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس میں نے (یہ دیکھ کر) کہا کہ اے عباس (یہ) عجیب واقعہ ہے عباس نے کہا (ہاں) یہ بڑا واقعہ ہے تم جانتے ہو کہ یہ جوان کون شخص ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ ہیں میرے بھتیجے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی میرے بھائی کا لڑکا ہے اور جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی بیوی ہیں میرے اس بھتیجے نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس کا پروردگار آسمان و زمین کا پروردگار ہے اس نے اس کو اس دین کا حکم دیا ہے جس پر وہ (قائم) ہے خدا کی قسم زمین پر کوئی شخص سوا ان تین شخصوں کے اس دین پر نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والقاف

۳۶۹۷۔ حضرت عقبہؓ (کنیت ابوعبدالرحمٰن)

حضرت عقبہؓ۔ یہ جبر بن عتیک کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی یہ اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے ہم کو منصور بن ابی الحسن دینی نے اپنی سند کو ابواحمد بن علی بن مثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک کے غلام تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں اپنے آقا کے ساتھ میں شریک تھا اور اس میں مشرکوں کے ایک آدمی کو میں نے مارا جب میں نے اس کو قتل کیا تو اس سے میں نے کہا کہ لے (یہ حملہ لیتا جا) اور میں ایک فارسی کا لڑکا ہوں۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ (یہ حملہ) لے مجھ سے اور میں انصاری لڑکا ہوں کیونکہ جو غلام جس قوم کا ہوتا ہے اسی سے منسوب ہوتا ہے اور اس کو جریر بن حازم نے داؤد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ نے ابی عقبہ سے اسی طرح نقل کر کے روایت کی ہے اور اس کو یحییٰ بن علاء نے داؤد سے انہوں نے عقبہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے کہا ہے کہ عقبہ یعنی ابوعبدالرحمٰن جہنی جبر بن عتیک کے غلام تھے اور ان کا یہ قول ان کی طرف منسوب کیا ہے کہ میں غلام فارسی ہوں اور ایک دوسری حدیث بھی روایت کی ہے کہ جس مسلمان نے مجھ کو دیکھا ہے وہ دوزخ میں نہ ڈالا جائے گا اس کے متعلق جو باتیں باقی ہیں وہ ابوعبدالرحمٰن جہنی کے نام میں ذکر ہوں گی۔

۳۶۹۸۔ حضرت عقبہؓ بن حارث

حضرت عقبہؓ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قریشی نوفلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سروعہ تھی۔ ان کی والدہ بنت عیاض ابن رافع خاندان خزاعہ سے ایک عورت تھیں یہ بقول مصعب مکہ میں رہتے تھے اور یہی اہل حدیث کا بھی قول ہے لیکن اہل نسب کہتے ہیں کہ عقبہ ابو سروعہ کے بھائی ہیں اور یہ دونوں فتح مکہ کے زمانے میں ساتھ ہی ایمان لائے تھے۔ یہ قول بہت صحیح ہے زبیر نے کہا ہے کہ انہوں نے ہی خبیب بن عدی یعنی ابو سروعہ کو قتل کیا تھا۔ ہم کو ابراہیم بن محمد اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا (راوی) نے کہا اور میں نے عقبہ سے سنا لیکن عبید اللہ کی حدیث زیادہ یاد ہے وہ کہتے تھے میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی سی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے چنانچہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت بنت فلاں سے نکاح کیا پس ایک کالی سی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹی ہی آپ نے یہ سن کر میری طرف سے منہ پھیر لیا پھر میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے گیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا کیسے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا پس اس عورت کو چھوڑ دو اور جس عورت سے انہوں نے نکاح کیا تھا ان کا نام ام یحیٰ بنت ابی اہاب تھا۔ یہ عقبہ وہی شخص ہیں جنہوں نے عبدالرحمٰن بن عمر بن خطاب کے ساتھ مصر میں شراب پی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۹۹۔ حضرت عقبہؓ بن حلیس

حضرت عقبہؓ بن حلیس بن نصر بن دہمان بن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی تھے۔ ان کا لقب مذبح تھا کیونکہ انہوں نے واقعہ رقم میں قیدوں کو ذبح کیا تھا۔ یہ اول ہی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابن ہشام ابن کلبی نے کہا ہے اور ان کے دادا نصر بن دہمان وہ شخص ہیں جن کی عمر زیادہ تھی اور ان کے بال دوبارہ سیاہ ہو گئے تھے اور دانت بھی نکل آئے تھے ان کے حق میں کہا گیا ہے:

ونصر بن دهمان الهنيدة عاشها　　　وستين عاما ثم قوم فانصاتا

نصر بن دہمان بہت دنوں تک زندہ رہے ساٹھ برس کی عمر کے بعد پھر وہ جوان ہو گئے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۰۰۔ حضرت عقبہؓ بن حنظلیہ

حضرت عقبہؓ بن حنظلیہ۔ صحابی تھے۔ ان کے بھائی سہل کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ان کو ابن دباغ نے ذکر کیا ہے۔

۳۷۰۱۔ حضرت عقبہؓ بن رافع

حضرت عقبہؓ بن رافع بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن نافع بن عبدالقیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں فتح مصر میں شریک تھے اور (ملک) مغرب پر بادشاہ تھے اور افریقہ میں شہید ہوئے اس کو ابونعیم نے کہا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عقبہ بن رافع ہیں ابونعیم نے ان کو اور عقبہ بن نافع کو ایک کر دیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں دو شخص ہیں ہم کو ابوالفضل بن ابی الحسن طبری مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی احمد بن علی بن مثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے کامل بن طلحہ جحدری نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عمارۃ بن غزیہ سے انہوں نے عاصم بن عمر ابن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے عقبہ بن رافع سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ بندے کو اپنا محبوب زیادہ سمجھتا ہے تو اس کو دنیا سے متنفر کر دیتا ہے جیسا کہ تم اپنے مریض سے پرہیز کراتے ہو کہ اچھا ہو جائے اس حدیث کو ابوالفضل کے علاوہ لوگوں نے عمارہ سے روایت کیا ہے اور بجائے عقبہ بن رافع کے قتادہ بن نعمان کہا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

مگر میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کے ساتھ ہے کیونکہ عقبہ بن نافع فہری بہت مشہور شخص ہیں ان کا نسب ان کے غیر میں مشتبہ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ بہت سی تاریخوں اور سیر میں ان کا تذکرہ ہے میں کسی شخص کو نہیں دیکھتا ہوں کہ اس نے ان کے نسب کی نسبت کچھ شک کیا ہو ہاں نام ان کا نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر ذکر ہوگا۔

۳۷۰۲۔ حضرت عقبہؓ بن ربیعہ انصاری

حضرت عقبہؓ بن ربیعہ انصاری ہیں بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۷۰۳۔ حضرت عقبہؓ ابوسعد زرقی

حضرت عقبہؓ۔ ابوسعد زرقی ہیں ان سے انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر میں قسم کھاتا ہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کیا چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ جو مومن اپنے مال میں سے کچھ کسی کو نہ دے گا تو اس کا مال ہمیشہ کم ہوتا رہے گا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۰۴۔ حضرت عقبہؓ بن طویع مازنی

حضرت عقبہؓ بن طویع مازنی۔ ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مسلم بن خالد زنجی سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے عقبہ بن طویع مازنی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (جب) ایک شخص نے غلاموں میں سے ایک انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا تو جیسا کچھ ابن مندہ نے عتبہ کے نام میں ذکر کیا ہے وہی فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ ان دونوں میں کی ایک نام کی تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ عتبہ عقبہ کے مشابہ ہے۔ واللہ اعلم

۳۷۰۵۔ حضرت عقبہؓ بن عامر بن عبس

حضرت عقبہؓ بن عامر بن عبس بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن مودوعہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں ان کی کنیت ابوحماد تھی بعض نے کہا ہے کہ ابولبید اور ابوعمرو اور ابوعبس اور ابواسید اور ابواسد اور اس کے علاوہ اور بھی تھے ان سے ابوعشانہ نے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے اور میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ان کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھ کو بیعت کرا دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو میں نے اپنی حالت بیان کی آپ نے فرمایا کون سی بیعت تم پسند کرتے ہو کہ تم کو بیعت کرادوں بیعت اعرابیہ یا بیعت ہجرت میں نے عرض کیا کہ بیعت ہجرت پس آپ نے مجھ کو بیعت کرادی یہ عقبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھیوں میں سے تھے یہ والی مصر کر دیئے گئے تھے وہیں انہوں نے سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں ۵۸ ہجری میں وفات پائی یہ سیاہ خضاب لگاتے تھے ان سے صحابہ میں سے ابن عباس اور ابوایوب اور ابوامامہ وغیرہم نے روایت کی ہے اور تابعین میں سے ابوالخیر، علی بن رباح اور ابوقبیل، سعید بن مسیب وغیرہم نے روایت کی ہے، ہم کو عبداللہ بن احمد بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن جعفر زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے عبدالرحمٰن ابن عائذ سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہ مسجد اقصیٰ کی طرف نماز ادا کرنے کے واسطے گئے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پیچھے لوگ آرہے ہیں انہوں نے ان سے کہا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے (کہ تم لوگ میرے پیچھے آرہے ہو) انہوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ کے پاس اس وجہ سے آئے ہیں کہ آپ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں جو کچھ آپ نے رسول اللہؐ سے سنا ہو اس کو بیان کیجئے انہوں نے کہا تو اچھا اترو اور نماز پڑھو میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ اس نے اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کیا ہو اور خون حرام سے آلودہ نہ ہوا ہو لیکن داخل ہوا جنت میں جس دروازے سے چاہا یہ عقبہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور فتوح شام میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ کی طرف فتح دمشق کے واقعات میں قاصد تھے۔ قرآن پڑھنے میں ان کا لہجہ بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۰۶۔ حضرت عقبہؓ بن عامر نابی بن زید

حضرت عقبہؓ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں۔ یہ عقبہ اولی اور بدر اور احد میں شریک تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کو ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں کہا ہے کہ بدر وغیرہ میں شریک تھے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث زید بن اسلم سے مروی ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے عقبہ بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے لڑکے کو لئے ہوئے آیا اور وہ بہت کم سن تھا میں نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں میرے لڑکے کو کچھ دعائیں تعلیم کر دیجئے کہ اس کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کیا کرے

اور اس پر آسانی بھی ہو تو آپ نے فرمایا اے لڑکے کہو اللھم انی اسالک صحۃ فی ایمان و ایماناً فی حسن خلق وصلاحا یتبعہ نجاح ''یا اللہ میں تجھ سے صحت بحالت ایمان اور ایمان بحالت حسن خلق اور صلاح جس کے بعد نجات ہو چاہتا ہوں۔'' ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابونعیم نے جہنی سے علیحدہ بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اور جعفر نے کہا کہ عقبہ بن عامر بن نابی سلمی انصاری ہیں صحابی تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ابونعیم نے ان کو جہنی سے علیحدہ لکھا ہے اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے شک کیا کہ کیا وہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو شخص ہیں اسی وجہ سے انہوں نے ابونعیم پر حیلہ کیا یا انہوں نے ان کا تذکرہ ابن مندہ سے نہیں پایا تو گمان کیا دونوں کو کہ ایک ہی شخص ہیں لیکن ابونعیم کی اتباع کے سبب سے ان کا تذکرہ لکھ کر انہیں پر حیلہ کیا۔ حالانکہ یہ عقبہ دو شخص ہیں شاید ابوموسیٰ نے یہ نہیں دیکھا کہ ابونعیم نے ان کے حق میں یہ ذکر کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر اور (بیعت) عقبہ میں شریک تھے ان پر اشتباہ ہوا اور کیونکر ابونعیم وغیرہ نے ان عقبہ کو عقبہ جہنی سے الگ نہ بیان کیا حالانکہ وہ جہنی کے علاوہ ہیں اور ان سے قدر و مرتبہ میں بہت بزرگ اور اعلیٰ ہیں عقبہ اولیٰ اور بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ اور احد میں ان کو سبز جھنڈا دیا گیا تھا جو کہ انہوں نے اپنے خود میں لگایا ہوا تھا۔

اور تمام مشاہد میں شریک تھے ہم کو ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام کی روایت کی ہے جو کہ عقبہ اولیٰ میں شریک تھے پس بارہ آدمیوں کو ذکر کیا ہے ان میں عقبہ بن عامر کو بھی ذکر کیا ہے اور ان کا نسب مثل اول کے برابر بیان کیا ہے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جو لوگ بدر میں شریک تھے ان میں عقبہ بن عامر بھی تھے جو کہ بنی سلمہ کے خاندان سے تھے پس اس قول سے اور اس کے علاوہ سے ظاہر ہو گیا کہ یہ عقبہ جہنی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم اور زید بن اسلم کی حدیث ان سے مرسل ہے کیونکہ انہوں نے عقبہ کو نہیں پایا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ابوموسیٰ کو وہم پیدا ہو گیا کہ یہ جہنی ہیں اور ان کا نسب ابن کلبی نے انصار میں بیان کیا ہے مثل ابونعیم اور ابن مندہ کے کہ ان دونوں کے پہلے تذکرہ میں بیان ہوا اور ابن اسحٰق کے مانند پس یہ انصاری اصل ہیں اور وہ عقبہ پہلے والے ہیں جہنی ہیں۔ واللہ اعلم

۳۷۰۷۔ حضرت عقبہؓ

حضرت عقبہؓ۔ عبداللہ کے والد تھے۔ شریک نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے مرفوع بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ تم مومن کو اس چیز میں مجتہد پاؤ گے جس میں وہ قدرت رکھتا ہے اور جس چیز میں قدرت نہیں رکھتا اس میں افسوس کرنے والا پاؤ گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۰۸۔ حضرت عقبہؓ (کنیت ابوعبدالرحمٰن) جہنی

حضرت عقبہؓ۔ ابوعبدالرحمٰن جہنی ہیں۔ ان کو طبرانی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے یعنی طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں ان کو ایک تیر لگ گیا تھا۔ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس مسلمان نے مجھ کو دیکھا ہے وہ دوزخ میں نہ ڈالا جائے گا اور نہ

وہ مسلمان جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے نہ وہ مسلمان جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے جبر بن عتیک کے غلام عقبہ کے سوا ان کو کہا ہے اور دونوں کو دو شخص کہا ہے لیکن ابن مندہ نے کہا ہے کہ عقبہ ابوعبدالرحمٰن جہنی بن عتیک کے غلام ہیں اور یہ متناقض ہے کیونکہ جبر بن عتیک کے غلام فارسی ہیں جہنی نہیں ہیں اور جبر بن عتیک انصاری ہیں پس ان کو جہینہ سے نسبت دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پھر ابن مندہ نے اس ترجمہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے جب انہوں نے کہا کہ میں فارسی لڑکا ہوں تو نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا میں انصاری ہوں لیکن ابوعمر نے جبر بن عتیک کے غلام کے سوا اور کچھ نہیں ذکر کیا اور شک نہیں ہے کہ ابن مندہ کو اشتباہ اس میں ہو گیا کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ ہر ایک راوی کا ان دونوں میں سے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن ہے حافظ ابوموسیٰ پر واجب تھا کہ ان دونوں میں سے کسی کا استدراک وہ ابن مندہ پر کرتے شاید ابوموسیٰ نے اس وجہ سے استدراک ترک کر دیا کہ جیسا کہ دیکھا گیا ابن مندہ سے کہ انہوں نے جہنی کو جبر بن عتیک کا غلام بیان کیا بس دونوں سے ایک کو ملا دیا۔ اسی وجہ سے انہوں نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۳۷۰۹۔ حضرت عقبہؓ بن عبد

حضرت عقبہؓ بن عبد۔ ان کو نبی ﷺ نے ایک چھوٹی سی تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر تم اس سے لگانے کی قدرت نہ پانا تو اس سے نیزہ لگانا اس کو یحیٰی بن صالح وحاظی نے محمد بن قاسم طائی سے انہوں نے عقبہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۰۔ حضرت عقبہؓ بن عثمان

حضرت عقبہؓ بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ اور ان کے بھائی سعد بن عثمان غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام کی خبر دی جو غزوۂ بدر میں موجود تھے خبر دے کر کہا کہ بنی زریق بن عامر سے پھر بنی مخلد بن عامر بن زریق سے اور ابوعبادہ اور وہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد اور ان کے بھائی عقبہ بن عثمان تھے ابن اسحٰق نے کہا غزوۂ احد کے واقعہ میں عقبہ بن عثمان اور سعد بن عثمان یہ انصار سے دو شخص بھاگے اور اعوص کے مقابل ایک پہاڑ پر پہنچے اور وہاں تین روز تک ٹھہرے رہے۔ پھر وہاں سے واپس ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے پھر انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس لڑائی سے چلے گئے وسعت پا کر۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۱۔ حضرت عقبہؓ بن عمرو

حضرت عقبہؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عسیرہ اور بعض نے کہا ہے ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج اور بعض نے کہا ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بدری ہیں۔ ان کی کنیت ابومسعود تھی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے بلکہ بدر (یعنی جس مقام پر یہ غزوہ ہوا یہ اس مقام

کے رہنے والے تھے۔) میں رہتے تھے۔ ہاں عقبہ ثانیہ میں شریک تھے جو لوگ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے ان سب سے یہ کم سن تھے۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے غزوۂ احد اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے (امام) بخاری وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر صحیح نہیں ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت علی کے شاگرد تھے حضرت علی نے جب صفین کی طرف کوچ کیا تو ان کو کوفہ میں نائب کر دیا تھا۔ ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور ابووائل اور علقمہ اور مسروق اور عمرو بن میمون اور ربعی ابن حراش وغیرہ نے روایت کی ہے ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۱۲۔ حضرت عقبہؓ بن قیظی

حضرت عقبہؓ بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری حارثی ہیں یہ اپنے والد اور عبداللہ بن قیظی کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے اور یہ عقبہ اور عبداللہ جسر ابی عبیدہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۱۳۔ حضرت عقبہؓ بن کدیم

حضرت عقبہؓ بن کدیم بن عدی بن حارثہ بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار صحابی تھے فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ انہوں نے مصر میں اپنی اولاد چھوڑی تھی۔ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے اس کو ابن یونس نے ذکر کیا ہے عدوی نے کہا ہے کہ عقبہ بن کدیم بن عمرو بن حارثہ بن عدی بن عمرو غزوۂ احد میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۱۴۔ حضرت عقبہؓ بن مالک جہنی

حضرت عقبہؓ بن مالک جہنی ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ یزید بن ہارون سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ بن زحر ضمری سے انہوں نے ابوسعید رعینی سے انہوں نے عبداللہ بن مالک یحصبی سے نقل کیا ہے کہ ان کو عقبہ بن مالک نے خبر دی کہ عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ میں بیت اللہ شریف تک برہنہ پا اور بغیر چادر اوڑھے ہوئے جاؤں گی۔ عقبہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا کہ اپنی بہن سے کہہ دو کہ سوار ہوئے اور چادر اوڑھ لے اور تین روزے رکھے اس کو ایک گروہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور ان سب نے کہا ہے کہ عقبہ ابن عامر ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۵۔ حضرت عقبہؓ بن مالک لیثی

حضرت عقبہؓ بن مالک لیثی ہیں صحابی تھے۔ ان کا اہل بصرہ میں شمار تھا۔ ہم کو ابوالفرج بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بشر بن عاصم سے انہوں نے عقبہ ابن مالک سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے ایک چھوٹا سے

لشکر بھیجا اس نے ایک قوم پر لوٹ مار کرنا شروع کی پس قوم سے ایک مرد بھاگا (چنانچہ) لشکر میں سے ایک شخص تلوار ننگی لئے ہوئے اس کے پیچھے چلا تو اس سے بھاگنے والے نے کہا میں مسلمان ہوں اس نے اس کے کہنے کی طرف کچھ خیال نہ کیا اور ضرب لگا کر اس کو مار ڈالا۔ پس یہ خبر رسول اللہؐ کو پہنچی آپ نے قاتل کے حق میں سخت کلام کہا اس کی خبر قاتل کو ملی تو ایک دن رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک قاتل نے کہا کہ (وہ مقتول مسلمان نہ تھا بلکہ) قتل سے بچنے کے واسطے اس نے کہا تھا پس آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور تین بار ایسا ہی کیا (چوتھی بار) آپ نے اس کی طرف منہ کیا تو آپ کے چہرہ سے غصہ کے آثار پہچانے جاتے تھے اور فرمایا اللہ عزوجل عتاب کرتا ہے اس شخص پر جس نے مومن کو قتل کیا اور تین بار فرمایا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور یہ عقبہ بن مالک وہ ہیں کہ ان کو ابو یعلی موصلی نے اس مسند میں ذکر کیا ہے کہ جس کو ہم نے عقبہ بن خالد سے روایت کیا ہے شاید یہ کاتب کی تصحیف ہے۔ واللہ اعلم اور یہی بہت صحیح ہے۔

۳۷۱۶۔ حضرت عقبہؓ بن نافع بن عبدالقیس

حضرت عقبہؓ بن نافع بن عبدالقیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے مگر آپ کی فیض صحبت سے شرف یاب نہیں ہوئے تھے۔ یہ عمرو بن عاص کے بھائی تھے عمرو بن عاص نے ان کو افریقہ پر حاکم کر دیا جب کہ وہ مصر پر (حاکم) تھے پس یہ عقبہ (قبیلہ) لوانہ اور مزانہ کے پاس گئے تو ان لوگوں نے ان کی تابعداری کی پھر کافر ہو گئے پس اسی سال میں انہوں نے ان پر جہاد کیا پس وہ قتل کئے گئے اور قید کئے گئے اور یہ ۴۱ ہجری کا واقعہ اور ۴۲ ہجری میں عدامس کو فتح کیا اور وہاں والوں کو قتل کیا اور قید کیا اور ۴۳ ہجری میں انہوں نے شہر سودان کے بہت سے مواضع فتح کئے اور ودان کو فتح کیا اور یہ افریقہ کے ایک شہر برقہ کے اطراف سے ہے اور بربر کے تمام شہروں کو فتح کیا تھا اور یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے یہ قیروان کی حضرت معاویہ کے زمانہ میں بنیاد ڈالی تھی اور یہ بلاد افریقہ کے اصل شہروں سے تھا اور امرا کا مسکن تھا۔ پھر وہاں سے چلے گئے اور یہ مقام اب تک عامرہ میں ہے اور معاویہ بن خدیج نے قیروان کی اس مقام پر آبادی کی تھی جو کہ اب قرن کے نام سے پکارا جاتا ہے جب اس کو عقبہ بن نافع نے دیکھا تو خوش نہ ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اسی دن موضع قیروان کو سوار ہو گئے وہاں ایک جنگل تھا جس میں درخت بہت کثرت سے تھے اور وحشی جانور اور سانپوں کا مسکن تھا انہوں نے اس کے کاٹنے اور جلا دینے کا حکم دیا اور شہر کو محدود کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہاں مکان بنالیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ عقبہ نے ۵۰ ہجری میں قیروان کو محدود کیا اور تین برس وہاں رہے اور عقبہ بن نافع سوس اقصیٰ کے جہاد کے بعد ۶۳ ہجری میں قتل ہوئے ان کو کسیلہ بن لمرم نے قتل کیا تھا اور ان کے ساتھ ابوالمہاجر دینار کو بھی قتل کیا تھا۔ کسیلہ عیسائی تھا اسی سال یا اگلے سال اس کو بھی قتل کر دیا گیا اس کو زہیر بن قیس بلوی نے قتل کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عقبہ بن نافع کی دعا مقبول ہو جاتی تھی۔ لیکن ابن مندہ اور ابو عمر نے عقبہ بن نافع کہا ہے اور ابو نعیم نے بن رافع یا نافع کہا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۳۷۱۷۔ حضرت عقبہؓ بن نافع انصاری

حضرت عقبہؓ بن نافع انصاری ہیں ان کو اسماعیلی نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے انہوں نے عقبہ بن نافع انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ میری بہن نے نذر مانی ہے کہ میں پاپیادہ حج کروں گی حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہو سوار ہولے کیونکہ اللہ کو تیری بہن کی تکلیف اٹھانے سے کوئی مطلب نہیں ہے اسماعیلی نے کہا یہ عقبہ عامر کے بیٹے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو عقبہ بن مالک کہا ہے ان کے متعلق جو حدیث ہے اس کو ابوموسیٰ نے بھی لکھا ہے۔

۳۷۱۸۔ حضرت عقبہؓ بن نعمان

حضرت عقبہؓ بن نعمان عتکی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس اس وقت آئے تھے کہ جب آپ کا انتقال ہو گیا یہ اہل عمان سے تھے۔ اس کو وثیمہ نے ذکر کیا ہے ان کو دباغ نے ان میں بیان کیا ہے کہ جن میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۳۷۱۹۔ حضرت عقبہؓ بن نمر

حضرت عقبہؓ بن نمر اور بعض نے کہا ہے کہ ابن مر ہمدانی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس وفد ہمدان میں وفد ہو کر آئے تھے۔ رسول اللہؐ نے جو خط ذرعہ بن ذی یزن کی طرف بھیجا تھا تو اس میں ان کا ذکر تھا۔ مغازی ابن اسحٰق میں (ان کا نام) عقبہ (ذکر کیا گیا ہے) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۲۰۔ حضرت عقبہؓ بن وہب

حضرت عقبہؓ بن وہب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی وہب بن ربیعہ اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی ہیں ان کنیت ابوسنان تھی اور یہ شجاع بن وہب کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بنی عبد شمس ابن عبد مناف کے حلیف تھے عقبہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ اور ان کے بھائی شجاع بن وہب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں لکھا ہے۔

۳۷۲۱۔ حضرت عقبہؓ بن وہب

حضرت عقبہؓ بن وہب بن کلدہ بن جعد بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن عوف بن بہشہ بن عبداللہ بن غطفان بن قیس بن عیلان غطفانی ہیں بنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف تھے عقبہ اولیٰ اور اور عقبہ آخری اور بدر میں یہ شریک تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ عقبہ وہ ہیں جو کہ انصار میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مل گئے اور وہیں مکہ میں رہنے لگے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے ہجرت کی اور انہوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی یہ عقبہ مہاجری انصاری کہے جاتے تھے۔ رسول اللہ کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن وہب یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے سول اللہ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں سے احد کے واقعہ میں دونوں حلقے (خود کے) نکالے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں بلکہ ان دونوں کو

ابوعبیدہ بن جراح نے نکالا تھا۔ واقدی نے کہا ہے کہ ان دونوں نے مل کر علاج کیا تھا اور حلقوں کو ان دونوں نے آپؐ کی کنپٹیوں سے نکالا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں لکھا ہے شاید ان دونوں نے ان کو پہلا ہی شخص خیال کیا ہے حالانکہ یہ ان سے علاوہ ہیں اور دونوں میں بہت وجہ سے فرق ظاہر ہے منجملہ ان وجوہ کے ایک یہ ہے کہ یہ غطفانی ہیں اور پہلے والے اسدی تھے اور ابوموسیٰ کا ان کے نسب میں یہ کہنا کہ غطفان بن قیس بن عیلان تو انہوں نے اس میں کم کیا ہے کیونکہ وہ غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان ہے۔ واللہ اعلم

۳۷۲۲۔ حضرت عقربہؓ جہنی

حضرت عقربہؓ۔ جہنی ہیں۔ عقبہ بن عبداللہ بن عقبہ بن بشیر بن عقربہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد بشیر کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد عقربہ احد میں شہید ہو گئے تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا نام ہے میں نے عرض کیا عقربہ آپ نے فرمایا تو بشیر ہے کیا تو اس امر پر راضی نہیں ہے کہ میں تیرا باپ ہو جاؤں اور عائشہ ماں ہو جائے۔ پھر بشیر نے سکوت کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۲۳۔ حضرت عقفانؓ بن شعثم

حضرت عقفانؓ بن شعثم۔ ان کی کنیت ابوورادتھی۔ بدویان بصری میں ان کا شمار ہے۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس یہ عقفان اور ان کے دونوں بیٹے خارجہ اور مرداس آئے تھے پس آپ نے ان کے واسطے دعا کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۲۴۔ حضرت عقیبؓ بن عمرویہ

حضرت عقیبؓ بن عمرویہ۔ یہ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کے بھائی تھے۔ انصاری حارثی ہیں غزوۂ احد میں شریک تھے عقیب کا ایک بیٹا تھا جس کو سعد کہتے تھے۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی نبی ﷺ کے صحابی تھے مگر ان کو جنگ احد میں چھوٹا سمجھ کر پھیر دیا تھا اور غزوۂ احد میں نہیں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۷۲۵۔ حضرت عقیبہؓ بن رقیبہ

حضرت عقیبہؓ بن رقیبہ اور بعض نے کہا ہے کہ رقیبہ بن عقیبہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم مختصر لکھا ہے۔

۳۷۲۶۔ حضرت عقیلؓ بن ابی طالب

حضرت عقیلؓ بن ابی طالب یعنی عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور علی اور جعفر کے علاتی بھائی تھے یہ اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے چنانچہ جعفر سے دس برس بڑے تھے اور جعفر علی سے دس برس بڑے تھے۔ اس کو محمد بن سعد وغیرہ نے کہا ہے ان کی کنیت ابویزید تھی ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں ان

سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تم کو بسبب دو محبتوں کے بہت زیادہ محبوب رکھتا ہوں ایک تو حب قرابت کی وجہ سے دوسرے یہ کہ تم سے اپنے چچا کی محبت کا میں زیادہ عالم ہوں۔ عقیل ان لوگوں میں ہیں جو کہ مشرکین کے ساتھ غزوۂ بدر میں جبراً شریک تھے پس یہ اسی روز قید کر لئے گئے ان کے پاس کچھ مال نہ تھا تو ان کے چچا عباس نے ان کا فدیہ دیا تھا۔ پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل مسلمان ہو کر آ گئے تھے اور ۸ ہجری میں انہوں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اور غزوۂ موتہ میں شریک تھے پھر وہاں سے لوٹ کر آئے پھر ان کو ایک مرض لاحق ہو گیا۔

چنانچہ فتح مکہ اور حنین اور طائف میں ان کا تذکرہ نہیں سنا گیا نبیؐ نے ان کو خیبر میں ہر سال کے لئے ایک سو چالیس وسق عنایت کئے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حنین کے واقعہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ یہ ثابت قدموں سے تھے یہ جواب بہت جلد دیتے تھے کہ جس سے دشمن چپ رہ جاتا تھا۔ ان کی ذات میں بہت سی خصلتیں نیک تھیں جن کے ذکر سے ہم طول نہ دیں گے اور قریش کے نسب اور وقائع کو قریش سے بہت زیادہ جانتے تھے مگر قریش ان سے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ یہ ان کی برائیوں کا شمار رکھتے تھے اور ان کے پاس ایک بوریا تھا وہ ان کے واسطے رسول اللہؐ کی مسجد میں بچھا دیا جاتا تھا۔ لوگ نسب اور واقعات عرب کے علم میں ان کے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ معائب قریش کے ذکر کی کثرت کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگوں نے ان کو دشمن سمجھا اور ان کے حق میں غلط باتیں کہیں اور ان لوگوں نے ان کو اس بابت حمق کی طرف منسوب کیا اور ان کے اوپر جھوٹے بیان کا افترا باندھا اور ان باتوں کا موقع بوجہ اس کے کہ یہ حضرت علی سے جدا ہو گئے زیادہ ملا اور یہ حضرت معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت معاویہ نے ان کے واسطے ایک روز کہا کہ یہ ابو یزید اگر یہ نہ جانتے کہ میں بہتر ہوں ان کے لئے ان کے بھائی سے تو ہمارے پاس نہ رہتے۔ تو عقیل نے کہا کہ میرا بھائی حالت دینی میں میرے واسطے بہتر ہے اور تم دنیا میں میرے واسطے بہتر ہو دنیا تو میری بہتر ہو گئی اور اللہ سے بذریعہ اس کے احسان کے خیریت خاتمہ کو چاہتا ہوں یہ حضرت معاویہ کے پاس اس وجہ سے گئے تھے کہ وہ ان کی خالہ فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے اور ہم کو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد محمد عبداللہ بن اسد بن عمار سے پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن احمد سے نقل کی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن جعفر بن علی نے خبر دی اور میں نے ان کی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن سعید عوصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ محمود بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن حسان ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہیثم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عیاش مرہبی اور اسحق بن سعد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ عقیل بن ابی طالب مقروض ہو گئے تو علی بن ابی طالب کے پاس کوفہ میں آئے تو انہوں نے ان کو اتارا اور اپنے بیٹے حسن کو حکم دیا (کہ ان کو کپڑے پہنا دیں) پس انہوں نے ان کو اپنے کپڑے پہنائے جب شام ہوئی تو انہوں نے ان کو شب کے کھانے کے واسطے بلایا کہ وہ روٹی اور نمک اور ترکاری تھی۔

پس عقیل نے کہا کہ جس کو میں خیال کرتا ہوں وہی ہے حضرت علی نے کہا نہیں تو عقیل نے کہا کہ آپ میرا قرض ادا کر دیجئے حضرت علی نے کہا کہ تمہارا قرض کس قدر ہے انہوں نے کہا چالیس ہزار حضرت علی نے کہا کہ اس قدر میرے پاس نہیں ہے لیکن

اس وقت تک تم صبر کرو کہ مجھ کو جو چار ہزار وظیفہ ملتا ہے وہ مل جائے تو میں تم کو دے دوں تو عقیل نے ان سے کہا کہ بیت المال کے تم مالک ہو اور تم مجھ کو اپنے وظیفہ کی بابت تاخیر میں ڈالتے ہو حضرت علی نے کہا کیا تم مجھ کو حکم دیتے ہو کہ مسلمان کا مال تمہیں دے دوں حالانکہ انہوں نے مجھ کو امین بنایا ہے۔ عقیل نے کہا مجھ کو معاویہ کے پاس جانے کی اجازت ہے حضرت نے اجازت دی اور یہ معاویہ کے پاس چلے آئے حضرت معاویہؓ نے ان سے کہا کہ اے ابویزید! تم نے علی اور ان کے اصحاب کو کیوں چھوڑ دیا انہوں نے کہا ہاں وہ لوگ اصحاب محمد ہیں صرف میں ان میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا نہیں ہوں اور تم ہو اور تمہارے اصحاب ابوسفیان اور ان کے اصحاب لیکن میں تمہارے درمیان میں ابوسفیان کو نہیں دیکھتا ہوں جب دوسرے دن صبح ہوئی تو معاویہ اپنے تخت پر بیٹھے اور ان کو تخت کے پہلو میں کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر تمام لوگوں کو (آنے کا) حکم دیا لوگ آنا شروع ہوئے اور ضحاک بن قیس ان کے ساتھ ان کے تخت پر بیٹھے ہوئے پھر انہوں نے عقیل کو اذن دیا وہ بھی ان کے پاس آئے اور کہا اے معاویہ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں معاویہ نے کہا ضحاک بن قیس ہیں عقیل نے کہا الحمد اللہ جس نے کمینگی کو دور کیا اور عیب کو پورا کیا یہ وہ شخص ہیں کہ جس کا باپ ہمارے مویشیوں کو مقام الطبح میں خصی کیا کرتا تھا اس فن میں وہ خوب مہارت رکھتا تھا ضحاک نے کہا بے شک میں قریش کی خوبیوں کا عالم ہوں اور عقیل قریش کے معائب کے۔ حضرت معاویہ نے ان کو پچاس ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔

چنانچہ انہوں نے لے لئے اور لوٹ آئے۔ ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے اپنے والد سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا قریش میں چار شخص ایسے تھے کہ لوگ ان کے پاس جاتے اور ان کو حکم بناتے تھے ایک عقیل بن ابی طالب دوسرے مخرمہ بن نوفل زہری تیسرے ابوجہم بن حذیفہ عدوی چوتھے حویطب بن عبدالعزیٰ عامری ان میں سے تین آدمی قریش کے محاسن بیان کرتے تھے جب کوئی ان میں سے زیادہ محاسن بیان کرتا تو لوگ دوسرے شخص کے پاس جاتے تھے اور عقیل قریش کی برائیاں بیان کرتے تھے پس جس شخص میں برائیاں زیادہ ہوتیں تو وہ کہتا کہ کاش میں ان کے پاس نہ آتا انہوں نے میرے ایسے معائب بیان کر دیئے جو لوگ نہ جانتے تھے۔

حضرت عقیل سے ان کے بیٹے محمد نے اور حسن بصری وغیرہما نے روایت کی ہے مگر ان کی روایت سے بہت کم حدیثیں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسماعیل بن عیاش نے سالم ابن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عقیل بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر جب ہمارے پاس آئے تو ہم نے (بطور تہنیت کے) کہا کہ بیٹے بیٹیاں تمہاری کثرت سے ہوں انہوں نے کہا یہ نہ کہو نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ کہو اللہ تمہارے لئے برکت دے اور تم پر برکت نازل کرے اور تمہارے لئے اس بیوی میں برکت دے۔ حضرت عقیل کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۲۷۔ حضرت عقیلؓ بن مالک حمیری

حضرت عقیلؓ بن مالک حمیری۔ شہزادوں میں سے ہیں۔ قبیلہ بنی حنیفہ کے پڑوسی تھے۔ مسلمان تھے مجتہد تھے انہوں نے اس

قبیلہ کے لوگوں کو اسلام پر قائم رہنے کی تاکید کی تھی جب کہ ان لوگوں نے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تھا مگر ان لوگوں نے ان کی بات نہ مانی۔ یہ وثیمہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے کہا۔

۳۷۲۸۔ حضرت عقیلؓ بن مقرن

حضرت عقیلؓ بن مقرن مزنی کنیت ان کی ابو حکیم ہے۔ نعمان اور سوید اور معقل فرزندان مقرن کے بھائی تھے۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبیؐ کے پاس آئے تھے اور آپ کی صحبت میں رہے تھے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں چلے آئے تھے ان میں عقیل بن مقرن یعنی ابو حکیم بھی تھے۔ اور بخاری نے ان کو عقیل بن مقرن ابو حکیم مزنی کہا ہے اور اسی طرح احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

چھٹی جلد ختم

سلیس، با محاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسُدُ الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ ہفتم

مصنف

عزالدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہفتم

باب العین والکاف

۳۷۲۹۔ حضرت عک ؓ ذوخیوان

حضرت عک ؓ۔ کنیت ان کی ذوخیوان تھی۔ ان کا ذکر ردیف ذال میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۳۰۔ حضرت عکاشہ ؓ بن ثور

حضرت عکاشہ ؓ بن ثور بن اصغر غوثی: رسول اللہ ؐ کی طرف سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلہ بنی معاویہ میں جو کندہ کی ایک شاخ ہے عامل تھے۔ ان کو سیف نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا حال اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔

۳۷۳۱۔ حضرت عکاشہ ؓ غنوی

حضرت عکاشہ ؓ غنوی۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عکاشہ غنوی سے روایت کی ہے کہ ان کی ایک لونڈی تھی جو انکی بکریاں چرایا کرتی تھی اس سے ایک بکری کھوگئی تو انہوں نے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا پھر اپنی یہ حرکت رسول اللہ ؐ سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ یہ مومنہ ہے تو یقیناً میں اس کو آزاد کر دیتا پس نبیؐ نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا تو مجھے جانتی ہے اس نے کہا ہاں آپ خدا کے رسول ہیں آپ نے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہاں ہے اس نے کہا (ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق مکلف ہوتا ہے وہ عورت اس سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی ورنہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہیں ہے۔) آسمان میں پس نبیؐ نے (عکاشہ سے) فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو یہ مومنہ ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ بنی مقرن کا ہے (نہ عکاشہ کا) واللہ اعلم۔

۳۷۳۲۔ حضرت عکاشہ ؓ بن محصن

حضرت عکاشہ ؓ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ کنیت ان کی ابو محصن ہے۔ سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے بدر میں شریک تھے اور اس میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے اس دن ان کے ہاتھ میں ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ ؐ نے ان کو ایک لکڑی دی تھی وہ اسی وقت ان کے ہاتھ میں تلوار ہو گئی

نہایت تیز دار اور صاف لوہے کی تھی اسی سے یہ لڑے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عنایت کی۔ پھر برابر یہ اسی تلوار کو لے کر رسول اللہؐ کے ہمراہ تمام مشاہد میں شریک ہوا کرتے تھے یہاں تک کہ واقعہ ردت میں شہید ہوئے اور یہ تلوار اس وقت بھی ان کے پاس تھی۔ اس تلوار کا نام عون تھا۔ غزوۂ احد میں اور غزوۂ خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے ان کو رسول اللہؐ نے بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ قتال اہل ردت میں بعہد حضرت ابوبکر صدیق شہید ہوئے ان کو طلیحہ بن خویلد اسدی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بزاخہ کے دن شہید ہوئے تھے۔ یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے اور سلیمان تیمی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا (اس میں یہ بھی تھے) پس ان کو طلیحہ ابن خویلد نے قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلط ہے یہ غلطی صرف اس وجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول اللہؐ کے زمانہ سے قریب ہی گزرا ہے۔ عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبیؐ کے چوالیس برس کی تھی۔ یہ بہت ہی جمیل و حسین تھے۔ ان سے حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ عکاشہ کے کاف کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

اور حرثان: حاء مہملہ کے ضمہ اور راء کے سکون اور ثاء مثلثہ اور اس کے بعد الف اور نون ہے۔

۳۷۳۳۔ حضرت عکافؓ بن وداعہ

حضرت عکافؓ بن وداعہ ہلالی۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو طالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہؐ کے حضور میں آئے۔ ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عکاف تمہاری بیوی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ لونڈی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپؐ نے پوچھا کہ تم تندرست اور مالدار ہو انہوں نے عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا تو تم رہبان نصاریٰ سے ہو جاؤ کیونکہ تم ان کے مثل ہو اور اگر ہم میں رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی کرو نکاح ہماری سنت ہے۔ تم میں بدتر لوگ وہی ہیں جو مجرد رہیں تم میں خراب موت ان لوگوں کی ہے جو مجرد مریں خرابی تمہاری اے عکاف نکاح کرو عکاف نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں تو میں نکاح کر لوں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا (اچھا خدا کا نام لے کر کریمہ بنت کلثوم حمیری سے میں نے تمہارا نکاح کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۴۔ حضرت عکراشؓ بن ذؤیب

حضرت عکراشؓ بن ذؤیب تمیمی منقری۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذؤیب حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی زکوۃ لے کر آئے تھے پورا نسب انہوں نے بھی ذکر نہیں کیونکہ عبید جو ان کے نسب میں آخری نام ہے بیٹے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم ہے۔ جب یہ نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی مرہ کی زکوۃ لے کر آئے تو نبیؐ نے حکم دیا کہ (زکوٰۃ کے اونٹوں پر) داغ کر دیا جائے۔

ہمیں اسماعیل بن عبید وغیرہ نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبدالملک بن ابی سویہ یعنی ابوالہذیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبیداللہ بن عکراش بن ذویب نے اپنے والد عکراش سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے بنی مرہ بن عبید نے اپنے مال کی زکوۃ دے کر رسول اللہؐ کے پاس بھیجا پس میں مدینہ پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ کے مکان پر لے گئے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے پس ہمارے سامنے ایک ظرف لایا گیا جو ثرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم کھانے لگے رسول اللہؐ صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور میں ہر طرف سے اپنا ہاتھ ڈال دیتا تھا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس میں کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس میں اس طبق میں بھی اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسول اللہؐ اس میں ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کے اے عکراش جس طرف سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر پانی آیا اور رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری کو اپنے منہ اور کہنوں پر ملا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر اس طرح وضو کرنا چاہئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ عکراش منقری ہیں ان کی غلطی ہے درحقیقت یہ مرہ بن عبید کی اولاد سے ہیں جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اس کی وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا کہ یہ نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم نبی مرہ بن عبید کی زکوۃ لے کر آئے تھے اور (یہ اس زمانے کا دستور تھا) کہ اپنی ہی قوم کی زکوۃ لے کر آتے تھے غیر کی زکوۃ لے کر نہ آتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۳۵۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام مجالد خاندان بنی ہلال بن عامر کی ایک خاتون تھیں۔ ابوجہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اس کی ابوالحکم تھی رسول اللہؐ نے اور مسلمانوں نے اس کو ابوجہل کہنا شروع کیا۔ ہاں یہی کنیت اس کی مشہور ہوئی اور اس کا نام اور پہلی کنیت بھولا دی گئی عکرمہ کی کنیت ابوعثمان تھی فتح مکہ کے تھوڑے ہی دنوں بعد اسلام لے آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول اللہؐ کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہو اس کو لوگ برا نہیں کہتے۔ یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہاں سے بھاگ گئے اور یمن میں جارہے رسول اللہؐ جب مکہ کی طرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور ان کے ساتھ اور بھی چند لوگوں کے متعلق حکم دیا۔ ہمیں ابوالفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند ابویعلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب مکہ فتح ہو چکا تو رسول اللہؐ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوا چار مردوں اور دو عورتوں کے کہ ان کی بابت حکم دیا تھا کہ جہاں پاؤں ان کو قتل کر دو اگرچہ ان کو کعبہ کے پردہ میں لٹکا ہوا پاؤ (ان کے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل، اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت میں پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ کے ساتھ لٹکا ہوا تھا پس سعید بن حریث اور عمار بن یاسر اس کی طرف بڑھے سعید جو عمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہنچ گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور

مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں گرفتار کر لیا اور وہیں قتل کیا اور عکرمہ کشتی میں سوار ہو کر بھاگ گئے اثنائے راہ میں ایک تیز ہوا چلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو! اب تنہا خدا کو پکارو اب اور معبود تمہارے اس وقت کام نہیں آسکتے عکرمہ نے کہا کہ جب دریا میں اللہ کے سوا کوئی میرے کام نہیں آسکتا تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں آسکتا یا اللہ میں عہد کرتا ہوں کہ اگر تو مجھے اس مصیبت سے بچائے تو میں ضرور محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دوں گا اس وقت یقیناً میں انہیں بخشش کرنے والا اور بزرگی والا پاؤں گا۔ چنانچہ یہ (اس سفر سے صحیح سالم واپس آ کر) حاضر ہوئے اور اسلام لائے باقی رہے عبداللہ بن سعد یہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جا کر چھپ رہے تھے پھر جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان ان کو لے کر نبیؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ عبداللہ کی بیعت لیجئے حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین مرتبہ عبداللہ بن سعد کی طرف دیکھا بعد اس کے ان سے بیعت کر لی بعد اس کے اس کے اپنے اصحاب کی طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں کوئی سعادت مند ایسا نہ تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت میں تامل کیا فوراً اٹھتا اور اس کی گردن مار دیتا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل بیوی ام حکیم جو ان کے چچا حارث بن ہشام کی بیٹی تھیں رسول اللہؐ کے امان کی خبر لے کر ان کے پاس یمن گئی تھیں وہ اپنے شوہر سے پہلے فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی تھیں پس ام حکیم ان کو رسول اللہؐ کے پاس واپس لائیں اور وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانوں میں سے تھے۔ تو رسول اللہؐ ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور فرمایا کہ مرحبا ہو سوار مہاجر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان ان کو کہا کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابوجہل کا بیٹا ہے یہ بات ان کو ناگوار گزرتی تھی لہٰذا انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی نبیؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان کے باپ کو برا مت کہو کیونکہ مردہ کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہے اور یہ بھی ممانعت کر دی کہ لوگ ان کو عکرمہ بن ابی جہل کہیں۔ اللھم صل علی محمدؐ و علی آل محمدؐ دیکھو یہ خلق کیسا اچھا اور کیسا بڑا اشرف تھا۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے جس قدر مال آپ کی ضرر رسانی میں خرچ کیا ہے اب اسی قدر میں اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا۔ ان کو رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے سال میں ہوازن کے صدقات وصول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے عکرمہ بن ابی جہل سے۔ روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا بالراکب المہاجر یعنی اے سوار مہاجر تم کو مرحبا ہے قتال مرتدین میں ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ ان پر غالب آئے پھر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت پا کر مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ بعد حضرت ابوبکر بارادہ جہاد ملک شام کی طرف چلے جب مسلمانوں نے مقام جرف میں جو مدینہ سے دو میل دور ہے قیام کر دیا تو حضرت ابوبکر پوشیدہ طور پر ان کے قیام گاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے نکلے تو انہوں نے ایک بڑا خیمہ دیکھا جس کے گرد آٹھ گھوڑے اور نیزہ اور عمدہ سامان مہیا تھا حضرت ابوبکر اس خیمہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے حضرت ابوبکر

نے ان کو سلام کیا اور ان کے لئے جزائے خیر کی دعا مانگی اور ان سے کہا کہ تم ہم سے کچھ مدد لے لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے مدد کی حاجت نہیں ہے میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہیں پس حضرت ابوبکر نے ان کو دعائے دی پھر حضرت عکرمہ شام کی طرف چلے گئے اور غزوۂ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ یرموک میں اور بعض کہتے ہیں کہ واقعہ صفر میں۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے کتابۃً ابوالقاسم بن سمرقندی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سری بن یحیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے ابوعثمان غسانی یعنی یزید بن اسید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ بن ابی جہل نے یرموک میں (کفار سے مخاطب ہو کر بطور رجز کے) کہا کہ میں ہر جنگ میں رسول اللہؐ (جیسے اشجع الاشجعین) سے لڑ چکا ہوں تو کیا آج میں تم (جیسے بزدلوں) سے بھاگ جاؤں گا پھر بلند آواز سے (مسلمانوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ کون ہے جو مجھ سے موت کے اوپر بیعت کرے پس ان کے چچا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع چار سو سرداران مسلمین و شہسواران مومنین کے (اسی شرط پر) ان سے بیعت کی ان سب لوگوں نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر قتال کیا یہاں تک کہ خوب زخمی ہو کر سب شہید ہو گئے سوا ضرار بن ازور کے۔

نیز انہیں راویوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن مسلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن بن علی قطان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیسیٰ عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کر کے خبر دی نیز محمد ابن اسحاق کہتے تھے مجھے ابن سمعان نے بھی زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اس دن یعنی یوم فحل (جنگ یرموک) میں بڑا کارنمایاں کیا نیزوں کے اندر گھستے ہوئے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ان کا سنیہ اور چہرہ زخمی ہو گیا ان سے کہا گیا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنی جان لات و عزیٰ کے جہاد میں تو فدا کرتا تھا تو کیا اب میں اللہ و رسول سے اپنی جان بچاؤں نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ان کی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

نیز ہمیں بہت سے لوگوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نحوی عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ہلال ابوالمعالی ثعلب بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن یعقوب بن احمد حصاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطلب بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر ابن موسیٰ نے مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے ام سلمہ زوجہ رسول اللہؐ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہؐ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے (خواب میں) ابوجہل کا ایک خوشہ جنت میں دیکھا ہے پھر جب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ یہی (اس خواب کی تعبیر) ہے حضرت عکرمہ کی کوئی اولاد نہ تھی ابوجہل کی نسل صرف اس کی دختری اولاد سے چلی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۶۔ حضرت عکرمہؓ بن عامر

حضرت عکرمہؓ بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قرشی عبدری۔ یہی ہیں جنہوں نے دارالندوہ (نامی مکان کو) حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۷۳۷۔ حضرت عکرمہؓ بن عبید

حضرت عکرمہؓ بن عبید خولانی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب العین واللام

۳۷۳۸۔ حضرت علاءؓ بن حارثہ

حضرت علاءؓ بن حارثہ بن عبداللہ بن ابی سلمہ بن عبدالعزی بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف میں سے تھے مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے۔ ابواحمد عسکری نے ان کے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگوں نے خارجہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۹۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی

حضرت علاءؓ بن حضرمی۔ حضرمی کا نام عبداللہ بن عباد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عویف بن مالک بن خزرج ابن ابی بن صدف تھا اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بن عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبداللہ بن ضمار اور بعض نے عبداللہ بن عبیدہ بن ضمار بن مالک۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ املوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبداللہ بن عباد تھا اس میں تصحیف ہوگئی ہے۔ سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضرموت سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ ان کو نبیؐ نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو یہ وہیں تھے حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت میں ان کو قائم رکھا پھر حضرت عمرؓ نے بھی قائم رکھا۔ پھر حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۴ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۲۱ میں جب کہ یہ بحرین کے عامل تھے ان کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوہریرہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ یہ علاء بن حضرمی وہی ہیں جن کا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا اور ان کا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں پہلا شخص تھا جس کو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا مال تھا جو بطور خمس کے اسلام میں آیا وہ یوم نخلہ کے واقعہ میں مارا گیا تھا۔ ان کی بہن صعبہ بنت حضرمی تھیں جن سے ابوسفیان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے دی تھی ابوسفیان کے طلاق دینے کے بعد ان سے عبیداللہ بن عثمان تیمی نے نکاح کیا جن سے حضرت طلحہ بن عبیداللہ تیمی پیدا ہوئے یہ سب کلام ابن کلبی کا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاء (بڑے) مستجاب الدعوات تھے ایک مرتب یہ کچھ دعا پڑھ کر دریا میں کود پڑے تھے (غرق نہ ہوئے) جب بحرین میں انہوں نے مرتدین سے قتال کیا تو اس لڑائی میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے جن کو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے وہ واقعات ان کے مشہور ہیں۔ ان کا ایک بھائی میمون بن حضرمی بھی تھا اس نے زمانہ جاہلیت میں مکہ کی بلندی پر ایک کنواں کھودوایا تھا جو اب بیر میمون کے نام سے مشہور ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمان بن حمید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حضرمی سے مرفوعاً روایت کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا مہاجر بعد ادائے ارکان حج کے مکہ میں تین دن رہ سکتا ہے۔ اس حدیث کو اسماعیل بن محمد بن سعد بن حمید نے سائب سے انہوں نے علاء سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۰۔ حضرت علاءؓ بن خارجہ

حضرت علاءؓ بن خارجہ۔ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھے ان سے عبدالملک بن یعلی نے روایت کی ہے وہیب نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبدالملک بن یعلی سے انہوں نے علاء بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے نسب کو اس قدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم کر سکو صلہ رحم کرنے سے باہم عزیزوں میں محبت پیدا ہوتی ہے اور مال میں کثرت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ اس حدیث کو ہشام مخزومی اور مسلم بن ابراہیم نے وہیب سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مسلم بن خالد زنگی نے اس کو عبدالملک بن یحییٰ بن علاء سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مولیٰ منبعث سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۱۔ حضرت علاءؓ بن خباب

حضرت علاءؓ بن خباب۔ کوفہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمان بن عابس نے روایت کی ہے سماک بن حرب نے عبداللہ بن علاء سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب بیدار ہوئے (یہ واقعہ تعریس کا ہے کہ اس دن تمام صحابہ سفر کی تکلیف میں ایسے خستہ ہو گئے کہ نماز فجر قضا ہو گئی سب بعد طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہوئے حتیٰ کہ خود سرور عالمؐ کی یہی حالت ہوئی۔) تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں (وقت پر) بیدار کر دیتا مگر اس نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لئے یہ کام ہو جائے۔ ان کی ایک حدیث لہسن کے کھانے کی بابت بھی ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن خباب ہے اور بعض لوگ ان کو علاء بن عبداللہ بن خباب کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۲۔ حضرت علاءؓ بن سبیع

حضرت علاءؓ بن سبیع۔ صحابی ہیں مگر ان کے صحابی ہونے میں کلام کیا گیا ہے ان سے سائب بن یزید نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن حضرمی ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن سبیع ہے صحابی

ہیں۔ان دونوں نے ان کا تذکرہ مختصر کیا ہے۔

۳۷۴۳۔ حضرت علاءؓ بن سعد

حضرت علاءؓ بن سعد ساعدی۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ وہ ان لوگوں سے میں تھے جنہوں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی۔عطاء بن یزید بن مسعود نے جو قبیلہ بنی حبلیٰ میں سے تھے سلیمان بن عمرو بن ربیع بن سالم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء سے جو قبیلہ بنی ساعدہ میں سے تھے انہوں نے اپنے والد علاء بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی سنتے ہو جو میں سن رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کیا سنتے ہیں فرمایا آسمان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے اور آنا بھی چاہئے کیونکہ اس میں پیر رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسجون (اور بیشک یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں اور بیشک یقیناً ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں اور اس آیت میں فرشتوں کا کلام مذکور ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۴۔ حضرت علاءؓ بن صحار

حضرت علاءؓ بن صحار۔بعض لوگ ان کا نام علاثہ بیان کرتے ہیں بیٹے تھے صحار سلیطی ہیں۔قبیلہ بنی سلیط سے ان کا نام کعب بن حارث بن یربوع تھا تمیمی سلیطی تھے۔یہ علاء خارجہ بن صلت کے چچا تھے۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ان کے بارے ابوعبید قاسم بن سلام سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہے۔اور مستغفری نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام علاقہ بن شجار تھا یہی قول علی بن مدینی کا ہے یعنی وہ سلیطی ہیں جن سے حسن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن صحار کہتے ہیں اور نیز انہوں نے ابن ابی خیثمہ سے انہوں نے ابوعبید سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ نے بیان کیا کہ خارجہ کے چچا کا نام عبداللہ بن عشیر بن عبدقیس بن خفاف تھا قبیلہ بنی عمرو حنظلہ کے خاندان براجم سے تھے اور نیز خلیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام علاثہ بن شجار تھا ابویعلی نسفی کے قلم کا لکھا ہوا ایسا ہی ہے اور بردعی نے بھی ان کو ابن شجار بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

۳۷۴۵۔ حضرت علاءؓ بن عقبہ

حضرت علاءؓ بن عقبہ۔انہوں نے (کچھ دن) نبیؐ کی طرف سے خط و کتابت کا کام کیا ہے۔ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے ان کو جعفر نے ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۷۴۶۔ حضرت علاءؓ بن عمرو

حضرت علاءؓ بن عمرو انصاری صحابی ہیں۔حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۷۴۷۔ حضرت علاءؓ بن مسروح

حضرت علاءؓ بن مسروح حجازی۔ عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ میری بہن ملیکہ اور میرے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس شخص کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دیں جس نے نہ کچھ پیا ہو نہ کھایا ہو نہ بولا ہو نہ رویا ہو کیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول اللہؐ نے کہا کہ تم تو ایسی مقفیٰ عبارت بولتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت میں بولی جاتی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۸۔ حضرت علاءؓ بن وہب

حضرت علاءؓ بن وہب بن محمد بن وہبان بن ضباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی فتح قادسیہ میں شریک تھے حضرت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ ان کو جزیرہ کا عامل بنا دو چنانچہ انہوں نے بنا دیا تھا۔ انہوں نے زینب بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح کیا تھا۔ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے تھے مقام رقہ میں کچھ دنوں حاکم رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان کو ابوعروبہ اور ابوعلی بن سعید نے جزریون کی تاریخ میں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ دونوں فن حدیث میں جزریون کے امام ہیں۔

۳۷۴۹۔ حضرت علاءؓ بن یزید

حضرت علاءؓ بن یزید بن انیس فہری۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور مصر میں بعد اس کے فتح ہونے کے گئے تھے ان کی اولاد بھی مصر ہی میں ہے۔ ابوالحارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۵۰۔ حضرت علاثہؓ بن صحار

حضرت علاثہؓ بن صحار سلیطی خارجہ بن صلت کے چچا ہیں ابن ابی خیثمہ نے ابوعبید یعنی قاسم بن سلام سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام میں ہو چکا ہے۔ شعبی نے خارجہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے جب لوٹ کر اپنے وطن جانے لگے تو ان کا گزر ایک اعرابی پر ہوا جو مجنون ہو گیا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے اس مجنون کی دوا کریں آپ کے نبی تو بہت فائدہ کی چیزیں لائے ہیں انہوں نے کہا ہاں! پھر کہ میں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین روز دم کیا ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ مجنون اچھا ہو گیا تو ان لوگوں نے مجھ کو سو بکریاں دیں مگر میں نے ان کو نہ لیا یہاں تک کہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے اس کے سوا اور کچھ بھی کہا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو اس خدا کا نام لے کر اپنے صرف میں لاؤ۔ لوگ تو بیہودہ جھاڑ پھونک کے عوض میں کماتے ہیں تم نے تو ایک برحق جھاڑ پھونک کے عوض میں کمایا۔ ان کا تذکرہ

تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۵۱۔ حضرت علاقہؓ بن صحار

حضرت علاقہؓ بن صحار۔ ان کے متعلق علاء بن صحار کے نام میں گفتگو ہو چکی ہے۔

۳۷۵۲۔ حضرت علباءؓ اسدی

حضرت علباءؓ اسدی۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ سے ملے تھے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے علباء اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبیؐ جب سفر میں اپنے اونٹ پر بیٹھتے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد لله الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين (شکر ہے اللہ کا جس نے تابع کر دیا اس کو ہمارے اور نہ ہم اس کو قابو میں لا سکتے تھے ۱۲) عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابو القاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد ابن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبید نضری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فرج ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابو الزبیر نے علباء ازدی سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ رسول اللہؐ جب سفر میں اونٹ پر بیٹھتے تو تین بار تکبیر کہتے تھے الی آخر الحدیث عسکری نے ان علباء کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ میں کیا ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ یہ اسدی بسکون سین ہے یعنی قبیلہ ازد سے ہیں اہل عرب اکثر زے کو سین سے بدل دیتے ہیں ازدی بھی کہتے ہیں اور اسدی بھی کہتے ہیں عسکری نے ان کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ سین مفتوح ہے لہٰذا انہوں نے ان کو بنی اسد بن خزیمہ میں داخل کر دیا۔ ایک شخص اکابر علما میں سے اس بات میں غلطی کر چکا ہے اس نے ابن لتبیہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہے واللہ اعلم۔

۳۷۵۳۔ حضرت علباءؓ بن اصمع نیسی

حضرت علباءؓ بن اصمع قیسی۔ نبیؐ کے پاس وفد بن کر آئے تھے ان سے عباد بن جہور نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو ان کی آخرت خراب ہو جائے گی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی کو پسند کرنے لگے گا اور دین کو ترک کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کریں گے اور وہ مقبول نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۵۴۔ حضرت علباءؓ سلمی

حضرت علباءؓ سلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضر بن محمد

نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ثابت نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علباء سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص جس کا نام جہجاہ ہوگا لوگوں پر حکومت کرے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۵۵۔حضرت علبہؓ بن زید

حضرت علبہؓ بن زید بن صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے محمود بن لبید نے روایت کی ہے یہ بھی منجملہ ان لوگوں کے تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین تولوا اعینهم تفیض من الدمع (جو لوگ روتے ہوئے لوٹ گئے کہ ان کے پاس راہ خرچ نہ تھا جس کو لے کر جہاد میں جاتے) اور عبدالحمید بن ابی عبس بن جبر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے۔رسول اللہ نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علبہ بن زید نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہیں ہے جو صدقہ دوں یا اللہ میں اپنی آبرو صدقہ کرتا ہوں جو شخص تیری مخلوق میں سے اس کو چاہے لے لے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۵۶۔حضرت علسؓ بن اسود

حضرت علسؓ بن اسود کندی۔طبری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے بھائی سلمہ بن اسود دونوں اس وفد میں تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۵۷۔حضرت علسؓ

حضرت علسؓ۔کلبی نے کہا ہے کہ (ان کا نام و نسب یہ ہے) علس بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امراء القیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر کندی نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے دونوں بھائی حجر اور یزید اسی وفد میں تھے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر طبری نے کیا ہے اور ان کا نسب اسود تک بیان کیا ہے یا کوئی اور ہیں ہم نے اسی کے موافق لکھ دیا ہے جو ہشام کلبی نے بیان کیا ہے۔واللہ اعلم۔

۳۷۵۸۔حضرت علسہؓ بن عدی

حضرت علسہؓ بن عدی بلوی۔یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے۔بیعۃ الرضوان کی تھی اور فتح مصر میں شریک تھے ان سے ان کے بیٹے ولید بن علسہ نے اور موسیٰ بن ابی اشعث نے روایت کی ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۵۹۔حضرت علقمہؓ بن اعور

حضرت علقمہؓ بن اعور سلمی۔اور بعض لوگ ان کو ابو علقمہ کہتے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ابن عباس نے روایت

کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے شراب نوشی کی آخری سزا ان کو دی تھی۔ آپ جب غزوۂ تبوک میں تھے تو بوقت شب آپ کے خیمہ کو علقمہ بن اعور سلمی نے نشہ کی حالت میں آ کے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ رسیاں بھی انہوں نے کاٹ ڈالیں حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کی حالت میں ہیں پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی شخص تم میں سے اٹھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو ان کے مقام پر جا کر پہنچا آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۶۰۔ حضرت علقمہؓ ابواوفی اسلمی

حضرت علقمہؓ۔ کنیت ان کی ابواوفی یہ اسلمی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کے پاس اپنی زکوۃ کا مال بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یا اللہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبداللہ بن ابی اوفی کے والد تھے۔ اصحاب بیعۃ الرضوان سے تھے۔ ہمیں مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپ کے پاس (تقسیم کے لئے) لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلاں شخص کے خاندان پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۱۔ حضرت علقمہؓ بن جنادہ

حضرت علقمہؓ بن جنادہ بن عبداللہ بن قیس ازدی ثم الحجری۔ صحابی تھے فتح مصر میں شریک تھے اور بحرین میں حضرت معاویہ کی طرف سے حاکم رہے تھے ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۲۔ حضرت علقمہؓ بن حارث

حضرت علقمہؓ بن حارث۔ احمد بن خلف دمشقی نے احمد بن ابی الحواری سے انہوں نے ابوسلیمان دارانی سے انہوں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں اپنی قوم کے چھ آدمیوں کے ساتھ گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بہت سے راویوں نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے بجائے علقمہ کے سوید بن حارث کا نام لیا ہے (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے میں کلام ہے) وہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔

۳۷۶۳۔ حضرت علقمہؓ بن حجر

حضرت علقمہؓ بن حجر۔ ان کا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہے حجاج بن ارطاہ نے عبدالجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ (نماز میں) اپنی

پیشانی اور ناک دونوں کے بل سجدہ کرتے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اس کو بہت لوگوں نے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

۳۷۶۴۔ حضرت علقمہؓ حضرمی

حضرت علقمہؓ حضرمی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو رسول اللہؐ کے پاس گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر لوٹ جاؤ نہ تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۷۶۵۔ حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری

حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری۔ ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بردگی نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے مگر جعفر نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۷۶۶۔ حضرت علقمہؓ بن حویرث

حضرت علقمہؓ بن حویرث۔ بعض لوگ ان کو علقمہ بن حارث کہتے ہیں غفاری ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نفیل بن سلیمان نے محمد بن مطرف سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا آنکھوں کا زنا یہ ہے کہ نامحرم کی طرف نظر کی جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۷۔ حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی

حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ فتح مصر میں شریک تھے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سوید بن قیس تجیبی سے انہوں نے زہیر بن قیس بلوی سے انہوں نے علقمہ بن رمثہ بلوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحرین کی طرف بھیجا اس کے بعد رسول اللہؐ خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے پس رسول اللہؐ پر غنودگی طاری ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمرو پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمرو تھا اس کی تفتیش کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی تو آپ نے ایسا ہی فرمایا پھر سہ بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ عمرو کون ہے آپ نے فرمایا عمرو بن عاص کے لئے اللہ کے یہاں بہت بھلائی ہے زہیر کہتے تھے جب فتنہ پھیلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس شخص کے ساتھ ہو رہوں جس کے متعلق رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا تھا۔ پس میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۸۔ حضرت علقمہؓ بن سفیان

حضرت علقمہؓ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی۔ بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو قبیلہ ثقیف سے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ہمارے لئے دو خیمہ نصب کرا دیئے مغیرہ کے مکان کے پاس بلال ہمارے پاس آتے تھے اور رمضان میں ہمیں افطاری کراتے تھے۔ حالانکہ خوب[1] روشنی پھیلی ہوتی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور زیاد بکائی نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے علقمہ بن سفیان سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ اور ضحاک بن عثمان نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کا نام علقمہ بن سہیل بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس مقام پر علماء کا سخت اختلاف ہے۔ یہ علقمہ صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے ہم نے ان کا تذکرہ عطیہ بن سفیان کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۹۔ حضرت علقمہؓ (ابوسماک)

حضرت علقمہؓ کنیت ان کی ابوسماک تھی۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ بندار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے ابو یونس سے انہوں نے سماک بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہؐ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ بندار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۳۷۷۰۔ حضرت علقمہؓ بن سمی

حضرت علقمہؓ بن سمی خولانی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۷۱۔ حضرت علقمہؓ بن طلحہ

حضرت علقمہؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ۔ عثمان بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے اور صحابی تھے یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعد غروب آفتاب کے معاً روزہ افطار کر لیتے تھے تاریکی شب کا انتظار نہ کرتے تھے۔

۳۷۷۲۔ حضرت علقمہؓ بن علاثہ

حضرت علقمہؓ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔قبیلہ بنی ربیعہ بن عامر کے بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے حلیم تھے عقل مند تھے مگر بخشش جیسی چاہیے ان میں نہ تھی یہی ہیں جنہوں نے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اوران کے سامنے اپنی فخریہ باتیں بیان کی تھیں یہ دونوں کلابی تھے قصہ ان کا مشہور ہے۔ جب رسول اللہؐ طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد فوراً یہ اپنے قبیلہ میں آئے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابوبکر نے لشکر ان کی طرف روانہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان ان کے گھر کے لوگوں کو پکڑ کر حضرت ابوبکر کی خدمت میں لے گئے ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف اسلام معلوم بھی نہ ہوئی تھی پس حضرت ابوبکر نے ان سب کو چھوڑ دیا بعد اس کے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابوبکر نے ان کا اسلام قبول کر لیا اوران کا اسلام اچھا ہو گیا ان کو حضرت عمر نے مقام حوران پر عامل مقرر کیا تھا وہیں ان کی وفات ہوئی حطیہ شاعر انہیں کے پاس گئے تھے مگر قبل اس کے کہ ان کے پاس پہنچیں ان کی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے ان کے لئے بھی اپنی اولاد کی طرح وصیت کی تھی حطیہ نے ان کی شان میں کچھ اشعار کہے تھے جس میں سے ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینی لو لقیتک سالما   وبین الغنی الالیال قلائل

اگر میں تجھے زندگی میں ملتا تو میرے اور مالداری کے درمیان میں صرف چند روز باقی رہ گئے تھے۔

علقمہ کی والدہ لیلی بنت ابی سفیان بن ہلال تھیں جو قبیلہ نخع سے قید ہو کر آئی تھیں احوص کا نام ربیعہ تھا لوگ ان کو احوص اس سبب سے کہتے تھے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں ان سے ابوسعید خدریؓ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۳۔ حضرت علقمہؓ بن فغواء

حضرت علقمہؓ بن فغواء۔بعض لوگ ان کو ابن ابی فغوا کہتے ہیں فغواء بیٹے تھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ کے خزاعی تھے۔صحابی تھے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔عمرو بن فغوا کے بھائی تھے ان کو رسول اللہؐ نے کچھ مال دے کر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تا کہ وہ اس مال کو فقراء قریش میں تقسیم کر دیں غزوۂ تبوک میں یہ نبیؐ کے رہنما تھے۔ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبداللہ بن علقمہ بن فغوا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ جب پیشاب کے لئے بیٹھے ہوتے تو اگر ہم آپ سے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ اپنے گھر تشریف لے جا کر وضو کرتے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ سے بات کرتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہیں تو بھی جواب نہیں دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا الھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ (اے مسلمانوں جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو اور سر کو مسح کرو اور پیروں کو ٹخنوں تک

دھو ؤ ۱۲) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۴۔ حضرت علقمہؓ بن مجزز

حضرت علقمہؓ بن مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج کنانی مدلجی۔ ان کو نبیؐ نے کسی لشکر کا سردار مقرر کیا تھا اور عبداللہ حذافہ سہمی کو کسی سریہ (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ ان کی طبیعت میں کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انہوں نے خوب آگ دہکائی بعد اس کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں واجب ہے پس انہوں نے کہا تو اچھا اس آگ میں کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ میں کود ے یہ ہنسنے لگے اور کہا کہ میں تو صرف مذاق کرتا تھا۔ یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ جب تمہارے سردار اس قسم کی بات کریں تو اللہ کی معصیت میں ان کی فرمانبرداری مت کرو۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہاں ہلاک ہو گیا تو جواس عذری نے ان کا مرثیہ ان اشعار میں کہا تھا:

ان السلام وحسن کل تحیة — تغدو علی ابن مجزز وتروح

بے شک سلام اور اچھے اچھے تحفے۔ ہر صبح شام ابن مجزز کے پاس آتے ہیں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ مجزز: جیم اور دو زاؤں کے ساتھ ہے پہلے زاء مشدد مکسور ہے۔

۳۷۷۵۔ حضرت علقمہؓ بن ناجیہ

حضرت علقمہؓ بن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی ثم المصطلقی۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر پھر بادیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انہوں نے اپنے دادا علقمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ولید بن عقبہ کو ہمارے مال کی زکوٰۃ تحصیل کرنے کے لیے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب پہنچ کر واپس آ گئے ہم بھی ان کے پیچھے ہی چل دیئے اور اپنی کچھ زکوٰۃ بھی ساتھ لے لی ولید ہم سے پہلے رسول اللہؐ کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے (جھوٹ) کہہ دیا کہ یا رسول اللہ میں جہاں گیا وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تھے اور زکوٰۃ ان لوگوں نے نہیں دی اس بات کو سن کر رسول اللہؐ نے اس کی تردید نہ فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا (اے مسلمانو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۶۔ حضرت علقمہؓ بن نضلہ

حضرت علقمہؓ بن نضلہ بن عبدالرحمٰن بن علقمہ کنانی اور بعض لوگ ان کو کندی کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے علقمہ بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ اور ابوبکر و عمر کی وفات ہو گئی اور مکہ کی زمین اس وقت تک وقف سمجھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا اور جب اس کی احتیاج رفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ ان کا تذکرہ

تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ مگر یہ تابعین میں ہیں۔

۳۷۷۷۔ حضرت علقمہؓ بن وقاص

حضرت علقمہؓ بن وقاص لیثی۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوۂ خندق میں شریک تھا اور اس وفد میں تھا جو رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حاتم ابو احمد اور نیز اور لوگوں نے ان کو تابعین مین ذکر کیا ہے ان کی وفات عہد عبدالملک بن مروان مدینہ میں ہوئی۔

۳۷۷۸۔ حضرت علقمہؓ بن یزید

حضرت علقمہؓ بن یزید بن عمرو بن سلمہ بن منبہ بن ذہل بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد، ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے اور پھر یمن واپس گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ میں عتبہ بن ابی سفیان نے ان کو اسکندریہ حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کو ابو عقیل معافری نے روایت کیا ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۷۹۔ حضرت علیؓ بن حکم

حضرت علیؓ بن حکم سلمی۔ حضرت معاویہ کے بھائی تھے۔ کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے بھائی علی بن حکم کا پیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے پس وہ نبیؐ کے حضور میں آئے آپ نے ان کے پیر پر ہاتھ پھیرا پس وہ اچھا ہو گیا۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ میں علی بن حکم برادر معاویہ بن حکم کو سلمی خیال کرتا ہوں یہ دادا تھے بدیح بن سدرہ بن علی سلمی کے جو اہل قباء سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے علی بن حکم کو سدرہ کا والد قرار دیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے اور ان علی بن ابی علی کو جن کا ذکر آگے آئے گا سدرہ کا والد قرار دیا ہے پس ان دونوں نے اس نام کے دو شخص قرار دیئے ہیں اور ابو عمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم۔

۳۷۸۰۔ حضرت علیؓ بن رفاعہ

حضرت علیؓ بن رفاعہ قرظی۔ علی بن سعید عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ عمرو بن دینار نے یحییٰ بن جعدہ سے انہوں نے علی بن رفاعہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی تھے اہل کتاب اپنی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگوں کا گزر ان مجلسوں میں ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء اور مسخرا پن کیا کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: اولئک یوتون اجرھم مرتین بماصبروا (ان لوگوں کو ان کا ثواب دوگنا دیا جائے گا بوجہ اس کے کہ انہوں نے صبر کیا۔) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر ان کے والد صحابی

ہوں گے۔ (نہ کہ خود یہ)

۳۷۸۱۔ حضرت علیؓ بن رکانہ

حضرت علیؓ بن رکانہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے محمد بن علی بن رکانہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۸۲۔ حضرت علیؓ بن شیبان

حضرت علیؓ بن شیبان بن محرز بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن سحیم بن مرہ بن دوَل بن حنیفہ۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے یمامہ میں رہتے تھے نبیؐ کے پاس وفد بن کر گئے تھے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ملازم بن عمرو حنفی سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان سے انہوں نے اپنے والد علی بن شیبان سے جو وفد میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہ کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ کو برابر نہ رکھتا تھا پس جب نبیؐ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں جو شخص اپنی پیٹھ رکوع و سجود میں برابر نہ رکھے اس کی نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کو عبدالوارث بن سعید نے ابوعبداللہ شقری سے انہوں نے عمر بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہ نہیں کہا کہ یہ روایت میں اپنے والد سے کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۳۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب (امیر المومنین ابن عم رسول اللہؐ زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہراء)

امیر المومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ابوطالب کا نام عبد مناف تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوطالب ہی ان کا نام تھا اور کنیت بھی اور ہاشم کا نام عمرو تھا۔ حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔ کنیت ان کی ابوالحسن تھی۔ رسول اللہؐ کے (چچا زاد) بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدۃ النساء کے شوہر تھے اور آپ کے فرزندوں کے والد تھے۔ یہ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں کے درمیان میں پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہیں جو بنی ہاشم میں سے ہوئے، حضرت علی، جعفر اور عقیل اور طالب سے چھوٹے تھے۔ بقول اکثر علماء سب سے پہلے [1] اسلام لائے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی

[1] اس میں اختلاف ہے کہ آیا سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے یا حضرت ابوبکر صدیق یا کوئی اور محققین نے فیصلہ یوں کیا ہے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت صدیق اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید۔ عورتوں میں سب سے پہلے ام المومنین حضرت خدیجہ۔ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ اسلام لائے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ "ازالۃ الخفاء" میں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانا اس سبب سے فضیلت ہے کہ جو پہل اسلام لایا ہوگا وہ اپنے بعد والوں کے اسلام کا ذریعہ بنا ہوگا پس اس لحاظ سے یہ فضیلت حضرت صدیق ہی کے حصہ میں رہی کیونکہ انہیں نے بعد اسلام کے تبلیغ دین میں کوشش کی اور ان کی کوشش سے بڑے بڑے لوگ اسلام لائے یہ کوشش نہ اور کسی سے ظاہر ہوئی نہ ہو سکتی تھی۔

اور بدر میں خندق میں اور بیعۃ الرضوان میں اور تمام مشاہد میں سوا تبوک کے رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے تبوک میں حضرت نے ان کو اپنے اہل وعیال کی نگہداشت کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ تمام مشاہد میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے اور بہت سے مواقع میں رسول اللہؐ نے ان کو اپنے ہاتھ سے جھنڈا عنایت کیا منجملہ ان کے غزوۂ بدر ہے مگر اس میں اختلاف ہے اور جب غزوۂ احد میں مصعب بن عمیر جن کے ہاتھ میں جھنڈا تھا شہید ہوئے تو پھر رسول اللہؐ نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور ان سے رسول اللہؐ نے دو مرتبہ مواخات کی ایک مرتبہ آپ نے باہم مہاجرین میں مواخات کرائی اس کے بعد آپ نے ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار میں مواخات کرائی اور دونوں مرتبہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ کا اسلام

ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا پھر حضرت علی بن ابی طالب ایک دن کے بعد یعنی جب کہ حضرت خدیجہ اسلام لا چکیں اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ چکیں اس کے ایک دن کے بعد آئے وہ کہتے تھے میں نے دیکھا کہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت علی نے کہا کہ اے محمدؐ یہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یہ خدا کا دین ہے جو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور جس کی تبلیغ کے لئے پیغمبروں کو بھیجا میں تمہیں اللہ کی طرف اور اس پرستش کی طرف بلاتا ہوں اور لات وعزیٰ کے انکار کرنے کی ترغیب دیتا ہوں حضرت علی نے کہا یہ تو ایک ایسی بات ہے جو میں نے آج سے پہلے نہ سنی تھی لہٰذا میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک ابوطالب سے اس کا ذکر نہ کرلوں رسول اللہؐ کو یہ بات ناپسند ہوئی کہ قبل اس کے آپ اپنے معاملہ کا اظہار کرنا چاہیں افشائے راز ہو جائے پس آپ نے فرمایا کہ اے علی اگر تم اسلام نہیں لائے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو پس حضرت علی اس شب کو خاموش رہے پھر اللہ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی اور وہ صبح کو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد شب کو آپ نے مجھ سے کیا فرمایا تھا رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہی ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور لات وعزیٰ کا انکار کر دو اور خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بری ہو جاؤ۔ حضرت علی نے اس کو منظور کرلیا اور اسلام لائے حضرت ابوطالب کے خوف سے پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔ حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انہوں نے قبل از اسلام رسول اللہؐ کے ہاتھوں پرورش پائی۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن حمید سے انہوں نے ابراہیم بن مختار سے وہ شعبہ سے وہ ابو بلج سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور ایسا ہی مقسم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس نے مسلم ملائی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ دوشنبہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علی سہ شنبہ کے دن اسلام لائے نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے اور ابن مثنیٰ نے بیان کیا وہ دونوں

کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے جو انصار میں سے ایک شخص تھے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے تھے میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اسکا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے۔ ہمیں ابو لفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشام رفائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے اجلح نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حبہ بن جوین سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے مجھ سے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک میں نے پانچ برس یا سات برس سب سے پہلے خدا کی پرستش کی اس کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے سعید بن صفوان سے انہوں نے اجلح سے اسی طرح روایت کیا ہے ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن کہیل نے حبہ عرنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھی اور ہمیں ابوالطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کلی اصفہانی نے کتابۃً خبر دی اور نیز مجھ سے عثمان بن ابی بکر بن جلدک موصلی نے ابوالطیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن عبدالاعلی صنعانی بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں نے علیم کندی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اس امت میں سب سے پہلے (بروز قیامت) جو اپنے نبی سے ملے گا وہ وہی ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا یعنی علی بن ابی طالب اس حدیث کو بری نے بھی عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ذاکر بن کامل خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقریؒ علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی مخلد بن جعفر بن مخلد باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن اسود نے محمد بن عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کے لئے سات برس تک دعا مانگتے رہے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں سوا علی کے کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے قراءۃً بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن فضل اسقاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن غراب نے یوسف بن صہیب سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبیؐ پر خدیجہ اسلام لائیں ان کے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہم کہتے تھے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور معمر نے

قتادہ سے انہوں نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی تھی اور محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا حضرت ابوبکر انہوں نے کہا سبحان اللہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگوں کو شبہہ صرف اس سبب سے ہے ہوا کہ حضرت علی نے اپنا اسلام ابو طالب سے مخفی رکھا تھا اور حضرت ابوبکر جو اسلام لائے تو انہوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عفیف کندی کی حدیث کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے ان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں اور ابوالاسود یعنی تیم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی اور زبیر دونوں آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے، ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو اور ایک جماعت نے علاوہ ان لوگوں کے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کہا ہے کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

حضرت علی مرتضٰی کی ہجرت

ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہؐ کے اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئیں اور آپ کو خدا کی طرف سے مکہ سے نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہنچائیں یہاں تک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے ضرر رسانی کی تدبیر شروع کی تو جبریل آپ کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس مکان میں نہ رہیں جس میں رہتے تھے پس رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور میری ہی سبز چادر اوڑھنا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہؐ اپنے گھر سے اس حال میں نکلے کہ کفار آپ کے دروازہ پر جمع تھے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اس کے بعد لوگ پے در پے ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر میں جو شخص ہجرت کر کے آیا اور جس نے اپنے دین میں ذرا بھی لغزش نہیں کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو مکہ میں چھوڑ دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور تین دن تک ان کو وہاں رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن لوگوں کے حقوق[1] میرے اوپر ہیں وہ ادا کر دینا۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے رسول اللہؐ سے جا کر مل گئے۔ ہمیں محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواعز قراتکین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو حفص بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یزید نخعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معاویہ بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابو رافع سے نقل کر کے بیان کیا نیز عبید اللہ بن حسن کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے

---

[1] وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپ کے پاس اکثر امانت رکھایا کرتے تھے قبل از نبوت آپ کی امانت پر سب کو وثوق تھا۔

دادا سے انہوں نے ابورافع سے نیز عبید اللہ بن حسن نے کہا ہے مجھ سے محمد بن عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے ابورافع سے نبیؐ کی ہجرت کے متعلق روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا تا کہ وہ آپ کے گھر والوں کو لے کر آئیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جس قدر امانتیں اور وصیتیں آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کر دینا چنانچہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے اس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور فرمایا کہ جب تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھ کو تلاش نہ کریں گے چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ رہے کفار قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوئے تھے حضرت علی کو اس پر لٹیا ہوا دیکھ کر سمجھتے تھے کہ نبیؐ لیٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جب صبح ہوگئی اور انہوں نے حضرت علی کو اس بستر پر دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر محمد باہر گئے ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لے جاتے۔ بس اسی خیال میں وہ نبیؐ کی تلاش سے باز رہے نبیؐ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ میں آ کر مجھ سے ملنا چنانچہ حضرت علی آپ کے گھر والوں کو لے کر چلے شب کو چلتے تھے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے جب نبیؐ کو ان کے آنے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے پس آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو دیکھ کر لپٹا لیا اور ان کے پیروں کی جو حالت دیکھی کہ ورم کر گئے ہیں اور ان سے خون ٹپک رہا ہے تو آپ از راہ محبت رونے لگے بعد اس کے آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کے پیروں پر مل دیا۔ اور ان کو عافیت کی دعا دی پس اس وقت سے کبھی ان کے پیروں میں کوئی شکایت نہیں ہوئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا بدر وغیرہ میں شریک ہونا

ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابواسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی ان میں تھے اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے صرف وہ غزوۂ تبوک میں شریک نہ تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو اس وقت اپنے گھر والوں کی خبرگیری کے لئے چھوڑ دیا۔ ہمیں ابوعبداللہ بن محمد بن محمد بن سرایا فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلونی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا میں سن رہا تھا کہ کیا علی بدر میں شریک تھے انہوں نے کہاں ہاں خوب ظاہر اور کھلے ہوئے شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو میرے چچا کے دادا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا ابو طاہر اور ابوالفتح نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابورفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معرف بہ جیجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے اعمش سے انہوں نے حکم سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے سعد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ان کو یعنی حضرت علی کو دیکھا کہ تلوار لئے ہوئے مشرکوں کے سر اڑاتے تھے اور بطور رجز کے یہ کہتے جاتے شحج اللیل کانی جنی (رات دوڑی چلی

جاری ہے گویا میں میوہ توڑ رہا ہوں ۱۲)

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل احمد بن حسن بن صرون اور ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابومحمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے تحریر پڑھی گئی میرے دادا ابوالحسین یعنی یحییٰ بن حسن بن جعفر کہتے تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ نے محمد بن جنید سے روایت کر کے لکھا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں حصن بن حنادہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن میتبؓ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں حضرت علی کے سولہ ۱۶ زخم لگے تھے اور ہر زخم ان کو زمین پر گرا دیتا تھا پھر ان کو حضرت جبریل علیہ السلام اٹھاتے تھے نیز وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبدالوہاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش حمصی نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام میں رسول اللہؐ کی طرف سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب لڑائی کا وقت آتا تو علی ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے۔ ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوالحسین بن فراء اور ابوغالب اور ابوعبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجعفر بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار نے بیان کیا کہ اسید بن ابی اناس بن زنیم نے حضرت علی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا مقصود ان اشعار میں یہ ہے کہ مشرکین قریش کو عار و ننگ دلا کر حضرت علی کے قتل پر آمادہ کرے وہ اشعار یہ ہیں۔

فی کل مجمع غایة اخزاکم　　جذع ابر علی المذاکی القرح
للّه در کم الما تنکروا　　قدینکر الحی الکریم ویستحی
هاابن فاطمة الذی افناکم　　ذبحاوقتلة قعصة لم تذبح
اعطوه خرجا واتقوا بضریبة　　فعل الذلیل وبیعة لم ترلج
این الکهول واین کل دعامة　　فی المعضلات واین زین الابطح
افناهم قعصا وضربا یفری　　بالسیف یعمل حده لم یصفح

ہر مجمع میں تمہیں انتہا درجہ ذلیل کیا۔ اس نوجوان نے جو عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کے آتا ہے خدا تمہارا بھلا کرے کیا تم کو یہ ناگوار نہیں ہے۔ بزرگ قبیلہ کو کبھی کوئی بات ناگوار گزرتی ہے مگر وہ شرم کرتا ہے۔ یہ فاطمہ (بنت اسد) کا بیٹا (یعنی علی) ہے جس نے تم کو فنا کر دیا۔ اس نے تم کو ذبح کر ڈالا اور اس شکار کی طرح مارا جو جلدی میں ذبح نہ ہو سکے۔ (اچھا) اب اس کو خراج دو اور اس کی مار سے بچو۔ ذلیلوں کے مانند اور بیعت کر لو جس میں کچھ بھلائی نہ ہوگی۔ کہاں ہیں وہ پختہ عمر سردار قوم کے۔ جو مشکلات میں کام آتے تھے اور امت ابطح کی زینت تھے۔ سب کو (فاطمہ کے بیٹے) نے فنا کر دیا اور خوب مار ماری۔ ایسی تلوار سے مارا جس کی باڑھ نہیں مڑی ۱۲۔

ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مروان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احد میں جب لوگ رسول اللہؐ کے پاس سے ہٹ [1] گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا میں نے ان میں رسول اللہؐ کو نہ پایا۔

پس میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہؐ بھاگنے والے نہ تھے لیکن اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا بسبب اس حرکت کے جو ہم نے کی پس اللہ نے نبی کو اٹھا لیا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں لہٰذا میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ ان کے درمیان میں تھے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن واقد نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابوبکر نے جھنڈا لیا پھر جب دوسرا دن ہوا تو حضرت عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو بغیر فتح نہ لوٹے گا پھر رسول اللہؐ نے نماز صبح پڑھ کر جھنڈا مانگا اور علی کو بلایا ان کی آنکھوں میں درد تھا آپ نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا بعد اس کے جھنڈا انہیں دے دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ مرحب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے حریف حضرت علی ہی تھے حضرت علی کی اور اس کی لڑائیوں کے واقعات بہت ہیں جن کو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا علم

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبیؐ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں ان سے ان کے صاحبزادوں حسن اور حسین اور محمد اور عمر نے اور عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوسعید خدری اور ابورافع اور صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبداللہ اور ابوامامہ اور ابوسریحہ یعنی حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور سفینہ اور ابوجحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمرو بن حریث اور ابولیلیٰ اور براء بن عازب اور عمارہ بن رویبہ اور بشر بن سحیم اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر اور جریر بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم زرقی اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور احنف بن قیس اور ابوعبدالرحمٰن سلمی اور ابوالاسود دیلمی اور زر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور ان کے علاوہ بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

---

[1] غزوۂ احد میں ابلیس لعین نے یہ مشہور کر دیا کہ رسول اللہؐ شہید ہو گئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اکثر صحابہ اس مصلحت سے وہاں سے ہٹ آئے کہ اپنی قوت فراہم کر کے پھر آئیں غرض وہاں سے ہٹ جانے والوں کی بھی نیت بخیر تھی ۱۲۔

ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید یعنی محمد بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہ نے یمن بھیجا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے یمن بھیجتے ہیں اور لوگ مجھ سے مقدمات کا فیصلہ کرائیں گے حالانکہ مجھے اس کا کچھ علم نہیں ہے حضرت نے فرمایا قریب آؤ میں قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اس کے فرمایا کہ اے اللہ ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اس کی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو پیدا کیا اس کے بعد کبھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں۔

ہمیں زید بن حسن بن زید اور ابوالیمن وغیرہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور یعنی زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے محمد احمد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن عبدالرحمن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں پس جو شخص علم کو چاہے وہ اس کے دروازہ سے آئے۔ اس حدیث کو ابومعاویہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ابومعاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر میں ترک کر دیا اور شعبہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عہدہ قضا کا علم رکھنے والے علی بن ابی طالب ہیں۔ اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہے مجھ سے سوالات کرو۔ اور یحییٰ بن معین نے عبدہ بن سلیمان سے انہوں نے عبدالملک بن سلمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد (ﷺ) میں علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص عالم تھے عطاء نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ علی کو نو حصہ علم کے دیئے گئے تھے اور دسواں حصہ جو لوگوں کو ملا تھا اس میں بھی وہ شریک تھے۔ اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبداللہ بن عیاش بن ابی (ربیعہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیوں جھک پڑے تھے انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! علی کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول اللہ کے داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ میں دلیری اور نفع عام کی اشیاء میں سخاوت ان کی طبیعت میں تھی۔ اور ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اس مشکل سے پناہ مانگا کرتے تھے جس کے (حل کرنے کے) لئے ابوالحسن نہ ہوں۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک علی سے ثابت ہو جاتی تو پھر ہم اس سے عدول نہیں کرتے۔ اور یزید بن ہارون نے فطر سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبیؐ کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کی ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کر دی جائے تو سب فائدہ میں رہیں حضرت علی کے

متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہیں ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کریں جوان سے صحابہ نے مثل حضرت عمر کے پوچھے تو بہت طول ہو جائے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا زہد اور عدل

ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالموں کے لیے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا میں کچھ لینا چاہے تو وہ کتوں کے ساتھ اختلاط کرنے پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن حسنون زسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن عباس نے املاءً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی رقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن صقیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ہاشم غسانی نے علی بن جزء سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو مریم سلولی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمار بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ اے علی اللہ عزوجل نے تم کو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندوں میں سے کسی کو نہیں دی وہ خوبی کیا ہے دنیا کی طرف سے زاہد (یعنی بے رغبت) رہنا تم کو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ نہ تم دنیا سے کچھ لیتے ہو نہ دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تم کو مساکین کی محبت عنایت فرمائی ہے۔ وہ تم کو اپنا پیشوا بنا کر خوش ہیں اور تم ان کو اپنا پیرو بنا کر خوش ہو۔ پس خوشی ہو اس کی جو تم سے محبت رکھے اور تم پر سچ بولے اور خرابی ہو اس کو جو تم سے اے علی بغض رکھے ہے اور تم پر جھوٹ بولے جو لوگ تم سے محبت رکھتے ہیں اور تم پر سچ بولتے ہیں وہ (جنت میں) تمہارے گھر کے پڑوسی اور تمہارے رفیق ہوں گے اور جو لوگ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم پر جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر حق ہے کہ ان کو قیامت کے دن جھوٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیر المومنین مامون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبداللہ نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ میں اپنے شکم پر مارے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور (یہ حالت بھی دیکھتا ہوں کہ) آج میرا صدقہ چار ہزار دینار نکلتا ہے۔ اس حدیث کو حجاج اصبہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے (بجائے چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہے اور اس حدیث کو حجاج نے شریک سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی چالیس ہزار بیان کیا ہے۔ تعداد بیان کرنے والوں کا مقصود یہ ہے کہ اس قدر صدقہ نکلتا تھا کہ جو تھوڑا تھوڑا کر کے اس مقدار کو پہنچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اس قدر نکلتا تھا کیونکہ امیر المومنین علی رضی

اللہ عنہ نے کبھی مال جمع نہیں کیا اور دلیل اس کی ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کا وہ کلام ہے جو ہم حضرت علی کی شہادت کے بیان میں ذکر کریں گے کہ حضرت علی صرف چھ سو درہم چھوڑ گئے تھے جس سے انہوں نے ایک غلام خرید لیا تھا۔ مجھے ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابو محمد یعنی ہبۃ اللہ بن سہل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابو المعالی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابو عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوقتیبہ یعنی سالم بن فضل آدم نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابونعیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی کے اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہیں بنائی) مدینہ سے ان کے لئے غلہ گٹھریوں میں آتا تھا۔ ہمیں سید ابوالفتوح یعنی حیدر بن محمد بن زید علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن جعفر دورسی نے موصل میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طاہر ابوعبداللہ احمد بن علی بن معمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مسعر نے ابی بحر سے انہوں نے اپنے کسی استاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہ بند دیکھی جس کی نسبت وہ فرما رہے تھے کہ میں نے پانچ درم میں خریدی ہے جو کوئی مجھے اس میں ایک درہم نفع دے گا میں اس کے ہاتھ اسے بیچ ڈالوں گا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی کے پاس کچھ درہم تھیلی میں دیکھے جن کی بابت انہوں نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ رہے ہیں جو صاحب ضرورت ہو وہ ان کو لے لے۔ اور ہم سے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحیٰی ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطیر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوالنوار پارچہ فروش نے بیانکیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور ان کے ہمراہ ان کا غلام بھی تھا انہوں نے دو کرتے کپڑے کے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ ان میں سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اس نے لے لیا اور دوسرا علی نے لے لیا اور پہن لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جس قدر آستین میرے ہاتھ سے بڑی ہے اس کو کاٹ دو چنانچہ غلام نے کاٹ دیا پس انہوں نے اس کرتہ کو پہن لیا اور چلے گئے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن طلحہ نعال نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن محمد صفار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن زیاد احمر نے عبدالملک بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابی طالب نے مقام سابور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا کہ کسی شخص کو ایک درہم کی علت میں ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ سردی یا گرمی کا کپڑا مانگنا نہ کوئی ایسا جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہوں اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب میں پریشان ہو روکنا میں نے کہا یا امیر المومنین اگر ایسا ہو گا تو میں جیسا جاتا ہوں ویسا ہی لوٹ آؤں گا حضرت علی نے فرمایا اگر تو لوٹ آیا (کچھ پرواہ نہیں) تیری خرابی

ہونے میں ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال ان کی حاجت سے زائد ہو اس کو لیں حضرت علی مرتضٰی کے زہد و عدل کی واقعات اس قدر ہیں کہ ان کا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہے لہٰذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اپنی سند کے ساتھ استاد ابواسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مفسر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ میں اپنا فرض ادا کرنے کے لئے اور ان امانتوں کے واپس کرنے کے لئے جو حضرت کے پاس تھیں چھوڑ دیا تھا اور جس شب کو آپ غار کی طرف چلے ہیں اور مشرکوں نے آپ کا گھر گھیر لیا ہے اسی شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر سوؤ اور ان سے فرمایا کہ میری حضرمی چادر سبز رنگ کی اوڑھ لینا انشاء اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف تم کو ان لوگوں سے نہ پہنچ سکے گی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پس اللہ نے جبریل و میکائیل علیہم السلام پر وحی بھیجی کہ میں نے تم دونوں کے درمیان میں مواخات کرا دی اور ایک کی عمر بہ نسبت دوسرے کے طویل کر دی ہے اب بتاؤ تم دونوں میں سے کون ایسا ہے جو اپنے ساتھی کو اپنی زندگی دے دے مگر ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی پھر اللہ عزوجل نے ان پر وحی بھیجی کہ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کے مثل بھی نہیں ہو میں نے ان کے اور اپنے نبی محمد کے درمیان میں مواخات کرائی ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) علی محمدؐ کے بستر پر لیٹے ہیں اور اپنی جان کو محمد پر فدا کرتے ہیں اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے ان کی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونوں زمین پر آئے حضرت جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اور میکائیل پاؤں کے پاس حضرت جبریل یہ ندا کر رہے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہے اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے پس اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر جب کہ وہ مدینہ کی طرف جا رہے تھے حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل کی ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله۔ ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی احمد بن ابی الخیر مہینی نے قراءۃً خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ نے خبر دی ابومحمد نے کہا اور ہمیں ابوالقاسم بن ابی الخیر مہنی نے اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن حبان نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سہل جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول "الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سراً و علانیه" کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس چار درہم تھے ایک انہوں نے شب کو (راہ خدا میں) دیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور علانیہ طور پر۔ اس حدیث کو عفان بن مسلم نے وہیب سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بکیر

بن مسمار سے انہوں نے عامر بن سعد بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے سعد سے پوچھا کہ ابوتراب کی بدگوئی سے تم کو کون چیز مانع ہے حضرت سعد نے کہا آگاہ رہو جب تک وہ تین باتیں جو رسول اللہؐ نے فرمائی ہیں مجھے یاد رہیں گی اس وقت تک میں ہرگز ان کو برا نہ کہوں گا۔ اگر مجھے ان تین باتوں میں سے ایک بھی مل جائے تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ علی کی نسبت فرماتے تھے جب آپ نے ان کو کسی غزوہ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے آپ سے کہا تھا کہ یارسول اللہ کیا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جو ہارون کو موسیٰ کی طرف سے تھا فرق یہ ہوگا کہ میرے بعد نبوت نہیں اور میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ بے شک میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے پس ہم سب لوگ جھنڈا ملنے کے امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور ان کی آنکھ میں درد تھا پس آپ نے اپنا لعاب ان کی آنکھ میں لگا دیا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی اور (تیسری بات یہ ہے کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی: قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم ونساء نا و نساء کم وانفسنا وانفسکم (اے نبی کہہ دو کہ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے آپس والوں کے تم اپنے آپس والوں کو) تو رسول اللہؐ نے علی کو اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے شریک سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے (مقام) رحبہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو کچھ مشرکین ہمارے پاس آئے جن میں ایک شخص سہیل بن عمرو تھے اور کچھ لوگ مشرکوں کے سردار تھے اور انہوں نے (حضرت سے) عرض کیا کہ آپ کے پاس کچھ لڑکے اور کچھ بھائی ہمارے اور کچھ غلام ہمارے چلے گئے ہیں وہ دین کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے وہ صرف ہمارے مال و اسباب (کے کاروبار) سے (گھبرا کر) بھاگ آئے ہیں ان کو آپ ہمیں واپس دیجئے نبیؐ نے فرمایا اے گروہ قریش ان باتوں سے باز آؤ ورنہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مسلط کر دے گا جو دین کے لئے تلوار سے تمہاری گردنیں مارے گا اللہ نے اس کے قلب کو ایمان کے لئے جانچ لیا ہوگا انہوں نے کہا یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا ابوبکرؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا عمرؓ نے بھی پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا فرمایا یہ جوتہ سینے والا اور اس وقت حضرت نے اپنا جوتہ علیؓ کو سینے کے لئے دیا تھا پھر علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عمداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھ لے۔

نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عثمان برادر یحییٰ بن عیسی رملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عدی بن ثابت سے انہوں زر بن حبیش سے انہوں نے حضرت علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔ نیز اسماعیل کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار اور یعقوب بن ابراہیم اور بہت سے لوگوں نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے ابو الجراح سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن صبح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام شراحیل نے ام عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جس میں علی بھی تھے تو میں نے رسول اللہؐ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تاوقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھا دے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ کے ساتھ آپ کی محبت کس حد تک پہنچ گئی تھیں رضی اللہ عنہ)۔ ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن یعقوب ماجشون نے ابو المنذر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے حضرت سعد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ (علی سے) فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس پر ہارون موسیٰ کی طرف سے تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی خواہش پیدا ہوئی کہ خود بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھوں چنانچہ میں ان سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے خود سنی ہے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور کہا ہاں (انہیں کانوں سے سنی ہے) ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

ہمیں ابو بکر یعنی مسمار بن عمر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس یعنی احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابو حامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب غزوۂ طائف پیش آیا تو رسول اللہؐ نے علی کو بلایا اور ان سے بہت دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے تو آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچا زاد بھائی سے بہت دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید رشک سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا چنانچہ وہ اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت میں سے ایک لونڈی ملی اس سے حضرت علی نے خلوت کی یہ بات اور لوگوں کو بری معلوم ہوئی تو چار آدمیوں نے اصحاب نبیؐ سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول اللہؐ سے ملیں گے تو آپ کو اطلاع دیں گے اس فعل سے جو علی نے کیا اور (یہ دستور تھا کہ) مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے تھے تو سب سے پہلے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے تھے)۔ چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول اللہؐ کے سلام کو گئے تو ان چار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول اللہؐ نے اس کو ٹال دیا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا پس رسول اللہؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور غصہ کے

آثار آپ کے چہرہ سے ظاہر ہو رہے تھے اور آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی عمرہ نے یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو یمن میں آپ کے ہمراہ تھا اس وجہ سے آپ سے ناراض ہوا کہ آپ نے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کر کے خبر بیان کرنے کے لئے رسول اللہ کے پاس حاضر ہونے میں جلدی کی اس شخص نے کیا کیا کہ (مال جزیہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دے دیا جب لشکر کے لوگ (مدینہ کے) قریب آ گئے تو حضرت علی ان کے استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ یہ کیا کیا لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے قائم مقام نے یہ لباس ہمیں دیا ہے حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تم نے رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ایسا کیوں کیا وہ جو چاہتے کرتے پس حضرت علی نے وہ لباس سب سے اتروا لئے (یہ بات سب کو ناگوار گزری تو جب وہ لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انہوں نے حضرت علی کی شکایت کی۔ اہل یمن رسول اللہ سے صلح کر چکے تھے حضرت علی کو آپ نے صرف مقررہ جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ہمیں ابو الفرج یعنی محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی العز واسطی اور ابو عبد اللہ یعنی حسین بن ابی صالح بن فنا خسر و دیلمی تکریتی نے اپنی اسناد کے ساتھ خبر دی وہ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے ابو حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سہل بن سعد نے خبر دی کہ رسول اللہ نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں جھنڈا ایسا شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں پس سب رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے (صبح کو) حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں درد ہے آپ نے فرمایا ان کو بلواؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لئے دعا کی وہ اچھے ہو گئے گویا کہ درد تھا ہی نہیں پھر آپ نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں ان سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں آپ نے فرمایا ٹھہرو جب تم ان کے مقابل پہنچنا تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خبر دینا اس حق کی جو اللہ کا ان پر ہے اللہ کی قسم اگر اللہ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دے تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ہمیں فقیہ ابو الفضل بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قواریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے (مقام) رحبہ میں حضرت علی کو دیکھا وہ لوگوں کو قسم دلا کر پوچھتے تھے کہتے تھے میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں اس شخص کو جس نے غدیر خم میں رسول اللہ کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے سنا ہو کہ وہ کھڑا ہو جائے عبد الرحمٰن کہتے تھے پس بارہ صحابہ بدری کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک شخص کی صورت اب تک میری نظر میں ہے وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھے ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ کو غدیر خم میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں سب مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں اور کیا میری ازواج ان کی مائیں نہیں ہیں ہم سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو

میں جس کا مولیٰ (یعنی محبوب) ہوں علی بھی اس کے مولیٰ (یعنی محبوب) ہیں یا اللہ محبت کر اس سے جو محبت کرے علی سے اور دشمنی کر اس سے جو دشمنی کرے علی۔ اسی قسم کی روایت براء بن عازب سے بھی مروی ہے انہوں نے صرف اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ اے علی تم اب ہر مومن کے محبوب ہو گئے۔ ہمیں حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابو العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابو الحسن طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن حنینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حذیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابن ظالم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ ایسی کسی سے محبت نہیں رکھتا حضرت سعید نے کہا تم ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت میں سے ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول اللہ کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو آپ نے دس آدمیوں کا جنتی ہونا بیان کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن مالک [1] اور عبداللہ بن مسعود۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص آنا چاہتا ہے جو اہل جنت میں سے ہے پس ابو بکر آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص آنا چاہتا ہے پس عمر آئے ہم سب نے ان کو مبارکباد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا اہل جنت میں سے ایک شخص آنا چاہتا ہے۔ اس وقت میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو اس آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی۔

ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صالح بن حی نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے جمیع بن عمیر تیمی سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی پس علی آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی مگر میری مواخات آپ نے کسی سے نہیں کرائی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت میں۔ ہمیں ابو الفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زبید سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کملی اڑھائی بعد اس کے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل

---

[1] حضرت سعد بن مالک اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت میں نہیں ہے بلکہ بجائے ان کے سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ کا نام ہے اور سعد بن زید کا نام اس میں چھوٹ گیا ہے۔

بیت اور میرے مددگار ہیں یا اللہ ان سے ناپاکی دور کر اور ان کو خوب پاک کر ام سلمہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں آپ نے فرمایا تم (ان سے) اچھی حالت میں ہو۔ اور ہمیں کئی آدمیوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلاد بن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نضر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوف نے عبداللہ بن عمر بن ہند جملی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ میں جب رسول اللہؐ سے کچھ مانگتا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھ سے ابتدائے کلام کرتے تھے۔

نیز ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انہوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ماں سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کی یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔ ہمیں فقیہ منصور ابن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عمر نے سدی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کے پاس ایک (بھنا ہوا) پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ میرے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ [1] تجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے پس ابو بکر آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر عثمان آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر علی آئے تو آپ نے ان کو اجازت دی۔ ابو بکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب [2] ہے۔

یہ حدیث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو الفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سمیدع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ایوب نے شعیب بن اسحاق سے انہوں نے (امام اعظم) ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کر کے

---

1. اس قسم کے کلمات کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص منجملہ ایسے لوگوں کے ہو مثلاً جمعہ کو بھی احادیث میں افضل الایام فرمایا ہے اور عرفہ کو بھی اگر یہ مطلب نہ لیا جائے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائے گا اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص ان لوگوں میں ہو جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲۔

2. غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۲۔

بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرندا کسی نے ہدیۃً بھیجا آپ نے فرمایا اے اللہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو بھیج جو تمام مخلوق میں تجھے زیادہ محبوب ہو پس علی آئے اور انہوں نے اس پرندا کو آپ کے ساتھ شریک ہو کر کھایا۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں شعیب امام ابوحنیفہ سے منفرد ہیں۔ ہمیں محمد بن ابی الفتح بن حسن نقاش واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوروح یعنی عبدالمعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر شحامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ بن محمد عمرو بن حسین اشعری نے (مقام) حمص میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر عدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک پرندا بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علی آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کہ رسول اللہؐ کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے پھر علی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر سہ بارہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انس ان کو آنے دو میں انہیں کو چاہتا تھا پس جب علی سامنے آئے تو حضرت نے فرمایا یا اللہ (ان سے) محبت کر یا اللہ (ان سے) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے ہم سے حمید طویل ابوالہندی اور یغنم بن سالم نے بھی بیان کیا۔

یغنم: یاء کے ساتھ جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور غین معجمہ اور نون اور آخر میں میم ہے۔ یہ اسم مفرد ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالحمید بن ابی جعفر یعنی فراء نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن یثیع سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوبکر کو تم خلیفہ بناؤ گے تو ان کو دنیا کی طرف سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو صاحب قوت اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تمہیں راہ راست پر چلائیں گے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالباقی بن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زکریا علائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن بکار نے شریک سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے صنابحی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا (اے علی) تم کعبہ کے مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس اگر قوم تمہارے پاس آئے اور خلافت تمہارے حوالہ کرے تو قبول کر لینا اور اگر وہ لوگ تمہارے پاس نہ آئیں تو تم ان کے پاس نہ جانا یہاں تک کہ وہ خود تمہارے پاس

آئیں گے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف صیرفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد صیرفی نے یحییٰ بن عروہ مرادی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو میں سمجھتا تھا [1] کہ سب سے زیادہ خلافت کا مستحق میں ہوں مگر جب مسلمانوں کا اتفاق ابوبکر پر ہو گیا تو میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر میں نے خیال کیا کہ ابوبکر میرے سوا اور کسی کو خلافت نہ دیں گے مگر انہوں نے عمر کو دے دی پس میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر عمر جب زخمی ہوئے میں نے خیال کیا کہ وہ میرے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ کریں گے مگر انہوں نے خلافت کو چھ آدمیوں میں دائر کر دیا جن میں سے ایک میں ہی تھا پس لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو میں نے (ان کے احکام کو بھی) سنا اور اطاعت کی پھر جب عثمان شہید ہوئے لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے بیعت کی خوشی سے کوئی جبر نہ تھا پھر انہوں نے میری بیعت توڑ دی تو خدا کی قسم میں نے کچھ چارہ کار نہ دیکھا سوا اس کے تلوار ہاتھ میں لی جائے یا کفر کیا جائے اس چیز کا جو اللہ عزوجل نے محمدؐ پر نازل کیا ہے۔

ہمیں ذاکر بن کامل بن ابی غالب خفاف وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عثمان بن یحییٰ بن حنیقا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی اسماعیل بن علی بن اسماعیل خطبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ مدینہ میں رسول اللہؐ کی مسجد میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں خلیفہ کئے گئے اور ان سے بیعت کی گئی۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسماعیل خطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابی حسان انماطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سمیع قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ دوڑے ہوئے علی کے پاس گئے جن میں اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے کچھ اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے خلیفہ علی ہیں یہاں تک کہ یہ لوگ علی کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے کیونکہ آپ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں علی نے کہا خلیفہ بنانے کا اختیار تم کو نہیں ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے اہل بدر راضی ہو جائیں وہی خلیفہ (برحق) ہے پس جب سب لوگ علی کے پاس آ گئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم خلافت کا مستحق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں پاتے آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے ہم آپ سے بیعت کریں گے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور زبیر کہاں ہیں پس سب سے پہلے جس نے زبانی بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ (سعد بن ابی وقاص) تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت

---

[1] اس روایت سے بہت بہت عمدہ عمدہ نتائج حاصل ہوتے ہیں منجملہ ان کے یہ کہ شیخین کی طرف حضرت علی کو کیسا حسن ظن تھا کہ ان کی طرف یہ خیال نہ کیا کہ وہ اپنے کسی عزیز کو خلافت دے جائیں گے حضرت علی کا اپنے کو سب زیادہ مستحق خلافت سمجھنا محض اس وجہ سے تھا کہ عقد خلافت شارع کی طرف سے نہیں ہوا تھا اور شجاعت آدمی کو اس قسم کے خیالات میں اکثر مبتلا کر دیا کرتی ہے ۱۲۔

دیکھی تو مسجد میں گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جس کو کرنا ہو بیعت کرے) پس سب سے پہلے جس نے منبر کے پاس جا کر ان سے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور ان کے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب نبیؐ نے بھی اللہ ان سے راضی رہے۔

ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن ابراہیم نے رشأ بن نظیف سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حارث نے مدائنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کوفہ گئے تو ایک شخص حکمائے عرب میں سے ان کے پاس گیا اور اس نے کہا واللہ یا امیر المومنین خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپ کو خلافت سے زینت نہیں ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپ نے بلند کر دیا آپ کا رتبہ خلافت نے بلند نہیں کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت اس کے کہ آپ کو اس کی ضرورت ہو۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کس طرح کی عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا اس میں میرا کچھ قصور نہیں میں نے تو پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور میں نے کہا تھا کہ میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیرت ابی بکر و عمر پر عمل کریں تو انہوں نے کہا جہاں تک[1] مجھ میں قوت ہوگی (ایسا ہی کروں گا) پھر میں نے یہی شرط عثمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کو (بغیر کسی شرط کے) منظور کر لیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجملہ ان کے ابن عمر اور سعد اور اسامہ وغیرہ تھے تخلف کیا تو حضرت علی نے ان کو مجبور نہ کیا بلکہ ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں نے آپ سے بیعت نہیں کی وہ کیسے ہیں حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق سے بیٹھ رہے اور باطل کی بھی مدد نہ کی اور اہل شام نے معاویہ کے ساتھ ہو کر ان سے تخلف کیا اور بیعت نہ کی بلکہ ان سے لڑے۔

ہمیں ابوالقاسم یعنی محمد بن سعد بن یحییٰ بن بوش نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن طازاد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین خواص نے عفیف بن سالم سے انہوں نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا اس کو حضرت علی درست کر رہے تھے پھر رسول اللہؐ نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ قرآن کی تاویل پر لڑے گا جس طرح میں اس کی تنزیل پر لڑا اس فضیلت کے سب منتظر تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ شخص یہ ہے جو جوتی ٹانک رہا ہے پھر علی آئے تو ہم نے ان کو اس کی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ نہ ہوئے گویا وہ اس کو نبیؐ سے سن چکے تھے۔ ہمیں ارسلان بن بعان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالفضل یعنی احمد بن طاہر بن سعید بن ابی سعید میہنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم یعنی حافظ ابو عبداللہ محمد

[1] چونکہ اس وقت ایک معاملہ ہو رہا تھا اور معاملہ میں اس قسم کے الفاظ شک دلاتے ہیں کہ اس واسطے حضرت عثمان کو ترجیح دی گئی ۱۲۔

بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حکم حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم ازدی نے ابوہارون عبدی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کا حکم دیا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمیں آپ ان لوگوں سے لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو ہم کس کے ساتھ ہو کے لڑیں آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہیں کے ساتھ عمار بن یاسر شہید ہوں گے۔ نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن حمشاد عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیرہ سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں نے مخنف بن سلیم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (جب حضرت علی کی لڑائیاں مسلمانوں سے شروع ہوئیں تو) ہم ابوایوب انصاری کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکوں کا قتال کر چکے ہیں اب آپ مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے قتال کا حکم دیا تھا۔ اور ہم سے ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن سہل نے سعید بن عبید سے انہوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو تمہارے اسی منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کی وصیت کر گئے ہیں۔ ہمیں ابوغانم یعنی محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ابوالمجد یعنی عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالفتح یعنی عبداللہ بن اسماعیل بن احمد بن اسمٰعیل بن سعید نے حلب میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابوالنمر یعنی حارث بن عبدالسلام بن زعبان حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ یعنی حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوسعید بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن موسیٰ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت (عبداللہ) ابن عمر کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے دل میں دنیا کی طرف سے کوئی حسرت باقی نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے (علی کے ساتھ ہو کر) گروہ باغی سے جہاد کیوں نہ کیا۔ اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ بہت سندوں سے بواسطہ حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کسی بات کی مجھے حسرت نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو کر گروہ باغی سے قتال کیوں نہ کیا اور شعبی نے کہا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کی جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت علی کا ساتھ نہ دینے کی توبہ کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ قتال خوارج وغیرہ میں بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے جو تواریخ میں مذکور ہیں اور ہم اپنی کتاب تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت اور ان کا اپنی شہادت کی خبر دینا

ہمیں نصر اللہ بن سلامہ بن سالم ہیتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالفضل یعنی محمد بن عمر بن یوسف ارموی نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہم سے ابوالغنائم یعنی عبدالصمد بن علی مامون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن یحییٰ بن زاہر بن یحییٰ رازی نے بصرہ میں خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن محمد بن زیاد قطان رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن زاہر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اعمش سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوسنان دولی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے صادق مصدوقؐ نے بیان فرمایا کہ تم نہ مرو گے یہاں تک کہ ایک ضرب تمہاری اس پر اشارہ داڑھی اور سر کی طرف فرمایا ماری جائے گی اور اس امت کا شقی ترین کو قتل کرے گا جیسا قبیلہ ثمود کے فلاں شقی ترین نے خدا کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے۔ علی بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث بروایت اعمش عن زید بن اسلم عن ابی سنان عن علی غریب ہے اس کی روایت میں عبداللہ بن زاہر اپنے والد سے منفرد ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو عبداللہ بن جعفر نے زید انہوں نے ابوسنان سے بہ نسبت اس کے زیادہ کامل روایت کیا ہے۔

ہمیں ابوالفضل مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسرائیل نے سنان سے انہوں نے عبدالملک بن اعین سے انہوں نے ابوحرب بن ابی الاسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے عبداللہ بن سلام میرے پاس اس وقت آئے جب میں اپنا پیر رکاب میں (بہ عزم سفر کوفہ) رکھ چکا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عراق نہ جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہاں تلوار آپ کے لگے گی حضرت علی نے کہا خدا کی قسم رسول اللہؐ نے مجھے اس کی خبر دی ہے ابوالاسود کہتے تھے میں نے خدا کی قسم اس دن کے سوا کسی لڑنے والے کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنے متعلق ایسی خبر بیان کرے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے عبداللہ بن سبع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت علی بن ابی طالب خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اس میں بیان کیا کہ قسم اس کی جس نے دانہ کو پھاڑا (اور اس میں سے درخت نکالا) اور جان پیدا کی کہ میری یہ (داڑھی) اس سے یعنی سر کے خون سے رنگین کی جائے گی ایک شخص نے کہا واللہ جو شخص ہم میں سے ایسی حرکت کرے گا ہم اس کی نسل مٹا دیں گے حضرت علی نے فرمایا میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں کہ میرے عوض میں سوا میرے قاتل کے اور کوئی قتل نہ کیا جائے۔ ہمیں ابوالفرج یعنی عبدالمنعم بن عبدالوہاب بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی مبارک بن حسین بن احمد غسال مقریٔ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطیب یعنی محمد بن حسین نحاس نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن منیب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسحاق بن عبدالملک بن کیسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سے میرے والد نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ علی نے نبیؐ سے عرض کیا کہ آپ نے غزوۂ احد میں جب مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے فرمایا تھا کہ شہادت تو تمہارے پیچھے ہے پس تم کیونکر صبر کرو گے جب تمہاری داڑھی خون سے رنگین کی جائے گی تو یا رسول اللہؐ اگر میری یہی حالت قائم رہی جواب ہے تو وہ وقت صبر کرنے کا نہ ہوگا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل کرنے کا وقت ہوگا۔

ہمیں ابوالمنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رشد بن سعد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عثمان بن صہیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ میں نے کہا وہ شخص جس نے (صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اچھا بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے میں نے کہا یا رسول اللہ اس کا علم مجھے نہیں ہے حضرت نے فرمایا وہ شخص جو تمہارے دماغ پر (تلوار) مارے گا حضرت علی (نہایت شوق کی حالت میں) یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ تمہارا شقی اٹھے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کر دے۔

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی موسیٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سلیمان نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ لوگوں کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی (ان کا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد اس کے فرمایا کہ اس امت کے شقی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہے خدا کی قسم یہ داڑھی اس (سر کے خون) سے رنگین کی جائے گی بعد اس کے انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

اشد دحیازیمک للموت — فان الموت لاقیکا
ولا تجزع من القتل — اذا احل لوادیکا

اے دل! موت کے لئے اپنا سامان درست کر لے۔ کیونکہ موت تجھے ملنے والی ہے اور قتل سے ہراسان نہ ہو۔ جب وہ تیرے سامنے آ جائے۔

ہمیں ابو یاسر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضٰی) کہتے تھے ابن ملجم حمام میں ہمارے پاس آیا اس وقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسنین اس سے سخت مکدر ہوئے اور دونوں نے کہا کہ تجھ کو کس نے جرأت دلائی کہ ہمارے پاس چلا آیا میں نے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجئے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اس کو آپ کی طرف نہ ہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضٰی) گرفتار ہو کر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ میں اس کو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام میں ہمارے پاس گھس گیا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ قیدی ہے اس کی مہمانی اچھی طرح کرو اور اس کی خوب عزت کرو اگر میں زندہ رہوں گا تو مجھے اختیار ہے خواہ قتل کر دوں یا معاف کر دوں اور اگر میں مر جاؤں تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل میں (اس پر) زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل بن خیرون نے اور ابوطاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہ روایت ابومحمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے دادا ابوالحسین یعنی یحییٰ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن نوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم یعنی فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک شب کو حسن کے یہاں ایک شب حسین کے یہاں ایک شب عبداللہ بن جعفر کے یہاں کھانا کھانے لگے مگر تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ (میں چاہتا ہوں کہ مجھے) موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں اب میری موت میں صرف ایک شب یا دو شب باقی ہیں۔ نیز وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی نے عبیداللہ بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لئے نکلے تو بطین ان کے سامنے چیخنے لگیں ہم لوگ ان کو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہیں اور آپ باہر چلے گئے اور زخمی ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی وہ سال وہ مہینہ وہ شب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

ہمیں خطیب ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن ہاشم جنبی نے حکاب سے انہوں نے ابوعون ثقفی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن علی نے کہا کہ حضرت علی فرماتے تھے شب کو میرے خواب میں رسول اللہؐ جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے میں نے بہت تکلیف اور زحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لئے بددعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو مجھ سے بدتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے تو ان کو اس شخص نے مارا۔ اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہے حالانکہ صحیح حسن ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے خوارج میں سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی جو قبیلہ حمیر کا ہے اور بنی مراد میں ان کا شمار ہے بنی جبلہ کے حلیف تھے جو کندہ کی ایک شاخ ہے اور برک بن عبداللہ تمیمی اور عمر بن بکیر تمیمی یہ تینوں آدمی مکہ میں جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصوں کو ضرور قتل کرنا چاہیے علی بن ابی طالب کو اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور بندگان خدا کو ان تینوں سے نجات دینا چاہیے ابن ملجم نے کہا میں علی کو قتل کر دوں گا برک نے کہا میں معاویہ کا کام تمام کر دوں گا عمرو بن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کے لئے کافی ہوں اور خوب مضبوطی کے ساتھ سب نے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے نام بردہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے سترھویں

رمضان کی شب کو ان لوگوں نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے اپنے نام بردہ کے شہر کی طرف چلا عبدالرحمٰن ابن ملجم کوفہ آیا اور اپنے خارجی دوستوں سے ملا مگر ان سے ظاہر نہیں کیا کہ میں اس (ملعون) ارادہ سے آیا ہوں یہ برابر ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اس کی ملاقات کو آتے تھے ایک روز بنی تیم رباب کے کچھ لوگوں کی ملاقات کو گیا وہاں اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام قطام بنت شجنہ بن عدی بن عمر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا یہ عورت ابن ملجم کو پسند آئی اور ابن ملجم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ کہنے لگی میں تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گی تاوقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن ملجم نے کہا تو جو مانگے گی میں دوں گا۔ اس عورت نے کہا تین ہزار روپیہ اور علی بن ابی طالب کا قتل میں چاہتی ہوں (اس وقت) ابن ملجم نے کہا کہ میں تو یہاں علی بن ابی طالب ہی کے قتل کے لئے آیا ہوں اچھا جو تو مانگتی ہے میں نے تجھے دیا پھر ابن ملجم شبیب بن بجرہ اشجعی سے ملا اور اس کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بد بخت نے اس کو منظور کر لیا جس شب کی صبح کو حضرت علی مرتضیٰ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس شب کو رات بھر ابن ملجم اشعث ابن قیس کندی سے سرگوشی کرتا رہا یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی اور اشعث نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہو گئی پس ابن ملجم اور شبیب بن بجرہ دونوں اٹھے اور اپنی تلواریں لئے ہوئے اس ڈیوڑھی کے مقابل آ کر بیٹھ گئے جس سے حضرت علی نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے کہ میں اس دن بہت تڑکے اپنے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) کے حضور میں گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا مجھ سے فرمایا کہ آج رات بھر میں اپنے گھر والوں کو جگاتا رہا کچھ دیر بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے نیند آ گئی میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کی امت سے یہ یہ تکلیفیں اٹھائیں حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان کے لئے بد دعا کرو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو ان کے حق میں مجھ سے بدتر ہو اسی حالت میں ابن تیاح موذن آ گئے اور انہوں نے کہا نماز تیار ہے پس ابن تیاح (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلتے تھے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا جب وہ دروازہ سے نکلے تو الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارنے لگے اسی طرح ہر روز کیا کرتے تھے اور اپنے ساتھ اپنا درہ لے کر نکلا کرتے تھے لوگوں کو جگاتے تھے پس اثنائے راہ میں دو شخص ملے اور تلوار کی چمک معلوم ہوئی اور کسی کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے علی تیرا (خوارج کا یہ مذہب ہے کہ خدا کے سوا اور کسی کو حاکم بننا جائز نہیں۔) حکم نہیں ہے بلکہ حکم اللہ ہی کا ہے۔

اس کے بعد میں نے دوسری تلوار دیکھی ان دونوں نے ایک ساتھ تلواریں ماریں مگر ابن ملجم کی تلوار ان کی پیشانی پر لگی جو ابروے مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہنچ گئی اور شبیب کی تلوار مسجد کی محراب پر پڑی پھر حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبر دار یہ شخص جانے نہ پائے اور لوگ ہر طرف سے ان دونوں پر دوڑ پڑے مگر شبیب بھاگ گیا اور ابن ملجم کو پکڑ کر حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی نے فرمایا کہ اس کو عمدہ کھانا دو اور نرم فرش پر سلاؤ اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہے چاہوں گا معاف کروں گا چاہوں گا قصاص لوں گا اور اگر میں مر گیا تو اس کو بھی مجھ سے ملا دینا میں رب العالمین کے یہاں اس سے جھگڑلوں گا ام کلثوم بنت علی کہنے لگیں کہ اے دشمن خدا تو نے تو امیر المومنین کو قتل کر دیا وہ (بد بخت) بولا نہیں میں نے تو تمہارے باپ کو قتل کیا ہے ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتی ہوں کہ امیر المومنین کو (اس زخم سے) کوئی نقصان نہ پہنچے گا اس (کمبخت) نے کہا پھر تم

کیوں روتی ہو پھر اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اس تلوار کو ایک مہینہ تک زہر میں بجھایا ہے اگر اب بھی یہ مجھ کو دھوکہ دے گئی تو اللہ اس کو غارت کرے اور اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو اسی دن جب حضرت علی زخمی ہوئے بھیجا کہ اے بیٹے دیکھ آؤ امیر المومنین کی کیا حالت ہے چنانچہ قیس دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ میں نے دیکھا ان کی دونوں آنکھیں سر میں گھس گئی ہیں اشعث نے کہا خدا کی قسم دماغ میں صدمہ پہنچ گیا پھر حضرت علی جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور شب یکشنبہ انیسویں رمضان ۴۰ ہجری تک زندہ رہے اس کے بعد وفات پائی اللہ کی رضامندی ان پر نازل ہو۔ ان کو حسن اور حسین اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور تین کپڑے کفن میں دیئے گئے جن میں قمیص نہ تھا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ملجم قید میں تھا جب حضرت علی کی وفات ہوگئی اور ان کو دفن کر چکے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لئے نکلوایا پس سب لوگ جمع ہوگئے اور روغن اور چٹائیاں اور آگ لے آئے کہ ہم اس کو جلائیں گے عبداللہ بن جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو ہم اپنے دلوں کو ٹھنڈا کر لیں چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ ڈالے مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انہوں نے اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو اپنے چچا کی یعنی میری آنکھوں میں بہت آسان سلائیاں پھیر رہا ہے اور اقرا باسم ربک الذی خلق پڑھنے لگا اور اخیر تک پڑھ گیا اور اس کی آنکھیں بہتی جاتی تھیں بعد اس کے عبداللہ بن جعفر نے حکم دیا تو اس کی زبان پکڑ لی گئی تا کہ کاٹ لی جائے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ اے دشمن خدا ہم نے تیرے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھوں میں سلائی کر دی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو چلانے لگا اس نے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب سے ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ دنیا میں اس حال میں رہوں کہ اللہ کو یاد نہ کروں پھر لوگوں نے اس کی زبان کاٹ ڈالی اور اس کو ایک چٹائی میں رکھ کر آگ میں جلا دیا۔ عباس بن علی اس وقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنوں کے بعد بالغ ہوئے۔

ابن ملجم گندمی رنگ تھا اس کی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمر قندی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن ابی یحییٰ نے قریش کے ایک شیخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی کو جب ابن ملجم نے مارا تو انہوں نے کہا کہ قسم رب کعبہ کی میں (اپنی) مراد کو پہنچ گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن خیرون نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابان ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فضیل بن زبیر نے عمر ذی مرے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اس (نامراد کی) ضرب سے زخمی ہوئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سر میں ایک پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھایئے چنانچہ انہوں نے زخم کو کھولا میں نے کہا خفیف زخم ہے کچھ ہے نہیں فرمایا میں تم لوگوں کو چھوڑنا چاہتا ہوں پس ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگیں حضرت علی نے ان سے

فرمایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دیکھ لیتی جو میں دیکھ رہا ہوا تو ہرگز نہ روتیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ فرشتے آئے ہیں اور یہ انبیا ہیں اور یہ محمدؐ فرما رہے ہیں کہ اے علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ اس حالت سے بہتر ہے جس میں تم ہو۔ یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔

البرک: باء موحدہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

بجرۃ: باء اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کے قول کے موافق ہے۔ مگر ابو عمر نے بجر کو باء کے ضمہ اور جیم کے سکون کے ساتھ کہا ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعد مطرز نے اور ابو علی حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر برادر خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن زرارہ حدثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عبس انصاری نے ابومخنف سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حبیب بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت ختم کر چکے تو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد اس کے لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ کلام نہ کیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی روح قبض کر لی۔ اللہ کی رحمت اور اس کا رضوان ان پر ہو۔

حضرت علی کو غسل ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی حسنین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے پڑھائی نماز میں چار تکبیریں کہیں اور کفن میں تین کپڑے دیئے جن میں قمیص نہ تھا اور سویرے صبح کے وقت دفن کئے گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول اللہؐ کے حنوط سے بچ رہا تھا انہوں نے وصیت کی تھی کہ وہ مشک ان کے حنوط میں دیا جائے۔

حضرت علی کی عمر میں اختلاف ہے محمد بن حنفیہ نے سنہ حجاف یعنی ۸۱ھ میں بیان کیا کہ اب میری عمر پینسٹھ برس کی ہے اور میری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ ہوگئی ہے میرے والد کی عمر جب وہ شہید ہوئے تریسٹھ برس کی تھی واقدی نے کہا ہے کہ یہ روایت ہمارے نزدیک صحیح ہے ابوبکر برقی نے کہا ہے کہ ۵۷ھ میں حضرت علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۵۸ھ میں تین دن کم پانچ سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نو ماہ اور چھ دن اور بقول بعض تین دن۔ محمد بن علی (یعنی امام) باقر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا آنکھیں بڑی اور کشادہ تھیں شکم پر بال نہ تھے میانہ قد تھے خضاب نہ لگاتے تھے ابو اسحاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ہے ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور کبھی وہ اپنی داڑھی میں خضاب لگایا کرتے تھے۔ ابو رجاء عطاردی نے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ان کا قد میانہ تھا پیٹ بڑا تھا داڑھی بڑی تھی کہ اس نے ان کے سینہ مبارک کو بھر لیا تھا پیٹ پر بال نہ تھے بالکل صاف تھا۔ محمد بن سعد نے ابونعیم یعنی فضل بن دکین سے انہوں نے رزام بن سعد ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت علی کا حلیہ اس طور پر بیان فرماتے تھے کہ قد ان کا میانہ سے کچھ زیادہ تھا دونوں شانے پر گوشت تھے داڑھی لمبی تھی جب ان کو تم (دور سے) دیکھو تو کہو کہ کھلتا ہوا گندمی رنگ تھا

اور اگر قریب سے دیکھو تو کہو کہ گندمی رنگ سے کچھ دبا ہوا رنگ ہے اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عفان بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوعوانہ نے مغیرہ سے انہوں نے قدامہ بن عتاب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا شکم مبارک بڑا تھا اور شانے پر گوشت تھے اور کہنیاں پر گوشت تھیں پنڈلیاں بھی پر گوشت تھیں میں نے ان کو جاڑے کے زمانے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک قمیص اور ایک قطری پہنے ہوئے تھے اور کسی ایسے کپڑے کا جو تمہارے یہاں بنا جاتا ہے عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ ابن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ مجھ سے ابوہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مدرک یعنی ابوالحجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا وہ نہایت حسین تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کی صورت خوب گڑھ گڑھ کے بنائی گئی ہے سفید بالوں کا رنگ وہ نہ بدلتے تھے بہت ہلکی چال چلتے تھے دانتوں پر مسکراہٹ رہتی تھی۔

المختصر ان کے مناقب بہت بڑے بڑے ہیں ہم یہاں اسی قدر قناعت کرتے ہیں جس کو زیادہ شوق ہو تو ہم نے ایک جامع کتاب میں ان کے مناقب بیان کر دیئے ہیں والحمدللہ رب العالمین۔

لوگوں نے ان کے مرثیہ بہت کہے ہیں منجملہ ان کے وہ ہے جو ابوالاسود دولی نے کہا ہے اور بعض لوگ اس کو ام ہثیم بنت عریان نخعیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

الایا عین ویحک اسعدینا ۔۔۔ الاتبکی امیر المومنینا
تبکی ام کلثوم علیہ ۔۔۔ بعبرتہا وقدرات الیقینا
الا قل للخوارج حیث کانوا ۔۔۔ فلا قرت عیون الشامتینا
افی الشہرا الحرام فجعتمونا ۔۔۔ بخیر الناس طرا اجمعینا
قلتم خیر من رکب المطایا ۔۔۔ فذللها ومن رکب السفینا
ومن لبس النعال ومن حذاها ۔۔۔ ومن قرا المثانی والمبینا
وکل مناقب الخیرات فیہ ۔۔۔ وحب رسول رب العالمین
لقد علمت قریش حیث کانوا ۔۔۔ بانک خیرھا حسبا ودینا
اذا استقبلت وجہ ابی حسین ۔۔۔ رایت البدرراق الناظرینا
وکنا قبل ملقتلہ بخیر ۔۔۔ نری مولی رسول اللہ فینا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ ۔۔۔ ویعدل فی العداوا لا قربینا
ولیس بکاتم علما لدیہ ۔۔۔ ولم یخلق من المتجبرینا
کأن الناس اذ فقد واعلیّا ۔۔۔ نعام حارفی بلد سنینا
فلا تشمت معاویۃ بن حرب ۔۔۔ فإن بقیۃ الخلفاء فینا

اے آنکھ کچھ ہماری مدد کر۔ تو امیر المومنین کے لئے کیوں نہیں روتی۔ ام کلثوم ان کے لئے رو رہی ہیں۔ اپنی آنکھوں سے وہ یقین کو دیکھ چکی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ خوارج سے کہہ دو جہاں وہ ہوں۔ بدگویوں کی آنکھ میں ٹھنڈک نہ پڑے۔ کہ تم نے ماہ حرام میں ہمیں داغ دیا۔ اس شخص کی (مفارقت) کا جو سب سے بہتر تھا۔ تم نے قتل کر دیا اس شخص کو جو تمام سوار ہونے والوں سے بہتر تھا۔ اور جو کشتی میں بیٹھنے والوں سے بہتر تھا جو جوتی پہننے والوں میں یعنی تمام آدمیوں سے) افضل تھا۔ اور جس نے مثانی اور مبین (یعنی سور قرآنی) پڑھی تھیں۔ تمام نیکیاں اس میں جمع تھیں۔ اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا۔ (اے علی مرتضیٰ) تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ تم ان سب میں بہتر ہو حسب میں بھی دین میں بھی۔ (اے مومن) جب تو حسین کے والد کا چہرہ مبارک دیکھتا تا تو معلوم ہوتا کہ ماہ کامل ہے جو لوگوں کی نظر کو خوش کر رہا ہے۔ ہم ان کی شہادت سے پہلے اچھی حالت میں تھے۔ رسول اللہ کے محبوب کو اپنے میں موجود دیکھتے تھے۔ جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اس کو شک شبہہ نہ ہوتا تھا۔ اور اپنے پرائے سب کے حق میں انصاف کرتا تھا اور جو علم اس کے پاس تھا اس کو چھپاتا نہ تھا۔ اور وہ مغرور لوگوں میں سے نہ تھا۔ جب لوگوں نے علی کو نہ پایا۔ تو ان کی حالت مثل ان شتر مرغوں کی تھی جو کسی مقام پر سالہا سال سرگردان رہیں۔ (اے شخص) اب معاویہ بن حرب کو برا نہ کہہ (غنیمت جان) کیونکہ وہ بھی ہم میں خلفا کی یادگار رہیں۔ ان کے بعد ان جیسا ملنا بھی دشوار ہے)

فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے بھی ان کا مرثیہ کہا وہ یہ ہے۔

ما کنت احسب ان الامر منصرف ۔۔۔ عن هاشم ثم منها عن ابی حسن

البر اول من صلی لقبلته ۔۔۔ واعلم الناس بالقرآن والسنن

وآخر الناس عهد بالنبی ومن ۔۔۔ جبریل عون له فی الغسل والکفن

من فیه مافهیم لا تمترون به ۔۔۔ ولیس فی القوم ما فیه من الحسن

میں نہیں خیال کرتا تھا کہ امر خلافت ٹل جائے گا۔ خاندان ہاشم سے اور ہاشم میں ابوالحسن (یعنی علی مرتضیٰ سے) جو نیکوکار تھے اور جنہوں نے سب سے پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ اور جو قرآن وحدیث کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ اور جو نبی کے سب سے آخری دیکھنے والے تھے۔ اور علی کے غسل وکفن میں جبریل جن کے مددگار تھے وہ ایسے تھے کہ جو فضائل اوروں میں تھے وہ ان میں بھی تھے تم اس میں شک نہیں کر سکتے۔ مگر جو خوبیاں ان میں تھی وہ اوروں میں نہ تھی۔

اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔

سائل قریشا به ان کنت ذاعمه ۔۔۔ من کان اثبتاها فی الدین اوتاد

من کان اقدم اسلاما واکثرها ۔۔۔ علماء واطهرها اهلا واولادا

من وحدالله اذ کانت مکذبة ۔۔۔ تدعو من الله اوثانا وانذادا

من کان یقدم فی الهیجاء ان نکلوا ۔۔۔ عهنا وان یبخلوا فی ازمة جادا

من کان اعدلها حکما وابسطها ۔۔۔ کفا واصدقها وعدا وایعادا

ان یصدقوک فلن یعدوا اباحسن ان انت لم تلق للابرار حسادا

ان انت لم تلق اقواما ذوی صلف وذاعناد لحق اللہ حجادا

(اے شخص) اگر تجھے خود بصیرت نہ ہوتو قریش سے پوچھ۔ کہ دین میں سب سے زیادہ مضبوط کون تھا۔ اسلام میں سب سے قدیم کون تھا۔ علم میں سب سے زیادہ اور بیوی بچے سب سے زیادہ پاکیزہ کس کے تھے۔ خدا کو ایک کس نے کہا جب لوگ تکذیب کرتے تھے۔ اور خدا کے ساتھ بتوں کو شریک کہتے تھے۔ میدان رزم میں کون جاتا تھا جب اور لوگ ست ہو جاتے تھے۔ اور جب لوگ بخل کرتے تھے تو کون سخاوت کرتا تھا۔ حکومت کس کی زیادہ انصاف والی اور سخاوت کس کی بڑھی ہوئی اور وعدہ وعید کا سب سے زیادہ سچا کون تھا اگر وہ لوگ سچ بولیں گے تو سوائے ابوالحسن (علی مرتضیٰ کے) کسی کو (ان اوصاف کا) نہ بتا سکیں گے۔ بشرطیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ ملو جو نیکوں کے حاسد ہوں۔ ایسے لوگوں سے نہ ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔

حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب اور ان کے مراثی بہت ہیں اللہ ان سے راضی ہو ہم یہاں اسی (قدر قلیل) پر انحصار کرتے ہیں (اہل ایمان کے لئے) یہی کافی ہے اللہ کا شکر ہے اور سلام ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔

ضمیمہ از مترجم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت میں یہ اور اسی قسم کی بہت سے حدیثیں مروی ہیں جن سے اہل باطل احتجاج کرتے ہیں بعض ان میں سے ان احادیث سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بعد رسول اللہؐ کے حضرت علی ہی مستحق خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہوتے کسی دوسرے کی خلافت صحیح نہیں ہوسکتی اور جتنی خلافتیں ان سے پہلے ہوئی وہ ناجائز تھیں اور بعض ان میں سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالتے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ تفضیلی کے نام سے موسوم ہیں۔ لہٰذا اس مقام پر ایک مختصر التقریر ان شبہات کے ازالہ کے لئے کرنا چاہتا ہوں اور اس تقریر کو دو نکتوں کے ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور جس کے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہے لوگوں کے طبائع فطرۃً اس طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں اس کے متعلق ہوتی ہیں وہ زیادہ محفوظ رہ جاتی ہیں اور ان کا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ جس کے نظائر بکثرت موجود ہیں لہٰذا چونکہ شارع علیہ السلام کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ علی مرتضیٰ کی مخالفت کریں گے اور ان سے لڑیں گے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانوں میں برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضیٰ کے فضائل زیادہ بیان میں آئے اور جب ان کی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہو گیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی شاعت میں کوشش کی۔ تدوین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضیٰ کی مخالفتوں کا قوی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے بھی ان کے فضائل خوب جمع کئے اور ان کی ترویج میں کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثوں میں زیادہ جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس لئے ان فضائل کے راویوں پر چنداں التفات نہ کیا گیا حالانکہ ان راویوں میں بہت سے مفتری کذاب شیعہ مذہب کے شامل تھے جو حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل میں---------- کے درج کرنے کے بڑے کوشاں تھے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ حدیثیں فضائل کی

بہت جمع ہوگئیں مگر تنقید کے وقت انمیں صحیح بہت کم نکلیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا اہل سنت کا مسلم ہے بلکہ آنجناب کی محبت سنی ہونے کی علامات میں شمار کی جاتی ہے اور سچ پوچھو تو ان کذابوں نے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علمائے اہل سنت کی کوششوں کا حق تعالیٰ اچھا بدلہ دے یہ محض انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کا ایک معقول ذخیرہ جو ہر طرح قابل اطمینان ہے نہایت محفوظ طریق سے مل جاتا ہے مگر باوجود اس کے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہوگئے تھے اور شیخین کے فضائل بیان کرنے کی اس وقت ایسی ضرورت نہ تھی کیونکہ ان کے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نقش تھے اور کوئی مسلمان ان کا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل شیخین سے زیادہ نہیں ملتے فرق اس قدر ہے کہ علی مرتضیٰ کے فضائل کی روایتیں باسانید متکثر مروی ہیں اور ان میں سے اکثر میں ضعف ہے اور شیخین کے فضائل میں جو روایتیں ہیں ان کے اسانید میں گو وہ تکثر نہیں ہے مگر صحت وقوت کا وصف غالب ہے۔

لہٰذا اہل سنت کا سلف سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے کہ بعد رسول اللہؐ کے اس امت میں سب سے بہتر و برتر ابوبکر صدیق ہیں ان کے بعد عمر فاروق ان کے بعد عثمان ذوالنورین ان کے بعد علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہم وارضاہم) جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اس کے خلاف ہے اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہیں بڑے بڑے اکابر صوفیاء نے اپنے کلمات میں اس کی تصریح کر دی ہے۔

دوسرا نکتہ جو امور مدار فضیلت ہو سکتے ہیں وہ جس اعلیٰ رتبہ کے ساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات میں بیان فرمائے گئے ہیں اس سے زیادہ علی مرتضیٰ کی ذات میں نہیں ارشاد ہوئے مثلاً ایک صفت علم ہے حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا مگر شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہوا ابوبکر صدیق کی نسبت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا تھا وہ میں نے ابوبکر کے سینے میں ڈال دیا اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق بجائے خود شہر علم تھے یا حضرت عمر نے جب خواب میں اپنے کو ایک زرہ پہنے ہوئے دیکھا جو پیروں تک لٹکتی تھی تو سید الانبیاءؐ نے فرمایا کہ یہ علم ہے معلوم ہوا کہ وہ سرتاپا علم سے لبریز تھے اور مثلاً حضرت علی کو محب و محبوب رسول اللہؐ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق میں صلاحیت خلیل رسول اللہ ہونے کی بتائی اور بالفعل خلیل نہ بنانے کا یہ عذر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں خلیل نہیں بنا سکتا معلوم ہوا ابوبکر صدیق کی محبت رسول اللہؐ کے دل میں اس مرتبہ جاگزین تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی اور مثلاً حدیث غدیر میں علی مرتضیٰ کو مسلمانوں کا مولی فرمایا جس سے ان کی محبت کا وجوب ثابت ہوا ابوبکر صدیق کو بھی یہ مرتبہ عنایت ہوا فرمایا ارحم امتی بامتی ابو بکر یعنی ابوبکر میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں حضرت علی کا واجب المحبۃ ہونا ان کے مولی یعنی محب المسلمین ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح کا خیال حضرت صدیق کا واجب المحبۃ ہونا ان کے ارحم الامۃ ہونے سے بیان فرمایا گیا۔

یا مثلاً حدیث منزلت میں حضرت علی مرتضیٰ میں مرتبہ ہارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق میں نبوت مطلقہ کی استعداد بیان فرمائی گئی کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ علاوہ اس کے آیات

قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوئے ہیں یا ان کے افعال واحوال سے جو رتبہ ان کا ظاہر ہوتا ہے اس میں کسی اور کو ان کے ساتھ نسبت ہی نہیں دی جاسکتی۔ یہ مبحث بہت طویل ہے اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازالۃ الخفاء وقرۃ العینین دیکھے۔

تیسرا نکتہ احادیث فضائل میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو بالانفراد حضرت علی مرتضیٰ کے مستحق خلافت ہونے پر دلالت کرے ہاں مطلق استحقاق ضرور ثابت ہوتا ہے تو اس قسم کا مطلق استحقاق نہ صرف خلفائے راشدین بلکہ ان کے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت امین الامۃ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلق استحاق کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ حضرات خلیفہ بنا لئے جائیں تو ان کی خلافت حقہ وراشدہ ہوگی بنظر اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہے ۱۲۔

۳۷۸۴۔ حضرت علیؓ بن طلق بن منذر

حضرت علیؓ بن طلق بن منذر بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عبدالعزی بن سحیم بن مرہ بن دول حنفی ان سے مسلم بن سلام نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند محمد عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور جناد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے عاصم احول سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم بن سلام سے انہوں نے طلق بن علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول اللہؐ کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اور اس کی ریح خارج ہو جاتی ہے یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پانی اس کے پاس کم ہوتا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ریح خارج ہو جائے تو اس کو چاہیے (غالباً اس وقت تک تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی۔) کہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت ہم بستری نہ کیا کرو اللہ سچ بات سے شرم نہیں کرتا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۵۔ حضرت علیؓ بن ابی العاص

حضرت علیؓ بن ابی العاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبد شمس بن عبد مناف، قریشی عبشمی، ان علی کی والدہ زینب بنت رسول اللہؐ تھیں یہ بھائی تھے (رسول اللہؐ کی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول اللہؐ نے بحالت نماز گود میں اٹھالیا تھا انہوں نے قبیلہ بنی غاضرۃ میں دودھ پیا تھا بعد اس کے رسول اللہؐ نے ان کو اپنی کفالت میں لے لیا اور ان کے باپ اس زمانہ میں مشرک تھے اور رسول اللہؐ نے فرمایا جو شریک ہو میری اولاد میں تو مجھ کو اس پر اس سے زیادہ حق ہے (یعنی میری دختری اولاد پر ان کے والد سے زیادہ مجھ کو اختیار ہے) اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز میں شریک ہو تو مسلمان اس سے زیادہ کا حقدار ہے اور جب رسول اللہؐ مکہ میں فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو آپ نے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھا لیا تھا انہوں نے سن بلوغ کو پہنچ کر رسول اللہؐ کی حیات میں وفات پائی اس کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۶۔ حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث

حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی عامری قریشی ان علی نے

...رسول اللہؐ کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور فتح (مکہ) کے بعد اسلام لائے تھے ابوعمر نے اس کو روایت کیا ہے اور زبیر بن بکار نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ زبیر نے ان علی کا رسول اللہؐ سے ملنا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس میں شک نہیں کہ قریش کے جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کو رسول اللہؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۷۔ حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ

حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبدالعزی بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو مکہ کا حاکم کیا تھا۔ جنگ جمل میں یہ شہید ہوئے ان کا ذکر ابوعمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے نزدیک ان علی کا رسول اللہؐ کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی روایت مجھ کو معلوم ہے اور میں نے ان کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں نے شرط کر لی ہے کہ ان لوگوں کا ذکر کروں گا جو رسول اللہؐ کے عہد میں مکہ یا مدینہ میں مسلمان والدین سے پیدا ہوئے۔

۳۷۸۸۔ حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی

حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی۔ ان کی کنیت ابوسدرہ ہے عبداللہ بن کثیر نے بدیح بن سدرہ بن علی سے جو اہل قباء سے تھے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ قاحہ میں جس کا نام اب سقیا ہے اترے وہاں پانی نہیں تھا پس رسول اللہؐ نے کسی کو بنی غفار کے چشموں کی طرف بھیجا جو قاحہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور نبیؐ وادی کے بیچ میں اس درہ میں جس میں مسجد ہے اترے اور (تفکر کی حالت میں) کنکریوں کو ہاتھ سے کریدنے لگے اس میں تری ظاہر ہوئی پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ تجسس کیا وہاں پانی کا چشمہ نکل آیا پس نبیؐ نے خود پانی پیا اور تمام اپنے ہمراہیوں کو اچھی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیا ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے تم کو پانی پلایا ہے اس وقت سے اس مقام کا نام سقیا رکھا گیا اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۳۷۸۹۔ حضرت علی نمیریؓ

حضرت علی نمیریؓ۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی اسناد کے ساتھ عائذ بن ربیعہ بن قیس نمیری سے انہوں نے علی بن فلاں نمیری سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی صلعم کے پاس آیا میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا جب کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو چاہیے کہ اس سے بہتر جواب دے اور ماعون (عام استعمال کی اشیاء) کو نہ منع کرے راوی نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ماعون کیا چیز ہے آنحضرتؐ نے فرمایا پتھر اور لوہا اور پانی اور مثل اس کے اور چیزیں۔

۳۷۹۰۔ حضرت علی ابوعلی ہلالیؓ

حضرت علی ابوعلی ہلالیؓ۔ سفیان بن عیینہ نے علی بن علی ہلالی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ

کے پاس اس بیماری کی حالت میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے سرہانے تھیں وہ رونے لگیں حتی کہ ان کی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہؐ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا اے میری پیاری فاطمہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کیا اس لئے کہ آپ کے بعد مجھ کو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے آپ نے فرمایا اے میری پیاری کیا تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو ان میں سے تیرے باپ کو پسند کیا پھر دوسری باری متوجہ ہوا تو تیرے شوہر کو پسند کیا اور میری طرف وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح ان سے کردوں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۷۹۱۔ حضرت علیؓ بن ہبار

حضرت علیؓ بن ہبار۔ ان کی اسناد میں نظر ہے۔ ہشیم نے ابی معشر سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالملک بن علی بن ہبار بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ایک بار علی بن ہبار کے گھر کی طرف گزرے تو وہاں دف کی آواز سنی آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا یہ نکاح ہے نہ کہ زنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث میں علی بن ہبار کے ذکر کی کوئی اصل نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن عبیداللہ عرزمی نے عبداللہ بن ابی عبداللہ بن ہبار بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونوں نے علی کا ذکر نہیں کیا۔

باب العین والمیم

۳۷۹۲۔ حضرت عمارؓ بن حمید

حضرت عمارؓ بن حمید ابوزہیر ثقفی۔ ابوبکر بن ابی زہیر کے والد ہیں۔ ان کی اسناد میں اس طرح مذکور ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کا نام معاذ ہے۔ حاکم یعنی ابواحمد نیشاپوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۷۹۳۔ حضرت عمارؓ بن سعد

ابن سعد قرظ موذن۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ان سے ابوامامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اور سعد نے جو خود ان کے بیٹے تھے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن سند نے عمر بن حفص بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے گیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عمار صحابی نہیں ہیں انہوں نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہے اس کو بہت لوگوں نے ابن کاسب مجود سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سعد قرظ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ بارش برسنے کی حالت میں مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے (حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث متروک العمل ہے ان کے نزدیک سوا مزدلفہ اور عرفات کے کسی دوسرے مقام اور وقت میں دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے دلائل ان کے کتب فقہ میں مذکور ہیں۔)

۳۷۹۴۔ حضرت عمارؓ بن عبید

حضرت عمارؓ بن عبید خثعمی اور بعض لوگ ان کو عمارہ کہتے ہیں۔ شماران کا اہل شام میں ہے ان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں پانچ فتنہ ہوں گے اس حدیث کو حبان ابن ہلال نے سلیمان ابن کثیر سے انہوں نے داؤد سے روایت کیا ہے (عمار کا نام چھوڑ دیا ہے) حالانکہ یہ غلط ہے صحیح وہی ہے جو حماد بن سلمہ نے اور حجاج بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عمار سے روایت کی ہے جو اہل شام میں سے ایک شخص اور قبیلہ خثعم سے ایک بزرگ تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۹۵۔ حضرت عمارؓ بن غیلان

حضرت عمارؓ بن غیلان بن سلمہ ثقفی۔ یہ اور ان کے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون عمواس میں وفات پائی ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی۔

۳۷۹۶۔ حضرت عمارؓ بن کعب

حضرت عمارؓ بن کعب بن ابی الیسر انصاری۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۹۷۔ حضرت عمارؓ بن معاذ

حضرت عمارؓ بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری کنیت ان کی ابو نملہ تھی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن ابی داؤد نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں عنقریب کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق نہ کرو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عمارۃ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۸۔ حضرت عمارؓ بن یاسر

حضرت عمارؓ بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وزیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر اکبر بن یام بن عنس بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب مذحجی عنسی کنیت ان کی ابو الیقظان تھی۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کی تھی۔ قبیلہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ ان کی والدہ سمیہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو اللہ عزوجل کی راہ میں شہید کی گئیں اور ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقین میں سے تھے حضرت عمار تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں بے حد ستائے گئے۔ واقدی وغیرہ علماء نسب و تاریخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کے والد یاسر عرنی قحطانی مذحجی تھے جو قبیلہ عنس کی ایک شاخ ہے مگر حضرت عمار بنی مخزوم کے غلام تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ ان کے

والد نے قبیلہ بنی مخزوم کے کسی شخص کی لونڈی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اس سے پیدا ہوئے (لہٰذا اس لونڈی کے مالک نے ان کو بھی اپنا غلام بنالیا) حضرت یاسر کے مکہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور ان کے دو بھائی جن کا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے گمشدہ بھائی کی تلاش میں نکلے (تلاش کرنے کے بعد) حارث اور مالک تو یمن لوٹ گئے مگر یاسر مکہ ہی میں رہ گئے اور انہوں نے ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے حلف کی دوستی کر لی اور انہی کی لونڈی سے نکاح کر لیا جن کا نام نامی سمیہ تھا حضرت عمار انہی سے پیدا ہوئے ان کے پیدا ہونے کے بعد ابوحذیفہ نے ان کو آزاد کر دیا اسی وجہ سے عمار بنی مخزوم کے غلام کہے جاتے ہیں مگر دراصل ان کے والد قبیلہ غرنیہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔

حضرت عمار اس وقت اسلام لائے تھے جب کہ رسول اللہؐ ارقم کے گھر میں پوشیدہ تھے یہ اور صہیب بن سنان دونوں ایک ہی وقت میں اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے صہیب بن سنان کو ارقم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول اللہؐ اس گھر میں تھے میں نے صہیب سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے ہو صہیب نے کہا تم کیوں آئے ہو میں نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں اور ان کی باتیں سنوں صہیب نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں چنانچہ ہم دونوں سرور عالم کے حضور میں گئے آپ نے ہمیں اسلام کی ترغیب دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ ان دونوں بزرگوں کا اسلام تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد ہوا تھا۔ یحیٰ بن معین نے اسمٰعیل بن مجالد سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے بیان سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے ہمام سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو (آپ نے اسلام لانے کے بعد) دیکھا تو آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیق تھے۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے (۱) رسول اللہؐ (۲) ابوبکر (۳) بلال (۴) خباب (۵) صہیب (۶) عمار (۷) عمار کی (بلند اقبال) والدہ سمیہ۔ ان کی ہجرت حبشہ میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے ہیں ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدۃ تکریتی نے اپنی سند کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر اللہ عزوجل کے اس قول **من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان** کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی ایک مرتبہ ان کو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے نبیؐ کی برائی (شیعہ مسئلہ تقیہ میں ایسے گھبرا گئے ہیں اور اس مسئلہ کی شناخت جو بالکل کھلی ہوئی تھی مگر ان کو نظر نہ آتی تھیں جب ان کو بتائی گئی تو ہر طرف سے لاچار ہو کر کہنے لگے کہ تقیہ خود سینوں کے یہاں بھی جائز ہے اور اس جواز کے ثبوت میں یہ آیہ کریمہ الا من اکرہ اور بعض صحابہ کا فعل مثل حضرت عمار بن یاسر وغیرہ کے پیش کرتے ہیں مگر یہ دشمنان عقل و دین اتنا نہیں سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ میں ہمارا اور ان کا اختلاف کیا ہے۔ ہمارے یہاں تقیہ رخصت ہے اور ان کے یہاں عزیمت اور عزیمت بھی اس درجہ کی کہ تمام فرائض سے اس کا درجہ بڑھا ہوا ہے اس کے تارک پر خروج از ایمان کی وعید دوسرے یہ کہ یہاں رخصت کے مواضع متعین ان کے یہاں مواضع غیر متعین بلکہ مبتلا بہ کے رائے پر مفوض رخصت اور عزیمت میں جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ رخصت کے فاعل کو کسی قسم کے ثواب کا استحقاق نہیں ہوتا برخلاف عزیمت کے اور رخصت پر عمل کرنا پیشوایان دین اور ہادیان شرع متین کے لئے قطعاً ناجائز چہ جائیکہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کما تضرّدت بہ الزنادقہ) بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی اس وقت کافروں نے ان کو چھوڑ دیا پھر جب وہ نبیؐ کی

خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت ہی بری خبر ہے میں اس وقت اس سب سے زندہ بچ کر آیا کہ میں نے آپ کی برائی بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی حضرت نے پوچھا کہ تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر (کچھ مضائقہ نہیں، اگر اب وہ تم سے ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔

ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمار بن یاسر کی اولاد میں سے چند لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے لوگوں نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے ان کو مار ڈالا۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کا گزر عمار اور ان کی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ مکہ کے مقام رمضاء میں مارے جا رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ اے آل یاسر صبر کرو تمہارے آرام کی جگہ جنت ہے نیز ابو جعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ رو رہے تھے اور اپنی آنکھیں مل رہے تھے رسول اللہؐ نے پوچھا کیا حال ہے کیا کافروں نے تمہیں پکڑ کر پانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر اب پھر وہ ایسا کریں تو پھر ایسے کہہ دینا نیز ابو جعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس سے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حکیم جبیر نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو ایسا ستاتے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے انہوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے بھوکا رکھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اس کو منظور کرو اور کہو کہ لات اور عزیٰ ہمارے معبود ہیں اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ ایسا کہہ دیتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانے کے لئے اس کا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہم کو خبر دی انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں کی بابت روایت کی جو بنی مخزوم سے بدر میں شریک ہوئے کہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ میں شریک تھے۔ ہمیں ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابو القاسم یعنی علی محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قیسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے فریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن خراش کے غلام سے انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے لوگو میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرو اور عمار کی روش سیکھو اور ابن ام عبد (یعنی عبداللہ ابن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد بن حنبل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید ابن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن حوشب نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان میں کچھ گفتگو ہوئی میں نے ان کو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے کے لیے نبیؐ کے پاس گئے اور اس کے بعد میں بھی نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت وہ میری شکایت کر رہے تھے وہاں بھی میں نے ان کو کچھ سخت باتیں کہیں نبیؐ چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے عمار رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی حالت نہیں دیکھتے رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس کو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا (اور ان سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہو گئے۔

ہمیں عبداللہ ابن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابو اسحاق سے انہوں نے ہانی بن ہانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمار (ایک مرتبہ) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی حضرت نے ان کو یہ الفاظ کہہ کر اجازت دی مرحبا بالطیب المطیب (جگہ بہت کشادہ ہے اس پاک اور پاکیزہ کے لئے) ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے عبدالعزیز بن سیاہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جن میں رشد وہدایت زیادہ ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اے عمار خوش ہو تم کو گروہ باغی قتل کرے گا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اور حذیفہ سے مروی ہے اور شعبہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ اے کنکٹے غلام؟ حضرت عمار نے کہا میرے کان کی خبر اس قدر مشہور ہو گئی۔ شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کا کان رسول اللہؐ کے ہمراہ کسی غزوہ میں کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ کان ان کا جنگ یمامہ میں (بعہد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام میں پہلی مسجد بنائی ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے وہ حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو بوقت چاشت وہاں پہنچے تھے حضرت عمار نے کہا بڑی ضرورت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے لئے کوئی جگہ ایسی بنا دیں جہاں آپ دوپہر کو سایہ میں بیٹھیں اور وہیں آپ نماز پڑھیں چنانچہ چند پتھر جمع کئے اور مسجد قباء کی بنیاد ڈالی پس یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو بنائی گئی

اور حضرت عمار نے اس کو بنایا۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت کر کے بیان کیا نبیؐ نے حضرت عمار کو حکم دیا تھا کہ تیمم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا چاہئے۔

حضرت عمار مسیلمہ کذاب کی لڑائی میں شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمار بن یاسر کو جنگ یمامہ میں ایک بلند پتھر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانوں کیا جنت سے بھاگتے ہو یہاں آؤ یہاں آؤ میں عمار بن یاسر ہوں میرے پاس آؤ حضرت ابن عمر کہتے تھے میں ان کے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت تازہ کٹا ہوا لٹک رہا تھا اور وہ اسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمار کے مناقب بہت مروی ہیں مگر ہم یہاں اسی مقدار پر قناعت کرتے ہیں۔

حضرت عمار عامل کوفہ

ان کو حضرت عمر بن خطاب نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ **اما بعد فانی قد بعثت الیکم عمارا امیرا و عبداللہ بن مسعود وزیر و معلما و هما من نجباء اصحاب محمد فاتقدوا بهما** (بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ میں نے عمار کو تم پر حاکم بنا کر اور عبداللہ بن مسعود کو ان کا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں محمدؐ کے برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں پس تم سب ان دونوں کی پیروی کرو) جب حضرت عمر نے حضرت عمار کو اس عہدے سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہو گئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے نہ خوش ہوئے تھے معزول ہونے سے ناخوش نہیں ہوئے بعد اس کے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جس میں انہوں نے بڑے کارنمایاں کئے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے ہم نے دیکھا کہ جس طرف عمار جھکتے تھے تمام اصحاب نبیؐ اسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمار ان سب کے رہنما ہیں ہم نے اس دن عمار سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہہ رہے تھے کہ اے ہاشم تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی باڑھ کے نیچے ہے آج میں جا کر اپنے دوستوں سے ملوں گا حضرت محمد (ﷺ) سے ملوں گا اور ان کے دوستوں (یعنی ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم سے) ملوں گا واللہ اگر یہ لوگ ہم کو ماریں اور مقام ہجر تک مارتے ہوئے چلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین میں کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے لے آؤ چنانچہ لوگ دودھ لے گئے حضرت عمارؓ کہنے لگے بیشک رسول اللہؐ مجھ سے فرما گئے ہیں کہ تمہارا آخری شربت دنیا میں دودھ ہو گا بعد اس کے انہوں لڑنا شروع کیا اور شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے ۹۳ سال کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی۔

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے مگر انہوں نے تلوار میان سے نہیں نکالی اور صفین میں بھی شریک تھے مگر وہ لڑے نہیں اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہ ہو جائیں گے میں نہ لڑوں گا

میں دیکھ لوں کہ ان کو کون قتل کرتا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب حضرت عمار شہید ہو گئے تو خزیمہ نے کہا کہ اب مجھ کو گمراہی (مخالفین کی) ظاہر ہو گئی اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور (لڑنا شروع) کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ مجھ کو انہی کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا میں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا ان کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو ابوالغادیہ مزنی یا جہنی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ مارا تھا جس سے یہ گر گئے جب یہ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آ کر سر کاٹ لیا وہ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لئے لڑ رہے ہیں (یعنی وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں) واللہ میں اس وقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے بیس برس پہلے میں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خولانی اور شریک بن سلمہ مرادی نے مل کر ان کو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ حضرت علی نے ان کو انہی کپڑوں میں دفن کیا اور غسل بھی نہیں دیا اور اہل کوفہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گوں تھا قد کچھ لمبا تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو گئے تھے اور یہ ان کا رنگ بدلتے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے سر میں بال نہ تھے صرف چند بال ان کے آگے والے حصہ میں تھے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابوموسیٰ نے اور جابر نے اور ابوامامہ نے اور ابوالطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور منجملہ تابعین نے ان کے بیٹے محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابووائل نے اور علقمہ نے اور زر بن حبیش نے اور نیز اور لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۹۔ حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی

حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی۔ یہ عمارہ بن احمر مازنی ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ قتیلہ بنت جمیع نے یزید بن حنفیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے عمارہ بن احمر مازنی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ کے لوگوں نے مجھ پر حملہ کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے تقسیم کرنے سے پہلے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے واپس کر دیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۰۔ حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد

حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور تحویل قبلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمارہ بن اوس بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ مگر اول زیادہ صحیح ہے اور یہ کوفی ہیں زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابوالفضل مخزومی فقیہ نے

اپنی اسناد ابی یعلی موصلی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے یحییٰ بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے عمارہ بن اوس سے روایت کی اور انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے انہوں نے کہا میں اپنے مقام میں تھا کہ میں نے سنا ایک منادی دروازہ پر ندا کر رہا ہے کہ نبیؐ نے قبلہ تبدیل کر دیا پس میرے سامنے آیا اور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے بیت المقدس کی طرف بھی نماز پڑھی اور کعبہ کی طرف بھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۱۔ حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری۔ بھائی ہیں خزیمہ بن ثابت کے ان کا نسب ان کے بھائی کے ذکر میں پہلے مذکور ہو چکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے یونس نے زہری سے انہوں نے ابن خزیمہ سے انہوں نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب میں دیکھا کہ نبیؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں خزیمہ نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا رسول اللہؐ لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر لو پس انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابوالیمان نے شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے چچا نے جو اصحاب نبیؐ میں سے تھے اس کو اسی طرح ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۰۲۔ حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری

حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بنی نجار سے ہیں بھائی ہیں عمرو بن حزم کے اور ان کی ماں خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوذان ہیں۔ یہ سب لوگوں کے نزدیک ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی اور رسول اللہؐ نے ان کے اور محرز بن نضلہ کے درمیان اخوت کرا دی تھی۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں مگر ان کے بھائی عمرو نہیں شریک ہوئے اور نیز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادوں میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور فتح مکہ میں بنی مالک بن نجار کا علم ان کے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن محمد سے روایت کی انہوں نے زیادہ بن نعیم سے انہوں نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چار باتیں ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا مسلمانوں میں سے ہو گا اور جو شخص ایک بات بھی ان میں سے چھوڑ دے گا تو تین باتیں اس کو نفع نہ دیں گی۔ میں نے عمارہ سے پوچھا وہ کون سی چار باتیں ہیں انہوں نے کہا نماز زکوۃ رمضان کے روزے اور حج ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۳۔ حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان

حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان جاہلی۔ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے ان کے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہے ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ خالد بن سنان کی حدیث ونار الحدثان روایت کرتے تھے ان کی روایت سے اس حدیث کو ابوسعید نقاش نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۰۴۔ حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری مازنی۔ صحابی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ابواحمد نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ یہ صحابی اور عقبی بدری ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے اور ابوعمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادا ہیں عمرو بن یحیٰی مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے۔ صحابی ہیں اور ان کی روایت ہے اور ان کے باپ ابوحسن عقبی بدری تھے۔

۳۸۰۵۔ حضرت عمارہؓ بن حمزہ

حضرت عمارہؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ یہ نبیؐ کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہداء ہیں ان کی ماں خولہ بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہیں حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمزہ کی کنیت ان کے بیٹے یعلی کے ساتھ حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہیں ہے اور رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی حمزہ کے دونوں بیٹوں عمارہ اور یعلی کے بھائی بھی تھے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں سے کوئی روایت مجھ کو معلوم نہیں ہے۔

۳۸۰۶۔ حضرت عمارہؓ بن راشد

حضرت عمارہؓ بن راشد بن مسلم۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے ان کا تذکرہ یحیٰی بن یونس نے کیا ہے اور ان کی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۰۷۔ حضرت عمارہؓ بن رویبہ

حضرت عمارہؓ بن رویبہ ثقفی۔ قبیلہ بنی جشم بن ثقیف سے ہیں کوفی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر اور ابواسحاق سبعی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ جب کہ بشر بن مروان نے خطبہ پڑھتے وقت دعا میں ہاتھ اٹھائے تو عمارہ کوفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو تاہ ہاتھوں کا برا کرے بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے اور ہشیم نے سبابہ سے اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۸۔ حضرت عمارہؓ بن زعکرہ

حضرت عمارہؓ بن زعکرہ کندی۔ ان کا شمار شامیوں میں ہے ان کی کنیت ابوعدی ہے ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ یحصبی نے روایت کی ہے۔ ابواسحاق بن محمد نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفیر بن معدان نے بیان کیا انہوں نے ابودوس یحصبی کو بیان کرتے

سنا انہوں نے ابن عائذ یحصبی سے انہوں نے عمارہ بن زعکرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا غلام وہ ہے جو مجھ کو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۹۔ حضرت عمارہؓ بن زیاد

حضرت عمارہؓ بن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ ان کا نسب ان کے باپ کے ذکر میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ جنگ احد میں شہید ہوئے ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے ہمیں کو خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد میں جب قوم کفار نے رسول اللہؐ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمارہ بن زیاد بن سکن پانچ انصاریوں میں سے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہؐ کے قریب ایک سے ایک لڑنے لگے جو آنحضرتؐ کے قریب لڑ رہے تھے سب سے آخر میں زیاد یا عمارہ بن زیاد نے مقاتلہ کیا حتی کہ زخمی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے آ کر ان کو کفار سے چھڑایا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ ان کو آپ کے پاس لے گئے آپ اپنے قدم سے ان کے تکیہ لگا دیا پس ان کی وفات ہو گئی اور ان کا منہ رسول اللہؐ کے قدم مبارک پر تھا۔ ان کا ذکر شہیدان بدر میں نہیں کیا گیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ عمارہ بن زیاد بن سکن جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے باپ زیاد بن سکن جنگ احد میں واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۰۔ حضرت عمارہؓ بن سعد

حضرت عمارہؓ بن سعد یا سعد بن عمارہ ابو سعید زرقی۔ ان کا ذکر تینوں نے سعد بن عمارہ کے بیان میں اسی طرح بطور شک کے کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر نہیں کیا اور نہ ابو موسیٰ نے ان کو ابن مندہ سے معلوم کیا اور ہم ان کا ذکر حرف سین میں کر چکے ہیں۔

۳۸۱۱۔ حضرت عمارہؓ بن شبیب

حضرت عمارہؓ بن شبیب۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور عمار بھی کہا گیا ہے ان سے ابو عبدالرحمٰن حبلی نے روایت کی ہے اور وہ اہل مصر سے ہیں ہم سے بہت لوگوں نے اپنی اسناد ابو عیسیٰ سلمی تک پہنچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا انہوں نے جلاح ابی کثیر سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے عمارہ بن شبیب سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شی قدیر** مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نگہبان بھیج دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے جو جنت میں لے جانے والی ہوں اور اس کے دس گناہ مہلک معاف کر دیتا ہے اور اس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ عمارہ بن شبیب کا نبیؐ سے سننا مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ سبائی سین مہملہ اور باء موحدہ کے ساتھ منسوب ہے سبا کی طرف۔

۳۸۱۲۔ حضرت عمارہؓ بن عامر

حضرت عمارہؓ بن عامر بن مشنج بن اعور بن قشیر قشیری غلابی نے اہل شام میں سے قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ بنی قشیر میں سے بہز بن حکیم کے دادا اور عمارہ بن عامر بن مشنج نے رسول اللہؐ کی صحبت حاصل کی ہے۔ مشنج میم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور نون کی تشدید کے ساتھ یہ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے۔

۳۸۱۳۔ حضرت عمارہؓ بن عبید

حضرت عمارہؓ بن عبید اور بعضوں نے کہا ابن عبید اللہ خثعمی اور بعضوں نے کہا ہے عمار بن عبید جنکا ذکر عمار کے بیان میں ہو چکا ہے لیکن عمارہ کے ساتھ صحیح تر ہے داؤد بن ابی ہند نے ان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ پانچ فتنوں کا ذکر کر کے فرمانے لگے جان لو چار فتنے گزر چکے ہیں اور پانچواں فتنہ تم میں ہے اے اہل شام۔ اور وہ عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کی ہزیمت کے وقت ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے اور داؤد کے درمیان میں شام کا ایک شخص اور ہے۔

۳۸۱۴۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن حارثہ از قبیلہ بنی غفار بن ملیل الکنانی پھر غفاری۔ جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شہید ہوئے عبیداللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے مجھ کو خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی انہوں نے شہداء خیبر کے ناموں کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ بنی غفار میں سے عمارہ بن عقبہ بن حارثہ کو ایک تیر لگا جس سے ان کی وفات ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۵۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط ابان بن ابی عمرو ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے ان سے ان کے بیٹے مدرک نے روایت کی انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا رسول اللہؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بعض لوگوں کو یہ خوشبو جو تیرے ہاتھ میں ہے مانع ہوتی ہے پس وہ چلے گئے اور اس کو دھو کر پھر آئے اور بیعت کی عمارہ اور ان کے دونوں بھائی ولید اور خالد فتح مکہ کے وقت اسلام لانے والوں سے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

۳۸۱۶۔ حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری۔ ان سے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہے۔ ان میں اختلاف ہے اور ان کا ذکر عمرو بن عمیر کے بیان میں کیا جاتا ہے۔ اسی میں یہ اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۸۱۷۔ حضرت عمارہؓ بن غراب

حضرت عمارہؓ بن غراب۔ ان کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا ان کا ذکر یحیٰی بن یونس نے کیا ہے اور ان کی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ حمیر میں سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۸۔ حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث

حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابوموسیٰ بن عقبی نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ انصار میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۹۔ حضرت عمارہؓ بن معاذ بن ذرارہ انصاری

حضرت عمارہؓ بن معاذ بن ذرارہ انصاری ابونملہ۔ بعضوں نے کہا یہ ان کا نام ہے صحابی تھے۔ یہ ذکر ابوحاتم بستی نے کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ ان کا نام عمار ہے اور ان کا ذکر ہم کر چکے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۰۔ حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ

حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ۔ ان سے انکے بیٹے مدرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ انہوں نے اس سے اپنے ہاتھ دھوڈالے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابوعمر کو اس میں وہم ہو گیا ہے اس لئے کہ مدرک بیٹے ہیں عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط کے اور نیز ان کا تذکرہ ابوعمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے مگر انہوں نے یہاں کوئی حدیث ان سے نہیں روایت کی اور نہ ان کے بیٹے مدرک کا ذکر کیا تا کہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث ان کی لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۸۲۱۔ حضرت عمر اسلمیؓ

حضرت عمر اسلمیؓ۔ بعضوں نے کہا جہنی بدون نسبت کے ان کا ذکر حضرمی نے وحدان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے چچا قاسم سے روایت کی انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے چچا مبارک سے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے یزید بن نعیم سے انہوں نے جہنیہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ اسلام لانے کے بعد نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے نبیؐ کو سنا آپ فرماتے تھے جس نے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو پہچانا تو اس کے معاوضہ میں ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑا لے۔ اس کو سفیان بن وکیع نے اپنے باپ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اس کی لونڈی سے زنا کیا وہ حاملہ ہو گئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت میں ہوا۔ پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ سے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبیؐ نے فرمایا جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے بیٹے کو چھڑا لے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبیؐ کے پاس لے کر آئے اور اس کے مولا کو ایک غلام دے دیا پھر نبیؐ نے

فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اس کا معاوضہ ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑا لے۔ یہ تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۲۔ حضرت عمرؓ جمعی

حضرت عمرؓ جمعی۔ ان کا نام ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا عمرو بن حمق ہے۔ بقیہ بن ولید نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس سے کچھ کام لیتا ہے تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہے سنو اس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے قبل اس کے کہ وہ مرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہے اور ابوعلی عسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا عمر جمعی ہے اور ابوعلی نے مالک بن سلیمان الہانی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے ابن ثوبان سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو مرنے سے پہلے پاک کر دیتا ہے اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں یہ حدیث اس طرح ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوۃ ابن شریح نے اور یزید بن عبدربہ نے بیان کیا۔ یہ دونوں کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے بیان فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو مرنے سے پہلے اس سے کچھ کام لیتا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جب وہ اس عمل صالح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں اس کی روح قبض کر لیتا ہے اس حدیث کی روایت میں جو کچھ اختلاف پڑا ہے وہ بقیہ (نامی) راوی کی وجہ سے ہے۔

۳۸۲۳۔ حضرت عمرؓ بن حکم سلمی

حضرت عمرؓ بن حکم سلمی۔ امام مالک بن انس نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عمر بن حکم سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میری ایک لونڈی میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری میں نے کم پائی اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ اسے بھیڑیا لے گیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر میں بھی آدمی تھا میں نے اس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور میں نے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی۔ کیا اس لونڈی کو آزاد کر دوں (تو وہ نذر پوری ہو جائے گی نبیؐ نے اس لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے کہا آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپ نے عمر بن حکم سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کر دو۔ اس کے بعد پھر راوی نے کاہنوں کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت میں امام

مالک سے غلطی ہوگئی صحیح نام انکا معاویہ بن حکم ہے۔ابن مدینی اور بخاری وغیرہما کا بھی یہی قول ہے۔

۳۸۲۴۔حضرت عمرؓ بن خطاب (امیر المومنین فاروق اعظمؓ)

حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔قریشی عدوی۔کنیت ان کی ابوحفص تھی والدہ ان کی حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ تھیں اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابوجہل کی حقیقی بہن ہو جائے گی اور پہلے روایت کی بنا پر وہ ابو جہل کی چچازاد بہن ہوں گی۔ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے حنتمہ کو بنت ہشام لکھا ہے اس نے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت میں ابوجہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہو جائیں گی۔حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابوجہل اور حارث کی چچازاد بہن ہیں ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم حنتمہ کے والد تھے اور ہشام ابوجہل اور حارث کے والد تھے۔ہشام کو جد عمر ذوالرمحین (ذوالرمحین کے معنی دو نیزہ والا شاید وہ لڑائی میں دو نیزہ اپنے پاس رکھتے ہوں۔) کہتے ہیں اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی حقیقی بہن تھیں اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھیں جو ابوجہل کی بہن کا بیٹا تھا (یعنی ابوجہل ہشام کا ماموں تھا) ابونعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے زبیر نے بیان کیا ہے کہ حنتمہ ہاشم کی بیٹی تھیں لہٰذا وہ ابوجہل کی چچازاد بہن ہوئیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب سے نسلیں نہیں چلی۔

حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب نفیل میں جا کر مل جاتا ہے حضرت عمر کی ولادت واقعہ فیل کے ۱۳ برس بعد ہوئی خود حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے واقعہ فجار اعظم کے چار برس بعد میں پیدا ہوا تھا۔حضرت عمر اشراف قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کو ملتا تھا قریش کا دستور تھا کہ جب ان میں باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ در پیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا مفاجرت کے مضامین بیان کرتا تھا تو حضرت عمر ہی کو اس کے مقابلہ میں بھیج دیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرتؐ اور مسلمانوں پر نہایت سخت تھے پھر کچھ لوگوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ہلال بن یساف نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۳۹ مرد اور ۲۰ عورتوں کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہوگئی۔ہم کو ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکرینی نے اپنی اسناد ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد بن احمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن مغلس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابو ہاشم رمانی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا اس کے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہو گئے پس جبرئیل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کا یہ قول لے کر نازل ہوئے یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین (اے نبی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور وہ مومنین کافی ہیں جنہوں نے تیری پیروی کی) اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے کہا کہ حضرت عمرؓ ۴۵ مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔ اور سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور دس عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد مکہ میں اسلام ظاہر ہوا۔ اور زبیر نے کہا کہ ارقم کے گھر میں رسولؐ کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس سے کچھ زائد مردوں اور عورتوں کے مسلمان ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپ سے پہلے نبیؐ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! دو شخصوں عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل میں سے جو تجھ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو غلبہ دے۔

ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب نے کہا کہ اسلام لانے سے قبل میں رسول اللہؐ سے تعرض کرنے کے لئے نکلا تو میں نے آپ کو مسجد میں پایا میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورۃ الحاقہ کو پڑھنا شروع کیا مجھ کو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور میں نے کہا واللہ یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں آپ نے پڑھا: انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون (یہ بزرگ رسول کا قول ہے اور شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو) میں نے کہا یہ کاہن ہیں آپ نے پڑھا وما بقول کاھن قلیلاً ما تذکرون تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل لا خذ نا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین اخیر سورۃ تک (اور نہ کاہن کا کلام ہے تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب العالمین کی طرف سے اس کا نزول ہے اور اگر ہم یہ پر کوئی بات افترا کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ قلب کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی اس کا بچانے والا نہ ہوسکتا) پس اسلام میرے دل میں بخوبی اتر گیا۔

ہم کو عدل ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابو طالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ ان کے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی اور میں سن رہا تھا وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سفیان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی انہوں نے کہا اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے اس کو بیان کیا انہوں نے ان کے دادا اسلم سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن خطاب نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ میرے اسلام کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں رسول اللہؐ پر سب لوگوں سے زیادہ شدت کرنے والا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت مکہ کی ایک گلی میں جا رہا تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھ سے ملا اور پوچھنے لگا اے ابن خطاب کہاں جاتے ہو؟ تم اپنے کو ایسا (یعنی مخالف اسلام) خیال کرتے ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) خود تمہارے گھر میں آچکا ہے میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا کہ تمہاری بہن نے تبدیل مذہب کر دیا (یعنی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا) میں غضبناک ہو کر لوٹا۔ اور اس وقت رسول اللہؐ کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو دو (مفلس

آدمیوں کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی ایسے شخص کی کفالت میں کر دیتے جس کو قوت ہو وہ اس کی کفالت میں رہتے اور اس کے کھانے میں سے کھاتے تھے چنانچہ میری بہن کے شوہر کی کفالت میں بھی دو آدمی کر دیئے تھے میں نے وہاں آ کر دروازہ کھٹکھٹایا (اندر سے) کسی نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا ابن الخطاب اور (مکان کے اندر) کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ میں قرآن پڑھ رہے تھے میری آواز سن کر جلدی سے منتشر ہو گئے اور (گھبراہٹ میں) وہ صحیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھول دیا میں نے جو کچھ میرے ہاتھ میں آیا اٹھا کر اس سے اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کے خون بہنے لگا جب اس نے خون دیکھا تو رونے لگی اور کہا اے ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو میں تو مسلمان ہو چکی ہوں۔ میں اسی غصہ کی حالت میں ایک تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی میں نے پوچھا یہ کون سی کتاب ہے؟ مجھ کو دے۔ اس نے کہا میں تم کو یہ کتاب نہ دوں گی کیونکہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ پاک ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک لوگوں کے سوائے کوئی نہیں چھو سکتا میں ان سے جھگڑتا رہا حتی کہ انہوں نے مجھ کو وہ کتاب دے دی۔ اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں نے پڑھی تو بے خود ہو گیا اور کتاب ہاتھ سے پھینک دی۔

جب میرا دل قابو میں آیا تو اس میں یہ آیۃ **سبح للہ ما فی السموات والارض وھوا العزیز الحکیم** دیکھی اور جب میں اللہ عزوجل کے ناموں میں سے کسی نام پر پہنچتا تو بے خود ہو جاتا پھر آپے میں آتا یہاں تک کہ آیت **آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ** یہاں تک میں **ان کنتم مومنین** پس میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ** پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سن کر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر کہا اے ابن خطاب تم کو بشارت ہو اس لئے کہ رسول اللہؐ نے دوشنبہ کے دن یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ دو شخصوں میں سے ایک یعنی عمرو بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے اسلام کو غلبہ دے اور ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی دعا تمہارے ہی لئے تھی پس تم کو بشارت دیتے ہیں جب ان لوگوں نے میرا صدق جان لیا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ کو رسول اللہؐ کا مقام بتاؤ ان لوگوں نے کہا کہ آنحضرتؐ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان میں ہیں۔ میں وہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا کسی نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہؐ کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی ان کو خبر نہ تھی اس وجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا دروازہ کھول دو اگر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو ان کو ہدایت کر دے گا لوگوں نے دروازہ کھول دیا اور دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑ لئے میں نبیؐ کے قریب آیا آنحضرتؐ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا میں آنحضرتؐ کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرتؐ نے میرا کرتہ پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا اے ابن خطاب اسلام لے آؤ اے اللہ ان کو ہدایت دے میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ** پھر مسلمانوں نے تکبیر کہی جو مکہ کی گلیوں میں سنی گئی (یعنی مسلمانوں نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہی کہ مکہ کی تمام گلیاں گونج اٹھیں) حالانکہ اس کے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اس کے بعد میں چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ میں کسی مسلمان کو (کفاروں کے ہاتھوں) مار کھاتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو پھر یہی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانوں کو پہنچتی ہے وہ مجھ کو بھی پہنچے پس میں اپنے ماموں کے پاس جو کفاروں میں شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب وہ میرے پاس آئے میں

نے ان سے کہا تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو گیا انہوں نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں انہوں کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا ہوں انہوں نے کہا نہیں ایسا نہ کرو اور مجھ کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا میں نے کہا کچھ نہیں اور رؤساء قریش میں سے ایک شخص کے یہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون ہے میں نے کہا عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا میں نے کہا تم کو خبر ہے کہ میں اسلام لے آیا۔ اس نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں اس نے کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا اس نے کہا نہیں ایسا نہ کرو پھر وہ اٹھ کر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں لوٹ آیا مجھ سے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا جب لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوں تو تم فلاں شخص کے پاس جو راز کو نہیں چھپاتا ہے جاؤ اور اس سے چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہہ دو وہ غل مچادے گا اور تمہارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دے گا پس جب وہ لوگ کعبہ میں جمع ہوئے تو میں اس شخص کے پاس گیا اور اس سے چپکے سے کہا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو گیا اس نے بآواز بلند پکار کر کہنا شروع کیا کہ اے لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام میں داخل ہو گئے پس لوگ مجھ کو مارنے لگے اور میں بھی ان کو مارنے لگا میرے ماموں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابن الخطاب وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستیں سے اشارہ کر کے کہا اے لوگو! میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں لوگ مجھ سے الگ ہو گئے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ (کفاروں کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھوں مگر مجھے دیکھنا پڑتا تھا اور میں نہ مارا جاتا تھا میں نے کہا یہ کچھ نہیں حتی کہ مجھ کو بھی وہی تکلیف پہنچے جو مسلمان پر ہے میں خاموش رہا جب کہ لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوئے میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا سنئے انہوں نے کہا کیا سنوں میں نے کہا آپ کی پناہ کو میں واپس کرتا ہوں انہوں نے کہا اے میرے بھانجے ایسا نہ کرو میں نے کہا نہیں ایسا ہی ہوگا انہوں نے کہا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو اس کے بعد میں مارتا اور مار کھاتا رہا یہاں تک کہ اسلام کو خدا نے غالب کر دیا۔

ہم کو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جب کہ وہ مشرک تھے رسول اللہؐ کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا اور رسول اللہؐ صفا کے نیچے ایک گھر میں تھے۔ عمر کو (راستہ میں) نحام جو پہلے اسلام لا چکے تھے ملے یہ نحام نعیم بن عبداللہ بن اسید ہیں اور اسید بھائی ہیں بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکائے ہوئے تھے نحام نے پوچھا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے عمر نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جاتا ہوں جس نے قریش کے دانش مندوں کو بے عقل بتایا اور ان کے معبودوں کو گالیاں دیں اور ان کی جماعت کی مخالفت کی نحام نے کہا اے عمر قسم ہے خدا کی تم بہت برے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو۔ آخر عمر نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ تو بھی اسلام میں داخل ہو گیا اور اگر مجھے یقیناً تیرا مسلمان ہونا معلوم ہو جائے تو میں تجھی سے ابتدا کروں (یعنی پہلے تجھی کو قتل کروں) نحام نے جب دیکھا کہ عمر باز آنے والے نہیں تو کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ تمہارے اعزا مسلمان ہو گئے اور تم کو اور تمہارے طریقہ ضلالت کو چھوڑ دیا جب عمر نے یہ سنا تو پوچھا کہ وہ کون کون لوگ ہیں نحام نے کہا کہ تمہاری بہن اور ان کے شوہر اور تمہارے چچا کے بیٹے وہاں سے چلے اور اپنی بہن کے یہاں آئے رسول اللہؐ اپنے اصحاب میں سے وسعت والوں کو حاجت مندوں کا متکفل کر دیتے تھے اور خباب بن ارت کو عمر کی بہن کے شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کفالت میں کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ ما انزلنا

علیک القرآن لتشقی نازل کی تھی اس کے بعد (راوی نے) اسی واقعہ کے مثل ذکر کیا جو پہلے بیان ہو چکا اور اس میں کچھ زیادتی اور کی ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عمر نے اسلام لا کر کہا خدا کی قسم جیسا ہم کفر کی حالت میں کفر کا اظہار کرتے تھے اس سے زیادہ اب اسلام کی حالت میں ہم کو اسلام کے اظہار کا حق ہے پھر اگر ہماری قوم ہم ظلم و تعدی کرنا چاہے گی تو ہم اس سے لڑیں گے اور اگر ہماری قوم انصاف کرے گی تو ہم قبول کریں گے پھر حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی مسجد میں آ کر بیٹھے اور جب قریش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام دیکھا تو بہت پریشان ہوئے ابن اسحٰق نے کہا مجھ سے نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر بن الخطاب اسلام لائے تو (لوگوں سے) پوچھا کہ اہل مکہ میں سے کون شخص سب سے زیادہ بات کو شائع کر دینے والا ہے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر۔ حضرت عمر چلے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا اور میں (اس وقت) لڑکا تھا (مگر) جو کچھ دیکھتا اس کو سمجھتا تھا۔ حضرت عمر جمیل بن معمر کے پاس گئے اور کہا اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام لے آیا خدا کی قسم آپ اور کچھ نہ کہنے پائے تھے کہ جمیل کھڑا ہو گیا اور چادر گھسیٹتے ہوئے چلا حضرت عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی اپنے باپ (یعنی عمر) کے ساتھ تھا۔ جمیل مسجد کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے چلا کر کہنے لگا اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گیا حضرت عمر نے اس سے کہا تو جھوٹ کہتا ہے میں نے تو اسلام قبول کیا پھر لوگوں نے حضرت عمر پر شورش کی اور ان کو مارنے لگے اور حضرت عمر بھی لوگوں کو مارنے لگے حتی کہ آفتاب سروں پر آ گیا (یعنی دوپہر ہو گئی حضرت عمر تھک گئے اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا حضرت عمر کہنے لگے جو کچھ تم سے ہو سکے کرو قسم ہے خدا کی اگر ہم تین سو ہوتے تو کعبہ کو یا تم ہمارے لئے چھوڑ دیتے یا ہم تمہارے لئے۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جس نے حضرت عمر کو پناہ دی وہ عاص بن وائل ابو عمرو بن عاص سہمی ہیں اور حضرت عمر نے ان کو اپنا ماموں اس وجہ سے کہا کہ عمر کی ماں حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کی بیٹی ہیں اور حنتمہ کی ماں شفا بنت عبد قیس بن عدی بن سعد بن سہم سہمیہ ہیں اور ماں کی طرف کے لوگ سب ماموں ہوتے ہیں اسی لئے نبیؐ نے سعد بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کیونکہ وہ زہری تھے اور رسول اللہؐ کی والدہ بھی زہریہ تھیں۔ اسی طرح حضرت عمر کے دوسرے ماموں کی نسبت جس نے حضرت عمر کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا تھا جو یہ قول ہے کہ وہ ابو جہل تھا پس ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی بہن ہیں ابو جہل حضرت عمر کا حقیقی ماموں ہوگا اور ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی چچا کی بیٹی ہیں ابو جہل حضرت عمر کا ویسا ہی ماموں ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا (یعنی ماں کی طرف کے سب لوگ ماموں ہوتے ہیں) محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمر کا اسلام لانا ۶ھ میں ہوا۔

ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حرزہ یعقوب بن مجاہد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی عمرو ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمر کا نام فاروق کس نے رکھا عائشہ نے کہا نبیؐ نے حرزہ۔ حاء مہملہ کو زبر اور زاء معجمہ ساکن اس کے بعد راء مہملہ پھر ہ ہے۔

ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد ازرقی مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمٰن بن حسن نے ایوب

بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان و دل پر حق کو قائم کر دیا اور وہ فاروق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی ابن شہاب نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ سب سے پہلے اہل کتاب نے حضرت عمر کو فاروق کہا۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبیدہ سری بن یحییٰ بن اخی ہناد بن سری نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے یزید البہی سے روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے۔ ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور یعلی بن عبید اور فضل بن وکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعر نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر کا اسلام لانا ایک فتح تھا اور ان کی ہجرت ایک نصرت تھی اور ان کا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمر اسلام لائے اور کافروں سے لڑے تب کافروں نے ہم کو چھوڑا اور ہم کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی معمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عمر بن سعید سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے منصور سے انہوں ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمر اسلام لائے تو اسلام مثل ایک آنے والے شخص کے تھا کہ اس کی قربت زیادہ ہوتی گئی اور جب عمر کو شہید کیا گیا تو اسلام ایک جانے والے شخص کے ہو گیا کہ اس سے دوری زیادہ ہوتی گئی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جوہری نے بطور املاء کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوروق احمد بن محمد بن ابن بکر ہزانی نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن محمد بن خالد عثمانی نے مصر میں ۲۶۵ھ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن قاسم آملی نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ مہاجرین میں سے کسی نے چھپ کر ہجرت نہ کی مگر عمر بن خطاب نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار گلے

میں لٹکائی اور کمان دوش پر لگائی اور تیر ہاتھ میں لئے اور نیزہ بلند کئے ہوئے کعبہ کے پاس گئے حالانکہ قریش کا گروہ کعبہ کے گردا گرد موجود تھا مگر حضرت عمر نے تمکین کے ساتھ سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم میں آ کر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ہر ایک کے دروازہ پر گئے، کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اس کو روئے اور اس کا بیٹا ماتم کرے اور اس کی زوجہ بیوہ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس وادی کے اس پار ہم سے ملے۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے ساتھ صرف وہی لوگ ہوئے جو ضعیف اور کمزور تھے ان کو آپ نے تعلیم اور ہدایت کی اور ہجرت کر گئے۔ ہم کو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے نافع نے عبداللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عمر بن خطاب سے روایت کی انہوں نے کہا جب ہم لوگ ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو ہم نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ بنی غفار کے چشمہ کے پاس ہم سب ملیں اور جو شخص وہاں نہ آئے تو اس کے ساتھی ان کو چھوڑ دیں پس ہم اور عیاش بن ربیعہ وہاں آئے اور ہشام رک رہے جو فتنہ میں پڑے اور ہم لوگ مدینے چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا عمر بن الخطاب اور زید بن خطاب اور عمرو بن سراقہ اور عبداللہ بن سراقہ اور خنیس بن حذافہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور واقد بن عبداللہ اور خولی بن ابی خولی اور ہلال بن ابی خولی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور خالد بن بکیر اور ایاس بن بکیر اور عاقل بن بکیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن رفاعہ بن منذر کے یہاں اترے۔ ہم کو ابو الفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد حسن بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابی اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مہاجرین میں سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر بنی عبدالدار کے بھائی آئے پھر ابن مکتوم آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے پھر عمر بن الخطاب ۲۰ افراد کے ساتھ سواری پر آئے ہم نے پوچھا رسول اللہؐ نے کیا کیا انہوں نے کہا ہمارے پیچھے آ رہے ہیں پھر رسول اللہؐ تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ جہادوں میں شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہؐ کے ساتھ بدر، احد خندق، بیعۃ الرضوان، خیبر، فتح حنین وغیرہ میں شریک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کفار پر سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہؐ نے حدیبیہ میں حضرت عمر کو اہل مکہ کے پاس بھیجنا چاہا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ قریش کے ساتھ جو سخت عداوت مجھ کو ہے وہ قریش کو معلوم ہے اس لئے اگر وہ موقع پائیں گے تو مجھ کو قتل کر ڈالیں گے پس رسول اللہؐ نے حضرت عمر کو نہیں بھیجا بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

ہم کو ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے رسول اللہؐ کے بدر تشریف لے جانے کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ وادی ذفار کی طرف چلے تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور آپ کو خبر پہنچی کہ قریش اپنے قافلہ کو بچانے کے لئے آ رہے ہیں۔ رسول اللہؐ نے لوگوں سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا ذکر کیا اور حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیوں کو قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا جس کا

قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر ارباب سیر نے کہا ہے کہ بنی عدی بن کعب میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے منجملہ ان کے عمر بن خطاب بن نفیل بھی ہیں اس میں کچھ اختلاف نہیں کیا گیا اور حضرت عمرؓ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے اور رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہم کو عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے جب ابوسفیان نے لوٹ جانے کا ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہوگی اے ہبل (بت کا نام ہے) بلند ہو جا یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہؐ نے عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر اٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (ابوسفیان کے جواب میں) کہا کہ اللہ سب سے بزرگ و برتر ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہماری طرف کے مقتول جنت میں ہیں اور تمہاری طرف کے مقتول دوزخ میں حضرت عمر نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمر ہمارے پاس آؤ رسول اللہؐ نے عمر سے فرمایا جاؤ دیکھو کیا کہتا ہے حضرت عمر اس کے پاس گئے ابوسفیان نے حضرت عمر سے کہا اے عمر میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کو مقتل میں لاؤ حضرت عمر نے کہا نہیں وہ تیری بات اس وقت سن رہے ہیں ابوسفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قمئہ سے زیادہ سچے ہو کیونکہ ابن قمئہ نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر کا علم بھاری ہوگا میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم عبداللہ نے اس سے بڑھ کر کہا میں نے پوچھا کیا کہا ہے انہوں نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی تو علم کے دس حصوں میں سے نو حصے جاتے رہے۔ ہم کو اسمعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک پیالہ دودھ کا مجھ کو دیا گیا میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی کیا تاویل ہے آپ نے فرمایا علم۔ ہم کو ابو محمد بن ابی القاسم حافظ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوا غر قراتکین بن اسعد خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن محمد بن فضل بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر احمد بن عبداللہ نیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبدالملک بن عمیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے قبیصہ بن جابر

سے روایت کی وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ابوبکر صدیق سے زیادہ کسی کو رعیت پر رحیم و نرم دل نہیں دیکھا اور نہ عمر بن خطاب سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الہٰی میں فقیہ اور حدود الٰہیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا اور نہ عثمان بن عفان سے زیادہ کسی کو باحیا دیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع

ہم کو ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن عزرقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین بن مہتدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید حاتم بن حسن شاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی انہوں نے کہا طلحہ بن عبید اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نہ اسلام لانے میں ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنے میں لیکن ہم سب سے زیادہ زاہد تھے دنیا میں اور ہم سب سے زیادہ راغب تھے آخرت کے۔ کہا اور ہم کو خبر دی ہمارے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی مقری نے کتابۃً بیان کیا اور ابومسعود اصبہانی نے ان سے روایت کر کے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن ابی یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مغراء دوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم ہے خدا کی حضرت عمر ہم پر ہجرت میں مقدم نہ تھے مگر ہم کو معلوم ہو گیا جس چیز سے ان کو ہم پر فضیلت تھی اور وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زاہد تھے ہم کو ابن ابی حبہ وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر بن حبویہ اور ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہنے لگے کہ اگر میں اس کو پی لوں گا تو اس کی حلاوت تو جاتی رہے گی مگر اس کی پاداش باقی رہے گی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ شہد ایک شخص کو دے دیا اور اس نے اس کو پی لیا۔

ہم کو ابو محمد قاسم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو اسمٰعیل بن احمد ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابن ابی غنیہ (ابوغنیہ کا نام یحیٰی بن عبدالملک ہے) نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلامہ بن صبیح تمیمی نے بیان کیا انہوں نے کہا احنف کہتے تھے کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ تھا آپ کو ایک شخص ملا اس نے کہا اے امیر المومنین میرے ساتھ چلئے اور فلاں شخص پر میرا انصاف کیجئے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے حضرت عمر نے درہ اٹھایا اور اس کے سر پر مار دیا اور کہا تم لوگ امیر المومنین کو بلاتے ہو حالانکہ وہ خود تمہارے کاموں کے لئے مستعد رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول ہوتے ہیں تب بھی ان کے پاس آ کر فریاد کرتے ہو۔ وہ شخص ملامت

کرتا ہوا لوٹ کر چلا حضرت عمر نے اس کو بلا کر درہ اس کے سامنے ڈالا دیا اور فرمایا تو اپنا قصاص لے لے اس نے کہا نہیں میں خدا کے واسطے اور تیرے واسطے درگزر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا کے پاس اجر پانے کے لئے خدا کے واسطے درگزر کر اس نے کہا میں خدا کے واسطے چھوڑے دیتا ہوں یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر بعد آپ آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے اے ابن خطاب تو پست تھا خدا نے تجھ کو بلند کیا اور تو گمراہ تھا خدا نے تجھ کو ہدایت کی اور ذلیل تھا خدا نے تجھ کو عزت دی تجھ کو لوگوں پر حاکم بنایا لیکن ایک شخص تیرے پاس دادخواہی کے لئے آیا اور تو نے اس کو مارا کل کو جب تو خدا کے پاس جائے گا تو خدا کو کیا جواب دے گا۔ احنف کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں حضرت عمر اپنے کو اس قدر ملامت کرتے تھے کہ ہم کو یقین ہو گیا کہ تمام زمین والوں سے آپ بہتر ہیں۔

کہا اور ہمارے باپ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن ورد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر نے اپنے سامنے کھانا (کھانے کے لئے) رکھا تھا کہ غلام نے آ کر کہا عتبہ بن ابی فرقد دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر نے ان کو آنے کی اجازت دی جب وہ آئے تو حضرت عمر نے اس کھانے میں سے کچھ ان کو دیا عتبہ اس کو کھانے لگے تو وہ ایسا بدمزہ تھا کہ عتبہ اس کو نگل نہ سکے اور کہنے لگے اے امیر المومنین کیا آپ کے لئے فائدہ نہیں ہے آپ نے کہا کیا تمام مسلمانوں کے لئے ہوسکتا ہے عتبہ نے کہا نہیں خدا کی قسم آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر اے عتبہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں دنیاوی زندگی میں مزہ دار کھانا کھاؤں۔

محمد بن سعد نے کہا ہم کو ولید بن اغر مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب ایک مرتبہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس آئے حفصہ نے آپ کے سامنے شوربا پیش کیا اور اس میں زیتون ڈال دیا حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے میں دو سالن؟ میں اس کو ہرگز نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلا جاؤں (یعنی مرتے وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر بن حیویہ نے اور ابوبکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر کے دونوں مونڈھے کے درمیان کرتے میں چار پیوند دیکھے۔ اور ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبدالرحمٰن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے سعید جریری سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا رمی جمرہ کرتے اور ایک ازار پہنے تھے جس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہم کو ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو تکریتی وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسمٰعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقیل نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس حاضر تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ایک قصر کی طرف وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہے اس نے کہا عمر کے واسطے میں نے عمر کی غیرت یاد کی اور پیچھے لوٹا اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔

کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابی امامہ ابن سہل سے روایت کی انہوں نے ابوسعید خدری کو سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں وہ لوگ پیراہن پہنے ہوئے ہیں کسی کا پیراہن سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کئے گئے ان کا پیراہن اس قدر لمبا تھا کہ زمین پر لوٹتا تھا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا پیراہن سے مراد دین ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اعلیٰ درجات کے لوگ نیچے درجے والوں کو ایسے دکھائی دیں گے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق میں دکھائی دیتا ہے اور بیشک ابوبکر اور عمر انہی عالی درجہ لوگوں میں سے ہیں اور ان پر انعام کیا گیا ہے۔

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر عمر بن خلیل ابن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوقلابہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے نضر ابی عمر خراز سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے حرا سے جب وہ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور اس پر نبیؐ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن اور سعد اور سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہم کو ابوالحسن خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابویحییٰ بن ابی سبرہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوجابر محمد بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلیٰ بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم

نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر ہیں جبریل اور میکائیل اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہم کو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابراہیم بن ابی عبس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے شعبی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ساتھ تھا کہ ابو بکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبیؐ نے فرمایا اے علی یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے سوا تمام اولین اور آخرین میں سے پیران اہل جنت کے سردار ہیں پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی ان دونوں کو اس کی خبر نہ کرنا۔

ہم کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خارجہ بن عبد اللہ نے نافع سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر قائم کر دیا اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگوں کو کوئی ایسا امر ہرگز نہیں پیش آیا کہ اس میں لوگوں نے مشورہ دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو مگر یہ کہ اس میں حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ قیدیان بدر کی نسبت جب عمرؓ نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا اور اوروں نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **لو لا کتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم** (اگر خدا کی طرف سے کتاب (لکھا ہوا) نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس میں تمہارے لئے عذاب عظیم آچکا ہوتا) اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم نازل کیا۔

کہا اور ہم کو ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن داؤد واسطی ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمٰن بن اخی محمد بن منکدر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے ابو بکر سے کہا **يا خير الناس بعد رسول الله** (یعنی اے بہترین انسان رسول اللہؐ کے بعد) ابو بکر نے فرمایا تم یہ کہتے ہو میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نہیں طلوع ہوا (یعنی عمر سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے)

کہا اور ہم کو ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیوۃ بن شریح سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے مسرح بن ہاعان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

کہا اور ہم کو ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ ناگاہ میں نے ایک محل سونے کا دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا قصر ہے فرشتوں نے کہا قریش کے ایک جوان کا میں نے خیال کیا غالباً وہ جوان میں ہی ہوں پس میں نے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب۔

کہااور ہم کوابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم کوعلی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم نے بریدہ کوسناوہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کسی غزوہ میں گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک حبشیہ لونڈی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیایارسول اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کوسلامت واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی آنحضرتؐ نے فرمایااگر تو نے نذر کی تھی تو بجالے ورنہ نہیں اس لونڈی نے دف بجانا شروع کیااتنے میں ابوبکرآئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عمرآئے تو اس لونڈی نے دف نیچے رکھ لیااور اس پر بیٹھ گئی رسول اللہؐ نے فرمایااے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہے میں بیٹھا تھااور وہ بجاتی رہی پھر ابوبکرآئے وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان اور وہ بجاتی رہی پھر اے عمر تم آئے تو اس نے دف کو چھپالیا۔

کہااور ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کرکے بیان کیااور انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اگلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں اگر محدث ہوگا تو عمر بن خطاب ہیں۔ہم کواحمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوابومسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے مجاشع بن عمرو نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیاانہوں نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم میں نکاح کاپیغام بھیجاان لوگوں نے نامنظور کیااور مغیرہ بن شعبہ نے جواس قوم میں نکاح کا پیغام دیاتو ان کے ساتھ نکاح کر دیاپس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ایسے شخص کونامنظور کیا ہے جس سے بہتر زمین پر کوئی نہیں۔

کہااور ہم کوابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوعبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن ہارون بن فرج نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے جعفر بن مغیرہ سے روایت کرکے بیان کیاانہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر کاذکر بہت کیاکرو کیونکہ جب ان کاذکر کروگے تو عدل کاذکر کروگے اور جب عدل کاذکر کروگے تو اللہ تعالیٰ کاذکر کروگے۔

کہااور ہم کوابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے جعفر صائغ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مرودی نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے فرات بن سائب نے میمون بن مہران سے روایت کرکے بیان کیاانہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن رسول اللہؐ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے خطبہ میں چلاکر کہایاسارية بن حصن الجبل الجبل من استرعى الذئب ظلم (یعنی پہاڑ کی طرف آجاؤ جس نے بھیڑیے سے نگہبانی چاہی اس نے ظلم کیا) یہ سن کر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی نے کہاعمر کاکلام سچاہوتا ہے خدا کی قسم جوکچھ عمر نے کہااس سے کچھ نہ کچھ ضرور نتیجہ نکلے گا۔جب نماز سے فارغ ہوچکے تو حضرت علی

نے حضرت عمر سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپ کو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمر نے کہا یہ کیا حضرت علی نے کہا یہ جو آپ نے کہا تھا یا سارية الجبل الجبل من استرعى الذئب ظلم۔ حضرت عمر نے تعجب سے پوچھا کیا میں نے یہ کہا تھا حضرت علی نے کہا ہاں کہا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ مشرکین نے ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہزیمت دے دی ہے پس مجھ سے وہ کلام نکل پڑا جو تم نے سنا اس واقعہ کے ایک ماہ بعد فتح کی بشارت لے کر قاصد آیا اور اس نے بیان کیا کہ اسی جمعہ کو اسی وقت ایک آواز سنی جیسے حضرت عمر کہہ رہے ہیں یا سارية بن حصن الجبل الجبل. اس قاصد نے کہا یہ آواز سن کر ہم لوگ پہاڑ کی طرف پھر گئے پس اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابو بکر بن دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن منذر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن نافع نے ابی حبان تیمی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے علی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم کرے انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ہم سے کر دیا اور ہم کو دار الہجرۃ میں لائے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالیٰ عمر بن خطاب پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کسی کو تلخ معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسمٰعیل ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے روح سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بیل پر سوار ہو گیا بیل (بحکم الٰہی) بولا کہ خدا کی قسم میں سواری کے لئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں لوگوں نے (بیل کے بولنے پر تعجب کر کے) کہا سبحان اللہ پس نبیؐ نے فرمایا کہ میں (خدا کی اس قدرت پر) شہادت دیتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی گواہی دیتے ہیں حالانکہ جس وقت آنحضرتؐ نے یہ فرمایا حضرت ابو بکر اور عمر اس جگہ موجود نہ تھے۔

کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الغنی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمٰن صنعانی نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن تمام لوگوں پر عموماً فخر کرتا ہے اور عمر بن خطاب پر خصوصاً فخر کرتا ہے۔

ہم کو ابو الفضل عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جعفر بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برجلانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نضر مسعودی نے ابو نہشل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر چار فضیلت ہیں اول یہ کہ بدر کے قیدیوں کی بابت کہ حضرت عمر نے ان کے قتل کا مشورہ دیا اور اسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لو لا کتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذ تم عذاب عظيم دوسرے حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبیؐ کی ازواج مطہرات پردہ میں رہیں اس پر زینب نے کہا اے ابن خطاب تم ہم پر حکم

کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں آتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی و اذا سالتموھن متاعا فاسالوھن من وراء حجاب (جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لئے نبیؐ کی دعا تھی اللھم اید الاسلام بعمر (اے اللہ عمر سے اسلام کی تائید کر) اور حضرت عمر کی رائے حضرت ابوبکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہم کو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو طالب علی بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے غلابی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن حجر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمارہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں شیعوں کی ایک قوم پر گزرا وہ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور ان کی منقصت بیان کرتے تھے میں علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین میں شیعوں کے ایک گروہ پر گزرا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیاں دیتے اور برا کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپ کے دل میں حضرت ابوبکر اور عمر کی برائی ہے تو ہرگز ان کو یہ جرأت نہ ہو سکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذ اللہ میرے دل میں ابوبکر اور عمر کی سوا اچھائی کے ذرا بھی برائی نہیں ہے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابوبکر کی ذرا بھی برائی دل میں رکھے اس کے بعد حضرت روتے ہوئے اٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے اور آپ کے اس قدر آنسو جاری تھے کہ داڑھی تر تھی آپ کھڑے ہو گئے اور نہایت بلیغ خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے میں بری اور بیزار ہوں بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر سزا دینے کو تیار ہوں قسم ہے خدا کی ابوبکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی دوست رکھتا ہے اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو فاجر اور بدکار ہو گا ابوبکر اور عمر رسول اللہؐ کے بھائی اور آنحضرتؐ کے یار اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر خطیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبدالجبار بن خیرویہ ابو سہل کلوذانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے عوف سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت عمر بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا اے عمر خیرات کرو اس کی جزا جنت ملے گی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کر دو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ضرور ایسا کر دیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں اسی طرح گزار دوں گا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بابت سوال ہو گا اور جس سے سوال کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں پس حضرت عمر رونے لگے یہاں تک آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ اس کو میرا کرتا دے دے اور فرمایا قسم ہے خدا کی اس کرتے کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب ایک رات کو گشت کے لئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گزرے دیکھا کہ اس مکان میں ایک عورت ہے اور اس کے گرد چند لڑکے رو رہے ہیں اور ہانڈی جس میں پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ

کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا اے اللہ کی بندی یہ لڑکے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوک سے رو رہے ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ یہ ہانڈی آگ پر کیوں رکھی ہے اس عورت نے کہا اس ہانڈی میں پانی بھر کر جوش دیتی ہوں اور ان لڑکوں سے حیلہ کرتی ہوں کہ اس میں آٹا اور روغن ہے (یعنی کھانا پک رہا ہے) یہاں تک کہ لڑکے سو جاتے ہیں۔ حضرت عمر بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دار الصدقہ میں آئے اور ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور کچھ درہم بھر کر کہا اے اسلم مجھ پر اٹھا دے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین میں اس کو اٹھا کر لے جاؤں گا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اے اسلم اس کو میں ہی لے چلوں گا کیونکہ آخرۃ میں مجھی سے باز پرس ہوگی پھر آپ اس کو اپنے کندھے پر اٹھا کر اس عورت کے گھر میں لائے اور اس میں سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی میں ڈال کر پکانے لگے اور اس کو ہاتھ سے ہلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ پھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی میں نے دیکھا کہ آگ پھونکنے میں دھواں آپ کی داڑھی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہو گیا تو حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے ان لڑکوں کو کھلایا یہاں تک کہ آسودہ ہو گئے پھر آپ ان لڑکوں کے سامنے لیٹ گئے اور میں خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب وہ لڑکے کھیلنے اور ہنسنے لگے تو آپ وہاں سے چلے اور مجھ سے پوچھا اے اسلم تم جانتے ہو میں کیوں ان لڑکوں کے سامنے لیٹا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ان لڑکوں کو روتا ہوا دیکھا تھا پس میں نے پسند نہیں کیا کہ ان لڑکوں کو ہنستا ہوا دیکھے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں اس وجہ سے میں نے ایسا کیا اور جب وہ ہنسنے لگے تو میرا دل خوش ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت

ہم کو محمد بن محمد بن سرایا وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن سالم نے سالم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک چاہ پر ایک ڈول جو لکڑی پر لٹکایا ہوا ہے کھینچ رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول آہستگی سے کھینچا اور خدا ان کی مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب آئے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا (اور عمر نے اس قدر ڈول کھینچے کہ) میں نے کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر پانی کے کنارہ بیٹھ گئے یہ اس طرف اشارہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں شہروں پر فتح دی اور مسلمانوں کو کفار سے اس قدر بکثرت مال غنیمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہو گئے۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو امر الٰہی اور نیز امر دنیا میں نہایت قوی پاؤ گے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی۔ احمد بن عثمان نے کہا ہم کو ابو رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن مرثد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوصالح فَراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسحاق فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی زعرا یا زید بن وہب سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ سوید بن غفلہ جعفی حضرت علی کی خلافت کے زمانہ میں ان کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین میں کچھ لوگوں کے پاس گزرا

جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی شان کے خلاف باتیں ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہؐ کا زمانہ وفات قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت ابوبکر نے رسول اللہؐ کی حیات میں سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ ﷺ کو خدا نے وفات دی تو کچھ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے تمام صحابہ اس پر راضی ہو گئے لیکن ابوبکر صدیق نے انکار کیا اور تنہا اپنی رائے کو سب صحابہ کی رائے پر ترجیح دی اور کہا خدا کی قسم اگر وہ لوگ خدا اور رسول کی مقرر کردہ زکوٰۃ سے ایک رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے اسی طرح لڑوں گا جس طرح نماز کے چھوڑنے پر پھر سب مسلمانوں نے بخوشی بیعت کی اور عبدالمطلب کی اولاد میں سے سب سے پہلے میں نے سبقت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق دنیا سے بالکل بے تعلق تھے اور رسول اللہؐ کی تمام سیرتیں آپ میں موجود تھیں ہم لوگ آپ کے کسی حکم سے انکار نہیں کرتے تھے جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ خلافت کے زیادہ لائق ہیں اور اگر خلافت کے بارہ میں یگانگت کا خیال ہوتا تو حضرت ابوبکر اپنے بیٹے کو خلیفہ بناتے پھر آپ نے حضرت عمر کو خلیفہ بنانے کے بارہ میں مسلمانوں سے مشورہ لیا بعض مسلمان راضی ہوئے اور بعض مسلمانوں نے کہا کہ آپ ہم لوگوں پر ایسے کو امیر بناتے ہیں جو آپ کی زندگی میں ہم پر نہایت سختی کرتے ہیں آپ خدا کو کیا جواب دیں گے حضرت ابوبکر نے کہا کہ جب میں خدا کے پاس جاؤں گا تو کہوں گا کہ اے میرے پروردگار میں نے مسلمانوں پر ایسے شخص کو امیر بنایا جو سب سے بہتر تھا الغرض حضرت ابوبکر نے حضرت عمرؓ کو ہم پر خلیفہ بنایا پھر حضرت عمر نے رسول اللہؐ اور ابوبکر کے تمام احکام ہم پر قائم رکھے اور ہم لوگوں نے ان میں کوئی خرابی نہیں دیکھی آپ سے ہر روز دین و دنیا کی ترقی ہوتی رہی خدا نے آپ کو زمین پر فتوحات دیں اور آپ کی وجہ سے شہر آباد ہوئے آپ خدا کی باتوں میں کسی کی ملامت کا خیال نہ کرتے تھے حق اور عدل میں آپ کے نزدیک دور اور نزدیک والے سب برابر تھے خدا نے آپ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا تھا حتی کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی زبان پر روح القدس کی آواز تھی اور ملائکہ آپ کی اعانت کرتے تھے۔

کہا اور ہم کو ابن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن قاسم بزار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہاشمی نے عبد خیر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر اور عمر کو قیامت تک کے بادشاہوں کے لئے حجت بنایا ہے خدا کی قسم وہ دونوں سبقت لے گئے اور اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال گئے ان کی یاد امت کو غمگین کرتی ہے اور سرداروں کے لئے موجب طعن۔

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی سبرہ نے عبدالمجید بن سہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی دوسری سند محمد نے کہا اور ہم کو عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ ابی نضر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عبداللہ بہی سے روایت کی کہ جب ابوبکر صدیقؓ بیمار ہوئے تو

عبدالرحمٰن ابن عوف کو بلایا اور ان سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبدالرحمٰن نے کہا آپ ہم سے وہ بات پوچھتے ہیں جو آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے پھر ابوبکر صدیق نے عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور ان سے حضرت عمر کا حال پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے لیکن اس قدر مجھے معلوم ہے کہ حضرت عمر کا باطن ان کے ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں ان کے مثل کوئی نہیں ہے پھر ابوبکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور اور اسید بن حضیر وغیرہ کو بلا کر مشورہ لیا اسید نے کہا کہ میں حضرت عمر کو آپ کے بعد سب سے بہتر جانتا ہوں اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے بہت اچھا ہے پھر جب دیگر صحابہ نے عبدالرحمٰن اور عثمان کا ابوبکر صدیق کے پاس خلوت میں جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابوبکر کے پاس آئے اور ان میں سے کسی نے کہا اے ابوبکر جب خدائے تعالیٰ تم سے عمر کے خلیفہ بنانے کی بابت سوال کرے گا تو کیا جواب دو گے کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابوبکر نے کہا مجھ کو اٹھا کر بٹھاؤ (لوگوں نے آپ کو بٹھایا تو) آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ کو خدا کا خوف دلاتے ہو میں خدا سے کہوں گا کہ اے پروردگار میں نے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر تھا یہ کہہ کر حضرت ابوبکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلا کر کہا لکھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ عہد ہے جو ابوبکر بن ابوقحافہ نے دنیا سے دار آخرت کی طرف جاتے وقت لکھا بیشک میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگوں پر خلیفہ بنایا تم سب لوگ ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کریں تو ان کے ساتھ میرا یہی خیال ہے اور اگر بدل جائیں تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کرے اور میں نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہے اور میں غیب کی خبر نہیں رکھتا اور تم لوگوں پر سلام اور خدا کی رحمت ہو یہ لکھ کر حضرت ابوبکر نے اس پر مہر کر دی حضرت عثمان وہ مہری تحریر لے کر باہر آئے اور ان کے ساتھ عمر بن خطاب اور اسد بن سعیہ قرظی بھی تھے حضرت عثمان نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم لوگ اس شخص کی بیعت کرو گے جس کا نام اس تحریر میں ہے سب لوگوں نے کہا ہاں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے اس شخص کو جان لیا ابن سعد نے اس کہنے والے سے کہا کہ وہ عمر ہیں الغرض سب لوگوں نے اقرار کیا اور راضی ہو گئے اور سبھوں نے بیعت کر لی اس کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلوت میں بلایا اور جو کچھ وصیت کرنا تھا وصیت کی پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابوبکر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے اے پروردگار میں نے یہ کام محض لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے مجھ کو لوگوں پر فتنہ کا خوف ہوا اس لئے میں نے ان میں وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہے اور میں نے خوب سمجھ کر لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر اور تمام لوگوں کی اصلاح چاہنے والا ہے۔

صالح بن کیسان نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مرض موت میں آئے اس وقت آپ کو کچھ افاقہ تھا عبدالرحمٰن نے کہا بحمد اللہ آپ کو صحت ہے ابوبکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں ابوبکر نے فرمایا اس حالت میں بھی مجھ کو نہایت شدید درد ہے اور اے گروہ مہاجرین جو صدمہ تم لوگوں سے مجھ کو پہنچا ہے وہ اس میرے درد سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ میں نے تم پر ایک شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر ہے لیکن تم میں سے ہر شخص میرے اس کام سے سخت ناراض اور خشمناک ہے اور یہ چاہتا ہے کہ خلافت اسی کو ملے تم لوگ یہ دیکھتے ہو کہ دنیا آرہی ہے لیکن وہ آتی رہے گی یہاں تک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنانا شروع کرو گے اور تم لوگوں کو صوف پر لیٹنے سے ایسی تکلیف ہو گی جیسے ببول کے کانٹوں پر لیٹنے سے ہوتی ہے۔

ہم کو ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابی غنیتہ نے بیان کیا انہوں نے صلت بن بہرام سے انہوں نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ سخت بیمار ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن سے جھانک کر فرمایا اے لوگوں میں نے ایک عہد لکھا ہے پس کیا تم سب اس پر راضی ہو جاؤ گے سب لوگوں نے کہا یا خلیفہ رسول اللہؐ بے شک ہم لوگ راضی ہیں حضرت علی نے فرمایا ہم تو اسی وقت راضی ہوں گے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہوں۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبتہ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن عبدالحمید مہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبدالغفار بن داؤد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن ابی خثیمہ سے انہوں نے اپنی دادی شفا سے روایت کی یہ شفا اول ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ جب سوق میں آتے تو ان کے پاس ضرور جاتے تھے۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا میں نے اپنی دادی شفا سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کب سے لکھا گیا انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل کو لکھا کہ دو دانش منداور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیج دو تا کہ میں ان لوگوں کے حالات دریافت کروں عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا یہ دونوں آئے اور اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ سے کہا خدا کی قسم تم نے حضرت عمرؓ کا بہت اچھا نام رکھا کیونکہ وہ امیر ہیں اور ہم لوگ مومنین ہیں پھر میں حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا امیر المومنین جب حضرت عمرؓ نے اس کی بابت دریافت کیا تو میں نے کہا یا امیر المومنین عراق کے عامل نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو یہاں بھیجا وہ دونوں جب یہاں پہنچے تو اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو میں نے کہا کہ تم نے بہت اچھا نام رکھا کیونکہ حضرت عمرؓ امیر ہیں اور ہم سب لوگ مومنین ہیں۔ اس کے پہلے (فرمان و نامہ وغیرہ میں) یہ لکھا جاتا تھا من عمر خلیفة خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم مگر اسی دن سے یہ لکھا جانے لگا من عمر امیر المومنین بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کو یا خلیفۃ رسول اللہؐ کہا جاتا تھا اور مجھ کو یا خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ کہا جاتا ہے مگر اس میں طوالت ہے تم سب لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (لہٰذا امیر المومنین کہنا نہایت مناسب ہے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت

حضرت عمرؓ کو فتوحات بہت ہوئیں اور آپ نے بہت شہر آباد کئے عراق شام، مصر جزیرہ، دیار بکر، آذربیجان، آرمینیہ بلاد

جبال، آرانیہ، بلاد فارس اور خوزستان وغیرہ سب آپ ہی نے فتح کئے۔ خراسان کی بابت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ حضرت عمر ہی نے فتح کیا تھا مگر آپ کے بعد نکل گیا پھر حضرت عثمانؓ نے فتح کیا اور بعضوں کا قول ہے کہ اس کو بھی حضرت عمر نے اس کو نہیں فتح کیا تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں فتح ہوا اور یہی صحیح ہے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر عطا و بخشش کرتے اور اپنے کو بیت المال میں مثل اجیر کے سمجھتے تھے اور اپنے کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔ ہر قسم کے دفتر مرتب کئے اور ہر شخص کو اس کے درجہ کے موافق رتبہ دیا پس اہل مدینہ کو آپ کے پاس جانے میں سب لوگوں پر اولیت تھی اور اہل بدر میں سے حضرت علی کو اولیت تھی اور یہی ترتیب عطایا میں بھی تھی اور جو لوگ رسول اللہؐ سے زیادہ قریب تھے جیسے بنی ہاشم ان کے نام سب سے پہلے درج کئے تھے پھر ان کے بعد ان لوگوں کے نام تھے جو بہ نسبت بنی ہاشم کے کچھ کم قربت رکھتے تھے وعلی ہذا القیاس۔

ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فاطمہ بنت حسین بن حسن بن فضلویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ہم کو ابوبکر احمد بن خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم کو ابوبکر حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے شافعی نے کہا کہ ہم کو ہمارے عم محمد بن علی بن شافع نے کسی ثقہ یعنی محمد بن علی بن حسن یا کسی دوسرے سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عثمان بن عفان کے غلام سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دو بچے ہانکے لئے جا رہا ہے اور تپش کی وجہ سے زمین پر اس کے پیر جلے جاتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص ہے میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ شخص چادر سر میں لپیٹے ہوئے اونٹ کے دو بچے لئے جا رہا ہے پھر جب وہ شخص اور قریب گیا تو حضرت عثمان نے فرمایا اب دیکھو کون شخص ہے میں نے دیکھا تو حضرت عمر بن خطاب تھے میں نے حضرت عثمان سے عرض کیا یہ تو امیر المومنین ہیں حضرت عثمان کھڑے ہو گئے اور (دیکھنے کے لئے) دروازہ سے سر نکالا مگر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سر اندر کر لیا جب حضرت عمرؓ سامنے آئے تو حضرت عثمان نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وقت کیوں نکلے حضرت عمر نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرانے کے لئے یہ آگے چلے گئے اور ان کے یہ دو بچے پیچھے چھوٹ گئے میں نے چاہا کہ ان کو چراگاہ میں اونٹوں کے پاس پہنچا دوں کیونکہ مجھ کو خوف ہے کہ اگر یہ دونوں بچے ضائع ہو گئے تو مجھ سے اللہ تعالیٰ باز پرس کرے گا۔ حضرت عثمان نے کہا یا امیر المومنین آپ پانی کے قریب سایہ میں آ کر ٹھہریں ہم آپ کا کام کر دیں گے حضرت عمر نے فرمایا تم سایہ میں بیٹھے رہو اور اس کے بعد چلے گئے حضرت عثمان نے کہا جو شخص قوی امین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھے۔

سری بن یحییٰ نے روایت کی کہ ہم سے یحییٰ بن مصعب کلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابوبکر عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت آیا حضرت عثمان سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت علی ان کے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں ان سے کہتے جاتے جو حضرت عمر کہتے تھے اور حضرت عمرؓ باوجود سخت گرمی کے دن ہونے کے دھوپ میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادریں تھیں ایک کی تہ بند باندھ لی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹوں کا معائنہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور ان کی عمریں لکھتے تھے حضرت علی نے حضرت عثمان سے کہا کہ کتاب اللہ میں تم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی کا یہ قول سنا ہے ان خیر من استاجرت القوی الامین

(یعنی بے شک بہتر مزدور قوی امین ہے) پھر حضرت علی نے حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی قوی امین ہیں۔

مجھ کو کئی آدمیوں نے اجازۃً ابو غالب بن بناء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی حسن بن محمد بن فہد علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن محمد بن احمد بن ابی العوام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن داؤد ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن حماد موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن صبیح نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علی ابن ابی طالب رمضان کے مہینہ میں مسجدوں پر گزرے اوران مسجدوں میں قندیلیں روشن تھیں حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ انہوں نے ہماری مسجدیں روشن کر دیں۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے آپ نے قیام کے لئے کہیں کوئی خیمہ نہیں نصب کرایا بلکہ جب اترتے تھے تو کسی درخت پر چادر یا جرسہ (چمڑے کی چٹائی) تان دیا جاتا اسی کے سایہ میں ٹھہرتے تھے۔

موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے ایک مرتبہ حج کیا اوراس میں مدینہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک اسی ۸۰ درہم خرچ کئے اس پر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس لیے خلیفہ نہیں بنائے گئے کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں اسراف کریں۔

ہم کو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ اور ابوبکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابن المبارک نے مالک بن مغول سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہے کہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہے اور اپنے نفسوں کو وزن کرو قبل اس کے وزن کئے جاؤ اور قیامت کے لئے سامان مہیا کرلو اس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز مخفی نہ رہے گا۔ حضرت عمر کی سیرت میں نہایت ہی عجیب باتیں ہیں جن کی استطاعت اسی شخص کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور اپنے احسان و کرم سے ان کو راضی کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انسؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد ہلنے لگا رسول اللہؐ نے اپنا پائے مبارک اس پر مارا اور فرمایا اے احد ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی اور نہیں۔ ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم ابو محمد بن طاؤس نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہم کو بسند عالی ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد نے بطور اجازۃً اگر چہ سماع نہ ہوا ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے یحیٰ بن سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام) منیٰ سے لوٹے تو بطحا میں ٹھہرے اور وہاں کنکریوں کا ایک تودہ بنا کر اپنی چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا اور اس پر سر رکھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں بوڑھا ہو اور میری قوت ضعیف اور اور میری عقل سست ہوگئی پس اے اللہ تو مجھ کو اپنے پاس اٹھالے اس کے بعد ذی الحجہ کا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپ کی وفات ہوگئی۔

ہم کو ابومحمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو تمام بن محمد اور عبدالرحمٰن بن عثمان اور عقیل بن عبداللہ نے خبر دی کہا اور مجھ کو ابو محمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعبداللہ محمد بن عقیل بن کریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن ابی نصر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو شعیب نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ہمراہ اس حج میں تھا جو آپ نے آخر میں کیا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے دور سے چلا کر یا خلیفہ کہا پس ایک شخص قبیلہ لہب کا جو قبیلہ ازدشنوءہ کی ایک شاخ ہے کہنے لگا تجھ کو کیا ہوگیا ہے خدا تیری آواز قطع کرے خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ پر کبھی نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں اس لہبی سے لڑنے لگا اور میں نے اس کو گالیاں دیں دوسرے دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جمار کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک کنکری آپ کے سر میں آ کر لگی اور خون بہنے لگا ایک شخص نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمرؓ کبھی اس جگہ نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں نے جا کر جو اس کہنے والے شخص کو دیکھا تو وہ وہی لہبی شخص تھا جس نے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدا کی قسم حضرت عمرؓ اس سال کے بعد کبھی اس پہاڑ پر نہ ٹھہریں گے۔

لہب: لام کے کسرہ اور ہاء کے سکون کے ساتھ ہے۔

ہم کو ابوالفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے ایک دو چونچ ماری اور میں اس کی تعبیر یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب ہے پس اگر میری موت جلد آ جائے تو خلافت ان چھ آدمیوں میں بطور شوریٰ کے ہونا چاہئے جن سے رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت تک راضی گئے۔

ہم کو احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن

ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جہم سمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن بشر نے مسعر بن کدام سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے صقر بن عبداللہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے تین دن قبل عمر پر جن روتے تھے پھر حضرت عائشہؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

ابعد قتيل بالمدينة اصبحت — له الارض تهتز العضاه باسوق

جزى الله خيرا من امير وباركت — يدالله فى ذاک الا ديم الممزق

فمن يسع اويركب جناحی نعامة — لبدرک ماقدمت بالامس يسبق

قضيت امورًا ثم غادرت بعدها — بوائق فى اكما مهالم تفتق

فما كنت اخشى ان يكون مماته — بكفى سبنتى اخصر العين مطرق

کیا مدینہ میں ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہے۔ جس کے غم میں زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام گلی کوچوں میں شاخیں ہلتی ہیں خداتعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر دے اور خدا کا ہاتھ اس شق شدہ زمین پر بہت بابرکت ہے (اے امیر المومنین) جو کچھ آپ کل کر چکے ہیں اس کے حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی شخص سواری پر بھی دوڑے تو پیچھے رہ جائے گا (یعنی آپ کے مرتبہ پر کوئی شخص کسی طرح نہیں پہنچ سکتا) (اے امیر المومنین) آپ نے بہت کام انجام دیئے پھر اس کے بعد آپ چلے گئے اور بہت سے فتنے (آپ کے سامنے) ظاہر نہ ہو سکے پس مجھ کو یہ خوف نہ تھا کہ ان کی وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو دراز سر سبز آنکھ والا است نظر ہوگا۔

کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شماخ کے یا اس کے بھائی مزرد کے ہیں۔

ہم کو مسمار بن عمر بن عویس نیار نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسماعیل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوعوانہ نے حصین سے روایت کر کے خبر دی اور انہوں نے عمرو بن میمون سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو ان کے مجروح ہونے کے چندروز پہلے مدینہ میں دیکھا کہ انہوں نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف سے فرمایا کہ تم نے کیا کیا تم کو کیا اس بات کا خوف ہے کہ تم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جس کی اس کو طاقت نہیں ہے ان دونوں نے کہا نہیں ہم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جس کی اس کو طاقت ہے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق کے محتاجوں کو ایسا کر دوں گا کہ میرے بعد کسی کی طرف حاجت نہ لے جائیں اس کے بعد چوتھا دن نہیں گزرا تھا کہ آپ زخمی کئے گئے۔ کہا جس صبح کو آپ زخمی ہوئے میں جماعت میں کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان میں عبداللہ بن عباس تھے۔ جب آپ صف میں آتے تھے تو لوگوں سے کہتے تھے کہ صف برابر کرلو جب صف برابر ہو جاتی تو آپ آگے جاتے اور تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورۃ یوسف یا نحل یا اس کے مثل پڑھا کرتے تھے تا کہ لوگ جمع ہو جائیں۔ آپ نے فقط تکبیر کہی تھی کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ مجھ کو ایک بدخصلت نے یا مجھ کو کسی دشت خو نے زخمی کر دیا پھر غلام جو دو نوکوں والا خنجر لئے ہوئے تھا لگاتار لوگوں کو زخمی کرنے لگا یہاں تک کہ تیرہ اور آدمیوں زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اس پر

لبادہ ڈال دیا اور اس نے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خودکشی کر لی حضرت عمر نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے انہوں نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگوں کو کچھ نہیں معلوم ہوا سوائے اس کے کہ جب ان لوگوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے پس عبدالرحمٰن نے ان کو جلدی جلدی نماز پڑھائی جب نماز ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو کس نے مجھ کو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کر کے ایک ساعت کے بعد مسجد میں آئے اور کہا کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کاریگر غلام ابن عباس نے کہا کہ ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ اس کو ہلاک کر دے میں نے تو اس کو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر کی نہیں جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اے ابن عباس تم اور تمہارے والد دونوں کو اس بات کی خواہش تھی کہ مدینہ میں غلاموں کی کثرت ہو جائے چنانچہ (ایک مرتبہ جب انہوں نے پیشین گوئی سنی کہ ایک غلام مجھے قتل کرے گا) تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم غلاموں کو قتل کر دیں میں نے کہا یہ رائے اچھی نہیں ہے جب وہ لوگ تمہاری زبان بولنے لگے اور تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے اور تمہاری طرح حج کرنے لگے (تو قتل کرنا چہ معنی) اس کے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں اٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلے لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے ان پر کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج نہیں (امیر المومنین اچھے ہو جائیں گے) کوئی کہتا تھا کہ مجھے اندیشہ ہے (غرض کہ کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبیذ (وہ پانی جس میں کھجور تر کی گئی ہو) لائی گئی اور حضرت عمر نے اس کو پیا پیتے ہی پیٹ کے زخم سے نکل گیا اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہے ہم سب لوگ ان کے قریب گئے اور لوگوں نے ان کی تعریف کرنا شروع کی ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول اللہ ؐ کے صحابی ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے بہت انصاف کیا ان سب پر مزید یہ کہ آپ کو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ میں تو یہ آرزو کرتا ہوں کہ (قیامت کے دن) برابر سرابر اتر جاؤں نہ میرے اوپر عذاب کیا جائے نہ مجھ کو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اٹھ کر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اس کی ازار زمین سے مس کر رہی ہے حضرت عمر نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا اے میرے بھتیجے ازار اونچی پہنا کرو اس میں صفائی بھی ہے اور پرہیزگاری بھی ہے بعد اس کے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ اے عبداللہ حساب کرو میرے اوپر کس قدر قرض ہے چنانچہ حساب کیا گیا معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار قرض ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میرا مال اس کے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض میرے ہی مال سے ادا کیا جائے ورنہ بنی عدی سے سوال کرنا اگر ان کا مال بھی کافی نہ ہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض میرا ادا کر دو اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر آپ کو سلام عرض کرتا ہے میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر گئے اور سلام کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی جب اندر گئے تو دیکھا کہ ام المومنین بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں حضرت ابن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور اس بات کی اجازت چاہتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ میں نے اپنے واسطے رکھی تھی مگر میں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں یہ خوشخبری لے

کر حضرت ابن عمر جب اپنے والد کے پاس پہنچے تو لوگوں نے کہا دیکھئے عبداللہ بن عمر آ گئے حضرت عمر نے فرمایا مجھ کو اٹھاؤ چنانچہ ایک شخص نے ان کو اپنا سہارا دے کر اٹھایا حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا لائے ہو ابن عمر نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دے دی حضرت عمر نے کہا الحمدللہ اس وقت مجھے کوئی آرزو اس سے زیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھ لے جانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے اگر اس وقت بھی وہ میرے لئے اجازت دے دیں تو مجھے (اس روضہ مقدسہ میں) داخل کر دینا ورنہ جہاں اور مسلمانوں کی قبریں ہیں وہاں مجھے بھی دفن کر دینا اسی اثنا میں ام المومنین حفصہؓ مع چند عورتوں کے آ گئیں ہم لوگ ان کو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ آئے وہ گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں اتنے میں اور مرد آ گئے اور انہوں نے اجازت مانگی وہ پردہ میں چلی گئیں ہم لوگ ان کے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین کچھ وصیت کیجئے کسی کو خلیفہ بنا جائیے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول اللہؐ راضی گئے اس کے بعد انہوں نے علی کا اور عثمان کا اور زبیر کا اور طلحہ کا اور سعد کا اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمہاری خدمت میں حاضر رہا کرے گا مگر خلافت میں اس کا کچھ حق نہیں ہے اگر سعد خلیفہ بنائے جائیں تو فھو المراد ورنہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اس کو چاہئے کہ سعد سے مدد کرے کیونکہ میں نے سعد کو نا قابلیت یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان کے تذکرہ میں ہو چکی ہے۔

سماک بن حرب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا کہ میرا سر تکیہ سے اتار کر زمین پر رکھ دو شاید اللہ میرے اوپر رحم کرے عمر کی خرابی اور عمر کی ماں کی خرابی اگر اللہ عزوجل اس پر رحم نہ کرے جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے متوسط درجہ کا کفن دینا اگر اللہ کے یہاں میرے لئے کچھ بھلائی ہے تو مجھے اس سے بہتر لباس عنایت کرے گا اور اگر کوئی دوسری حالت ہوئی تو یہ بھی چھن جائے گا اس کے بعد یہ شعر پڑھنے لگے۔

ظلوم لنفسی غیر انی مسلم اصلی الصلوۃ کلھا واصوم

میں سخت گنہگار ہوں صرف یہ ہے کہ مسلمان ہوں نماز پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں۔

ہمیں ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام المجتبی علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں کہ میرے سامنے ابراہیم بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعباد قطن بن نسیر غبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ثابت نے ابورافع سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابولولو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اور چکیاں بنایا کرتا تھا مغیرہ ہر روز اس سے چار درہم لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ابولولو حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین مغیرہ نے مجھ پر بہت بھاری روزینہ باندھ دیا ہے آپ ان سے کہئے کہ کچھ تخفیف کر دیں حضرت عمر نے اس سے کہا خدا سے ڈر اور اپنے آقا کے ساتھ نیک سلوک کر مگر حضرت عمر کا ارادہ یہ تھا کہ مغیرہ سے مل کر اس کے بارہ میں سفارش کریں لیکن اس بدبخت کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا کہ عمر کا عدل سب لوگوں پر پھیلا ہوا ہے سوا میرے اسی وقت سے اس کے دل میں امیر المومنین کے قتل کا ارادہ پیدا ہو گیا اس نے آپ کے لئے ایک خنجر بنایا جس میں دو نوکیں تھیں اور اس کو خوب تیز کیا اور زہر میں بجھایا بعد اس کے ہرمزان کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھو یہ خنجر کیسا ہے ہرمزان نے کہا ہے کہ

میرے نزدیک یہ خنجر ایسا ہے کہ جس کو مارو گے مر جائے گا پس ابولولو حضرت عمر کی گھات میں رہنے لگا چنانچہ ایک روز صبح کی نماز میں حضرت عمر کے پاس پہنچا اور حضرت عمر کے پیچھے ہی کھڑا ہو گیا حضرت عمر کی عادت تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ صفیں برابر کر لو عادت کے موافق انہوں نے اس روز بھی کہا بعد اس کے تکبیر تحریمہ کہی کہتے ہی ابولولو نے وہ خنجر ان کے پہلو میں مار دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چھ زخم اس نے لگائے حضرت عمر گر گئے اس بد بخت نے اپنے خنجر سے تیرہ آدمیوں کو اور زخمی کیا جن میں سے سات مر گئے اور چھ اچھے ہو گئے بعد اس کے حضرت عمر اٹھا کر گھر میں لائے گئے۔

بہت لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابولولو سے کہا تھا کہ میرے لئے ایک چکی بنا دے اور اس نے جواب دیا کہ بہت خوب میں آپ کے لئے ایسی چکی بنا دوں گا کہ تمام شہروں میں اس کا چرچا ہو گا حضرت عمر اس کی اس بات سے چونک اٹھے اور حضرت علی بھی ان کے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا اے امیر المومنین وہ آپ کو قتل کی دھمکی دیتا ہے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کثیر النواسے انہوں نے ابو عبید مولی ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ تھا کہ یکا یک ''ہائے عمر'' کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اس گھر میں آئے جس میں حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طبیب نے حضرت عمر کو نبیذ پلائی وہ نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طبیب نے یہ کہا کہ مجھے آپ کے لئے شام کی بھی امید نہیں ہے لہٰذا جو کچھ کرنا ہو کر لیجئے یہ سن کر ام کلثوم واعمراہ (ہائے عمر) کہہ کر رونے لگیں (شرعاً ہائے وائے کر کے رونا ممنوع ہے لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم میں مسلوب العقل ہو جاتا ہے اور تکلیف شرع اس سے مرتفع ہو جاتی ہے حضرت ام کلثوم کی اس وقت یہی کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے مسلوب العقل ہو گئی تھیں ورنہ ایسا نہ کرتیں۔) ان کے ساتھ کچھ عورتیں اور بھی تھیں وہ بھی رونے لگیں اور تمام مکان رونے کی آواز سے گونج اٹھا حضرت عمر فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم! اس وقت اگر مجھے تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اس ہولناک منظر پر جو پیش آنے والا ہے فدیہ کر دوں ابن عباس نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا۔

سوائے اس مقدار کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الا وار دھا (تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جس کو جہنم عبور نہ کرنا پڑے مراد اس سے پل صراط کا عبور ہے۔) جہاں تک ہمارا علم ہے آپ امیر المومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہیں کتاب اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے (ابن عباس کہتے ہیں کہ) میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی معلوم ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے ابن عباس کیا تم میرے لئے اس کی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا میں نے کہا ہاں ضرور گواہ رہوں گا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میری والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عمر بن سعید بن ابی حسین نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمرؓ کا جنازہ تیار ہوا تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور دعائے رحمت کرنے لگے میں بھی ان لوگوں میں تھا یکا یک ایک شخص نے آ کر پیچھے سے میرا شانہ پکڑ لیا میں نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے رحمت کرنے کے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسی کو ایسا نہیں چھوڑا کہ اس کے جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کروں بیشک میں نے اکثر رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ۔ گیا میں اور ابوبکر اور عمر اور نکلا میں اور ابوبکر اور عمر اور آیا میں اور ابوبکر اور عمر (غرض ہر کام میں تم دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے) میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی ان دونوں کے پاس ہی جائے استراحت عنایت فرمائے گا جب حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھی گئی اور جس چار پائی پر حضرت رسول اللہؐ کا جنازہ گیا تھا اسی پر ان کا جنازہ بھی گیا اور غسل ان کو ان کے بیٹے عبداللہ نے دیا تھا اور ان کی قبر میں ان کے بیٹے عبداللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف اترے تھے۔ ابوبکر بن اسمٰعیل بن محمد بن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۲۳ھ کو چہار شنبہ کے دن (صبح کی نماز میں) زخمی کئے گئے اور محرم کی پہلی تاریخ ۲۴ھ کو یک شنبہ کے دن دفن کئے گئے اور آپ کی مدت خلافت دس سال پانچ ماہ اور اکیس دن ہے اور عثمان بن محمد اخنسی نے کہا ہے یہ غلط ہے بلکہ حضرت عمر کی وفات چھبیس ذوالحجہ کو ہوئی اور انتیس ذولحجہ دوشنبہ کے دن حضرت عثمان کی بیعت کی گئی۔ اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو ابولولو نے چھبیسویں ذی الحجہ کو دوشنبہ کے دن زخمی کیا تھا اس کے بعد وہ تین روز زندہ رہے پھر وفات ہوگئی اور حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہؐ اور ابوبکر صدیق کے پاس دفن کئے گئے ان کی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات ان کی عمر ۶۳ سال تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی عمر پچپن سال تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوردی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن بیلی اصبہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعیسیٰ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے معاویہ سے روایت کی کہ میں نے امیر معاویہ کو خطبہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہؐ کی وفات ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی اور ابوبکر اور عمرؓ کی بھی۔ اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ چہار شنبہ کو زخمی ہوئے اور پنج شنبہ کو ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے اسی طرح بائیں ہاتھ سے بھی کام کرتے تھے ان کی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد اس قدر لمبا تھا کہ آپ سب لوگوں سے ایسا بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری پر ہیں۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی اور وہ اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ان کا رنگ عام

الرمادہ (نام قحط سالی کا) میں سیاہ ہوگیا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ انہوں نے تمام زمانہ قحط سالی کے لئے گھی اور دودھ کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور صرف روغن زیتون پر قناعت کر لی تھی اور سماک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہیں شباہت ان کی قبیلہ بنی سدوس کے لوگوں سے ملتی تھی۔ زر بن حبیش نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہے شاید ان کو کسی نے زمانہ قحط میں دیکھا ہوگا (اس نے ان کو گندمی رنگ بیان کیا ہے) ابو عمر نے لکھا ہے کہ زر بن حبیش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہے حضرت انس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر خالص مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے حضرت عمر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے درہ ہاتھ میں رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نماز تراویح کی اور وہ پہلے شخص ہیں جو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے شعرا نے ان کے مرثیہ بہت موزوں کئے منجملہ ان کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہے۔

ثلثة برزوا بفضلهم　　نضرهم ربهم اذا نشروا
فليس من مومن له بصر　　ينكر تفضيلهم اذا ذكروا
عاشوا بلا فرقة ثلثهم　　واجتمعوا فى الممات اذ قبروا

تین آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے (یعنی رسول اللہؐ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) تروتازہ رکھا ان کو ان کے پروردگار نے جب کہ وہ ظاہر ہوئے کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں کے فضائل کا منکر ہو۔ یہ تینوں زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور موت کے بعد قبر میں پھر ملے گئے۔

اور عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں یہ مرثیہ کہا ہے۔

عين جودى بعبرة و نحيب　　لاتملى على الامام النجيب
فجعتنى الممنون بالفارس　　المعلم يوم الهياج والتلبيب
عصمة الناس والمعين على　　الدهر وغيث المنتاب و لمحروب

اے آنکھ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بہا امام برگزیدہ کے لئے رونے میں تاخیر نہ کر اے شخص تو نے مجھ کو اس کی خبر غم سنائی جس کی تلوار ملک فارس میں چمکتی تھی اور میدان کارزار کا وہ معلم تھا لوگوں کے لئے جائے پناہ اور مصائب پر لوگوں کی اعانت کرنے والا اور آفت رسیدوں کا فریاد رس تھا۔

۳۸۲۵۔ حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی اور بعض لوگ ان کا نام عمرو بتاتے ہیں یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن عتبہ نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر بن سالم خزاعی جب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا و ابیہ الا تلدا

اس کے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم ان کو عمرو بن سالم کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بتایا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول میں غلطی ہوگئی ہے۔

۳۸۲۶۔ حضرت عمرؓ بن سراقہ قرشی

حضرت عمرؓ بن سراقہ بن معتمر بن انیس قریشی عدوی۔ غزوۂ بدر میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونوں شریک تھے اور مصعب نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سراقہ ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندوں کے ساتھ ان کا نام عمر بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمر ہی کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۸۲۷۔ حضرت عمرؓ بن سعد انماری ابوکبشہ

حضرت عمرؓ بن سعد انماری۔ کنیت ان کی ابوکبشہ تھی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے عمر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمر اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ آئندہ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۲۸۔ حضرت عمرؓ بن سعد سلمی

حضرت عمرؓ بن سعد سلمی۔ مطین نے ان کا تذکرہ وحدان میں لکھا ہے مگر اس میں اعتراض ہے یہ ابونعیم نے کہا ہے ہم کو ابوموسیٰ حافظ نے اپنی سند کے ساتھ اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ امری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے جعفر بن زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم نے زیاد بن عمر بن سعد سلمی کو عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ اور دادا نے جو جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بیان کیا دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور دیت کا قصہ بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۹۔ حضرت عمرؓ بن سفیان قرشی

حضرت عمرؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں ان مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۰۔ حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ قرشی

حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ بن عبدالاسد قرشی مخزومی رسول اللہؐ کے ربیب تھے کیونکہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبیؐ کی

زوجہ تھیں۔ ان کا تذکرہ اس کے قبل ان کے باپ عبداللہ بن عبدالاسد کے ذکر میں ہو چکا۔ ان کنیت ابوحفص ہے ۲ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کے دن یہ نو برس کے تھے اور غزوۂ خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت علی نے ان کو بحرین اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ۸۳ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔ رسول اللہؐ سے بہت حدیثیں انہوں نے روایت کیں ان سے سعید بن مسیب اور ابوامامہ سہل بن حنیف اور عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے۔

ہم کو اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن صباح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی نے معمر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبیؐ کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۳۱۔ حضرت عمرؓ بن عامر سلمی

حضرت عمرؓ بن عامر سلمی۔ انہوں نے ایک مسئلہ نبیؐ سے پوچھا تھا ان سے سلمہ یعنی ابوعبدالحمید نے روایت کی ہے۔ محمد بن احمد بن سلام نے یحییٰ بن ورد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر دوپہر تک نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہاں تک کہ آفتاب سمت الراس پر آجائے تو نماز موقوف کر دو پھر جب زوال ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں غروب ہوتا ہے بعد غروب کے پھر نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کو بعینہ بروایت یحییٰ بن ورد نقل کیا ہے حالانکہ اس میں غلطی ہے۔ نماز کا مسئلہ پوچھنے کا واقعہ (عمر بن عامر کا نہیں ہے بلکہ) عمرو بن عنبسہ سلمی کا ہے یہ حدیث انہیں کی روایت سے مشہور ہے۔ اس کو ابوامامہ باہلی نے اور ابوادریس خولانی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاضی ابوبکر دینوری نے بذریعہ اپنے خط کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مہاجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ورد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے عدی بن فضل سے انہوں نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن عنبسہ سلمی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نماز صبح کی پڑھ چکنے کے بعد الی آخر الحدیث۔

۳۸۳۲۔ حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا

حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کی حدیث ابوضمرہ یعنی انس بن عیاض نے حارث بن ابی ذباب سے انہوں نے عمر بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ سے ایک مرتبہ نماز مغرب میں سہو ہو گیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۳۔ حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل

حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل بن ہشام مخزومی۔ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنگ اجنادین میں۔

۳۸۳۴۔ حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی

حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی۔ بعض لوگ ان کا نام عبید بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی حدیث قرۃ بن خالد سے مروی ہے انہوں نے سہل بن علی نمیری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے فتح مکہ کے وقت عمر بن عمرو لیثی کے عقد میں پانچ عورتیں تھیں نبیؐ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے ایک عورت کو طلاق دے دیں۔ اس حدیث کو عبدالوہاب بن عطاء نے قرہ بن خالد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ حدیث میں نے عبید بن عمر سے سنی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۵۔ حضرت عمرؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمرؓ بن عمیر بن عدی بن نابی۔ انصاری سلمی ثعلبہ بن غنمہ بن عدی بن نابی اور عبس بن عامر بن عدی کے چچازاد بھائی ہیں چند غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۶۔ حضرت عمرؓ بن عوف نخعی

حضرت عمرؓ بن عوف نخعی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ محمد بن اسمٰعیل نے صحابہ میں لکھا ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا مالک بن عامر نے ابن سعدی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت کا حکم اس وقت تک عام رہے گا جب تک کہ کفار لڑتے رہیں گے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری ہجرت یہ ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی خدمت میں آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا نام عمر بیان کیا ہے مگر اس میں کلام ہے ابونعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی ہے جو ابن مندہ نے بیان کی ہے اور ابوعمر نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہے اور بجائے عمرو بن عوف کے عبدالرحمٰن بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس بارہ میں راویوں کا اختلاف ہے واللہ اعلم۔

۳۸۳۷۔ حضرت عمرؓ بن غزیہ

حضرت عمرؓ بن غزیہ۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمر بن غزیہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں نے ایک عورت سے کھجوروں کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلایا جب وہ آئی اور تنہائی میں مجھ سے ملی تو میں نے سوا جماع کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول اللہؐ نے فرمایا پھر کیا کیا انہوں نے کہا پھر میں نے غسل کیا اور نماز پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوة طرفی النہار (حاصل مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) عمر نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ یہ میرے لئے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لئے آپ نے فرمایا تمام لوگوں کے لئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمر بن غزیہ انصاری بیعت عقبہ کے شرکا میں سے ہیں اور انہوں نے حدیث مذکور روایت میں ان کا نام بجائے عمر کے عمرو روایت کیا ہے اور حق بھی یہی ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ عمر کے نام میں کیا ہے مگر یہاں ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ مگر حق ابونعیم کے ساتھ ہے۔ عمر اور عمرو میں اکثر اشتباہ ہو جاتا ہے۔

۳۸۳۸۔ حضرت عمرؓ بن لاحق

حضرت عمرؓ بن لاحق۔ یہ نبیؐ کے صحابی تھے ان سے حسن بن ابی الحسن نے روایت کی ہے کہ عورت کی شرمگاہ مس کرنے سے وضو کی ضرورت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۹۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری

حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری۔ فتح دمشق میں شریک تھے اور فتح جزیرہ انہیں کے ہاتھوں پر ہوئی۔ اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہیں۔

۳۸۴۰۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ

حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق میں شریک تھے اور فتوحات جزیرہ میں بھی شریک تھے۔ سیف بن عمر نے ابوعثمان سے انہوں نے خالد اور عبادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے فتح دمشق کے بعد حضرت ابوعبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ اور سیف نے محمد اور طلحہ اور مہلب اور عمرو اور سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عتبہ جلولاء سے مدائن واپس آئے اور اس وقت اہل جزیرہ ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کے لئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیر المومنین حضرت عمر کو دی انہوں نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دے کر ان پر بھیج دو چنانچہ وہ لشکر لے کر گئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ لوگ جزیہ دینے پر راضی ہو گئے پھر وہ مقام قرقیسا میں گئے وہاں کے لوگوں نے بھی جزیہ پر مصالحت کر لی۔ یہ سب حال حافظ ابوالقاسم دمشقی نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے۔

۳۸۴۱۔ حضرت عمرؓ بن مالک انصاری

حضرت عمرؓ بن مالک انصاری۔ مصر میں رہتے تھے۔ ان کا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزید غانم بن علی اور عبدالکریم بن علی اور ابوبکر محمد بن احمد صغیر اور ابوبکر محمد بن ابی القاسم قرافی اور ابو غالب احمد بن عباس نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے یزید ابن ابی حبیب سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر خدا کی اطاعت کرو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اور جو لوگ تم پر حاکم ہوں خدا کے حکم سے ان کی خیر خواہی کرو اور منع کرتا ہوں بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنے سے اور مال کے ضائع کرنے سے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور عمر بن محمد بن حسن اسدی نے اپنے والد سے انہوں نے نصر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے عمر بن مالک سے روایت کی ہے وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن مالک یا مالک بن عمرو ہے اور ہشیم نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن مالک بیان کیا ہے۔

۳۸۴۲۔ حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری

حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے ان سے ابن عائذ نے روایت کیا ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا نبی اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہ ہو نہ اسے فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی قوت ہو وہ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بدگوئی چھوڑ دے اللہ اس کو اسی سے ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۴۳۔ حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی

حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی کعبی۔ نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ کی یہ حدیث ان کو یاد تھی کہ قبیلہ اسلم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ غفار کو اللہ بخش دے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۴۔ (الف) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عمر سے روایت کی

ہے کہ وہ کہتے تھے میں یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابوسفیان نے قاصد بنا کر نبیؐ کے پاس بھیجا تھا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابو عالی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۸۴۴۔(ب) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ یمانی ہیں۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے مجھے بطور براول رسول اللہؐ کے پاس بھیجا آپؐ نے مجھ پر اسلام پیش کیا میں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۸۴۵۔ حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ

حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ۔ عمرو: عین کے فتحہ اور میم کے سکون کے ساتھ اور اس کے آخر پر واو ہے یہ عمرو بن ابی اثاثہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ان کی والدہ نابغہ بنت حرملہ ہیں۔ یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی ہیں۔ عمرو بن اثاثہ کے نام ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۴۶۔ حضرت عمروؓ بن احوص

حضرت عمروؓ بن احوص بن جعفر بن کلاب۔ جشمی، کلابی ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ان دونوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ عمرو بن احوص جشمی ہیں۔ ان سے ان بیٹے سلیمان نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیر ہمانے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابواحوص نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپؐ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے کہ کون سا دن حرمت والا ہے یہ آپؐ نے تین بار فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ حج اکبر کا دن۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم میں ایسی محترم ہیں جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں، آگاہ رہو کہ کوئی شخص اپنی ذات کے سوا کسی اور کا ضامن نہیں ہوسکتا۔ آگاہ رہو کہ باپ بیٹے کا اور نہ بیٹا باپ کا ضامن ہوسکتا ہے۔ آگاہ رہو کہ شیطان تمہارے اس شہر میں اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن عنقریب اسکی اطاعت کی جائیگی ایسے اعمال میں جنکو تم حقیر خیال کرتے ہو۔ اور وہ اس پر راضی ہوگا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ جشمی کلابی ہیں۔ میں اس کو نہیں جانتا کیونکہ ان کے نسب میں کلاب تک جشم نہیں ہیں اور نہ ہی کلاب کے بعد یہ تو احوص بن جعفر بن کلاب ہیں اور یہ نسب مشہور ہے۔ شاید کہ یہ جشم کے حلیف ہوں تو ان کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں۔

۳۸۴۷۔ حضرت عمروؓ بن احیحہ

حضرت عمروؓ بن احیحہ بن جلاح، انصاری۔ اس نسب کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگوں میں لکھا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے ان سے عبداللہ بن علی بن سائب نے روایت کی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے کہ عمرو بن احیحہ اخیافی بھائی ہیں عبدالمطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبدمناف کے نکاح میں سلمی بنت زید تھیں جو قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھیں جب ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمیٰ سے احیحہ بن جلاح نے نکاح کیا ان سے عمرو بن احیحہ پیدا ہوئے لہٰذا یہ عمرو بن احیحہ عبدالمطلب کے اخیافی بھائی ہوئے پس یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے روایت کرے۔ ممکن ہے کہ یہ شخص عمرو بن احیحہ کے بیٹے ہوں اور ان کا نام بھی عمرو ہو اور اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں ورنہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

۳۸۴۸۔ حضرت عمروؓ بن اخطب انصاری

حضرت عمروؓ بن اخطب۔ کنیت ان کی ابوزید تھی انصاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ نہ اوس سے نہ خزرج سے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ پورا لکھیں گے۔ انہوں نے نبیؐ کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول اللہؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہمیں خطیب عبداللہ بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے اگرچہ سماع نہیں ہے ہمیں حسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخثیمہ یعنی زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونہیک ازدی نے عمرو بن اخطب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے پینے کے لئے پانی مانگا تو میں پانی لایا اس میں بال پڑا ہوا تھا میں نے وہ بال نکال لیا اور پانی آپ کو دے دیا آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو جمال عنایت کر۔ ابونہیک کہتے ہیں (اس دعا کا اثر یہ تھا کہ) میں نے ان کو ترانوے برس سے زیادہ کی عمر میں دیکھا ان کے سر میں اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی عمر سو سے متجاوز ہو گئی تھی اور ان کے سر اور ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو دادا ہیں عزرہ بن ثابت کے ان سے انس بن سیرین نے اور ابوالخلیل نے اور علباء بن احمر نے اور تمیم بن حویص وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۹۔ حضرت عمروؓ بن اراکہ

حضرت عمروؓ بن اراکہ۔ بعض لوگ ان کو ابن ابی اراکہ کہتے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عمرو بن اراکہ زیاد کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اس کے سامنے آیا جس نے جھوٹی

گواہی دی تھی زیاد نے کہا اللہ کی قسم میں تیری زبان کاٹ ڈالوں گا عمرو نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو مثلہ کی ممانعت کرتے ہوئے اور صدقہ کا حکم دیتے ہوئے سنا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۵۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی الاسد

حضرت عمروؓ بن ابی الاسد۔ حسن بن سفیان اور بغوی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمر نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونوں سرے آپ نے اپنے شانوں پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاش دوری نے اور علی بن حرب نے اور ابوکریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس میں محمد بن بشر سے غلطی ہوگئی ہے صحیح وہی ہے جو ابواسامہ وغیرہ نے عبیداللہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن میسب سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہے اور محمد بن بشر کی حدیث ان کے متعلق روایت کی گئی ہے۔

۳۸۵۱۔ حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر

حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۵۲۔ حضرت عمروؓ بن اسود عنسی

حضرت عمروؓ بن اسود عنسی۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے ابوبکر بن ابی مریم سے انہوں نے حکیم بن عمیر اور ضمرہ بن حبیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی خواہش ہو کہ رسول اللہؐ کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھے اس کو چاہیے کہ عمرو بن اسود کی روش کو دیکھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمرو صحابی نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے مگر بعض لوگ عمیر بن اسود کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعیاض ہے اور بعض لوگ یعنی ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں قبیلہ عنس کے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے مقام داریا میں سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت عمر کا قول

ان کی بابت بیان کیا ہے جو ہم لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے۔

۳۸۵۳۔ حضرت عمروؓ بن اسود

حضرت عمروؓ بن اسود۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ شریح بن عبید حضرمی نے حارث بن حارث سے انہوں نے عمرو بن اسود ابوامامہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤں میں سے جو لوگ اچھے ہوں گے وہ تمام دنیا کے پیشواؤں سے بہتر ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تینوں تذکرہ میں لکھ چکا ہوں مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں تینوں تذکروں کو ابونعیم نے ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے کوئی نسب ذکر کیا نہ اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ ان کے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہو سکے باقی رہیں ہر تذکرہ کی حدیثیں تو ممکن ہے ایک ہی شخص سے کئی کئی حدیثیں مروی ہوں واللہ اعلم۔

۳۸۵۴۔ حضرت عمروؓ بن اقیش

حضرت عمروؓ بن اقیش۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان سے حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ عمرو بن اقیش رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے زمانہ جاہلیت میں ان کے گھرانے میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا تھا لہٰذا یہ قاتل سے انتقام لئے بغیر اسلام لانا پسند نہ کرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ) آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں انہوں نے (نام لے کر) پوچھا فلاں فلاں لوگ کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں پس انہوں نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے جب (وہاں پہنچے تو اور) مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو (ان کو کافر سمجھ کر) کہا کہ اے عمرو ہم سے الگ رہو اور انہوں نے کہا میں ایمان لے آیا ہوں پس انہوں نے قتال شروع کیا یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور گھر میں اٹھا کے لائے گئے۔ حضرت سعد بن معاذ ان کو دیکھنے گئے تو انہوں نے ان کی بہن سے پوچھا کہ ان سے پوچھو کہ محض حمیت جاہلیت کی وجہ سے انہوں نے قتال کیا یا ان لوگوں کی کسی بات پر ان کو غصہ آ گیا تھا کہ اس سبب سے لڑے یا محض اللہ و رسول کے لئے انہوں نے جہاد کیا (چنانچہ ان کی بہن نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں محض اللہ اور رسول کے لئے لڑا اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی یہ ایسے جنتی ہیں کہ انہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی) ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۵۔ حضرت عمروؓ بن امیہ قرشی

حضرت عمروؓ بن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قریشی اسدی۔ والدہ ان کی زینب بنت خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ تھیں۔ یہ زبیر کا قول ہے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۵۶۔ حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد ضمری

حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر عبد مناۃ بن کنانہ، کنانی، ضمری۔ کنیت ان کی ابوامیہ ہے۔ ان کو نبیؐ نے (ایک مرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں سے حضرت خبیب کی نعش مبارک بھی اس لکڑی سے اتار کر لے آئے تھے جس پر انہیں صلیب دی گئی تھی اور (ایک مرتبہ) آپ نے انہیں نجاشی کے ہاں وکیل بنا کر بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے وہاں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کر دیا تھا۔ اسلام ان کا قدیم تھا پہلے انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی بعد ازاں مدنیہ کی طرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا کہ یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکوں کی طرف سے شریک تھے اور احد میں جب مشرک لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول اللہؐ ان کو اکثر کاموں پر متعین فرمایا کرتے تھے یہ عرب کے شریف اور جوانمرد لوگوں میں سے تھے۔ سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا اسی غزوہ میں اولاد عامر نے ان کو گرفتار کر لیا تھا پس عامر نے (ان سے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہٰذا تم کو میں ان کی طرف سے آزاد کرتا ہوں اور اس نے ان کی پیشانی کے بال کتر لئے۔ ان کو رسول اللہؐ نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے ۶ ہجری میں بھیجا تھا اور ایک خط بھی نجاشی کے نام ان کے ہاتھ بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہؐ کے ساتھ کر دیجئے اور ان کو اور نیز تمام مسلمانوں کو جو آپ کے ملک میں ہیں حضرت کی خدمت میں بھیج دیجئے۔ ان سے ان کے بیٹوں یعنی جعفر اور فضل اور عبداللہ نے اور ان کے بھتیجے زبرقان بن عبداللہ بن امیہ نے احادیث کی روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسماعیل بن ابی الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم یعنی محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن عیسیٰ بن حمدان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ نے بکری کا گشت کھانے کے بعد بغیر وضو کئے ہوئے نماز پڑھی۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں قبل ۶۰ ہجری کے ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جدی: جیم کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۳۸۵۷۔ حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی

حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی، جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ زیاد بکائی نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا میں کعبہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انہوں نے کہا کہ خبردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نہ ملنا اور ان کی بات نہ سننا ورنہ تم ان کے فریب میں آ جاؤ گے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا

تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہے۔

۳۸۵۸۔ حضرت عمروؓ جدابی امیہ

حضرت عمروؓ۔ ابوامیہ بن عبداللہ کے دادا تھے۔ یعقوب بن محمد مدنی نے ابوامیہ بن عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جبریل نے مجھے ہریسہ نامی ایک مرکب غذا بنا کر کھلائی جس سے میری کمر میں قوت زیادہ ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۹۔ حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی

حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی۔ طائف میں فروکش تھے۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان سے ان کے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے مگر صحیح عمرو ہے۔ ولید بن مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ طائفی سے انہوں نے عثمان بن عمرو بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب ہماری فرودگاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے کہ ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کر کے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وظیفہ دیر میں ختم ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۰۔ حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک

حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی زعوراعبدالاشہل کے بھائی تھے اور عمرو مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ احد وخندق اور اس کے بعد کے غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔ جسر ابی عبید کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی اویس قریشی

حضرت عمروؓ بن ابی اویس بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حارث بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید کیے گئے تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ ہمیں اس بات کی خبر ابوجعفر نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی اور کہا ہے کہ یہ عمرو بن ابی اوس ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمر بن ابی اوس بن سعد ہیں۔ واللہ اعلم

۳۸۶۲۔ حضرت عمروؓ بن اہتم

حضرت عمروؓ بن اہتم۔ اہتم کا نام سنان بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی منقری۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہیں بلکہ خود اہتم ہیں نام اہتم کا سنان بن خالد بن سمی تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے ان کا منہ پھٹ گیا تھا اس سبب سے

لوگ ان کو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ نہیں بلکہ ان کے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے جوان کو مارا اس کا واقعہ یوں ہے کہ قیس قبیلہ بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے سردار تھے ان کے اور اہتم کے درمیان میں عبد یغوث بن وقاص بن صلائہ حارثی کی بابت جب کہ عصمہ تیمی ان کو قید کر کے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے اہتم کو مارا۔ جسے ان کا منہ ٹوٹ گیا۔ ان کی والدہ فدلی بن اعبد کی بیٹی تھیں۔ کنیت ان کی ابوربعی تھیں نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی تمیم کے سرداروں کے ساتھ ۹ ہجری میں وفد بن کر آئے تھے اس وفد میں زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے زبرقان نے کچھ کلمات فخریہ کہے کہ یارسول اللہ میں قبیلہ بنی تمیم کا سردار ہوں اور ان میں میرا اثر ہے میں ان میں بہت ذی وجاہت ہوں اخذ ومنع کا اختیار مجھے حاصل ہے اور یہ عمرو بن اہتم اس بات سے واقف ہیں عمرو نے کہا یارسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہے اپنی بات کی پچ بہت کرتا ہے زبرقان نے کہا یارسول اللہ اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہے عمرو نے کہا (اے زبرقان) میں تیرے اوپر حسد کروں گا خدا کی قسم تیرا ننہال بڑا لئیم ہے تو نو دولت ہے تیرے لڑکے سب احمق ہیں تیرے خاندان کے لوگ تجھے برا سمجھتے ہیں خدا کی قسم میں نے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری بات بھی سچ کہی نبیؐ نے فرمایا بعض بیان سحر (کے مثل) ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس وفد میں ۷۰ ستر یا ۸۰ اسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد میں تھے انہیں لوگوں نے رسول اللہؐ کو گھر (اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الذین ینادونک من وراء الحجرات چونکہ یہ فعل خلاف ادب تھا لہٰذا اس آیت میں اس کی ممانعت ہے۔) کے پیچھے سے آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہے۔

یہ لوگ مدینہ میں ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد اس کے اپنی قوم کے پاس گئے ان کو نبیؐ نے کچھ نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمرو اس وقت بہت کم سن تھے جب نبیؐ نے اس وفد کے لوگوں کو انعام دیا تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم میں باقی نہیں رہ گیا یہ عمر اس وقت وہاں موجود تھے بلکہ فرودگاہ میں تھے قیس بن عاصم نے جوان کے ہم قبیلہ تھے اور ان سے کچھ رنج رکھتے تھے کہا یارسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہیں ہے سوا ایک نوعمر لڑکے کے تو میں اس کو دینا مناسب نہیں جانتا مگر رسول اللہؐ نے ان کو بھی اسی قدر دیا جس قدر اور لوگوں کو دیا تھا۔ عمر کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو انہوں نے (ان کی ہجو میں) یہ اشعار موزوں کئے۔

ظللت مفترش العلباء تشتمنی — عند النبی فلم تصدق ولم تصب

ان تبغضونا فان الروم اصلکم — والروم لا تملک البغضاء للعرب

فان سوددنا عودو سوددکم — موخر عند اصل العجب والذنب

(اے قیس) تو ہمیشہ بخل کے ساتھ مجھ کو نبی کے سامنے برا کہتا رہا اور تو بڑا دروغ گو ہے۔ اگر تم لوگ ہم سے بغض رکھتے ہو تو کیا پروا روم تمہاری اصل ہے اور روم والے اہل عرب کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے جو کجاوے میں سب سے آگے رہتی ہے اور تمہارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے جو کجاوے کے آخر میں رہتی ہے۔

یہ عمرو ان لوگوں میں تھے جنہوں نے سجاح (نامی عورت) کی جب اس نے دعوی نبوت کیا پیروی کی تھی پھر بعد اس کے یہ

تائب ہوئے اوران کا اسلام بہت اچھا ہو گیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن و جمال کے لوگ ان کو مکحل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے ان کے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گویا حلے پھیلا دیئے گئے۔ اپنی قوم میں شریف تھے یہ کلام انہی کا ہے۔

ذرینی فان البخل یا ام هیثم لصالح اخلاق الرجال سروق

لعمرک ما ضاقت بلاد باهلها ولکن اخلاق الرجال تضیق

اے ام ہاشم مجھے معاف کر کیونکہ بخل آدمی کی اچھی باتوں کو چھپا دیتا ہے قسم تیری جان کی کوئی شہر تنگ نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کی بری عادتیں تنگی پیدا کر دیتی ہیں۔

ان کی اولاد میں سے خالد بن صفوان بن عبداللہ بن عمر بن اہتم تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۳۔ حضرت عمروؓ بن ایاس

ابن ایاس۔ یہ انصاری ہیں۔ بنی سالم بن عوف سے ہیں۔ احد کے دن شہید کیے گئے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۴۔ حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید

حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید بن جشم۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس ربیع بن ایاس کے بھائی تھے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلہ بنی لوذان سے ہیں ان کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی لوذان بن غنم سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے رہنے والے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۵۔ حضرت عمروؓ بن ایفع

حضرت عمروؓ بن ایفع بن کرب ناعطی۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ مالک بن ایفع کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونوں بھائی رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے مالک بن حمرہ بن ایفع بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۳۸۶۶۔ حضرت عمروؓ بن بجاد اشعری

حضرت عمروؓ بن بجاد۔ کنیت ان کی ابو انس تھی، اشعری ہیں۔ عمرو بن عبدالسلام بن عمران بن ابی انس نے خدیجہ بنت عمران بن ابی انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابو انس سے جن کا نام عمرو بن بجاد اشعری ہے روایت کی ہے کہ

رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے یہاں ابر (یعنی بادل) کا نام عنان ہے اور رعد (یعنی گرج) ایک فرشتہ کی آواز ہے جو سحاب کو ڈانٹتا ہے اور برق (یعنی بجلی) ایک فرشتہ کی چمک ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۶۷۔ حضرت عمروؓ بن بداح قیسی

حضرت عمروؓ بن بداح قیسی۔ ان کا ذکر مشرج بن خالد کی حدیث میں ہے۔ علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشرج بن خالد کہتے تھے ہم قبیلہ عبدالقیس کے وفد میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو مجھے نبیؐ نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنواں جو جنگل میں تھا دیا علی بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عوف کی ایک بوڑھیا سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشرج وہاں سے ہجرت کر گئے اور وہ کنواں اپنے ایک چچا کے بیٹے عمرو بن بداح کے لئے چھوڑ گئے جن کے بارے میں شاعر کا یہ شعر ہے۔

وانی لمختار الجہاد وتارک لعمرو بن بداح کتیب الفوارس

میں جہاد کو اختیار کرنا چاہتا ہوں اور سب مال ومتاع عمرو بن بداح سردار شہسواروں کے لئے چھوڑنا پسند کرتا ہوں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے مگر نہ ان کا اسلام معلوم ہے نہ صحابی ہونا صرف ایک شعر میں ان کا ذکر آیا ہے اور وہی شعر ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے۔

۳۸۶۸۔ حضرت عمروؓ بن بعکک

حضرت عمروؓ بن بعکک۔ ان کی کنیت ابوالسنابل ہے۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ پورا آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۹۔ حضرت عمروؓ بکالی

حضرت عمروؓ بکالی صحابی ہیں شماران کا اہل شام میں ہے۔ بنی بکال بن دعمی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن کہلان سے ہیں۔ خلیفہ نے صحابہ میں ان کا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہے۔ کنیت ان کی ابوعثمان تھی۔ ان سے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے۔ ابوتمیمہ کہتے تھے کہ میں شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جوق در جوق لوگ ایک شخص کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا جو صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں یہ ان سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں ان کا نام عمرو بکالی ہے (چنانچہ میں بھی ان کی زیارت کو گیا) میں نے دیکھا کہ ان کی انگلیاں کٹی ہوئی تھیں میں نے پوچھا انگلیاں کیسے کٹیں معلوم ہوا کہ واقعہ یرموک میں ملک شام میں بعہد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ وہ نبیؐ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں کہ جو تمہیں نماز اور زکوۃ کا حکم دیں تو تم لوگوں کو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور ان کا برا کہنا تم پر حرام ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان کا نام عمرو بن سفیان بکالی بیان کیا ہے۔

۳۸۷۰۔ حضرت عمروؓ بن بکر

حضرت عمروؓ بن بکر۔ جعفر نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ابوالجعد ضمری کا ہے۔ قبیلہ بنی ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ قبیلہ بنی ضمرہ میں ان کا ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی ان کا نام اور نسب اسی طرح لکھا ہے ابوحاتم بن حبان نے ان کا نام ادرع بیان کیا ہے۔ اور ابوعیسیٰ ترمذی نے کہا ہے کہ بخاری نے ابوالجعد ضمری کا ذکر نہیں کیا۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوالجعد بیٹے ہیں جنادہ بن مراد بن عبد کعب بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ کے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۷۱۔ حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل

حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن عمیر ہے۔ کنیت ان کی ابولیلیٰ تھی انصاری ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ داؤد کہتے ہیں اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ بلال ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور عمرو بن عمیر کے نام میں انشاءاللہ اس سے زیادہ آئے گا۔ احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ مہاجرین سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۲۔ حضرت عمروؓ بن بینا

حضرت عمروؓ بن بینا۔ جعفر نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے صالح نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں تبوک میں رسول اللہؐ سے ملا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۳۔ حضرت عمروؓ بن تغلب

حضرت عمروؓ بن تغلب عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ان کے نسب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب کا منتہی اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہے پس یہ بہر حال ربعی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضیل بن ابی النصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن فضالہ نے حسن بن عمرو بن تغلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے (ایک روز) ایک بات ایسی فرمائی جو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند آئی ایک روز رسول اللہؐ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگوں کو محض اس خیال سے دے دیتے ہیں کہ ان کو نہ دیا جائے گا تو وہ رنجیدہ ہوں گے اور صبر نہ کر سکیں گے اور بعض لوگوں کو محض اس بھروسہ پر نہیں دیتے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان قائم کر دیا ہے منجملہ ایسے لوگوں کے عمرو بن تغلب ہیں اور آپ نے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ ہے کہ تجارت کی کثرت ہو جائے گی اور قلم ظاہر ہوگا مطلب یہ ہے کہ مال بہت بڑھ جائے گا جس کے باعث سے تاجروں کی کثرت ہو جائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہو جائیں گے کتابت کا رواج اس وقت

عرب میں بہت کم تھا۔ قتادہ نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل سے چار آدمیوں نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سدوس سے تھے اسود بن عبداللہ اہل یمن سے اور بشیر بن خصاصیہ اور عمرو بن تغلب قبیلہ نمر بن قاسط سے اور فرات بن حیان بنو عجل سے۔ لیکن اس میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ نمر سے ہیں تو بکر سے نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ ان کے حلیف ہوں لیکن حلیف ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۴۔ حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی

حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی۔ ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ یہ عمرو احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ عدوی نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان عمرو سے کوئی واقف ہو۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۸۷۵۔ حضرت عمروؓ بن ثابت اوسی

حضرت عمروؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی۔ سلمہ بن ثابت کے بھائی اور عباد بن بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔ یہ عمرو اصیرم بنی عبدالاشہل زیادہ مشہور ہے۔ یہ حذیفہ بن یمان کے بہن کے بیٹے تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے انہیں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ ایسے جنتی ہیں جنہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے ابو شقیق مولیٰ ابن ابی احمد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ اکثر لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون جنتی ہے جس نے اللہ کے لئے ایک وقت کی بھی نماز نہ پڑھی ہو جب لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبدالاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن وقش تھے ان کا واقعہ یوں ہے کہ یہ اسلام کی طرف کسی طرح راغب نہ ہوتے تھے مگر جب غزوۂ احد پیش آیا تو خود بخود ان کو اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لائے بعد اس کے انہوں نے اپنی تلوار اٹھالی اور جہاد شروع کر دیا زخمی ہو کر گر گئے جب بنی عبدالاشہل نے اپنی قوم کے لوگوں کو معرکہ میں تلاش کرنا شروع کیا تو ان کو دیکھا کہ مقتولوں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں اور کچھ جان باقی ہے لوگوں نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ دیکھو یہ عمرو پڑے ہوئے ہیں یہ یہاں کیوں آئے (یہ تو کافر تھے) پس لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے عمرو تم کیوں یہاں آئے کیا تم اپنی قوم کی حفاظت کے لئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آئے تھے انہوں نے کہا میں اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہوں میں مسلمان ہو کر قتل کرنے لگا یہاں تک کہ یہ حالت ہوگئی جو تم دیکھ رہے ہو اس کے بعد ان کی وفات ہوگئی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت میں سے ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک اس قول میں اعتراض ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن ثابت بن وقش بن اصیرم بن عبدالاشہل مگر یہ نسب صحیح نہیں کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہے ان کے دادا کا نام نہیں ہے علاوہ اس کے عمرو کے دادا کا نام اس نسب میں نہیں ہے کیونکہ اصرم اور عبدالاشہل کے درمیان سے زغبہ اور زعوارہ گیا ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے

ابن مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہے اور اس میں عمرو بن اقیش کا نام قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے مگر ہم نے وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ابوداؤد سجستانی نے روایت کی ہے اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گزر چکی یہ دونوں قصے ایک ہی ہیں۔

۳۸۷۶۔ حضرت عمروؓ بن ثمی

حضرت عمروؓ بن ثمی۔ سیف بن عمر نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نعمان بن مقرن کو جب کہ انہوں نے اہل رائے سے مشورہ لیا تھا اہل نہاوند پر لشکر کشی کی رائے دی تھی۔ عمرو بن ثمی اس وقت عمر میں سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۷۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء بن یزید جہنی سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا ان کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی مگر جس مقام پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا اس مقام کے بال سفید نہ ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مگر ابن مندہ نے ان کو جہنی انصاری کہا ہے اور سند کو یوں بیان کیا ہے وہب بن عطاء بن یزید بن شبیب بن عمرو بن ثعلبہ جہنی۔

۳۸۷۸۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی۔ ابوثعلبہ کے بھائی ہیں رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے اس کو ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے۔

۳۸۷۹۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ کنیت ان کی ابوحکیم یا ابوحکیمہ ہے انصاری خزرجی ہیں پھر بنی عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوۂ احد میں بھی یہ شریک تھے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہے عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو برس کی ہو گئی تھی مگر ان کے سر میں جس مقام پر رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان

کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جہنی کے تذکرہ میں لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا کہ وہ بدر میں شریک تھے اوران کا شمار اہل حجاز میں ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انہوں نے وہب بن عطاء سے انہوں نے وضاح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ سے مقام سیالہ میں ملا اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن مندہ نے اس دوسرے تذکرہ میں بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے تعجب ہے کہ انہوں نے اس ایک واقعہ کو دو کیوں بنایا جبکہ حالت بھی ایک ہے' سند بھی ایک' حدیث بھی ایک پھر آخر کونسا فرق ہے کہ دو واقعے بنا دیئے۔ پھر مزید یہ کہ پہلے کو جہنی انصاری کہا ہے انصاری ہیں تو مدینہ کے رہنے والے ہوئے پھر سیالہ میں ملاقات کیسی یقیناً صحیح وہی ہے جو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ جو ہم ذکر کر چکے۔ واللہ اعلم
حکیمہ: حاء کے ضمہ اور کاف کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر ھاء ہے۔

۳۸۸۰۔ حضرت عمروؓ ثمالی

حضرت عمروؓ ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں یمانی۔ ان کی حدیث شہر بن حوشب نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ نے میرے ہمراہ کچھ ہدی قربانی کے لئے بھیجی تھیں اور فرمایا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی جانور ہلاک ہونے لگے تو اس کو ذبح کر دینا اور اس کے پیروں کو اس خون سے رنگ (مصلحت اس میں یہ تھی کہ ایسا کرنے سے لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ ہدی کا جانور ہے اس کا گوشت غیر مستحقین کو نہ کھانا چاہیے۔) دینا اور اس کے منہ پر بھی ایک چھاپہ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو وہیں چھوڑ دینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۱۔ حضرت عمروؓ بن جابر جنی

حضرت عمروؓ بن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ ہم نے ان کا تذکرہ محض حافظ ابوموسیٰ کی پیروی کرنے کے لئے لکھ دیا ورنہ ہم نہ لکھتے اور انہوں نے طبرانی کی اقتداء میں لکھا ہے۔ اور ہم نے اس لئے لکھا ہے کہ ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ کوئی تذکرہ چھوڑنا نہیں۔ بہرحال اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر تھا۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی القاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن نبہان عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ سلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن معطل سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کے لئے جا رہے تھے جب ہم مقام عرج میں پہنچے تو ہم لوگوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو تڑپ رہا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ مر گیا ہم میں سے ایک شخص نے ایک کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا پھر جب ہم مکہ پہنچے تو ایک روز ہم کعبہ میں تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ہم لوگوں سے کہا کہ عمرو بن جابر کو تم میں سے کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اس نے کہا اس سانپ کو کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا اس شخص نے اس نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے وہ قوم جن کے ان نو آدمیوں میں سے ایک

شخص تھا جو رسول اللہ کے حضور میں قرآن سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے اس وقت قوم جن کے مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہو رہی تھی اسی لڑائی میں وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو تو اس کپڑے کے عوض میں دوسرا کپڑا ہم تمہیں دیں ہم لوگوں نے کہا نہیں ہم معاوضہ نہ لیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۲۔ حضرت عمروؓ بن جبلہ

حضرت عمروؓ بن جبلہ بن وائل بن قیس۔ ابن کلبی نے اور ابوعبید نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد لے کر حاضر ہوئے تھے۔ ابوعبید نے بیان کیا ہے کہ سعید ابرش کلبی جو ہشام بن عبدالملک کے مصاحب سے تھے انہیں کی اولاد سے تھے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۸۸۳۔ حضرت عمروؓ بن جدعان

حضرت عمروؓ بن جدعان۔ سعید مقبری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے عمرو بن جدعان سے فرمایا کہ اے عمرو بن جدعان جب تم کپڑا مول لو تو اس کو جانچ لیا کرو اور جب جوتی مول لو تو اس کو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی عورت سے نکاح کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۸۴۔ حضرت عمروؓ بن جراد

حضرت عمروؓ بن جراد۔ ربیع بن بدر نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا سعد کو بلاؤ یہی مناسب ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۵۔ حضرت عمروؓ بن جموح

حضرت عمروؓ بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ، انصاری سلمی۔ بنی جشم بن خزرج سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے ان کو شرکائے بدر میں ذکر نہیں کیا۔ احد کے دن شہید ہوئے تھے اور یہ عبداللہ بن عمرو بن حرام حضرت جابر کے والد ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے تھے یہ دونوں سالے بہنوئی تھے۔ شعبی نے روایت کیا ہے کہ انصاری کے خاندان بنی سلمہ سے کچھ لوگ رسول اللہ کے حضور میں آئے تو آپ نے پوچھا کہ اے بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ جد بن قیس مگر اس میں کچھ بخل ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ بخل سے زیادہ اور کون سا مرض ہوگا لہٰذا (تمہارا سردار یہ گھونگھر والا سفید آدمی یعنی عمرو بن جموح ہے اسی واقعہ کی طرف شاعر نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

وقال رسول اللہ والحق قولہ ... لن قال منا من تسمون سیدا
فقالو الہ جدبن قیس علی التی ... نبخلہ فیھا وان کان اسودا
فتے ما تخطی خطوۃ لدنیۃ ... ولا مد فی یوم الی سوأۃ یدا
فسود عمرو بن الجموح بجودہ ... وحق لعمر وبالندی ان یسوّدا

اذا جاءہ السوال اذھب مالہ قال خذوہ انہ عائد غدا

رسول اللہ نے فرمایا اوران کا قول سچا ہے جب کہ آپ نے پوچھا کہ تم لوگ کس کو اپنا سردار کہتے ہو لوگوں نے کہا جد بن قیس کو باوجود کہ ان کے مزاج میں بخل ہے جد بن قیس ایسے شخص ہیں کہ کبھی کسی برائی پر ان کا قدم نہیں اٹھا نہ کبھی انہوں نے کسی برائی کی طرف ہاتھ بڑھایا پس حضرت نے عمرو بن جموح کو سردار بنایا بوجہ ان کی سخاوت کے زیادہ مستحق تھے جب کوئی سوال کرتا تو اپنا کل مال دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مال پھر کل آ جائے گا۔

معمر نے اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (بنی سلمہ سے) فرمایا تم لوگوں کا سردار بشر بن براء بن معرور ہے، ہم ان کا حال بشر کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن جموح بنی سلمہ کے سرداروں اور اشراف سے تھے انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا ایک بت بنا لیا تھا جس کا نام مناف تھا اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے جب قبیلہ بنی سلمہ کے نوجوان اسلام لائے جس میں ان کے بیٹے معاذ بن عمرو اور معاذ بن جبل بھی تھے یہ سب لوگ بیعت عقبہ میں شریک تھے یہ لوگ رات کے وقت ان کے بت کو لے کر بنو سلمہ کے گڑھے میں ڈال آیا کرتے تھے جس میں غلیظ (گندگی) وغیرہ پڑتا تھا صبح کو عمرو جب اس بت کو نہ پاتے تو کہتے کہ خرابی ہو اس کی معلوم نہیں کون ہمارے معبود کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے پھر اس کو جا کر ڈھونڈتے تو گڑھے میں پاتے اس کو دھوتے اور خوشبو لگاتے اور کہتے کہ خدا کی قسم اگر مجھ معلوم ہو جائے کہ یہ حرکت کس کی ہے تو میں اسے بہت ذلیل کروں یہی کیفیت روز ہوا کرتی ایک روز عمرو نے ایک تلوار لے کر اس بت کی گردن میں لٹکا دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تیرے ساتھ یہ گستاخی کون کرتا ہے لہٰذا اگر تجھ میں کچھ بھی بھلائی ہو تو تو خود اپنی حفاظت کر لے یہ تلوار تیرے پاس ہے جب شام ہوئی تو مسلمان پھر پہنچے اور انہوں نے وہ تلوار اس کی گردن سے نکال لی اور ایک مرے ہوئے کتے کے ساتھ اس بت کو باندھ کر ایک کنویں میں جس میں نجاست ڈالی جاتی تھی اس کو ڈال دیا صبح کو عمرو نے پھر دیکھا کہ بت غائب ہے اس کی تلاش میں نکلے اور دیکھا کہ وہ ایک کتے کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی ہدایت الٰہی نے ان کی دستگیری کی اور اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوا جب عمرو اسلام لے آئے اور اللہ کی معرفت ان کو حاصل ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کیے جن میں اس بت کا بھی ذکر ہے اور خدا کا شکر بھی اس کی رشد و ہدایت پر ادا کیا ہے۔

تاللہ لو کنت الھالم تکن — انت وکلب وسط بئر فی قرن

اف لمصرعک الھا مستدن — الآن فتشناک عن سوء الغبن

فالحمد للہ العلی ذی المنن — الواھب الرزق ودیان الدین

ھو الذی انقذنی من قبل ان — اکون فی ظلمۃ قبر مرتھن

اللہ کی قسم اگر تو معبود ہوتا تو کبھی کتے کے ساتھ ایک کنوئیں کے اندر نہ ہوتا۔ کیا بری جگہ تو پڑا ہے اب ہم تجھے ترک کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے جو احسان کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ اسی نے مجھے مرنے سے پہلے اس گمراہی سے نجات دی۔

ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن جموح سب انصار کے بعد اسلام لائے جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو غزوۂ بدر کی ترغیب دی

توانہوں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگر ان کے بیٹوں نے رسول اللہؐ کی اجازت لے کر ان کو روکا وجہ یہ تھی کہ ان کے پیر میں لنگ تھا مگر جب غزوۂ احد درپیش ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے دیا لیکن اب غزوۂ احد کی شرکت سے مجھے نہ روکو ان کے بیٹوں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو معذور کیا ہے (آپ ارادہ شرکت نہ کیجئے) پس یہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ میرے بیٹے آپ کے ہمراہ غزوۂ احد میں جانے سے روکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے اسی لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں چلوں گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں معذور کیا ہے جہاد تم پر فرض نہیں ہے اور ان کے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اگر ان کو منع نہ کرو تو کچھ حرج نہیں شاید اللہ ان کو شہادت نصیب کرے پس انہوں نے اپنے ہتھیار اٹھا لئے اور یہ کہتے ہوئے چلے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر اور نامراد بنا کر پھر مجھے اپنے گھر کی طرف واپس نہ کر چنانچہ جب احد کے دن یہ شہید ہوئے تو ان کی بی بی ہند جو حضرت جابر کی پھوپھی تھیں آئیں اور انہوں نے ان کی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام کی نعش اٹھائی اور دونوں ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے ان کو جنت میں اسی طرح لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عمرو بن جموح کے چار بیٹے تھے اور وہ چاروں رسول اللہؐ کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ احد کے دن جب مسلمانوں کا شبہ زائل ہوا تو انہوں نے اور ان کے بیٹے خلاد نے کافروں پر ایک سخت حملہ کیا تھا اور دونوں ساتھ ہی شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۶۔ حضرت عمروؓ بن جندب ودائی

حضرت عمروؓ بن جندب ودائی کنیت ان کی ابوعطیہ ہے۔ علی عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابوعطیہ ودائی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے ایک جنازہ کے ساتھ کچھ عورتوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار رہو گی تم کو ثواب نہ ملے گا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۸۷۔ حضرت عمروؓ جنی

حضرت عمروؓ۔ قوم جن سے تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ طارق کے بیٹے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ احمد بن سعید بن ابی مریم نے عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو جنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے میں نے عمرو بن طارق جنی کو دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبیؐ کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں بلکہ میں نے آپ سے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپ کے پیچھے نماز صبح پڑھی تھی۔ جس میں آپ نے سورۂ حج پڑھی تھی اور اس میں دو سجدہ کئے تھے۔ ان کا تذکرہ چونکہ ابوموسیٰ نے لکھا تھا لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا لیکن ذکر نہ کرنا بہتر تھا تعجب ہے کہ یہ لوگ قوم جن کے لوگوں کو صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا نام کسی

سند صحیح سے منقول نہیں ایسا ہی ہے تو جبریل و میکائیل کو صحابہ میں کیوں نہیں ذکر کرتے تھے جن کے نام ایسی سند کے ساتھ منقول ہیں جس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔

۳۸۸۸۔ حضرت عمروؓ بن جہم

حضرت عمروؓ بن جہم بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی خزیمہ اور ان کے والد جہم سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور (مع اور مہاجرین کے) دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ واپس آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ جعفر نے اس حدیث کو یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے ان میں قبیلہ عبدالدار بن قصی سے جہم بن قیس بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار اور ان کے بیٹے عمرو بن جہم بھی تھے۔

۳۸۸۹۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر قرشی

حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر بن شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مکہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عامر تھا اور کنیت ابو نافع تھی حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی۔ یہ ابن اسحاق اور واقدی کا قول تھا مگر ابن عقبہ نے اور ابو معشر نے ان کو مہاجرین حبش میں ذکر نہیں کیا ہاں موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بھی ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے مگر انہوں نے ان کے نسب کی بعض باتوں میں اختلاف کیا ہے اور زہیر کے بعد ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ابن ابی شداد بن ربیعہ بن اہیب بن ضبہ۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۹۰۔ حضرت عمروؓ بن حارث مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن ابی ضرار بن عائذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہے بیٹے تھے سعد بن کعب بن عمرو کے خزاعی مصطلقی ہیں۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبیؐ کے بھائی تھے ان سے ابووائل اور ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ابو حذیفہ نے زہیر سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے عمرو بن حارث سے جو رسول اللہؐ کی زوجہ کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی لونڈی چھوڑی اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز آپ نے صرف ایک سفید خچر چھوڑا تھا اور کچھ ہتھیار اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انہوں نے نہیں بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا خیال ہے کہ یہ عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ہم انشاء اللہ اس کے بعد ان کا تذکرہ لکھیں گے ابوموسیٰ نے ان سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو اس کو چاہئے کہ ابن مسعود کے لہجہ میں پڑھے اور ابن مندہ نے بیان کیا

ہے کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمر بن حارث بن مصطلق کے درمیان میں فرق نکالا ہے مگر یہ دونوں ایک ہیں ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام المومنین جویریہ کے بھائی ہیں اور وہ دونوں حدیثیں بھی لکھی ہیں جو ابوموسیٰ نے روایت کی ہے اس میں شک نہیں کہ ان کی دوگنا غلطی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب سے حارث اور مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہیں ممکن ہے کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جس میں یہ نام نہ ہو اور ابو نعیم نے ان کی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر تعجب یہ ہے کہ ابونعیم نے حضرت جویریہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی ان کو بیان کیا ہے۔ابن مندہ نے حضرت جویریہ کے متعلق ایک عجیب بات یہ لکھی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو غزوۂ اوطاس میں کافر قیدیوں کے ساتھ پایا تھا پھر ان کو آزاد کر کے آپ نے ان سے شعبان ۵ ہجری میں نکاح کیا حالانکہ غزوہ اوطاس فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں ہوا ہے پس ضرور ہے کہ نبیؐ نے ان سے قبل قید ہونے کے نکاح کیا تھا۔واللہ اعلم۔

۳۸۹۱۔حضرت عمروؓ بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن حارث بن کندہ بن عمرو بن ثعلبہ، انصاری۔بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۳۸۹۲۔حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق۔ام المومنین جویریہ کے بھائی تھے۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے روایت کی ہے کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور آپ نے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرأت والی حدیث بھی روایت کی ہے۔ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری اور ابومحمد یعنی عبدالعزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی وغیرہما سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی اور ابوعبداللہ بن محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن محمد بن ہزار مرد صریفینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زہیر نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم رسول اللہؐ اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی درہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز سوا اپنے ایک سفید مادہ خچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک زمین جو صدقہ تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور اس کی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام میں ہو چکی ہے وہیں اس کو دیکھنا چاہیے۔

۳۸۹۳۔حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ

حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔غزوۂ احد میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن حارث شریک تھے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی۔ان کا تذکرہ عدوی نے واقدی سے نقل کیا ہے۔

۳۸۹۴۔ حضرت عمروؓ بن حبیب

حضرت عمروؓ بن حبیب بن عبد شمس۔ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انہوں نے عمرو بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں نے یہ چوری کی ہے اور حدیث پوری ذکر کی یہ حدیث ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عمرو بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے ابو رواحہ سے انہوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ وہ بندہ نامراد ہے جس کے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۵۔ حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی

حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی۔ ابن اسحاق نے کہا کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں اسلام لا چکے تھے۔ جب قبیلہ زبید کے لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے بہت اچھا کام کیا ان لوگوں کو ارتداد سے منع کیا اور اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی عمرو بن فحیل انہیں کا نام ہے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔

۳۸۹۶۔ حضرت عمروؓ بن حریث قرشی

حضرت عمروؓ بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ان کی ابو سعید ہے انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا یہ سعید بن حریث کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبد اللہ میں جا کر مل جاتے ہیں۔ یہ عمرو کوفہ میں رہتے تھے وہیں انہوں نے ایک گھر بنا لیا تھا۔ یہ پہلے قریشی ہیں جنہوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر کے سال میں یہ اپنی والدہ کی شکم میں آئے۔ نبیؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خرید و فروخت میں دعا دی تھی چنانچہ انہوں نے بہت مال کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ ان کے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور ان سے محبت رکھتے تھے جنگ قادسیہ میں شریک تھے اور وہاں ان سے بڑے کارنامے نمایاں ہوئے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمانی نے نضر یعنی ابو عمر خزاز سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے عمرو بن حریث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی سعید بن حریث رسول اللہؐ کے پاس لے گئے اس وقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکڑا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھوں گا اس میں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر میں نے وہ سونا اسی گھر میں رکھ دیا ہمیں فقیہ ابو الفضل مخزومی نے اپنی سند ابو یعلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حریث کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول اللہؐ کے پاس

لے گئے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی ان کی وفات ۸۵ میں ہوئی، ان کی اولاد کوفہ میں تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۹۷۔ حضرت عمروؓ بن حریث

حضرت عمروؓ بن حریث۔ ابو یعلی موصلی نے ان کا تذکرہ عمرو بن حریث مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو خیثمہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان سے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہم سے ابو خیثمہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے ابن دورقی یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حریث نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جس قدر تخفیف کرو گے اس کا ثواب تمہاری ترازوئے اعمال میں ہوگا۔ ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ہانی یعنی حمید بن ہانی خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے ابو عبدالرحمٰن حبلی اور عمرو بن حریث وغیرہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ (ایک روز) فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے بال گھونگھر والے ہوں گے تم ان کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت بازو ہوں گے اور بحکم خدا دشمن کے سامنے تمہاری کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔ مراد آپ کی اس قوم سے مصر کے قبطی تھے۔ ابو خیثمہ اور ابو یعلی نے جو دیکھا کہ عمرو ان سے اہل مصر فضائل میں حدیثیں روایت کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرا شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حریث مخزومی کوفہ میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

۳۸۹۸۔ حضرت عمروؓ بن حزابہ بن نعیم

حضرت عمروؓ بن حزابہ۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ نعیم بن مطرف بن معروف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا معروف بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے جب نبیؐ غزوۂ تبوک سے لوٹے تو وہ دودھ پیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۹۔ حضرت عمروؓ بن حزم انصاری

حضرت عمروؓ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم النجاری۔ بعض لوگ ان کا نسب مالک بن جشم بن خزرج کے خاندان میں اور بعض ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک کے خاندان سے بیان کرتے ہیں۔ ان کی والدہ قبیلہ بنی ساعدہ کی تھیں۔ کنیت ان کی ابو ضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ ان کا خندق تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کو اہل نجران پر عامل بھی بنایا تھا اہل نجران کا تعلق بنو حارث بن کعب سے ہے۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی ان سے پہلے آپ خالد بن ولید کو اہل نجران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگوں کو ایک تحریر بھی بھیجی تھی جس میں فرائض اور سنن اور صدقات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو

تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہؐ نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اترو اور اس قبر کو تکلیف نہ دو ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۱ اور بقول ۵۳ بقول بعض ۵۴ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب مدینہ میں وفات پائی صحیح یہ ہے کہ ۵۰ کے بعد ان کی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انہوں نے یزید کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انہوں نے حضرت عمر بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور نضر بن عبداللہ سلمی اور زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۰۰۔ حضرت عمروؓ بن حسان

حضرت عمروؓ بن حسان۔ ان کا تذکرہ سبز کے نام میں گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصراً لکھا ہے۔

۳۹۰۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اس میں ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۲۔ حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی

حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی ثم اللیثی۔ انہیں رسول اللہؐ نے بنی قیس پر عامل بنایا تھا جب قضاعہ کے عمال مرتد ہوئے تو عمرو بن حکم اور امرأالقیس بن اصبغ ان لوگوں میں تھے جو اپنے دین پر قائم رہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

۳۹۰۳۔ حضرت عمروؓ بن حماس لیثی

حضرت عمروؓ بن حماس لیثی۔ ان کا تذکرہ غیر محفوظ ہے سفیان نے ابن ابی ذیب سے انہوں نے حارث بن حکم سے انہوں نے عمرو بن حماس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عورتوں کو بیچ سڑک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مردوں کے ساتھ اختلاط ہوگا بلکہ ان کو یکسو ہو کر چلنا چاہیے اس حدیث کو وکیع نے ابن ابی ذیب سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث نے حکم سے انہوں نے عمرو سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور کہا ہے کہ بقول بعض ان کی کنیت ابوعمرو بن حماس ہے اور یہی مشہور ہے۔

۳۹۰۴۔ حضرت عمروؓ بن حمام انصاری

حضرت عمروؓ بن حمام بن جموح، انصاری۔ قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ ان رونے والوں میں تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه تولو او اعینهم تفیض من الدمع حزنا الا یجدو ما ینفقون** (ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آتے ہیں تا کہ تم ان کو جہاد میں جانے کے لئے سواری دو اور تم کہہ دیتے ہو کہ سواری میرے پاس نہیں ہے پس وہ روتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں) یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور یہ اور عبداللہ بن عمرو حضرت جابر کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہے یہ دونوں باہم سالے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبداللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۳۹۰۵۔ حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان اسلمی

حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان، اسلمی۔ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ مدینہ میں آئے تھے بعد اس کے انہوں نے نبیؐ سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ آپ نے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صوعد میں جو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے تو ایک لونڈی عرب کی ان کو ملی جو نہایت حسین تھی شیطان نے ان کو بہکایا اور یہ اس سے ملوث ہو گئے اور یہ محصن نہ تھے بعد اس کے ان پر ندامت طاری ہوئی اور پھر نبیؐ کے حضور میں واپس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے ان پر حد جاری کر دی ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو سو درہ مارے نہ بہت سخت ہوں نہ بہت نرم۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۶۔ حضرت عمروؓ بن حمق خزاعی

حضرت عمروؓ بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انہوں نے نبیؐ کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اس کے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد قتبانی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی ناشرہ سے انہوں نے عمرو بن حمق سے روایت کر کے بیان کیا گہ انہوں نے (ایک مرتبہ) نبیؐ کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ ان کے شباب سے برسر فراز کر چنانچہ ان کی عمر اسی ۸۰ برس کی تھی اور ان کی داڑھی میں

ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کودے تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان کے شیعہ علی میں شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام غزوات جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے انہوں نے حجر بن عدی کی اعانت کی تھی اور ان کے اصحاب میں سے تھے ان کو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمرو کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے ان کو پکڑ لائے وہ آدمی جو گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہیں ان کو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اس وقت عبدالرحمٰن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کی بہن کے بیٹے تھے۔

ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عمار دہنی سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلا سر مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا جو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا گیا۔ سفیان کہتے تھے کہ حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی قدر تھا کہ عمرو بن حمق کو گرفتار کرلاؤ مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ ان کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آئے گا تو ان کا سر کاٹ کے بھیج دیا ابوزکریا کہتے تھے کہ مجھ سے عبداللہ بن مغیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں عمرو بن حمق کے نکاح میں آمنہ بنت شرید تھیں حضرت معاویہ نے ان کو دمشق کے قید خانہ میں قید کر دیا تھا جب عمرو بن حمق کا سر آیا تو ان کے پاس بھیجا گیا اور ان کی گود میں ڈال دیا گیا یہ حال دیکھ کر ان کی حالت بہت خراب ہوگئی انہوں نے وہ سر اپنی گود میں رکھا اور ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان کے منہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اس (ہمدم رفیق) کو مجھ سے بہت دنوں تک جدا رکھا پھر اب تم نے ان کا سر میرے پاس تحفہ میں بھیجا کیا عُمدہ تحفہ ہے جو کسی طرح واپس نہیں کیا جا سکتا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ان کا انتقال نہیں ہوا تھا) بلکہ یہ بیمار تھے نقل و حرکت کی ان میں طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے رفاعہ سے کہہ دیا کہ تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اس کے بعد عمرو کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیج دیا گیا ان کا قتل ۵۰ ہجری میں ہوا تھا ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ قاری یعنی ابو عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سدی نے رفاعہ بن شداد قتبانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں مختار کے پاس گیا تو اس نے ایک تکیہ میرے قریب ڈال دیا اور (دوسرے تکیہ کی طرف اشارہ کر کے) کہا کہ اگر (یہ بدنصیب آخر میں دعویٰ نبوت بھی کرنے لگا تھا کہتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لے کر آتے ہیں۔) میرے بھائی جبریل اس تکیہ کے پاس نہ بیٹھے تو میں یہ تکیہ تمہارے پاس رکھ دیتا (یہ کلمہ سن کر مجھے ایسا غصہ آیا کہ) میں نے ارادہ کیا کہ اس کی گردن ماردوں پھر میں نے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھ سے عمرو بن حمق نے بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مومن کسی مومن کو اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اس کو قتل کر دے تو میں اس قاتل سے بری ہوں حضرت عمرو بن حمق کی قبر موصل میں مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور ان کی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہے۔ جس کی تعمیر ابوعبداللہ سعید

بن حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۶ ہجری میں شروع کی تھی اور اس قبہ کی تعمیر کے باعث سنی شیعہ میں ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۰۷۔ حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنی مسند میں ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبال اور کوشیدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انصار میں سے ایک شخص جن کو لوگ عمرو بن حبہ کہتے تھے اور ان کو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ نے منتر وغیرہ سے ممانعت فرمائی ہے اور مجھے سانپ کا منتر معلوم ہے چنانچہ وہ منتر انہوں نے آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس قسم کے منتر میں کچھ مضائقہ نہیں نیز ایک اور شخص انصار میں سے آئے اور وہ بچھو کا منتر جانتے تھے ان سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ پہنچائے اس حدیث کو ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے اور ابو الزبیر نے جابر سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۸۔ حضرت عمروؓ بن خارجہ انصاری

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے شریک بدر تھے یہ روایت نقل کر کے سنائی کہ بنی عدی بن نجار سے عمرو بن خارجہ بن قیس تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۰۹۔ حضرت عمروؓ بن خارجہ اسدی

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن منتفق اسدی۔ اور بعض لوگ ان کو اشعری کہتے ہیں حضرت ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بقول بعض ان کا نام خارجہ بن عمرو ہے مگر پہلا قول صحیح ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے عبد الرحمٰن بن غنم اشعری نے روایت کی ہے۔ ہمیں بہت لوگوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن غنم سے انہوں نے عمرو بن خارجہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (مقام) منیٰ میں خطبہ پڑھا اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا اس کا لعاب میرے شانوں پر ٹپک رہا تھا وہ پاگر کرتی جاتی تھی آپ نے اس خطبہ میں بیان کیا کہ اللہ

تعالیٰ نے میراث میں ہر حق دار کا حق قائم کر دیا ہے لہٰذا اب کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں اور لڑکا صاحب فراش کو دلایا جائے گا اور زانی کو پتھر ملیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن نافع سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خارجہ بن عمرو جمحی سے روایت کیا ہے۔ابوبکر بن ابی عاصم نے بھی ان کو جمحی بیان کیا ہے ہمیں یحیٰ بن محمود نے اپنی سند ابوبکر تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے مطرح سے روایت کر کے بیان کیا نیز یعقوب نے کہا کہ ہم سے حاتم نے محمد بن عبیداللہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عمرو بن خارجہ جمحی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کو انصاری بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو اسدی کہتے ہیں نیز انہوں نے ان سے ایک حدیث نماز کی فضیلت میں روایت کی ہے۔

۳۹۱۰۔حضرت عمروؓ (مولیٰ خباب)

حضرت عمروؓ۔حضرت خباب کے غلام تھے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے مگر اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۱۔حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ

حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ۔مکحول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک آدمی ہمارا قتل ہو گیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپ نے اس کا فیصلہ کیا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۱۲۔حضرت عمروؓ بن خلاس

حضرت عمروؓ بن خلاس قبیلہ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔انصاری اوسی ہیں بعض لوگ ان کو خزرجی کہتے ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے شرکائے بدر میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۳۔حضرت عمروؓ بن خلف قریشی

حضرت عمروؓ بن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تیمی۔عمرو کا نام مہاجر بن قنفذ بھی ہے۔مہاجر کا تذکرہ انشاءاللہ تعالیٰ میم کی ردیف میں آئے کیونکہ یہ مہاجر ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۱۴۔حضرت عمروؓ بن رافع مزنی

حضرت عمروؓ بن رافع مزنی۔ان سے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو ظہر کی نماز کے بعد قربانی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ کے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔یہ حدیث بواسطہ عمرو بن رافع کے ان کے والد سے بھی مروی ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۵۔ حضرت عمروؓ بن ربعی انصاری

حضرت عمروؓ بن ربعی۔ کنیت ان کی ابو قتادہ تھی۔ انصاری ہیں محمد بن سعد نے واقدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن ربعی ہے اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام نعمان بن ربعی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث بن ربعی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۶۔ حضرت عمروؓ بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن ربیعہ۔ سعید نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ قیس بن ہمام نے عمرو بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد بن کر نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو میں تم کو اللہ عزوجل وحدہ لاشریک لہ کی طرف بلاتا ہوں وہ ایسا ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کو دفع کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۷۔ حضرت عمروؓ بن رباب قریشی

بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمیر تھا۔ مہاجرین حبش سے ہیں واقعہ عین التمر میں خالد بن ولید کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۹۱۸۔ حضرت عمروؓ بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن زائدہ بن اصم۔ انہیں کی کنیت ابن ام مکتوم ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو بن قیس بن شریح بن مالک تھا۔ ان کی والدہ ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔ ابو اسحاق نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جو شخص ہجرت کر کے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے ان کے بعد ابن ام مکتوم آئے اور ابوالبختری طائی نے ابن ام مکتوم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اہل حجرات آگ دہک رہی ہے اور فتنے (امنڈتے ہوئے) مثل تاریک شب کے چلے آرہے ہیں اگر تم لوگ جان لیتے جو میں جان رہا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت روتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۱۹۔ حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری

حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری۔ ابراہیم بن علاء حمصی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی سائب سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک عمرو بن زرارہ آئے ایک تہ بند باندھے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے مگر تہ بند ان کا ٹخنوں سے نیچا تھا نبیؐ نے اپنے کپڑے کا کنارہ اٹھالیا اور نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ یہاں تک کہ عمرو بن زرارہ نے آپ کا کلام سنا تو وہ نبیؐ کی طرف ملتفت ہوئے اور عرض کیا رسول اللہؐ میری پنڈلیاں باریک ہیں (اس سبب سے میں نے تہ بند نیچی کر لی ہے) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اے عمرو بن زرارہ اللہ نیچی تہ بند

کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔اس حدیث کو ابن نافع نے اسماعیل بن فضل سے انہوں نے یعقوب بن کعب سے انہوں نے ولید بن مسلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۰۔حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی

حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی۔ان کا حال ان کے والد کے نام میں ردیف زے میں گزر چکا ہے۔یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ان سے ان کے بیٹے سعید اور سبیعی نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۱۔حضرت عمروؓ ابوزرعہ

حضرت عمروؓ۔کنیت ان کی ابوزرعہ تھی۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔منصور بن ابی مزاحم نے اور سوید بن سعید نے خالد زیات سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جوان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جنہوں نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم ان کو جا کر سلام کریں گے چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ان لوگوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ اے اہل قبا کچھ پتھر میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ لائے آپ نے ان پتھروں سے قبلہ بنا دیا اس حدیث کو اسود بن عامر نے خالد سے روایت کیا اور انہوں نے زرعہ بن عمرو سے جو حضرت حباب کے غلام تھے اس کو روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۲۔حضرت عمروؓ بن ابی زہیر

حضرت عمروؓ بن ابی زہیر بن مالک بن امرأالقیس انصاری۔ابن عقبہ نے ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۲۳۔حضرت عمروؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمروؓ بن سالم بن کلثوم خزاعی۔یہ ابوعمر کا قول ہے ہشام بن کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن سالم بن حضیرہ شاعر تھے یہ شعر انہی کا ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الاتلدا

کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی

مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کعبی۔ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے عروہ بن زبیر

سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ دونوں کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہو کر رسول اللہؐ کے پاس گئے جب کہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا تو انہوں نے مدینہ پہنچ کر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اشعار بھی اپنے موزوں کئے ہوئے آپ کے سامنے پڑھے وہ اشعار یہ ہیں۔

لا هم انی ناشد محمدا — حلف ابینا وابیه الا تلدا
کنت لنا ابا وکنا ولدا — ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا
فانصر رسول الله نصر اعتدا — وادع عباد الله یاتوا مددا
فیهم رسول الله قد تجردا — ان سیم خسفا وجهه تربدا
فی فیلق کالبحر یجری مزبدا — ان قریشا اخلفوک الموعدا
ونقضوا میثاقک الموکدا — وزعموا ان لست تدعو احدا
وهم اذل واقل عددا — قد جعلوا لی بکداء رصدا
هم بیتونا بالوتیر هجدا — فقتلونا رکعا وسجدا

کچھ غم نہیں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی۔اے محمد آپ ہمارے باپ ہیں اور ہم آپ کی اولاد ہیں ہم اسلام لائے اور دست کشی نہیں کی۔پس میں رسول اللہ کی پوری مدد کروں گا اور بندگان خدا کو مدد کے لئے بلاؤں گا۔ان میں رسول اللہ ہیں ایسے رحیم کہ خوف خدا سے ان کا چہرہ متغیرہ ہو جاتا ہے۔گویا کہ دربار پر کف بہہ رہا ہے یا اللہ قریش نے تجھ سے وعدہ خلافی کی اور تیرا وعدہ توڑ دیا اور کہتے ہیں کہ تو کسی کو اپنی طرف نہیں بلاتا اور وہ لوگ بہت ذلیل وقلیل ہیں انہوں نے مقام کدا میں ہمارے لئے کمین گاہ قائم کی ہے۔انہوں نے مقام وتیر میں ہم پر شب خون مارا اور بحالت نماز ہمیں قتل کیا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمرو بن سالم تم نے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک ٹکڑا ابر کا آسمان پر نمودار ہوا تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابر بنی کعب کی فتح کی خوشخبری سنا رہا ہے اسی وقت سے رسول اللہؐ نے جہاد (مکہ) کی تیاری شروع کر دی اور یہ کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہے اور آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش سے خبر مخفی رہے تا کہ یکا یک آپ وہاں پہنچ جائیں اس کے بعد آپ تشریف لے چلے اور مکہ فتح ہو گیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل میں پورا بیان کر چکے ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۲۴۔حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ

حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ بن سالم۔قبیلہ بنی ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں شاعر تھے۔جو جھنڈے رسول اللہؐ بنی کعب کے لئے باندھ دیئے تھے ان کو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لا هم انی نا شد محمدا معه تما اشعار کہے۔

ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے صرف

فرق اس قدر ہے کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے شاید ابوموسیٰ نے چونکہ پہلے تذکرہ میں دیکھا کہ نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ میں دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ کوئی اور شخص ہیں۔ ہم نے جونسب ان کا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ میں نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں شاید ان کو دو سمجھنے کی یہ وجہ بھی ہو کہ ابوعمر نے جونسب بیان کیا ہے اس میں سالم بن کلثوم ہے اور اس تذکرہ میں سالم بن حفیرہ بیان کیا گیا ہے مگر درحقیقت یہ ایک قسم کا اختلاف ہے جیسا کہ اور نسبوں میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ جو شعران کی طرف ابوموسیٰ نے منسوب کیا ہے اس سے بھی صاف واضح ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ہم یہاں پر ابن کلبی کا وہ کلام نقل کئے دیتے ہیں جس سے ان دونوں کا ایک ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے سعد اور غنم پیدا ہوئے پھر لکھتے ہیں کہ سعد بن ملیح کی اولاد سے عبداللہ بن خلف بھی تھے اور ان کا نسب اور ان کے بیٹے طلحہ بن عبداللہ کا نسب بیان کیا ہے جو طلحۃ الطلحات کے لقب سے ملقب تھے نیز انہوں نے اسود بن خلف اور عثمان بن خلف کو بھی ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ عمرو بن سالم بن حفیرہ بن سالم شاعر جن کا یہ شعر ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الاتلدا

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں تذکرہ ایک ہیں واللہ اعلم۔

۳۹۲۵۔ حضرت عمروؓ بن سالم

حضرت عمروؓ بن سالم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور حزام بن ہشام سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن سالم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ انس بن زنیم نے آپ کی ہجو کی ہے پس نبیؐ نے ان کی جان بخشی فرمائی۔

۳۹۲۶۔ حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی

حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی۔ رسول اللہؐ کے حضور میں ۱۰ ہجری میں وفد بن کر آئے تھے۔ ہشام بن کلبی نے عمران بن ہزان رہاوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمرو بن سبیع رہاوی مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو نبیؐ نے ان کے لئے ایک جھنڈا بنوا دیا تھا اور یہ اس جھنڈے کو لے کر حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے جب یہ نبیؐ کی طرف چلے تو انہوں نے یہ اشعار نظم کئے تھے۔

الیک رسول اللہ من سرو حمیر اجوب الفیافی سملقا بعد سملق
علی ذات الواح اکلفھا السری تخب برحلی تارۃ ثم تعنق
فمالک عندی راحۃ او تحلحلی بباب النبی الھاشمی الموفق
عتقت اذا من حلہ بعد حلہ وقطع دیامیم وھم مورق

آپ کے پاس اے خدا کے رسول قبیلہ حمیر کے سرونامی محلّہ سے میں آیا ہوں جنگلوں کو قطع کرتا ہوا بیابانوں کو طے کرتا ہوا

آیا ہوں اونٹ کے کجاوہ پر بیٹھ کر اس کو ہانکتا تھا کبھی وہ سست چلتا اور کبھی تیز چلنے لگتا تھا۔ میں اس سے کہتا تھا کہ اب تجھے آرام نہ ملے گا یہاں تک کہ تو مجھے نبی ہاشمی کے دروازہ پر پہنچا دے۔ میں نے اس سفر میں بہت سے کپڑے پرانے کر ڈالے اور کتنے جنگل قطع کیے اور کتنے مصائب اٹھائے۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۷۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معتمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس تک انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں نقل کرکے بیان کیا کہ بنی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے ان کے کوئی اولاد نہ تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمرو احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ انہوں نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے ان کا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لمبا تھا ان کو بھوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لے کر ان کے شکم پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کہنے لگے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پیر اس کے پیٹ کو اٹھاتے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیروں کو اٹھاتا ہے (پیٹ جب بھوکا ہوتا ہے، تو آدمی چل ہی نہیں سکتا۔) ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے جو ان کو انصاری قرار دیا ہے یہ غلط ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے ان کو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۳۹۲۸۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ

حضرت عمروؓ بن سراقہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں۔ جعفر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے وادی القری میں ان کو حصہ دیا تھا۔ جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اس کو روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ حافظ ابوعبداللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں تعجب انگیز بات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لامحالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۹۔ حضرت عمروؓ بن ابی سرح

حضرت عمروؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے یہ اور

ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی کا قول ہے اور واقدی اور ابو معشر نے کہا ہے کہ ان کا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بھی عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال کو بھی نقل کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات مدینہ میں بعہد خلافت حضرت عثمان ۳۰ ہجری میں ہوئی طبری نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۰۔ حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہیں سعد کے بیٹے ہیں جن کی وفات سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا۔ کنیت ان کی ابو واقد تھی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے ان سے ان کے بیٹے واقد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہؐ نے ایک قبا پہنی جس میں ریشمی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں لوگ اس قبا کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ ان کی اولاد میں سے محمد بن حصین عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہیں جو علمائے انصار میں سے ایک شخص ہیں محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۱۔ حضرت عمروؓ بن سعد

حضرت عمروؓ بن سعد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہیں نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۹۳۲۔ حضرت عمروؓ بن سعد ابو کبشہ

حضرت عمروؓ (ابو کبشہ) بن سعد۔ کنیت ان کی ابو کبشہ ہے انماری۔ یحییٰ بن یونس اور سعید قرشی نے ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سعید ہے۔ یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۳۳۔ حضرت عمروؓ بن سعدی

حضرت عمروؓ بن سعدی۔ قبیلہ بنی قریظہ سے ہیں۔ بنی قریظہ کے قلعہ سے اسی شب میں اترے تھے جس کی صبح کو قلعہ فتح ہوا تھا شب کو یہ مسجد رسول اللہؐ میں رہے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں چلے گئے ہیں پھر اس وقت سے آج تک ان کا پتہ نہ ملا ابن شاہین نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۳۴۔ حضرت عمروؓ بن سعواء

حضرت عمروؓ بن سعواء۔ بعض لوگ کہتے ہیں شعواء یافعی تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے ان سے سلیمان بن زیاد اور ابو معشر حمیری نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس قتبانی سے انہوں نے ابو معشر حمیری سے انہوں نے عمرو بن شعواء یافعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے جن سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی وہ یہ لوگ ہیں کتاب اللہ پر زیادتی کرنے والا اور تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عزت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرنے والا اور اپنی سلطنت کے غرور میں اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اس کو ذلت دینے والا جس کو خدا نے عزت دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۵۔ حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر انصاری

حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر بن زید بن عطاف اوسی انصاری۔ جعفر نے ان کا تذکرہ شرکائے بدر میں کیا ہے ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ سے اس میں غلطی ہوگئی ہے کہ انہوں نے ان کے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ ان کے والد کا نام معبد ہے اور انہوں نے خود بھی عمرو بن سعید اور عمیر بن معبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ہم نے بھی ان دونوں ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۳۶۔ حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص قریشی

حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی۔ ان کی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی پھوپھی تھیں انہوں نے اور ان کے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش کی طرف دوسری مدینہ کی طرف اور یہ دونوں بھائی ایک ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے مگر عمرو خالد کے کچھ دنوں بعد اسلام لائے تھے۔ واقدی نے جعفر بن محمد بن خالد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے ام خالد بنت سعید بن عاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جانے کے کچھ دنوں بعد حبش گئے تھے پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر وہاں سے آئے جس وقت مدینہ پہنچے اس وقت آنحضرت خیبر میں تھے یہ ۷ ہجری کا واقعہ ہے پس عمرو نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک میں شریک ہوئے نبیؐ نے ان کو خیبر کے میوہ جات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ جب یہ اور ان کے بھائی خالد اسلام لائے تو ان کے تیسرے بھائی ابان بن سعید بن عاص نے یہ اشعار کہے ان کے والد سعید مقام ظریبہ میں انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

الا لیت میتا بالظریبة شاهدا   لما یفتری فی الدین عمرو و خالد

اطاعا بنا امر النساء واصبحا   یعینان من اعدائنا من یکابد

کاش مقام ظریبہ کا مردہ اس وقت دیکھتا کہ عمرو اور خالد دین میں کیسا افترا کر رہے ہیں ہمیں عورتوں کی راہ

پر چلانا چاہتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور ان لشکروں کے ساتھ جنہیں ابوبکر صدیق نے شام کی طرف بھیجا تھا گئے تھے اور واقعہ اجنادین میں بعہد خلافت ابوبکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عمرو یرموک میں شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہیں کیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مرج الصفر میں شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونوں جمادی الاولیٰ ۱۳ ہجری میں ہوئے تھے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۷۔ حضرت عمروؓ ابوسعید انصاری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوسعید تھی۔ انصاری ہیں شرکائے بدر میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے وکیع نے سعد بن سعید تغلبی سے انہوں نے سعید بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۸۔ حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی

حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی۔ کنیت ان کی ابوسعید تھی۔ حاتم بن اسمٰعیل نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے انہوں نے سعید بن عمرو بن سعید ہذلی سے انہوں نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے دیکھے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع میں تھا گیا اور کچھ ذبیحہ بھی ہم نے اس کے سامنے کئے تھے ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۹۔ حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی

حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی۔ حنین میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے قاسم یعنی ابو عبدالرحمٰن نے اسی طرح روایت کی ہے حاکم ابواحمد نے ایسا ہی بیان کیا ہے پھر حنین کے بعد اسلام لائے ان سے مروی ہے کہ حنین کے دن جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو رسول اللہؐ کے ہمراہ سوا عباس اور ابوسفیان بن حارث کے کوئی نہ تھا پس آپ نے ایک مشت خاک اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگوں کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و حجر ہمیں پکڑنے کے لئے دوڑا ہوا آرہا ہے پس میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف میں آکر میں نے دم لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۴۰۔ حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن سفیان بن عبدشمس بن سعد بن قائف بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم

کنیت ان کی ابوالاعور تھی سلمی ہیں۔ان کی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھیں قبیلہ عمرو بن ھصص سے۔یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں حضرت معاویہ کے مشہور رفیقوں میں ہیں صفین میں تمام لڑائی کا مدار انہیں پر تھا۔مسلم بن حجاج نے کہا ہے کہ الاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہیں اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ صحابی نہیں ہیں جاہلیت کا زمانہ انہوں نے پایا تھا نبیؐ سے یہ حدیث جو انہوں نے روایت کی ہے مرسل ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق میں ایک حرص کا خوف ہے دوسرے ہوائے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔یہ حضرت معاویہ کے اصحاب میں سے تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان سے عمرو بکالی نے روایت کی ہے ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۱۔حضرت عمروؓ بن سفیان عوضی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔یہ عوضی ہیں۔اور بعض نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن سلیم ہیں۔ان تذکرہ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے۔اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ تابعی اور ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے۔ان بشر بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۴۲۔حضرت عمروؓ بن سفیان محاربی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔محاربی ہیں۔انہوں نبیؐ سے احادیث کو سنا ہے۔ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار شامیوں میں ہے۔ان کی حدیث ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی اسناد کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے جراح بن مخلد قزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے روح بن جمیل ابو محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تیری نبیذ کے لیے روغنی برتن استعمال کرتی ہے جبکہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو حرام قرار دیا ہے۔اور اس کو بکر بن سہل نے جراح سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور عمرو بن سفی کہا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۳۔حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن ابی سفیان۔ان کی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہو اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پیتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی پہلے شخص ہیں۔

۳۹۴۴۔ حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ

حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ بن سعد۔ ابو حدرد یعنی سلامہ بن عمرو اسلمی کے والد ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے حجاج سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے ابو حدرد اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو اور ابو قتادہ اور محلم بن جثامہ کو ایک چھوٹا سا لشکر دے کر اضم کی طرف بھیجا تھا راستہ میں ان کو عامر بن اضبط اشجعی ملا اور اس نے ان کو اسلام کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو قتل کر دیا باوجودیکہ وہ مسلمان تھا بعد اس کے یہ آیت نازل ہوئی یاایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا (اے مسلمانو! جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو (بغیر تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو) اس حدیث کو ابو خالد اصم نے ابن اسحاق سے انہوں نے ابن قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد سے۔ اور اس کو یونس بکالی نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن ابی حدرد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

۳۹۴۵۔ حضرت عمروؓ بن سلمہ جرمی

حضرت عمروؓ بن سلمہ بن نفیع۔ اور بعض لوگ سلمہ بن قیس اور بعض سلمہ بن لای بن قدامہ جرمی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو برید تھی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ ان کو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو وفد بن کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب میں زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو میں ہی سب سے زیادہ قاری قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر بن حبیب جرمی روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں گئے تھے جب ان لوگوں نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم لوگوں کی امامت کون کرے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد نہ تھا لہذا سب لوگوں نے مجھی کو امام بنایا حالانکہ میں کم سن بچہ تھا پس میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں ہوتا تھا میں ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور میں ہی جنازہ کی نماز اب تک پڑھاتا ہوں۔ سلیمان کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے

میری قوم کے لوگ رسول اللہ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت میں نہیں ظاہر کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ برید: باء موحدہ کے ضمہ اور راء مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۴۶۔ حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی

حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں لکھا ہے۔ ہمیں یحیٰی بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے قیس بن عبداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم عوفی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے قبائل کے آباواجداد (عالم مثال میں) میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے بنی عامر کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ اونٹ ہے جو درختوں کے پتے کھا رہا ہے اور قبیلہ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ کا پتھر ہے جس سے نہریں بہہ رہی ہیں اور میں نے بنی تمیم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا مینہ ہے کہ اس کے قریب کوئی نہیں جا سکتا ایک شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ ایہم کو آپ نے کیا دیکھا رسول اللہ نے فرمایا ان کا ذکر نہ کرو ان کے سر بڑے ہیں ثابت قدم لوگ ہیں حق کے مددگار ہیں بنی عامر کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان میں بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہے اور غطفان کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان کے مزاج میں سختی اور سخاوت ہے۔

۳۹۴۷۔ حضرت عمروؓ بن سلیم

حضرت عمروؓ بن سلیم۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی نہیں انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جائے تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ہم سے ابو اسحاق یعنی محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک نے عامر بن عبداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابو قتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہے یہ حدیث ابو قتادہ کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

۳۹۴۸۔ حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی

حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مشمعل بن ایاس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن ایاس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن سلیمان مزنی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۴۹۔ حضرت عمروؓ بن سمرہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سمرہ بن حبیب۔ بن عبد شمس قریشی عبشمی۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ کے بھائی ہیں۔ اقطع انہیں کا لقب ہے۔ یزید بن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہؐ میں نے فلاں شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہم نے ان کا تذکرہ ثعلبہ اور عمرو بن حبیب کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ عمرو بن سمرہ کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ وہ وہی شخص ہیں جن کا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس اور بعض لوگ کہتے ہیں عمرو بن حبیب اقطع۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ میں حبیب کا نام سمرہ سے پہلے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے عمرو بن حبیب کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں اور انہوں نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہے پس ابوزکریا کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں شاید ان کو معلوم نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہیں مگر ابونعیم نے تو دونوں تذکرہ لکھے ہیں اور پہلے تذکرہ میں ان کو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے اور ان کے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہے کہ انہوں نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے نامراد ہے وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے بشر پر مہربانی کرنے کی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ میں انہوں نے چوری والی حدیث ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کو دو سمجھتے ہیں اگر انہوں نے ابن مندہ کے کلام کے علاوہ کہیں اور سے معلوم کیا ہو تو ممکن ہے کہ یہ دو ہوں اسی واسطے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن حبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن سمرہ اقطع بیان کرتے ہیں اور انہوں نے ان کا نسب عبد شمس تک بیان کیا ہے یہ غلط ہے صحیح نسب یہی ہے عمرو بن سمرہ بن حبیب اہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ سمرہ بن حبیب سے عمرو اور کریز پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں اور سمرہ کے ایک بیٹے عبدالرحمٰن بھی ہیں وہ صحابی ہیں۔ ابن کلبی نے عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سمرہ بیٹے ہیں حبیب کے ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۳۹۵۰۔ حضرت عمروؓ بن سنان خدری

حضرت عمروؓ بن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابوسعید خدری نے لکھا ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم غزوۂ خندق میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدرہ میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے جن کا نام عمرو بن سنان تھا انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ میرا نیا نکاح ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ بنی سلمہ میں ہے چلا جاؤں پس نبیؐ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۵۱۔ حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبدرزاح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی ثم الظفری

کنیت ان کی ابولبید تھی۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ واقعہ جسر میں شہید ہوئے تھے جب ایک زرہ کی چوری کی تہمت ان کو لگائی گئی تو اللہ عزوجل نے ان کی براءت اپنی کتاب مقدس میں نازل فرمائی ومن یکسب خطیئة او اثماثم یرم به بریئا الآیہ۔ پس رسول اللہؐ نے ان کو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ نے تمہاری براءت نازل کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کی کنیت ابولبید لکھی یہ غلط ہے ان کا نام لبید بن سہل ہے انہیں کی بابت بنی ابیرق نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رفاعہ بن زید عم قتادہ بن نعمان کا کچھ غلہ اور ان کی زرہ چرائی تھی حالانکہ خود بنی ابیرق نے یہ حرکت کی تھی پس اللہ عزوجل نے ان کی براءت نازل فرمائی۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں سے تھے جن کا لقب بنی ابیرق تھا اور انہوں نے چوری والا قصہ بیان کیا بنی ابیرق نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہے وہ ایک شخص ہم میں کا ہے جو مسلمان اور نیک بخت ہے جب لبید نے یہ واقعہ سنا تو انہوں نے اپنی تلوار کھینچ لی یہ حدیث پوری کتب تفسیر میں سورۂ نساء میں مذکور ہے اور صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے لبید کے نام میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ ابوزکریا کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ ابولبید کنیت عمرو کی ہے شاید ان کو کسی غلط نسخہ میں ایسا ملا ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۹۵۲۔ حضرت عمروؓ بن سہل انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل۔ انصاری ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے سنا کہ آپؐ صلہ رحمی کی ترغیب دلاتے تھے۔ ان کی حدیث حنان بن سدیر نے عبدالرحمٰن بن غسیل انہوں نے ان عمرو سے مرسلا روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

حنان: حاء مہملہ کے فتحہ اور دونونوں کے ساتھ ہے۔

۳۹۵۳۔ حضرت عمروؓ بن شاس

حضرت عمروؓ بن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویبہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور بعض لوگ ان کو تمیمی کہتے ہیں قبیلہ بنی مجاشع بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے مگر پہلا قول صحیح ہے یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن شاس اسلمی ہیں اور اس کے سوا ان کے نسب میں کوئی اختلاف نہیں بیان کیا گیا۔ صحابی ہیں، حدیبیہ میں شریک تھے بڑے رعب اور دلیری کے آدمی تھے۔ شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہوں نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بیوی ام حسان کے بارے میں کچھ اشعار کہتے تھے ام حسان عرار سے ناخوش رہا کرتی تھیں اور ان کو ستایا کرتی تھیں اور عمرو ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھیں۔ وہ اشعار حسب ذیل ہیں۔

ارادت عرار ابالھوان ومن یرد　　عرار العمری بالھوان لقد ظلم

فان كنت منى اوتريدين صحبتى فكونى له كالسمن ربت له الارم

والا فسيرى سير راكب ناقة تيمم غيثا ليس فى سيره امم

وان عرار ان يكن غير واضح فانى احب الجون ذاالمنكب العمم

اس نے عرار کوذلیل کرنے کاارادہ کیا حالانکہ قسم اپنی جان کی جوعرار کوذلیل کرنا چاہے وہ ظالم ہے۔اے ام احسان اگر تو میری ہے اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو مثل آفتاب کے ہو جا جس کی روشنی سے چمڑے بنتے ہیں ورنہ میں تجھ سے مثل سوار ناقہ کے علیحدہ ہو کر چل دوں گا اس کی رفتار میں سستی نہ ہوگی۔اور اگر عرار خوبصورت نہیں تو نہ سہی میں ایسے سیاہ فام کو پسند کرتا ہوں۔جس کے شانے چوڑے ہیں۔

عرار کا رنگ سیاہ تھا۔عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بیوی کے درمیان صلح کرادیں گے مگر یہ نہ ہوا لہٰذا انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی بعد اس کے نادم ہوئے اور یہ اشعار کہے۔

تذكر ذكرى ام حسان فاقشعر على دبر لما تبين ما ائتمر

تذكرتها وهنا وقد حال دونها رعان وقيعان بها الماء والشجر

فكنت كذات البو لما تذكرت لها ربعا حنت لمعهده سحر

جب میں ام حسان کو یاد کرتا ہوں تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔افسوس مجھے بعد کام کر چکنے کے اصل حال معلوم ہوا۔اب میں اس کو یاد کرتا ہوں حالانکہ اب میرے اور اس کے درمیان میں بہت حجابات ہیں۔اب میں مثل اسی نیک عورت کے ہوں جو اپنا باغ یاد کر کے صبح کو روتی تھی۔

یہ عرار وہی ہیں جن کو حجاج نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کا سر دے کر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک نے ان سے کچھ باتیں پوچھیں تو ان کو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

فان عرار ان يكن غير واضح فانى احب الجون ذالمنكب العمم

عرار اگر خوبصورت نہیں ہیں تو نہ سہی میں ایسے سیاہ فام کو دوست رکھتا ہوں جس کے شانے چوڑے ہوں۔

عرار نے کہا اے امیر المومنین آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کا ہے واللہ میرا نام عرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اور اپنا قصہ اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ بیان کیا۔عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزوں کئے ہیں۔

اذا نحن ادلجنا وانت امامنا كفى لمطايا نابوجهك هاديا

اليس تزيد العيس خفة اذرع وان كن حسرى ان تكون اماميا

جب ہم سفر میں ہوں اور تم ہمارے پیشرو ہو تو تمہارا رخ روشن ہماری رہبری کے لئے کافی ہے۔ہر مسافر طی مسافت کو چاہتا ہے مگر میری خواہش ہوتی ہے کہ تم میرے ہم پیشرو ہو۔

یہ شعر نہایت عمدہ ہیں جن کو وہ فخر اُخندف میں قیس کے سامنے پڑھتے تھے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابان بن صالح سے انہوں نے فضل بن معقل بن سنان سے انہوں نے عبداللہ بن نیار اسلمی سے انہوں نے عمرو بن شاس اسلمی سے جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن گیا تھا انہوں نے اس سفر میں مجھ پر کچھ ظلم کیا جس پر مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب میں لوٹا تو میں نے مسجد نبوی میں ان کی شکایت بیان کی اس کی خبر نبیؐ کو پہنچی ایک دن میں صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اے عمرو میری طرف دیکھو اے عمرو! واللہ تم نے مجھے اذیت دی میں نے کہا آپ کو اذیت دینے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا ہاں جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۵۴۔ حضرت عمروؓ بن شبل ثقفی

حضرت عمروؓ بن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے۔ حبیبہ بنت مطعم بن عدی ان کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے مقبل بن خویلد کی لڑکی سے نکاح کیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۵۵۔ حضرت عمروؓ بن شراحیل

حضرت عمروؓ بن شراحیل۔ طبرانی نے اس کا تذکرہ لکھا ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اللہ مدد کر اس کی جو علی کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کر اس کی جو علی کی بزرگی کرے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

۳۹۵۶۔ حضرت عمروؓ بن شرحبیل

حضرت عمروؓ بن شرحبیل۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شرحبیل ہمدانی نہیں ہیں کنیت ان کی ابومیسرہ ہے حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی نے اپنی سنن میں ابوکریب سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوعمار سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ سے انہوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں الخ ابوزکریا نے کہا ہے کہ عمرو بن شرحبیل سے ابوعطیہ وداعی نے جن کا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ اعمش کا قول ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ تابعی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اشعث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس

سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا کہ اللہ کی عزت قائم رہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلاں شخص کی عزت قائم ہو جائے اللہ فرمائے گا کہ اس دوسرے پر اس کا گناہ نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۵۷۔ حضرت عمروؓ (ابوشریح)

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوشریح ہے۔ خزاعی ہیں یحییٰ بن یونس نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا خویلد بن عمرو ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوشریح کعبی کا نام خویلد بن عمرو ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

۳۹۵۸۔ حضرت عمروؓ بن شعبہ

حضرت عمروؓ بن شعبہ ثقفی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

۳۹۵۹۔ حضرت عمروؓ بن شعواء

حضرت عمروؓ بن شعواء یافعی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ عمرو بن سعواء کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۳۹۶۰۔ حضرت عمروؓ بن صلیع

حضرت عمروؓ بن صلیع محاربی۔ صحابی ہیں ان سے صخر بن ولید نے روایت کی ہے بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے سیف بن اہیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالطفیل نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص تھے جن کا نام عمرو بن صلیع تھا وہ صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۶۱۔ حضرت عمروؓ بن طفیل

حضرت عمروؓ بن طفیل۔ قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن نے ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن طفیل کو خیبر سے ان کی قوم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے مدد لیں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب لڑائی کا وقت آتا تو آپ مجھے یہاں سے ہٹا دیتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ کے رسول بنو۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہے پہلے ان کے والد اسلام لائے تھے اس کے بعد یہ خود اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اسی دن ان کا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے طفیل کے اسلام کا حال ان کے نام میں گزر چکا ہے۔

۳۹۶۲۔ حضرت عمروؓ بن عم طفیل

حضرت عمروؓ بن عم طفیل بن عمرو بن طریف۔ ان کا نسب طفیل کے نام میں گزر چکا ہے۔ یہ عمرو غزوۂ شام میں شریک تھے اور یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد ہیں۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب میں مسلمان ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ مجھ سے علیحدہ رہو کیونکہ میں مسلمان ہوں انہوں نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تمہارا ہے وہی میرا ہے۔

۳۹۶۳۔ حضرت عمروؓ بن طلق جنی

حضرت عمروؓ بن طلق۔ قوم جن سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا حال بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ عمرو جنی کے نام میں گزر چکا ہے۔

۳۹۶۴۔ حضرت عمروؓ بن طلق انصاری

حضرت عمروؓ بن طلق بن زید بن امیہ بن کعب بن غنم بن سواد۔ انصاری سلمی بقول اکثر بدر میں شریک تھے مگر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بدریوں میں نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلق بن زید تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۶۵۔ حضرت عمروؓ بن عاص

حضرت عمروؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی سہمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد ہے۔ والدہ ان کی نابغہ بنت حرملہ تھیں قبیلہ بنی جلان بن عتیک بن اسلم بن یذکر بن عنزہ سے قید ہو کر آئی تھیں۔ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی عمرو بن اثاثہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس فہری تھے ایک شخص نے خود عمرو بن عاص سے ان کی والدہ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمی بنت حرملہ اور لقب نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عنزہ سے تھیں عرب کی کسی لڑائی میں گرفتار ہو گئی تھیں اور عکاظ میں بیچ ڈالی گئی تھیں ان کو فاکہ بن مغیرہ نے مول لیا تھا پھر ان سے عبداللہ بن جدعان نے ان کو خرید لیا تھا بعد ان کے عاص بن وائل کے پاس آئیں اور ان سے وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انہیں عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان ان کے ملک میں ہیں ان کو واپس کر دیں مگر نجاشی نے اس کو منظور نہ کیا اور کہا کہ اے عمرو! محمد (ﷺ) تمہارے) چچا کے بیٹے (ہیں ان) کا حال تم سے کیوں مخفی ہے اللہ کی قسم وہ خدا کے سچے رسول ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں نجاشی نے کہا ہاں خدا کی قسم تم میرا کہا مانو پس یہ وہاں سے ہجرت کر کے نبیؐ کی طرف چلے اور نجاشی کے پاس ہی اسلام لائے تھے اور نبیؐ کی طرف ہجرت کی بعض نے کہا ہے کہ خیر والے سال اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صفر ۸ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انہوں نے نجاشی کے پاس سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر

ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر کچھ توقف ہو گیا بعد اس کے یہ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبدری ایک ساتھ آئے پھر خالد نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اس کے عمرو بن عاص آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جس قدر گناہ پہلے ان سے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد اس کے رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر غزوۂ ذات السلاسل میں بھیج دیا تھا جہاں ان کے والد کے ماموں رہتے تھے۔ ان کی والدہ قبیلہ بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ سے تھیں یہ وہاں اس لئے گئے تھے کہ ان لوگوں کو اسلام کی ترغیب دیں اور جہاد پر آمادہ کریں چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جس میں تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہاں پہنچ گئے تو انہوں نے نبیؐ سے اور لشکر مانگا چنانچہ آپ نے ایک اور لشکر ان کی مدد کے لئے بھیجا ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حصین تمیمی نے غزوۂ ذات السلاسل کے جو قبیلہ بلی اور عذرہ کی سرزمین پر ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بھیجا تھا تا کہ وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلائیں ان کے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی کی ایک خاتون تھیں ان کو رسول اللہؐ نے بھیجا تھا کہ ان کی وجہ سے تالیف بھی ہو گی چنانچہ یہ روانہ ہوئے جب قبیلہ جذام کی زمین میں ایک چشمہ پر پہنچے جس کو سلاسل کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انہیں کچھ خوف معلوم ہوا اور انہوں نے رسول اللہؐ سے اور مدد مانگی پس آپ نے ان کی مدد کے لئے ابوعبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جن میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے بھیجا اور ابوعبیدہ سے کہا کہ تم دونوں آدمی اختلاف نہ کرنا پس ابوعبیدہ روانہ ہو گئے جب وہاں پہنچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابوعبیدہ نے کہا نہیں بلکہ جو کام تمہارے متعلق ہے وہی میرے متعلق کیا گیا ہے ابوعبیدہ ایک بہت نرم دل اور دنیا کو نفرت کی نظر سے دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں اے عبیدہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابوعبیدہ نے کہا کہ اے عمرو رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دونوں آدمی باہم اختلاف نہ کرنا لہٰذا اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو میں تمہارا کہنا مانوں گا عمرو بن عاص نے کہا تو میں تمہارے اوپر سردار ہوں ابوعبیدہ نے کہا بہتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ اور ان کو رسول اللہؐ نے عمان کا عامل بنایا تھا اور یہ وہاں رسول اللہؐ کی وفات تک رہے۔

ہمیں ابراہیم اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسی ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مشرح بن ہاعان نے عقبہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے طلحہ بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو شام کی طرف سردار بنا کر بھیجا اور یہ وہاں کی فتوحات میں شریک رہے اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے فلسطین کے حاکم بھی رہے بعد اس کے حضرت عمر نے ان کو سردار لشکر بنا کر مصر کی طرف بھیجا اور انہوں نے مصر کو فتح کیا اور حضرت عمر کی وفات تک مصر کے حاکم رہے پھر حضرت عثمان نے بھی ان کو چار سال حکومت مصر

پر قائم رکھا بعد اس کے معزول کر دیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو ان کی جگہ پر مقرر کیا پس عمرو بن عاص نے فلسطین میں گوشہ نشینی اختیار کر لی کبھی کبھی مدینہ آتے تھے اور حضرت عثمان پر معترض رہتے تھے جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو یہ حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور ان کے معین بن گئے اور ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کا حال بہت مشہور ہے واقعہ تحکیم میں ایک حاکم یہ بھی تھے پھر حضرت معاویہ نے ان کو مصر بھیجا چنانچہ انہوں نے محمد بن ابی بکر سے جو حضرت علی کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے مصر سے نکال دیا حضرت معاویہ نے ان کو مصر کا حکم بنا دیا یہاں تک کہ ۴۳ھ میں اور بقول بعض ۴۷ھ اور بقول بعض ۴۸ھ اور بقول بعض ۵۱ھ میں وفات پائی پہلا ہی قول صحیح ہے۔ سیاہ رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے اور عرب کے بہادروں میں سے تھے مصر میں ان کی وفات شب عید الفطر میں ہوئی ان کے بیٹے عبداللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو مقام مصطم میں دفن کیا بعد اس کے عید کی نماز پڑھائی اور اپنے والد کے بعد مصر کے حاکم رہے پھر حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مصر کا حاکم بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص کے اشعار بھی اچھے ہوتے تھے چنانچہ اشعار جو انہوں نے عمارہ بن ولید کے خطاب میں نجاشی کے یہاں کہے تھے وہ حسب ذیل ہیں ان کے اور عمارہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جس کو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے۔

اذا المرء لم یترک طعا ما یحبه — ولم ینه قلبا غاویاً حیث یمما

قضی وطرا منه وغادر سبة — اذا ذکرت امثالها تملا الفما

جب کوئی شخص اپنی پسند کا کھانا نہ چھوڑے اور گمراہ قلب کی خواہشوں کو نہ روکے اور اپنی خواہش نفس کو پورا کرے اور ایسی معشوق سے بیوفائی کرے کہ جس کے امثال کے ذکر سے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔

جب زمانہ ان کی وفات کا قریب آیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ بے شک تو نے مجھے حکم دیا تو میں نے تیری فرمانبرداری نہ کی اور تو نے مجھے روکا تو میں نہ رکا پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی کہ یا اللہ میں کمزور ہوں میری مدد کر میں گنہگار ہوں میرا عذر قبول فرما میں مغرور نہیں ہوں بلکہ استغفار کر رہا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی کی تکرار کرتے کرتے وفات پائی۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن شماسہ نے ان سے بیان کیا کہ جب حضرت عمرو بن عاص کی وفات ہونے لگی تو وہ رو رہے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہیں انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئیں گے ان سے ڈر کر رو رہا ہوں ان کے بیٹے نے کہا کہ بحمد للہ آپ کی بہت اچھی حالت تھی اور رسول اللہؐ کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب سے بڑی فضیلت میری تو تم نے ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت۔ میری تین حالتیں ہوئیں پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں کافر تھا اور رسول اللہؐ کے حق میں بہت سخت تھا اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر میں نے رسول اللہؐ سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ حیا کرنے لگا اگر اس حالت میں مر جاتا تو لوگ کہتے تھے کہ خوشخبری ہو عمرو کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت میں مرے ان کے لئے جنت کی امید ہے تیسری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا میں مبتلا ہوا اب میں نہیں جانتا کہ یہ میرے لئے مضر ہو یا مفید۔ میں جب مر جاؤں تو کوئی عورت میرے لئے نہ روئے نہ کوئی رونے والی میرے ساتھ جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور

میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ میں فریادی بنوں گا اور میرے اوپر ہر طرف سے مٹی ڈال دینا اور میری قبر میں کوئی لکڑی یا پتھر نہ رکھنا اور اور جب مجھ کو قبر میں بند کر چکنا تو اتنی دیر میرے پاس بیٹھنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت بنایا جاتا ہے میں تم سے موانست کروں گا اور سوچوں گا کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں سے کیا گفتگو کروں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور ابوعثمان نہدی اور قبیصہ بن ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہاد نے محمد بن ابراہیم تمیمی سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوقیس مولیٰ عمرو بن عاص سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر اجتہاد میں غلطی ہو جائے تب بھی اس کو ایک ثواب ملتا ہے ابوالفضل کہتے تھے یہ حدیث میں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے ایسی ہی حدیث بیان کی۔ حضرت عمرو بن عاص کا قد پست تھا۔

۳۹۶۶۔ حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ البکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ ظمیا۔ بنت عبدالعزیز بن مولہ اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا مولہ سے انہوں نے ہوذہ کے دونوں بیٹوں عرس اور عمرو بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں رسول اللہؐ کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپ نے دونوں کو ان کے رہنے کے مقامات میں معافیاں دی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۶۷۔ حضرت عمروؓ بن عامر انصاری

حضرت عمروؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت ان کی ابوداؤد تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان کا عمیر تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا غزوۂ بدر میں میں ایک مشرک کے پیچھے اس کے قتل کرنے کے لئے چلا یکا یک قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اس کا سر گر گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۶۸۔ حضرت عمروؓ بن عبدالاسد مخزومی

حضرت عمروؓ بن عبدالاسد۔ کنیت ان کی ابوسلمہ مخزومی تھی۔ سعید نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبدمناف ہے اور بقول بعض عبداللہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ہم نے ان کا حال عبداللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور عبد مناف غالباً ان کا جاہلیت کا نام ہوگا ہم ان کو کنیت کے باب میں انشاءاللہ ذکر کریں گے۔

۳۹۶۹۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم

حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم۔ تابعی ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۰۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے ایک بکری کے شانے کا گوشت کھایا بعد اس کے آپ کھڑے ہو گئے اور کلی کر کے نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا مگر اس میں کلام ہے بخاری نے ان کی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

۳۹۷۱۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی۔ جعفر نے کہا ہے کہ بخاری نے تاریخ کبیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے اصحاب رسول اللہؐ میں سے عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن عبداللہ بن ام حرام اور واثلہ بن اسقع کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوابی تھی اور ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ بن ابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہیں ام حرام عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں اور بعض لوگوں نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۳۹۷۲۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی۔ بنی حارث بن کعب سے ہیں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں قیس بن حصین بن قنان ذوالغصہ اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۳۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری۔ کنیت ان کی ابوعیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ یہ بنی غالب بن اشیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ سے ہیں جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ اشیع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔ یہ عمرو عبیداللہ بن عیاض کے دادا ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونے کے باعث سے حنین سے روانگی کے وقت آپ نے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جعرانہ سے عمرہ کر کے لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تہائی وصیت کی حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۷۴۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ عامری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ بن ابی قیس عامری۔ بنو عامر بن لوی سے ہیں۔ جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۵۔ حضرت عمروؓ بن عبدالحارث

حضرت عمروؓ بن عبدالحارث۔ یحییٰ بن یونس نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو حازم تھی۔ قیس کے والد تھے جعفر نے کہا کہ مشہور یہ ہے کہ نام ان کا عبدعوف بن حارث ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۶۔ حضرت عمروؓ بن عبدعمرو بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن عبدعمرو بن نضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن عبدود ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن نضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے یہ ابن حاق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۷۔ حضرت عمروؓ بن عبدنہم اسلمی

حضرت عمروؓ بن عبدنہم اسلمی۔ یہ وہی ہیں جو حدیبیہ میں رسول اللہؐ کو راہ بتاتے تھے پس انہوں نے ثنیۃ الحنظل کے راستہ پر چلنا شروع کیا رسول اللہؐ کے آگے آگے چلتے تھے یہاں تک کہ ثنیۃ الحنظل پر جا کر ٹھہر گئے رسول اللہؐ نے فرمایا ثنیہ کی مثال بالکل اس دروازہ کی سی ہے جس کی بابت اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطہ کہو جو شخص آج شب میں اس ثنیہ سے باہر نکل جائے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۸۔ حضرت عمروؓ بن عبسہ

حضرت عمروؓ بن عبسہ بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے ہیں عبسہ بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سلمی کے مازن بن مالک کی والدہ بجلہ بنت ہناہ بن مالک بن فہم ازدیہ ان کی اولاد ان کی طرف بھی منسوب ہے تھیں لہٰذا یہ عمرو سلمی بھی ہیں اور بجلی بھی ہیں کنیت ان کی ابو نجیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوشعیب قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چوتھے مسلمان ہیں۔ ہم سے ابوالفرج ابن ابوالرجاء ثقفی نے اپنی سند ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسلام حبشی نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن عبسہ سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے دل میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ بتوں کی پرستش ناجائز ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنی تو اس نے کہا کہ اے عمرو مکہ میں ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی

باتیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو۔ عمر کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں مکے پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں بوقت شب اول ان سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ اس وقت وہ طواف کرنے کے لئے آتے ہیں پس میں کعبہ کے اندر پردوں کے پاس سو رہا یکا یک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکل کر گیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور خونریزی نہ کی جائے اور صلہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپ کی اتباع کی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزاد (یعنی ابوبکر صدیق) اور ایک غلام (یعنی زید ابن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں بھی آپ سے بیعت کروں گا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے اسلام کے لئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اس وقت میں نے دیکھا کہ اسلام میں میں چوتھا شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ آپ کے ساتھ ہی رہوں گا آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اپنے وطن چلے جاؤ۔ جب تم کو میری ہجرت کی خبر ملے تو تم میرے پاس آجانا چنانچہ یہ کہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا اور وہاں ایک زمانہ تک خبر ہجرت کا منتظر رہا یہاں تک کہ ایک قافلہ یثرب کا آنکلا میں نے ان لوگوں سے وہاں کے حالات پوچھے ان لوگوں نے کہا کہ ایک خبر یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکے سے نکل چکے ہیں مدینہ آرہے ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی وہاں سے چل دیا اور مدینہ پہنچا حضرت سے ملاقات ہوئی میں نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں فرمایا ہاں تم وہی شخص ہو جو مکے میں میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمرو جس وقت مدینہ پہنچے غزوۂ بدر اور احد اور خندق ہو چکا تھا۔ پھر انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور بعد اس کے شام چلے گئے ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوامامہ باہلی اور سہل بن سعد ساعدی نے اور منجملہ تابعین کے ابوادریس خولانی اور سلیم بن عامر اور کثیر ابن مرہ اور عدی بن ارطاۃ اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی ہے) ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ وغیرہ نے خبر دی وہ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس شخص کی جوانی اسلام میں گزری قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں تیر بھی مارے خواہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے میں ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچالے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۷۹۔ حضرت عمروؓ بن عبیداللہ حضرمی

حضرت عمروؓ بن عبیداللہ حضرمی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے حسن بن عبداللہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عمرو بن عبیداللہ جو نبیؐ کے صحابی تھے بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اس کے بعد کلی کر کے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا

تذکرہ لکھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نبیؐ کو دیکھنا صحیح نہیں ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہے لیکن ان کی حدیث صحیح نہیں ہے ان کا تذکرہ عمرو بن عبداللہ انصاری کے نام میں گزر چکا ہے اور شاید کہ یہ حضرمی تھے اور ان کے حلیف انصار میں تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۸۰۔ حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل

حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل۔ اہل حجاز میں شمار کیے گئے ہیں۔ اس کا ذکر محمد بن اسمٰعیل نے بشر بن حکم سے روایت کر کے بیان کیا ہے عاتکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سعد کی بہن نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو میں آٹھ عورتوں کے ساتھ آپ کے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونوں لڑکے بھی تھے۔ پھر میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہ دونوں آپ کے چچا کے لڑکے ہیں اور میں آپ کی خالہ ہوں پس آپ نے میرے لڑکے عمرو بن عتبہ بن نوفل کو جو دونوں میں چھوٹا تھا لے کر اپنی گود میں بٹھالیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۸۱۔ حضرت عمروؓ بن عثمان قریشی

حضرت عمروؓ بن عثمان بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرشی تیمی۔ ان کی ماں ہند بنت بیاع بن عبد یالیل بن عنزہ بن سعد بن لیث بن بکر ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہیں دونوں کشتیوں میں سوار ہو کر لوٹے تھے بعد اس کے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعہد خلافت عمرؓ بن خطاب شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۲۔ حضرت عمروؓ عجلانی

حضرت عمروؓ عجلانی۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا اس تذکرہ کو لکھ چکے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے قبلہ رو ہو کر پاخانہ یا پیشاب کے لئے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمرو کے نام میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۳۹۸۳۔ حضرت عمروؓ بن عطیہ

حضرت عمروؓ بن عطیہ۔ طبرانی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن لہیعہ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے عمرو بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمہارے ہاتھ پر بہت سے ملک فتح ہوں گے اور محنت و مشقت کی تمہیں ضرورت نہ رہے گی اور تیر اندازی محض کھیل کے طور پر رہ جائے گی ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۴۔ حضرت عمروؓ (ابوعطیہ) سعدی

حضرت عمروؓ۔کنیت ان کی ابوعطبہ ہے سعدی ہیں ان سے ان کے بیٹے عطیہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت میں (معاملات کے متعلق) سب سے پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اس کو بجا صرف کیا یا بے جا) آپ نے مجھ سے میری قوم کی زبان میں گفتگو فرمائی تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۳۹۸۵۔ حضرت عمروؓ بن عقبہ

حضرت عمروؓ بن عقبہ۔سعید نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مکحول سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی چلے گا آگ سے ایک سال کی مسافت پر دور کر دیا جائے گا۔ سعید نے کہا ہے کہ میں ان کو عمرو بن عبسہ خیال کرتا ہوں اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ عمرو بن عقبہ بن نیار انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۶۔ حضرت عمروؓ بن ابی عقرب

حضرت عمروؓ بن ابی عقرب۔ان کا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہے شبابہ نے خالد بن ابی عثمان سے انہوں نے سلیط اور ایوب فرزندان عبداللہ بن یسار سے ان دونوں نے عمرو بن ابی عقربہ سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے عمرو بن ابی عقرب کو کہتے سنا کہ واللہ نہیں پایا میں نے کچھ ان عہدوں سے جن پر مجھ کو رسول اللہؐ نے مقرر کیا تھا سوا دو کپڑوں کے جواز قسم معقد تھے وہ دونوں کپڑے میں نے اپنے مولی کیسان کو دے دیئے اس کو شبابہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان کو حرمی بن حفص نے خالد سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۷۔ حضرت عمروؓ بن عقیش

حضرت عمروؓ بن عقیش جاہلیت میں ان کا ایک حریف تھا جوان کو اسلام سے روکتا تھا۔یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا ہے اور ان کی ایک حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن اقش ہیں اور بعض نے وقش کہا ہے اور بعض نے ابن ثابت بن وقش کہا ہے۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۹۸۸۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض نے ابوعبداللہ بیان کی ہے۔ان کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن سے مروی ہے عبداللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے روایت کر کے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہؐ نے پاخانہ یا پیشاب کے لئے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہے اور اس کو ایک جماعت نے ایوب سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ ابن عمر کو اپنے والد سے وہ رسول اللہؐ سے نقل

کر کے ایسی ہی حدیث سنا رہا ہے اس کو عاصم بن ہلال نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابونعیم نے دو دفعہ لکھا ہے اور دوسرے تذکرہ میں ان کو عمرو عجلانی نے لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا ہے اور ان سے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے ان کا تذکرہ دو دفعہ کیوں لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہیں۔ حافظ ابوموسیٰ نے بھی ہمارے موافق ہی لکھا ہے۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا۔ حالانکہ ان کے دادا ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ اور حق انہی کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۳۹۸۹۔ حضرت عمروؓ بن ابوعمرو قرشی

حضرت عمروؓ بن ابوعمرو بن شداد فہری۔ بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہیں قرشی فہری ہیں ان کی کنیت ابو شداد ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ واقدی کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ جب غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے تو ان کی عمر بتیس برس کی تھی اور ۳۶ ہجری میں بعہد خلافت حضرت علی وفات پائی یہ جعفر مستغفری کا قول ہے اور سعید نے واقدی سے روایت کر کے بیان کیا کہ یہ عمرو جنگ جمل میں حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض نے ان کو عمرو بن ابی عمیر بیان کیا ہے ابوزبیر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بحالت مومن ہونے کے زنا نہیں کرتا تو کہا میں نے خود نہیں سنا مگر مجھ کو عمرو بن ابی عمیر نے خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کو سنا ہے۔

۳۹۹۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی۔ ان کی کنیت ابورافع تھی۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ ہلال بن عامر رافع بن عمرو مزنی سے راوی ہیں کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد منیٰ میں نحر کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ نبیؐ کے پاس پہنچے تو میں نے ایک شخص کو ایک سفید خچر پر سوار ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہؐ ہیں پس میں نے قریب جا کر آپ کی پنڈلی پکڑ لی۔ پھر اس پر میں ہاتھ پھیرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اپنی ہتھیلی کو آپ کے دونوں قدموں اور نعلین کے درمیان میں داخل کر دیا گویا مجھے اپنی ہتھیلی پر آپ کے قدموں کی خنکی اب تک محسوس ہو رہی ہے اس کو محمد بن حمید نے علی بن مجاہد سے انہوں نے ہلال بن ابی ہلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رافع سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۹۱۔ حضرت عمروؓ بن عمیر

حضرت عمروؓ بن عمیر ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے ان کو عمرو بن عمیر، اور بعض نے عمیر بن عمرو، اور بعض نے عامر بن عمیر، اور بعض نے عمارہ بن عمیر، اور بعض نے عمرو بن بلال، اور بعض نے عمرو انصاری بیان کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں

نے کہا ہے کہ یہ کل اختلاف ایک ہی حدیث میں ہیں۔ جس کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابویزید مدینی سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ تین روز تک غائب رہے صرف نماز فرض کے لئے باہر تشریف لاتے اور نماز پڑھ کر اندر چلے جاتے۔ پس ہم لوگ اس بات سے ڈرے کہ شاید آپ کو کوئی بات پیش آئی ہے تو ہم لوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے بھلائی کے اور کوئی بات نہیں پیش آئی ہے۔ تحقیق میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کے بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جب میں نے اپنے رب سے اس وقت زیادتی طلب کی تو میں نے اپنے رب کو ماجد اور کریم پایا۔ پھر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے مقابل ستر ہزار اور مجھ کو دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر میری امت کا شمار اس قدر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ہم اعراب سے پورا کر دیں گے۔ اس کو یحیٰی سیلحینی نے ضحاک بن نبراس سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابویزید سے انہوں نے عمرو بن حزم سے ایسی ہی روایت کی ہے اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے ابویزید سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کیا ہے۔ اور عثمان بن مطر نے ثابت سے انہوں نے ابویزید سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عمرو بن عمیر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۲۔ حضرت عمروؓ بن عنمہ

حضرت عمروؓ بن عنمہ بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ہیں پھر سلمی ہیں۔ غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے اور یہ ثعلبہ بن عنمہ کے بھائی ہیں یہ انہیں رونے والوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آیہ کریم **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما حملکم علیه تولوا و اعینھم تفیض من الدمع الایه** (ان لوگوں پر کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آئے تا کہ تم ان کو سواری دو تم نے ان سے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے تو وہ روتے ہوئے لوٹ گئے) ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۳۔ حضرت عمروؓ بن عوف انصاری

حضرت عمروؓ بن عوف انصاری۔ یہ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہم سے عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے عمرو بن عوف مولیٰ سہیل بن عمر کا نام بھی روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کو سہیل مولی لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ان کا حلیف بیان کیا ہے اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں اور ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان سے مسور بن مخرمہ نے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ہم سے اسمٰعیل اور ابراہیم وغیرہما اپنی سندوں کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن معمر اور یونس نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے عروہ نے بیان کیا اور عروہ سے مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لوی

کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں ہمراہ رسول اللہؐ کے شریک تھے بیان کرتے تھے کہ نبیؐ نے ابوعبیدہ بن جراح کو (بحرین) کی طرف روانہ فرمایا تھا تو وہ بحرین سے مال لے کر واپس آئے۔ پھر جب انصار نے ابوعبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نماز فجر کے بعد رسول اللہؐ کے سامنے گئے جب رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کے کچھ لانے کی خبر سنی ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں تب آپ نے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمہیں خوش کرے اس کی امید رکھو واللہ میں تم لوگوں پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا کشادہ کر دی جائے گی جیسا کہ تم سے اگلوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کرو گے جیسے اگلوں نے کی تھی اور وہ تم کو بھی ہلاک کرے گی جیسا اگلوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۴۔ حضرت عمروؓ بن عوف مزنی

حضرت عمروؓ بن عوف بن زید بن ملیحہ، اور بقول بعض ملحہ۔ بن عمرو بن بکر بن افرک بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس ابن مضر۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے مزنی ہیں۔ یہ قدم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبیؐ کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے تھے خندق ہے یہ انہیں لوگوں میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں (اپنی شرکت نہ ہونے کے سبب) روتے تھے۔ ان کا مکان مدینہ میں تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مزینہ کے ایسا نہ تھا جس کے بیٹھنے کی کوئی جگہ مدینہ میں ہو۔ یہ عمرو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے دادا ہیں ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ قعنبی کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسماعیل بن ابی اویس نے کثیر سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا عمرو مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے جب نبیؐ ہجرت مدینہ میں تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے۔ ہم سے ابراہیم بن محمد اور بہت سے لوگوں نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نافع نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملیحہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت کے پہلے کہیں اور ان کا انتقال مدینہ میں حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ میں ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۵۔ حضرت عمروؓ بن عوف یربوع

حضرت عمروؓ بن عوف بن یربوع بن وہب بن جراد۔ انہوں نے درخت کے نیچے (بیعۃ الرضوان والی) بیعت کی تھی۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے بھی لکھا ہے۔

۳۹۹۶۔ حضرت عمروؓ بن غزیہ

حضرت عمروؓ بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں پھر مازنی

...یں بیعت عقبہ میں اس کے بعد غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ حجاج بن عمرو بن غزیہ اور حارث اور عبدالرحمٰن اور زید اور سعید ...کے والد ہیں ان سب لڑکوں میں حارث بڑے تھے اور وہ صحابی بھی ہیں اور حجاج کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے حجاج اور حارث ...کے سوا ان کے اور کسی لڑکے کا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابوصالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول اقم الصلوٰۃ ...طرفی النہار (نماز پڑھو دن کے اول و آخر وقت میں) کے متعلق روایت ہے کہ عمرو بن غزیہ انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ...کھجور بیچا کرتے تھے۔ پس ایک عورت کھجور خریدنے کو آئی وہ عورت ان کو پسند آ گئی انہوں نے اس سے کہا کہ مکان کے اندر اس ...ے اچھی کھجوریں ہیں تو میرے ہمراہ چل میں تجھے اس میں سے دوں جب وہ ان کے ہمراہ مکان کے اندر گئی تو انہوں نے اس پر ...ست اندازی کی جو کام مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں ان میں سے سوا مجامعت کے کوئی کام نہیں چھوڑا جب ان کی شہوت ساقط ...وئی تو یہ اپنے فعل پر نادم ہوئے پھر غسل کر کے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ...نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ تم پر کیا حکم جاری کروں۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا۔ پس رسول اللہؐ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر ...جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام ان کی توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری لے کر آپ کے پاس آئے۔ پھر فرمایا ...قم الصلوۃ طرفی النہار (قائم کرو نماز دن کے دونوں وقت)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۷۔ حضرت عمروؓ بن غنم

حضرت عمروؓ بن غنم بن مازن بن قیس بن ابی صعصہ خزرجی ہیں۔ جعفر نے ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جو غزوۂ بدر میں ...شریک تھے اور ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول تولوا و اعینھم تفیض من الدمع نازل ...ہوا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۸۔ حضرت عمروؓ بن غیلان

حضرت عمروؓ بن غیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قسی۔ قسی کا نام ثقیف بن منبہ ہے ثقفی ہیں ...ان کی حدیث اہل شام نے روایت کی ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر ان کے والد غیلان ...بالاتفاق صحابی ہیں ان سے ابوعبداللہ بن مشکم نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر ...دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلے بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن خالد نے یزید ...بن ابی مریم دمشقی سے انہوں نے ابوعبیداللہ مسلم بن مشکم سے انہوں نے عمرو بن غیلان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ...یااللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق جانا تو اس کو مال اور اولاد کم ...عنایت فرما اور اس کے دل میں اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور اس کے اعمال بد کے مکافات اس کو دنیا ہی میں دے دے اور ...جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق نہ جانے تو اس کو مال اور ...اولاد زیادہ دے اور اس کی عمر کو زیادہ کر دے۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو (حضرت) معاویہ کے نامور مددگاروں میں سے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان کو زیاد کے انتقال اور سمرہ بن جندب کے معزول کرنے کے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ پس چند ماہ تک انہوں

نے وہاں قیام کیا اس کے بعد حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۹۔ حضرت عمروؓ ابوفراس لیثی

حضرت عمروؓ۔ ان کی کنیت ابوفراس ہے لیثی ہیں۔ ابو یحیٰی تیمی نے سفیان بن وہب سے انہوں نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث کے جن کا نام فراس بن عمرو تھا ان کے سر میں سخت درد ہوا تو ان کے والد آپ کو رسول اللہؐ کے حضور میں لے گئے اور ان کے دردسر کی حالت آپ سے بیان کی۔ پس رسول اللہؐ نے فراس کو اپنے پاس بلایا ان کی دونوں آنکھوں والی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ پس فوراً دردسر جاتا رہا۔ پھر انہیں فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروراء کے ہمراہ حملہ کرنا چاہا تو ان کے والد نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے سند میں سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف بن وہب ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۰۰۔ حضرت عمروؓ بن فغواء

حضرت عمروؓ بن فغواء بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ علقمہ کے بھائی ہیں۔ ان کو بعض نے ابن ابی فغواء بیان کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحیٰی بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نوح بن یزید بن سیار مؤدب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن اسحاق نے عیسیٰ بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے مجھے ابوسفیان کے پاس کچھ مال دے کر مکہ بھیجنا چاہا کہ میں اس مال کو قریش میں تقسیم کر دوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے کسی کو تلاش کر لو۔ اسی اثناء میں عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھ یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تم کو ساتھی کی تلاش ہے میں نے کہا ہاں وہ بولے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ ساتھی مجھے مل گیا آپ نے پوچھا کون میں نے کہا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب ان کی قوم کی آبادی کے قریب پہنچنا تو ہوشیار رہنا لوگوں کا قول ہے کہ قبیلہ بکر کے لوگوں کی دوستی پر اطمینان نہ کرنا چاہئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۰۱۔ حضرت عمروؓ بن قاری

حضرت عمروؓ بن قاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غزوۂ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا تھا۔ یہ عمرو بن قارۃ سے ہیں مسعود بن عامر بن ربیعہ کی اولاد کو بنو قارہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مدینہ میں یہ لوگ قبیلہ بنی زہرۃ کے حلیف ہیں یہ ہشام بن کلبی قول ہے۔

۴۰۰۲۔ حضرت عمروؓ بن قرۃ

حضرت عمروؓ بن قرۃ۔ نبیؐ سے ملے تھے عبدالرزاق نے بشر بن نمیر سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے پاس تھا کہ عمرو بن قرہ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں برائی لکھ دی ہے میری روزی دف بجانے پر مقدر ہے پس آپ مجھے کھانے کی اجازت دیجئے سوا ان امور کے جو فحش ہوں ان کو نہ گاؤں گا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تجھے اجازت ملے گی نہ بزرگی اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے حلال رزق دیا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر مجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو میں تجھے سزا دیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۰۳۔ حضرت عمروؓ بن قیس عبدی

حضرت عمروؓ بن قیس اشج عبدی کے بھانجے تھے۔ قبیلہ ربیعہ میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے کیفیت اس کی یوں ہے کہ اشج نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا پس یہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اس کے اشج کے پاس گئے اور آپ کے حالات ان سے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۰۴۔ حضرت عمروؓ بن قیس جدی

حضرت عمروؓ بن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف، انصاری خزرجی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو یونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۵۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ بن اصم۔ اصم کا نام جندب بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن مصیص بن عامر بن لوی قریشی عامری، ابن ام مکتوم نابینا موذن یہی ہیں۔ ان کی والدہ ام مکتوم تھیں نام ان کا عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم تھا۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن اصم۔ قیس کی بہن تھیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ مصعب اور زبیر کا قول ہے انہوں نے مصعب بن عمیر کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض بدر کے کچھ دنوں بعد ہجرت کی تھی انہیں رسول اللہؐ نے تیرہ مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنایا جب کہ آپ غزوات میں تشریف لے جاتے تھے منجملہ ان کے غزوۂ ابواء میں اور بواط میں اور ذوالعشیر میں اور جب کہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں قبیلہ جہینہ کی طرف تشریف لے گئے اور غزوۂ سویق میں اور غطفان میں اور احد میں اور حمراء الاسد میں اور نجران میں اور ذات الرقاع میں اور جب بدر کی طرف آپ تشریف لے چلے تب بھی ان کو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اور اسی معرکہ میں یہ شہید ہوئے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ قادسیہ

سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہیں وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد پھر ان کا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ قتادہ نے جو انس سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو مدینہ پر صرف دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات معلوم نہ ہوں گے واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے عمرو بن زائدہ لکھا ہے قیس کا نام نہیں ذکر کیا۔

۴۰۰۶۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زید انصاری

حضرت عمروؓ بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم، انصاری نجاری۔ کنیت ان کی ابوعمر اور ابوالحکم ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے جیسا کہ ابومعشر اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے ذکر کیا ہے اور ان سب لوگوں نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ بنی نجار کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار سے عمرو بن قیس اور ان کے بیٹے قیس بھی تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کو بدری لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے قتل کیا تھا ان کے والد قیس اور نیز ان کے بیٹے کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابونعیم عمرو بن سواد کہا ہے اور زید کو ساقط کر دیا ہے۔ اور ابن مندہ نے عمرو بن قیس نجاری کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۰۰۷۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک

حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۰۸۔ حضرت عمروؓ بن کعب یمامی

حضرت عمروؓ بن کعب یمامی اور بعض لوگ ان کو کعب بن عمرو کہتے ہیں۔ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں لیث بن ابی سلیم نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں مگر بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف کے دادا صخر بن عمرو تھے اور بعض نے بیان کیا کہ کعب بن عمرو ہیں۔

۴۰۰۹۔ حضرت عمروؓ بن مازن

حضرت عمروؓ بن مازن۔ قبیلہ بنی خنساء بن مبذول سے ہیں انصاری ہیں بدر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ عمرو بن غنم خنساء کے دادا ہیں جن کی طرف بنی خنساء بن مبذول بن غنم منسوب ہیں ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے شاید ان سے کوئی چیز رہ گئی ہے ابن مندہ نے ان کو شرکا بدر میں بیان کیا ہے حالانکہ

ابن اسحاق نے شرکاء بدر میں بنوخنساء کے دوآدمیوں کا ذکر کیا ہے ایک ابوداؤد مازنی جن کا نام عمرو بن عامر بن مالک بن خنساء ہے اور دوسرے سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء اگر کوئی صحیح نسخہ دیکھا جائے تو یہ غلطی ظاہر ہو جاتی عمرو بن مازن اسلام سے سو برس پہلے مر چکے تھے۔ جبکہ ان کو صحابہ میں شمار کیا جارہا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں عمرو بن مازن کا نام نقل کیا ہے یہ صحیح ہے۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار سے ابوداؤد یعنی عمیر بن عامر بن مالک اور عمرو بن مازن اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ تین آدمی تھے یہ روایت یونس کی ہے اور اسی پر ابن مندہ کو اعتماد ہے ہاں یونس کے سوا اور لوگوں نے مثل بکائی اور سلمہ کے اپنی روایت میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ذکر کیا لہٰذا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت نقل کی ہے جس میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ہے ابن اسحاق کے شاگردوں میں اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا ہے۔

۴۰۱۰۔ حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی

حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی۔ ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالنصر مولیٰ عمر بن عبیداللہ بن معمر سے انہوں نے عمرو بن مالک اشجعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ شاید میں آج کے بعد آپ کو نہ دیکھوں حضرت نے فرمایا کہ تم جبل الخمر میں رہنا اختیار کرو میں نے پوچھا کہ جبل الخمر کیا چیز ہے فرمایا کہ سرزمین محشر (یعنی ملک شام) اور تم سریۃ النفل کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہونا وہ لوگ دشمن کے مقابلہ سے بھاگ جائیں گے اور اگر ان کو غنیمت ملے گی تو آپس میں خیانت کریں گے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۱۔ حضرت عمروؓ ابو مالک اشعری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابو مالک تھی۔ اشعری تھے یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور بقول بعض ان کا نام حارث بن مالک ہے اور بقول بعض عمرو بن عاصم۔ ان سے عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۲۔ حضرت عمروؓ بن مالک اوسی

حضرت عمروؓ بن مالک اوسی معروف بہ رواسی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مکی بن ابراہیم نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ذلک الکتاب ایک حرف ہے بلکہ الف ایک

حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام عوف بن مالک ہے بعض لوگ ان کو عمرو بن مالک اور بعض ابی بن مالک کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمر اور بعض لوگ ابی کہتے ہیں۔ ردیف ہمزہ میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۴۰۱۳۔ حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر عامری

حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری لقب ان کا ملاعب الاسنہ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے ابواحمد زبیری سے انہوں نے مسعر سے انہوں نے خشرم بن حسان سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبیؐ کے حضور میں کسی آدمی کو دوا لینے کے لئے بھیجا تھا۔ اس حدیث کو بہت لوگوں نے مسعر سے انہوں نے خشرم سے انہوں نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۴۔ حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید

حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید بن رؤاس۔ ان کا نام حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے عامری ہے۔ یہ رؤاسی کوفی تھے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد مالک کے ہمراہ آئے تھے۔ وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شیخ سے جن کا نام طارق تھا انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا (آپ مجھ سے کچھ ناراض تھے) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ مجھ سے راضی ہو جائیے پس تین بار میری طرف سے منہ پھیر لیا میں نے کہا واللہ یارسول اللہ اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی راضی ہو جائیے پس آپ راضی ہو گئے یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ عمرو بن مالک رؤاسی نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے عمرو بن مالک اوسی رؤاسی کا حال اس تذکرہ میں بھی لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔ اور یہاں بھی لکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دو شخص ہیں یا ایک ہے جبکہ حدیث بھی ایک ہی ہے۔

۴۰۱۵۔ حضرت عمروؓ بن محصن

حضرت عمروؓ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ عکاشہ بن محصن کے بھائی ہیں غزوہ احد میں شریک تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے پے در پے آنے لگے تو بنی غنم بن دودان بھی آئے ان لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہوئی عمرو بن محصن بھی انہیں میں سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عمرہ سے انہوں نے عمرو بن محصن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کی علامات سے یہ بھی ہیں کہ پانی برسے اور پیداوار کم ہو اور قراء زیادہ ہوں اور فقہا کم ہوں امراء زیادہ ہوں مگر اہل امانت کم ہوں لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں جبکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۰۱۶۔ حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ

حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ انصاری۔ ان کا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے والد کے نام میں لکھیں گے انہوں نے نبیؐ کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اس کو ابن شاہین نے عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۱۷۔ حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری

حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ اصفہان اور ارجان کے حدود میں گئے تھے ان سے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مقام مارت میں جانے کے لئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب ان کو اس پہاڑ پر چڑھنا دشوار ہوگیا تو انہوں نے اپنے رہبر سے کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہے اس وقت سے ان کا لقب مارت مشہور ہوگیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۸۔ حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی

حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی۔ ان کا نسب ان کے بھائی عباس بن مرداس کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ مولفۃ القلوب میں کیا گیا ہے۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب پندرہ آدمی تھے جن کے نام ہیں (۱) ابوسفیان بن حرب (۲) اقرع بن عابس (۳) عیینہ بن حصن فزاری (۴) سہیل بن عمرو عامری (۵) حارث بن ہشام مخزومی (۶) حویطب بن عبدالعزی خاندان بنی عامر بن لوی سے (۷) سہیل بن عمرو جہنی (۸) ابوالسنابل بن بعکک (۹) حکیم بن حزام قبیلہ بنی اسد بن عبدالعزی سے (۱۰) مالک بن عوف نضری (۱۱) صفوان بن امیہ (۱۲) عبدالرحمٰن بن یربوع خاندان بنی مالک سے (۱۳) جد بن قیس سہمی (۱۴) عمرو بن مرداس سلمی (۱۵) علاء بن حارث ثقفی ان میں سے ہر شخص کو سو سو اونٹ دیئے گئے تھے اور یربوع اور حویطب کو پچاس پچاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے صالح بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا ہے مگر تین ناموں میں غلطی ہوگئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس بن مرداس ہے اور سہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جد بن قیس سہمی کے نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جد بن قیس انصار میں سے ہیں اگر وہ اس کو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

۴۰۱۹۔ حضرت عمروؓ بن مرہ عبس جہنی

حضرت عمروؓ بن مرہ بن عبس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ ان کو اسدی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے کنیت ان کی ابومریم ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ لائے ہیں اس پر میں ایمان لایا اگرچہ

یہ بہت قوموں کو ناگوار گزرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ اکثر مشاہد میں شریک رہے۔ شام میں رہتے تھے ان سے عیسیٰ بن طلحہ اور سبرہ بن معبد اور مضرس بن عثمان وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے علی بن حکم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوحسن نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ اے معاویہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اپنا دروازہ فقر اور مساکین اور صاحبان حاجت کے لئے بند رکھتا ہے اللہ عزوجل بھی آسمان کے دروازے اس کی حاجت وضرورت کے لئے بند کر دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو لوگوں کی حاجت براری پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس نشست رکھتے تھے اور ان سے قرآن اور سنن اسلام کا علم حاصل کرتے تھے اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

الآن حين شرعت في حوض التقى وخرجت من عقد الحياة سليما

ولبست اثواب الحليم فاصبحت ام الغواية من هواى عقيما

میں نے اب پرہیزگاری کے حوض میں تیرنا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی گھاٹیوں سے صحیح سالم نکل آیا۔ میں نے علم کا جامہ پہن لیا ہے شیطان میرے گمراہ ہونے سے مایوس ہو گیا۔

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۰۔ حضرت عمروؓ بن مسبح طائی

حضرت عمروؓ بن مسبح بن کعب بن طریف بن عصر بن غنم بن جاریہ بن ثوب بن معن بن عتود بن عنبر بن سلامان بن ثعل طائی ثعلی۔ ثعل بن عمرو بن غوث بن طئی کی طرف منسوب ہیں۔ عرب کے تیرانداز لوگوں میں سے تھے ڈیڑھ سو سال کی عمر پائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی خدمت میں وفد بن کے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امرأالقیس نے اپنے اس شعر میں انہیں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

رب رام من بني ثعل مخرج كفيه من ستره

اکثر تیرانداز قبیلہ بنی ثعل کے اپنے ہاتھ آستین سے نکالنے والے ہیں۔

حضرت عمروؓ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ نبیؐ کی وفات سے پہلے انہوں نے انتقال کیا یا اس کو قتیبی نے معارف میں ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

عصر: عین اور صاد کے ساتھ ہے۔ ثوب: ثاء مثلثہ کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ مسبح: میم کے ضمہ، سین کے فتحہ اور باء موحدہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۰۲۱۔ حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی

حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو یزید بن عمر بن مسلم نے

اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کی ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مسلم کی ہے نہ عمرو کی۔

۴۰۲۲۔ حضرت عمروؓ بن مطرف انصاری

حضرت عمروؓ بن مطرف بن عمرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں مطرف بن علقمہ۔ انصاری ہیں خاندان بنی عمرو بن مبذول سے۔ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی عمرو بن مبذول سے عمر بن مطرف بن عمرو بھی تھے۔ یونس نے اور سلمہ نے ابن اسحاق سے ان کا نسب اسی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے شہدائے احد کے ناموں میں نقل کیا ہے کہ بنی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن علقمہ بن ثقف ہے انصاری ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۴۰۲۳۔ حضرت عمروؓ بن مطعم

حضرت عمروؓ بن مطعم۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں ان کا تذکرہ لکھا ہے ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن محمد بن عمرو بن مطعم سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد ان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ وہ حنین سے واپسی کے وقت رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے آرہے تھے کہ یکایک اعراب نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو ایک درخت کے نیچے لے گئے اور آپ کی چادر کھینچ لی آپ اس وقت سوار تھے آپ نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دے دو کیا تم لوگ مجھے بخیل سمجھتے ہو خدا کی قسم اگر اس جنگل کے کانٹوں کے برابر مجھے بکریاں مل جائیں تو میں سب تم لوگوں کو دے دوں تم نہ مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد۔ ابن ابی علی نے بحوالہ ابن ابی عاصم کے ایسا ہی لکھا ہے اور بہت سے لوگوں نے اس کو زہری سے یوں نقل کیا ہے کہ معمر نے عمرو بن محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ جبیر کو ان کے والد نے خبر دی اور یہی صحیح ہے زبیری نے اس کو عبدالرزاق سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۴۔ حضرت عمروؓ بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن معاذ بن نعمان، انصاری اشہلی۔ سعد بن معاذ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۵۔ حضرت عمروؓ بن معبد انصاری

حضرت عمروؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس، انصاری اوسی ضبیعی ۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ ان کو عمرو اور عمیر بھی کہتے ہیں مگر پہلا قول ہی زیادہ مشہور ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ وہ بنی ضبیعہ بن زید سے عمرو بن معبد بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۶۔ حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن زبیدی

حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن عبداللہ بن عمرو بن حصم بن عمرو بن زبید اصغر زبید کا دوسرا نام منبہ بن ربیعہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد عشیرہ بن مذحج زبیدی مذحجی۔ کنیت ان کی ابو ثور تھی۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے بجائے حصم کے عصم بیان کیا ہے۔ نبیؐ کے حضور میں قبیلہ مراد کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے یہ اپنی قوم سعد عشیرہ سے علیحدہ ہو گئے تھے اور قبیلہ مراد میں رہتے تھے اور انہیں کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور انہیں کے ساتھ اسلام لائے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زبید کے وفد کے ساتھ آئے تھے واللہ اعلم ۹ ہجری میں یہ اسلام لائے تھے۔ اور واقدی نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں اسلام لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو اسود عنسی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص ان کے یہاں گئے خالد نے ان کے شانہ پر ایک ضرب ماری اور یہ بھاگے خالد نے ان کی تلوار لے لی پھر جب عمرو نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق کی طرف سے یمن میں مدد آ رہی ہے تو وہ اسلام کی طرف پھر آئے اور مہاجر بن ابی امیہ کے پاس بغیر امان لئے ہوئے چلے گئے مہاجر نے ان کو باندھ کر ابوبکر صدیق کے پاس بھیج دیا حضرت صدیق نے ان سے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کبھی گرفتار ہو کر آتے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو اگر تم اس دین کی مدد کرتے تو اللہ تمہیں عزت دیتا انہوں نے کہا میں اب اسلام قبول کرتا ہوں اور کبھی اب انحراف نہ کروں گا حضرت صدیق نے ان کو رہا کر دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے اس کے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابوبکر نے ان کو شام کی طرف بھیجا اور جنگ یرموک میں یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے ان کو عراق کی طرف حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ ان کے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ میں یہ شریک رہے اور اس میں کارنمایاں کئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ تشنگی کی شدت میں ان کا انتقال ہو گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ نہاوند کی شرکت کے بعد ۲۱ ہجری میں انہوں نے وفات پائی نہاوند کے قریب ایک موضع روذہ نامی ہے وہیں ان کی وفات ہوئی کسی شاعر نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں۔

لقد غادر الرکبان یوم تحملوا ... بروذة شخصا لا جبانا ولا غمرا

فقل لزبید بل لمذحج کلها ... رزئتم ابا ثور قریعکم عمرا

ان سے شراحیل بن قعقاع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے تلبیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی تھی لبیک

اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمدو النعمة لک والملک لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تلبیہ اس عبارت میں ادا کرتے تھے۔

لبیک تعظیما الیک عذرا ۔۔۔ ھذی زبید قداتتک قسرا
تغدوبھا مضمرا شزرًا ۔۔۔ یقطعن خبتا وجبالا وعرا
قدترکوالا وثان خلفوا صفرا

ہم حاضر ہوتے ہیں تیرے پاس تیری تعظیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہیں جو بڑی دور سے تیرے پاس آئے ہیں ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑوں کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئے ہیں اور اپنے گناہوں کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔

مگراب ہم الحمدللہ وہی عبارت کہتے ہیں جو ہمیں رسول اللہؐ نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ جب تم دونوں یکجا ہوتو علی سردار ہیں اور جب جدا ہوتو تم میں سے ہر ایک سردار ہے پس یہ دونوں یکجا ہوئے عمرو بن معدیکرب کو ان دونوں کے آنے کی خبر ملی تو وہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ چلے جب قریب پہنچ گئے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ میں ابوثور ہوں میں عمرو بن معدیکرب ہوں تو حضرت علی اور خالد دونوں ان کی طرف چلے اور ہر ایک کہتا تھا کہ مجھے جانے دیجئے عمرو بن معدی کرب نے جوان دونوں کی گفتگو سنی تو کہنے لگے کہ تمام عرب تو مجھ سے ڈرتے ہے مگر یہ لوگ مجھے قربانی کا جانور سمجھتے ہیں عمرو بن معدیکرب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے ان کے عمدہ اشعار میں سے یہ دو شعر ہیں۔

امن ریحانہ الداعی السمیع ۔۔۔ یورقنی واصحابی ھجوع
اذا لم تستطع شیئاً فدعہ ۔۔۔ وجاوزہ الی ما تستطیع

پکارنے والے باخبر کی آواز مجھے سلا رہی ہے اور میرے اصحاب بیدار ہیں۔ اے مخاطب جب تو کسی کام کو نہ کر سکے تو اس کو چھوڑ دے اور جو کام کر سکتا ہو اس کو کرو۔

نیز ان کے عمدہ اشعار میں یہ شعر بھی ہیں۔

اعاذل عدتی بدنی ورمحی ۔۔۔ وکل مقلص سلس القباد
اعاذل انما افنی شبابی ۔۔۔ اجابتی الصریخ الی المنادی
مع الابطال حتی سل جشمی ۔۔۔ واقرح عاتقی حمل التجاد
ویبقی بعد حلم القوم حلمی ۔۔۔ ویفنی قبل زادالقوم زادی
تمنی ان یلاقینی قبیس ۔۔۔ وددت واینما منی و دادی
فمن ذا عاذری من ذی سفاہ ۔۔۔ یرود بنفسہ شرالمراد
ارید حیاتہ ویرید قتلی ۔۔۔ عذیرک من خلیک من مراد

اے عاذل میرا اسامان میرا جسم (زورمند) اور میرا نیزہ ہے اور وہ اونچا گھوڑا جو اپنے سوار کا مطیع ہو۔ اے عاذل میں اپنی جوانی اس بات میں صرف کرتا ہوں کہ جو فریاد کرتا ہو اس کی فریاد سنوں۔ بہادروں کے ساتھ رہتا ہوں یہاں تک کہ میں دبلا ہو گیا ہوں اور میرے شانے تلوار اٹھاتے اٹھاتے جب کسی میں برداشت کی قوت نہیں رہتی تو میں برداشت کرتا ہوں اور کھانا سب سے پہلے میرا ختم ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قیس مجھ سے ملے مگر میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے پس اس بیوقوف کی طرف سے کون شخص سمجھنے سے معذرت کر سکتا ہے جو ایک بری آرزو رکھتا ہے۔ میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میرے قتل کا خواہش مند ہے اے مخاطب مجھے کون سی خواہش پسند ہے۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں بعض لوگ ان اشعار کو درید بن صمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر بقول مشہور یہ عمرو بن معدیکرب ہی کے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۷۔ حضرت عمروؓ بن میمون اودی

حضرت عمروؓ بن میمون اودی کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور سو حج کئے تھے اور بقول بعض ستر حج کئے تھے اور اپنی زکوٰۃ بھی نبیؐ کے حضور میں بھیجی تھی کہتے تھے کہ معاذ بن جبل ہمارے پاس یمن میں رسول اللہؐ کے بھیجے ہوئے گئے صبح کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے ہمارے یہاں پہنچے وہ بہت خوبصورت تھے ان کی محبت میرے دل میں جم گئی پس میں نے ان کا ساتھ نہ چھوڑا یہاں تک کہ میں نے ان کو دفن کیا پھر بعد حضرت معاذ کے یہ ابن مسعود کی صحبت میں رہنے لگے اہل کوفہ کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے یہی ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر کو دیکھا کہ اس نے زنا کیا پس سب بندر جمع ہوئے اور سب نے اس کو سنگسار کیا یہ روایت بخاری میں ہے مگر اس روایت کا مدار عبدالملک بن مسلم پر ہے وہ عیسیٰ بن حطان سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں شخص مستند نہیں ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت میں نسبت زنا کی غیر مکلف کی طرف اور بہائم میں حدود کا قائم ہونا صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو ممکن ہو کہ وہ بندر از قبیل جن ہو کیونکہ عبادات انس و جن پر ہیں اور کسی پر نہیں ہیں رجم کا حکم توریت میں بھی تھا ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۸۔ حضرت عمروؓ بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن نضلہ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے معاذ بن رفاعہ نے ابوعبیدہ حاجب سے انہوں نے عمرو بن نضلہ سے روایت کی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اوزاعی نے ابوعبیدہ سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انہوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۲۹۔ حضرت عمروؓ بن نعمان مازنی

حضرت عمروؓ بن نعمان بن مقرن، مازنی۔ اور بعض لوگ ان کو نعمان بن عمرو کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ان کی حدیث بکر بن خلف نے علاء بن عبدالجبار سے انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوخالد والبی

سے انہوں نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہے کہ بکر نامی صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کا گزر ایک مرتبہ انصار کی ایک مجلس میں ہوا انصار میں ایک شخص نے جن کی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے تھے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مسلمان کی بدگوئی فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر تو اس انصاری نے عرض کیا کہ واللہ اب میں کسی کی بدگوئی کبھی نہ کروں گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ عمرو بن نعمان صحابی ہیں اور ان کے والد اجل صحابہ میں سے تھے۔

۴۰۳۰۔حضرت عمروؓ بن نعیمان

حضرت عمروؓ بن نعیمان۔ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۰۳۱۔حضرت عمروؓ ذوالنور دوسی

حضرت عمروؓ۔لقب ان کا ذوالنور تھا۔طفیل دوسی کے بیٹے ہیں۔موسیٰ بن سہل برکی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔نبیؐ نے ان کو ایک مرتبہ دعا دی تھی تو ان کے کوڑے میں روشنی پیدا ہوگئی تھی۔واقعہ یرموک میں شہید ہوئے ان کو لوگ ذوالنور کہتے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے والد طفیل کے کوڑے میں روشنی پیدا ہوگئی تھی ہم اس کو بیان کر چکے ہیں اور ان کے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۴۰۳۲۔حضرت عمروؓ بن ہرم

حضرت عمروؓ بن ہرم۔بیان کیا گیا ہے کہ یہ بھی ان لوگوں میں تھے جن کے حق میں آیہ کریمہ **تولوا و اعینھم تفیض من الدمع** نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کر چکے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۳۔حضرت عمروؓ بن واثلہ

حضرت عمروؓ بن واثلہ۔کنیت ان کی ابوالطفیل تھی۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابومحمد کوفی سے انہوں نے عمرو بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ مسکرائے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا سب نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا اس وقت مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ زنجیروں میں باندھ کر کشاں کشاں جنت کی طرف لائے جاتے ہیں اور وہ خود آنا نہیں چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا عجم کی کچھ قومیں ہوں گی جن کو مہاجرین قید کر کے اسلام میں داخل کریں گے حالانکہ وہ خود اسلام میں داخل ہونا نہ چاہتے ہوں گے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۴۔حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی

حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی۔ہم ان کا تذکرہ سعدؓ سلمی کے نام میں کر چکے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۵۔ حضرت عمروؓ بن یثربی

حضرت عمروؓ بن یثربی۔ ضمری حجازی خبث الجمیش میں جو سیف البحر کا علاقہ ہے رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے اور نبیؐ کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک یعنی ابن حسن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عمارہ بن جاریہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کا خطبہ منیٰ میں سنا آپ کے خطبہ میں ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی مسلمانوں کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہیں ہے مگر جو وہ اپنی خوشی سے دے دے یہ کہتے تھے جب میں نے اس کو سنا تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ بتایئے اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریوں میں سے کوئی بکری لے لوں تو مجھ پر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر وہ بکری ایسی ہو کہ چھری چاقو کی برداشت کر سکتی ہے تو اس کو نہ لو ان کو حضرت عمر بن خطاب نے اور بقول بعض حضرت عثمان نے بصرہ میں قاضی بنایا تھا۔

۴۰۳۶۔ حضرت عمروؓ بن یزید ابو کبشہ

حضرت عمروؓ بن یزید۔ کنیت ان کی ابو کبشہ تھی۔ انماری ہیں۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہے اور مزید انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۷۔ حضرت عمروؓ بن یعلیٰ ثقفی

حضرت عمروؓ بن یعلیٰ ثقفی۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبیؐ کے ساتھ نماز میں شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبدالاعلیٰ نے ابو سہیل ازدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن یعلیٰ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آ گیا اور اس وقت ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنی سواریوں پر سوار تھے رسول اللہ نے امامت فرمائی مگر آگے نہیں کھڑے ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو سہل سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ تھی انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ جگہ تنگ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

۴۰۳۸۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا نام جعیل تھا نبیؐ نے ان کا نام عمرو رکھا ہم ان کا تذکرہ جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۹۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جن کا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ میں اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جارہا تھا ان کو زمین کی تپش زیادہ محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے دے دے میں نے کہا اس شرط پر دیتا ہوں کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کردو انہوں نے کہا اچھا میں نے اپنی جوتیاں ان کو دے دیں تھوڑی دیر تک وہ میری جوتیاں پہن کر چلے بعد اس کے میری جوتیاں اتار دیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمہارے لئے اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہیں نہ اس چیز میں جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کئی آدمیوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام کردم تھا اور بعض لوگوں نے ان کے چچا کا نام ابوثعلبہ بیان کیا ہے۔

عمرو نام کے صحابہ کا ذکر مکمل ہوا۔ اللہ کے اس احسان پر اسی اللہ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

۴۰۴۰۔ حضرت عمرانؓ بن تیم

حضرت عمرانؓ بن تیم۔ بعض لوگ ان کو عمران بن ملحان اور بعض عمران بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابورجاء ہے۔ عطاردی ہیں یعنی بنی عطارد بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی عطاردی کے خاندان سے ہیں۔ مخضرم (مخضرم اصطلاح میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو رسول اللہؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے ہوں مگر آپ سے ملے نہ ہوں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے اسلام اور جاہلیت کا زمانہ دیکھا ہو۔) ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی۔

نبیؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ جریر بن حازم نے ابورجاء عطاردی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے نبیؐ کی آمد کی خبر سنی اس وقت ہم اپنے مال کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہاں سے بھاگے اثنائے راہ مجھے ایک ہرن کے پیر ملے میں نے ان کو اٹھالیا اور ان کو بھگویا پھر ایک مٹھی بھر جو ہمیں مل گئے ہم نے ان کو پیسا بعد اس کے ایک دیگچی میں اس کو ڈال دیا پھر اپنے ایک اونٹ کی ہم نے فصد لی اور اس کا خون بھی شریک کیا اور اس کو پکایا زمانہ جاہلیت میں سب سے زیادہ لذیذ کھانا یہی تھی جو ہم نے کھایا۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ اے ابورجاء خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میٹھا ابوعمرو بن علاء کہتے تھے میں نے ابورجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہو انہوں نے کہا ہاں مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے اصمعی نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ اکثر روایتیں ان کی حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہیں۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے ان

سے ایوب سختیانی وغیرہ نے روایت کی ہے ابورجاء نے کہا ہے کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے تو میں اونٹ چرا رہا تھا ہم سب لوگ آپ کے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی نبیؐ صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمدؐ کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونوں باتوں کی شہادت دیتا ہے اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سن کر ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابورجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان میں رکھ دیتے تھے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قاتل کو سوتا ہوا بھی دیکھتا تو اس کو جگاتا نہ تھا اور اگر کوئی شخص حرم کی لکڑی لے کر اپنے گلے میں ڈال لیتا پھر وہ کسی ایسے شخص کے پاس پہنچ جاتا جس کے باپ کو اس نے قتل کیا ہوتا تو وہ اس سے کچھ نہ بولتا کسی نے پوچھا کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے اس وقت تم کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں اس زمانہ میں اونٹ چراتا تھا اور ان کا دودھ دوہا کرتا تھا۔ ابورجاء عطاردی کی وفات ۱۰۵ھ میں اور بقول بعض ۱۰۸ھ میں ہوئی ایک سو بتیس سال اور بقول بعض ایک سو بیس سال زندہ رہے سر میں خضاب لگاتے تھے اور ڈاڑھی کو ویسا ہی سفید چھوڑ دیا تھا ان کے جنازہ میں حسن بصری بھی تھے اور فرزدق شاعر بھی تھے فرزدق نے حسن بصری سے کہا کہ اس جنازہ میں سب سے اچھا آدمی بھی شریک ہے اور سب سے برا آدمی بھی شریک ہے حسن بصری نے کہا (یہ ٹھیک نہیں ہے) میں سب سے اچھا نہیں ہوں اور تم سب سے برے نہیں ہو ہاں یہ بتاؤ کہ تم نے اس دن کے لئے کیا سامان کیا ہے فرزدق نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور یہ شعر پڑھے۔

الم تران الناس مات کبیرھم وقد کان قبل البعث بعث محمد

ولم یغن عنہ عیش سبعین حجۃ وستین لما بات غیر موسد

اے مخاطب کیا تو نہیں جانتا کہ بڑے بڑے لوگ مر گئے۔ قیامت سے پہلے بعثت محمدؐ کی ہوئی۔ مگر ساٹھ برس کی زندگی کے بعد پڑھا نہیں جاتا۔

۴۰۴۱۔ حضرت عمرانؓ بن حجاج

حضرت عمرانؓ بن حجاج۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۲۔ حضرت عمرانؓ بن حصین

حضرت عمرانؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو، خزاعی کعبی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدنہم بیٹے ہیں سالم بن غاضرہ کے اور کلبی نے کہا ہے کہ عبدنہم بیٹے ہیں جرمہ بن جہیمہ کے اور باقی نسب میں سب کا اتفاق ہے ان کی کنیت ان کے بیٹے کے نام پر ابونجید تھی ان کے بیٹے کا نام نجید تھا۔ یہ فتح خیبر کے سال اسلام لائے تھے اور رسول اللہؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ان کو حضرت عمر بن خطاب نے بصرہ بھیجا تھا

تا کہ وہاں کے لوگوں کو علم دین سکھائیں اور عبداللہ بن عامر نے ان کو بصرہ کا قاضی بنایا تھا چنانچہ یہ چندروز وہاں رہے بعد اس کے انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے بصرہ میں نبیؐ کے کسی صحابی کو نہیں دیکھا جو عمران بن حصین سے کسی کو افضل کہتا ہو بڑے مستجاب الدعوات تھے کسی فتنہ میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے ان سے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے داغ دینے سے منع فرمایا ہے عمران کہتے تھے کہ ہم نے جب داغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے ان کو سلام کرتے تھے مگر لوگوں نے ان کو داغ دے دیا تو وہ سلام موقوف ہو گیا پھر چندروز کے بعد وہ جاری ہو گیا ان کو استسقا کی بیماری تھی اور کئی برس تک رہی انہوں نے اس پر صبر کیا پھر ان کا شکم چاک کیا گیا اور اس سے چربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چارپائی میں سوراخ کر دیا گیا تھا یہی حالت ان کی تیس برس تک رہی۔ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابونجید واللہ میں آپ کی عیادت کو صرف اس وجہ سے نہیں آتا کہ آپ کی یہ حالت میں آ کر دیکھتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ اے بھتیجے تم میرے پاس بیٹھو خدا کی قسم جو حالت میری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے ۵۲ ہجری میں بمقام بصرہ انہوں نے وفات پائی ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے ان کی اولاد بصرہ میں تھے۔

۴۰۴۳۔ حضرت عمرانؓ بن طلحہ

حضرت عمرانؓ بن طلحہ بن عبیداللہ، قریشی تیمی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کی والدہ حمنہ بنت جحش تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ نبیؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے میرے لڑکوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے۔ بعد واقعہ جمل کے عمران بصرہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے والد کی املاک کی بابت ان سے گفتگو کی حضرت علی نے ان کے والد کی املاک ان کو واپس کر دیں۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ مدینہ کے تابعین کے طبقہ اعلیٰ میں عمران بن طلحہ بن عبیداللہ تھے ان کی والدہ حمنہ بنت جحش بن رئاب تھیں۔ عمران بن طلحہ کے لڑکے عبداللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکوں کے بھی اولاد تھی مگر یہ سب لوگ گذر گئے اور کوئی باقی نہیں رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۴۔ حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی

حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی۔ ابو جمرہ یعنی نصر بن عمران ضبعی شاگرد حضرت ابن عباس کے والد ہیں بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ بصرہ میں قاضی تھے ان سے ان کے بیٹے نے اور ابو التیاح وغیرہم نے روایت کی ہے اور یہ خود عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابوحمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اس کو حماد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابو جمرہ ہے نہ ابو

حمزہ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۴۵۔حضرت عمرانؓ بن عمیر

حضرت عمرانؓ بن عمیر۔علی بن سعید نے ان کا تذکرہ افراد صحابہ میں لکھا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۴۶۔حضرت عمرانؓ بن عویم

حضرت عمرانؓ بن عویم۔اور بعض لوگ ان کو ابن عویمر کہتے ہیں ان کا ذکر اسامہ ہذلی کی حدیث میں ہے ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص تھے جن کو لوگ حمل بن مالک کہتے تھے ان کی دو بیویاں تھیں ایک ہذلیہ اور دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے شکم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حمل ساقط ہو گیا پس میں مارنے والے عورت کو رسول اللہؐ کے پاس لے گیا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا جس کو لوگ عمران بن عویم کہتے ہیں ان لوگوں نے جب رسول اللہؐ سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہیے عمران نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دیں جس نے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ رویا یہ تو معاف ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۷۔حضرت عمرانؓ بن فصیل

حضرت عمرانؓ بن فصیل بن عائذ۔ان کا تذکرہ حافظ بن یسین نے ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں آئے تھے ہیاج بن عمران بن فصیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں اپنی قوم کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری بہت عزت کی تھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اس ذات جس نے آپ کو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور ہم کو آپ کے ذریعہ سے اور ایمان کی وجہ سے عزت دی بتایئے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اس کی تابعداری کرو اور جھوٹ نہ بولو اور امر حق میں ہر شخص کی مدد کرو اور لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا کہ اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتیں چھوڑ دو اور جہاں تک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول اللہؐ کی خدمت میں رہے یہاں تک کہ وفات پائی اور نبیؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ ہرات میں آئے تھے غلط ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۴۸۔حضرت عمیرؓ مولیٰ ابی اللحم

حضرت عمیرؓ ابی اللحم غفاری کے غلام تھے۔خیبر میں جب یہ شریک ہوئے تو اس وقت غلام تھے لہٰذا رسول اللہؐ نے ان کو حصہ نہیں دیا مگر ہاں آپ نے ان کو کچھ بطور خود دے دیا تھا ایک تلوار ان کو دی تھی ان سے یزید بن ابی عبید اور محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن حارث نے روایت کی ہے حفص بن غیاث نے محمد بن زید بن مہاجر سے انہوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حنین میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھا اور اس وقت میں غلام تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے

بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی اور فرمایا کہ اس کو گلے میں لٹکالو۔اور مجھے آپ نے کچھ فالتوقسم کا سامان دیا۔مگر حصہ نہیں دیا اسی طرح ابونعیم نے ہشام بن سعد سے انہوں نے محمد بن زید سے حنین کے ذکر میں روایت کیا ہے مگر اور لوگ خیبر کا واقعہ کہتے تھے ہم سیابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ تک پہنچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انہوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں خیبر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا مالک نے میرے لئے رسول اللہؐ سے کہا اور یہ بھی کہا کہ میں غلام ہوں[1] تو آپ نے مجھے ایک تلوار دلوائی وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ میں نے جو اس کو باندھا تو زمین پر گھسٹتی جاتی تھی پس آپ نے حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دے دی جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(الف)۴۰۴۹۔حضرت عمیرؓ بن اخرم

حضرت عمیرؓ بن اخرم۔ان کا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(ب)۴۰۴۹۔حضرت عمیرؓ بن اسد حضرمی

حضرت عمیرؓ بن سد۔حضرمی شامی ان سے جبیر بن نفیر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے میں روایت کی ہے کہ جھوٹ بولنا خیانت ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۵۰۔حضرت عمیرؓ بن افصی

حضرت عمیرؓ بن افصی اسلمی۔حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افصی قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے ہمراہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم لوگ سرداران عرب سے ہیں دشمن کا مقابلہ تیز نیزوں اور مضبوط زرہوں کے ساتھ کرتے ہیں۔جو ہم سے لڑتا ہے اس کو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ایک طویل حدیث انہوں نے انصار کے فضائل میں بیان کی اور یہ کہ رسول اللہؐ نے عمیر کو اور ان کے ساتھیوں کو ایک تحریر لکھ دی تھی جس کو ہم نے اس سبب سے ترک کر دیا کہ اس کے الفاظ بہت غریب اور راویوں کے سبب سے غلط ہو گئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۱۔حضرت عمیرؓ بن امیہ

حضرت عمیرؓ بن امیہ۔یرید بن ابی حبیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہے وہ دونوں عمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ ان کی ایک بہن مشرکہ تھیں وہ نبیؐ کے پاس جانے کے متعلق بہت ستایا کرتی تھیں ایک روز انہوں نے اپنی بہن کو مخفی طور پر قتل کر دیا ان کی بہن کے بیٹوں نے جو اپنی ماں کو مقتول پایا تو انہوں نے بہت شور مچایا عمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کر دیں گے تو وہ نبیؐ کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپ کے پاس آنے کے متعلق بہت

---

[1] مال غنیمت میں غلام کا حصہ نہیں ہے۔

ستایا کرتی تھیں پس نبیؐ نے ان کی بہن کے بیٹوں کو بلوا بھیجا اور ان سے پوچھا کہ تمہاری ماں کو کس نے قتل کیا ہے ان لوگوں نے کسی اور شخص کا نام بتا دیا نبیؐ نے ان سے سب واقعہ بیان کر دیا اور ان کا خون معاف کر دیا اور ان سب لوگوں نے نہایت خوشی سے اس کو منظور کر لیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ان کا نام عمیر خطمی ہے اور اس قصہ کو انہوں نے بھی بیان کیا ہے عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ خطمی قاری۔ انہوں نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبیؐ کی ہجو کیا کرتی تھی۔

۴۰۵۲۔ حضرت عمیرؓ بن اوس انصاری

حضرت عمیرؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ یہ نبیت ہیں انصاری اوسی۔ زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے۔ عبدالاشہل وہی قبیلہ ہے جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عمیر احد میں اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ عمیر مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ یہ عمیر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۳۔ حضرت عمیرؓ والدابی بکر

حضرت عمیرؓ ابوبکر کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے عمیر نے کہا یا رسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھائیے رسول اللہؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دس ہزار) عمیر نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمر[1] نے کہا ہے کہ اے عمیر بس کرو عمیر نے کہا اے ابن خطاب تم کو اس میں کیا دخل ہے تمہارا کیا حرج ہے اگر اللہ ہمیں جنت میں داخل کرے حضرت عمر نے کہا اگر اللہ چاہے تو ایک چشم زدن میں سب کو جنت میں داخل کر دے نبیؐ نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۴۔ حضرت عمیرؓ (ابوبہیسہ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوبہیسہ ہے۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی چیز ہے جس کا کسی مانگنے والے کو نہ دینا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ پانی اور نمک ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے۔

۴۰۵۵۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری۔ کنیت ان کی ابوعبہ ہے۔ یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے مگر اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہم عنقریب ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب

---

1. حضرت عمر کے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثوں کو سن کر لوگ عمل ترک کر دیں

میں کریں گے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۶۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان۔ کنیت ان کی ابوضیاح تھی۔ انصاری ہیں۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔
ابوضیاح: ضاد معجمہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۴۰۵۷۔ حضرت عمیرؓ بن جابر کندی

حضرت عمیرؓ بن جابر بن غاضرہ بن اشرس کندی۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۵۸۔ حضرت عمیرؓ بن جدعان

حضرت عمیرؓ بن جدعان۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابوساسان یعنی حضین بن منذر سے انہوں نے مہاجر بن قنفذ سے انہوں نے عمیر بن جدعان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا اس وقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اس وقت میں نے جواب اس سبب سے نہ دیا تھا کہ بغیر وضو کے میں نے اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا۔ یہ روایت جعفر نے عمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عمیر سے ہے عمیر نے تو میرے خیال میں زمانہ بعثت پایا ہی نہیں۔ یہ عمیر عبداللہ بن جدعان کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۹۔ حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی

حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی۔ ان سے محمد بن سیرین نے اور ان کے بیٹے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے یہ صحابی نہیں ہیں نبیؐ سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبلہ عبدالقیس کا وفد نبیؐ کے حضور میں آیا جب ان لوگوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو کہنے لگے کہ جو باتیں ہم لوگوں نے نبیؐ سے سنی ہیں سب یاد کر لی ہیں اب نبیذ کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہئے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۶۰۔ حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی

حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی۔ کنیت ان کی ابوظبیان تھی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسمٰعیل بن خالد ازدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضیر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوظبیان یعنی عمیر بن حارث ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حجر بن مرقع یعنی ابوسبرہ اور مخنف اور عبداللہ فرزندان سلیم اور عبدشمس بن عفیف بن زہیر بھی تھے جن کا نام نبیؐ نے عبداللہ رکھا اور جندب بن زہیر اور جندب

بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر بن مخشی اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگوں کو نبیؐ نے ایک تحریر لکھ دی تھی جس کا مضمون یہ تھا قبیلہ غامد کے جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں ان کے حقوق وہی ہیں جو اور مسلمانوں کے ہیں ان کا جان و مال حرام ہے نہ وہ اپنے گھر سے نکالے جائیں نہ ان سے خراج لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اس کا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت عمیرؓ بن حارث انصاری

حضرت عمیرؓ بن حارث بن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد انصاری خزرجی سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن حمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے ان کا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام یہ عمیر بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ لوگ ان کو مقرن کہا کرتے تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ واقعہ بعاث میں یہ سب قیدیوں کو یکجا کیا کرتے تھے۔

۴۰۶۲۔ حضرت عمیرؓ بن حارث لبدۃ

حضرت عمیرؓ بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلہ اوس سے تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بیعت عقبہ اور احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ حافظ ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے بھی لکھا اور انہوں نے عمیر بن حارث کہا ہے۔ گویا کہ یہ ان کے علاوہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا عمیر کے نسب میں (حارث بن لبدۃ) کہنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ پہلا ہی تذکرہ ہے۔ اگرچہ ابن مندہ نے بھی ان عمیر کے نسب میں لبدہ کا ذکر نہیں لیکن ابوعمر تو موسیٰ بن عقبہ کے ذریعے (ابن حارث بن لبدۃ بن ثعلبہ) پہلے تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں پھر ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ابن مندہ نے ان کا پورا نسب بیان نہیں کیا درست نہیں۔ اگر ابوموسیٰ غور کرتے تو ابن عقبہ کے مغازی میں لبدۃ کا نام ضرور پاتے۔ البتہ ابن اسحاق لبدۃ کا نام ساقط کر دیا ہے۔ اور اہل نسب میں اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اور ابوموسیٰ کا ان کو قبیلہ اوس سے قرار دینا یہ ان وہم ہے کیونکہ ان نسب حرام بن کعب تک پہنچتا ہے اور یہ نسب بنوسلمہ کا معروف ترین نسب ہے۔ اور ان میں سے صحابہ کی ایک جماعت ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۳۔ حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ

حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ اور بعض لوگ ان کو خماشہ کہتے ہیں وہ بیٹے تھے جو یبر عبید بن عنان بن عامر بن خطمہ کے انصاری خطمی ہیں۔ ابوجعفر خطمی محدث کے دادا ہیں ابوجعفر کا نام عمیر بن یزید بن عمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان کا نسب اوپر ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے ان کے والد

رسول اللہ کی حیات میں وفات پا چکے تھے اور رسول اللہ نے ان کی قبر پر جب کہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ ابو جعفر نے روایت کی ہے کہ میرے دادا عمیر بن حبیب ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے بے وقوفوں کی ہم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ ان کی ہم نشینی ایک مرض ہے جو شخص بے وقوف کی بات پر درگذر کرتا ہے تو وہ اپنی بیوقوفی پر اصرار کرتا ہے اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہے وہ پشیمان ہوتا ہے اور جو شخص کسی بے وقوف شخص کی ادنیٰ بات سے بیزار نہ ہوگا وہ بہت باتوں سے ضرور بیزار ہو جائے گا اور جب تم میں سے کوئی شخص امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے اس کو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۶۴۔ حضرت عمیرؓ بن حرام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حرام بن عمرو بن جموح بن یزید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، انصاری سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ واقدی اور ابن کلبی اور ابن عمارہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۵۔ حضرت عمیرؓ بن حصین

حضرت عمیرؓ بن حصین۔ اہل نجران سے ہیں یہ نجران کے ان لوگوں میں ہیں جو زمانہ ردت میں اسلام پر قائم رہے تھے ان کا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۰۶۶۔ حضرت عمیرؓ بن حمام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حمام بن جموح بن زید بن حرام، انصاری سلمی۔ ان کا نسب اوپر گذر چکا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور اسی غزوۂ بدر میں یہ شہید ہوئے انصار میں پہلے شہید یہی ہیں۔ رسول اللہ نے ان کے اور عبیدہ بن حارث مطلبی کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی یہ دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہ نے بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص آج لڑے گا اور خدا کی راہ میں مارا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا عمیر اس وقت صف میں کھڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھی یہ ان کو کھا رہے تھے یہ ارشاد نبوی سنتے ہی انہوں نے کہا کہ بخ بخ (ایک کلمہ خوشی کا ہے) میرے اور جنت کے درمیان میں صرف اتنا ہی فصل ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں یہ کہہ کر انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور تلوار اٹھا کر لڑنے لگے اور یہ اشعار کہتے جاتے تھے۔

رکضا الی اللہ بغیر زاد — الا التقی وعمل المعاد
والصبر فی اللہ علی الجہاد — ان التقی من اعظم السداد
وخیر ما قاد الی الرشاد — وکل حی فالی نفاد

اللہ کی طرف سواء پرہیز گاری اور آخرت کے اور کچھ زاد راہ نہیں لے جاتا۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد پر صبر کرتا ہوں بیشک پرہیز گاری عمدہ چیز ہے اور سب سے بہتر ہدایت کی طرف رہنما ہے اور سب زندہ فنا ہونے والے ہیں۔

پھر انہوں نے حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے ان کو خالد بن اعلم نے قتل کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۷۔ حضرت عمیرؓ بن رباب

حضرت عمیرؓ بن رباب بن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم۔ یہ کلبی اور ابن اسحاق کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمیر بیٹے ہیں رباب بن حذافہ بن سعید بن سہم کے اور زبیر نے کہا ہے کہ رباب بن مہشم کی اولاد سے عمیر بن رباب بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی تھے۔ سابقین اسلام میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ عین التمر میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور یونس اور بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

سعید بن سہم: سین کے ضمہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۸۔ حضرت عمیرؓ بن زید احمر

حضرت عمیرؓ بن زید بن احمر۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۶۹۔ حضرت عمیرؓ سدوسی

حضرت عمیرؓ سدوسی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمر بن عنان بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے تھے جس میں آپ نے اپنا منہ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے۔ صاحب کتاب وحدان نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن عنان بن عبداللہ بن عمیر سدوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عمیر کے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۴۰۷۰۔ حضرت عمیرؓ بن سعد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن عوف۔ اس کو ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید انصاری کہتے ہیں ابن مندہ نے اسی نسب کو بیان کیا ہے انکو لا ثانی کہا جاتا ہے۔ فلسطین میں رہتے تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بدر میں شریک تھے پھر اس کے بعد کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن زید بن مالک بن اوس انصاری اوسی ان کو حضرت عمر بن خطاب نے ایک لشکر کا سردار بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا پس ابن کلبی نے

ان کو دو شخص بنا دیا ہے۔ یہ عمیر فضلائے صحابہ اور زہاد میں سے تھے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمیر بن سعید بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ انصاری۔ انکو لا ثانی یعنی صفات حمیدہ میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ فلسطین جا کر رہے تھے اور وہاں ہی وفات پائی تھی۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا امراض میں تعدی نہیں ہوتی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے اور ابوطلحہ خولانی وغیرہما نے روایت کی ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان انصاری یہی ہیں جن کی ماں کے دوسرے شوہر جلاس بن سوید تھے اور انہیں نے ان کو پرورش کیا تھا۔ ایک مرتبہ عمیر نے جلاس کو غزوۂ تبوک میں یہ کہتے سنا کہ اگر وہ باتیں حق ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں تو یقیناً میں گدھے سے بھی بدتر ہوں عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ سچے ہیں اور بے شک تو گدھے سے بھی بدتر ہے عمیر کہتے تھے کہ چونکہ جلاس میرے باپ تھے انہوں نے مجھے پرورش کیا تھا اور میں نے انہیں ایسا کہا پس اگر میں اس کو نبیؐ سے مخفی رکھوں گا تو اندیشہ ہے کہ قرآن میں برائی نازل ہو جائے لہٰذا میں نے نبیؐ کو اس واقعہ کی خبر دے دی پس آپ نے جلاس کو بلوایا اور کہا کہ تم نے ایسا کہا تھا انہوں نے قسم کھالی اس کے بعد وحی نازل ہونے لگی تو سب لوگ چپ ہو گئے اور بوقت نزول وحی تمام صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور یہ آیت پڑھی يحلفون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر (خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی تھی) پس جلاس نے کہا کہ میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں بے شک عمیر سچ کہتے ہیں۔ جلاس نے پہلے قسم کھائی تھی کہ میں عمیر کو خرچ نہ دیا کروں پھر انہوں نے اپنی قسم سے بھی رجوع کیا۔

عروہ نے بیان کیا ہے کہ عمیر نے اس کے بعد عوالی مدنیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور آخر وقت تک وہیں رہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس قصہ کو عمیر بن عبید کے نام میں ذکر کیا ہے ہم اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول وما نقموا الا ان اغناهم الله ورسوله من فضله (ان کو صرف اس بات کی عداوت ہے کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے ان کو غنی کر دیا) کا شان نزول یہ ہے کہ جلاس کا ایک غلام قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں مارا گیا تھا بنی عمرو اس کی دیت دینے سے منکر تھے جب نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بنی عمرو بن عوف سے اس کی دیت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے عمیر کا کان پکڑا اور فرمایا کہ اے لڑکے تیرا کان سچا ہے اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطاب نے ان کو حمص کا حاکم مقرر کیا تھا اور اہل کوفہ کا بیان ہے کہ ابوزید جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا ان کا نام سعد تھا اور وہ انہیں عمیر کے والد کہتے تھے مگر اور لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے لہٰذا ابوزید کو عمیر کا والد قرار دینا بعید از قیاس ہے۔ کیونکہ حضرت انس کہتے ہیں کہ وہ ابوزید میرے چچا تھے حضرت انس خاندان خزرج سے تھے اور یہ عمیر خاندان اوس سے ہیں۔ حضرت عمیر کی وفات ملک شام میں ہوئی حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ کاش عمیر کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہوتا کہ میں اس سے مسلمانوں کے کام میں مدد لیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شہید: شین معجمہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۴۰۷۱۔ حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمیر بن فہد عبدی ہیں۔ کنیت ان کی ابوالاشعث تھی۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے حضور میں عبدالقیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ جو باتیں ہم نے نبیؐ سے سنیں وہ سب ہم نے یاد کر لی ہیں اب چلو نبیذ کا مسئلہ آپ سے پوچھیں چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ایک خراب آب و ہوا کے مقام میں ہیں وہاں شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہے حضرت نے پوچھا شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ نبیذ[1] کو حضرت نے پوچھا کہ نبیذ کس چیز میں بناتے ہو انہوں نے کہا نقیر[2] میں آپ نے فرمایا نقیر میں نہ بنایا کرو

پس سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم یہ گفتگو کی کہ واللہ ہماری قوم کے لوگ اس بات پر راضی نہ ہوں گے چنانچہ پھر دوبارہ آ کر حضرت سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ نقیر میں مت بناؤ ورنہ (نشہ پیدا ہو جائے گا اور) کوئی کسی کے پیر میں مار دے گا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سن کر وہ لوگ ہنسے آپ نے فرمایا ہنستے کیوں ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ایک مرتبہ ہم نے نقیر میں بنا کر نبیذ پی تو ہم میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دوسرے کو مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر بن سعد ہے بغیر کسی شک کے لیکن ابوعمر اور ابوموسیٰ نے عمیر بن فہد کہا ہے اور بعض نے عمیر بن سعد بن فہد کہا ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۷۲۔ حضرت عمیرؓ بن سعید

حضرت عمیرؓ بن سعید حمص میں حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے عامل تھے ان کا تذکرہ ابوزکریا نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ عمیر بن سعد ہیں۔ ان کا تذکرہ سب لوگوں نے لکھا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابوزکریا نے کسی غلط نسخہ میں دیکھ کر دھوکہ کھایا ہے واللہ اعلم۔

۴۰۷۳۔ حضرت عمیرؓ بن سعید بنو عمر بن عوف سے

حضرت عمیرؓ بن سعید۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہے یہ دونوں

---

[1] نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں کھجوریں بھگو دی جائیں۔
[2] لکڑی کا ایک ظرف ہوتا ہے جس میں شراب بنتی تھی اس وجہ سے ممانعت ہوئی چونکہ وہ شراب کا ظرف ہے لہٰذا اس میں بنانے سے نشہ پیدا ہو جائے گا۔

ایک ہی شخص ہیں اور ان کا نام عمیر بن سعد ہے۔ بغیر یاء کے ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ حضرت عمر کی طرف سے عامل تھے اور جلاس کی بیوی کے بیٹے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ابوموسیٰ نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے پھر بھی ان کا تذکرہ کیوں لکھا ہے؟ واللہ اعلم

۴۰۷۴۔ حضرت عمیرؓ بن سلمہ ضمری

حضرت عمیرؓ بن سلمہ۔ ضمری۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبدالعزیز بن محمد بن ابی حازم سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمود بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمیر بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ روحا کے نواحی میں جا رہے تھے یکا یک ایک گورخر دکھائی دیا جو زخمی تھا رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو عنقریب جس نے اس کو زخمی کیا ہے آئے گا اسی اثناء میں وہ شخص آ گیا جس نے اس کو زخمی کیا تھا وہ قبیلہ بہز کا ایک آدمی تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کو اس گورخر کا اختیار ہے رسول اللہؐ نے ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب رفقا کو تقسیم کر دو اس کے بعد آگے بڑھے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک درخت کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور اس کے تیر لگا ہوا تھا نبیؐ نے فرمایا کہ اس کو کوئی شخص نہ چھیڑے لہٰذا کسی نے اس سے تعرض نہ کیا۔ ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے اور ہشیم نے اور لیث نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابواویس اور عبدالوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ ان سب نے کہا ہے کہ یحییٰ نے محمد سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عمیر سے انہوں نے بہزی سے روایت کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عمیر بن سلمہ کی ہے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور بہزی جنہوں نے گورخر کا شکار کیا تھا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۷۵۔ حضرت عمیرؓ (ابوسیارۃ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوسیارہ متعی تھی۔ سعید نے ان کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب میں ان کو ذکر کیا ہے یہ بنی بجالہ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۷۶۔ حضرت عمیرؓ بن شبرمہ

حضرت عمیرؓ بن شبرمہ۔ عبید بن شریہ کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۷۷۔ حضرت عمیرؓ بن صابی

حضرت عمیرؓ بن صابی یشکری۔ مرہ کے بھائی تھے۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مرتدین سے لڑنے کے لئے مدینہ سے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۰۷۸۔ حضرت عمیرؓ بن عامر انصاری

حضرت عمیرؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی۔ کنیت ان کی ابوداؤد تھی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی خنساء بن مبذول سے ابوداؤد عمیر بن عامر بھی تھے۔

۴۰۷۹۔ حضرت عمیرؓ بن قتادہ لیثی

حضرت عمیرؓ ابن قتادہ بن سعد لیثی۔ مکہ میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ توہین اللہ کے ساتھ (۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا اور (۳) کسی کو ناحق مار ڈالنا اور (۴) سود کھانا اور (۵) یتیم کا مال کھانا اور (۶) جہاد سے بھاگنا اور (۷) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اور (۸) مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور (۹) کعبہ کی بے حرمتی کرنا جو تمہارا قبلہ ہے زندوں کا بھی اور مردوں کا بھی ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۰۔ حضرت عمیرؓ بن مالک

حضرت عمیرؓ بن مالک۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع سے انہوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جہاد میں اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا مگر میں نے درگذر کی نبیؐ نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یارسول اللہ جہاد میں میں نے اپنے والد کو مقابلہ میں دیکھا اور ان سے میں نے ایک بری بات سنی تو میں نے ان کو قتل کر دیا اس پر بھی رسول اللہؐ نے سکوت فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۱۔ حضرت عمیرؓ والد مالک

حضرت عمیرؓ۔ مالک کے والد ہیں۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پڑی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا اس کی شناخت لوگوں سے کراؤ اس کی شناخت کرنے والا کوئی مل جائے تو اس کو دے دو ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لوگوں کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان میں بھی اس کا مالک آجائے تو اس کو دے دو ورنہ سمجھ لو کہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۲۔ حضرت عمیرؓ ذومران

حضرت عمیرؓ ذومران۔ ذومران القیل بن افلح بن شراحیل بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام ناعط بن مرشد ہمدانی ہے ان کے پاس نبیؐ نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید ہمدانی کے دادا ہیں عبدالغنی نے کہا ہے کہ عمیر ذی مران صحابی ہیں۔ مجالد بن سعید بن عمیر ذی مران نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول اللہؐ کا خط آیا جس کی

عبادت یہ تھی بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى عمير ذى مران و من اسلم من همدان سلام عليكم فانى احمد لله الذى لا اله الا هوا ما بعد فاننا بلغنا اسلامكم مقد منا من ارض الروم فابشرو فان الله قد هداكم بهدايته وانكم اذا شهد تم ان لا اله الا الله وان محمد رسول اللهؐ واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة فان لكم ذمة الله وذمة رسوله على دمائكم واموالكم وعلى ارض القوم الذين اسلمتم عليها سهلها و حبالها غير مظلومين ولا مضيق عليهم وان الصدقه لا تحمل لمحمد ولا لأهل بيته وان مالك بن مرارة الرهاوى قد حفظ الغيب وادى الامانة وبلغ الرسالة فامرک به خير افانه منظور اليه فى قومه (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے عمیر ذی مران کے نام اور قبیلہ ہمدان کے مسلمانوں کے نام سلام ہو تم پر میں تعریف کرتا ہوں اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں امابعد! سرزمین روم سے لوٹتے وقت تمہارے اسلام کی خبر ہم کو ملی تم کو بشارت ہو کہ اللہ نے تمہیں ہدایت کی سمجھ لو کہ جب تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دو گے اور نماز پڑھو گے اور زکوۃ دو گے تو تمہاری جان اور مال اللہ اور رسول کی حفاظت میں ہے اور تمہاری قوم کی زمینیں سب ان کی ہیں ان پر تنگی نہ جائیں گی اور صدقہ محمد اور ان کے اہل بیت کے لئے جائز نہیں ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ مالک بن مرارہ رہاوی نے تمہاری امانت پہنچادی اس کے ساتھ نیکی کرنے کا میں تم کو حکم دیتا ہوں وہ اپنی قوم میں مشارالیہ ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۸۳۔حضرت عمیرؓ مزنی

حضرت عمیرؓ مزنی۔ابونعیم نے کہا ہے کہ سلیمان نے ان کا ذکر کیا ہے مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۴۔حضرت عمیرؓ بن معبد

حضرت عمیرؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید انصاری اوسی۔یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن معبد بن ازعر ہے۔بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔غزوۂ حنین میں یہ انہیں سو آدمیوں میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۵۔حضرت عمیرؓ جد معرف

حضرت عمیرؓ۔معرف بن واصل کے دادا ہیں۔اسباط بن محمد نے معروف بن واصل سعدی نے حفصہ بنت اقعس سے انہوں نے عمیر سے جو معرف کے دادا تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آپ کے پاس لایا گیا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۸۶۔حضرت عمیرؓ بن نویم

حضرت عمیرؓ بن نویم۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث شعبہ اور مسعر نے عبیداللہ بن حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن

بن معقل سے انہوں نے غالب بن ابجر اور عمیر بن نویم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہ اب ہمارے پاس سوا گدھوں کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کو ذبح کر کے اپنے بال بچوں کو کھلاؤ میں نے تمہیں صرف ان گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۷۔ حضرت عمیرؓ بن نیار انصاری

حضرت عمیرؓ بن نیار، انصاری۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو بردہ بن نیار کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ وکیع نے سعد بن سعید ثعلبی سے انہوں نے سعید بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں اس کی مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن عمیر کے ان کے چچا سے بھی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور ہوں گے حالانکہ وہی ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۸۸۔ حضرت عمیرؓ بن ودقہ

حضرت عمیرؓ بن ودقہ۔ مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص ہیں حنین کے دن رسول اللہؐ نے ان کو اور قیس بن مخرمہ کو اور عباس بن مرداس کو اور ہشام بن عمرو کو اور سعید بن یربوع کو سو اونٹ سے کم دیئے تھے اور باقی مولفۃ القلوب کو سو سو اونٹ دیئے تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۹۔ حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک بن اہیب تھا۔ سعد بن ابی وقاص زہری کے بھائی تھے۔ ان کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ قدیم الاسلام تھے مہاجر بھی تھے۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غزوہ میں شہید ہوئے جب انہوں نے بدر میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبیؐ نے ان کو کم سن ہونے کے باعث منظور نہ کیا مگر یہ رونے لگے بالآخر حضرت نے ان کو اجازت دے دی ان کی تلوار بہت لمبی تھی لہٰذا حضرت نے خود اپنی تلوار ان کو مرحمت فرمائی بوقت شہادت ان کی عمر سولہ برس تھی۔ ان کو عمرو بن عبدود نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں عمیر بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہے اور زہری نے اور موسیٰ نے اور عروہ نے بھی اس کی موافقت کی ہے۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے بھائی عمیر کو دیکھا جب رسول اللہؐ مجاہدین کا معائنہ فرما رہے تھے تو وہ چھپتے پھرتے تھے میں نے پوچھا کہ اے بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے چھپتا ہوں کہ حضرت کہیں مجھ کو کم سن قرار دے کر واپس نہ کر دیں اور میں اس غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ جو ان کی تمنا تھی پوری ہوئی ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۰۔حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔کنیت ان کی ابوامیہ تھی قریش میں ان کی بہت قدر وعزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچازاد بھائی تھے۔بدر میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے اس وقت تک کافر تھے۔انہوں نے قریش سے انصار کی بابت کہا تھا کہ میں ان کے چہرے مثل زندگانی سے شاداب دیکھتا ہوں یہ لوگ پیاسے نہیں مر سکتے تاوقتیکہ اپنی ہی برابر ہمارے آدمیوں کو نہ مارڈالیں پس میری مصلحت یہ ہے کہ تم لوگ ایسے روشن چہروں کا مقابلہ نہ کرو مگر لوگوں نے ان کی نصیحت نہ مانی پھر انہوں نے اور لوگوں کو یہی ترغیب شروع کی اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا اور لڑائی شروع ہوگئی۔یہ قریش کے جوان مردوں اور شریر لوگوں میں سے تھے بدر کے دن مسلمانوں کی تعداد دریافت کرنے کے لئے لشکر کے گرد یہی گھومتے تھے جب مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو عمیر بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے نجات پائی اس دن ان کے بیٹے وہب بن عمیر قید ہو گئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے۔صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہماری زندگی مقتولین بدر کے بعد مکدر کر دی عمیر نے کہا بے شک یہی بات ہے۔مجھ پر قرض ہے جس کے ادا کرنے کا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہیں جن کے لئے میرے پاس کچھ نہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو میں محمد (ﷺ) کے پاس جاتا اور ان کو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا ان کا سامنا ہو جاتا ان کے پاس جانے کے لئے میرے پاس ایک بہانہ ہے میں کہوں کہ میں اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہوں یہ سن کر صفوان بہت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے اور بال بچے تمہارے میرے بال بچوں سے پہلے کھانا کھایا کریں گے اور صفوان نے ان کے لئے سامان سفر مہیا کر دیا اور ان کو ایک زہر آلود صیقل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فروکش ہوئے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو دیکھا حضرت عمر اس وقت انصار کے چند لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے واقعات بدر کا تذکرہ کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس غزوہ میں نازل ہوئی تھیں ان کا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا کہ ان کے پاس تلوار بھی ہے تو ان کو اندیشہ ہوا اور انہوں نے کہا یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لئے آیا تھا اس کے بعد حضرت عمر اٹھے اور رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لئے ہوئے مسجد میں آیا ہے یہ شخص بڑا دغاباز فریبی ہے آپ اس کی کسی بات پر اعتبار نہ کیجئے گا حضرت نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ یہ کہہ کر حضرت عمر باہر چلے گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہہ گئے کہ رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپ کی حفاظت کرو اس کے بعد حضرت عمر اور عمیر دونوں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے عمیر نے کہا انعموا صباحاً زمانہ جاہلیت میں سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمیں حاجت نہیں رہی السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہے۔اے عمیر تم یہاں کیوں آئے ہو انہوں نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لئے آیا ہوں اس کو فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ صاحب جود و کرم ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیوں لائے ہو عمیر نے کہا یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جو اب کام آئے گی میں اس کو بھول سے لے آیا رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمیر سچ کہو کیوں آئے ہو عمیر نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کو آیا ہوں۔

حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں جو تم نے حطیم کے پاس بیٹھ کر صفوان بن امیہ سے کی تھیں یہ سن کر عمیر ڈر گئے اور کہنے لگے کہ میں نے کچھ بھی شرط ان سے نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تم نے اس سے میرے قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کی کفالت کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا میرے اور تمہارے درمیان میں ہے عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ ہم آپ کی وحی کی تکذیب کیا کرتے تھے مگر جو شرائط میرے اور صفوان کے درمیان میں حطیم کے اندر ہوئی تھیں کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو یہاں بھیج دیا اور میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا اس واقعہ کی مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ عمیر کو جب میں نے دیکھا تو خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت تھا مگر اب وہی عمیر مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمیر بیٹھ جاؤ ہم تم سے کچھ باتیں کریں گے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھا دو اور ان کے قیدی کو رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہؐ اب تک میں اپنے امکان بھر نور خدا کے بجھا دینے پر آمادہ تھا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ہلاکت سے بچایا اب آپ مجھے اجازت دیجئے تو میں قریش کے پاس جاؤں اور انہیں اسلام کی طرف بلاؤں شاید اللہ انہیں ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچالے چنانچہ رسول اللہؐ نے انہیں اجازت دی اور یہ مکہ گئے (ان کے مکہ پہنچنے سے پہلے) صفوان بن امیہ نے لوگوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک ایسی فتح کی خبر آئی چاہتی ہے کہ تم واقعہ بدر کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ عمیر اسلام لے آئے پس سب مشرکوں نے ان کو لعنت کی اور کہا کہ وہ بے دین ہو گیا ہے اور صفوان نے قسم کھالی کہ اب میں عمیر کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا اور نہ اس سے کبھی کلام کروں گا اس کے بعد عمیر بھی وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۹۱۔ حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا ذکر زہری کی حدیث میں ہے جو انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ ایک روز دوپہر کو گھر سے باہر نکلے اس وقت آپ کے شکم پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا ایک انصاری لڑکے نے کچھ آپ کو ہدیہ دیا نبیؐ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہے اس لڑکے نے کہا میرا نام عمیر ہے اور فلاں عورت میری ماں ہے پس نبیؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہو گئے پھر سب لوگوں نے دودھ پیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۹۲۔ حضرت عمیرۃؓ بن اعزل

حضرت عمیرۃؓ بن اعزل۔ کنیت ان کی ابوسیارہ تھی متعی ہیں قبیلہ قیس عیلان سے ہیں پھر بنی عدوان سے پھر بنی حارثہ سے یہ جعفر کا قول ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابن حبیب کی کتاب میں ان کا نام عمیلہ بن اعزل بن خالد بن سعد بن حارث

راش بن زید بن حارث دیکھا ہے۔ اور وہ بنو عدوان سے ہیں۔ ابو سیارہ کا تذکرہ عمیر کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۳۔ حضرت عمیرہؓ بن فروخ

حضرت عمیرہؓ بن فروخ۔ جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یحییٰ بن یونس نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عمیرہ کے والد ہیں اور انہوں نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اس نے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عمیرہ کے والد ہیں غلط ہے کیونکہ عرس کے والد عمیرہ بن فروہ نہ کہ عمیرہ بن فروخ اور اگر کاتب کی غلطی سے بجائے فروہ کے فروخ ہو گیا تھا تو ابو موسیٰ کو کہنا چاہئے تھا کہ فروخ غلط ہے یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہم سے یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شبیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے سیف بن سلیمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عدی بن عدی کندی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ہمارے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھیں اور باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں جب عام لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ فروخ غلط ہو اور صحیح فروہ ہو واللہ اعلم۔

۴۰۹۴۔ حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی

حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی۔ قبیلہ ہمدان کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جب کہ آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مالک بن نمط کے نام میں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب العین والنون

۴۰۹۵۔ حضرت عنانؓ

حضرت عنانؓ۔ عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے اور انہوں یعنی عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عنان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھ لے تو اس کو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۶۔ حضرت عنبسؓ بن ثعلبہ

حضرت عنبسؓ بن ثعلبہ بلوی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔

۴۰۹۷۔ حضرت عنبسہؓ بن امیہ

حضرت عنبسہؓ بن امیہ بن خلف جمحی۔ کنیت ان کی ابو غلیظ تھی بعض لوگوں نے ان کا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے کچھ اور بیان کیا ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔

۴۰۹۸۔ حضرت عنبسہؓ بن ربیعہ

حضرت عنبسہؓ بن ربیعہ جہنی۔ بقول بعض یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کچھ زیادہ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۰۹۹۔ حضرت عنبسہؓ بن ابی سفیان

حضرت عنبسہؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر نہ ان کی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہے نہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے۔ ان سے ابو امامہ باہلی نے اور نعمان بن سالم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ تابعی ہیں۔

۴۱۰۰۔ حضرت عنبسہؓ بن سہیل

حضرت عنبسہؓ بن سہیل بن عمرو عامری۔ ابو جندل کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عتبہ ہے مگر یہ صحیح نہیں عنبسہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے اور شام میں شہید ہوئے تھے ان کی بیٹی فاختہ بھی ان کے ہمراہ شام میں تھیں جب یہ شہید ہوئے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بھی آئے ان کے والد بھی شام میں شہید ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں کا باہم نکاح کر دو پس عبدالرحمٰن نے ان سے نکاح کیا عبدالرحمٰن کے لڑکے ابوبکر و عمر و عثمان و عکرمہ انہیں کے بطن سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

عنبہ: نون اور باء موحدۃ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا بیان ہے۔

۴۱۰۱۔ حضرت عنترؓ عذری

حضرت عنترؓ عذری۔ صحابی ہیں۔ ان کی حدیث صرف ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے۔ عبدالغنی نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عبس عذری: سین غیر معجمہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور یہ عنتر: نون اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں سے زیادہ

صحیح ہے۔ بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ عبس کے نام میں ہو چکا ہے۔

۴۱۰۲۔ حضرت عنترہؓ سلمی

حضرت عنترہؓ۔ یہ عنترہ سلمی ذکوانی ہیں بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہے کے حلیف تھے بدر میں شریک تھے ابن ہشام نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ انصاری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے غلام عنترہ بھی بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں میں نے اس طرح دیکھا ہے کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور عنترہ جو سلیم بن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۱۰۳۔ حضرت عنترہؓ شیبانی

حضرت عنترہؓ شیبانی۔ کنیت ان کی ابوہارون تھی۔ عبدالملک بن ہارون بن عنترہ شیبانی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کس کو سمجھے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا پھر تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرض سل میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص جل کر مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو سفر میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۰۴۔ حضرت عنزہؓ بن نقب

حضرت عنزہؓ بن نقب بنی کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں بنی عنبر کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبداللہ بن قدامہ بن عنزہ قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عنزہ بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر۔

۴۱۰۵۔ حضرت عنمہؓ جہنی

حضرت عنمہؓ۔ ابراہیم بن عنمہ جہنی کے والد ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابو عمر نے ان کو مزنی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کی موافقت کی ہے پھر کہا ہے کہ ابراہیم بن عنمہ مزنی سے روایت کی گئی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں پھر کہا ہے کہ ان کے بیٹے محمد بن ابراہیم بن عنمہ جہنی۔ گویا کہ ابن ماکولا نے ایک مقام پر جہنی اور دوسرے پر مزنی قرار دیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ اس میں دو قول ہیں۔ محمد بن ابراہیم بن عنمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی

ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبیؐ گھر سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے چہرہ کی حالت دیکھ کر مجھے رنج ہوتا ہے آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے۔ الخ ہم یہ حدیث عثمہ ثاء مثلثہ کے ساتھ۔ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ یہ صرف ابونعیم نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے ان کے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۰۶۔ حضرت عنمہؓ بن عدی

حضرت عنمہؓ بن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جہمہ بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ذکر نہیں کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں۔

۴۱۰۷۔ حضرت عنیزؓ عذری

حضرت عنیزؓ۔ یہ عذری ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ غفاری ہیں۔ ان کو نبیؐ نے کچھ زمین وادی قریٰ میں عنایت فرمائی تھی یہ وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے ان کا نام عس بیان کیا ہے ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ساتھ ہی اس کا تلفظ بھی لکھا ہے کہ یہ نون اور زاء کے ساتھ ہے۔ اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ عنتر ہے نون اور تا جس کے اوپر دو نقطے ہیں اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبس: سین غیر معجمہ کے ساتھ بھی کہا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی وجہ سے نہیں کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

باب العین والواوٗ

۴۱۰۸۔ حضرت عوامؓ بن جہیل

حضرت عوامؓ بن جہیل مسامی۔ یغوث (نامی بت) کے مجاور تھے یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے اور ابن درید سے مروی ہے وہ سکن بن سعید سے وہ محمد بن عباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہیں کہ عوام بن جہیل مسامی جو قبیلہ ہمدان سے تھے اور یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہو جانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ کچھ باتیں کر رہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے گھر گئے تو میں اسی بت کے مکان میں رہ گیا ہوا بہت تیز چل رہی تھی بجلی چمکتی تھی بادل گرجتا تھا میں سو گیا جب کچھ رات گئی تو میں نے سنا کہ بت سے ایک آواز آ رہی ہے اس سے پہلے ہم نے کوئی آواز نہ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اے ابن جہیل اب بتوں کی خرابی آئی ہے دیکھو سرزمین مقدس سے یہ نور چمکا ہے اب تم یغوث کو اچھی طرح چھوڑ دو اس آواز کو سنتے ہی واللہ میرے دل میں بتوں سے نفرت پیدا ہوگئی مگر یہ واقعہ میں نے اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا پھر میں نے ایک ہاتف کو سنا وہ کہتا تھا۔

اھل تسمعن القول یا عوام ام قد صممت عن مدی الکلام

قد کشفت دیا جر الظلام　　واصفق الناس علی الاسلام

اے عوام سنتے ہو، یا بہت باتیں سنتے سنتے تم بہرے ہو گئے ہو تمام تاریکیاں دور ہو گئیں اور لوگوں نے اسلام کے لئے بیعت کی ہے۔

ان اشعار کے جواب میں میں نے کہا۔

یا ایھا الھاتف بالنوام　　لست بذی وقرعن الکلام

فتبین عن سنة الاسلام

اے سوتوں کو جگانے والے۔ تو بات کرنے سے عاجز نہیں ہے۔ پس مجھ کو اسلام کا طریق بتا دے۔

واللہ میں اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا۔

ارحل علی اسم اللہ والتوفیق　　رحلة لاوان ولامشیق

الی فریق خیر ما فریق　　الی النبی الصادق المصدوق

خدا کا نام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر۔ ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہوگی۔ اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہے یعنی نبی صادق و مصدوق کے پاس۔

پس اسی وقت میں نے بت کو پھینک دیا اور نبیؐ کی طرف چلا اثنائے راہ میں مجھ کو قبیلہ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی نبیؐ کے پاس جا رہے تھے بالآخر میں نے جا کر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا اس واقعہ کو مسلمانوں سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے بتوں کو توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے ہم لوگوں کے دل اسلام کے لئے مضبوط کر دیئے۔

۴۱۰۹۔ حضرت عوذؓ بن عفراء

حضرت عوذؓ بن عفراء۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہیں اور والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ حضرت معاذ اور معوذ فرزندان عفراء کے بھائی ہیں انہیں عوذ اور معوذ نے ابوجہل کو مارا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عوف ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

۴۱۱۰۔ حضرت عوسجہؓ بن حرملہ

حضرت عوسجہؓ ابن حرملہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ فلسطین میں رہتے تھے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عروہ بن ولید نے عوسجہ بن حرملہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوسجہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ مروہ میں فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھہرے ہوئے تھے اور دوپہر کو اس مقام پر آ جاتے تھے جہاں اب مسجد بنی ہوئی ہے ان دونوں مقاموں میں آپ کا دورہ رہتا تھا جب نبیؐ نے مجھ کو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور کوئی قبیلہ یہاں نہیں

ہے تو آپ نے فرمایا کہ عوسجہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۱۔ حضرت عوفؓ بن اثاثہ

حضرت عوفؓ بن اثاثہ۔ ان کا مشہور نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی ہے۔ کنیت ان کی ابوعباد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ ہے یہ واقدی کا قول ہے یہ مسطح وہی ہیں جن کا ذکر واقعہ افک میں آتا ہے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفین سے پہلے ۳۴ ہجری میں وفات پاچکے تھے مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ ان کی والدہ ابورہم بن مطلب کی بیٹی تھیں نام ان کا سلمی تھا اور ان کی ماں ریطہ بنت صخر بن عامر تیمی ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں اسی قرابت کی وجہ سے ابوبکر صدیقؓ ان کے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عائشہؓ کی تہمت میں شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت ظاہر فرمائی تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھالی کہ میں ان کو کچھ نہ دیا کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی **ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین فی سبیل الله** (تم میں جو صاحبان فضل ہیں وہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے باز نہ آئیں۔ (اس آیت میں حضرت ابوبکر کی ایک اعلیٰ فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فرمایا) پس ابوبکر صدیقؓ نے پھر ان کو دینا شروع کیا اور کہا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے (جیسا کہ اس آیت کے آخر میں تذکرہ ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۱۲۔ حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبدالحارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلفہ بن عمرو بن لوی بن دہر بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی، احمسی۔ کنیت ان کی ابوحازم تھی قیس بن ابی حازم کے والد ہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبدعوف ہے، ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ (ایک روز) خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے میرے والد کو دیکھا دھوپ میں ہیں تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ میں آجاؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حشیش: حاء مہملہ کے فتحہ اور شین معجمہ کے کسرہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے بعد دوسری شین ہے۔

۴۱۱۳۔ حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث۔ کنیت ان کی ابوواقد تھی لیثی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام حارث بن عوف تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۱۴۔ حضرت عوفؓ بن حفیرہ

حضرت عوفؓ ابن حفیرہ۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے۔ یہ شام میں رہتے تھے۔ حصین بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے انہوں نے عوف بن حفیرہ سے جو اہل شام میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم ہو جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے حالانکہ یہ استدراک بے وجہ ہے ابن مندہ سے ان کا تذکرہ متروک نہیں ہوا۔

۴۱۱۵۔ حضرت عوفؓ خثعمی

حضرت عوفؓ خثعمی۔ حصین بن عوف کے والد تھے۔ ان کا ذکر ردیف حا میں ان کے والد کے نام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۱۱۶۔ حضرت عوفؓ بن دلہم

حضرت عوفؓ بن دلہم۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اصمعی نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عوف بن دلہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا چار بیویاں جائز ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۷۔ حضرت عوفؓ بن ربیع

حضرت عوفؓ بن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ملقب بہ ذوالخیار نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش تھے ان کی اولاد وہیں تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ علی بن حرانی سے انہوں نے محمود بن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔ ابوعروبہ نے اور ابوعلی بن سعید نے تاریخ جزریین میں ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۱۱۹۔ حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری

حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری۔ جعیل بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائی صحابی ہیں عبدالواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کو خود انہیں کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول اللہؐ نے ان کی دیت نہیں دلائی اور میرے بھائی جعیل بن سراقہ کی آنکھ قریظہ کی لڑائی میں جاتی رہی اس کی دیت بھی آپ نے نہیں دلائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۰۔ حضرت عوفؓ بن سلمہ

حضرت عوفؓ بن سلمہ بن سلامہ بن وقش، انصاری۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے

سلمہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ اشہلی سے انہوں نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا یا اللہ انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور انصار کے پوتوں کو بھی بخش دے اور انصار کے غلاموں کو بھی بخش دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی ہیں مگر ان کی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی پر ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

۴۱۲۱۔ حضرت عوفؓ (ابوشبیل)

حضرت عوفؓ۔ کنیت ان کی ابوشبیل تھی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے شبیل نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۲۲۔ حضرت عوفؓ بن عفراء

حضرت عوفؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی۔ اور ان کے والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بدر میں یہ اور ان کے دونوں بھائی معاذ اور معوذ شریک تھے ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کارزار گرم ہوا تو عوف بن عفراء بن حارث نے کہا ہے کہ یارسول اللہ پروردگار اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس بات سے کہ اس کا ہاتھ جنگ میں مشغول ہو اور بدن کھولے ہوئے (بے خوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اتار ڈالی اور آگے بڑھ کر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور منجملہ چھ آدمیوں کے تھے جو اس شب میں شریک تھے۔

۴۱۲۳۔ حضرت عوفؓ بن قعقاع

حضرت عوفؓ بن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی دارمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ اپنے والد کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے محمود بن یزید بن قیس بن عوف بن قعقاع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور میں بہت کم سن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادریں دلوائیں اور مجھے ایک چادر دلوائی جب ہم لوگ وہاں سے لوٹ کر آئے تو ہم میں سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچ ڈالی (چنانچہ ایک چادر میں نے بھی مول لے لی) پھر میں وہ چادریں پہنے ہوئے نبیؐ کے حضور میں گیا آپ نے پوچھا کہ یہ دوسری چادر تم کو کہاں سے ملی میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص سے میں نے خریدی آپ نے فرمایا تمہیں اس کے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہؐ کی دی ہوئی چیز ضائع کر دی۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۴۔حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی

حضرت عوفؓ بن مالک بن ابی عوف اشجعی۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوحماد اور بقول بعض ابوعمر۔سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خیبر تھا۔فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا انہوں نے شام کی سکونت اختیار کرلی تھی ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابوہریرہ اور مقدام بن معد یکرب نے اور منجملہ تابعین کے ابومسلم اور ابوادریس خولانی اور جبیر بن نفیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔مصر میں بھی گئے تھے۔ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسی (ترمذی) سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ نصف امت کا جنت میں جانا قبول کیجئے یا شفاعت کا اختیار لے لیجئے میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا میں تمام ان لوگوں کے لئے شفاعت کروں گا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔کثیر بن مرہ نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد میں وعظ کہہ رہے ہیں تو عوف نے کہا کہ اس کی خرابی ہو کیا اس نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو وعظ کہے وہ ریاکار ہے ان کی وفات دمشق میں ۷۳ ہجری میں ہوئی۔یہ عسکری کا قول ہے۔

۴۱۲۵۔حضرت عوفؓ بن مالک بن عبد کلال

حضرت عوفؓ بن مالک بن عبد کلال، اعرابی جشمی، کنیت ان کی ابوالاحوص ہے۔عسکری نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انہوں نے عسکری سے نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۲۶۔حضرت عوفؓ بن نجوۃ

حضرت عوفؓ بن نجوہ۔ان کا تذکرہ بھی لکھا گیا ہے۔فتح مصر میں شریک تھے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔یہ ابن عبدالاعلیٰ کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

نجوۃ: نون اور جیم کے ساتھ ہے۔

۴۱۲۷۔حضرت عوفؓ بن نعمان

حضرت عوفؓ بن نعمان شیبانی۔انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔عوام بن حوشب نے لہب بن ابی الخندق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت میں کہا تھا کہ مجھے پیاسا مر جانا پسند ہے بہ نسب اس کے کہ میں وعدہ خلافی کروں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۸۔ حضرت عونؓ بن جعفر

حضرت عونؓ بن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب، قریشی ہاشمی۔ ان کے والد حضرت جعفر طیار وہ تھے جن کا لقب ذوالجناحین ہے یہ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ ان کی والدہ اور ان کے دونوں بھائیوں عبداللہ اور محمد کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ تھیں۔ تستر میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے عون سے فرمایا کہ تم سیرت وصورت دونوں میں میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۲۹۔ حضرت عونؓ بن عباس

حضرت عونؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی تمام بن عباس کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں۔

۴۱۳۰۔ حضرت عویفؓ بن اضبط

حضرت عویفؓ بن اضبط۔ اضبط کا نام ربیعہ بن ابیر بن نہیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد مناۃ بن کنانہ تھا دیلی ہے حدیبیہ کے سال میں اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے اور بعض لوگ ان کو عویف بن ربیعہ بن اضبط بن ابیر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ان کو نبیؐ نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہی ہیں جن سے خزاعہ نے کہا تھا جب کہ رسول اللہؐ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ کیا ایسے گھر کی تلاش ہے جو تہامہ میں سب سے زیادہ باعزت ہو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عویف کی عورتوں کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہیں ان کو حضرت نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ عمرہ قضا کے لئے تشریف لے گئے تھے اور ابو عمر نے کہا ہے جب کہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیبیہ کے سال میں تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہے کہ سال آئندہ میں عمرہ قضا کے وقت آپ نے ان کو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۱۳۱۔ حضرت عویمؓ (ابو تمیم)

حضرت عویمؓ۔ کنیت ان کی ابو تمیم تھی۔ قبیلہ بنی سعد بن ہذیل سے تھے۔ ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جس کو لوگ ام عفیف کہتے تھے مسروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح میں تھی ایک ساتھ رہتی تھیں ام عفیف نے میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھیں وہ بھی مر گئیں اور ان کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا رسول اللہؐ نے میری بہن کی دیت اور بچہ کے عوض میں ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کرنے کا حکم دیا تو علاء بن مسروح نے کہا کہ یا رسول اللہؐ کیا ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ رویا ایسا جرم تو معاف ہونا چاہیے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم ہمیشہ مقفّی

عبارت بولا کرو گے۔ عویم کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے تھے حضرت نے فرمایا جب تم کسی شکار کو تیر مارو تو جس شکار پر تمہارا تیر گر جائے اس کو کھاؤ اور جو تم کو بغیر تیر گرے مرا ہوا ملے اس کو نہ کھاؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کا تذکرہ عویمر کے نام میں بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ عویمر کے نام میں کریں گے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ یہاں بیان نہیں کیا صرف عویمر کے نام میں کیا ہے۔

۴۱۳۲۔ حضرت عویمؓ بن ساعدہؓ

حضرت عویمؓ بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس، انصاری اوسی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نسب یوں ہے عویم بن ساعدہ بن صلعجہ یہ قبیلہ بنی عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں بنی امیہ بن زید کے حلیف تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ پہلے تذکرہ میں ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں اور یہ قبیلہ بلی سے ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ عویم عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ اور واقدی کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ یہ منجملہ ان ستر آدمیوں کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ یہ تینوں عقبوں میں شریک تھے ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ پہلے عقبہ میں آٹھ آدمی تھے اور دوسرے میں بارہ اور تیسرے میں ستر۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عویم بن ساعدہ بن حابس حالانکہ یہ غلط ہے صحیح لفظ عابس ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اویس نے شرحبیل بن سعد سے انہوں نے عویم بن ساعدہ انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبیؐ مسجد قبا میں ہم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے تو کیا طریقہ تمہاری طہارت کا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے پڑوس میں کچھ یہود رہتے ہیں وہ پاخانہ سے فراغت کر کے پانی سے آب دست لیتے ہیں تو ہم نے ان کا طریقہ اختیار کر لیا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو چکی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں بعمر پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال وفات پائی اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں ان کا کچھ تذکرہ ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبیدہ بنت عویم بن ساعدہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عویم بن ساعدہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس قبر کے رہنے والے سے بہتر ہوں جب رسول اللہؐ نے کوئی جھنڈا جہاد کے لئے کھڑا کیا تو عویم اس کے نیچے ضرور ہوتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنی کتاب کے دو مقام میں لکھا ہے۔

۴۱۳۳۔ حضرت عویمرؓ بن ابیض

حضرت عویمرؓ بن ابیض عجلانی، انصاری۔ واقعہ لعان انہیں کا ہے۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ عویمر بیٹے ہیں حارث بن زید بن حارثہ بن جد عجلانی کے۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول اللہؐ نے ان دونوں کے درمیان میں لعان کرایا یہ واقعہ شعبان ۹ ہجری کا ہے جب کہ حضرت تبوک سے واپس آئے تھے۔ ہمیں ابوالمکارم یعنی فتیان بن احمد بن محمد بن سمنیہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے نقل کر کے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ سہل بن سعد ساعدی نے ان سے بیان کیا کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے تو کیا تم لوگ اس کو قتل کر دو گے یا ایسی حالت میں کیا کیا جائے اے عاصم تم اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھ دو چنانچہ عاصم نے اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا رسول اللہؐ نے اس کو بہت مکروہ جانا عاصم پر یہ بات بہت شاق گذری جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر گئے تو عویمر ان کے پاس گئے اور پوچھا کہ اے عاصم رسول اللہؐ نے تمہیں کیا جواب دیا عاصم نے کہا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی جواب اچھا نہیں ملا رسول اللہؐ نے اس سوال کو بہت معیوب سمجھا عویمر نے کہا واللہ میں خود رسول اللہؐ سے پوچھوں گا پس عویمر رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے کیا آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے یا وہ ایسی صورت میں کیا کرے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے حق میں آیت نازل کی ہے جاؤ اس عورت کو لے آؤ سہل کہتے تھے کہ پھر دونوں میں لعان ہوا موطا میں یہ حدیث بروایت قعنبی اسی طرح ہے اور بروایت یحییٰ بن یحییٰ ان کا نام عویمر عجلانی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۴۔ حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف

حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف انصاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن سے ہیں۔ ہمیں ابوحرم یعنی مکی بن ربان بن شبہ نحوی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عباد بن تمیم سے روایت کی ہے کہ عویمر بن اشقر نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی اور انہوں نے اس کا تذکرہ نبیؐ سے کیا تو آپ نے ان کو دوسری قربانی کا حکم دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۵۔ حضرت عویمرؓ (ابوتمیم)

حضرت عویمرؓ۔ ان کی کنیت ابوتمیم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے اور بعض لوگ ان کو عویم کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ او پر ہو چکا ہے انہوں نے نبیؐ سے شکار کی بابت پوچھا تھا۔ ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویمر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عویمر ہذلی ہیں ان کی صرف ایک حدیث ان دو عورتوں کی بابت ہے جن میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا تھا اور مقتولہ کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابوعمر نے ان سے شکار کے متعلق حدیث نہیں روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۴۱۳۶۔ حضرت عویمرؓ بن عامر

حضرت عویمرؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عویمر بن قیس بن زید ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ کنیت ان کی ابوالدرداء تھی۔ انصاری خزرجی ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ ہم ان کا تذکرہ عامر کے نام میں کر چکے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قول صحیح نہیں ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اس مقام سے زیادہ کریں گے۔ یہ افاضل صحابہ اور فقہاء وحکما میں سے تھے ان سے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابوامامہ اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابوادریس خولانی اور جبیر بن نفیر اور سعید بن مسیّب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دیر میں اسلام لائے تھے لہٰذا بدر میں شریک نہ تھے احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ احد میں بھی شریک نہ تھے سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خندق تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور سلمان فارسی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ایوب نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ ابوالدرداء کا گذر ایک شخص کی طرف سے ہوا جس نے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اس کو برا کہہ رہے تھے ابوالدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اس کو کنوئیں میں گرا ہوا دیکھو تو نکالو گے یا نہیں لوگوں نے کہا ہاں نکالیں گے ابوالدرداء نے کہا تو اس کو برا نہ کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تم کو اس نے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہیں رکھتے انہوں نے کہا میں اس کے کام سے بغض رکھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو ترک کر دے گا تو میرا بھائی ہے۔ صالح مری نے جعفر بن زید عبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء کی جب وفات ہونے لگی تو یہ روئے ام الدرداء (ان کی زوجہ) نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر روتے ہیں انہوں نے کہا کیوں نہ روؤں مجھے خبر نہیں کہ کن کن گناہوں کا مجھے سامنا کرنا ہوگا۔ شمیط بن عجلان نے بیان کیا ہے کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت بے چین تھے ام الدرداء نے ان سے کہا کہ آپ تو ہم سے بیان کرتے تھے کہ میں موت کو دوست رکھتا ہوں انہوں نے کہا ہاں قسم اپنے پروردگار کی عزت کی (یہی بات ہے) مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگا یہ کہہ کر روئے اور کہا کہ دنیا میں میری یہ آخری ساعتیں ہیں تم لوگ میرے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ روح قبض ہوگئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس وقت انہوں نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اے بلال اس وقت کے لئے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہے اس وقت کے لئے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ کر اپنی حالت کا خیال کر۔ ان کی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض ۳۳ یا ۳۲ ہجری میں شہر دمشق میں وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اہل علم یہی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت میں ان کی وفات ہوگئی تھیں اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ ان کا ذکر تو گوشہ نشین صحابہ میں ہوتا یا لڑنے والوں میں ان کا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں ان کا نام نہیں لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابومسہر نے بیان کیا ہے کہ میرے علم میں دمشق میں اصحاب رسول اللہؐ سے سوائے ابوالدرداء اور بلال موذن اور واثلہ بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہیں آیا۔ حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تھا زرد

رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے عمامہ کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان میں رہتا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والیاء

۴۱۳۷۔ حضرت عیاذؓ بن عمرو

حضرت عیاذؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگ ان کو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہیں ازدی ہیں۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مہر نبوت کے بیان میں مروی ہے کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکرے کا کھر۔ ان کی حدیث ابو عاصم نبیل نے بشر بن صحار بن معارک بن بشر بن عیاذ بن عبد عمرو سے مروی ہے انہوں نے معارک بن بشر سے انہوں نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ میں نے مہر نبوت کی زیارت کی تھی حضرت نے ان کو ایک اونٹنی سواری کے لئے دی تھی انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے یہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ردیف باء موحدہ میں ان کا نام عباد لکھا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ وہاں بھی کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۱۳۸۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ثور

حضرت عیاشؓ بن ابی ثور۔ صحابی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان کو قدامہ بن مظعون سے پہلے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۳۹۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ

حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبداللہ۔ ابو جہل کے اخیافی بھائی اور نیز چچازاد بھائی تھے اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کے حقیقی بھائی تھے بہت قدیم الاسلام ہیں رسول اللہؐ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لائے تھے۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے بیٹے عبداللہ وہیں پیدا ہوئے تھے پھر مکہ لوٹ کر آئے اور وہاں سے پھر انہوں نے اور حضرت عمر نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ابن عقبہ نے اور ابو معشر نے ان کا تذکرہ مہاجرین حبش میں نہیں کیا جب انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ان کے دونوں اخیافی بھائی ابو جہل اور حارث ان کے پاس آئے اور بیان کیا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ نہ میں اپنے سر میں تیل ڈالوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی جب تک کہ عیاش کو نہ دیکھ لوں پس یہ ان دونوں کے ساتھ لوٹ گئے جب مکہ پہنچے تو دونوں نے ان کو باندھ کر مکہ میں قید کر دیا رسول اللہؐ ان کے لئے رہائی کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام اور ابو جہل کی والدہ کا نام اسماء بنت مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھا ہشام نے جب ان کو طلاق دی تو ہشام کے بھائی ابو ربیعہ نے ان کے ساتھ نکاح کیا جب کافروں نے ان کو ہجرت سے روک دیا تو رسول اللہؐ نے قنوت میں ان کے لئے دعا مانگنی شروع کی اور نام لے کر ولید بن ولید اور

سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کے لئے آپ نے دعا فرمائی۔ یہ عیاش جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مکہ میں وفات پائی یہ طبری کا قول ہے۔ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مسہر اور محمد بن فضیل نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سابط نے عیاش بن ابی ربیعہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان فرمایا کہ آپ فرماتے تھے یہ امت ہمیشہ خیر پر رہے گی جب تک کہ کعبہ کی تعظیم جیسی کے چاہیے کرتی رہے گی مگر جب کعبہ کی تعظیم یہ لوگ چھوڑ دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حارث نے روایت کیا ہے اور نافع مولائے ابن عمر جوان سے روایت کرتے ہیں وہ مرسل ہوتی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۰۔حضرت عیاضؓ انصاری

حضرت عیاضؓ انصاری۔صحابی ہیں عبید بن ابی رایطہ حداد نے عبدالملک بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عیاض انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری رضامندی میرے اصحاب اور سسرالی رشتہ داروں کی رضامندی پر موقوف سمجھو جو شخص ان کو راضی رکھے گا اللہ اس کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے گا اور جو ان کو ناراض کرے گا خدا اس کو چھوڑ دے گا اور جس کو خدا چھوڑ دے گا عنقریب وہ مواخذہ میں آ جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۱۔حضرت عیاضؓ ثقفی

حضرت عیاضؓ ثقفی۔عبداللہ بن عیاض کے والد ہیں۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ان کا شمار اہل طائف میں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور بخاری نے ان کو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

۴۱۴۲۔حضرت عیاضؓ بن جمہور

حضرت عیاضؓ بن جمہور۔ابوبکر اسماعیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔حریث بن معلی کندی نے ابن عیاش سے انہوں نے عیاض بن جمہور سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لئے ہوئے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا قصد کرے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا تم اس کو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اس کے عذاب سے ڈراؤ اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو اس کا خون تمہارے لئے حلال ہے اب تم کوتاہی نہ کرو۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۳۔حضرت عیاضؓ بن حارث

حضرت عیاضؓ بن حارث تیمی۔محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا ہیں مدنی ہیں صحابی ہیں۔ان سے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۴۴۔ حضرت عیاضؓ بن حمار

حضرت عیاضؓ بن حمار بن ابی حمار بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض بن حمار بن عرفجہ بن ناجیہ ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے مطرف نے اور یزید نے روایت کی ہے۔ جو عبداللہ بن شخیر نے بن حسن کے دونوں بیٹے تھے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران قطان نے اور ہمام نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا نیز عمران نے بواسطہ مطرف بن عبداللہ کے قتادہ سے نقل کیا وہ یزید بن عبداللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے درجہ میں کم ہے حضرت نے فرمایا گالی دینے والے دونوں شیطان ہیں جھوٹ خرافات بکتے ہیں ان دونوں کی خطا چھیڑ کرنے والے کے ذمہ ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض حمار بن تحمر کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے یہ لفظ اصل میں محمد ہے یہ عیاض اور اقرع بن حابس عقال بن محمد ابن سفیان میں جا کر مل جاتے ہیں یہ نسب مشہور ہے ابن مندہ سے کئی نام اور درمیان کے چھوٹ گئے ہیں۔

۴۱۴۵۔ حضرت عیاضؓ بن زہیر

حضرت عیاضؓ بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر، قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابو سعید تھی۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ شرکائے بدر میں بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کی وفات شام میں ۳۰ھ میں ہوئی۔ یہ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عیاض بن غنم بھی کہتے ہیں فتوح شام میں ان کا ذکر مشہور ہے۔ زبیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہیں کیا نہ ان کے چچا نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور نہ اور لوگوں نے ذکر کیا ہے واقدی نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ عیاض بن غنم بھتیجے عیاض بن زہیر کے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر یا ابن ابی زہیر فہری۔ بدر میں شریک تھے سعید قریشی نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابوعمر ان کو دو شخص سمجھتے ہیں ایک تو یہی اور ایک عیاض بن غنم جن کا ذکر آگے آئے گا محمد بن سعد کاتب نے بھی ابوعمر کی موافقت کی ہے چنانچہ انہوں نے طبقہ اولی میں لکھا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال تھے انہوں نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عیاض بن زہیر بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور

مدینہ میں انہوں نے ۳۰ھ میں وفات پائی ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور پھر طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے اور شام میں ۲۰ ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات پائی۔ ابن سعد نے ان دونوں کا ذکر طبقات کبریٰ اور صغریٰ میں اسی طرح کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے پھر اسی طبقات کبریٰ میں ایک دوسرے مقام پر ان دونوں کو ایک کہا ہے ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ عیاض بن غنم کے نام میں ذکر کریں گے باقی رہے ابن اسحاق تو ان سے یونس بن بکیر اور بکائی اور سلمہ نے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے۔ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے واللہ اعلم۔

۴۱۴۶۔ حضرت عیاضؓ بن زید عبدی

حضرت عیاضؓ بن زید عبدی۔ ابوالشیخ ہنائی نے عیاض بن زید بن عبدالقیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۷۔ حضرت عیاضؓ بن سعید ازدی

حضرت عیاضؓ بن سعید بن جبیر بن عوف ازدی حجری۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۴۸۔ حضرت عیاضؓ بن سلیمان

حضرت عیاضؓ بن سلیمان۔ ان سے مکحول نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے تو ہنسیں مگر تنہائی میں عذاب الٰہی کے خوف سے روئیں صبح شام اللہ کی یاد پاک گھروں یعنی مسجدوں میں کریں اللہ کو امید وخوف کے ساتھ پکاریں ان کی مشقت دوسروں پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ ہو زمین پر نرمی سے چلیں نہ کبر ونخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلیں اور اعمال حسنہ سے تقرب چاہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۹۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی۔ کنیت ان کی ابوعبیداللہ تھی۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عبداللہ بن عیاض سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ فہر کا آپ کے پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ میں ہدیۃً لایا ہوں پس اس کو نبیؐ نے قبول کر لیا پھر اس شخص نے کہا کہ میری گھاٹی کی حفاظت کر دیجئے چنانچہ آپ نے اس کی حفاظت کر دی اور اس کو ایک تحریر لکھ دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۰۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ مدنی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ بن ذباب مدنی۔ حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب نے اپنے چچا عیاض بن عبداللہ بن ابی ذباب

سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ایک شخص اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۱۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ضمری

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ، ضمری۔ عسکری نے ابو سعید پر استدراک کر کے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ زہری نے لکھا ہے کہ مجھ سے عیاض بن عبداللہ ضمری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگوں نے رسول اللہؐ کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم لوگوں تک اس کا اثر نہ پہنچے گا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۵۲۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری

حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے اور ابو عبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن ابی سفیان سے اور شرحبیل بن حسنہ سے روایت کی ہے ان سے شعبی نے اور سماک بن حرب نے اور حصین بن عبدالرحمٰن سلمی نے روایت کی ہے۔ شریک نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عیاض اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ مقام انبار میں عید کے دن تھے تو انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ دف نہیں بجاتے جیسا کہ نبیؐ کے زمانے میں بجتا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۵۳۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو

حضرت عیاضؓ بن عمرو بن ملیک بن احیحہ بن جلاح۔ صحابی ہیں احد میں اور اس کے مابعد غزوات میں شریک تھے۔ ایوب بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انہیں کی اولاد سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۴۔ حضرت عیاضؓ بن غطیف

حضرت عیاضؓ بن غطیف سکونی۔ ابو بکر بن عیسیٰ نے تاریخ اہل مصر میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھیوں میں تھے لوگوں نے ان کا صحابی ہونا اور نبیؐ سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۵۔ حضرت عیاضؓ بن غنم قریشی

حضرت عیاضؓ بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی، کنیت ان کی ابو سعد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سعید۔ صحابی ہیں حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ شام میں اپنے چچا ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو عبیدہ کی بیوی کے بیٹے تھے جب ابو عبیدہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنی جگہ پر ان کو مقرر کر دیا تھا حضرت عمر نے بھی ان کو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس سردار کو

ابوعبیدہ مقرر کر گئے ہیں اس کو میں معزول نہ کروں گا انہوں نے بلاد جزیرہ کو فتح کیا اور ان سے وہاں کے لوگوں نے مصالحت کر لی۔ بقول زبیر یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زرہ کو رواج دیا جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر نے سعید بن عامر بن جریم کو شام پر حاکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے لوگ ان کو زادالراکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے شریح بن عبید سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے حاکم دارا کو بعد اس کے فتح کرنے کے درے مارے اس پر ہشام بن حکیم نے ان سے کچھ سخت کلامی کی یہاں تک کہ عیاض کو غصہ آ گیا پھر چندروز کے بعد ہشام ان کے پاس معذرت کرنے کو آئے اور کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائے گا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ ستاتا ہو عیاض نے کہا ہم نے سنا ہے جو کچھ تم نے سنا ہے اور ہم نے دیکھا ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ تنہائی میں اس کو نصیحت کرے کہ اگر وہ قبول کرے تو فبہا نہ قبول کرے تو یہ اپنے حق سے ادا ہو جائے مگر تم اے ہشام بادشاہوں پر بہت جرأت کرتے ہو کیا تم کو یہ خیال نہیں کہ بادشاہ اگر تم کو قتل کر دے گا تو تم خدا کے مقتول ہو گے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل نے مثنی سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عیاض بن غنم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے اور اگر دوبارہ پیتا ہے تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو دوزخیوں کا پیپ پلائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عیاض بن زہیر جن کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک خیال کیا ہے یا پھر ان تک ان دونوں کا ذکر پہنچا نہیں ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض تو وہ ہیں کہ جو ان کو دو خیال کرتے ہیں اور پہلے کو دوسرے کا چچا قرار دیتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں کہ جو ان کو ایک ہی تصور کرتے ہیں۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی اپنی اسناد کو محمد بن سعد تک پہنچا کر روایت کر کے کہا ہے کہ ہم پہلے عیاض بن زہیر کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ دو ہیں۔ پھر کہا ہے کہ محمد بن سعد نے طبقات الکبری میں ایک اور مقام پر ان دونوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ان کے نام میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو لوگ شام گئے ہیں ان میں عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال فہری بھی ہیں۔ یہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک

تھے۔ یہ ایک نیک انتہائی سخی انسان تھے۔ حضرت ابوعبیدۃ کے ساتھ یہ شام میں رہتے تھے۔ جب ابوعبیدہ کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے عیاض بن غنم کو جو ان کے ساتھ ہی رہتے تھے حاکم مقرر کیا۔ اور یہ بدستور حضرت عمر کی طرف سے حمص کے حاکم رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے شام ہی میں ۲۰ ہجری کو ۶۰ ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابوقاسم نے کہا ہے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔ یہ کلام ابوقاسم کا تھا۔ مگر محمد بن سعد کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں جو یہ ظاہر کرے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کے تذکرہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ شام جا کر رہے تھے جبکہ پہلے عیاض شام گئے ہی نہیں اور ان کی وفات مدینہ میں ہوئی اور وہ بدر میں شریک تھے۔ اور یہ عیاض بدر میں شریک نہ تھے۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر۔ عیاض بن غنم کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

۴۱۵۶۔ حضرت عیاضؓ کندی

حضرت عیاضؓ کندی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے سعید بن سالم بن عیاض کندی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیئے اس کو درہ مارو اگر پھر پیئے تو پھر مارو اور پھر پیئے تو اس کی گردن [1] مارو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۵۷۔ حضرت عیاضؓ بن مرثد غنوی

حضرت عیاضؓ بن مرثد غنوی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم میں ان کا ذکر کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی اور ابواحمد جرجانی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون سا کام ایسا ہے جو مجھے جنت میں داخل کر دے حضرت نے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے کہا نہیں اسی کو آپ نے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگوں کو پانی پلاؤ جب لوگ نہ ہوں تو ان کے گھر میں پانی پہنچا دو اور جب ہوں تو ان کا کام کر دیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے عیاض بن مرثد بن عیاض سے انہوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے سوال کیا۔ اس کو ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ حکم تہدیداً بطور تعزیر کے ہے نہیں ہے۔

۴۱۵۸۔ حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی

حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ ان کو ابن معقل کہتے ہیں۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جس کا نام حازم تھا لے کر گیا آپ نے اس کا نام عبدالرحمٰن رکھا ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ لوگ اس حدیث کو مسند کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عقیل: عین کے فتحہ اور قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۵۹۔ حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی

حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی۔ ان کو رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے دو سو وسق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو جعفر مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۶۰۔ حضرت عیینہؓ بن حصن فرازی

حضرت عیینہؓ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس بن غیلان فزاری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے۔ بعد فتح مکہ کے اسلام لائے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور مسلمان کی حیثیت سے فتح مکہ میں شریک تھے۔ حنین اور طائف میں شریک تھے۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور بد تہذیب اعراب میں سے تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مہذب اور نا تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کئے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تم نے اجازت کیوں نہیں طلب کی انہوں نے کہا کہ میں نے قبیلہ مضر کے کسی شخص سے کبھی اجازت طلب نہیں کی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو مرتد ہو کر طلیحہ اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور اس کی طرف سے لڑتے تھے انہیں لڑائیوں میں یہ قید ہو کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے ان کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اے دشمن خدا تو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے کہ میں تو اللہ پر ایک چشم زن کے لئے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اس کے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابو بکر صدیق نے ان کو رہا کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ بڑے جرار لوگوں میں تھے۔ دس ہزار آدمیوں پر سردار تھے۔ حضرت عثمان نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا ایک روز انہوں نے حضرت عثمان سے سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی جرأت نہ کر سکتے انہوں نے جواب دیا کہ عمر نے ہمیں اس قدر دیا کہ مالدار کر دیا اور ہمیں خوف دلا کر گناہوں سے بچایا۔ ابو وائل کہتے تھے کہ میں نے (ایک روز) عیینہ بن حصن کو عبداللہ بن مسعود سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں برگزیدہ بزرگوں کا بیٹا ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق میں موزوں ہے۔ یہ عیینہ حر بن قیس کے چچا ہیں۔ حر ایک نیک مرد حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے یہاں ان کا تقرب تھا ایک مرتبہ عیینہ نے اپنے انہیں بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص عمر بن خطاب کے پاس کیوں نہیں لے چلتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں لے چلتا کہ آپ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جو شایان نہ ہو انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا الغرض حر ان کو حضرت کے پاس لے گئے تو انہوں نے

کہا اے ابن خطاب تم واللہ انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور بخشش نہیں کرتے یہ سن کر حضرت عمر کو غصہ آیا اور انہوں نے کچھ سزا دینے کا ارادہ کیا حر نے کہا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ اپنی کتاب بزرگ میں فرماتا ہے خذا العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین (حاجت سے زائد مال لو اور نیک کام کا حکم دیتے رہو اور جاہل لوگوں سے اعراض کرو) اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے پس حضرت عمر نے ان کو چھوڑ دیا ان کی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رک جاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۶۱۔ حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی

حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی۔ صحابہ میں سے ہیں غزوۂ موتہ میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے ابن معدان نے ان کو ذکر کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

تمام تعریفیں اس رب العالمین کے لیے جس کی توفیق سے حرف عین سے شروع ہونے والے صحابہ ناموں کا تذکرہ مکمل ہوا۔

حرف الغین

۴۱۶۲۔ حضرت غاضرہؓ بن سمرہ تمیمی

حضرت غاضرہؓ بن سمرہ بن عمرو بن قرط بن جناب تمیمی عنبری، صحابی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۱۶۳۔ حضرت غالبؓ بن ابجر

حضرت غالبؓ بن ابجر، مزنی۔ بعض لوگ ان کو غالب بن دیخ مزنی شاید یہ ان کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن مغفل نے روایت کی ہے اس کو شریک نے منصور سے انہوں نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے غالب بن دیخ سے پالے ہوئے گدھوں کی بابت نبیؐ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ میں نے ان گدھوں کا گوشت تمہارے لئے مکروہ کیا ہے جو بستی کے قریب رہتے ہوں اور شعبہ نے اور مسعر نے ان کا نام غالب بن ابجر بیان کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے عبید بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے غالب بن ابجر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاتا صرف چند گدھے تھے اور رسول اللہؐ نے پالے ہوئے گدھوں کا گوشت حرام کر دیا تھا لہٰذا میں آپ کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا اس طرح کی قحط سالی ہے اور آپ نے گدھے کا گوشت حرام کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کا گوشت کھلا دو میں نے صرف ان گدھوں کا گوشت مکروہ قرار دیا ہے جو بستی کے گرد گھومتے ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن مقرن نے قبیلہ قیس عیلان کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۶۴۔حضرت غالبؓ بن بشر اسدی

حضرت غالبؓ بن بشر اسدی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے طلیحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جب کہ طلیحہ نے بعد نبیؐ کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۴۱۶۵۔حضرت غالبؓ بن عبداللہ کنانی لیثی

حضرت غالبؓ بن عبداللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام غالب بن عبید اللہ لیثی بیان کیا ہے شماران کا اہل حجاز میں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کلبی کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبداللہ بن مسعر لیثی ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے سال میں بھیجا تھا تا کہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دیں نیز ایک مرتبہ ان کو رسول اللہؐ نے ساٹھ سواروں پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ یعمر شداخ کی ہے یہ لوگ مقام قدید میں رہتے تھے اور حضرت نے ان کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو جا کر لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام قدید میں پہنچے تو حارث بن مالک بن برصاء لیثی ان کو ملے سب مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور حارث نے کہا میں تو مسلمان ہو کر آیا ہوں غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اور اگر تمہاری بات غلط ہے تو تم کو گرفتار رکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہیں لیثی ہیں صحیح نہیں اور اور کلبی اور لیثی میں کوئی فرق نہیں ہے کلب بھی قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ میں شریک تھے اور آسان راستہ انہیں نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا مگر فدک پہنچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے ان کو کلبی لیثی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے۔

۴۱۶۶۔حضرت غالبؓ بن فضالہ کنانی

حضرت غالبؓ بن فضالہ، کنانی۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبداللہ کنانی نہیں ہیں تو کوئی اور ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے **ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول** (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو دلائے ان بستیوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے) اس میں قری سے مراد قبیلہ قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عرینہ کی بستیاں ہیں۔ قریظہ اور نضیر تو مدینہ ہی میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل فاصلے پر ہے پس نبیؐ نے ایک لشکر بھیجا جس پر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگوں نے مقامات مذکورہ کو بزور فتح کیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں ہے کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیثی ہوں کیونکہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے غالب بن عبداللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ ان کے والد کا نام فضالہ بیان کیا گیا ہے یہ کاتب کی

غلطی ہوگی یا اس میں اختلاف ہوگا واللہ اعلم۔

۴۱۶۷۔ حضرت غرفہؓ ازدی

حضرت غرفہؓ ازدی۔ ان کا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے ابو صادق نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔ یہی ہیں جن کے لئے نبیؐ نے دعا کی تھی کہ یا اللہ ان کی خرید و فروخت میں برکت فرما۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی کے کاموں کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ایک روز میں حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارے گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی ان کے گرد کھڑے ہو گئے انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ یہ مقام ان لوگوں کی فرودگاہ ہے اور ان کا خون یہاں گرایا جائے گا جن کا کوئی مددگار نہ زمین میں ہوگا نہ آسمان میں سوا اللہ کے پس جب حسین شہید ہوئے تو میں گیا جب میں اس مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ یہ وہی مقام ہے جس کی بابت حضرت علی نے ہم سے کہا تھا کہ پس میں نے توبہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہے وہ کسی حکم کے موافق کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۶۸۔ حضرت غرفہؓ بن حارث کندی

حضرت غرفہؓ بن حارث کندی۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔ صحابی ہیں۔ زمانہ ردت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ ہو کر لڑے تھے۔ ان سے کعب بن علقمہ اور عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو احمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابن مبارک سے انہوں نے حرملہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن حارث ازدی سے انہوں نے غرفہ بن حارث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لئے آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا ابوالحسن کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی بلائے گئے آپ نے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ نے پکڑا پھر دونوں نے مل کر اونٹوں کے مارنا شروع کیا پھر بعد اس کے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا اور حرملہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے غرفہ بن حارث کندی صحابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک نصرانی کو مصر میں سنا کہ وہ نبیؐ کو گالی دے رہا تھا یہ بھی مصر ہی میں رہتے تھے پس انہوں نے اس نصرانی کی ناک پر ایک گھونسہ مارا یہ معاملہ عمرو بن عاص کے سامنے پیش ہوا عمرو بن عاص نے ان سے کہا کہ دیکھو ہم ان لوگوں سے عہد کر چکے ہیں امان دے چکے ہیں غرفہ نے کہا معاذ اللہ ہم ان کو یہ عہد تھوڑے دے چکے ہیں کہ وہ نبیؐ کو برملا برا کہا کریں ہم نے ان کو صرف یہ عہد دیا ہے کہ اپنے کنیسوں میں ان کو اختیار ہے جو چاہیں کہیں (یعنی مسلمانوں کے سامنے کوئی ناشائستہ بات نہ کہیں) اور اپنے احکام پر عمل کریں ہاں اگر ہمارے پاس سے جانا چاہیں تو ہم ان سے تعرض نہ کریں تو عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

غرفہ: غین اور فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۶۹۔ حضرت غرقدہؓ (ابوشبیب)

حضرت غرقدہؓ۔ کنیت ان کی ابوشبیب تھی۔ صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی مگر ابوبکر بن ابی علی نے اپنی سند کے ساتھ زکریا بن عدی سے انہوں نے سلام سے انہوں نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی جرم کرے گا اس کا نتیجہ اسی کو اٹھانا پڑے گا کسی کے جرم کا نتیجہ اس کے باپ یا بیٹے پر نہ پڑے گا۔

۴۱۷۰۔ حضرت غزیہؓ بن حارث انصاری

حضرت غزیہؓ بن حارثا انصاری حارثی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور بعض خزاعی۔ ان سے عباللہ بن رافع مولائے ام سلمہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ بعد مکہ کے ہجرت باقی نہیں اب جہاد اور نیک نیت (کا ثواب) البتہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۱۔ حضرت غزیہؓ بن عمرو انصاری

حضرت غزیہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔ یہ سراقہ بن عمرو والد ضمرہ بن غزیہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۷۲۔ حضرت غسانؓ بن جہیش

حضرت غسانؓ بن جہیش اسدی۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۱۷۳۔ حضرت غسانؓ عبدی

حضرت غسانؓ عبدی، کنیت ابویحییٰ تھی۔ قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دباء ونقیر وحنتم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا (لہذا ہم نے نبیذ کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبیذ انہیں ظروف میں بنتی تھی نبیذ کے ترک کر دینے سے) ہم لوگوں کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہوگئی پس ہم سال آئندہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہوگئی آپ نے فرمایا اور جس ظرف میں چاہو نبیذ بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم میں سے چاہے وہ گنہگار ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۴۔ حضرت غشمیرؓ بن خرشہ

حضرت غشمیرؓ بن خرشہ۔ ابن درید نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غشمیر بن خرشہ قاری تھے انہیں نے عصما بنت مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبیؐ کی ہجو کیا کرتی تھی اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر تھا جیسا کہ اوپر گذر چکا۔

۴۱۷۵۔ حضرت غضیفؓ بن حارث کندی

حضرت غضیفؓ بن حارث کندی۔ بعض لوگ ان کو سکونی اور بعض ازدی کہتے ہیں۔ زنیم ثمالی کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے کنیت ان کی ابو اسماء ہے۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ثمالی ہیں پس یہ ازدی بھی ہوں گے کیونکہ ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ ان کا نام غطیف بیان کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انہوں نے غضیف بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جو باتیں میں بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ بات مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور علاء بن یزید ثمالی نے غضیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے (باغوں میں جا کر ان کی) کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول اللہؐ کے پاس پکڑ لے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو کھجور تم کو گری ہوئی مل جائے اس کو کھا لیا کرو اور درخت پر ڈھیلہ نہ مارا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۶۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث۔ کندی اور بعض لوگ ان کو غضیف بن حارث کندی اور بعض سکونی کہتے ہیں۔ صحابی ہیں شام کے رہنے والے ہیں ان کی بابت اختلاف ہے۔ یونس بن سیف نے کہا ہے کہ ان کا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہے اور لوگوں نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو غطیف کندی کہتے ہیں اور بعض ابو غطیف اور بعض غضیف اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور ان کو پہلے غضیف کے علاوہ بیان کیا ہے۔

۴۱۷۷۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث کندی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عیاض کے والد ہیں ان سے صرف ان کے بیٹے عیاض نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیئے تو اس کو مارو پھر پیئے تو پھر مارو پھر پیئے تو اس کو قتل کر دو۔ ان کا تذکرہ ازدی موصلی نے لکھا ہے مگر اس میں اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ میں اعتراض ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۸۔ حضرت غطیفؓ

حضرت غطیفؓ یا ابو غطیف۔ صحابی ہیں عبداللہ بن ابی فروہ نے مکحول سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے غطیف یا ابو غطیف سے روایت کی ہے وہ نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کسی کی ہجو کرے اس کی زبان کاٹ لو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا نام طائے مہملہ کے ساتھ لکھا ہے مگر علی بن عبدالعزیز اور محمد بن عثمان اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا نام غضیف یا ابو غضیف ضاد کے ساتھ ہے۔

۴۱۷۹۔ حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان

حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبیؐ سے حدیث روایت کی ہے۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر صحیح نہیں ہے یہ تابعی ہیں مکہ کے رہنے والے تھے۔ یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہیں ابن مبارک نے حکم بن ہشام سے انہوں نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو عورت حمل سے ہو اور مر جائے وہ جنت میں داخل ہو گی۔ ان سے سعید بن سائب نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ناحق سوال کریں گے پس جو کچھ وہ مانگیں دے دینا اللہ تعالیٰ تم کو اس کا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہے مگر چونکہ وہ لوگ اس طرح لکھ چکے تھے لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا۔

۴۱۸۰۔ حضرت غنامؓ بن اوس انصاری

حضرت غنامؓ بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ انصاری خزرجی بیاضی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی اور واقدی کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ غنام صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے اور انہوں نے نسب نہیں بیان کیا مگر میرے خیال میں ان کی مراد یہی ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کی حدیث ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے غنام سے روایت کی ہے۔

۴۱۸۱۔ حضرت غنامؓ (ابو عبدالرحمٰن)

حضرت غنامؓ۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھ لے تو گویا اس نے سال بھر روزہ رکھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۲۔ حضرت غنیؓ بن قطیب

حضرت غنیؓ بن قطیب۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۳۔ حضرت غنیمؓ بن قیس

حضرت غنیمؓ بن قیس مازنی۔ ان سے ان کے بیٹے جناح نے روایت کی ہے مگر ان کی کوئی روایت نبی سے صحیح نہیں اور نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انہوں نے ان کی کوئی حدیث بیان کی نہ ابونعیم نے۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کو ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبداللہ مازنی سے انہوں نے جناح بن غنیم بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی وفات کا تذکرہ کر رہا تھا یکایک ایک شخص آیا اور اس نے یہ مصرع پڑھے۔

الالی الویل علی محمد قد کنت قبل موتہ بمقعد

ولست بعدہ و موتہ بمخلد

آگاہ رہو محمدؐ کے غم میں میری حالت خراب ہے۔ ان کی وفات سے پہلے میں چین میں تھا اور ان کے بعد مجھے بھی ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔

اس کو شعبہ نے عاصم سے انہوں نے غنیم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعے یاد ہیں جو انہوں نے نبیؐ کی وفات پر کہے تھے۔

الالی الویل علی محمد قد کنت قبل موتہ بمقعد

ابیت لیل آمنا الی الغد

یہ مصرعہ اوپر گذر چکا ہے صرف آخری مصرعہ میں فرق ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سوتا رہا۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام غنیم بن قیس ہے کنیت ان کی ابوالعنبر ہے مازنی ہیں نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور ابوموسیٰ سے روایت کی ہے۔ ان سے ثابت بن عمارہ اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی نے روایت کی ہے۔

۴۱۸۴۔ حضرت غیلانؓ بن سلمۃ

حضرت غیلانؓ بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن۔ فتح طائف کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں ان کے نکاح میں تھیں انہیں رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار عورتیں منتخب کرلو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اس وقت ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب ان کے ساتھ اسلام لائیں پس نبیؐ نے ان کو حکم دیا کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کرلو۔ قبیلہ

ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس وفد بن کر گئے تھے ایک عجیب خبر ان سے مروی ہے ان سے کسریٰ نے پوچھا کہ تمہیں اپنے لڑکوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے انہوں نے کہا چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے اور غائب سے یہاں تک کہ وہ آجائے کسریٰ نے ان سے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہنے والے ہو جن میں حکمت کا نام نہیں پھر اس نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے انہوں نے کہا گیہوں کی روٹی کسریٰ نے کہا یہ عقل گیہوں کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے دودھ سے اور کھجوروں سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے آخر زمانے میں وفات پائی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۸۵۔ حضرت غیلانؓ بن عمرو

حضرت غیلانؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر ابوالملیح ہزلی کی حدیث میں ہے جو انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول اللہؐ کی بنام نجران اور اس پر ابوسفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۶۔ حضرت غیلانؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت غیلانؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے۔ ابن سکن نے کہا ہے کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جس کو مقام رقہ کے رہنے والوں نے ان سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

حرف الفاء

۴۱۸۷۔ حضرت فاتکؓ (ابوخریم)

حضرت فاتکؓ۔ کنیت ان کی ابوخریم تھی بشرطیکہ صحیح ہو۔ حجاج بن حمزہ نے حسین جعفی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے دکین بن ربیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یسیر بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں ان کو وسعت دی گئی ہو دوسرے یہ کہ صرف دنیا میں ان کو وسعت دی گئی ہو اور آخرت میں ان پر تنگی کی گئی ہو تیسرے وہ کہ دنیا میں ان پر تنگی کی گئی ہو اور آخرت میں ان پر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں بے نصیب ہوں حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابوخریم کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۸۸۔حضرت فاتکؓ بن زید بن واہب عبسی

حضرت فاتکؓ بن زید بن واہب عبسی۔رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے یہ وثیمہ کا قول ہے۔اس کو ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۸۹۔حضرت فاتکؓ بن عمرو خطمی

حضرت فاتکؓ بن عمرو خطمی۔حلیس بن عمرو بن قیس نے بنت فارعہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ خود فارعہ سے انہوں نے اپنے دادا فاتک بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول اللہؐ کو سنائی آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور وہ جھاڑ یہ تھی بسم الله وبالله اعیذک بالله من شرما ذرأ اوبرأ ومن شرما اعتریت واعتراک والله ربي شفاک واعیذک بالله من شرملقح و محیل (اللہ کا نام لے کر اللہ سے پناہ مانگتا ہوں برائی سے ان چیزوں کی جن کو اللہ نے پیدا کیا اور جو کام میں نے کئے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھے میں ہر چیز کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں) یہ حدیث اس حدیث کے مشابہ ہے جس کو فدیک بن عمرو نے روایت کیا ہے جن کا تذکرہ ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

۴۱۹۰۔حضرت فاتکؓ

حضرت فاتکؓ۔ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک چور نبیؐ کے پاس لایا گیا حضرت نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اس کا عزیز مدینہ میں نہ تھا اور زمانہ سخت سردی کا تھا پس ایک شخص اٹھے جن کا نام فاتک تھا انہوں نے ایک خیمہ اس کے لئے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبیؐ جو شب کو باہر نکلے تو آپ نے دیکھا کہ آگ جل رہی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یارسول اللہ وہ شخص جس کا آپ نے ہاتھ کٹوا دیا تھا مسافر تھا فاتک نے اس کے لئے خیمہ ایستادہ کر دیا ہے اور آگ جلا دی ہے نبیؐ نے فرمایا کہ یا اللہ فاتک کو بخش دے جس طرح اس نے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہنچائی۔اس حدیث کو ابواحمد اور طبرانی اور ابن عدی نے عبدان سے انہوں نے زید بن حریش سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر اور ایوب سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۴۱۹۱۔حضرت فاکہؓ بن بشر

حضرت فاکہؓ بن بشر۔ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن ہشام نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔زریق قبیلہ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہے۔یہ فاکہ بدر میں شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۲۔حضرت فاکہؓ بن سعد انصاری

حضرت فاکہؓ بن سعد بن جبیر بن عنان بن عامر بن خطمہ، انصاری اوسی خطمی۔کنیت ان ابوعقبہ تھی یہ عبدالرحمٰن بن سعد بن

فاکہ کے دادا تھے۔ان سے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی نے عبدالرحمٰن بن عقبہ بن فاکہ بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فاکہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے فاکہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنوں میں غسل کا حکم دیا کرتے تھے کلبی نے کہا ہے کہ یہ مہاجر ہیں حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۳۔حضرت فاکہؓ بن سکن انصاری

حضرت فاکہؓ بن سکن بن زید بن خنساء بن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔بدر کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے اور رسول اللہؐ کی حفاظت کیا کرتے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔اور کہا ہے سکن کو سکون اور حرکت دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔

۴۱۹۴۔حضرت فاکہؓ بن عمرو داری

حضرت فاکہؓ بن عمرو داری۔تمیم داری کے چچازاد بھائی ہیں صحابی ہیں بیت جبرین میں جو فلسطین کا ایک شہر ہے رہتے تھے۔جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۹۵۔حضرت فاکہؓ بن نعمان داری

حضرت فاکہؓ بن نعمان داری۔تمیم کے خاندان سے ہیں۔ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ قبیلہ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جن کے لئے رسول اللہؐ نے خیبر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔جعفر نے ان کا تذکرہ پہلے لوگوں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۶۔حضرت فجیعؓ بن عبداللہ بکائی

حضرت فجیعؓ بن عبداللہ بن جندح بن بکاء نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بکائی۔ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہے کوفہ میں رہتے تھے۔عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکائی نے اپنے والد سے انہوں نے فجیع عامری سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لئے حلال ہے آپ نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے ہم نے کہا کہ ایک قدح صبح کو ایک قدح شام کو آپ نے فرمایا سخت بھوک [1] کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبدالملک بن عطاء بکائی نے ایک خط نبیؐ کا ہمیں دیا اور کہا اس کی نقل کر لو اور انہوں نے کہا کہ

---

[1] یعنی جب کہ جان کا خوف ہو۔

ایمن بنت فجیع نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ یہ خط محمد رسول اللہؐ کا فجیع اور ان کے تابعین اہل اسلام کے نام تھا مضمون خط کا یہ تھا کہ جو مسلمان نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ کے لئے نکالتے رہیں اور اللہ کے نبی کی مدد کریں اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو جائیں وہ خدا اور رسول کی امان میں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۷۔ حضرت فدیکؓ ابوبشیر زبیدی

حضرت فدیکؓ۔ کنیت ان کی ابوبشیر تھی۔ زبیدی حجازی ہیں صحابی ہیں اوزاعی نے اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا فدیک نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگا حضرت نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور برائیوں کو چھوڑ دو اور اللہ کی زمین میں جہاں چاہے رہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۸۔ حضرت فدیکؓ بن عمرو

حضرت فدیکؓ بن عمرو۔ حبیب کے والد ہیں دونوں صحابی ہیں۔ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبرانی نے ان کے بیٹے حبیب کے تذکرہ میں ان کا نام فریک لکھا ہے اور بغوی اور ابوالفتح ازدی نے فویک بیان کیا ہے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی ہے کہ ان کے والد انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئے تھے یہ حدیث عدی بن فویک کے نام میں گذر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۹۔ حضرت فراتؓ بن حیان بکری

حضرت فراتؓ بن حیان بن ثعلبہ بن عبدالعزی بن حبیب بن حبہ بن ربیعہ بن سعد بن عجل بن لجیم بن سعد بن علی بن بکر بن وائل ربعی بکری ثم العجلی۔ بنی سہم کے حلیف تھے۔ یہ قبیلہ ربیعہ کے ان چار آدمیوں میں سے تھے جو اسلام لے آئے تھے ان سب کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے جب ایک لشکر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس غرض سے روانہ فرمایا تھا کہ قریش کے قافلہ کو درمیان میں روک کر قتال شروع کر دیں تو اس وقت قریش کے راہ بتانے والے یہی تھے بالآخر مسلمانوں نے اس قافلہ کو شکست دی اور فرات بن حیان کو قید کر کے رسول اللہؐ کے پاس لے آئے آپ نے ان کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ پھر ان سے ان کا ایک انصاری حلیف ملا اس سے انہوں نے کہا میں مسلمان ہوں اس انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرات بن حیان کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں انہیں میں سے فرات بن حیان بھی ہیں پھر آپ نے ان کو رہا کر دیا اور یہ برابر رسول اللہؐ کے ہمراہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی پھر یہ مکہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ ان کی اولاد بھی وہیں تھی۔ جب یہ اسلام لائے تو ان کا اسلام بہت اچھا ہوا اور علم دین انہوں نے حاصل کیا اور نبیؐ کی نظر مبارک میں ان کی عزت بھی خوب تھی یہاں تک کہ آپ نے ان کو یمامہ میں ایک زمین دی تھی جس کی آمدنی چار ہزار تھی۔ ان کو نبیؐ نے ثمامہ بن اثال کے پاس مسیلمہ کے قتل کے لئے بھیجا تھا

فرات بن حیان نے روایت کی ہے کہ نبی نے حنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت فرمایا کہ ایسے لوگوں کی تم کو اقتدا کرنی چاہئے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم مجھ سے محمد بن محبب ابوہام راہبر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن سعید نے ابواسحاق سے انہوں نے حارثہ بن مضرب سے انہوں نے فرات بن حیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ان کے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں فرات بن حیان بھی انہیں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محبب: حاء مہملہ کے فتحہ اور باء موحدہ کی تشدید اور فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر پر دوسری باء ہے۔

۴۲۰۰۔ حضرت فراتؓ نجرانی

حضرت فراتؓ نجرانی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے اس طرح بیان کیا ہے فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن حرب نے زبیدی سے انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے فرات بخرانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دوزخی کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا تم نے ایک بڑی بات پوچھی اس کے بعد پوری حدیث بیان کی یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات بخرانی سے روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں صحیح نام ان کا فرات بن ثعلبہ بہرانی حمصی ہے تابعی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی کو بعض لوگوں نے صحابی لکھا ہے اور بعض نے ان کی حدیث مرسل قرار دی ہے۔ ان سے ضمرہ اور مہاجر فرزندان حبیب نے اور سلیم بن عامر خبائری نے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

۴۲۰۱۔ حضرت فراسؓ بن حابس

حضرت فراسؓ بن حابس۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو قبیلہ بنی عنبر سے خیال کرتا ہوں رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبیدہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ بنی عنبر کی طرف بھیجا وہاں ان لوگوں نے کچھ مردوں کو اور کچھ عورتوں کو قید کر لیا تھا جن کے چھڑانے کے واسطے قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزندان حابس بھی تھے اس کے بعد پورا قصہ بیان کیا ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ فراس اقرع بن حابس کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۲۔ حضرت فراسؓ عم صفیہ

حضرت فراسؓ۔ صفیہ بنت بحرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبیؐ سے ایک پیالہ جس میں انہوں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انہیں دے دیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آتے تھے تو

فرماتے تھے کہ نبیؐ کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اس کو نکالتے تھے پس وہ اس میں آب زم زم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرا لے گیا پھر جو حضرت عمر آئے اور انہوں نے پیالہ مانگا تو ہم نے بیان کیا کہ اس کو کوئی چرا لے گیا حضرت عمر نے فرمایا خدا کے لئے بس اتنا کہہ کر رہ گئے کوئی بد دعا کا کلمہ اس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۳۔ حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی

حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ ایک شخ قبیلہ لیث کے جن کو لوگ فراس بن عمرو کہتے تھے درد سر میں مبتلا ہوئے تو ان کے والد ان کو نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور آپ سے درد سر کی حالت بیان کی پس آپ نے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا دیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان کی کھال پکڑ کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور درد سر جاتا رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۰۴۔ حضرت فراسؓ بن نضر قریشی

حضرت فراسؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ابن عقبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۰۵۔ حضرت فراسیؓ

حضرت فراسیؓ۔ بنی فراس بن مالک بن کنانہ سے ہیں۔ ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے مسلم بن مخشی سے انہوں نے ابن فراسی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں لوگوں سے کچھ مانگ لیا کروں حضرت نے فرمایا نہیں اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۰۶۔ حضرت فرزدقؓ

حضرت فرزدقؓ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا نام لکھا ہے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے صعصعہ ابن معاویہ سے انہوں نے فرزدق سے روایت کی ہے کہ میں نبیؐ کے حضور میں گیا تو آپ نے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرۃ و من یعمل مثقال ذرہ شرا یرہ (جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ

اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا) میں نے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس میں غلطی ہے غالبًا یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہے جو فرزدق کے چچا تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا بیان کیا ہے اس صورت میں معاویہ فرزدق کے دادا ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ فرزدق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہیں ان کے نسب میں معاویہ کا نام کہیں نہیں ہے ہاں اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا یہ واقعہ ہے تو بیشک صحیح ہوتا۔ ابوموسیٰ نے اس غلطی میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے۔ کیونکہ ابن مندہ نے صعصعہ کے ضمن میں یہ لکھا ہے کہ یہ مرزدق کے چچا ہیں اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۰۷۔ حضرت فرقدؓ عجلی

حضرت فرقدؓ عجلی ربعی۔ بعض لوگ ان کو تمیمی عنبری کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ان کی والدہ انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئی تھیں اس وقت ان کے گیسو دراز تھے حضرت نے ان کے اوپر ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا دی یہ ابوعمر کا قول تھا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ فرقد صحابی ہیں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ دہماء بنت سہل بن ملاس بن فرقد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فرقد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان پر پھیرا تھا۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہے۔

۴۲۰۸۔ حضرت فرقدؓ

حضرت فرقدؓ۔ انہوں نے نبیؐ کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ محمد بن سلام نے حسین بن مہران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے فرقد صحابی نبیؐ کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے انہوں نے نبیؐ کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور اس میں کچھ غلطی کی ہے۔

۴۲۰۹۔ حضرت فروہؓ اسلمی

حضرت فروہؓ۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نام ابوتمیم اسلمی کا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بریدہ بن سفیان بن عروہ کے دادا ہیں۔ مسعود انہیں کے غلام تھے جن کو انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ مسعود کے نام میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۰۔ حضرت فروہؓ جہنی

حضرت فروہؓ جہنی شامی صحابی ہیں۔ ان سے بشیر مولیٰ معاویہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گزشتہ مہینہ کو ہمارے لئے اچھا کردے اور اس کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمیں نصیب کر۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس قدر بیان کیا ہے کہ فروہ صحابی ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۴۲۱۱۔ حضرت فروہؓ بن خراش ازدی

حضرت فروہؓ بن خراش ازدی۔ ان سے ابولبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اہل یمن بہت رقیق القلب ہوتے ہیں اور وہ دین الٰہی کے مددگار ہیں اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کے محبوب اور محبّ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۲۔ حضرت فروہؓ بن عامر جذامی

حضرت فروہؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ ان کو فروہ بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نباتہ اور بعض ابن نعامہ جذامی کہتے ہیں۔ نبیؐ کو انہوں نے اپنا ایک سفید خچر ہدیۃً دیا تھا عمان شام میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن عمرو بن نافرہ جذامی نفاثی نے رسول اللہؐ کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی اور ایک سفید خچر ہدیۃً فروہ سلطنت روم کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے ان کا مکان معان میں اور اس کے گردنواح سرزمین شام میں تھا جب اہل روم کو ان کے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگوں نے ان کو بلایا اور گرفتار کر کے قید کر دیا جب تمام لوگ ان کو سولی دینے کے لئے فلسطین میں ایک پانی کے چشمہ پر جس کا نام عفرا تھا جمع ہوئے تو انہوں نے یہ اشعار کہے تھے۔

الا هل اتى سلمى بان حليلها — على ماء عفراء فوق احدى الرواحل

على ناقة لم يضرب الفحل امها — مشذبة اطرافها بالمناجل

کیا سلمیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ اس کا شوہر عفریٰ نامی چشمہ پر ہے ایک نوجوان اونٹنی پر سوار ہے جس کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ زہری کہتے ہیں جب لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے یہ شعر بھی کہا

بلغ سراة المسلمين بانني — سلم لربي اعظمي وبناني

مسلمانوں کے سردار کو خبر پہنچا دے کہ میری ہڈیاں اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطیع فرمان ہیں۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۳۔ حضرت فروہؓ بن عمرو انصاری

حضرت فروہؓ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ، انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے ان کے اور عبداللہ بن مخرمہ عامری کے درمیان مواخات کرا دی تھی۔ ان کی حدیث نبیؐ سے یہ ہے کہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ابوحازم تمار سے انہوں نے بیاضی سے روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں ان کا نام نہیں لکھا ابن وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے ان کا نام اس سبب سے نہیں لکھا کہ یہ ان

لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت عثمان کے قتل میں اعانت کی تھی مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بات کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتی اور یہ کوئی وجہ بھی ذکر نہ کرنے کی نہیں ہوسکتی۔ نبیؐ ان کو اہل مدینہ کے باغوں میں میوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے چنانچہ جب یہ باغ میں جاتے تھے تو خوشوں کا شمار کر لیتے تھے پھر ان میں باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کر کے جو حساب بتلاتے تھے اس میں غلطی نہ ہوتی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۴۔ حضرت فروہؓ بن قیس ابومخارق

حضرت فروہؓ بن قیس۔ کنیت ان کی ابوالمخارق تھی۔ ابوالقاسم بن ابی عبیداللہ نے کتاب العمر میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوامامہ باہلی نے فروہ بن قیس یعنی ابوالمخارق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اس کے نہیں لکھے جاتے بعد اس کے آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ (جب وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہوگیا) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس اسناد سے حجت ثابت نہیں ہوسکتی اور آیت میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہے کہ چالیس برس تک کے گناہ نہیں لکھے جاتے اسی حدیث کو ابوامامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا ہے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں آئے گا۔

۴۲۱۵۔ حضرت فروہؓ بن قیس

حضرت فروہؓ بن قیس۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہیں ہے۔ فضل بن شعیب نے عدی بن عدی کندی سے انہوں نے اپنے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہاں دعویٰ دائر کیا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کی ماں سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ سمجھ دار تھی جب یہ لڑکا بالغ ہوا تو میرا آقا اس پر دعویٰ کر رہا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسی کو ملے گا جس کے نکاح میں وہ لونڈی ہے بعد اس کے کہا کہ اے لوگوں اپنے باپ سے علیحدہ نہ ہو یہ بڑی ناشکری ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

۴۲۱۶۔ حضرت فروہؓ بن مالک اشجعی

حضرت فروہؓ بن مالک اشجعی۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ان کو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہیں۔ فروہ بن نوفل خوارج میں سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اوپر مستورد کے ساتھ انہوں نے حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر ان کے مقابلہ پر بھیجا تھا اور بعض لوگوں نے ان کو فروہ بن معقل اشجعی بیان کیا ہے وہ بھی خوارج میں سے ہیں مگر انہوں نے مقام نہروان میں خوارج سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ پس یہ فروہ اگر

نوفل اشجعی کے بیٹے ہیں تو نہ صحابی ہیں نہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اپنے والد سے اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد بن غیاث یعنی ابو بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ گیا تو مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم کیوں آئے میں نے عرض کیا اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی دعا بتادیں جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا قل یاایھا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام فروہ بن نوفل ہے۔

۴۲۱۷۔ حضرت فروہؓ بن مجالد

حضرت فروہؓ بن مجالد۔ لخمیین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہیں انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر اکثر محدثین ان کی روایت کو مرسل کہتے ہیں۔ ان سے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہے یہ فروہ ابدال میں شمار کئے جاتے تھے مستجاب الدعوۃ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۱۸۔ حضرت فروہؓ بن مسیک

حضرت فروہؓ بن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ فروہ حارث بن سلمہ بن حارث بن ذوید بن مالک بن منبہ بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد کے بیٹے ہیں۔ اصل میں یمن کے رہنے والے ہیں رسول اللہؐ کے حضور میں ۱۰ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو حضرت نے قبیلہ مراد اور زبید اور مذحج پر سردار بنا کر بھیجا تھا۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن مسیک مرادی بادشاہان کندہ سے جدا ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اسلام سے پہلے قبیلہ ہمدان اور مراد کے درمیان میں ایک واقعہ ہو گیا تھا جس میں ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انہوں نے قبیلہ مراد کے لوگوں کو بہت قتل کیا تھا اس دن کا نام عرب میں یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلہ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدع بن مالک تھا اس نے ان لوگوں کو بہت فضیحت کیا اسی کے بارہ میں فروہ نے یہ اشعار کہے تھے۔

فان نغلب فغلابون قدما ۔۔۔ وان نهزم فغير مهزمينا
وما ان طبنا جبن ولكن ۔۔۔ منايانا ودولة آخرينا
كذاك الدهر دولة سجال ۔۔۔ تكر صروفه حينا فحينا

اگر ہم غالب آئیں تو کوئی بات نہیں ہم ہمیشہ سے غالب آتے رہتے ہیں اور اگر مغلوب ہوتے تب بھی ہم بھاگنے والے نہیں ہیں ہم نامرد نہیں ہیں مگر ہماری موت اور دوسرے کا اقبال ہو تو اس میں کیا حرج دنیا کا یہی حال ہے کہ آج اس کے پاس تو کل دوسری کے پاس

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ فروہ جب رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تو انہوں نے یہ شعر کہے۔

لما رایت ملوک کندۃ اعرضوا کالرجل خان الرجل عرق نسائھا

یممت راحلتی اوم محمدا ارجو فواضلھا وحسن سرائھا

جب میں نے بادشاہان کندہ کو دیکھا کہ وہ اعراض کرتے ہیں جس طرح عرق النساء میں ایک پیر دوسری پر سے عراض کرتا ہے تو میں محمد کے پاس قصد کر کے آیا تاکہ ان کے اخلاق حسنہ سے بہرہ مند ہوں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب یہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ اے فروہ کیا تم کو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمہاری قوم کو یوم ردم میں پیش آیا انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جس کی قوم پر ایسا سانحہ گذر جائے جیسا کہ میری قوم پر گذرا اور اس کو ملال نہ ہو حضرت نے فرمایا سنو اس قصہ سے تمہاری قوم کے لئے اسلام میں اور خوبی پیدا ہوگئی۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوسبرہ نخعی نے فروہ بن مسیک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لے کر اپنی قوم کے کافروں سے قتال کروں حضرت نے مجھے اجازت دی جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو آپ نے پوچھا کہ فروہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ تو گئے پس آپ نے آدمی بھیج کر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام لے آئے گا اس کا اسلام قبول کر لینا اور جو انکار کرے اس کے بارے میں چندے توقف کرنا یہاں تک کہ میں تم کو کوئی حکم بھیجوں۔اسی اثناء میں ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ سبا کسی مقام کا نام ہے یا کسی عورت کا نام ہے حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام ہے نہ عورت کا نام ہے وہ ایک مرد تھا جس کے دس لڑکے تھے چھ لڑکے تو یمن چلے آئے تھے اور چار لڑکے شام چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں۔لخم، جذام، غسان، عاملہ اور جو یمن میں چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں ازد، اشعر، حمیر، کندہ، مذحج، انمار۔ایک شخص نے پوچھا کہ انمار کون تھا حضرت نے فرمایا جس کی اولاد میں قبیلہ خثعم اور بجیلہ ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۹۔حضرت فروہؓ بن مسیکۃ

حضرت فروہؓ بن مسیکہ۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے ان کے اور فروہ بن مسیک کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے فروہ بن مسیکہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب تمہارے قبیلہ سے اور قبیلہ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہو گئے تھے آپ نے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے ان کے لئے وہ واقعہ اچھا رہا عسکری نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو مسکین کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ فروہ بن مسیکہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو ابن مندہ نے ان کے تذکرہ میں ذکر

کی ہے۔ اور ابن مندہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ انہیں کو فروہ بن مسیکہ بھی کہتے ہیں باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھنا یہ غلطی ہے۔

۴۲۲۰۔ حضرت فروہؓ بن نعمان

حضرت فروہؓ بن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور احد میں اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۲۱۔ حضرت فروہؓ

حضرت فروہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا صحابی ہیں۔ ان کی حدیث معاویہ بن صالح نے ابوعمرو سے انہوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۲۲۲۔ حضرت فضالہؓ انصاری

حضرت فضالہؓ انصاری ثم الظفری۔ ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہیں۔ ادریس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۳۔ حضرت فضالہؓ بن حارثہ

حضرت فضالہؓ بن حارثہ۔ اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۴۔ حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی

حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی۔ نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۵۔ حضرت فضالہؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت فضالہؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ اہل یمن سے ہیں۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ایک مقام پر یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ شام میں فروکش تھے۔ ابوبکر بن جریر نے ان کو رسول اللہؐ کے غلاموں میں ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات شام میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کا حال اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

۴۲۲۶۔ حضرت فضالہؓ بن عبید انصاری

حضرت فضالہؓ بن عبید بن ناقد بن قیس بن صہیب بن اصرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس

انصاری اوسی عمری۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے ان کا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ بعد اس کے یہ شام چلے گئے اور فتح مصر میں شریک تھے شام ہی میں رہتے تھے۔ حضرت معاویہ جب صفین جانے لگے تو ان کو دمشق کا قاضی بنا گئے تھے اور ان سے کہہ گئے تھے کہ اس سے مقصود تمہیں فائدہ پہنچانا نہیں ہے بلکہ میں تمہارے ذریعہ سے دوزخ سے بچنا چاہتا ہوں۔ پھر ان کو حضرت معاویہ نے سردار لشکر بنا کر روم بھیجا چنانچہ یہ دریا میں لڑے اور کچھ لوگوں کو بھی قید کیا ان سے حنش صنعانی اور عمرو بن مالک جنبی اور عبدالرحمٰن بن جبیر اور ابن محیریز وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابوشجاع یعنی سعید بن یزید سے انہوں نے خالد بن ابی عمران سے انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے غزوہ خیبر میں ایک ہار بارہ اشرفی کو مول لیا اس میں کچھ سونا تھا اور کچھ جواہر میں نے سونا علیحدہ کیا تو اس میں بارہ اشرفی سے زیادہ مال نکلا میں نے نبیؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ جب تک سونا علیحدہ نہ کر لیا جائے ایسی چیزیں نہ بیچی جائیں۔ فضالہ نے ۵۳ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بقول بعض ۶۹ھ میں ان کا جنازہ حضرت معاویہ نے خود اٹھایا اور اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ اے بیٹے آؤ تم بھی اٹھاؤ اب ان کے بعد کسی ایسے شخص کا جنازہ تم نہ اٹھاؤ گے۔ ان کی وفات دمشق میں ہوئی تھی اور وہیں ان کی اولاد تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۲۷۔ حضرت فضالہؓ لیثی

حضرت فضالہؓ لیثی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو فضالہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض فضالہ بن وہب بن بحرہ بن بحیرہ بن مالک بن عامر۔ بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ سے ہیں لیثی ہیں اور بعض لوگ ان کو فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی کہتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن بتوں کے توڑنے کے متعلق یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

لو ما رایت محمد و جنوده — بالفتح یوم تکسر الاصام

لرأیت نور الله اصبح بینا — والشرک یغشی وجهه الاظلام

اگر تم محمد کو اور ان کے لشکر کو دیکھتے فتح مکہ کے دن جب انہوں نے بتوں کو توڑا تو تم دیکھتے نور خدا کو آشکارا اور شرک کو تاریکیوں میں چھپا ہوا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اشعار کسی اور کے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ فضالہ لیثی زہرانی کے لقب سے مشہور ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب بن ابی الاسود سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے کچھ باتیں تعلیم کی تھیں جن میں ایک بات یہ تھی کہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کرو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے ان اوقات میں بہت کام رہتے ہیں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجئے کہ میں کر لیا کروں اور وہ

میرے لئے کافی ہوجایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین [1] کی پابندی رکھو میں نے پوچھا کہ عصرین کیا ہے فرمایا کہ نماز فجر اور نماز عصر یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو زہرانی کہتے ہیں یہ غلط ہے زہرانی تابعی ہیں۔ فضالہ لیثی کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مروی ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ جس کو ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۸۔ حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی

حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی۔ ان کا ان صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ اس کو علی بن عمر نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۲۲۹۔ حضرت فضالہؓ بن ہند اسلمی

حضرت فضالہؓ بن ہند اسلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اسماء بن حارثہ کو ان کی قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو یوم عاشورا کے روزے کا حکم دو ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسمٰعیل اور وہب نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ سے روایت کی ہے یہ ہند اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یحییٰ بن ہند نے اسماء سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۰۔ حضرت فضلؓ بن ظالم

حضرت فضلؓ بن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۱۔ حضرت فضلؓ بن عباس قریشی

حضرت فضلؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد ہے۔ ان کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبیؐ کی بہن تھیں حضرت عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے یہی تھے حضرت عباس کی کنیت انہیں کے نام پر تھی نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جب لوگوں کو ہزیمت ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے۔ نہایت حسین آدمی تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل اور ابراہیم

---

[1] اس حدیث کا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہئے کہ اور نمازیں ان سے معاف کردی گئی تھیں کیونکہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نمازوں میں وقت مستحب کی رعایت نہ ہوسکے تو خیر مگر ان نمازوں میں ضرور اس کی رعایت ہونی چاہئے۔

وغیرہمانے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا ہم برابر تلبیہ کرتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کی۔ یہ فضل بن عباس نبیؐ کے غسل میں شریک تھے حضرت علی کو پانی یہی دیتے تھے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے اور بقول بعض واقعہ اجنادین میں یہ دونوں واقعہ ۱۳ ہجری کے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ یرموک میں جو ۱۵ ہجری کا واقعہ ہے شہید ہوئے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہیں چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی ان کے بعد ابوموسیٰ اشعری کے نکاح میں آئیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۲۔ حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن ہاشمی۔ سری بن یحییٰ نے حرملہ بن اسیر سے جو ان کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے فضل بن عبدالرحمٰن ہاشمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ لڑائی میں رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں سرداروں کا بیٹا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ حافظ ابومسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں شبہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ بنی ہاشم نبیؐ کے زمانہ تک عبدالرحمٰن اور فضل نام کا کوئی شخص سوا فضل بن عباس کے نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۴۲۳۳۔ حضرت فضلؓ بن یحییٰ ازدی

حضرت فضلؓ بن یحییٰ بن قیوم ازدی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شام کے رہنے والے ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ انکی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل نے روایت کی ہے موسیٰ بن سہل نے کہا ہے کہ یہ فضل ازدی ہیں کنیت ان کی ابویحییٰ تھی قیوم کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیوم سے روایت کی ہے یہ وہی شخص ہیں جو ابوراشد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہیں جن کا نام نبیؐ نے عبدالقیوم رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۳۴۔ حضرت فضیلؓ بن عائذ

حضرت فضیلؓ بن عائذ۔ ان کی کنیت ابوالحماس تھی۔ ان کا تذکرہ ان کے بیٹے حماس کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۳۵۔ حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری

حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری۔ خیبر میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے خیبر میں شہید ہوئے لکھا ہے کہ بشر بن براء بن معرور اور فضیل بن نعمان شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے فضیل بن نعمان

انصاری سلمی خیبر میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔محمد بن سعد نے کہا ہے کہ غزوہ خیبر کے شہداء میں اگر چہ نام تو ملتا ہے مگر ان کا نسب نہیں ملتا اور کہا ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ وہم ہے ہوسکتا ہے کہ تذکرہ کرنے والوں مراد طفیل بن نعمان بن خنساء بن سنان ہو۔واللہ اعلم۔ بہر حال ابن اسحاق سے نقل کر کے ان کا ذکر کرنا درست ہے کیونکہ ابن اسحاق نے کتاب المغازی میں ان کو ذکر کیا ہے اور ان سے یونس اور ابن سلمہ وغیر ہما نے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۴۲۳۶۔حضرت فلتانؓ بن عاصم جرمی

حضرت فلتانؓ بن عاصم جرمی۔ بعض لوگ ان کو منقری کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔خلیفہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان میں فلتان بن عاصم جرمی بھی ہیں یہ جرم بن ریان بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں۔ یہ کلیب بن شہاب جرمی کے ماموں ہیں اور عاصم ابن کلیب کے والد ہیں۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔عاصم بن کلیب نے ادپنے والد سے انہوں نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو مسجد میں چلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کو پکارا کہ اے فلاں اس نے عرض کیا کہ لبیک یارسول اللہ پس اس سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو توراۃ پڑھتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انجیل اس نے کہا انجیل بھی پھر آپ نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو میرا تذکرہ تورات وانجیل میں دیکھتا ہے اس نے کہا دیکھئے میں بیان کرتا ہوں کہ بے شک ہمیں تورات میں ایک شخص کی صفت ملتی ہے جو بالکل آپ کے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم میں سے ہوں گے لیکن جب آپ ظاہر ہوئے تو ہم نے توراتؔ والی صفت سے آپ کو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہیں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس نبی کی صفت میں لکھا کہ اس کی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے پیرو بہت کم ہیں اس وقت رسول اللہؐ نے تکبیر پڑھی اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی میں ہی ہوں بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہوگی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۷۔حضرت فنجؓ بن دحرج

حضرت فنجؓ بن دحرج اور بعض لوگ ابن بزج کہتے ہیں۔فارسی و دینباری ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نام فتح بیان کیا ہے تاء کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ باء اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کی حدیث یعلی بن امیہ سے مروی ہے وہ ایک غیر معلوم الاسم صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث درخت نصب کرنے کے ثواب میں ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن قیس صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن وہب نے اپنے والد سے انہوں نے فنج سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں مقام دینبار میں کچھ کام کیا کرتا تھا اور علاج معالجہ کرتا تھا۔یعلی بن امیہ اہل یمن پر حاکم ہو کر آئے اور ان کے ساتھ کچھ اور اصحاب نبیؐ بھی تھے ان میں ایک شخص

میرے پاس آئے جن کی آستین میں کچھ اخروٹ تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اس کی خدمت کرے یہاں تک کہ وہ پھلنے لگے تو اس کا پھل جس کسی کو بھی مل جائے گا اس کا ثواب اسی شخص کو ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۸۔ حضرت فویکؓ

حضرت فویکؓ۔ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان کی آنکھیں بالکل سفید ہوگئی تھیں کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا رسول اللہؐ نے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں سانپ کے انڈوں پر گر پڑا اس کا کچھ اثر آنکھ پر پہنچ گیا اسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول اللہؐ نے ان کی آنکھوں پر کچھ پڑھ کر پھونک دیا تو انکی آنکھوں میں پوری روشنی آگئی یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں یہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے مگر آنکھوں کا رنگ ویسا ہی سفید تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انہوں نے عبدالعزیز بن عمر سے انہوں نے قبیلہ سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنے ماموں حبیب بن فویک سے روایت کی ہے کہ ان کے والد فویک نے ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کا نام فدیک بن عمرو سلامانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا نام دال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے رائے مہملہ کے ساتھ اور بغوی اور ابو الفتح ازدی اور جعفر نے واو کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمٰعیل بن محمد بن فضل اصفہانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۳۹۔ حضرت فہمؓ بن عمرو

حضرت فہمؓ بن عمرو بن قیس عیلان۔ کنیت ان کی ابو ثور فہمی ہے۔ ابو بکر بن علی نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے احاد میں لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس عیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہیں اسی قبیلہ کا ایک شخص تابط شرا کے لقب سے مشہور ہے جس کا نام ثابت بن جابر بن سفیان بن عدی بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہے یہ شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہے حالانکہ اس کے اور فہم کے درمیان میں سات پشتیں ہیں پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہیں۔ ہاں تابط شرا کا ذکر البتہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۴۰۔ حضرت فیروزؓ دیلمی

حضرت فیروزؓ دیلمی۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود عنسی جو یمن میں دعویٰ نبوت کرتا تھا اس کو انہیں نے قتل کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حمیری کہتے ہیں بوجہ اس کے کہ وہ حمیر میں رہتے تھے اہل فارس میں سے تھے مقام صنعا کے رہنے والے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ ان کی حدیث پینے کی چیزوں کے متعلق صحیح ہے جب انہوں نے اسود عنسی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور داذویہ اور قیس بن مکشوح اس بات پر متفق ہوئے چنانچہ فیروز اس کے پاس گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا فیروز نے اسود کو نبیؐ کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اس وقت آپ مرض وفات میں مبتلا تھے حضرت کو اس کے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے لوگوں سے

بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دیلمی نے قتل کر دیا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن عمرو شیبانی سے انہوں نے عبداللہ دیلمی سے انہوں نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اسود کا سر لے کر گیا تھا۔ یہ روایت صرف ضمرہ کی ہے درحقیقت اسود کا سر نبیؐ کے حضور میں نہیں گیا۔ اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل میں ہم نے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن دیلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فیروز دیلمی نے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہیں بتائیے ہمارا رفیق کون ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول انہوں نے عرض کیا تو بس ہمارے لئے کافی ہے۔ نیز ہم سے بہت سے راویوں نے اپنی سند ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے ابووہب جیشانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے ابن فیروز دیلمی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں نبیؐ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۴۱۔ حضرت فیروزؓ ہمدانی

حضرت فیروزؓ ہمدانی، وادعی۔ عمرو بن عبداللہ وادعی کے غلام تھے۔ جاہلیت اور سلام دونوں کا زمانہ پایا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ بن میمون بن فیروز ہمدانی کوفی کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

حرف القاف۔ باب القاف والالف

۴۲۴۲۔ حضرت قاربؓ بن اسود

حضرت قاربؓ بن اسود بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قارب بن عبداللہ بن اسود بن مسعود اور ابن مندہ نے ان کو صرف قارب تمیمی لکھا ہے اور ان سب نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے وقت) سر منڈوانے والوں پر۔ حمیدی نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے وہب بن عبداللہ بن قارب یا مارب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے حمیدی کے علاوہ اور لوگ ان کا نام بغیر شک کے قارب کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے قارب قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھے مشہور و معروف شخص ہیں جب احلاف نبیؐ سے لڑے تو ان کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے قبیلہ ثقیف کی دو شاخیں ہو گئی ہیں بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب فی تہذیب الانساب میں یہ سب حالات بہ تفصیل لکھ چکے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے

تھے ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابوملیح بن عروہ اور قارب بن اسود دونوں نبیؐ کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد آنے سے پہلے جب کہ انہوں نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کر کے اس ارادہ سے آئے تھے کہ اب کبھی کسی بات پر ان سے متفق نہ ہوں گے چنانچہ یہ دونوں اسلام لائے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم جس کو چاہو اپنا دوست بنالو ان دونوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر جب قبیلہ ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو اور مغیرہ کو بت خانہ کے منہدم کرنے کے لئے بھیجا تو ابوملیح بن عروہ بن مسعود نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ میرے والد عروہ پر کچھ قرض ہے اس کو ادا کر دیجئے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہے اس کو بھی ادا کر دیجئے عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا ہے قارب نے کہا یہ تو سچ ہے مگر اس کا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھ ہی سے کیا جاتا ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی بت خانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ قارب بن اسود بن مسعود ثقفی اور حافظ ابوعبداللہ نے قارب کو تمیمی قرار دیا ہے۔ جبکہ یہ ثقفی مشہور ہیں اور ابوعبداللہ کے سوا کسی نے ان کو تمیمی نہیں کہا۔ اگر یہ قارب وہی ہیں تو پھر یہ ابوعبداللہ کی غلطی ہے ورنہ یہ کوئی اور قارب ہونگے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ قارب بن اسود ثعلبہ بن یربوع کے غلام ہیں۔ اور بعض نے ان کو مارب بھی کہا ہے۔ اور عبدان نے کہا ہے کہ اوطاس کے دن قبیلہ احلاف کا جھنڈا انہی کے پاس تھا۔ جب مشرکین کو شکست ہوئی تو جھنڈے ایک درخت کے پاس چھوڑ کر یہ اور اس کے قبیلے کے لوگ بھاگ گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا استدراک بلاوجہ ہے کیونکہ ابوموسیٰ ابن مندہ کی غلطیوں پر گرفت نہیں کرتے بلکہ وہ استدراک صرف وہاں کرتے ہیں جہاں ابن مندہ سے کوئی تذکرہ رہ جائے۔ اور اس میں ابن مندہ کا صرف وہم ہے کہ انہوں نے تمیمی کہا ہے جو کہ یہ ایک مشہور شخص ہیں اور نسب بھی مشہور ہے اور حدیث بھی ایک ہے اور سند بھی ایک ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے تیمی اور ثقفی کو مشتبہ کر دیا ہے۔

۴۲۴۳۔ حضرت قاسمؓ انصاری

حضرت قاسمؓ انصاری۔ ان کا ذکر جابر کی حدیث میں ہے اعمش نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اپنے لڑکے کا نام ابوالقاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اس کو ابوالقاسم کہہ کر نہ پکاریں گے چنانچہ سب لوگ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۴۔ حضرت قاسمؓ مولیٰ ابی بکر الصدیق

حضرت قاسمؓ۔ ابوبکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بغوی اور یحییٰ بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا

ہی لکھا ہے مگر مشہور نام ان کا ابوالقاسم ہے یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انہوں نے ابوالجہم غلام براء سے انہوں نے قاسم غلام ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اس بودار ترکاری لہسن کو کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب (یہ ممانعت بطور کراہت کے ہے۔) نہ آئے تاوقتیکہ اس کی بودفع نہ ہوجائے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۵۔حضرت قاسمؓ بن ربیع

حضرت قاسمؓ بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس۔کنیت ان کی ابوالعاص تھی رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالعاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔زبیر نے کہا ہے کہ یہی نام ان کا صحیح ہے۔۱۲ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ انشاءاللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۶۔حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ)

حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ) معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی کئی لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انہیں کے بطن سے تھے۔بعض علماء کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے جن کا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے تھے قاسم اور عبداللہ۔ابونعیم نے کہا ہے کہ متقدمین میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول اللہؐ کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپ کے پہلوٹھی کے بیٹے تھے انہیں کے نام پر آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ کی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انہیں کی وفات ہوئی تھی۔مجاہد نے بیان کیا ہے کہ قاسم سات دن ہوکر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہے کہ دو برس کے تھے اور قتادہ نے کہا ہے کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں چلتے تھے۔قاسم کا تذکرہ رسول اللہؐ کی اولاد میں بے شک کیا جاتا ہے مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ آپ کی اولاد نرینہ سب آپ کے سامنے ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہے کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہوچکی تھی۔یونس بن بکیر نے ابوعبداللہ جعفی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قاسم فرزند رسول اللہؐ کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اور اونٹ پر سوار ہو لیتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہوگئے۔(یعنی ان کی نسل منقطع ہوگئی) اس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطیناک الکوثر یعنی اے محمد اس مصیبت کے بدلے میں ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا ہے پس تم اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۷۔حضرت قاسمؓ (ابوعبدالرحمٰن)

حضرت قاسمؓ۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔معاویہ کے غلام تھے۔عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے داؤد بن حصین

نے عبدالرحمٰن بن ثابت سے انہوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہے انہوں نے غزوۂ احد میں ایک کافر پر حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تو نے اپنے آپ کو انصاری کیوں نہ کہا حالانکہ تم انصار سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ قاسم حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک ہے جو انصار کی ایک شاخ ہے اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۴۸۔ حضرت قاسمؓ بن مخرمہ قریشی

حضرت قاسمؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف، قریشی مطلبی۔ قیس بن مخرمہ کے بھائی ہیں انہیں اور ان کے بھائی صلت کو رسول اللہؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے سو وسق غلے کے دیئے تھے ان دونوں کی والدہ معمر بن امیہ بن عامر کی بیٹی جو بنی بیاضہ تھیں اور ان دونوں کے بھائی قیس کی والدہ ام ولد تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں قاسم اور صلت کی روایت کوئی نہیں جانتا۔

۴۲۴۹۔ حضرت قاطعؓ بن سارق

حضرت قاطعؓ بن سارق۔ کنیت ان کی ابوصفرہ تھی۔ رسول اللہؐ نے ان کی کنیت ابوصفرہ رکھی تھی۔ ان کی حدیث محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے اباواجداد سے روایت کی ہے کہ ابو صفرہ نبیؐ کی خدمت میں آئے اور وہ اس وقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے جو دو گز ان کے پیچھے لٹک رہا تھا ان کا قد دراز اور حسن و جمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو آپ ان کے جمال سے خوش ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو بن شہاب بن مرہ بن ہلقام بن جلندی بن مستکبر بن جلندی۔ جلندی وہی شخص ہیں جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ وہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان میں سلطنت کئی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تھا تمہارا نام ابوصفرہ رکھتا ہوں اور سارق و ظالم ناموں سے درگزر کرو انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے رسول برحق ہیں۔ میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر میں مجھے خدا نے ایک بیٹی دی ہے۔ جس کا نام صفرہ رکھا ہے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ظالم بن سراق بن صبیح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السما ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب القاف والباء

۴۲۵۰۔ حضرت قباثؓ بن اشیم

حضرت قباثؓ بن اشیم بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہیں اور بعض لوگ ان کو لیثی اور بعض تمیمی کہتے ہیں۔ دمشق میں

رہتے تھے بدر میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا بہت معمر آدمی تھے عبدشمس کا زمانہ انہوں نے پایا تھا اور واقعہ فیل میں سن تمیز کو پہنچ چکے تھے اس ہاتھی کی لید بھی انہوں نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک میں شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے۔ ان سے عبدالملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول اللہؐ انہوں نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہؐ مجھ سے بڑے تھے مگر میں عمر میں آپ سے زیادہ تھا۔ اصبغ بن عبدالعزی نے انس سے انہوں نے ان کے دادا سلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قباث بن اشیم لیثی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب (ﷺ) لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلا رہے ہیں پس قباث حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے قباث بیٹھو تمہیں نے کہا ہے کہ اگر قریش کی عورتیں چاہیں تو محمد اور ان کے اصحاب کو رد کر دیں قباث نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ نہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹوں نے اس کے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانوں نے اس کو سنا یہ بات صرف میرے دل میں آئی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں سب حق ہے۔ ان سے عامر بن زیاد لیثی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث نماز جماعت کی فضیلت میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کنانی کہتے ہیں اور بعض لوگ لیثی کہتے ہیں ان دونوں قولوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ میں نے اہل عرب کو قباث کا لفظ بولتے ہوئے سنا مگر اس کا اشتقاق مجھے معلوم نہیں ابوحاتم سے بھی میں نے پوچھا مگر ان کو بھی معلوم نہ تھا۔ ان کے نام میں قاف ضمہ ہے اور باء موحدہ اور آخر پر ثاء مثلثہ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے مگر قاف کو فتحہ صحیح ہے۔

۴۲۵۱۔ حضرت قبیصہؓ بن اسود طائی

حضرت قبیصہؓ بن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن حبان بن ثعلبہ۔ ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہے۔ قبیلہ طے سے ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۵۲۔ حضرت قبیصہؓ بجلی

حضرت قبیصہؓ بجلی۔ انہوں نے نبیؐ سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہے ہشام دستوائی نے قتادہ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لئے ہیں جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ہلال بن عامر سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا ہے اور ہند بن عمرو نے اس حدیث کو قبیصہ ہلالی سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہشام کی حدیث غلط ہے اور ابونعیم نے کہا

ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے مگر میرے نزدیک ان کا نام قبیصہ بن مخارق ہلالی ہے۔

۴۲۵۳۔ حضرت قبیصہؓ بن براء

حضرت قبیصہؓ بن براء۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ثابت نہیں ہے۔ مجاہد بن جبر نے قبیصہ بن براء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب فلاں سرزمین میں خسف ہوگا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا مجاہد نے کہا ہے کہ میں نے اس سرزمین کو دیکھا ہے وہاں خسف ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر اس حدیث میں نبیؐ کا ذکر نہیں ہے۔

۴۲۵۴۔ حضرت قبیصہؓ بن برمہ

حضرت قبیصہؓ بن برمہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی۔ ان کا نسب ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کے بعض لڑکوں نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ ابو حاتم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن قبیصہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے میرا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا آپ نے پوچھا کہ تمہارے کتنے لڑکے مر چکے ہیں۔ اس نے کہا تین آپ نے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کے لئے مضبوط گٹھرا بنالیا۔ اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیصہ بن برمہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انہوں نے اپنے والد یزید سے انہوں نے ان کے دادا قبیصہ سے روایت کی ہے۔ نیز قبیصہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہوں گے بیان کیا گیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے کیونکہ یہ ابن مسعود اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۵۵۔ حضرت قبیصہؓ بن جابر

حضرت قبیصہؓ بن جابر۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا ان کا شمار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۶۔ حضرت قبیصہؓ بن دمون

حضرت قبیصہؓ بن دمون بن عبید بن مالک بن ہمقل بن سنی بن نعمان بن ذی الم بن صدف صدفی۔ انہوں نے اور ان کے بھائی ہمیل بن دمون نے نبیؐ سے بیعت کی تھی۔ ان دونوں کو رسول اللہؐ نے طائف میں ٹھہرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نسب اس طرح ہے دمون بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صبابہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدف۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۷۔ حضرت قبیصہؓ بن ذؤیب

حضرت قبیصہؓ بن ذؤیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم۔ ان کے والد کے نام میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے یہ

خزاعی کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابواسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال۔ انہوں نے نبیؐ سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر ان کا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے انہیں دعا دی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور ابوالدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے۔ ان سے زہری نے اور رجاء بن حیوۃ اور مکحول وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اس امت کے علماء میں ان کا شمار کیا گیا ہے عبدالملک بن مروان کی انگشتری انہیں کے پاس رہتی تھیں۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص پھوپھی بھتیجی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یک دم نکاح کرے۔ ان کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۸۔ حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ

حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے نصیر بن عبید بن یزید بن قبیصہ بن شبرمہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے شبرمہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی حدیث کے ساتھ قبیصہ بن برمہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ جن کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔ اور ابن مندہ نے قبیصہ بن برمہ کا تذکرہ لکھا ہے مگر اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابوموسیٰ کی یہ عادت رہی ہے کہ باپ یا دادا کے نام میں ذرا اختلاف دیکھا تو ان کو الگ تصور کر کے تذکرہ لکھ دیتے ہیں' اگر ہم ایسے تمام تذکرے لکھنے لگتے تو یہ کتاب بہت طویل ہو جاتی۔ شاید کہ بعض نسخوں میں باء سے پہلے شین کا اضافہ ہو گیا ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۹۔ حضرت قبیصہؓ بن مخارق

حضرت قبیصہؓ بن مخارق بن عبداللہ بن شداد بن ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامری ہلالی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے تھے کنیت ان کی ابوبشر تھی۔ ابوالعباس یعنی محمد بن یزید نے بیان کیا ہے کہ قبیصہ صحابی ہیں۔ ان سے ابوعثمان ہندی اور ابوقلابہ نے اور ان کے بیٹے قطن بن قبیصہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے اور قتیبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ہارون بن رئاب سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرض ہو گیا تھا تو میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تم یہاں رہو صدقہ کا مال آجائے تو ہم تم کو دلا دیں بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال صرف تین آدمیوں

کے لئے حلال ہے ایک وہ کہ جس پر قرض ہو دوسرا وہ کہ جس کا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ میں مبتلا ہو حتی کہ اس کی قوم کے تین آدمی کہہ دیں کہ فلاں شخص فاقہ میں مبتلا ہے بس ان تین کے سوا اور کسی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے ابو قلابہ سے انہوں نے قبیصہ ہلالی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نہایت خوف زدہ ہو کر باہر نکلے آپ کا کپڑا زمین پر لوٹتا جاتا تھا میں اس وقت مدینہ میں آپ کے پاس ہی تھا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے فراغت کی تو گرہن موقوف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب [1] پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ یہ حدیث ان لوگوں کی تائید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ قبیصہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ ہلالی ہیں اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیصہ ہلالی مخارق کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۰۔ حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی

حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ابوالولید طیالسی نے ابو ہاشم صاحب زعفران سے انہوں نے صالح بن عبید سے انہوں نے قبیصہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ لوگ تم پر حاکم ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے ہٹا دیا کریں گے تم نماز انہیں کے ساتھ پڑھنا تمہیں ثواب ملے گا اور ان پر گناہ ہوگا۔ ابو ہاشم کا نام عمار بن عمارہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۱۔ حضرت قبیصہؓ وہب کے والد

حضرت قبیصہؓ۔ وہب کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ عسکری نے صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے حیان بن مخارق سے انہوں نے وہب بن قبیصہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چڑیوں کے ذریعہ سے فال لینا اور کہانت کرنا اور بت پرستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۲۔ حضرت قبیصہؓ

حضرت قبیصہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہلالی ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑھو ظہر کے بعد ہو تو چار رکعت مغرب کے بعد ہو تو تین رکعت

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن معلیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلیل بن مرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فصل نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کے حضور میں آپ کے ماموں کے خاندان کے ایک شخص قبیصہ نامی آئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مرحبا اور فرمایا کہ اے قبیصہ تم اب آئے جب تمہارا سن زیادہ ہوگیا ہڈیاں تمہاری کمزور ہوگئیں اور موت تمہارے قریب آگئی انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اب میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا مگر حاضر ہونے کی قوت مجھ میں نہ تھی میرا سن بہت زیادہ ہوگیا ہے اور ہڈیاں میری پتلی ہوگئی ہیں موت کا وقت قریب ہے اور میں محتاج ہوں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور بہت باتیں نہ بتایئے گا کیونکہ میں بوڑھا ہوں نسیان کا زیادہ غلبہ ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اے قبیصہ کیا کہا پھر تو کہو چنانچہ انہوں نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فرمایا قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہاں تمہارے گرد جس قدر درخت اور پتھر ہیں سب تمہاری گفتگو سے رونے لگے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ صبح کو نماز فجر کے بعد تم یہ دعا چار مرتبہ پڑھ لیا کرو سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار چیزیں دنیا میں دے گا اور چار آخرت میں دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں کہ تم جنون سے اور جذام سے اور برص سے اور فالج سے محفوظ رہو گے اور آخرت کے لئے یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم اھدنی من عندک وافض علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک اس حدیث کو نافع بن عبداللہ یعنی ابو ہرمز نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے قبیصہ بن مخارق رسول اللہؐ کے پاس آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبیصہ اور قبیصہ بن مخارق اور قبیصہ بجلی تینوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والتاء

۴۲۶۳۔ حضرت قتادہؓ اسدی

حضرت قتادہؓ اسدی۔ محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انہوں نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان سے ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ہدیہ کردوں حضرت نے فرمایا اس کو مطلق العنان نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۴۔ حضرت قتادہؓ بن اعود تمیمی

حضرت قتادہؓ بن اعور بن ساعدہ بن عون بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ تمیمی۔ جون بن قتادہ کے والد ہیں۔ بغوی نے ان کا تذکرہ وحدان میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی صحبت سے قبل وفد آنے کے مشرف ہو چکے تھے اور آپ نے ان کو تحریر موضع شبکہ کے لئے جو مقام دہناء میں ہے لکھ دی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی حدیث

نہیں جانتا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۵۔حضرت قتادہؓ انصاری

حضرت قتادہؓ انصاری۔عرفطہ کے بھائی ہیں ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی کے نام میں کیا ہے۔اس کو ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۶۶۔حضرت قتادہؓ بن اوفی

حضرت قتادہؓ بن اوفی اور بعض لوگ ان کو قتادہ بن ابی اوفی کہتے ہیں محمد بن سعد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قتادہ بیٹے ہیں اوفی بن موالہ بن عتبہ بن ملاوس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے تمیمی سعدی اور عبشمی ہیں۔والد ہیں ایاس بن قتادہ کو یہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہے۔ان کے بیٹے ایاس وہی ہیں جنہوں نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دیتیں اپنے ذمہ لے لی تھیں جب کہ قبیلہ تمیم اور ازد میں بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلہ تمیم نے مسعود بن عمر سردار ازد کو قتل کر دیا اس واقعہ میں انہوں نے دس دیتیں ادا کی تھیں۔احنف بن قیس کے بھانجے ہیں یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

فلو اسقیتھم عسلا مصفی ... بماء المزن اوماء الفرات

لقالوا انہ ملح اجاج ... ارادبہ لنا احدی الھنات

اگر میں ان لوگوں کو شہد آب باراں یا آب فرات میں گھول کر پلاؤں تب بھی وہ کہیں گے کہ اس نے ہمیں کھاری پانی پلایا اس سے ہمیں تکلیف پہنچانا مقصود تھا۔

ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۷۔حضرت قتادہؓ بن عیاش

حضرت قتادہؓ بن عیاش۔کنیت ان کی ابوہشام ہے۔جرشی ہیں اور بعض لوگ رہادی کہتے ہیں۔ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مجھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جہاں تم رہو خیر کے ساتھ تم کو رکھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۸۔حضرت قتادہؓ بن قیس صدفی

حضرت قتادہؓ بن قیس بن حبش صدفی۔صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔مصر میں ان کی کچھ زمین لوگوں نے بیان کیا ہے۔یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۶۹۔ حضرت قتادہؓ لیثی

حضرت قتادہؓ لیثی۔ کنیت ان کی ابوعمیر ہے۔ اوزاعی نے عبداللہ بن عمیر لیثی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبیؐ کے صحابی تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید کے دادا عمیر بن قتادہ تھے اور یہ حدیث انہیں کی معلوم ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۷۰۔ حضرت قتادہؓ بن ملحان

حضرت قتادہؓ بن ملحان قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبیؐ نے ان کے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ہمیں یحیٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان روزوں میں سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انہوں نے عبدالملک بن منہال یا ملحان سے روایت کیا ہے مگر صحیح ملحان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۱۔ حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری

حضرت قتادہؓ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری۔ کنیت ان کی ابوعمرو تھی اور بقول بعض ابوعمر بعض ابوعبداللہ کہتے ہیں۔ ابوسعید خدری کے اخیافی بھائی ہیں بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے غزوۂ بدر میں ان کی ایک آنکھ شہید ہوگئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوۂ احد میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خندق میں ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ان کی آنکھ احد میں شہید ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر درست کر دیا تھا اور وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہوگئی تھی۔ ہمیں ابوالربیع یعنی سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد خمیس عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن ارزقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمران نے عبدالرحمٰن بن حارث بن عبید سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد میں شہید ہوگئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اس میں لگا دیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی تھی۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰ بن عبدالحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان غسیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کی آنکھ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئی اور بہہ کر رخسار پر آگئی لوگوں نے چاہا کہ اس کو کاٹ ڈالیں نبیؐ سے اس کو دریافت کیا آپ نے فرمایا نہیں اور ان کو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتھیلی سے ان

کے حدقہ چشم کو دبا دیا اس کے بعد یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کی کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور بہہ کر ان کے رخسار پر آ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر حدقہ کے اندر رکھ دیا پس وہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی۔ اصمعی نے ابو معشر مدنی سے روایت کی ہے کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق عمر بن عبدالعزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد میں سے ایک شخص کو لے گئے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے۔

انا ابن الذی سالت علی الخدعینه فردت بکف المصطفی احسن الرد

فعادت کما کانت لاول امرھا فیا حسن ما عین ویا حسن مارد

میں اس کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ رخسار پر بہہ کر آ گئی تھی پھر مصطفیٰ کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آ گئی جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی۔

عمر بن عبدالعزیز نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

تلک المکارم لا قعبان من لبن شیبا بماء فعادابعد ابوالا

اصلی بزرگیاں یہ ہیں یہ دودھ کے قدح نہیں ہیں جس میں پانی ملا کر پیشاب کے ہم رنگ کر دیا گیا ہو۔

یہ قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی ظفر کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا ابو سلمہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک شب کو نماز عشاء کے لئے تشریف لے گئے اس وقت تاریکی بہت تھی پانی برس رہا تھا اور بجلی کوندر ہی تھی رسول اللہؐ نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں آپ نے پوچھا کہ قتادہ ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہؐ میں نے خیال کیا کہ آج شب کو نماز میں حاضر ہونے والے بہت کم ہوں گے تو میں نے کہا کہ میں آج ضرور حاضر ہوں گا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہو کر جانا چنانچہ آپ نے مجھ کو ایک خمیدہ لکڑی دی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمہارے آگے پیچھے دس دس گز تک روشنی کر دے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن عمرو بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان سے بہت روایتیں نقل کی ہیں۔ ابو قتادہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان سے ابو سعید خدری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن محمد ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات ۲۳ ہجری میں بعمر ۶۵ سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور ابو سعید خدری اور محمد بن مسلمہ ان کی قبر میں اترے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کی دونوں آنکھیں زخمی ہوگئی تھیں اور بہہ کر رخساروں پر آ گئی تھیں رسول اللہؐ نے دونوں آنکھوں کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہیں ہے ان کی صرف ایک آنکھ زخمی ہوئی تھی جیسا کہ

ہم ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۲۔ حضرت قتادہؓ والد یزید

حضرت قتادہؓ۔ یزید کے والد ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو بلال مزنی سے روایت کی ہے کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے جب ان کی وفات ہوئی تو میں ان کے ترکہ کا مالک ہوا ان کے ترکہ میں صرف ایک باغ تھا اس کے بعد میری بہن اسلام لائیں اور انہوں نے میراث میں مجھ سے جھگڑا کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبداللہ بن ارقم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کر چکے کہ جو شخص اسلام لائے اور اس کی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس کو بھی حصہ ملے گا چنانچہ میری بہن بھی اس باغ میں میری شریک ہوگئیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والثاء والدال

۴۲۷۳۔ حضرت قثمؓ بن عباس

حضرت قثمؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ تھیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ میں اسلام لائیں یہ کلبی کا قول ہے۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز میں اور عبیداللہ اور قثم فرزندان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول اللہؐ سواری پر گزرے آپ نے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھ کو آپ نے اپنے آگے بٹھالیا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا حضرت عباس کو عبیداللہ سے زیادہ محبت تھی مگر ان کو حضرت نے نہیں بلایا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ کسی[1] نے قثم سے پوچھا کہ علی کیوں رسول اللہؐ کے وارث ہوئے اور تم لوگ کیوں وارث نہ ہوئے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سوال کرنے والے عبدالرحمٰن ابن خالد تھے انہوں نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں جس قدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا قثم نے وہ جواب دیا تھا جو اوپر مذکور ہوا۔

یہ قثم وہ شخص ہیں کہ سب سے آخر میں ان کو رسول اللہؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپؐ کی قبر اقدس میں جو لوگ اترے تھے ان میں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اس کو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہے ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے

---

[1] یہ روایت صحیح نہیں ہے اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیاء کا وارث نہیں ہوتا بلکہ ان کے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وارث ہوتی ہے اور اگر وراثت سے وراثت مال دنیا مراد ہو تو وہ انبیاء کے لئے قطعاً مفقود ہے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں تصحیف ہوگئی ہے اصل لفظ قرب تھا جس کو راوی نے وارث سمجھا جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہے کہ سوال تقرب سے تھا نہ وراثت سے واللہ اعلم۔

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ عمرہ کر رہا تھا جب حضرت علی اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے ابوالحسن ہم آپ سے ایک بات پوچھنے آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ وہ بات ہم سے بیان کر دیں حضرت علی نے کہا شاید تم سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہے۔ جب حضرت علی خلیفہ ہوئے تو انہوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہدہ پر رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہے اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ ان کو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ قثم رسول اللہؐ کے ہم شکل تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب ان کے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے انہوں نے **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھا اور راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سوار پر یہ پڑھتے ہوئے سوار ہو گئے **واستعینوا بالصبر و الصلوۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین**. قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۴۔ حضرت قدامہؓ بن حنظلہ

حضرت قدامہؓ بن حنظلہ ثقفی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے غضیف بن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد تشریف لے جاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۵۔ حضرت قدامہؓ بن عبداللہ عامری

حضرت قدامہؓ بن عبداللہ بن عمار بن معاویہ۔ بنی نفیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی قدیم الاسلام ہیں مکہ میں رہتے تھے انہوں نے ہجرت نہیں کی حجۃ الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام بدو جو بلاد نجد سے ہے مقیم تھے۔ ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے ایمن بن نابل سے انہوں نے قدامہ بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ جھڑکا نہ یہ کہا کہ ہٹ جاؤ عزرب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انہوں نے قدامہ کلابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو شب عرفہ میں دیکھا آپ حبرہ (نامی مقام) کا بنا ہوا لباس پہنے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۶۔ حضرت قدامہؓ بن مالک

حضرت قدامہؓ بن مالک بن خارجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشیرہ کے خاندان سے ہیں۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر میں جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۷۔ حضرت قدامہؓ مظعون

حضرت قدامہؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ کنیت ان کی ابو عمرو تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمر۔ عثمان بن مظعون کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبداللہ فرزندان حضرت عمر کے ماموں تھے اور صفیہ بنت خطاب ان کے نکاح میں تھیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں حبش کی طرف اپنے بھائیوں عثمان اور عبداللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میرے ماموں عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اسی وصیت کے موافق قدامہ نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے مال کا لالچ دلا کر اپنی طرف راغب کر لیا اور لڑکی بھی راضی ہو گئی یہ خبر رسول اللہؐ کو ملی آپ نے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یارسول اللہؐ وہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میں نے اس کے لئے اچھی جگہ تجویز کی ہے آپ نے فرمایا اس کو اس کی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود اپنے نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہیں پھر آپ نے مجھ سے علیحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہاں سے جارود عبدی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یاامیر المومنین قدامہ نے شراب پی اور نشہ میں مست ہو گئے میں نے چونکہ دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہے لہٰذا میرے اوپر حق تھا کہ میں آپ کو اس کی اطلاع دوں حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تمہارے ساتھ ہے جارود نے کہا ابو ہریرہ حضرت عمر نے ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا کہ تم کیا گواہی دیتے ہو حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں نے شراب پیتے نہیں دیکھا ہاں یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت میں وہ قے کر رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا تم نے صاف شہادت نہ دی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آئے جارود نے پھر حضرت عمر سے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا جارود نے کہا کہ اے عمر خدا کی قسم یہ انصاف نہیں ہے کہ تمہارے چچا کا بیٹا شراب پیے اور سزا مجھ کو دو حضرت ابو ہریرہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھئے جو قدامہ کی بیوی ہے حضرت عمر نے اس کو بلوا بھیجا اور اس سے پوچھا اس نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی حضرت عمر نے قدامہ سے کہا کہ اب میں تم پر حد جاری کروں گا قدامہ نے کہا بالفرض اگر میں پیتا بھی تو جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں تب بھی آپ لوگوں کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار نہ تھا حضرت عمر نے پوچھا کیوں قدامہ نے کہا دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا الصالحات حضرت عمر نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقویٰ کرتے تو اللہ کی حرام کی ہوئی چیز سے پرہیز

رکھتے بعد اس کے حضرت عمر نے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامہ پر حد جاری کرنے کی بابت کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہماری رائے نہیں ہے کہ جب تک وہ مریض ہیں آپ ان کو سزا دیں حضرت عمر[1] نے فرمایا کہ میرے نزدیک ان کا دروں کے نیچے خدا سے ملنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ان کی حد میری گردن پر رہ جائے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اس کے بعد حکم دیا کہ قدامہ پر حد جاری کرو اس واقعہ سے قدامہ کو حضرت عمر سے رنج ہو گیا اور انہوں نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج میں قدامہ بھی حضرت عمر کے ساتھ تھے مگر حضرت عمر سے بولتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیا میں حضرت عمر نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوئے فرمایا کہ قدامہ کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنے والا خواب میں میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ قدامہ سے صلح کر لو وہ تمہارا بھائی ہے لہٰذا جلد ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ ان کے پاس گئے انہوں نے انکار کیا حضرت عمر نے حکم دیا کہ ان کو گھسیٹتے ہوئے لاؤ پھر حضرت عمر نے ان سے معافی مانگی۔ اس وقت سے دونوں میں صلح ہو گئی ابن جریج نے ایوب سختیانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر میں سے کوئی شخص قدامہ بن مظعون کے سوا شراب پینے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوا۔ قدامہ کی وفات ۳۶ ہجری میں بعمر ۶۸ سال ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ کہ رسول اللہؐ نے نعمان کو بھی شراب پینے کے جرم میں سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب بدر میں سے ہیں لہٰذا ایوب کا قول بے دلیل ہے واللہ اعلم۔

۴۲۷۸۔ حضرت قدامہؓ بن ملحان

حضرت قدامہؓ بن ملحان جمحی۔ عبدالملک کے والد ہیں۔ ابو مسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن رجاء سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگوں اللہ نے تم سے جاہلیت کی رسمیں اور نسبی تفاخر کی عادتیں دور کر دیں ہیں الخ۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالملک بن قدامہ بن ملحان نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ ہم کو شب ماہ کی تین راتوں یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ جمحی ہیں اور انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن ملحان کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیسی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] بعض تباہ کاروں نے حضرت فاروق اعظم پر یہ طعن بھی قائم کیا ہے کہ قدامہ پر حد جاری کرنے میں انہوں نے بہت حیل حجت کی بوجہ اس کے کہ وہ ان کے عزیز تھے مگر وہ آنکھیں کھول کر اس واقعہ کو دیکھیں۔ ثبوت سے پہلے بیشک انہوں نے حیل حجت کی تھی مگر ثبوت کے بعد تو انہوں نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرض سے وہ فراغت پا لیں۔ فاروق اعظم اور اجرائے حدود الٰہی میں سستی معاذ اللہ معاذ اللہ۔

۴۲۷۹۔ حضرت قدامہؓ

حضرت قدامہؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ تفرد کر کے بیان کیا ہے اور انہوں نے عرزب بن ابراہیم ثقفی سے انہوں نے حمید بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ حبرہ کا حلہ پہنے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قدامہ بیٹے ہیں عبداللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اسی حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھ سے میرے چچا قدامہ بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا۔ پس نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ حافظ ابو موسیٰ کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہ ہوئی۔ ابن شاہین نے صرف اس قدر کیا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان کیا مگر یہ اور کوئی نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

۴۲۸۰۔ حضرت قددؓ بن عمار سلمی

حضرت قددؓ بن عمار سلمی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول اللہؐ کی خدمت میں فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایک ہزار۔ لوگوں نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لئے آئے ہیں پھر رسول اللہؐ نے ان میں سے ایک لڑکے کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق الایمان خوشرو لڑکا کہاں ہے لوگوں نے کہا آپ قدد بن عمار کو پوچھتے ہیں اس کا انتقال ہو گیا رسول اللہؐ نے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی قدد اس سے پہلے نبیؐ کے حضور میں آ چکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے عہد کیا تھا کہ میں بنی سلیم کے ہزار آدمیوں کو لے کر آؤں گا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہوں نے حضرت کے حالات بیان کیے اور نوسو آدمی لے کر وہاں سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ میں چھوڑ دیئے ان کو لے کر آ رہے تھے کہ اثنائے راہ موت آ گئی پس انہوں نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیوں کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور ان کو تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور اخنس میں یزید کو اور ان کو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور ان کو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ وہ لڑکا کہاں ہے ان کی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ قبیلہ میں رہ گئے ہیں حضرت نے حکم دیا کہ ان کو بھی بلا بھیجو چنانچہ وہ لوگ آئے اور ان پر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جن کی شان میں عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہے۔

القائد المائة التی وفی بها — تسع المئین فتم الفا اقرعا

وہ سردار جو سو آدمیوں کو لئے آ رہا تھا نوسو کی تعداد سے پوری ہو کر ہزار ہو گئی۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۱۔ حضرت قدادؓ بن حدرجان

حضرت قدادؓ بن حدرجان بن مالک یمانی۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی جزء بن حدرجان کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

باب القاف والراء

۴۲۸۲۔ حضرت قردہؓ بن نفاثہ سلولی

حضرت قردہؓ بن نفاثہ بن عمرو بن ثوابہ بن عبداللہ بن تمیمہ سلولی۔ مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں۔ مرہ بھائی ہیں عامر بن صعصعہ کے مرہ کی اولاد ان کی ماں سلول بنت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہے یہ قردہ شاعر تھے اور ان کی بڑی عمر تھی بنی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں آئے تھے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لا چکے تھے اس وقت انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

بان الشباب فلم احفل به بالا | واقبل الشيب والاسلام اقبالا
وقدار وى نديمى من مشعشعة | وقد اقلب اور اكاوا كفالا
فالحمدلله اذ لم ياتنى اجلى | حتى اكتسيت من الاسلام سربالا

جوانی رخصت ہوگئی مگر کچھ پرواہ نہیں ہوئی۔ بڑھاپا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔ میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ میں سیراب ہوگئے اور ان کے سرین وشانے بھی گل گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ میں نے اسلام سے کچھ حاصل کرلیا۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ آخری شعر لبید کا ہے اسلام کے بعد اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا یہ ابوعبیدہ کا بیان ہے نیز قردہ کے اشعار یہ بھی ہیں۔

اصبحت شيخا ارى الشخصين اربعة | والشخص شخصين لما مسى الكبر
لا اسمع الصوت حتى استديرله | وحال بالسمع دونى المنظر العسر
وكنت امشى على الساقين معتدلا | فصرت امشى على ما تنبت الشجر
اذا اقوم عجنت الارض متكئا | على البراجم حتى يذهب النفر

ترجمہ میں بوڑھا ہوگیا دو آدمی چار دکھائی دیتے ہیں اور ایک شخص دو معلوم ہوتے ہیں یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ اب میں آواز نہیں سن سکتا یہاں تک کہ اس کی طرف میرے اور سماعت کے درمیان میں کوئی سخت چیز حائل ہو جاتی۔ میں اپنے پیروں کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کی طرح جھک کر چلتا ہوں۔ جب میں کھڑا ہوں تو زمین کو گوندھ ڈالتا ہوں اپنے پیروں سے یہاں تک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوالفتح ازدی اور ابن شاہین نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا فروہ ہے جو پہلے گزر چکا۔

۴۲۸۳۔ حضرت قرطؓ بن جریر ازدی

حضرت قرطؓ بن جریر ازدی۔ جریر بن عبدالحمید ازدی کے دادا ہیں۔ محمد بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد عبداللہ بن قرط سے انہوں نے ان کے دادا قرط بن جریر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ میری امت کو صبح کے وقت میں برکت دے نیز اسی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ بندوں کا شکریہ بھی نہیں ادا کرتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۴۔ حضرت قرطؓ بن ربیعہ

حضرت قرطؓ بن ربیعہ۔ قاضی ابواحمد بن عسال نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا حلیہ شریف مجھ سے بیان کیجئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے ان کو حضر موت میں کچھ زمین دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۵۔ حضرت قرظہؓ بن کعب

حضرت قرظہؓ بن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ، انصاری خزرجی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ (ان کا نسب اس طرح ہے) قرظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی والدہ جندبہ بنت ثابت بن سنان تھیں اور ان کے اخیافی بھائی عبداللہ بن ایاس تھے۔ یہ قرظہ غزوہ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہ انصار کے ان دس آدمیوں میں سے تھے جن کو حضرت عمر نے عمار بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔ بہت بزرگ آدمی تھے انہوں نے ۲۳ ہجری میں بعہد خلافت حضرت عمر رے کو فتح کیا تھا اور حضرت علی نے ان کو کوفہ کا حاکم بنایا جب کہ وہ جنگ جمل کے لئے جانے لگے اور جب صفین کے لئے جانے لگے تو ان کو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابومسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنایا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابواسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے روایت کر کے کہا میں ابومسعود بدری اور قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت میں گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح میں آئے ہوئے تھے اور وہاں کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا آپ لوگ اصحاب نبی ہو کر سنتے ہیں ان لوگوں نے کہا نکاح میں گانے کی اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ قرظہ حضرت علی کے ساتھ ان کی لڑائیوں میں شریک رہے اور ان کی خلافت میں اپنے گھر میں بمقام کوفہ وفات پائی حضرت علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ خلافت میں جب کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان کی وفات ہوئی مگر پہلا صحیح ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جن پر اہل کوفہ روئے یہ علی بن ربیعہ کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۶۔ حضرت قرہؓ بن ایاس

حضرت قرہؓ بن ایاس بن ہلال بن ریاب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بن ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزنی۔ یہ دادا ہیں ایاس بن معاویہ بن قرہ کے جو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے۔ یہ قرہ بصرہ میں رہتے تھے شعبہ نے ابوایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اس وقت وہ کم سن بچہ تھے تو حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ صحابی تھے انہوں نے کہا نہیں وہ رسول اللہؐ کے عہد میں بچے تھے ہم سے ابراہیم وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر بیان کر کے کہا کہ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس وقت اہل شام میں خرابی آ جائے اس وقت تم میں خیریت رہے گی میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ فتح یاب رہے گا جو شخص ان کی مخالفت کرے گا ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا قیامت تک یہی کیفیت رہے گی۔ ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے مہر نبوت دکھا دیجئے آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت پر ہاتھ پھیرا اور اس کو دیکھا تو وہ آپ کے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپ کے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لئے دعا مانگ رہے تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان قرہ کو ازارقہ نے قتل کیا تھا واقعہ اس کا اس طرح ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبیس بن کریز قریشی عبشمی حضرت معاویہ کے زمانہ میں قریب بیس ہزار فوج لے کر ازارقہ کی لڑائی کے لئے نکلے ان کے ساتھ ان کے بھائی مسلم بن عبیس بھی تھے اور یہ دونوں عبداللہ بن عامر بن کریز کے چچازاد بھائی تھے اسی لشکر میں قرہ بن ایاس مزنی اور ان کے بیٹے معاویہ بھی تھے قرہ اس لڑائی میں شہید ہوئے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۷۔ حضرت قرہؓ بن حصین

حضرت قرہؓ بن حصین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیعہ بن عبس بن بغیض عبسی۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور قیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور غبراء کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا اور قرہ کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۸۸۔ حضرت قرہؓ بن دعموص

حضرت قرہؓ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریع بن حارث بن نمیر نمیری۔ بنی نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ بصری ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ہمراہ جن میں قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے تھے جریر

بن حازم کہتے تھے میں نے ایوب کی مجلس میں ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے ہوئے تھا جب اس نے لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ مجھ سے میرے آقا قرہ بن دعموص کہتے تھے کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دیکھا کہ نبیؐ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں میں نے بہت چاہا کہ آپ کے قریب بیٹھوں مگر آپ تک نہ پہنچ سکا پس میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اس غلام نمیری کے لئے استغفار کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ بخش دے اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ضحاک بن قیس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ہمارے یہاں بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

قریع: قاف کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۴۲۸۹۔ حضرت قرہؓ بن عقبہ

حضرت قرہؓ بن عقبہ بن قرہ، انصاری اشہلی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے اور وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۰۔ حضرت قرہؓ بن ہبیرۃ

حضرت قرہؓ بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ وفد کے سرداروں میں سے تھے۔ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ابوسعید سے جو ساحل کے رہنے والے ایک شیخ تھے انہوں نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے کچھ مذکر خدا اور کچھ مونث خدا تھے الی آخر الحدیث۔ ہمیں ابوالقاسم بن علی بن عسا کر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن صالح اور یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ نے ان کو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے ان کو پکارا چنانچہ یہ آپ کے قریب گئے آپ نے پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تم نے مجھ سے کیا کہا تھا انہوں نے عرض کیا میں نے یہ کہا تھا کہ [1] اللہ کے سوا کچھ خدا ہمارے مذکر تھے کچھ مونث تھے ہم ان کو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے اور ہم ان سے سوال کرتے تھے مگر وہ سوال پورا نہ کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم ان کو چھوڑ کر آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت قبول کی یہ کہہ کر جب یہ چلے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل دی گئی ہے وہ کامیاب ہوگا پھر جب رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحرین بھیجا تو یہ قرہ بھی ان کے ساتھ تھے اور ان کو رسول اللہؐ نے اپنے استعمال کئے ہوئے دو کپڑے عنایت کئے تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قرہ صتمہ قشیری شاعر کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] کفار عرب اللہ کو بھی مانتے تھے اور اس کے سوا اور بھی بہت سے خدا انہوں نے بنا رکھے تھے۔

۴۲۹۱۔ حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ

حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ۔ امرء القیس بن زید مناہ بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے آئے تھے جب یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے اور آپ نے ابو رمثہ کو اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا لڑکا ہے انہوں نے کہا ہاں آپ گواہ رہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو نہ اس کے کسی قصور کا اثر تم تک پہنچ سکتا ہے نہ تمہارے کسی قصور کا اثر اس تک اس کے بعد آپ نے قریط کو بلایا اور ان کو اپنے زانو پر بٹھالیا اور ان کو برکت کی دعا دی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ قریط لاہز بن قریط کے والد ہیں ان سرداروں میں سے ایک شخص ہیں جو ابو مسلم کے ساتھ تھے اور ابو رمثہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر ہاں اکثر روایات میں ان کے بیٹے کا نام نہیں مذکور ہوا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والزاء والسین والشین

۴۲۹۲۔ حضرت قزعہؓ بن کعب

حضرت قزعہؓ بن کعب۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۳۔ حضرت قسؓ بن ساعدہ

حضرت قسؓ بن ساعدہ، ایادی۔ یہ ایک مشہور شخص ہیں۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کی حدیث بھی روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا نبیؐ کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۴۔ حضرت قسامہؓ بن حنظلۃ

حضرت قسامہؓ بن حنظلہ طائی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث میں ان کا تذکرہ ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۵۔ حضرت قسامہؓ بن زہیر

حضرت قسامہؓ بن زہیر۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ یزید رقاشی نے موسیٰ بن سیار سے انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل (کی مغفرت) سے انکار کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسامہ اکثر ابو موسیٰ (اشعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۲۹۶۔ حضرتؓ قشیر (ابواسرائیل)

حضرت قشیرؓ۔ کنیت ان کی ابواسرائیل تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے آفتاب میں کھڑے ہونے کی اور کلام کرنے [1] کی نذر کی تھی۔ بغوی نے ان کا نام قشیر بیان کیا ہے اور انہوں نے اسی طرح کریب سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوسرائیل یعنی قشیر نے یہ نذر کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب القاف والصاد والضاد

۴۲۹۷۔ حضرت قصیؓ بن ظالم

حضرت قصیؓ بن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخشب بن جریر بن لبید بن سنبس طائی سنبسی۔ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۹۸۔ حضرت قصیؓ بن عمرو

حضرت قصیؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر علاء بن حضرمی کی کتاب میں ہے اوپر ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ جعفر نے ان کا نام قصی بن ابی عمرو حمیری بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۹۔ حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی

حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی۔ جعفر نے کہا ہے کہ ان کا ذکر ایک حدیث میں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اوزاعی نے ابن سراقہ سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ میں نے ان لوگوں کی جان اور مال اور عبادت خانوں کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر میں یہ عبارت تھی گواہ شد ابوعبیدہ بن جراح وشرحبیل بن حسنہ وقضاعی بن عامر یہ تحریر ۱۳ ہجری کی لکھی ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کلام ہے کیونکہ تاریخ کا رواج حضرت ابوبکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ میں نہ تھا بعد اس کے ہوا ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۰۔ حضرت قضاعیؓ بن عمرو

حضرت قضاعیؓ بن عمرو۔ رسول اللہؐ کی طرف سے بنی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہے ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] یہ نذر زمانے جاہلیت کی ہے اسلام میں ایسی نذر جائز نہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والطاء والعین

۴۳۰۱۔ حضرت قطبہؓ بن جزی

حضرت قطبہؓ بن جزی۔ اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالحوصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحویصلہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی۔ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ ان کی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے اپنے لئے اور اپنی بیٹی حویصہ کے لئے مضبوط اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قطبہ بن قتادہ کے علاوہ ہیں باقی ان دونوں نے صرف قطبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن حریز کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ایک ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوعمر نے قطبہ بن قتادہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ خالد نے ان کو بصرہ کا حاکم اپنی جگہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے اور یہاں انہوں نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے ایلہ کو انہوں نے فتح کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے۔ بخاری نے بھی ان کو قطبہ بن قتادہ لکھا ہے اور امیر ابونصر نے قطبہ بن جریر ابوالحوصلہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ابوالحویصہ کہتے ہیں صحابی ہیں نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۳۰۲۔ حضرت قطبہؓ بن عامر

حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوزید ہے بیعت عقبہ اولی وثانیہ میں شریک تھے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے بدر اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلمہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ غزوۂ احد میں ان کے جسم پر نو زخم لگے تھے غزوۂ بدر میں انہوں نے ایک پتھر دونوں صفوں کے درمیان میں ڈال دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائے گا تو میں بھی بھاگ جاؤں گا ورنہ نہیں۔ ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ایک دن بحالت احرام ایک باغ میں تشریف لے گئے قطبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ میں سے تھے آپ کو دیکھ لیا تو وہ آپ کے پیچھے ہولئے آپ نے جوان کو دیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوئے ہو تم یہاں کیسے آئے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں آپ کی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہوں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی لیس البربان تاتوا البیوت من ظھورھا قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۳۔ حضرت قطبہؓ بن عبد عمرو

حضرت قطبہؓ بن عبدعمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار، انصاری خزرجی ثم من بنی دینار، غزوہ

بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۰۴۔حضرت قطبہؓ بن قتادہ

حضرت قطبہؓ بن قتادہ سدوسی اور بعض لوگ ان کو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہیں۔ بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے ہیں اور عمران بن جدیر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قطبہ بن قتادہ بن حریز۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ یہی ہیں جن کو خالد بن ولید نے ۱۲ ہجری میں بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔ قطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ان سے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی حویصلہ کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دے کر ہم لوگوں کی طرف بھیجا تھا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس خالد نے ہمیں چھوڑ دیا۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے مقام ایلہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزوان تھے۔قطبہ سرزمین بصرہ میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ عتبہ بن غزوان وہاں پہنچے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۵۔حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری

حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری۔غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوۂ موتہ مسلمانوں کے میمنہ کے سردار تھے جب انہوں نے مالک بن رافلہ پر جو مستعربہ کا سردار تھا حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے۔

طعنت ابن رافلہ الرائشی — بر مح مضی فیہ ثم انحطم
ضربت علی جیدہ ضربۃ — فمال کما مال غصن السلم
وسقنا نساء بنی عمہ — غداۃ رقوقین سوق النعم

میں نے ابن رافلہ کو جو شاہان یمن کے خاندان سے تھا ایک نیزہ مارا وہ نیزہ اس کے جسم میں گھس کر ٹوٹ گیا۔ میں نے اس کی گردن پر ایک ضرب دے ماری اور وہ اس طرح جھک گیا جیسے سلمہ کی شاخ جھک جاتی ہے اور ہم اس کے خاندان کی عورتوں کو اس کے دفن کے دوسرے ہی دن بکریوں کی طرح ہانک لائے۔

یہ قطبہ عذری ہیں اور جوان سے پہلے ہیں وہ سدوسی ہیں اگر انہیں کو کسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونوں ایک ہیں ورنہ دو واللہ اعلم۔

۴۳۰۶۔حضرت قطبہؓ بن مالک

حضرت قطبہؓ بن مالک، ثعلبی۔ اور بعض لوگ تغلبی کہتے ہیں اور صحیح بھی ثعلبی ہیں۔قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہیں اور بعض لوگ ان کو ذبیانی کہتے ہیں اہل کوفہ سے ہیں۔ زیاد بن علاقہ کے چچا ہیں اور ابن عقدہ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ قبیلہ بنی

ثعل سے ہیں مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمیں ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو نماز فجر کی پہلی رکعت میں والنخل باسقات لھا طلع نضید پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۷۔ حضرت قطنؓ بن حارثہ

حضرت قطنؓ بن حارثہ، کلبی، علیمی۔ بنی علیم بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی تھی تا کہ پانی برسے یہ ایک بہت بڑی حدیث ہے جس کے الفاظ بہت نادر ہیں اس کو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کی ایک دوسری روایت بھی ہے جس کو ہشام بن کلبی نے اپنے والد سے وہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلب اور ان کے حلفاء کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۰۸۔ حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد

حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد اسلمی۔ اور بعض لوگ ان کو قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں۔ عبداللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جفاکشی اور محنت کی عادت ڈالو جوتی پہنو اور برہنہ پا بھی چلو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے قعقاع کے صحابی ہونے کو ضعیف کہا ہے کیونکہ ان کی حدیث بسند عبداللہ بن سعید عن ابیہ مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۹۔ حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی۔ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ کی وفات میں حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں قعقاع سے بڑے کارنمایاں ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جفاکش تھے۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیز ان کی دوسری لڑائیوں میں شریک رہے ان کو حضرت علی نے طلحہ و زبیر سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور وہ کوفہ میں رہتے تھے۔ یہی ہیں جن کی بابت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا کہ قعقاع کی آواز لشکر میں ہزار مردوں سے بہتر ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۱۰۔ حضرت قعقاعؓ بن معبد تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سرداروں میں سے تھے۔ نبیؐ

کی خدمت میں تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم ہمیشہ میری مخالفت کیا کرتے ہو یہاں تک کہ دونوں میں کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی. ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۱۱۔ حضرت قعقاع رض

حضرت قعقاع رض۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے ان کا تذکرہ اور لوگوں سے علیحدہ کر کے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انہیں میں سے ہوں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کثیر بن عباس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین میں رسول اللہ ﷺ نے قعقاع کو خبر لانے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انہوں نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اس نے اپنے ساتھ والوں کو جمع کر کے لڑائی کے لئے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والفاء واللام والمیم

۴۳۱۲۔ حضرت قفیر رض

حضرت قفیر رض۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ابوبکر بن عبیداللہ بن انس نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ کے ایک غلام تھے جن کا نام قفیر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۳۔ حضرت قلیب رض

حضرت قلیب رض۔ محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرو یہ ایک شخص تھے جن کا مرداس تھا یہ اپنی قوم سے جب کہ وہ اس لشکر سے شکست کھا کر بھاگے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا جس پر قلیب سردار تھے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۴۔ حضرت قمذا رض

حضرت قمذا رض۔ ابوالفتح ازدی نے اسمائے مفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صالح بن سماعہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑ کر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور معمر تھے ان کے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہے جس میں قمذا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیاسے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس میں ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والنون والہاء

۴۳۱۵۔ حضرت قنانؓ بن دارم

حضرت قنانؓ بن دارم بن افلت بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ کلبی اور دار قطنی اور امیر ابونصر کا بیان ہے۔

۴۳۱۶۔ حضرت قنانؓ (ابوعبداللہ) اسلمی

حضرت قنانؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ اسلمی ہیں عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عبیداللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انہوں نے عبداللہ بن قنان اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت میں صدقہ دیتا ہے تو اس کی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے تیز گھوڑے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۷۔ حضرت قنفذؓ بن عمیر

حضرت قنفذؓ بن عمیر بن جدعان تیمی۔ صحابی ہیں حضرت عمر نے ان کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اس کے معزول کر دیا اور نافع بن عبدالحارث کو ان کی جگہ پر مقرر کیا۔ سعید بن ابی ہند نے قنفذ تیمی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث بن محمد نے دو جگہ روایت کیا ہے ایک کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ سعید سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے قنفذ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسری سند اس طرح بیان کی ہے کہ مجھ سے ابن قنفذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۸۔ حضرت قہیدؓ بن مطرف

حضرت قہیدؓ بن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ غفاری ہیں حجاز میں رہتے تھے مقام طلوح میں جو عرج اور سقیا کے درمیان میں ہے ان کی سکونت تھی۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قہید سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو میں کیا کروں تو حضرت نے اسے حکم دیا کہ تین مرتبہ اس کو منع کرو انہوں نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے ان کو لڑنے کی اجازت دی انہوں نے پوچھا کہ اس لڑائی میں ہماری کیا حالت ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمہیں قتل کر دے گا تو تم جنت میں جاؤ گے اور اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو وہ دوزخ میں۔ قہید نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی

ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والیاء

۴۳۱۹۔حضرت قیسؓ (ابوالافلح)

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوالافلح تھی۔ بیٹے ہیں عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ اوس کے خلفاء میں سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس دادا ہیں عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کے ابوالافلح کا نام قیس بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک تھا۔ یہ صحابی نہیں ہیں نبیؐ سے پہلے گذر چکے تھے ان کے پوتے عاصم وہی شخص ہیں جن کی حفاظت بھڑوں[1] نے کی تھی قصہ ان کا مشہور ہے۔شاید ان کا نام اور ان کے والد کا نام رہ گیا ہے۔ابوموسیٰ نے اس قول کو کسی سے نقل نہیں کیا۔ابوموسیٰ نے جوان کو قبیلہ اوس کے حلفا میں لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے ان کا نسب قبیلہ اوس میں مشہور ہے۔بنی ضبیعہ بن زید ایک مشہور شاخ اوس کی ہے واللہ اعلم۔

۴۳۲۰۔حضرت قیسؓ انصاری

حضرت قیسؓ انصاری۔عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ان کی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہے ہمیں اسمٰعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ میں یعنی جس زمانہ میں اس کو حیض آتا تھا نماز ترک کر دے اس زمانہ کے ختم ہو جانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔عدی بن ثابت کے دادا کے نام میں اختلاف ہے۔بعض نے کہا ہے کہ قیس ہے۔ترمذی نے کہا ہے کہ میں نے محمد یعنی بخاری سے عدی بن ثابت کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں نے ان سے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ان کا نام دینار تھا مگر انہوں نے اس پر توجہ نہیں کی اور حسن بن سفیان نے اور مطین نے ان کا نام قیس بیان کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن یزید خطمی تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن یزید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۱۔حضرت قیسؓ بن بجدا

حضرت قیسؓ بن بجدا۔اور بعض لوگ ان کو قیس بن بحر بن طریف بن سحمہ بن عبداللہ بن ہلال کہتے ہیں۔اشجعی ہیں نبیؐ کی

---

[1] یہ قصہ حضرت عاصمؓ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافروں نے ان کو شہید کیا تو انہوں نے دعا مانگی کہ میری نعش ان کافروں کے تصرف سے محفوظ رہے چنانچہ بھڑوں نے آکر ان کی نعش کو گھیر لیا جس کی وجہ سے کوئی کافر نعش کے پاس نہ جاسکا۔

تعریف میں ان کے کچھ اشعار بھی ہیں جن کو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی میں نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۲۔حضرت قیسؓ تمیمی

حضرت قیسؓ تمیمی۔ان سے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا تھا کہ آپ (نماز میں) بائیں جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۲۳۔حضرت قیسؓ بن جابر

حضرت قیسؓ بن جابر بن غنم بن دودان۔مہاجرین اولین میں سے ہیں ابوموسیٰ نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے ان کے نسب سے کچھ نام گر گئے ہیں کیونکہ غنم بن دودان بیٹے ہیں اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور شخص ہیں تو چاہئے تھا کہ دونوں میں کچھ فرق کیا جاتا تا کہ اشتباہ نہ رہتا واللہ اعلم۔

۴۳۲۴۔حضرت قیسؓ ابوجبیرہ

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوجبیرہ تھی۔ضحاک کے بیٹے ہیں کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنابزو بالالقاب (کسی کو برے لقب سے یاد نہ کرو) ان کی حدیث میں اضطراب بہت ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۲۵۔حضرت قیسؓ بن حجدر

حضرت قیسؓ بن حجدر بن ثعلبہ بن عبد رضی بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے طرماح شاعر کے دادا تھے طرماح کا نسب اس طرح ہے طرماح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن حجدر۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۶۔حضرت قیسؓ جذامی

حضرت قیسؓ جذامی۔ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ زید اور بعض لوگ قیس بن زید بیان کرتے ہیں۔شام میں رہتے تھے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کے بیٹے نائل شام میں قبیلہ جذام کے سردار تھے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ثوبان نے اپنے والد سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے انہوں نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے شہید کو خدا کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں جیسے ہی اس کا خون گرتا ہے اس کے [1] تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کو جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے اور حورعین کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اسے بے خوف کر

[1] صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ہاں حق العباد میں گفتگو ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صاحبان حقوق سے بخشوا دے گا۔

دیا جاتا ہے اور زیورِ ایمان سے اس کو سجا دیا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ قیس بن زید کے نام میں اس سے مفصل ہوگا۔

۴۳۲۷۔ حضرت قیسؓ بن جروہ

حضرت قیسؓ بن جروہ بن کشف بن واثلہ بن عمرو بن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ طائی۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ جس کو ابن دباغ نے نقل کیا ہے۔

۴۳۲۸۔ حضرت قیسؓ بن حارث تمیمی

حضرت قیسؓ بن حارث، تمیمی۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۲۹۔ حضرت قیسؓ بن حارث اسدی

حضرت قیسؓ بن حارث اسدی اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن عمیرہ کہتے ہیں۔ ان سے حمیضہ بن شمردال اور عائذ بن نصیب نے روایت کی ہے اور قیس بن ربیع نے کہا ہے کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب ان سے اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے عیسیٰ بن مختار سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حمیضہ سے انہوں نے قیس بن حارث سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں مجھے نبیؐ نے حکم دیا کہ ان میں چار رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۰۔ حضرت قیسؓ بن حارث انصاری

حضرت قیسؓ بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ براء بن عازب کے چچا ہیں۔ واقدی کا بیان ہے کہ یہ قیس بن محرث ہیں اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو مسلمانوں میں سے غزوۂ احد میں ہزیمت کے بعد ایک گروہ انصار کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں کو مشرکوں نے گھیر لیا تھا ایک بھی ان میں سے نہ بچ سکا یہ قیس کافروں سے لڑے اور ان میں سے کئی آدمیوں کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافروں نے اپنے نیزوں میں ان کو پرو لیا ان کے جسم پر چودہ زخم نیزوں کے تھے جن میں سے دس جوف تک پہنچ گئے تھے۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں یہ واقعہ قیس بن حارث بن عدی کا نہیں سمجھتا بلکہ واقدی نے اس واقعہ کو قیس بن محرث کے نام میں بیان کیا ہے اور شاید قیس بن محرث کوئی اور صحابی ہیں۔ قیس بن حارث تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۳۱۔ حضرت قیسؓ بن ابی حازم

حضرت قیسؓ بن ابی حازم بجلی احمسی۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی مگر انہوں نے نبیؐ کو نہیں دیکھا آپ کی حیات ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ بھی ادا کیا تھا۔

ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا اس وقت رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے جب میں مسجد سے نکلا تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اے قیس رسول اللہؐ یہی تھے اس وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہے کہ انہوں نے حضرت کو نہیں دیکھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں حضرت سے بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر صدیق آپ کے جانشین ہوئے ہیں پس انہوں نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کئے اور بہت روئے۔ یہ قیس تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں سے ہیں سوا عبدالرحمٰن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہے۔ ۷۷ھ یا ۸۷ھ میں وفات پائی۔ عثانی (حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ ہو گئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور ان کا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کی مخالف تھے کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور طالبان قصاص کے مخالف تھے اور تیسرا گروہ دونوں سے الگ تھا یعنی کسی کا مخالف نہ تھا اہل سنت نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہے کیونکہ اس میں سلامت روی ہے۔) تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۲۔ حضرت قیسؓ بن حازم منقری

حضرت قیسؓ بن حازم منقری۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۳۔ حضرت قیسؓ بن حذافہ قریشی

حضرت قیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ عبداللہ بن حذافہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۴۔ حضرت قیسؓ بن حصین مذحجی

حضرت قیسؓ بن حصین ذی الغصہ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحجی حارثی ان کو لوگ ابن ذی الغصہ کہتے تھے۔ بخاری نے ان کو ذکر نہیں کیا۔ اور دارقطنی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ حارث بن کعب کے لوگ تھے جن میں قیس بن حصین اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی اور عمرو بن عبداللہ ضبابی تھے جب یہ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حصین بن یزید تھا ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں ابوعمر نے قنان ذی الغصہ کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یزید کا لقب ذوالغصہ تھا ذوالغصہ ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ غصہ گرہ کو کہتے ہیں اور ان کے حلق میں گرہ تھی۔ سو برس تک انہوں نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۵۔ حضرت قیسؓ بن خارجہ

حضرت قیسؓ بن خارجہ، حضرمی ہیں۔ اور بغوی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے قیس بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فریب کی بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۶۔ حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی

حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہیں گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ان کو محمد بن یزید ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیس بن خرشہ اور کعب احبار دونوں ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صفین میں پہنچے کعب تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے اور کہنے لگے لا الہ الا اللہ اس مقام پر مسلمانوں کا خون اس قدر بہایا جائے گا کہ کسی زمین پر اس قدر نہ بہایا گیا ہوگا قیس کو اس بات پر غصہ آیا اور انہوں نے کہا کہ اے ابو اسحاق یہ تم کو کیونکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتیں ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کعب نے کہا زمین کے چپہ چپہ کا حال توراۃ میں لکھا ہوا ہے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتیں اس میں درج ہیں۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خرشہ کون ہیں یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم ان کو نہیں جانتے وہ تمہارے ہی شہروں کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ میں ان کو نہیں جانتا یزید نے کہا قیس بن خرشہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور ہمیشہ سچ بولوں گا رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس عنقریب کچھ زمانہ کے بعد تم کو ایسے حاکموں سے سابقہ پڑے گا کہ تم ان کے سامنے حق نہ کہہ سکو گے قیس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اس کو پورا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو انشاء اللہ تم کو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا چنانچہ قیس زیاد اور اس کے بیٹے عبید اللہ کو برا کہا کرتے تھے اس کی خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہنچی اس نے ان کو بلوا بھیجا اور کہا کہ تم ہی رسول اللہؐ پر افترا کیا کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو میں بتا دوں کہ کون اللہ و رسول پر افترا کیا کرتا ہے اس نے کہا بتاؤ انہوں نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا تو اور تیرا باپ۔ عبید اللہ نے کہا تو ہی کہتا ہے کہ مجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا قیس نے کہا ہاں عبید اللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائے گا کہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے اچھا جلاد کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۷۔ حضرت قیسؓ بن خشخاش

حضرت قیسؓ بن خشخاش بن خباب بن حارث تمیمی عنبری۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد اور بھائی عبید بن خشخاش کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے حضرت نے ان کو ایک فرمان امان کا لکھ دیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۸۔ حضرت قیسؓ بن دینار

حضرت قیسؓ بن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ قیس انصاری کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۹۔ حضرت قیسؓ بن رافع

حضرت قیسؓ بن رافع۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ قتیبہ نے لیث سے انہوں نے حسن بن ثوبان سے انہوں نے قیس بن رافع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ان دونوں چیزوں میں کس قدر شفا ہے شرا ور فتنہ سے علیحدہ رہنے میں عبدان نے کہا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان ہوئی صحابی کا نام چھوٹ گیا ہے مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اس کو مستند حدیثوں میں داخل کیا ہے اس لئے میں نے بھی ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۴۰۔ حضرت قیسؓ بن ربیع

حضرت قیسؓ بن ربیع۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوالعباس یعنی احمد بن منصور زاہد اصفہانی نے اپنی کتاب الروضہ میں جس کی نقل ان سے ابومنصور یعنی معمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی بن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہؐ نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ میں جس کو ذوی الاضغان کہتے تھے بھیجی تا کہ فقیروں پر تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ میں ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اس کا نام قیس بن ربیع تھا نبیؐ نے اس کو تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اس پر اس کو غصہ آ گیا اور اس نے آپ کی ہجو کہی رسول اللہؐ کو جب یہ معلوم ہوا کہ قیس نے آپ کی ہجو کہی ہے تو آپ کو ناگوار گزرا۔ قیس کو بھی اس کی اطلاع پہنچی کہ رسول اللہؐ کو میری ہجو کی خبر ہو گئی پس وہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اس پر قیس نے یہ اشعار پڑھے۔

حی ذوی الاضغان لتسب قلوبهم	تحيتک الحسنى فقديد يغ النغل
وان حنجو للسلم فاجنح لمثلها	وان كتموا عنک الحديث فلا تسل
فان الذی يؤذيک منه سماعه	وان الذی قالوا وراءک لم يقل

قبیلہ ذوی الاضغان کے قلوب کو آپ کا عمدہ سلام مسخر کر لیتا ہے۔ جب کہ وہ صلح کی طرف مائل ہیں تو آپ بھی صلح کر لیجئے اور اگر کوئی بات وہ آپ سے چھپانا چاہتے ہیں تو نہ پوچھئے۔ اس کے سننے سے آپ کو تکلیف ہو گی اور جو بات آپ کے پیچھے کہی گئی گویا وہ نہیں کہی گئی۔

ان اشعار کو سن کر نبیؐ کا قلب خوش ہو گیا کیونکہ معذرت انہوں نے عمدہ کی تھی اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی معذرت

کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے خواہ وہ عذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ حوض کوثر پر نہ آسکے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۱۔ حضرت قیسؓ بن رفاعہ

حضرت قیسؓ بن رفاعہ بن مہیر بن عامر بن عائشہ بن نمیر بن سالم۔ شعراء عرب میں سے ہیں ان کا ذکر عدوی نے کیا ہے۔

۴۳۴۲۔ حضرت قیسؓ بن زید جہنی

حضرت قیسؓ بن زید جہنی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۴۳۔ حضرت قیسؓ بن زید

حضرت قیسؓ بن زید۔ مجہول شخص ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ ان سے ابوعمران جونی نے روایت کی ہے مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبیؐ نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تھی پس جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ حفصہ سے رجوع کیجئے وہ روزہ دار اور قائم اللیل ہے اور جنت میں بھی وہ آپ کی بیوی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۴۔ حضرت قیسؓ بن زید جزامی

حضرت قیسؓ بن زید بن حبا بن امرأالقیس بن ثعلبہ بن حبیب بن ذبیان بن عوف بن انمار بن ذنباع بن مازن بن سعد بن مالک بن زید بن افصیٰ بن سعد بن ایاس بن حرام بن جزام جذامی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اپنی قوم کے سردار تھے نبیؐ نے ان کو بنی سعد بن مالک پر سردار مقرر فرمایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن کلبی سے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے روایت کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو قیس جذامی کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن زید۔ شام میں رہتے تھے۔ پس کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۴۳۴۵۔ حضرت قیسؓ بن زید بن عامر

حضرت قیسؓ بن زید بن عامر بن سواد بن کعب ظفر انصاری، اوسی، ظفری، صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۴۶۔ حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر

حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم۔ یہ ابوعمر اور زبیر بن بکار کا قول ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ قیس بن سائب بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے۔ ابراہیم بن میسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا فدیہ لوگ یہ دیتے

ہیں کہ ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو کھلاتے ہیں مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض میں ایک صاع دوان کی عمر اس وقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ زمانہ جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب آپ کے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کسی اور کا نام بتایا ہے غرض اس میں اختلاف ہے۔ جس کو ہم بیان کر چکے ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ مجاہد کے غلام عبداللہ بن سائب تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۷۔ حضرت قیسؓ بن سعد انصاری

حضرت قیسؓ بن سعد بن ثابت، انصاری۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عقیل نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انہوں نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے جو رسول اللہؐ کے علمبردار تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر پر ایک جانب کنگھی کر چکے تھے کہ ان کے غلام نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا پس یہ دیکھ کر انہوں نے سر کے دوسری جانب کنگھی نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو قیس بن سعد بن عبادہ سمجھتا ہوں۔
میں کہتا ہوں کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ ہیں۔ سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہے کہ ان کے نسب میں بجائے ابو ثابت کے ابن ثابت غلطی کاتب سے بن گیا ہے۔ یہی شخص ہیں جو بعض غزوات میں رسول اللہؐ کے علم بردار تھے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ تھے۔ ہمیں مسمار بن عمر وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول اللہؐ کے علم بردار تھے حج کا ارادہ کیا اور کنگھی کرنے لگے الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ ہم نے لکھا واللہ اعلم۔

۴۳۴۸۔ حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ

حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ کنیت ان کی ابو الفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالملک۔ والدہ ان کی فکیہ بنت عبید بن دلیم بن حارثہ تھیں۔ فضلائے صحابہ میں سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم میں تھے رائے ان کی صائب ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے نقل کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابو موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو نبیؐ کے

یہاں وہ تقرب حاصل تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے یہاں ہوتا ہے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کرتے تھے کہ ان کے والد نے ان کو نبیؐ کی خدمت میں کام کرنے کے لئے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبیؐ میری طرف سے گزرے میں نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے پیر سے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مار کر فرمایا کہ کیا میں تجھے جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں میں نے عرض کیا کہ ہاں بتائیے تو آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ قیس بن سعد رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ یہ ایک لشکر میں تھے جس میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے کر لوگوں کو کھلاتے تھے حضرت ابوبکر و عمر نے کہا اگر ہم اس جوان کو اس کے حال پر چھوڑ دیں تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالے گا چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ لوگوں سے کیا سعد نے جب اس کو سنا تو وہ نبیؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کر سکتا ہے وہ دونوں میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ جب فتنہ پھیلا تو عرب میں پانچ آدمی بڑے عقل مند سمجھے جاتے تھے اور ان کو عرب کا اہل الرائے کہا جاتا تھا وہ پانچ آدمی یہ ہیں (۱) معاویہ (۲) عمرو بن عاص (۳) قیس بن سعد (۴) مغیرہ بن شعبہ (۵) عبداللہ بن بدیل بن ورقاء۔ قیس اور ابن بدیل حضرت علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طائف میں خانہ نشین ہو گئے تھے اور عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے تھے اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مکر و فریب دوزخ میں لے جائے گا تو یقیناً اس امت میں سب سے زیادہ مکار ہوتا۔ ان کی بخشش (سخاوت) کی بھی بہت سے روایتیں ہیں جن کو ذکر کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔ حضرت علی سے جب بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور ان کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے حضرت علی نے ان کو مصر کا حاکم بنا دیا تھا حضرت معاویہ نے ان کے ساتھ بہت حکمت عملی کے کارروائیاں کیں مگر ان سے پیش نہ پایا پھر انہوں نے حضرت علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور عثمان کا قصاص طلب کرتے ہیں یہ خبر حضرت علی کو پہنچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کر کے ان کو معزول کرا دیا ان کے بعد حضرت علی نے اشتر کو مصر کا حاکم بنایا مگر اشتر کا اثنائے راہ انتقال ہو گیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر ان سے لے لیا گیا اور وہ قتل کر دیئے گئے۔ جب قیس معزول ہو کر مدینہ پہنچے تو مروان بن حکم نے ان کو ڈرایا پس وہ حضرت کے پاس کوفہ چلے گئے اور انہیں کے ساتھ رہے یہاں کہ حضرت علی شہید ہو گئے پھر حضرت حسن کے ساتھ رہے اور ان کے لشکر کے مقدمۃ الجیش میں تھے جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت میں داخل ہو گئے اور مدینہ لوٹ آئے۔ انہیں نے صفین میں یہ اشعار پڑھے تھے۔

هذا اللواء الذی کنا نحف به — مع النبی و جبریل لنا مدد

ماضر من کانت الانصار عیبته — ان لا یکون له من غیرهم احد

قوم اذا حار بوا طالت اکفهم — بالمشرفية حتی یفتح البلد

یہ وہی جھنڈا ہے جس کو ہم رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل ہماری مدد کرتے تھے جس کے مددگار انصار ہوں اس کو کوئی

نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر چہ ان کے ساتھ ان کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ لوگ جب لڑتے ہیں تو ہمارے ہاتھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو جائے۔

انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے ابو عمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی لیلیٰ اور شعبی اور عمرو بن شرحبیل وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں فقیہ ابوالفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا میں چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ اس کو لے آئیں گے ان کی وفات ۵۹ھ میں اور بقول بعض ۶۰ھ میں ہوئی۔ ان کے چہرہ پر داڑھی کا ایک بال بھی نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مال کے عوض میں قیس داڑھی نکلنے کی کوئی تدبیر کرتے مگر باوجود اس کے یہ نہایت حسین تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا واقعہ سراویل کے متعلق حضرت معاویہ کے یہاں بالکل غلط ہے اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۳۴۹۔ حضرت قیسؓ بن سکن انصاری

حضرت قیسؓ بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کنیت ان کی ابو زید ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ سعد بن عمیر کہتے ہیں اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک چچا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن کو حفظ کر لیا تھا اور یہ چار آدمی انصار کے تھے (۱) زید بن ثابت (۲) معاذ بن جبل (۳) ابی بن کعب (۴) ابو زید۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انس کی مراد اس حدیث میں انصار کے حفاظ قرآن ہیں ورنہ مہاجرین میں تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی و حضرت عثمان و حضرت ابن مسعود و حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص و سالم مولی ابی حذیفہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۵۰۔ حضرت قیسؓ بن سلع

حضرت قیسؓ بن سلع اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن اسلع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے یہ انصاری ہیں مدینہ کے رہنے والے ان سے نافع مولی حمنہ نے روایت کی ہے کہ ان کے بھائیوں نے نبیؐ سے ان کی شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے فضول خرچی بہت شروع کی ہے اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے تھے رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ اے قیس یہ کیا معاملہ ہے تمہارے بھائی تمہاری فضول خرچی کی شکایت کرتے ہیں یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں اپنے حصہ کی کھجوریں لیتا ہوں اور ان کو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو کھلا دیتا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمہیں زیادہ دے گا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اس کے اپنے گھرانے میں میرے برابر مال کسی کے پاس نہ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس بن اسلع تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

۴۳۵۱۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اصہب۔ اصہب کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد العشیرہ ہے جعفی ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۲۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید بن مسجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی معروف بابن ملیکہ۔ یہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی یزید سب صحابی ہیں اور نبیؐ کے حضور میں گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۳۔ حضرت قیسؓ بن شماس

حضرت قیسؓ۔ ابن شماس عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ جراح بن منہال سے انہوں نے ابن عطاء بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں گیا نبیؐ اس وقت نماز میں تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی میں نے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپ نے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے میں نے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتیں ہیں میں نے نہیں پڑھی تھیں پھر آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسی طرح ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے قیس بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۵۴۔ حضرت قیسؓ بن صرمہ

حضرت قیسؓ بن صرمہ۔ بعض نے صرمہ بن قیس اور بعض نے قیس بن مالک بن اوس بن صرمہ مازنی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حضرت براءؓ سے جو کہ نبیؐ کے صحابی ہیں روایت کیا ہے بیان کیا ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر آدمی روزہ دار ہے اور رات کو افطار کئے بغیرہ وہ سو گیا تو اگلے دن بھی وہ کچھ نہ کھاتا تھا۔ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ سے اور دن بھر ان زمینوں میں کام کرتے رہے۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کا ذکر قیس بن مالک کے نام میں کیا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ اور ان کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ صرمہ بن انس ہیں اور بعض نے صرمہ بن ابی انس کہا ہے۔ ہم اس کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

۴۳۵۵۔ حضرت قیسؓ بن صعصعہ

حضرت قیسؓ بن صعصعہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کا نسب نہیں جانتا ان کی حدیث ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد واسع بن حبان سے انہوں نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کروں الخ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۵۶۔ حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ

حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ۔ ابی صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی مازنی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو بدر میں ایک حصہ لشکر کا سردار بنا دیا تھا۔ یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ یحیٰ بن بکیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں آپ نے فرمایا پندرہ دن میں انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ خاموش رہے چنانچہ یہ ایک زمانہ تک ایک ہفتہ میں قرآن ختم کیا کرتے تھے جب ان کی عمر بہت زیادہ ہوگئی اور یہ اپنی آنکھوں میں پٹی باندھنے لگے اس وقت پندرہ روز میں قرآن ختم کرنے لگے کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ کاش میں نے نبیؐ کی اجازت قبول کر لی ہوتی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ میں نہیں لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ میں یعنی قیس بن صعصعہ کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں درحقیقت ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۳۵۷۔ حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب

حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔ احد میں شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے اور انہوں نے ان کو مالک بن صعصعہ کا بھائی بیان کیا ہے اس کو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۸۔ حضرت قیسؓ بن صیفی

حضرت قیسؓ بن صیفی بن اسلت انصاری۔ یہی ہیں جن کے والد کی منکوحہ ان کے والد کی وفات کے بعد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہوگیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک اچھے آدمی ہیں انہوں نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے لہٰذا میں کیا کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ولا تنکحوا اما نکح اباء کم من النساء الآیہ۔ اس کو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۹۔ حضرت قیسؓ بن ضحاک

حضرت قیسؓ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ۔ ابوحاتم بستی نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوجبیرہ تھی انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ حافظ ابواحمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کو کلابی کہتے ہیں۔ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ابوجبیرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنا بزوا اباالالقاب ان کی حدیث میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابوجبیرہ کا نام قیس تھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۰۔ حضرت قیسؓ بن طخفہ

حضرت قیسؓ بن طخفہ۔ کنیت ان کی ابویعیش غفاری تھی اور ابوجعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طخفہ نہدی ہیں اور ان کی روایت سے انہوں نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے۔ ان کا مشہور نام طخفہ ہے اور ان کے اصلی نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے۔ یحیٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ یعیش بن قیس بن طخفہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا اور) کہا کہ اے فلاں اسکو اپنے ساتھ لیتے جاؤ ہم چار آدمی بچ گئے تو ہم لوگوں سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں گئے ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن مودب نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ میں طہفہ بن ابی زہیر نہدی بھی تھے اور بعض لوگوں نے ان کا نام قیس بن زہیر بیان کیا ہے بنی مالک بن نہد کے خاندان سے موصل میں گئے تھے اور رسول اللہؐ کی تحریر ان کے پاس تھی یا یہ کہا اہل موصول آئے تھے اور وہ تحریر ان کے پاس تھی نیز انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاویہ بن بکر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن حیش محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان نیز وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحیٰ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰ بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محبوب بن مسعود بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب اسدی نے بنی نہد کے چند شیوخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک شخص جن کا نام قیس بن طہفہ تھا اور بنی مالک بن نہد کے خاندان سے تھے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا کہ کہو تو انہوں نے عرض کیا کہ امابعد یارسول اللہؐ ہم آپ کے حضور میں تہامہ کی نشیب سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو ہم طہفہ کے نام میں ذکر کر آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۱۔ حضرت قیسؓ بن طلق

حضرت قیسؓ بن طلق۔ عبدان اور جعفر وغیرہما نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو نبیؐ کے حضور میں ایک بچھو نے کاٹ کھایا تو نبیؐ نے زخم پر کچھ پھوک دیا اور اس پر ہاتھ پھیر دیا۔ ان کی حدیث وفد عبدالقیس اور پینے کے متعلق مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۲۔ حضرت قیسؓ بن ابی العاص

حضرت قیسؓ بن ابی العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ فتح مصر میں شریک تھے اور ایک گھر وہاں انہوں نے بنالیا تھا اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اس کو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۳۔ حضرت قیسؓ بن عاصم نمیری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن اسد بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا دی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اس کے ساتھیوں پر برکت نازل فرما انہیں کے متعلق شاعر نے یہ شعر کہا ہے۔

الیک ابن خیر الناس قیس بن عاصم　　حشمت من الامر العظیم المجاشما

اے بہترین شخص کے بیٹے اے قیس بن عاصم۔ میں ایک سخت ضرورت سے تیرے پاس آیا ہوں۔

۴۳۶۴۔ حضرت قیسؓ بن عاصم منقری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تھا۔ تمیمی منقری ہیں۔ حارث کا نام مقاعس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے بنی سعد بن زید کے حلیف بننے سے تقاعس (یعنی انکار) کیا تھا۔ کنیت ان کی ابو علی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو طلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو قبیصہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ ان کی والدہ ام اسفر بنت خلیفہ تھیں۔ نبیؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے جب ان کو نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ بدویوں کا سردار ہے یہ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔ بردباری ان کی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تم نے بردباری کس سے سیکھی انہوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے گھر کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اپنی تلوار کی حمائل لپیٹے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں اور ایک مقتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھئے آپ کے اس بھتیجے نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انہوں نے تلوار کی حمائل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو کو درمیان میں چھوڑا جب وہ اپنی گفتگو مکمل کر چکے تو اپنے بھتیجے سے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا خدا کا گنہگار ہوا اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا تیر تو نے اپنے ہی مار لیا اور خود اپنی جماعت کم کر دی بعد اس کے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے اپنے چچا زاد بھائی کی مشکیں کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو اوس اس کے بیٹے کی دیت میں دے دے کیونکہ وہ غریب ہے۔ قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور اس کے ماں باپ کو گالیاں دیں تھی اور چاند کو دیکھ کر کچھ باتیں کیں تھی اور شراب فروش کو اپنا بہت سامال دے دیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات ان سے بیان کیں اس وقت سے انہوں نے شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے۔

رایت الخمر صالحة وفیها　　خصال تفسد الرجل الحلیما
فلا واللہ اشربها صحیحا　　ولا اشفی بها ابدا سقیما
ولا اعطی بها ثمنا حیاتی　　ولا ادعو لها ابدا ندیما

فان الخمر تفضح شاربیھا وتجنیھم بھا امر العظیما

میں نے شراب کو دیکھا کہ وہ اچھی ہے مگر اس میں چند اثر ایسے ہیں کہ بردبار آدمی کو بھی خراب کر دیتی ہیں۔ پس خدا کی قسم میں نے اب اس کو حالت صحت میں پیوں گا اور نہ حالت مرض میں نہ کبھی دوائی میں اس کا استعمال کروں نہ کبھی زندگی میں کبھی اس کی قیمت دوں نہ کبھی اس کے لئے اپنے ہم نشینوں کو بلاؤں بیشک شراب اپنے پینے والوں کی برائیاں ظاہر کر دیتی ہے اور ان سے بڑے بڑے گناہ صادر کرا دیتی ہے۔

ان سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں نے بارہ یا تیرہ لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض میں ایک غلام آزاد کرو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اغر بن صباح سے انہوں نے خلیفہ بن حصین سے انہوں نے قیس بن عاصم سے روایت کر کے خبر دی کہ جب وہ اسلام لائے تو نبیؐ نے انہیں حکم دیا کہ بیری کی پتے پانی میں جوش دے کر اس سے غسل کریں حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ اے بیٹو یہ چند باتیں میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا جب میں مرجاؤں تو جو تم میں بڑا ہو اس کو سردار بنانا چھوٹے کو سردار بناؤ گے تو لوگ تمہارے بڑوں کو بے وقوف سمجھیں گے اور تم ان کی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے اور اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھ کیونکہ مال کریم کے لئے باعث عزت ہے اور لئیم سے محفوظ رکھتا ہے اور لوگوں سے سوال نہ کیا کرو کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے درجے میں جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے ہونا کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ نے عورتوں کو رونے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حسن اور احنف اور خلیفہ بن حصین نے اور ان کے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن عبدالوہاب یعنی ابو صالح مروزی نے نضر بن شمیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے مطرف بن شخیر سے انہوں نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے اوپر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہؐ پر نوحہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے بتیس ۳۲ اولاد نرینہ چھوڑی تھیں ابو الاشہب نے حسن بصری سے انہوں نے قیس بن عاصم منقری سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدویوں کے سردار ہیں کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! وہ مال کس قدر ہے جس میں میرے اوپر گناہ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اونٹ اور زیادہ ہوں تو ساٹھ اور سو اونٹ والوں کے لئے تو خرابی ہے مگر وہ شخص جو ان کے چراگاہ میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور ان کے نر کو جفتی کے لئے عاریتاً دے اور فقیروں کو سوار کرائے اور ان کا دودھ خیرات کرے اور فربہ جانوروں کو ذبح کرے اور قناعت کریں اور محتاج لوگوں کو کھلائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اوصاف تو بہت ہی اچھے ہیں آپ نے پوچھا کہ اے قیس! تمہیں اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثوں کا میں نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمہارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کر دو یا پہن کر کہنہ کر دو یا دے کر گذر جاؤ اور جو باقی رہ گیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر میں زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ جاؤں گا حسن

بصری کہتے تھے انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۵۔حضرت قیسؓ بن عائذ

حضرت قیسؓ بن عائذ۔کنیت ان کی ابو کاہل ہے۔احمسی ہیں۔اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبداللہ بن مالک کہا ہے یہ بخاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہے ہم ان کا حال کنیت کے باب یہاں سے زیادہ انشاءاللہ تعالیٰ لکھیں گے۔ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائذ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی اس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۶۔حضرت قیسؓ بن عباد

حضرت قیسؓ بن عباد۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔انہوں نے نبیؐ سے خودکشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۷۔حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی۔قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔کنیت ان کی ابو آمنہ ہے آمنہ بنت قیس سے یہ آمنہ وہی ہیں جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھیں۔قیس نے حبش کی طرف اپنی بیوی برکہ بنت یسار کنیزہ ابوسفیان بن حرب کے ساتھ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن جحش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۸۔حضرت قیسؓ بن عبداللہ نابغہ جعدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن عدس۔نابالغہ جعدی۔شاعر ہیں اپنے لقب نابغہ سے زیادہ مشہور ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ردیف نون میں ان کا تذکرہ یہاں سے زیادہ لکھیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۹۔حضرت قیسؓ بن عبداللہ

حضرت قیسؓ بن عبداللہ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا ہے۔جس کو انہوں نے ابن ہبیرہ سے انہوں نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ احزاب میں رسول اللہؐ کی نماز عصر فوت ہوگئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہیں سمجھتے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۰۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ کندی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن قیس بن وہب بن بکیر بن امرا القیس بن حارث بن معاویہ کندی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۷۱۔ حضرت قیسؓ بن عبدالعزی

حضرت قیسؓ بن عبدالعزی۔ ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب الٰہی کو دفع کرتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہیں گے مگر اپنے دین کو دنیا کے لئے خراب کرنے لگیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۷۲۔ حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر

حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر، انصاری۔ ان کا نسب ان کے بھائی رفاعہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ میں مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے تھے (۱) عبیدہ بن حارث (۲) عمیر بن ابی وقاص (۳) ذوالشمالین بن عمرو (۴) عاقل بن بکیر (۵) مجع غلام عمر بن خطاب (۵) صفوان اور انصار کے آٹھ آدمی شہید ہوئے تھے: (۱) سعد بن خیثمہ (۲) قیس بن عبدالمنذر (۳) زید بن حارث (۴) تمیم بن حمام (۵) رافع بن معلی (۶) حارثہ بن سراقہ (۷) معوذ بن عفراء (۸) عوف بن عفراء۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے نام میں کچھ غلطی ہوگئی ہے صحیح نام ان کا مبشر بن عبدالمنذر رہے بنی عمرو بن عوف سے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تمیم بن حمام کے نام میں بھی غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح نام ان کا عمیر بن سالم ہے یہی اہل سیر کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۷۳۔ حضرت قیسؓ بن عبدیغوث

حضرت قیسؓ بن عبدیغوث بن مکشوح۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اسود عنسی کے قتل میں شریک تھے ان کا ذکر قیس بن مکشوح کے ذکر میں پورا آئے گا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہیں یہاں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۴۔ حضرت قیسؓ بن عبید

حضرت قیسؓ بن عبید بن حریر بن عبید بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ کنیت ان کی ابوبشر تھی۔ صحابی ہیں احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حریر حاء مہملہ کے ضمہ اور دو راؤں کے ساتھ ہے۔

۴۳۷۵۔ حضرت قیسؓ بن عمرو انصاری

حضرت قیسؓ بن عمرو۔ ان کے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہیں یہ دونوں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اور ان کے بیٹے قیس بھی تھے۔ ان کا تذکرہ عمرو کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے قیس کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن کلبی نے ان کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۶۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن قہد

حضرت قیسؓ بن عمرو اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن قہد کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن سہل۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں پس بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن قہد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن سہیل بن ثعلبہ بن حارث بن یزید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے اور عطاء بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کر کے ان کو خبر دی وہ کہتے تھے نبیؐ نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیا صبح کی نماز تو نے دو مرتبہ پڑھی اس نے عرض کیا کہ آج سنت فجر میں نے نہ پڑھی تھی اس کو اب پڑھ لیا پس نبیؐ چپ ہو رہے اس حدیث کو لیث نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۷۷۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید

حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید۔ زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے یہ ابن قداح کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۸۔ حضرت قیسؓ بن عمیر

حضرت قیسؓ بن عمیر۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کر دیا تھا ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۳۷۹۔ حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ

حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انہیں جہنی کہتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان

سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابووائل کو قیس بن ابی غرزہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بازار میں رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے ہم لوگ اپنے کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہم نے خود اپنے لئے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجار تمہاری اس بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہٰذا اس کو صدقہ کے ساتھ مخلوط کر دو (یعنی نفع میں سے کچھ صدقہ دے دیا کرو) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۰۔ حضرت قیسؓ بن غربہ

حضرت قیسؓ بن غربہ۔ کنیت ان کی ابوغربہ تھی احمسی ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دی تھی۔ ان کو مستغفری نے کتاب الوفود میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۱۔ حضرت قیسؓ (ابوغنیم)

حضرت قیسؓ۔ کنیت ان کی ابوغنیم تھی۔ نبیؐ کو انہوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ شعبہ نے عاصم احول سے انہوں نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انہوں نے رسول اللہؐ کے مرثیہ میں کہے تھے۔

الالی الویل علی محمد　　　قد کنت فی حیاته بمقعد

ابیت لیلی آمنا الی الغد

میری خرابی ہو محمد (ﷺ) کے غم میں ان کی زندگی میں میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا شام سے صبح تک چین سے سوتا تھا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۲۔ حضرت قیسؓ بن قارب ضبی

حضرت قیسؓ بن قارب ضبی۔ دارقطنی نے ان کو ذکر کیا ہے۔ جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انہوں نے قیس بن قارب ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس ۴۰ دن تک مواخذہ نہیں کرتا تا کہ وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فردوہ بن قیس سے بھی مروی ہے جو ان کے نام میں بیان ہو چکی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۸۳۔ حضرت قیسؓ بن قبیصۃ

حضرت قیسؓ بن قبیصہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بقیہ نے عبداللہ مولیٰ عثمان بن عفان سے انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ الہانی سے انہوں نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص وصیت [1] نہ کرے گا اس کو دوسرے

---

[1] یہ حکم اس وقت کا ہے جب کہ میراث کی فرضیت نہ ہوئی تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزوں کے لئے وصیت کر جائے۔

مردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملے گی۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ کیا مردے بھی باتیں کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۸۴۔ حضرت قیسؓ بن قہد

حضرت قیسؓ بن قہد، انصاری۔ نبی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ قیس بیٹے ہیں قہد بن قیس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبیؐ کے اصحاب میں کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے۔ یحییٰ بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد کی کنیت ابومریم اور نام عبدالغفار بن قاسم ہے انصاری کوفی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ مصعب سے غلطی ہوگئی ہے سب لوگوں نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہیں ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان کے بیٹے سلیم نے روایت کی ہے۔ بدر میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔

۴۳۸۵۔ حضرت قیسؓ بن قیس

حضرت قیسؓ بن قیس۔ حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ ابن کلبی نے ان کو ان لوگوں سے ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۶۔ حضرت قیسؓ بن ابی قیس

حضرت قیسؓ بن ابی قیس بن اسلت۔ یہ قیس بیٹے ہیں صیفی کے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انہیں کے متعلق ان کے والد نے یہ شعر کہا تھا

اقیس ان ھلکت وانت حی   فلا یحرم فواضلک العدیم

اگر میں مرجاؤں اور تم زندہ رہو تو تمہاری بزرگیوں میں سے ایک معدوم شخص محروم نہ رہے یعنی مجھ کو ایصال ثواب کرتے رہنا۔

۴۳۸۷۔ حضرت قیسؓ بن کعب

حضرت قیسؓ بن کعب۔ ان کا ذکر ارطاہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۸۔ حضرت قیسؓ بن کلاب

حضرت قیسؓ بن کلاب، کلابی۔ صحابی ہیں یمن کے رہنے والے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن حکیم کنانی سے مروی ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے سعید بن بشیر قریشی مصری سے جو یمن کے ایک شخص تھے۔ انہوں نے قیس بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو کعبہ مکرمہ کی چھت پر یہ اعلان فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال

اور تماری اولاد ہمیشہ کے لئے اس طرح حرام[1] کئے ہیں جیسے آج کے دن اس مہینہ اور جیسے یہ مہینہ اس سال میں یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۹۔ حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی

حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی۔ ارحب ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر بھیجی تھی اس تحریر کے بعد یہ اسلام لے آئے تھے۔ عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو یہ خط بھیجا تھا سلام علیکم اما بعد ذلک فانی استعملتک علی قومک عربهم وخمورهم ومواليهم واقطعتک من ذرة نسار مائتی صاع ومن زبيب خيوان مائتی صاع جارلک ذلک و لعقبک بعد ابدا ابدا ابدا (تم پر سلام ہو بعد اس کے واضح ہو کہ میں نے تم کو تمہاری قوم پر خواہ بدوی ہوں یا شہری یا غلام سب پر حاکم بنایا اور مقام نسار کے غلہ سے اور اس وادی کے کھجوروں کے دو سو صاع تمہارے لئے مقرر کئے۔ یہ عطیہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا) قیس کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدا ابدا ابدا کہنا بہت محبوب ہے اس سے مجھے امید ہے کہ میری نسل ہمیشہ قائم رہے گی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حبان بن ہانی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لای ہمدانی ارحبی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای ارحبی نبیؐ کی خدمت میں جب کہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوئے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن کلبی نے روایت کی ہے۔

حبان: حاء کے کسرہ اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔

۴۳۹۰۔ حضرت قیسؓ بن مالک بن انس

حضرت قیسؓ بن مالک بن انس۔ کنیت ان کی ابو صرمہ تھی۔ ان کا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۹۱۔ حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر

حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر۔ زید بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انہیں نے ام قرفہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبد اللہ اور نعمان فرزندان مسعدہ فرازی کو قتل کیا۔ ابن اسحاق نے ان کا ایک شعر نقل کیا ہے جب یہ غزوۂ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ ام فرقہ کا نام فاطمہ بنت یزید بن ربیعہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محسر: میم کے ضمہ اور حاء کے فتحہ اور سین مہملہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

---

1. یعنی باہم خونریزی نہ کرنا کسی مسلمان کا؟ ہو کو قتل نہ کرنا۔

۴۳۹۲۔ حضرت قیسؓ بن محصن

حضرت قیسؓ بن محصن۔ بعض لوگ ان کو بن حصن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔ انصاری زرقی ہیں بدر میں اور احد میں شریک تھے ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں کے متعلق روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد بن حارثہ بن مالک ثم من بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۳۹۳۔ حضرت قیسؓ ابو محمد

حضرت قیسؓ۔ کنیت ان کی ابو محمد تھی۔ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نہاوندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد نے ابن جریج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جس میں رسی نہ تھی۔ تو انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ایک شخص سے فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رسی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے مگر اس روایت سے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ قیس صحابی ہیں مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

۴۳۹۴۔ حضرت قیسؓ جد محمد بن اشعث

حضرت قیسؓ۔ محمد بن اشعث بن قیس کے دادا ہیں۔ محمدؒ نے اپنے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے احمد بن سیار نے جعفر بن مسافر سے انہوں نے محمد بن تمیم سے اس کو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جو ان سے برذعی نے سمرقند میں بیان کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کندی وہی امیر مشہور ہیں جو عبد الرحمٰن کے والد تھے جنہوں نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہیں تو ان کے دادا قیس صحابی نہیں ہیں اور اگر یہ کوئی اور ہیں تو میں ان کو نہیں جانتا۔

۴۳۹۵۔ حضرت قیسؓ بن مخرمہ

حضرت قیسؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی، قریشی مطلبی۔ کنیت ان کی ابو محمد تھی اور بعض لوگ ابو سائب بیان کرتے ہیں ان کی والدہ عبد اللہ بن سبع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھیں جو قبیلہ بنی غنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ہیں۔ یہ اور رسول اللہؐ واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ اس کو ابن اسحاق نے مطلب بن عبد اللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیس بن خرمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور رسول اللہ ﷺ ایک سال کی پیدائش ہیں ہم

دونوں واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان مولفۃ القلوب میں سے تھے جن کا اسلام آخر میں بہت اچھا ہو گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کو حنین میں سو اونٹ نہیں دیئے اور خیبر میں آپ نے ان کو پچاس وسق دیئے تھے ان کی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ چیختے تھے تو ان کی آواز کوہ حرا پر سنائی دیتی تھیں۔ ان سے ان کو دونوں بیٹے عبداللہ اور محمد روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۹۶۔ حضرت قیسؓ بن مخلد

حضرت قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب میں دو جگہ کیا ہے ایک جگہ تو یوں لکھا ہے کہ قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن مخلد کا نام روایت کیا ہے اور دوسرے مقام میں یوں لکھا ہے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن نجاری بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور دوسری جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان میں کئی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اس میں نہیں دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۷۔ حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی

حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی، شاعر۔ کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے کہ سین حاء سے پہلے ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل یعمری لکھا ہے اور کہا ہے کہ یعمری منسوب ہے یعمر شداخ بن عوف کنانی لیثی کی طرف یہ بھائی ہیں کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کی طرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کر دی جاتی ہے غزوۂ اجذام میں جو بمقام حسمی میں ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوۂ موتہ میں بھی شریک تھے اور اس دن انہوں نے ایک شعر بھی کہا تھا جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں نقل کیا ہے اور انہوں نے مثل ابن کلبی کے ان کا نام قیس بن مسحر بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کو قیس بن محسر: یعنی حاء سین سے پہلے ہے۔ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ زید بن حارثہ کے ساتھ ام فرقہ کے خلاف جہاد میں شریک تھے اور ام فرقہ کو انہی نے قتل کیا تھا مگر ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے جو لکھا ہے کہ مقام حسمی میں غزوۂ جذام میں یہ شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہی ہے کہ زید کے ساتھ بنی فزارہ پر انہوں نے جہاد کیا تھا اور ام فرقہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں غزوے مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں ہوئے ہیں دونوں میں جمع ممکن نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۸۔ حضرت قیسؓ بن معبد

حضرت قیسؓ بن معبد، حنفی۔ یزید بن معبد کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ان کے بھائی یزید کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابن مندہ

اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۳۹۹۔ حضرت قیس ؓ بن مکشوح

حضرت قیس ؓ بن مکشوح۔ کنیت ان کی ابو شداد تھی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد یغوث کہتے ہیں اور بعض ہبیرہ بن ہلال اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ خود ان کو بجائے قیس کے عبد یغوث بن ہبیرہ بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن احمس بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کہتے ہیں۔ یہ بجلی ہیں اور قبیلہ مراد کے حلیف ہیں۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن عبد یغوث بن مکشوح لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور ابن کلبی نے قیس بن مکشوح لکھ کر کہا ہے کہ مکشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن غزیل بن بدا بن عامر بن عوتبان بن زاہر بن مراد تھا۔ پس انہوں نے ان کو قبیلہ مراد کے نسب میں کر دیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مکشوح ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ ان کے پہلو میں داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آ گئی تھی بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ابو بکر صدیق کے زمانہ میں ہوا ہے اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ میں۔ یہی ہیں جنہوں نے اسود عنسی سے قتل میں فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور ان کو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ ؐ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے قبیلہ مذحج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق میں چلے گئے اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمۃ الجیش تھے۔ قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں ان سے کار نمایاں ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہاوند میں بھی شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ بڑے شہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے۔ عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے ماموں کے مخالف رہتے تھے اور اسلام میں بھی دونوں میں باہم بغض رہا انہوں نے عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا۔

فلولا قیتنی لاقیت قرنا ودعت الحبائب بالسلام

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابو شداد آج ہمارا جھنڈا تم لو انہوں نے کہا کوئی دوسرا شخص تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے سوا کسی کو نہیں چاہتے انہوں نے کہا واللہ اگر میں لوں گا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہروں گا۔ سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا۔ الغرض انہوں نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہنچے پس حضرت معاویہ کا ایک رومی غلام سامنے آیا اور اس نے ایک ضرب ان کے پیر پر ایسی ماری کہ ان کا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اس کے بعد نیزوں میں گھر گئے اور شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس عبد یغوث کے بیٹے ہیں۔

۴۴۰۰۔ حضرت قیس ؓ بن منتفق

حضرت قیس ؓ بن منتفق۔ مغیرہ بن عبد اللہ یشکری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے قیس بن منتفق کو دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ مجھ سے رسول اللہ ؐ کا حلیہ بیان کیا گیا تو میں نے آپ ؐ کو مکہ، منیٰ

اور عرفات میں تلاش کرتے ہوئے آپؐ تک پہنچا اور پوری حدیث بیان کی۔ان کے نام میں اختلاف ہے اور متعدد نام بیان کیے گئے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۰۱۔حضرت قیسؓ بن نشبہ

حضرت قیسؓ بن نشبہ سلمی۔ابومعشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو واقع ہوا تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا شاق تھا پھر جب غزوۂ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہروں میں لوٹ کر گئے تو قیس بن نشبہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے ان سے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا اور ان کی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم و فارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی باتیں سنی ہیں مگر محمد کا کلام ان میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم ان کے ماموں ہو۔دیکھو اگر فتح یاب ہو گئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر پیش قدمی نہ کریں گے۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشبہ جنہوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرداس کے چچا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس رعلی تھے مگر صحیح قیس بن نشبہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۲۔حضرت قیسؓ بن نعمان

حضرت قیسؓ بن نعمان سکونی اور بعض لوگ ان کو عبسی کہتے ہیں۔ان کی حدیث اہل کوفہ و اہل بصرہ سے مروی ہے۔ان سے ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابوالقموص نے روایت کی ہے ابونعیم اور ابوعمر نے ان سے حدیث مذکور بالا روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ابوالقموص والی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبدالقیس سے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس بن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے رسول اللہؐ کے حضور میں کچھ کھجوریں ہدیتاً پیش کی تھی ابوالقموص کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول اللہؐ کے زمانے میں قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں اس کو پورا کیا۔ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبیؐ اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر ان کا گذر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا ان دونوں نے اس سے دودھ طلب کیا اس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں جو دوہی جا سکے پس حضرتؐ نے ایک بکری کو پکڑ کر اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور ابوبکرؓ نے اس کو دوہا پھر سب لوگوں نے اس کو پیا اس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں محمدؐ رسول اللہ ہوں۔پھر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۳۔حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی

حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی۔وفد عبدالقیس کے ایک شخص یہ بھی ہیں۔ان سے ابوالقموص نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ہمیں عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن

بقیہ نے خالد سے انہوں نے عوف سے انہوں نے ابوالقموص یعنی زید بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبدالقیس کے ایک شخص نے جن کا نام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیر اور مزفت اور دبا اور حنتم میں نبیذ نہ پیو بلکہ چمڑے کے ظرف میں پیو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے ان کو علیحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ایاد بن لقیط اور ابوالقموص نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

۴۴۰۴۔ حضرت قیسؓ جد ابی ہبیرہ

حضرت قیسؓ۔ یہ ابوہبر کے دادا ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجاء سے روایت کیا ہے اور ابوہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ہبیرہ وہ اپنے دادا قیس سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے میں سحری کھا کر مسجد نبوی میں گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبیؐ نے پوچھا کہ کیا ابویحیٰ ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ آج میرا اردہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا میں بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں (ابھی وقت سحری کھانے کا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دے دی ہے شاید اس کی آنکھ میں کچھ فرق آ گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابوہبیرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

۴۴۰۵۔ حضرت قیسؓ بن ہثیم

حضرت قیسؓ بن ہثیم، شامی۔ بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے ان کو سلمی بیان کیا ہے یعنی قبیلہ بنی سلیم سے عبدالقاہر سلمی کے دادا ہیں۔ صحابی ہیں ان سے عطیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے ان کو کتاب وحدان میں صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۶۔ حضرت قیسؓ بن وہرز

حضرت قیسؓ بن وہرز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سوادہ بن غنم بن مالک بن نجار اور بعض لوگ ان کو قیس بن ابی ودیعہ کہتے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خراسان میں حکم بن عمرو کے ساتھ تھے۔ اس کو حاکم ابوعبداللہ نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۷۔ حضرت قیسؓ بن یزید

حضرت قیسؓ بن یزید۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے ان کو ان کی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہو گئے ان کے سر پر جس مقام میں رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں کے بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۸۔ حضرت قیسؓ بن یزید جہنی

حضرت قیسؓ بن یزید جہنی۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

۴۴۰۹۔ حضرت قیسؓ

حضرت قیسؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا کہ میں نہیں جانتا شاید یہ گذشتہ ناموں میں سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ خزاعیہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قیس نامی ایک شخص سے پوچھا اور فرمایا کہ زمین میں اس کو ٹھکانا نہ ملے پس وہ جب کسی مقام میں جاتے تھے تو وہاں ان کا قیام نہ ہوتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۱۰۔ حضرت قیسیؓ

حضرت قیسیؓ۔ قیس کی طرف منسوب ہیں۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قیسی سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنا منہ دھویا اور کہنیاں ایک مرتبہ دھوئیں پھر داہنے ہاتھ سے اپنے دونوں پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی سند میں اختلاف ہے۔

۴۴۱۱۔ حضرت قیسبہؓ بن کلثوم

حضرت قیسبہؓ بن کلثوم بن حباشہ۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت نہیں ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۴۱۲۔ حضرت قیظیؓ بن قیس

حضرت قیظیؓ بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن خزرج بن عمرو عمرو کا نام نبیت بن مالک بن اوس ہے۔ اوسی انصاری ہیں۔ ان کی والدہ لبنیٰ بنت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔ بقول واقدی یہ اور ان کے تین بیٹے عقبہ اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن احد میں شریک تھے اور تینوں جسر ابوعبیدہ میں شہید ہوئے اور ان کے بھائی عباد بن قیظی رسول اللہؐ کے صحابی تھے مگر احد میں شریک نہ تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد میں شریک تھے۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیظی بن قیس لوذان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ ابن قدح نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۴۱۳۔ حضرت قینؓ اشجعی

حضرت قینؓ اشجعی ہیں۔ ان کا ذکر ابوہریرہ کی حدیث میں ہے۔ اس کو یحییٰ بن ابی کثیر نے سلمہ سے انہوں نے حضرت

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین اشجعی نے کہا کہ او کھلی (ایک ظرف ہے جس میں غلبہ وغیرہ موسل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۴۱۴۔ حضرت قیومؓ

حضرت قیومؓ۔ کنیت ان کی ابو یحییٰ ہے، ازدی ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں وفد یمن کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ اور رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالقیوم رکھا ہے، ہم حرف عین میں ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ ان کی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

حرف الکاف۔ باب الکاف والباء والثاء

۴۴۱۵۔ حضرت کباثہؓ بن اوس

حضرت کباثہؓ بن اوس بن قیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے عرابہ بن اوس اوسی کے بھائی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۴۴۱۶۔ حضرت کبیشؓ بن ہوذہ

حضرت کبیشؓ بن ہوذہ۔ بنی حارث بن سدوس میں سے ایک شخص ہیں سیف بن عمر نے عبداللہ بن شبرمہ سے انہوں نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انہوں نے کبیش بن ہوذہ سے جو بنی حارث بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحریر ان کو لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۱۷۔ حضرت کثیرؓ ازدی

حضرت کثیرؓ ازدی۔ یہ کثیر ابو کثیر کے بیٹے ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عقبہ بن مسلم سے پوچھا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے انہوں نے کہا کہ کثیر جو نبیؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے ہم سب لوگوں کے لئے کھانا لایا گیا اور ہم نے کھایا اس کے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو کثیر ازدی میں لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۴۴۱۸۔ حضرت کثیرؓ انصاری

حضرت کثیرؓ انصاری ہیں۔ بصری میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جب آپؐ فرض پڑھتے تو دائیں طرف مڑ کر بیٹھتے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر بن کثیر نے روایت کی ہے۔ ان کا

تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۴۱۹۔ حضرت کثیرؓ خال البراء

حضرت کثیرؓ۔ براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ شعبی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ اے کثیر ہم عیدالاضحیٰ کی قربانی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۰۔ حضرت کثیرؓ بن زیاد

حضرت کثیرؓ بن زیاد بن شاس بن ربیعہ بن رباح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شمخ بن فزارہ فزاری۔ نبیؐ کے صحابی تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۴۲۱۔ حضرت کثیرؓ بن سائب

حضرت کثیرؓ بن سائب۔ علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ سے انہوں نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ حنین میں (بحالت کفر جنگ میں گرفتار ہو گئے اور) رسول اللہؐ کے سامنے پیش کئے گئے پس جس قدر لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیئے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابومسلم کجی نے حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قریظہ کا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حنین میں تو کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا نہ بالغ نہ نابالغ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے۔

۴۴۲۲۔ حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی

حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی۔ حکم بن رفید نے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عباد بن عمرو بن شیبان سے انہوں کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے اور آپ نے ان کو عمیق نامی زمین کا ایک ٹکڑا جو ملک شام کے مقام بیت جبرین میں تھی دیا تھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۲۳۔ حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی

حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے قادسیہ میں جالینوس فارسی کو قتل کیا تھا۔ اور اس کا سامان لیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس زہرہ بن حویہ نے قتل کیا تھا۔ اگر ان کا صحابی ہونا محفوظ ہو تو ان سے عدی بن حاتم نے روایت کی ہے۔ احمد بن عمار بن خالد نے عمر بن حفص بن غیاث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے اپنے والد

سے انہوں نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کثیر بن شہاب نے ایک ایسے آدمی کے متعلق بیان کیا کہ جس نے کسی کو تھپڑ مارا تھا لوگوں نے کہا یارسول اللہؐ! ہم آپؐ سے اپنے ایسے حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں سوال نہیں کرتے جو تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے لیکن یا یہ کام کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو! سنو! اور اطاعت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے احمد بن عمار کی حدیث کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے روایت کیا ہے۔ مگر صحیح وہ ہے جو علی بن عبدالعزیز' ابوزرعہ اور ابوشیبہ ابراہیم بن عبداللہ نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے عدی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے عرض یارسول اللہ! الی آخرہ۔ اور اعمش اور کثیر کا ذکر نہیں کیا۔

۴۴۲۴۔ حضرت کثیرؓ بن صلت

حضرت کثیرؓ بن صلت بن معدیکرب، کندی۔ ان کا شمار بنی جمح میں ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہیں۔ ان کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا۔ عبیداللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام مطیع رکھا اور ام عاصم اخت حضرت عمر کا نام عاصیہ تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے فال نیک لیتے ہیں۔ کثیر نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۵۔ حضرت کثیرؓ بن عباس

حضرت کثیرؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں ۱۰ ہجری میں نبیؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے کنیت ان کی ابوتمام ہے ان کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں اور بقول بعض ان کی والدہ حمیریہ تھیں۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ مجھے اور عبداللہ و عبیداللہ و قثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہنچ[1] جائے گا اس کو فلاں چیز ملے گی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر اس میں کلام ہے کیونکہ جو شخص رسول اللہؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اس کو بلائیں اور وہ چلا آئے۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۶۔ حضرت کثیرؓ بن عبداللہ

حضرت کثیرؓ بن عبداللہ۔ بقول بعض بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] جس طرح لوگ لڑکوں کو پیار میں کھلاتے ہیں اسی حالت کا ذکر ہے۔

۴۴۲۷۔ حضرت کثیرؓ بن عمرو

حضرت کثیرؓ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی اسد بھی بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے زیاد نے اس کو روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں ان کے دونوں بھائی مالک اور ثقف بھی شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس روایت کے اور کسی روایت میں میں نے کثیر کا نام نہیں دیکھا۔

۴۴۲۸۔ حضرت کثیرؓ بن قیس

حضرت کثیرؓ بن قیس۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طلب علم کا سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ ابن قانع کا قول ہے مگر یہ غلط ہے یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے مروی ہے اور وہ ابوالدرداء سے روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۹۔ حضرت کثیرؓ بن مرہ

حضرت کثیرؓ بن مرہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے قتیبہ نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا سلطان زمین میں خدا کا سایہ ہے کہ ہر مظلوم اس کے سایہ میں پناہ لیتا ہے لہٰذا اگر وہ عدل کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا اور رعیت پر اس کا شکر واجب ہے اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور رعیت کو صبر کرنا چاہئے جب بادشاہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں تو زمین پر قحط پڑ جاتا ہے اور جب زکوٰۃ بند ہو جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں اور جب زنا علانیہ ہونے لگتی ہے تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جب بدعہدی کی جاتی ہے تو دشمن کا غلبہ ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کثیر کو ابوموسیٰ کے سوا اور کسی نے صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

۴۴۳۰۔ حضرت کثیرؓ ہاشمی

حضرت کثیرؓ ہاشمی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب فرض نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائیں طرف ہٹ جاتے تھے اور جس قدر جی چاہتا تھا پڑھتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی آپؐ نے حکم دیا تھا بائیں طرف ہٹ جایا کریں داہنی طرف نہ ہٹا کریں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے یہ کثیر بن عباس ہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۴۳۱۔ حضرت کثیرؓ

حضرت کثیرؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ حسن بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کثیر سے کہا جو صحابی تھے الخ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

باب الکاف والدال والراء

۴۴۳۲۔ حضرت کدنؓ بن عبد

حضرت کدنؓ بن عبد اور بعض لوگ ان کو ابن عبید کہتے ہیں عتکی ہیں اور بقول بعض عکی فلسطین میں رہتے تھے ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ان سے ان کے بیٹے لفاف بن کدن نے رایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں یمن سے آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۳۔ حضرت کدیرؓ ضبی

حضرت کدیرؓ ضبی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام قتادہ تھا۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوفے میں رہتے تھے ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ ابواسحاق سے رایت کرتے تھے وہ کہتے تھے میں نے کدیر ضبی سے سنا ابواسحاق کہتے تھے مجھے کدیر سے سنے ہوئے پچاس برس ہو گئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابواسحاق سے سنے ہوئے چالیس سال ہوئے ابوداؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سنے ہوئے پنتالیس یا چھیالیس سال ہوئے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھ کو جنت میں لے جائے آپ نے فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمہاری حاجت سے جس قدر زائد ہوا کرے کسی کو دے دیا کرو اس نے عرض کیا کہ اگر ایسا نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر شخص کو سلام کیا کرو اس نے کہا اگر ایسا بھی نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہاں ہاں تو آپ نے فرمایا کہ ایک اونٹ ان میں سے لے لو اور ڈول لے لو اور جن لوگوں کو دور سے دن پانی ملتا ہو ان کو پانی پلاؤ جب وہ آئیں اور جب وہ نہ ہوں تو ان کا کام کر دیا کرو امید ہے کہ تمہارا اونٹ بیکار نہ ہونے پائے گا اور تمہارا ڈول پھٹنے نہ پائے گا کہ جنت تمہارے لئے واجب ہو جائے گی۔ یہ حدیث ابواسحاق کی روایت سے مشہور ہے اور ابواسحاق سے اس کو معمر اور ثوری اور قطر بن خلیفہ اور یزید بن عطاء وغیرہم نے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے نزدیک ان کی حدیث مرسل ہے۔

۴۴۳۴۔ حضرت کرامہؓ بن ثابت

حضرت کرامہؓ بن ثابت انصاری۔ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ابن کلبی نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۴۳۵۔ حضرت کردمؓ بن سفیان

حضرت کردمؓ بن سفیان ثقفی۔ ان سے ان کی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے یزید بن ہارون نے عبداللہ بن یزید بن مقسم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انہوں نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک درہ تھا جیسا معلموں کے ہاتھ میں ہوتا ہے لوگوں نے رفتار کی آواز سے زمین گونج رہی تھی میرے والد آپ کے قریب گئے اور انہوں نے آپ کا قدم مبارک پکڑ لیا رسول اللہؐ نے ان کے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کے پائے مبارک کے بیچ کی انگلی باقی سب انگلیوں سے بڑی تھی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میں جیش عثران میں شریک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیش کو پہچان لیا اسی جیش میں طارق بن مرقع نے کہا تھا کہ کون شخص ہے کہ کون شخص مجھے اپنا نیزہ مع اس کے ثواب کے دیتا ہے الخ ہم یہ حدیث طارق بن مرقع کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحویرث یعنی حفص نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب نے میمونہ بنت کردم سے انہوں نے اپنے والد سے کردم بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں کی تھی مسئلہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ نذر کسی بت وغیرہ کے لئے تھی میرے والد نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ اللہ کے لئے تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لئے جو نذر تھی اس کو پورا کرو اس کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۶۔ حضرت کردمؓ بن ابی السنابل

حضرت کردمؓ بن ابی السنابل۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی سائب کہتے ہیں۔ انصاری ہیں صحابی ہیں مدینہ میں رہتے تھے۔ ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ قرہ بن ابی المغراء نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے انہوں نے اپنے والد کردم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کی طرف گیا یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہؐ کا چرچا مکہ میں شروع ہو چلا تھا اتفاقاً ہم کو رات کے وقت ایک چرواہے کے یہاں رہنا پڑا نصف شب کو ایک بھیڑیا آیا اور اس نے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھ کر اٹھا اور اس نے کہا کہ اے عامر الوادی (نام ایک جن کا ہے) اپنے پڑوسی کی مدد کر پس ایک آواز دینے والے نے جس کی صورت ہم نے نہیں دیکھی کہا کہ اے بھیڑیے اس کو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ میں مل گیا اور اس کے کہیں زخم نہ تھا اس کے متعلق رسول اللہؐ پر یہ آیت نازل ہوئی وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادھم رھقا (اور بے شک کچھ لوگ انسانوں میں سے پناہ مانگتے تھے جنوں کے ساتھ مگر ان جنوں نے ان کی ہلاکت زیادہ کر دی) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۷۔ حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی

حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو خشنی کہا ہے اور کہا ہے کہ ابوحاتم نے ان کے اور کردم بن سفیان کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں کی حدیث بلفظہ ایک ہے ان کی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں نے کردم بن قیس سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جن کا نام ابوثعلبہ تھا چلا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے عاریتاً دے دو میں نے کہا اس شرط پر دوں گا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دو اس دن گرمی بہت تھی ابوثعلبہ نے کہا اچھا جوتیاں مجھے دے دو میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا بعد اس کے جب گھر پہنچ گئے تو ابوثعلبہ نے میری جوتیاں مجھے واپس بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ میں نکاح نہ کروں گا میں نے یہ واقعہ نبیؐ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو تمہارے لئے اس میں بہتری نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے یہ نذر کی تھی کہ فلاں مقام میں کچھ اونٹ قربانی کروں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پور نہیں کی جاتی وہ وہ ہے جو صلہ رحم کے قطع کرنے میں ہو یا اس چیز میں ہو جس میں ابن آدمی کا اختیار نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں باوجودیکہ انہوں نے کردم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہے اور ان کو خشنی بیان کیا ہے ایک تعجب کی بات ہے اگر وہ ان دونوں کو ثقفی بیان کرتے ہیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا تو بے شک ایک بات ہوتی واللہ اعلم۔

۴۴۳۸۔ حضرت کردوسؓ بن عمرو

حضرت کردوسؓ بن عمرو۔ حسن بن سفیان اور عبداللہ بن ابی داؤد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان سے ابووائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی فریاد کی آواز سنے اور مروان بن سالم نے ابن کردوس بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب اور پندرھویں شعبان کی شب کو عبادت کرے ان کا قلب نہ مرے گا جب کہ اور سب قلب مر جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۳۹۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ احمد بن سیار نے ابوعباد بصری سے انہوں نے مفضل بن فضالہ قتبانی یعنی ابومعاویہ سے انہوں نے عیسیٰ بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن سلیمان حزری سے انہوں نے شداد بن سالم سے انہوں نے ابن کردوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب میں شب بیداری کرے گا اس کا قلب نہ مرے گا جس دن کہ اور قلب مر جائیں گے اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بجائے شداد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام بیان کیا ہے اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں

کہ ابوموسیٰ نے یہ حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے اور اس کو کردوس بن عمرو کے تذکرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے مگر ابونعیم نے یہ حدیث کردوس بن عمرو کے تذکرہ میں لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر نہیں معلوم کہ ابوموسیٰ نے ان کو کیسے دو سمجھ لیا۔ ابونعیم نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۴۴۴۰۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ وہب بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے کردوس سے جو اصحاب نبیؐ سے ایک شخص ہیں نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ مجلس ذکر میں بیٹھنا مجھے چار غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اس حدیث کو علی بن جعد نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے کردوس صحابی سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ خود کردوس ہی کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۱۔ حضرت کرزؓ بن اسامہ

حضرت کرزؓ بن اسامہ۔ بعض لوگ ان کو ابن اسامہ کہتے ہیں۔ بنی عامر بن صعصہ سے ہیں بعض لوگ ان کو ابن اسلمی کہتے ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن بشر یعنی ابوحفص نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن راشد نے رحال بن منذر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے کرز سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ بنی عامر پر لعنت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ کریز کے نام میں لکھا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کرز کہتے ہیں اور بعض لوگ کریز۔ ابن مندہ نے ان کو کریز بن سلمہ بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے لفظ صحیح سامہ ہے نہ سلمہ۔

۴۴۴۲۔ حضرت کرزؓ تمیمی

حضرت کرزؓ تمیمی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابوحاتم اور حضرمی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن منصور نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن بدیل سے انہوں نے بنت کرز تمیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں جنہوں نے پورے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کریز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن دیکھا تھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نافع بن عمر نے عبداللہ بن بدیل سے یا ان کے چچا سے انہوں نے بنت کرز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں

نے حدیبیہ کے پہاڑ پر چڑھ کر نبیؐ کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے دو صفیں مقتدیوں کی تھیں جنہوں نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اور اس روایت سے بھی ابو نعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ کرز کہتے ہیں میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپکو پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی کرز ہیں جن سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے یا کوئی اور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۴۳۔ حضرت کرزؓ بن جابر

حضرت کرزؓ بن جابر بن حسیل اور بقول بعض حسل بن احب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کرز بن جابر فہری نے ایک مرتبہ مدینہ میں شبخون مارا تھا تو رسول اللہؐ ان کے تعاقب کے لئے تشریف لے گئے یہاں تک کہ وادی صفوان تک پہنچ گئے مگر یہ نہیں ملے اس کے بعد یہ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا ان کو رسول اللہؐ نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس کو قبیلہ عرینہ کے تعاقب پر آپ نے مامور کیا تھا قبیلہ عرینہ کے لوگوں نے صدقہ کے اونٹ لے لیے تھے اور چرواہے کو قتل کر دیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ ۸ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانوں سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حسل اور حبیش جو دونوں حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جا رہے تھے دونوں شہید ہو گئے پہلے حبیش شہید ہوئے تو کرز نے ان کو اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ کر لڑنا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے۔

قد علمت صفراء من بنی فهر نقية الوجه نقية الصدر

لا ضربن اليوم عن ابی صخر

قبیلہ بنی فہر کے خوبصورت لوگ مشہور ہیں کہ چہرہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے سینہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے۔ آج میں ابو صخر کی طرف سے لڑوں گا۔

جیش کی کنیت ابو صخر تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حبیش: حاء مہملہ کے ضمہ کے ساتھ اور باء موحدہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر پر شین معجمہ ہے۔

۴۴۴۴۔ حضرت کرزؓ بن علقمہ

حضرت کرزؓ بن علقمہ بن ہلال بن جریبہ بن عبد نہم بن جلیل بن حبیشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی ہے۔ خزاعی، کعبی ہیں۔ یہی عمرو بن لحی قبیلہ خزاعہ کے جد امجد ہیں۔ زہری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور عروہ نے ان کو کرز بن حبیش لکھا ہے یہ کرز فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور بڑی عمر پائی تھی۔ یہی ہیں جنہوں نے حرم کی نشانیاں حضرت معاویہ کی خلافت میں جب کہ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم اور ابو محمد یعنی عبدالعزیز نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی برکات بن ابراہیم بن طاہر خشوعی وغیرہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن حسن حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی محمد اور ابوبکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی محمد بن علی سہلکی بسطامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر جبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعتبہ یعنی احمد بن فرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے عبدالواحد بن قیس سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کرز بن علقمہ خزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے پوچھا کہ اسلام کی انتہا بھی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اللہ جس عرب یا عجم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہے گا اس کو اسلام سے مشرف فرمائے گا۔ اس کے بعد فتنے پیدا ہوں گے کہ ایک دوسرے کی گردن مارے دے گا پس اس وقت سب سے بہتر وہ ہوگا جو پہاڑ کے کسی درہ میں جا کر بیٹھ جائے اور اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس سے کسی آدمی کو ضرر نہ پہنچے۔ یہ کرز وہی ہیں جنہوں نے شب غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا تھا مگر جب انہوں نے غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہا کہ یہیں سے نشان پا گم ہو گیا ہے انہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ قدم اسی قدم سے نکلا ہے جس کا نشان مقام ابراہیم میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جریبہ: جیم کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور اس کے یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں پھر باء موحدہ ہے۔

۴۴۴۵۔ حضرت کرزؓ بن ببرہ

حضرت کرزؓ بن وبرہ حارثی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے یہ صحابی نہیں ہیں ایک حدیث بھی ان کی لکھی ہے جس کو انہوں نے مرسلاً نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۶۔ حضرت کرزؓ

حضرت کرزؓ۔ ان سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۴۷۔ حضرت کرکرہؓ

حضرت کرکرہؓ۔ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں جو ہم سے بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مال غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جن کو لوگ کرکرہ کہتے تھے جب وہ مرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائے گا لوگوں نے جا کر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انہوں نے چرائی تھی بخاری نے کہا ہے کہ ابن سلامہ نے بھی ان کا نام کرکرہ بیان کیا ہے۔

۴۴۴۸۔ حضرت کریبؓ بن ابرہہ

حضرت کریبؓ بن ابرہہ۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی روایت نہیں دیکھی مگر صحابہ سے۔ حضرت حذیفہ بن یمان سے ابولدرداء سے ابوریحانہ سے اور ان سے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہے کہ کعب احبر نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مستغفری نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ابوحاتم کے نزدیک ثابت نہیں ہے بخاری نے ان کی کنیت ابوراشد بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۹۔ حضرت کریبؓ مولی النبیؐ

حضرت کریبؓ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ابان بن یزید نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے زید سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے کریب غلام نبیؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو پانچ چیزیں میزان اعمال میں کس قدر وزنی اور زبان پر کس قدر ہلکی ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ پانچ چیزیں کون ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جس کو خدا موت دے دے اور اس کا والد صبر کرے۔ اس حدیث کو دستوائی نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوسلام دو ہیں ایک کبیر جن کا نام ممطو حبشی تھا اور وہ تابعین میں سے تھے دوسرے ابوسلام صغیر ان کا نام زید تھا پس اس سند میں زید عن ابی سلام غلط ہے کیونکہ زید ہی کی کنیت ابوسلام ہے۔

۴۴۵۰۔ حضرت کریزؓ بن سامہ

حضرت کریزؓ بن سامہ۔ اور بعض لوگ بن اسامہ کہتے ہیں۔ عامری ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کریز بن سلمہ صحابی ہیں ان کا شمار اہل بصر کے خاندان بنی عامر میں ہے اور بعض لوگ ان کو کرز بن اسامہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ کرز کے نام میں گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۱۔ حضرت کریمؓ بن جزی

حضرت کریمؓ بن جزی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے خالد بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی خدمت میں خشاش ارض کا مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی داؤد نے کثیر بن عبید سے انہوں نے بقیہ سے روایت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالکریم بصری سے انہوں نے حبان بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۲۔ حضرت کریمؓ بن حارث

حضرت کریمؓ بن حارث۔ زرارہ کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم۔

باب الکاف مع الشین والعین

۴۴۵۳۔ حضرت کشذؓ جہنی

حضرت کشذؓ جہنی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ان کی حدیث محمد بن عمر واقدی نے عبدالعزیز عمران سے انہوں نے واقد بن عبداللہ سے انہوں نے کشذ جہنی سے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۴۔ حضرت کعبؓ انصاری

حضرت کعبؓ انصاری۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن مالک نہیں ہیں اور انہوں نے ابن نُمیر سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر سے [1] کسی جانور کو ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۵۔ حضرت کعبؓ بن جماز

حضرت کعبؓ بن جماز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور بعض لوگ ان کے والد کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں جماز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ ان کا نام حمان بیان کرتے ہیں اور بقول بعض یہ غسانی ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہیں ابن شہاب نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قبیلہ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے ان انصار کے نام میں جو قبیلہ طریف میں خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہے اور میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بقول بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خیال یہ ہے بنی طریف اور ہیں اور بنی ساعدہ اور ہیں حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق ان کو جہنی لکھا ہے اور دار قطنی نے ان کے والد کا نام حمان بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک جماز جیم اور

---

[1] بعض پتھروں کے کنارہ پتلے ہوتے ہیں وہ بالکل چاقو چھری کا کام دیتے ہیں۔

زاء کے ساتھ ہے۔

۴۴۵۶۔ حضرت کعبؓ بن خداریہ

حضرت کعبؓ بن خداریہ۔ بنی بکر بن کلاب کے خاندان سے ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوزرین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۵۷۔ حضرت کعبؓ بن خزرج

حضرت کعبؓ بن خزرج انصاری۔ بنی حارث سے ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن میمون بن کعب بن خزرج نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حکم بن ابی الحکم غزوۂ تبوک میں نبیؐ کے ساتھ میرے ہم سفر تھے اور وہ کیا عمدہ ہم سفر تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۸۔ حضرت کعبؓ بن زہیر

حضرت کعبؓ بن زہیر بن ابی سلمی۔ ابوسلمی کا نام ربیعہ ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ تھا۔ مزنی ہیں۔ صحابی ہیں۔ کعب اور ان کے بھائی بجیر جو زہیر کے بیٹے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے جب مقام ابرق الغراف میں پہنچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم اسی مقام میں ہماری بکریوں کو دیکھتے رہنا کہ میں اس شخص سے یعنی رسول اللہؐ سے مل آؤں اور سنوں کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ کعب وہیں ٹھہرے رہے اور بجیر گئے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے حضرت نے اسلام کی ان کو ترغیب دی چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کئے۔

الا ابلغا عنی بجیرا رسالة	علی ای شی ویب غیرک دلکا
علی خلق لم تلف اما ولا ابا	علیه ولم تدرک علیه اخالکا
سقاک ابوبکر بکاس روية	وانهلک المامور منها وعلکا

اے قاصد بجیر کو میرا یہ پیغام دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا وہ دین جس پر نہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا نہ ماں کو نہ بھائی کو ابوبکر نے تجھے بہت ہی بری تعلیم دی جس سے تو ہلاک ہو گیا۔

جب ان اشعار کا علم رسول اللہؐ کو ہوا تو آپ نے ان کا خون مباح کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص کعب کو پائے وہ اس کو قتل کر دے بجیر نے اپنے بھائی کو اس کی اطلاع کر دی اور کہا کہ اب اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم نہ بچ سکو گے بعد اس کے لکھا کہ رسول اللہؐ کے پاس جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے آپ قبول کر لیتے ہیں اور پیچھے قصور معاف کر دیتے ہیں لہذا میرے اس خط کے پہنچتے ہی تم چلے آؤ اور اسلام لاؤ چنانچہ کعب بھی آئے اور انہوں نے ایک نعتیہ قصیدہ بھی نظم کیا جب یہ مدینہ پہنچے تو اپنا اونٹ مسجد نبوی کے دروازے پر بٹھا دیا اور مسجد کے اندر چلے گئے دیکھا کہ رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے بیچ بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہو کر اس سے باتیں کرتے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہوتے ہیں کعب کہتے تھے میں نے اس

طریقہ سے رسول اللہؐ کو پہچان لیا اور میں آپؐ کے قریب کے جا کر بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان دیجئے آپ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپ نے فرمایا تمہیں معاد نے یہ اشعار نظم کئے ہیں اور آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو چنانچہ انہوں نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا او رانہلک المامور منہا وعلکا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ میں نے بجائے مامور کے لفظ مامون کہا تھا اس کے بعد پھر انہوں نے قصیدہ نعتیہ سنایا۔

بانت معاد فقلبی الیوم متبول	متیم اثر ھالم یفد مکبول
ان الرسول السیف یستضاء بہ	مھند من سیوف اللہ مسلول
انبئت ان رسول اللہ اوعدنی	والعفو عند رسول اللہ مامول

معار (نامی محبوبہ) نے جدائی اختیار کر لی جس سے میرا دل بے چین ہے۔ اس کے بعد نہایت ذلت ہے اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا۔ بیشک رسولؐ ایک تلوار ہیں جن کی روشنی پھیل رہی ہے۔ خدا کی تلواروں میں سے ایک برہنہ شمشیر ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے ڈرایا مگر رسول اللہؐ سے بخشش کی امید ہے۔

رسول اللہؐ نے (خوش ہو کر) حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو یہاں تک کہ انہوں نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے ہیں جب آپ طائف سے واپس تشریف لائے تھے۔ ان کے عمدہ اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں۔

لو کنت اعجب من شی لا عجبنی	سعی الفتی وھو مخبوءٌ لہ القدر
یسعی الفتی لامور لیس یدر کھا	والنفس واحدۃ والھم منتشر
والمرء ماعاش ممدو دلہ امل	لا تنتھی العین حتشی ینتھی الاثر

اگر مجھے کسی چیز پر تعجب ہوتا تو آدمی کی اس کوشش پر ضرور تعجب ہوتا جس کے خلاف تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتوں کے لئے کوشش کرتا ہے جن کو وہ پا نہیں سکتا نفس ایک ہی ہے اور مقاصد بہت ہیں۔ آدمی جب تک زندہ رہے گا ہوس کم نہ ہو گی اثر نہیں جاتا جب تک نشان رہتا ہے۔

نیز اشعار ذیل بھی ان کے عمدہ کلام میں ہیں۔

ان کنت لا ترھب ذمی لما	تعرف من صفحی عن الجاھل
فاخش سکوتی اذانا منصت	فیک لمسموع خنی القائل
فالسامع الذام شریک لہ	ومطعم الماکول کالاکل
مقالۃ السوء الی اھلھا	اسرع من منحدر سائل
ومن دعا الناس الی ذمہ	ذموہ بالحق وبالباطل

اگر تو میری مذمت سے نہ ڈرتا ہو اس سبب سے کہ جاہلوں سے میرے اعراض کو جانتا ہے۔ مگر تجھے میرے سکوت سے

ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ میں بیہودہ گوئیاں تیری سنتا ہوں سننے والا برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی چیز کا کھلانے والا مثل کھانے والے کے ہے۔ بری بات اس کے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز پہنچ جاتی ہے۔ جو لوگوں کو اپنی مذمت کی طرف ہو جو لوگ اس کو حق باطل غرض ہر طرح برا کہنے لگتے ہیں۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جو اب تک شاہان اسلام کے پاس ہے ان کے والد زہیر کی وفات بعثت سے ایک برس پہلے ہوگئی ہے۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔

۴۴۵۹۔ حضرت کعبؓ بن زید انصاری

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حرثہ بن دینار بن نجار، انصاری نجاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کی شہادت غزوۂ خندق میں ہوئی واقدی نے بیان کیا ہے کہ غزوہ خندق میں ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ غزوۂ خندق میں ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نامعلوم تیر جس کے لگا تھا وہ امیہ بن ربیعہ بن صخر دولی تھے جو بیر معونہ کے واقعہ میں بچ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۰۔ حضرت کعبؓ بن زید بن قیس

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس، انصاری۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہیں۔ انہوں نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا ہے جس کے جسم پر رسول اللہؐ نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ تو اپنے کپڑے پہن لے اور اپنے عزیزوں سے جا کے مل جا۔ (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) ان سے جمیل بن زید نے روایت کی ہے مگر اس روایت میں اضطراب بہت ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اگر ابونعیم کی طرح وہ بھی ان کا نسب اس سے زیادہ بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا یا کوئی اور ہیں ابونعیم نے ابن اسحاق سے انصار کے ناموں میں جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر میں شریک تھے کعب بن زید بن قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابوجعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے میں انصار کے ایک شیخ کی صحبت میں رہا ہوں جو صحابی تھے ان کا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اس کے پہلو میں ایک سفید داغ ہے تو آپ بستر سے اٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جس قدر آپ نے اس عورت کو دیا تھا اس میں سے کچھ واپس نہیں لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا ہے اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے روایت کیا ہے اور اسمعیل بن زکریا نے اور قاسم بن

غصن نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اس کو روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر غفاری عورت کا قصہ ان سے مروی نہ ہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونوں کا ایک ہے اور بدر میں دونوں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۴۶۱۔ حضرت کعبؓ بن سلیم قرظی

حضرت کعبؓ بن سلیم، قرظی، ثم الاوسی۔ بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہیں۔ یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے ہیں۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کئے گئے تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہیں ان کی حدیث حاتم بن اسمعیل نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ابونعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام نقل کر کے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہیں کی بلکہ موسیٰ کے والد یعنی عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے خود ابن مندہ نے بھی اس کو صحیح طریق پر عبدالرحمٰن خطمی کے تذکرہ میں لکھا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۲۔ حضرت کعبؓ بن سور ازدی

حضرت کعبؓ بن سور بن بکر بن عبد بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازاد ازدی۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے ان کے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہیں۔ شعبی نے روایت کی ہے کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہیں اور ایسی سخت گرمی کے زمانے میں بھی ہر روز روزہ رکھتے ہیں کبھی ناغہ نہیں کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لئے دعائے مغفرت کی اور اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہے وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یاامیر المومنین آپ نے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرانے کے لئے آپ کے پاس آئی تھی حضرت عمر نے کہا ایسی بات ہے۔ انہوں نے کہا ہاں پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمر نے فرمایا سچ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں کعب کہتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھیں کہ وہ تمہارے بستر سے علیحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ہاں یہی بات ہے میں ایک جوان عورت ہوں اور میں بھی وہی چاہتی ہوں جو اور عورتیں چاہتی ہیں پس حضرت نے عمر اس کے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ کر دو انہوں نے کہا کہ امیر المومنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان دونوں کی بات سمجھ گئے اور میں نہیں سمجھ سکا کعب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو چار دنوں میں سے ایک دن ملنا چاہئے گویا اس کے شوہر کی چار بیویاں ہیں۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بیوی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمر نے

فرمایا واللہ جیسے تمہاری پہلی رائے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری رائے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تم کو میں نے بصرہ کا قاضی بنادیا پھر حضرت ابوموسیٰ کو ایک تحریر ان کی تقرر کی لکھ دی چنانچہ حضرت عمر کی خلافت بھر بصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمان کی خلافت میں قاضی رہے پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے شہید ہوئے اس دن یہ دونوں صفوں کے درمیان نکل کر آئے تھے اور ان کے ہاتھ میں مصحف تھا یہ لوگوں کو خون ریزی کی ممانعت کر رہے تھے اور کہتے تھے کتاب اللہ سے فیصلہ کرلو اتنے میں نامعلوم تیر آیا اور یہ شہید ہو گئے اس وقت ان کے ہاتھ میں مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ میں اونٹ کی بھاگ تھی۔ قتال فارس میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۳۔ حضرت کعبؓ بن عاصم اشعری

حضرت کعبؓ بن عاصم، اشعری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کنیت عمرو کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مصر میں رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ میں سے ہیں۔ ان سے حضرت جابر اور ام الدرداء اور عبدالرحمٰن بن غنم اور خالد بن ابی مریم نے روایت کی ہے ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے کنیت ان کی ابو مالک ہے یہی ہیں جن سے عبدالرحمٰن بن غنم نے اور اہل شام نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو مالک اور شخص ہیں مگر میرے خیال میں ابو مالک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۴۔ حضرت کعبؓ بن عامر سعدی

حضرت کعبؓ بن عامر سعدی، صحابی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۴۶۵۔ حضرت کعبؓ بن عجرہ

حضرت کعبؓ بن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی۔ بلوی، انصار کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف نہیں ہیں بلکہ خود انصاری ہیں مگر ابن سعد نے کہا ہے کہ میں نے ان کا نام انصار کے نام میں بہت ڈھونڈا مگر مجھے نہ ملا۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب بلی تک بیان کر کے کہا ہے کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہیں ان کا اسلام متاخر ہے اسلام کے بعد یہ تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ان سے ابن عمر نے اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابووائل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلیٰ نے اور ان کے بیٹوں یعنی اسحاق اور عبدالملک اور محمد اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہے یہ آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی تھی (ففدية من صيام او صدقة او نسک.) کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی تک

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبدالکریم نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کا گذر ان کی طرف مقام حدیبیہ میں ہوا ابھی مکہ نہ پہنچے تھے یہ اس وقت دیگ کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے سر سے نکل نکل کر ان کے منہ پر گرتی تھیں حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئیں تم کو تکلیف دیتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں تو آپ نے فرمایا سر منڈواڈالو اور ایک فرق غلبہ چھ مسکینوں کو دے دو ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزہ رکھ لو یا ایک قربانی کر لو۔ کعب کی وفات مدینہ میں ۵۱ ہجری اور بقول بعض ۵۲ اور بقول بعض ۵۳ ہجری میں بعمر ۷۳ سال اور بقول بعض ۷۵ سال ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۶۔ حضرت کعبؓ بن عدی

حضرت کعبؓ بن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن ثعلبہ بن عدی بن ملکان بن عوف بن عذرہ بن زید لات۔ انہیں کو تنوخی بھی کہتے ہیں۔ حیرہ کے لوگوں میں سے ہیں کیونکہ بنی ملکان بن عوف تنوخ کے حلیف تھے ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے حیرہ کا جو وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا اس میں یہ بھی تھے۔ ابوبکر صدیق کے عہد میں اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر کے ساتھ شریک تھے ۱۵ ہجری میں حضرت عمر کی طرف سے قاصد بن کر مقوقس کے پاس اسکندریہ گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ان کی اولاد مصر ہی میں رہی۔ یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم پیشوائے) انصاری تھے جب محمد رسول اللہؐ مبعوث ہوئے تو میرے والد نے کہا کہ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی ﷺ) کے پاس جائیں اور جا کر تم لوگ اس سے کچھ اس کی باتیں سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں اور تم کہو کہ کاش ہم ان کی کچھ باتیں سنتے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوئے اور وہ حضرت کی طرف روانہ کئے گئے میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جاؤں میرے والد نے کہا تم جا کر کیا کرو گے میں نے کہا میں بھی ان کی حالت دیکھوں گا چنانچہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ کا کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمیں منع نہ کرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت کی وفات ہوگئی تو ان چاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو نہ مرتے چلو واسط واپس چلیں میں نے ان سے کہا ابھی توقف کرو دیکھو ان کی جگہ پر کون قائم ہوتا ہے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام منقطع ہوگیا یا پورا ہوگا مگر وہ لوگ چلے گئے اور میں ٹھہر ا رہا مگر اس حال میں تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی تھا پھر جب حضرت ابوبکر نے یمامہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانوں کو مسیلمہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرا گذر ایک راہب کی طرف سے ہوا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کچھ تخلی حاصل کرنی چاہئے مجھ سے اس نے پوچھا کہ تم نصرانی ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا یہودی ہو میں نے کہا نہیں پھر میں نے محمدؐ کا ذکر کیا اس نے کہا ہاں ان کا تذکرہ ہماری کتابوں میں ہے میں نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اس نے ایک کتاب[1] نکالی اور مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا

---

[1] یہ کتاب تورایت انبیائے بنی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا۔

ہے میں نے کہا کعب پس اس نے وہ کتاب کھولی میں نے پڑھا تو محمدؐ کی صفت اور ان کی نعت اس میں دیکھی اسی وقت سے میرے دل میں ایمان آ گیا اور میں اس وقت مسلمان ہو گیا پھر میں اپنے وطن حیرہ گیا تو لوگوں نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعنہ دیئے اس کے بعد حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۷۔ حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج

حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج۔ کنیت ان کی ابوزعنہ ہے۔ شاعر ہیں۔ طبری نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے، ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۸۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزاعی

حضرت کعبؓ بن عمرو۔ کنیت ان کی ابوشریح تھی۔ خزاعی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو خویلہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کعب بن عمرو، یحییٰ بن یونس اور ابوحاتم بستی اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ ابوشریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۹۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزرجی، ابوالیسر

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوالیسر تھی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بدر میں جب شریک ہوئے تو ان کی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہے کہ انہیں نے منبہ بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انہیں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قد ان کا پستہ تھا۔ مدینہ میں جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی ان میں سب سے آخری شخص ہیں۔ ان کی وفات ۵۵ ہجری میں ہوئی ان سے ان کے بیٹے عمار نے اور موسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں شریف ابوالمحاسن یعنی محمد بن عبدالخالق جوہری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نضر ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص نے غانم بن سلیمان سے انہوں نے عون بن عبداللہ سے بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابوالیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لئے اس کے لئے گھر پر گئے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ کہہ یہاں نہیں ہیں ابوالیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل میں نے تیری آواز سن لی چنانچہ وہ نکلا ابوالیسر نے اس سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اس شخص نے کہا تنگدستی کی وجہ سے تو انہوں نے کہا کہ اللہ اللہ جا میں نے اپنا قرض معاف کیا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرض دار کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن وہ اللہ کے سائے میں ہوگا۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور

ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۰۔ حضرت کعبؓ بن عمرو نجاری

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۴۴۷۱۔ حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی

حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی، یامی۔ یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے بعض لوگ ان کو کعب بن عمر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے نسب ان کا اس طرح ہے کعب بن عمرو بن جحدب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذہل بن دول بن جشم بن حاشد بن جشم بن خیوان بن نوف بن ہمدان۔ یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے صحابی ہیں ان کی ایک حدیث وہ ہے جو طلحہ بن مصرف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ ان کے حال میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے جو بیان کیا گیا۔

۴۴۷۲۔ حضرت کعبؓ بن عمیر

حضرت کعبؓ بن عمیر غفاری۔ کبار صحابہ سے ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو کئی مرتبہ سردار لشکر بنایا یہی ہیں جن کو رسول اللہؐ نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاح میں بھیجا تھا ان کے ساتھی وہاں شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو کر بچ گئے قبیلہ قضاعہ کے لوگوں نے ان کو شہید کر دیا تھا یہ واقعہ ۸ ہجری کا ہے یہ دولابی وغیرہ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے ساتھی دونوں اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۳۔ حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری

حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعلاء یعنی حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہے اور میری امت کے لئے باعث فتنہ مال ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے۔

۴۴۷۴۔ حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی

حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن یونس نے زید بن حریش سے انہوں نے یعقوب بن محمد سے انہوں نے کرامہ بنت حسین سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن کعب مازنی سے انہوں نے ابوعیاش سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو ایام قربانی کے درمیانی دنوں میں جمرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ حدیث ہم سے اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے اسی کے مثل بیان کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ مگر انہوں نے جابر کا ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کعب بن عیاض اشعری سے حضرت جابر نے روایت کی ہے ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دونوں کے حدیث کی سند بالکل ایک ہے واللہ اعلم۔

۴۴۷۵۔ حضرت کعبؓ بن عیینہ

حضرت کعبؓ بن عیینہ بن عائشہ تمیمی۔ صحابی ہیں۔ نیشاپور میں عبداللہ بن عامر کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ یحییٰ یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ سلمویہ اور حاکم ابوعبداللہ کا بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۶۔ حضرت کعبؓ بن قطبہ

حضرت کعبؓ بن قطبہ۔ ان کا تذکرہ ابورزین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے اور عبداللہ نے اور ابونعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے مگر کسی نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن زہیر تستری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین بن اشکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن عبید نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے کعب بن قطبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ جوڑنا ایسا نہیں ہے جیسا کسی اور پر جھوٹ جوڑنا جو شخص میرے اوپر عمداً جھوٹا جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھ لے۔

۴۴۷۷۔ حضرت کعبؓ بن مانع

حضرت کعبؓ بن مانع۔ انہیں کا لقب کعب احبار ہے۔ کنیت ان کی ابواسحاق ہے انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائے ابوادریس خولانی نے ابومسلم حلبی معلم کعب الخیر سے روایت کی ہے کہ وہ کعب احبار کو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہونے پر ملامت کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ میں حضرت ہی

کے خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلا تھا مگر جب میں مقام ذاقرنات میں پہنچا تو اس بت نے مجھ سے پوچھا کہ اے کعب تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس نبی کے پاس جاتا ہوں اس نے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین کے نیچے ہیں اس کے بعد مجھے ایک سوار ملا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے اس نے کہا محمدؐ کی وفات ہوگئی اور اہل عرب مرتد ہو گئے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۷۸۔ حضرت کعبؓ بن مالک خزرجی

حضرت کعبؓ بن مالک بن ابی کعب۔ ابو کعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا۔ انصاری خزرجی سلمی ہیں کنیت ان کی ابو عبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن۔ والدہ ان کی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان بنی سلمہ سے تھیں۔ باتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ شریک نہ تھے۔ جب رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے اور طلحہ بن عبیداللہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جب کہ آپ نے مہاجرین وانصار کے درمیان میں مواخات کرائی تھی صرف غزوۂ بدر اور تبوک میں یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک نہ ہونے سے رسول اللہ نے کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اس کے کہ بدر کا واقعہ جلدی میں پیش آ گیا تھا باقی رہا تبوک اس میں یہ شدت گرما کے سبب سے شریک نہیں ہوئے یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے رہ گئے تھے ان تینوں آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک، مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ انہیں تینوں کے حق میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت (اللہ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین باجود وسعت کے تنگ ہوگئی) پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی یہ قصہ بہت مشہور ہے انہوں نے احد کے دن نبی کا لباس[1] جو زرد رنگ کا تھا پہن لیا اور نبیؐ نے ان کا لباس پہن لیا تھا احد کے دن ان کے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔

یہ رسولؐ کے شعرا میں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ کے شعرا یہ لوگ تھے۔ (۱) حسان بن ثابت (۲) کعب بن مالک (۳) عبداللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان نسب کی برائیاں بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے۔

قضینا من تهامة کل وتر — وخیبر ثم اغمدنا السیوفا
نخیرها ولو نطقت لقالت — قواطعهن دوسا اوثقیفا

ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کر چکے اس کے بعد اپنی تلواریں میاں میں رکھیں وہ تلواریں ہم کو خبر دیتی اگر ان میں قوت نطق ہوتی تو صاف صاف کہتیں کہ قبیلہ اوس اور ثقیف کے بھی ہم ٹکڑے کر دیں گے۔

---

[1] تبدیل لباس سے مقصود محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا۔

ان اشعار کو سن کر قبیلہ دوس کے لوگ بولے کہ چلو اپنے بچاؤ کا سامان کریں ایسا نہ ہو کہ جو قبیلہ ثقیف کی حالت ہوئی وہی تمہاری بھی حالت ہو جائے۔ ان سے ابو جعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن ثوبان وغیر ہمانے روایت کی ہے ہمیں ابراہین بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نبیؐ سے کبھی کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوہ تبوک واقع ہوا ہاں بدر میں البتہ میں آپ کے ساتھ نہ تھا مگر رسول اللہؐ نے بدر میں شریک نہ ہونے کے سبب سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کے لئے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کے لئے آ گئے اس وجہ سے جنگ ہو گئی اور نہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے تھا خدا کی قسم رسول اللہؐ کے غزوات میں سب سے زیادہ شہرت لوگوں میں غزوہ بدر کی ہے مگر نہیں پسند کرتا کہ بعوض اپنی شرکت بیعت عقبہ کے میں غزوہ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ بیعت عقبہ میں ہم لوگوں نے (ایک بہت نازک وقت میں) اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر میں بیعت عقبہ کے بعد کسی غزوہ میں نبیؐ سے پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوہ تبوک پیش آیا اور وہ نبیؐ کے غزوات میں سب سے آخری غزوہ تھا اس میں نبیؐ نے سب لوگوں کو کوچ کا حکم دیا تھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اپنی معذوری شرکت غزوہ تبوک اور نبیؐ کا ناخوش ہو جانا اور ترک کلام فرمانا اور ان کا اپنی زندگی سے سیر ہو جانا بتفصیل مذکور ہے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ کہتے تھے میں ایک روز نبیؐ کی خدمت میں گیا تو آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مسلمان بیٹھے ہوئے تھے آپ کا چہرہ اس وقت ایسا روشن تھا جیسے چاند میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو جو دن آج تمہیں ملا ہے ایسا دن جب سے تم پیدا ہوئے ہو نصیب نہ ہوا ہوگا میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپکی طرف سے مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے آپ نے فرمایا خدا کی طرف سے پھر آپ نے آیتیں پڑھیں لقد تاب الله علی النبی والمهاجرین والانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم ثم تاب علیهم انه بهم رؤف رحیم (اللہ نے رحمت نازل کی نبی پر مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت (یعنی غزوہ تبوک میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کچھ لوگوں کے دل راہ راست سے ہٹے چاہتے تھے پھر مکر ان پر رحمت نازل کی۔ اسی آیت کے اخیر میں ان کی عفو تقصیر کا بھی ذکر ہے) الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۹۔ حضرت کعبؓ بن مرہ

حضرت کعبؓ بن مرہ اور بعض لوگ ان کو مرہ بن کعب کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابو عمر نے بھی کہا کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ کعب بن مرہ اور شخص ہیں اور مرہ بن کعب اور شخص ہیں۔ یہ کعب شام کے مقام اردن میں رہتے تھے ان سے شرحبیل بن سمط اور ابوالاشعث صنعانی اور ابو صالح خولانی اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے۔ عمرو بن مرہ نے سالم بن الجعد سے روایت کی ہے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا کہ اے کعب بن مرہ ہم سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہؐ سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انہوں نے کہا کہ میں ایک روز رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو فتح مند کیا ہے اور بہت کچھ دیا ہے اور آپ کی دعا مقبول کی ہے آپ کی قوم (قحط سالی سے) مری جاتی ہے آپ

اللہ سے ان کے لئے دعا کیجئے تو آپ نے دعا کی کہ یا اللہ مینہ برسا جو ہماری مصیبت کو دور کر دے عالمگیر بارش ہو اور بکثرت ہو جلد ہو دیر نہ ہو نفع دے ضرر نہ پہنچائے ان کعب سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں ان حدیثوں کو اہل کوفہ شرحبیل بن سمط سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اور اہل شام انہیں حدیثوں کو شرحبیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم یہ ابو عمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام میں ۵۹ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہم سے رسول اللہؐ کی کوئی حدیث بیان کیجئے اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہو گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۰۔ حضرت کعبؓ بن یسار

حضرت کعبؓ بن یسار بن ضبہ بن ربیعہ بن قزعہ بن عبداللہ بن مخزوم بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان عبسی ثم المخزومی۔ فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں انہوں نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہاں یہ قاضی بھی تھے۔ سعید بن عفیر نے کہا ہے کہ اسلام میں یہ سب سے پہلے قاضی ہیں جو مصر میں متعین کئے گئے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی عہد قضاء سے ممتاز تھے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ یہ خالد بن سنان عبسی کے نواسے تھے جن کے حق میں نبیؐ نے فرمایا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر ان کی قوم نے ان کو ضائع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرحبیل غافقی سے انہوں نے عمار بن سعد تجیبی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عمر بن عاص کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنا دو چنانچہ عمرو بن عاص نے ان کو بلوایا اور حضرت عمر کا خط ان کو سنایا مگر انہوں نے کہا کہ ہرگز نہ ہو گا کہ خدا نے مجھ کو جاہلیت سے اور اس کے مہلکوں سے نجات دی اب میں پھر اسی میں[1] پڑوں مجبور ہو کر عمرو بن عاص نے ان کو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحابی ہوں نہ اس حدیث میں کوئی دلیل ان کے صحابی ہونے کی ہے اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو وہ صحابی ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو لکھا ہے کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روایت سے معلوم ہوا کہ انہوں نے عہد قضا قبول نہیں کیا اس میں کوئی تناقض نہیں ہے اصل یہی ہے کہ حضرت عمر نے ان کو قاضی بنانا چاہا تھا اور اس کے متعلق انہوں نے عمرو بن عاص کو لکھا ہے۔

۴۴۸۱۔ حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ صحابی ہیں۔ ان کے ہاتھ جنگ یمامہ میں کٹ گئے تھے۔ عبدالکریم بن ابراہیم نے حرملہ بن یحیٰی سے انہوں

---

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نافع سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ نماز خوف [1] ہر ٹکڑے کے لئے ایک رکعت ہے یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے ابن مندہ نے عبدالکریم سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ حسن بن قتیبہ نے حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے ابوموسیٰ غافقی سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے نے ایک رکعت آپ کے ساتھ پڑھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۲۔ حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے علقمہ بن نضلہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہے قیامت کے دن وہ اللہ عزوجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائے گا پھر اللہ چاہے تو اس پر رحم کرے یا کوئی دوسرا فیصلہ اس کے حق میں فرمائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہ سے بھی مروی ہیں۔

باب الکاف واللام

۴۴۸۳۔ حضرت کلابؓ بن امیہ

حضرت کلابؓ بن امیہ۔ عبدان نے کہا ہے کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہیں۔ اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبداللہ بن زہرہ بن جندع بن لیث کے بیٹے ہیں کنانی لیثی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اور ان کے والد دونوں اسلام لائے تھے انہیں کے والد کا یہ کلام ہے۔ اتاہ مہاجران فولجاہ۔ ابوجعفر نے کہا ہے کہ کلاب بن امیہ کی عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے عثمان نے کہا میں مقام ابلہ کا عشر تحصیل کرنے پر مقرر کیا گیا ہوں تو کلاب نے ان کو ایک حدیث نبیؐ کو عشر لینے والے کی مذمت [2] میں سنائی اس حدیث کو خلید بن دعلج نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کلاب سے روایت کیا ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوہارون ہے انہوں نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے اس کے بعد انہوں نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۴۔ حضرت کلابؓ بن عبداللہ

حضرت کلابؓ بن عبداللہ۔ حافظ ابومسعود نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انہوں نے زید جزری سے انہوں نے شرحبیل مدنی سے انہوں نے کلاب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالہیثم بن تیہان

---

[1] مطلب اس کا یہ ہے کہ امام مسافر ہو اور قصر نماز پڑھ رہا ہو ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو رکعت پڑھائے۔
[2] عشر لینے والے کی مذمت صرف اس سبب سے کی گئی کہ اس کام میں خیانت و ظلم سے بچنا بہت دشوار ہے۔

نے کھانا پکایا اور نبیؐ کی دعوت کی ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھا پی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اس کا کیا بدلہ دیں آپ نے فرمایا اس کے لئے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہاں کھانا کھائے اور اس کا پانی پئے بعد اس کے اس کے لئے برکت کی دعا مانگے تو یہی اس کا بدلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۵۔ حضرت کلثومؓ بن حصین

حضرت کلثومؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن احمیس بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابورہم تھی غفاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ نبیؐ کے مدینہ میں تشریف لے آنے کے بعد اسلام لائے تھے بدر میں شریک نہ تھے مگر احد میں شریک تھے۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی احد کے دن ان کے نحر یعنی سینہ میں ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن ان کے زخم پر لگا دیا تھا وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ ان کو منحور کہنے لگے۔ رسول اللہؐ نے ان کو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرہ قضا میں اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ میں جب آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی میں رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۶۔ حضرت کلثومؓ بن علقمہ خزاعی

حضرت کلثومؓ بن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطلقی۔ ان کے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی مصطلق کے وفد میں تھا جب کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حاضر ہوئے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کئے جاؤ گے۔ ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کی حدیثیں مرسل ہیں انہوں نے حضرت ابن مسعود سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع بن شداد روایت کرتے ہیں ابونعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہیں۔ اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے ایک سے معلوم ہوتا ہے کہ کلثوم صحابی ہیں اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ علقمہ صحابی ہیں یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۷۔ حضرت کلثومؓ خزاعی

حضرت کلثومؓ خزاعی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے جامع بن شداد نے اور زبیر بن عدی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بیان ابونعیم کا تھا۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہیثم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے کلثوم خزاعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کوئی طریقہ ایسا ہوسکتا ہے جب میں اچھا کام کروں تو مجھے معلوم ہوجائے کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب کوئی برا کام کروں تو مجھے معلوم ہوجائے کہ میں نے برا کام کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے برا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے برا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کو اور ان کلثوم کو جوان سے پہلے مذکور ہوئے علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے کلثوم سے ان کے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہے اور ان سے جامع بن شداد نے روایت کی ہے مگر ابوعمر نے ان دونوں کو ایک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلثوم علقمہ کے بیٹے ہیں ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہے میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیوں سمجھا اور ان کو دو کیوں کہا درصورتیکہ دوسرے کلثوم کا نسب مذکور نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہے جو فرق پر دلالت کرے اور دونوں خزاعی بھی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۴۸۸۔ حضرت کلثومؓ بن ہرم اوسی

حضرت کلثومؓ بن ہرم بن امرالقیس بن حارث بن زید عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ ابوعمر اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ کلثوم بن ہرم بنی عمرو بن عوف سے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عبید سے تھے قباء میں رہتے تھے رسول اللہؐ کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول اللہؐ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہوچکے تھے یہی ہیں جن کے یہاں مقام قباء میں (بوقت ہجرت) رسول اللہ مہمان ہوئے تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہے اور چار دن تک آپ ان کے یہاں مہمان رہے بعد اس کے حضرت ابوایوب انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں فروکش رہے یہاں تک کہ آپ نے مکانات تعمیر فرمائے اور ان مکانوں میں سکونت اختیار کی جس وقت رسول اللہؐ بوقت ہجرت کلثوم کے یہاں پہنچے اس وقت کلثوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے نجیح رسول اللہؐ نے (لفظ نجیح سے فال نیک لی اور) ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابوبکر نجاح یعنی کامیابی ہوگئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ سعد بن ابی خیثمہ جو قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ فروکش کلثوم بن ہرم کے یہاں تھے مگر نشست آپ کی سعد کے مکان میں ہوتی تھی جس کو لوگ منزل الغراب کہتے تھے اسی وجہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ سعد بن خیثمہ کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا قیام قباء میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنج شنبہ (کل چار دن) رہا انہیں دنوں میں آپ نے مسجد قبا کی بنیاد ڈالی جب آپ قبا سے چلے تو جمعہ کا وقت بنی سالم بن عوف کے یہاں آگیا آپ نے نماز جمعہ بطن وادی میں پڑھی اس کے بعد آپ حضرت ایوب کے یہاں تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہرم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے مدینہ آنے کے بعد آپ کے اصحاب میں سب سے پہلے انہیں کی وفات ہوئی تھی ان کو کسی غزوہ میں شرکت کا موقع نہیں ملا اس کو طبری نے ذکر کیا ہے ان کے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہرم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور بقول بعض بنی زید بن مالک سے اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ ان سب اقوال کا نتیجہ ایک ہی ہے واللہ اعلم۔

۴۴۸۹۔حضرت کلدہؓ بن حنبل

حضرت کلدہؓ بن حنبل۔ بعض لوگ ان کو کلدہ بن عبداللہ بن حنبل کہتے ہیں مگر صحیح کلدہ بن حنبل بن ملیل ہے ان کے نسب اور قبیلہ میں اختلاف ہے بعض لوگ غسانی کہتے ہیں اور بعض اسلمی۔ ان کی والدہ اینسہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ ابن جمح تھیں اور بعض لوگ ان کی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہیں۔ بنی جمح کے حلیف تھے۔ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے اخیافی بھائی ہیں یہ ابن اسحاق اور واقدی اور مصعب کا قول ہے اور کلبی اور ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل صفوان بن امیہ کے اخیافی بھتیجے تھے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ حنبل معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ حنین میں شریک تھے جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول اللہؐ) کا سحر آج مٹ گیا صفوان نے کہا خدا تیرے منہ کو چاک کرے مجھے زیادہ پسند ہے کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے بہ نسبت اس کے کہ ہوازن کا کوئی شخص میرا مربی ہو۔ یہی ہیں جن کو صفوان بن امیہ نے فتح مکہ کے دن نبیؐ کے پاس کچھ تحائف دے کر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ ہرن کے بچہ اور کچھ لکڑیاں۔ یہ کلدہ عبدالرحمٰن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونوں بھائی یمن سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول مصعب وغیرہ کا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل مکہ کے حبشیوں میں سے تھے صفوان بن امیہ کے پاس رہتے تھے اور ان کی خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر میں کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے بعد اس کے صفوان کی وجہ سے مسلمان ہوگئے اور مکہ میں سکونت کی اور وہیں وفات پائی۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ہم سے روح بن عبادہ نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن سفیان نے خبر دی کہ عمرو بن عبیداللہ بن صفوان نے ان سے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور ہرن کے بچہ اور ککڑی دے کر نبیؐ کی خدمت میں بھیجا تھا اس وقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے تھے میں گیا اور نہ میں نے آپ کو سلام کیا اور نہ آپ سے اسے اندر آنے کی اجازت مانگی نبیؐ نے فرمایا لوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آؤں (اس کے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤ) یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونے کے بعد کا ہے عمرو نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بیان کی اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۰۔حضرت کلیبؓ بن اساف

حضرت کلیبؓ بن اساف۔ ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی خالد بن اساف کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۹۱۔ حضرت کلیب بن تمیم

حضرت کلیب بن تمیم بن بشر۔ بعض لوگ ان کو کلیب بن بشر بن تمیم کہتے ہیں۔ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ احد میں اوراس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں نے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخوں میں ان کے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابونصر نے نسر نون اور سین مہملہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تمیم بن نسر کے بیٹے ہیں قبیلہ بنی حارث سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۴۹۲۔ حضرت کلیب بن جزی عقیلی

حضرت کلیب بن جزی بن معاویہ بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ ان کو کلیب بن حزن کہتے ہیں ابوعمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کی کتاب کے بعض نسخوں میں ان کا نام کلیب بن جرز جیم اور راء اور زاء کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ ابوعمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول اللہ نے ہم سے فی سو بکری دو بکریاں زکوٰۃ کی لی تھیں۔ اور یعلی بن اشدق نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو۔ دیکھو جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور نہ دوزخ سے نفرت کرنے والا سوتا ہے آگاہ ہو جاؤ جنت مصائب میں مخفی کر دی گئی اور دوزخ نفسانی خواہشوں کے ساتھ آراستہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۹۳۔ حضرت کلیب بن شہاب

حضرت کلیب بن شہاب جرمی۔ کنیت ان کی ابوعاصم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک جنازہ کے ساتھ جس کے ہمراہ رسول اللہ بھی تھے چلا میں اس وقت بچہ تھا مگر سمجھ دار تھا رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اس کو اچھی طرح ادا کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کلیب اور ان کے والد شہاب دونوں صحابی ہیں۔

۴۴۹۴۔ حضرت کلیب ابوکثیر جہنی

حضرت کلیب۔ کنیت ان کی ابوکثیر تھی۔ جہنی ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے اپنے والد سے انہوں ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ میں وہیں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر کے بال منڈوالو چنانچہ میں نے منڈوا ڈالے نیز اسی سند کے ساتھ انہوں نے بیان کیا کہ نبی نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

عثیم: عین مہملہ کے ضمہ ثاء مثلثہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے کے ساتھ اور آخر میں میم ہے۔

۴۴۹۵۔ حضرت کلیبؓ ابو منفعہ

حضرت کلیبؓ۔ کنیت ان کی ابو منفعہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے منفعہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ حمانی نے حارث بن مرہ حنفی سے انہوں نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہے اور رحمت متواترہ ہے اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہے وہ دونوں کہتے تھے ہم سے کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہے اور احمد بن مسلم نے حارث سے انہوں نے کلیب بن منفعہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اس کے بعد انہوں نے اسی حدیث کو بیان کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۶۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔ ان کا نام ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے صخر بن عکرمہ سے انہوں نے کلیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر گناہ میں مومن کے لئے یہ فائدہ نہ ہوتا کہ وہ تکبر سے بچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی مومن کو گناہ نہ کرنے دیتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۹۷۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔ صحابی ہیں۔ ان کو ابولؤلؤ نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا زہری نے بیان کیا ہے کہ ابولؤلؤ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا جن میں سے چھ مر گئے منجملہ ان کے حضرت عمر اور حضرت کلیب تھے اور چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد اس نے اپنی ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ یہ کلیب وہی ہیں جن کی بابت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل میں مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گذرے مگر کسی نے اس کو دفن نہ کیا آخر کلیب نے اس کو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ کلیب کو فائدہ پہنچے گا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

باب الکاف والنون

۴۴۹۸۔ حضرت کنازؓ بن حصین

حضرت کنازؓ بن حصین بن یربوع بن خرشہ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن غنی بن یعصر بن سعد بن قیس غیلان۔ یہ

ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی ہے کنیت ان کی ابو مرثد تھی۔ غنوی ہیں۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے حلیف تھے۔ اکابر صحابہ اور فضلائے صحابہ سے ہیں۔ بدر میں یہ اور ان کے بیٹے مرثد دونوں شریک تھے۔ ان سے واثلہ بن اسقع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھوں نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات بعہد خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۱ ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۹۔ حضرت کنانہؓ بن عبد یالیل ثقفی

حضرت کنانہؓ بن عبد یالیل ثقفی۔ قبیلہ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول اللہؐ کے حضور میں محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔ یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انہیں میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ردیف عین میں عبد لیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبد یالیل تھے اور اس کو موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مدائنی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبد یالیل نبیؐ کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اس کے بعد وہ بخران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

۴۵۰۰۔ حضرت کنانہؓ بن عدی عبشمی

حضرت کنانہؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف عبشمی۔ یہی ہیں جو زینب بنت رسول اللہؐ کو لے کر آئے تھے جب ان کے شوہر ابو العاص بن ربیع نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابو العاص کے بھتیجے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۵۰۱۔ حضرت کندیرؓ بن سعید

حضرت کندیرؓ بن سعید بن حیدہ بن قشیر قشیری۔ اور بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی تھے۔ خالد بن عبد اللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عباس بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے کندیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ کندیر بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ یہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

یا رب رد راکبی محمدا ۔۔۔ رده إلى واصطنع عندی یدا

اے میرے پروردگار میرے راکب دوش محمد مصطفیٰ کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح یہی ہے کہ یہ روایت کندیر کے والد کی ہے۔ اس روایت کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں عمرہ کرنے لگے تھے تو انہوں نے ایک شخص کو طواف میں یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا کہتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش کے سردار عبدالمطلب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکاف والہاء والواو

۴۵۰۲۔ حضرت کہمس ؓ ہلالی

حضرت کہمس ؓ ہلالی۔ صحابی ہیں ان سے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے حماد بن یزید بن مسلم منقری نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہمس ہلالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسلمان ہو کر رسول اللہ ؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کو اپنے اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک میں نہیں گیا بعد اس کے پھر گیا اس وقت میرا پیٹ ہلکا ہو گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا آپ نے بہت غور سے مجھے دیکھا میں نے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں آیا تھا آپ ؐ نے پوچھا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہو گئی میں نے عرض کیا کہ آپ سے ملنے کے بعد پھر میں نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا آپ نے فرمایا یہ تمہیں کس نے حکم دیا کہ اپنی جان کو ستاؤ سنو صرف رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو میں نے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجئے کیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزہ رکھ لیا کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۰۳۔ حضرت کہیل ؓ ازدی

حضرت کہیل ؓ ازدی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن ہمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن محمد یعنی ابوالدرداء نے اور بروایت دیگر ابوالزرقاء نے علقمہ بن عبداللہ قریشی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہیل ازدی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے احد میں جب لوگ بہت زخمی ہوئے تو ایک شخص نبی ؐ کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ بہت لوگ زخمی ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ راستہ میں کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمہاری طرف سے گذرے تو بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو۔ ماسم ربنا الحی الحمید من کل حدید و حجر تلید اللھم اشف لا شافی الا انت (اپنے پروردگار زندہ تعریف والے کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر دھار اور لوہے اور کہنہ پتھر سے یا اللہ شفا دے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں) کہیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھ دینے سے زخم میں پیپ پڑتی ہے نہ ورم پیدا ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۰۴۔ حضرت کوزؓ بن علقمہ

حضرت کوزؓ بن علقمہ۔ خطیب نے ان کا نام کرز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہے ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہیں۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد نجران کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اس وقت یہ نصرانی تھے بعد اس کے اسلام لائے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن سفیان سے انہوں نے ابن سلمانی سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں بخران کے نصرانیوں کا وفد آیا ساٹھ آدمی تھے منجملہ ان کے چوبیس آدمی اوراشراف تھے ان چوبیس میں تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب ان کی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورۃ اور حاکم عبدالمسیح تھا اور منتظم ان کا نہیم تھا اور قبیلہ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابوحارثہ بن علقمہ ان کا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف بخران سے چلے تو ابوحارثہ نے اپنے ساتھ اپنے خچر پر اپنے بھائی کو جس کا نام کوز بن علقمہ تھا سوار کرلیا تھا جب ابوحارث کا خچر پھسلا تو کوز نے کہا کہ خیانت کرنے والا ہو ہلاک ہو جائے اسکی مراد رسول اللہؐ کی ذات تھی۔ ابوحارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو جائے کوز نے کہا اے بھائی تم نے یہ کیوں کہا ابوحارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیوں ایمان نہیں لاتے ابوحارثہ نے کہا دیکھو قوم نے ہم کو اتنی بزرگی دی ہے کہ ہم اپنے اوپر سردار اور راہنما بنایا ہے اور وہ ہماری تکریم کرتے ہیں۔ اور ان میں کوئی شخص اس کے خلاف کا سوچتا بھی نہیں۔ اور اگر میں اس نبی پر ایمان لے آؤں تو یہ عزت وتوقیر جو تو دیکھ رہا ہے وہ لوگ ہم سے چھین لیں۔ ابوحارث کی یہ بات اس کے بھائی کوز کے دل کو لگ گئی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے بعد اسلام لے آیا۔ اس مقام پر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ لیکن ہم نے یونس کی روایت میں ابن اسحاق سے "کور" راء کے ساتھ سنا ہے۔ اور ہم پہلے تفصیل سے اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

باب الکاف والیاء

۴۵۰۵۔ حضرت کیانؓ

حضرت کیانؓ۔ انصار کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کو بیان کیا ہے کہ یہ بنی عدی بن نجار کے مولیٰ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ بنی مازن بن نجار کے غلام ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۶۔ حضرت کیانؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت کیانؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام مہران تھا اور بعض نے کہا ہے کہ طہمان تھا اور بعض نے ان کا نام ہرمز بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث عطاء بن سائب نے ام کلثوم بنت علی سے انہوں نے ان سے آل رسول پر صدقہ کی حرمت کے بارے میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۷۔ حضرت کیان رضی اللہ عنہ بن عبداللہ

حضرت کیان رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن طارق اور بعض لوگ ان کو ابن بشر کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی خالد بن اسید کے خادم تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے عمرو بن کثیر مکی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن کیسان خالد بن اسید کے غلام سے پوچھا کہ کیا آپ مجھ سے اپنے والد کی حدیث نہیں بیان کرتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مکہ کی وادی سے نکلے آپ ﷺ کے اوپر صرف تہبند تھی چادر نہ تھی آپ کنوئیں کے پاس اور اپنی ایزار کو ایک طرف سے کندھے پر ڈالا اور دو رکعت نماز پڑھی مجھے نہیں معلوم کہ وہ نماز ظہر کی تھی یا عصر کی۔

ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو وہ نبی ﷺ نے ان کو اس کی تجارت سے منع کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انہیں کیان کو عبدالرحمٰن اور نافع دونوں کا والد بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ جو کیسان عبدالرحمٰن کے والد تھے وہ اور ہیں اور جو کیان نافع کے والد تھے اور ہیں اور ابو عمر نے بھی ان کو دو قرار دیا ہے مگر ابو نعیم نے جن کیان کو عبدالرحمٰن کا والد کہتے تھے ابن عمران کو نافع کا والد بتاتے ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۸۔ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ بن عبد

حضرت کیسان رضی اللہ عنہ بن عبد۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہی کیسان بن عبداللہ بن طارق ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے شراب اور اس کی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہے ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ کیسان۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں کنیت ان کی ابو نافع تھی یہ وہ کیسان نہیں جن کا ذکر اوپر ہوا ابو نعیم نے بھی ان سے نزول عیسیٰ کی روایت کی ہے باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے شراب کی بھری ہوئی مشکیں بغرض تجارت لائے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ اب کی مرتبہ نہایت عمدہ شراب لایا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے کیسان شراب تو حرام ہوگئی اور اس کی قیمت بھی حرام ہوگئی یہ سنتے ہی کیسان نے جا کر ان مشکوں کو بہا دیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے کیسان ابو عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن غالباً یہ دو ہیں۔ واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں اگر چہ ابونعیم اور ابوعمر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ابونافع ابوعبدالرحمٰن کے علاوہ ہیں مگر ابوعمر نے کیسان ابوعبدالرحمٰن کو کیسان بن عبداللہ بن طارق کے علاوہ قرار دیا ہے۔ اور انہی یعنی کیسان بن عبداللہ بن طارق کو ابونافع قرار دیا ہے اور یہ خالد بن اسید کے غلام ہیں۔ جبکہ ابونعیم اور ابن مندہ نے کیسان بن عبداللہ کو عبدالرحمٰن کا والد قرار دیا ہے۔ ابونعیم نے کیسان کو ابونافع کی طرف منسوب نہیں کیا۔

ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے کیسان ابونافع کو ذکر کیا ہے اور تحریم خمر کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔ اور انہی کیسان سے ایک اور حدیث نزول عیسیٰ بن مریم کی حدیث بھی روایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن مندہ اپنی کتاب میں بہت بڑی غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ کیسان بن عبداللہ بن طارق۔ اور بعض نے ابن بشر کہا اور ان کو اہل حجاز میں شمار کیا ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔ اور عبدالرحمٰن کی حدیث اپنے والد سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اور کہا ہے کہ یہ دو ہیں ایک مدنی اور دوسرے دمشقی۔ اور بخاری نے اپنی تاریخ، ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب اور بغوی نے اپنے معجم میں ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن ابی حاتم نے ان کے نسب میں کہا ہے کہ ابونافع کیسان بن عبداللہ ہیں اور اسی کو ابن لہیعہ نے ذکر کیا ہے۔ اور جو کچھ ان حضرات نے کہا ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے کیسان ابونافع ان کو قرار دیا ہے۔ جن سے تحریم خمر اور نزول عیسیٰ کی احادیث مروی ہیں۔ واللہ اعلم

۴۵۰۹۔ حضرت کیسانؓ مولیٰ عتاب

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو چیزیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی تھیں ان میں سے صرف دو کپڑے میرے ہاتھ لگے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو دے دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں ان کے صحابی ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہیں تھا کہ سب غلاموں نے نبیؐ کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم [1]

حرف اللام

۴۵۱۰۔ حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی

حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ کوئی روایت ان کی معلوم نہیں ہوتی یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۱۔ حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ

حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ۔ باہلی۔ ابوعباد صالح بن یحییٰ نے عفیر سے انہوں نے سلیم یعنی ابوعامر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے

---

[1] اس کے بعد مصنف نے ابن مندہ کی غلطی اور ابونعیم کے قول کی تائید میں بہت سے شواہد پیش کئے ہیں جن کو ہم نے غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا۔ (شاید مترجم کے پیش جو نسخہ ہو اس میں یہ دلائل ہوں مگر ہمارے پیش نظر نسخہ میں یہ دلائل نہیں ہیں۔ محمد احمد)

تھے میں نے لاحق بن ضمیرہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد اس غرض سے کرتا ہے کہ آخرت میں اس کو ثواب ملے اور دنیا میں ناموری حاصل ہو اس کا کیا انجام ہوگا نبیؐ نے فرمایا آخرت میں اس کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص ہو اور جس سے محض اسی کی خوشنودی مقصود ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۲۔ حضرت لاحقؓ بن مالک ملیلی

حضرت لاحقؓ بن مالک ملیلی۔ کنیت ان کی ابوعقیل تھی مسور بن مخرمہ نے ابوعقیل یعنی لاحق سے جو نبی ملیل سے کے ایک شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرے اوپر جو جھوٹ گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۱۳۔ حضرت لاحقؓ بن معد

حضرت لاحقؓ بن معد بن ذہل۔ محمد بن اسماعیل بن قاسم نے ابن ابی العتاہیہ شاعر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اصمعی سے انہوں نے ابوعمرو بن علاء سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عاصم بن حدثان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ہماری بستی میں قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد تھے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے حالانکہ ان کی عمر صرف چودہ برس کی تھی تمام لوگوں کو حیرت تھی۔ درواش کہتے تھے کہ اللہ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے حبیب بن درواش بن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے وہ میرے دادا لاحق بن معد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ فرمار ہے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کا سوال کیا جائے گا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لئے ایسا ہوتا ہے جیسے روح جسم کے لئے اس کے بعد انہوں نے ایک طویل قصہ ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۴۔ حضرت لاشرؓ بن حمیر

حضرت لاشرؓ بن حمیر۔ کنیت ان کی ابوثعلبہ تھی خشنی ہیں۔ مسلم بن حجاج نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام جرہم بن ناشم بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے جرثوم بیان کیا ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے زیادہ ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۱۵۔ حضرت لبدہؓ بن عامر بن خثعمہ

حضرت لبدہؓ بن عامر بن خثعمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح نے ان کو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین فحل نامی جگہ کی طرف سردار لشکر بنا کر بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم بن عساکر نے لکھا ہے۔

۴۵۱۶۔ حضرت لبدہؓ بن کعب

حضرت لبدہؓ بن کعب۔ کنیت ان کی ابوتریس تھی ان کا شمار اہل مصر میں ہے عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انہوں نے ابوتریس یعنی لبدہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبیؐ مبعوث ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت میں میں خون کھایا کرتا تھا۔ خون سے زیادہ شیریں میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ میں نے عمر بن الخطاب کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سورہ حج نماز میں پڑھی اور دو سجدہ کئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابوتریس اہل مصر کے تابعین میں سے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۵۱۷۔ حضرت لبدریہؓ

حضرت لبدریہؓ۔ کنیت ان کی ابوالسنابل تھی ان کے والد کا نام بعکک تھا۔ ابوالفتح یعنی محمد بن حسین ازدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے ایک شخص نے دار قطنی سے پوچھا کہ ابوالسنابل کا نام کیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کا نام لبدریہ تھا۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں نام میں ان کے اختلاف ہے ہم ان کو کنیت کے باب میں یہاں سے زیادہ عرض کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۸۔ حضرت لبدہؓ بن قیس

حضرت لبدہؓ بن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۱۹۔ حضرت لبیؓ بن لبی

حضرت لبیؓ بن لبی۔ صحابی ہیں اور ابوبلج یعنی جاریہ بن بلج نے بیان کیا ہے کہ لبی کو جو اصحاب رسول اللہؐ سے تھے دیکھا ان کے جسم پر ایک سرخ ریشمی [1] چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک اعدنی چادر ڈالے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۰۔ حضرت لبیبہؓ انصاری

حضرت لبیبہؓ انصاری۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔ ابن ابی فدیک نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے لبیبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی **فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید** آلایہ بعد اس کے فرمایا کہ جو لوگ میرے وقت میں ہیں ان پر تو میں شہادت دوں گا اور جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے شہادت دوں گا ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ ایک بار آلودہ بکری کا گوشت نبیؐ کے پاس ہدیۃً بھیجا گیا تھا اور یہ کہا کرتے تھے کہ جس کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] سرخ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سرخ خطوط تھے اور ریشمی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریشم کی آمیزش تھی

۴۵۲۱۔ حضرت لبیدؓ بن ربیعہ

حضرت لبیدؓ بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول اللہؐ کے حضور میں اس سال حاضر ہوئے تھے جب کہ ان کی قوم کے لوگ یعنی بنی جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اوران کا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ ان کا یہ شعر پڑھا۔

ذهب الذين يعاش فى اكنافهم　　وبقيت فى خلف كجلد الاجرب

وہ لوگ چل بسے جن کے ظل حمایت میں زندگی آرام سے گزرتی تھی اوراب میں ناکارہ لوگوں کے درمیان میں ہوں۔

یہ شعر پڑھ کر کہنے لگیں اللہ لبید پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہے اور حضرت ابو ہریرہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہے لبید کا یہ مصرع ہے الا کل شی ما خلا الله باطل. جب یہ اسلام لائے تو پھرانہوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوائے ایک شعر کے پھر کوئی شعر انہوں نے نہیں کہا وہ شعر یہ ہے۔

ما عاتب المراء الكريم كنفسه　　والمرء يصلحه القرين الصالح

کریم آدمی اپنی جان کے برابر کسی کو تکلف نہیں دیتا۔ اور آدمی کو صالح جان نشین صالح بنا دیتا۔

اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ شعر یہ ہے۔

الحمد لله اذ لم ياتنى اجلى　　حتى اكتسيت من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی۔ یہاں تک کہ میں نے اسلام کا لباس پہنا۔

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ شعران کا نہیں ہے دوسرے کا ہے ان کا شعر یہ ہے۔

وكل امرء يوما سيعلم سعيه　　اذا كشفت عند الاله المحاصد

ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لے گا۔ جب اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔

اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد انہوں نے ایک شعر بھی نہیں کہا ہے جاہلیت میں بھی بزرگ تھے اور اسلام میں بھی بزرگ تھے۔ انہوں نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کر کے لوگوں کو کھلایا کروں گا پھر اس کے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اے بھائیوں لبید کی مدد کرو تا کہ وہ اپنی نذر میں سچے رہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز صبا چلی اور لبید اس وقت کوفے میں تھے اور نہایت تنگدستی اور افلاس کی حالت میں تھے اس کی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو کوفے کے حاکم تھے پہنچی تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ لبید نے کیا نذر مانی ہے لہٰذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اس کے بعد ولید نے سو اونٹنیاں اپنے پاس سے بھیجیں اور اور لوگوں نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس لبید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی ان کو لکھ کر بھیجے وہ شعر یہ ہیں۔

ارى الجزار يشحذ شفرتيه　　اذا هبت رياح ابى عقيل

اغر الوجه ابيض عامرى　　طويل الباع كالسيف الصقيل

وفی ابن الجعفری بحلفتیہ ... علی العلات والمال القلیل
بنحر الکوم اذ سحبت علیہ ... ذیول صبا تجاوب بالاصیل

میں دیکھتا ہوں کہ بز قصاب اپنی چھری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابو عقیل کی چلتی ہے۔ ان کا روشن چہرہ اور سفید رنگ ہے۔ عامری ہیں ان کی ہلتی کلائیاں مثل صیقل کی ہوئی تلوار کے ہیں۔ ابن جعفر نے اپنی حلف پوری کی باوجود کثرت عیال وقلت مال کے۔ اونٹنیاں ذبح کیں جب صبا (نامی ہوا) چلی۔

جب یہ اشعار لبید کے پاس پہنچے تو لبید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہہ دو تم جانتی ہو کہ میں شاعر کے جواب دینے میں معذور نہ تھا مگر میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے پس ان کی بیٹی نے یہ اشعار موزوں کئے۔

اذا ھبت ریاح ابی عقیل ... دعونا عند ھبتھا الولیدا
اشم الانف اصید عبشمیا ... اعان علی مروئتہ لبید
بامثال الھضاب کان رکبا ... علیھا من بنی حام قعودا
اباوھب جزاک اللہ خیرا ... نحرناھا واطعمنا الثریدا
فعدان الکریم لہ معاد ... وظنی یا ابن اروی ان تعودا

جب ابو عقیل کی ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔ بڑی ناک والا بڑی آنکھ والا قبیلہ عبد شمس کا جس نے اپنی مروت کے سبب سے لبید کی مدد کی۔ ایسی بڑی بڑی اونٹنیاں دیں کہ ان کے کوہانوں پر شبہ ہوتا تھا کہ قبیلہ بنی حام کے لوگ سوار ہیں۔ اے ابو وہب اللہ تمہیں جزائے خیر دے ہم نے ان اونٹنیوں کو قربان کیا اور ثرید بنا کر لوگوں کو کھلایا۔ لہذا پھر ایسی ہی بخشش کرو کریم بار بار بخش کرتا ہے میرا گمان یہ ہے کہ اے ابن اروی تم پھر بخشش کرو گے۔

بعد اس کے انہوں نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انہوں نے کہا کہ شعر تم نے اچھے کہے مگر کچھ طول ہو گیا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کو اس وجہ سے طول دیا کہ لبید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہے اگر بازاری آدمی ہوتا تو میں ایسا نہ کرتی لبید بن ربیعہ اور علقمہ بن علاثہ عامری مولفۃ القلوب میں سے تھے مگر آخر کار ان دونوں کا اسلام بہت اچھا ہو گیا ان کے یہ اشعار بھی بہت نفیس ہیں جو اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہے تھے۔

اعاذل ما یدریک الا تظنیا ... اذا رحل السفار من ھو راجع
انجزع مما احدث الدھر للفتی ... وای کریم لم تصبہ القوارع
لعمرک ما تدری الضوارب بالحصی ... والا زاجرات الطیر ماللہ صانع
وما المرء الا کالشھاب وضوءہ ... یحور رما دابعد ما ھو ساطع
وما البر الا مضمرات من التقی ... وما المال الا معمرات و دائع

اے عاذل تم کو کیا معلوم جو تم سفر کرنے والے کے لوٹنے کی امید رکھتے ہو حوادث زمانہ پر کیوں بے صبری کی جائے کون کریم ہے جس کو مصائب نہ پہنچے ہوں قسم تیری جان کی کنکری پھینکنے والے اور پرندوں کے ڈانٹنے والے نہیں جانتے کہ اللہ ان

کورو کے ہوئے ہے۔ آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے شہاب اور اس کی روشنی کہ بلند ہونے کے بعد وہ خاک ہو جاتا ہے۔
نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک ردیف ہے۔

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید بن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ میں کوئی شعر نہ کہوں گا بعد اس کے اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کر دی ہے یہ سن کر حضرت عمر نے ان کے وظیفہ میں پانچ سو زائد کر دیا پہلے ان کا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان سے کہا کہ خیر دو ہزار تو تھے ہی یہ پانچ سو تمہارے کیوں اضافہ ہوئے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کر دیں لبید نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو میں مر جاؤں گا اور اصل اور اضافہ سب آپ کے لئے بچ جائے گا یہ سنکر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انہوں نے ان کا وظیفہ بدستور قائم رکھا چند روز کے بعد ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہی نہیں بلکہ ان کی وفات کوفہ میں اس وقت ہوئی جب کہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے جب ان کی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ ان کے مکان پر بھیجے وہ ان کی طرف سے قربانی کر دیئے گئے روایت ہے کہ شعبی نے عبدالملک بن مروان کو دعا دی تھی کہ تم اس قدر زندہ رہو کہ جس قدر ولید بن ربیعہ زندہ رہے لبید بن ربیعہ کی عمر بہت تھی جب ان کی عمر ستر برس کی ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

باتت تشکی الی النفس مجهشة　　　وقد حملتک سبعا بعد سبعین
فان تزادی ثلاثا تبلغی املا　　　وفی الثلاف وفاء للثما نینا

نفس مجھ سے کوتاہی کی شکایت کرتا ہے حالانکہ ستتر سال کی عمر ہو چکی ہے تین اور بڑھ جائیں تو امید پوری ہو تین کے اضافہ سے پورا اسی ۸۰ ہو جائیں۔

پھر جب ان کی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

کانی وقد جاوزت تسعین حجة　　　خلعت بها عن منکبی ردائیا

اب میری عمر نوے سے زائد ہوگئی اور میرے شانے سے چادر اتر گئی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

الیس فی ماته قدعا شهارجل　　　وفی تکامل عشر بعد ها عمر

کیا ایک سو دس ۱۱۰ برس کے بعد پھر انسان کی زندگی نہیں ہو سکتی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی تو یہ شعر کہا۔

ولقد سئمت من الحیاة وطولها　　　وسوال هذا الناس کیف لبید

میں زندگی کے طول سے اور لوگوں کے پوچھنے سے کہ لبید کیسا ہے گھبرا گیا ہوں۔

حضرت مالک بن انس نے کہا کہ لبید بن ربیعہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ایک سو ستاون برس زندہ رہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۴۱ھ میں ان کی وفات ہوئی بعد اس کے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت اپنے متعلق کر لی اور

مقام نجیلہ میں فروکش ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۲۔حضرت لبیدؓ بن سہل

حضرت لبیدؓ بن سہل انصاری۔ابوعمر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہیں یا ان کے حلیف ہیں ان کا ذکر بنی ابیرق کے قصہ میں آتا ہے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی ابیرق قبیلہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر دوسرے کا بشیر تیسرے کا مبشر تھا۔بشیر کی کنیت ابوطعمہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار میں رسول اللہؐ کی ہجو کرتا تھا اور کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلاں شخص کے ہیں میرے نہیں مگر صحابہ کرام ان اشعار کو سنتے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہے یہ اشعار اسی کے ہیں بشیر کا چچا رفاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اس کے دل میں آگئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گیہوں لے کر آتا تو مالدار لوگ اپنے لئے گیہوں مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل وعیال کے لئے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اس وقت بھی ایک قافلہ گیہوں لے کر آیا رفاعہ نے اپنے لئے دو بورہ گیہوں کے خرید لئے اور ان کو اپنے بالا خانہ میں رکھ دیا اس بالا خانہ میں دو زرہیں تھیں اور ان زرہوں کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر ان کے گھر میں گئے اور وہ ہتھیار اور غلہ سب چرالائے صبح کو رفاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھو رات کو ہمارے یہاں چوری ہوگئی اور ہمارا غلہ اور ہتھیار سب جاتے رہے بشیر اور ان کے بھائیوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لبید بن سہل کا ہے جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہے یہ شخص نیکوکاری اور زہد وتقویٰ کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لبید کو پہنچی تو وہ تلوار لے کر پہنچے اور بنی ابیرق کے پاس گئے کہا خدا کی قسم یہ تلوار تمہارے گوشت میں مل جائے گی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہے بنی ابیرق نے کہا آپ یہاں سے جائیے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہیں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔اسی واقعہ میں اللہ عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائی تھیں۔ **انا انزلنا الیک الکتاب الحق لتحکم بین الناس (الی قوله) ومن یکسب خطئیة او اثماثم یرم به بریئا فقد احتمل بهتانا و اثما مبینا.** ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے لبید کا نسب اس طرح بیان کیا ہے لبید بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبدرزاح بن ظفر اور کہا ہے کہ چوری کی تہمت انہیں پر لگائی گئی تھی مگر ابوعمر سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیا یہ انصار کے خاندان سے ہیں یا انصار کے حلیف ہیں باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

۴۵۲۳۔حضرت لبیدؓ بن عطارد

حضرت لبیدؓ بن عطارد تمیمی۔یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سرداروں میں سے تھے ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے ابوعمر نے ان کا حال لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ میں ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

۴۵۲۴۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی

حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۲۵۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع

حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع بن امرالقیس۔ بعض لوگ ان کو لبید بن رافع بن امرالقیس بن یزید بن عبدالاشہل کہتے ہیں۔ انصاری اشہلی ہیں۔ محمود بن لبید کے والد ہیں۔ صحابی ہیں اور ان کے بیٹے محمود بھی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۲۶۔ حضرت لبیدؓ

حضرت لبیدؓ۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن لبید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا لبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب لڑکا تین دن روزہ رکھ لے اور اس کو برداشت ہو جائے تو پھر اس کو رمضان کے روزہ کا حکم دینا چاہئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو لبیبہ کہتے ہیں اور لبیبہ کے نام میں بھی لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے۔ عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۵۲۷۔ حضرت لجلاجؓ بن حکیم

حضرت لجلاجؓ بن حکیم۔ حجاف بن حکیم سلمی کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل جزیرہ میں ہے۔ ابوالملیح نے محمد بن خالد سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے جو صحابی ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب بندہ کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہے کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اس کو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہے پس اس کی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لجلاج اگر حجاف کے بھائی ہیں تو حکیم بن عاصم بن سباع بن خزاعی بن محاربی بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہیں۔ سلمی ذکوانی ہیں۔ قبیلہ ثعلب کی لڑائی میں حجاف کے بہت سے واقعات ہیں اخطل نے یہ شعر انہیں کے متعلق کہا ہے۔

لقد اوقع الجحاف بالبشر وقعة　　　الی اللہ منہا المشتکی والمعول

۴۵۲۸۔ حضرت لجلاجؓ ابوالعلاء عامری

حضرت لجلاجؓ۔ کنیت ان کی ابوالعلاء عامری ہے۔ عامر بن صعصاع کے بیٹے ہیں صحابی ہیں دمشق میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں علا اور خالد نے روایت کی ہے محمد بن اسحاق سراج نے ابو ہمام سے انہوں نے مبشر بن اسمعیل حلبی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے

میں سات برس کی عمر میں رسول اللہؐ پر ایمان لایا تھا۔ایک سو بیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا میں نے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہوں اور بقدر کفایت پانی پیتا ہوں۔محمد بن اسحاق سراج نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے مروی ہے۔انہوں نے اس کو اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے ہمیں احمد بن ابی سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب ماوردی نے ابوداؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے اور محمد بن داؤد بن صبیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہم سے جرمی بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن علاثہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن لجلاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں بازار میں بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اس طرف سے نکلی ایک بچہ اس کی گود میں تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہو لئے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے حضرت نے اس عورت سے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہے اس نے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا میں یا رسول اللہ اس کا باپ ہوں رسول اللہؐ نے اپنے پاس والوں کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت ان سے دریافت کی ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر نبیؐ نے اس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا اس نے کہا ہاں پس آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا لجلاج کہتے ہیں کہ ہم سب نے مل کر ان کو سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔اس کے بعد ایک شخص اس سنگسار کی بابت ہم سے پوچھنے لگا (کہ ہم اس کی تجہیز و تکفین کریں یا نہیں) ہم لوگ اس کو نبیؐ کے پاس لے گئے کہ یہ اس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اس کا لڑکا ہے پھر ہم سب نے تجہیز و تکفین میں اس لڑکے کی مدد کی۔لجلاج کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ یاد نہیں ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کو عامری قرار دیا ہے اور بخاری نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب ہی نہیں بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے ان کو اسلمی لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۵۲۹۔حضرت لصیتؓ بن خثیم

حضرت لصیتؓ بن خثیم بن حرملہ۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔فتح مصر میں شریک تھے۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۰۔حضرت لقسؓ بن سلمان

حضرت لقسؓ بن سلمان۔کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں۔ان کی حدیث ابوضمرہ نے سعد بن اسحاق بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ میں ان کی موافقت نہیں کی۔

۴۵۳۱۔حضرت لقمانؓ بن شبہ

حضرت لقمانؓ بن شبہ بن معیط۔کنیت ان کی ابوحصین تھی، عبسی ہیں۔ابوجعفر طبری نے کہا ہے کہ یہ ان نوآدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۳۲۔حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ

حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ سکونی۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔مسلمہ بن علی خشنی نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے بھائی محفوظ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے انہوں نے لقیط بن ارطاۃ سکونی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ ہمارا ایک پڑوسی شراب پیتا ہے اور برے کام کرتا ہے۔آپ اس کا حال سلطان سے کر دیجئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ ننانوے مشرک قتل کئے ہیں مگر کسی مسلمان کی پردہ دری کے بعد اتنے ہی مشرک اور قتل کروں تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے دونوں پیر ٹیڑھے تھے زمین سے مس بھی نہ کرتے تھے حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی تو میں زمین پر چلنے لگا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۳۔حضرت لقیطؓ بن ربیع

حضرت لقیطؓ بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف۔کنیت ان کی ابوالعاص تھی قریشی عبشمی ہیں۔رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھی۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہے کہ لقیط تھا۔یہ ابوعمر کا قول ہے ان کے نام میں اختلاف بھی ہے۔انہی کے حق میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے ہمیشہ سچ بات کہی اور سچے وعدہ کئے ہم اس واقعہ کو زینب بنت رسول اللہؐ کے حال میں ذکر کریں گے۔امامہ بنت زینب انہیں لقیط کی بیٹی تھیں جن کو حضرت نے ایک مرتبہ بحالت نماز گود میں اٹھالیا تھا۔حضرت زینب نے واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اس کے بعد ابوالعاص بھی اسلام لے آئے لہٰذا حضرت نے بہ نکاح جدید و مہر جدید حضرت زینب کو پھران کے پاس واپس کیا تھا یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے اور عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت نے پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا۔واللہ اعلم۔ان کی وفات ۱۲ھ میں ہوئی۔ان تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۴۔حضرت لقیطؓ بن صبرہ

حضرت لقیطؓ بن صبرہ۔کنیت ان کی ابوعاصم تھی۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے۔اسمعیل بن کثیر نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بنی منتفق کی طرف سے رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا ہم لوگ جب پہنچے تو حضرت اس وقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو کھجوریں کھلائی اور ہمارے لئے عصیدہ (ایک قسم کا کھانا) تیار کرایا اتنے میں رسول اللہؐ بھی آگئے آپ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے کچھ

کھایا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اس کے بعد ایک چرواہا ایک بکری لے کر آیا اور بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا حضرت نے پوچھا کہ کیا اس بکری کا بچہ ہے چرواہے نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو ایک بکری ذبح کر دے بعد اس کے آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے یہ بکری تمہارے لئے ذبح کی ہے نہیں میرے پاس سو بکریاں ہیں اس سے زیادہ رکھنا نہیں چاہتا لہٰذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک بکری ذبح کر دی جاتی ہے انہوں نے وضو کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے۔ جس کو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحییٰ بن سلیم اور ابن جریج نے اسمٰعیل بن کثیر سے روایت کیا ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابومسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن مہریر نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زادان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ماموں بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی یعنی حسین بن عیسیٰ بن حمدان بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابوہاشم سے انہوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیوں کا خلال کر لیا کرو اور جب ناک میں پانی لیا کرو تو خوب مبالغہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت میں نہیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نبیل اور عثمان بن عمر نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے روح نے بیان کیا وہ اسمٰعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی منتفق کے وفد میں شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۵۔ حضرت لقیطؓ بن عامر

حضرت لقیطؓ بن عامر بن منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ۔ کنیت ان کی ابوزرین تھی عقیلی ہیں صحابی ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام لقیط بن عامر ہے کنیت ابوزرین ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ان کا نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن صبرۃ بن عبداللہ بن المنتفق اور بعض لوگ ان کو لقیط بن منتفق کہتے ہیں۔ ان سے یعنی لقیط سے وکیع بن عدس اور ان کے بیٹے عاصم بن لقیط اور عمرو بن اوس وغیرہم نے روایت کی ہے۔ (اس مقام پر مصنف نے لفظی تحقیقات میں کچھ طول دیا ہے جس کا ترجمہ غیر ضروری سمجھ کر ترک کر دیا ہے) ہمیں ابوالقاسم بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے وکیع بن عدس سے انہوں نے ابوزرین بن عامر عقیلی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں ہم کچھ قربانیاں کیا کرتے تھے اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاتے تھے اور جو ہمارے پاس آ جاتا تھا اس کو بھی کھلاتے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔ وکیع بن عدس کہتے تھے کہ میں اس طریقہ کو کبھی نہ چھوڑوں گا ابوزرین نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے حضرت سے

ایمان کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا ایمان اس کو کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھو اور اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ تمہارے نزدیک کوئی چیز محبوب نہ ہو اور آگ میں ڈال دیا جانا تم کو بہتر معلوم ہو شرک سے اور جب کسی سے محبت کرو اللہ ہی کے لئے کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں مومن ہوں آپ نے فرمایا یوں معلوم ہوگا کہ نیک کام تم کو اچھا معلوم ہوا اور اس پر ثواب کی امید ہو اور برا کام کرنا برا معلوم ہو اور یہ سمجھو کہ سوا خدا کے اس کو کوئی بخش نہیں سکتا یہ حدیث بھی ان سے مروی ہے کہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزو سچا خواب ہے اس کے علاوہ اور حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۶۔ حضرت لقیطؓ بن عباد سامی

حضرت لقیطؓ بن عباد بن نجید بن بکر بن عمرو بن سوادہ بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن سامہ بن لوی ابو فراس شامی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے ان کی فضیلت میں فرمایا تھا کہ انت منی وانا منک یعنی تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔ امیر ابو نصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ شبل نے ان کو بنی سامہ بن لوی کے نسب میں بیان کیا ہے۔

۴۵۳۷۔ حضرت لقیطؓ بن عدی

حضرت لقیطؓ بن عدی۔ سوید بن حبان کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اور ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی نہیں ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۸۔ حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی

حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ان کا نام نعمان ابن عصر تھا اور یہی صحیح ہے ہم ان کا نام ردیف نون میں پورا لکھیں گے۔

۴۵۳۹۔ حضرت لمیسؓ بن سلمی

حضرت قیسؓ بن سلمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ ان کی حدیث عمرو بن جبلہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۵۴۰۔ حضرت لہبؓ بن خندف

حضرت لہبؓ بن خندف۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن حوشب سے انہوں نے لہب بن خندف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا مر جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وعدہ خلاف ہو کر مروں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۱۔ حضرت لہیبؓ بن مالک

حضرت لہیبؓ بن مالک لہبی۔ لوگوں نے ان کا نام لہب بیان کیا ہے انہوں نے ایک عجیب کہانت اور علامات
متعلق نقل کی ہے۔ جس کو عبداللہ بن محمد عدوی نے بسند غیر صحیح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۲۔ حضرت لہیعہؓ حضرمی

حضرت لہیعہؓ حضرمی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوزرعہ رازی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ محمد بن
نے لہیعہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک روز سو رہے تھے اور آپ کے پاس آپ کی کوئی بیوی بیٹھی ہوئی تھی
دیکھا کہ آپ کا چہرہ متغیر ہو رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد جب بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپ
آج دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حضرت نے فرمایا یہ وجہ تھی کہ میں نے خواب میں پل صراط کو دیکھا۔ ابوبکر کا گز
قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور میں نے گمان کیا کہ وہ نہ بچیں گے مگر بچ گئے۔ اسی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ ا
ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۳۔ حضرت لیشرحؒ بن یحییٰ

حضرت لیشرحؒ بن یحییٰ بن محمد رعینی۔ کنیت ان کی ابومحمد تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے فتح مصر میں شریک۔
کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

تمت

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم تمام ہوگئی انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد جلد ہشتم شروع ہوگی جس کی
المیم سے ہے فقط



نئی کتب

لبیک — ممتاز مفتی
تفسیر عثمانی — مولانا محمود حسنؒ/مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
قصص القرآن (۲ جلد) — مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم — فواد عبدالباقی
موطا امام مالکؒ — مترجم: علامہ وحید الزماںؒ
احکام الاحادیث (۲ جلد) — تالیف: امام شوکانیؒ
اردو ترجمہ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار — پروفیسر رفیع اللہ شہاب

سیرت النبیؐ

سیرت النبی کامل ۳ جلد — شبلی نعمانیؒ/سید سلیمان ندویؒ
رحمۃ للعالمین — قاضی سلیمان سلمان منصور پوریؒ
اسوۂ رسول اکرمؐ (رنگین تصاویر کیساتھ) — حضرت ڈاکٹر عبدالحئیؒ عارفیؒ
خطبات مدراس — سید سلیمان ندویؒ
شمائل ترمذی — شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
علیکم بسنتی — حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب
النبیؐ الخاتم — مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

سیرت صحابہ کرامؓ

خلفائے راشدین — شاہ معین الدین ندویؒ
حضرت ابوبکر صدیقؓ — محمد حسین ہیکل
حضرت عمر فاروقؓ — محمد حسین ہیکل
الفاروق — مولانا شبلی نعمانیؒ
سیرت عائشہؓ (رنگین تصاویر کے ساتھ) — علامہ سید سلیمان ندویؒ
سیر الصحابیات مع اسوۂ صحابیات — حضرت مولانا سعید انصاریؒ

تصوف

نفحات الانس — عبدالرحمٰن جامی
غنیۃ الطالبین — حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

تاریخ

تاریخ ملت کامل (۲ جلد) — مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی
مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادیؒ
فتوح الشام (واقدی) — مترجم: حکیم شبیر احمد سہارنپوری
تاریخ فرشتہ کامل (۲ جلد) — محمد قاسم فرشتہ/ڈاکٹر عبدالرحمٰن
معتزلہ کی تاریخ — زہری جاراللہ
تاریخ اسلام کامل — مولانا شاہ معین الدین ندوی
مسلمانوں کی خفیہ باطنی تحریکیں — مرزا سعید دہلوی

قرآنیات

قرآن مجید (کلام رسول یا کلام اللہ) — مرتبہ علامہ محمد حسین عرشیؒ
قرآنی معجزات اور جدید سائنس — علامہ عبداللہ نیاز
بائیبل قرآن اور سائنس — موریس بوکائیے
بائیبل قرآن اور انسان — موریس بوکائیے

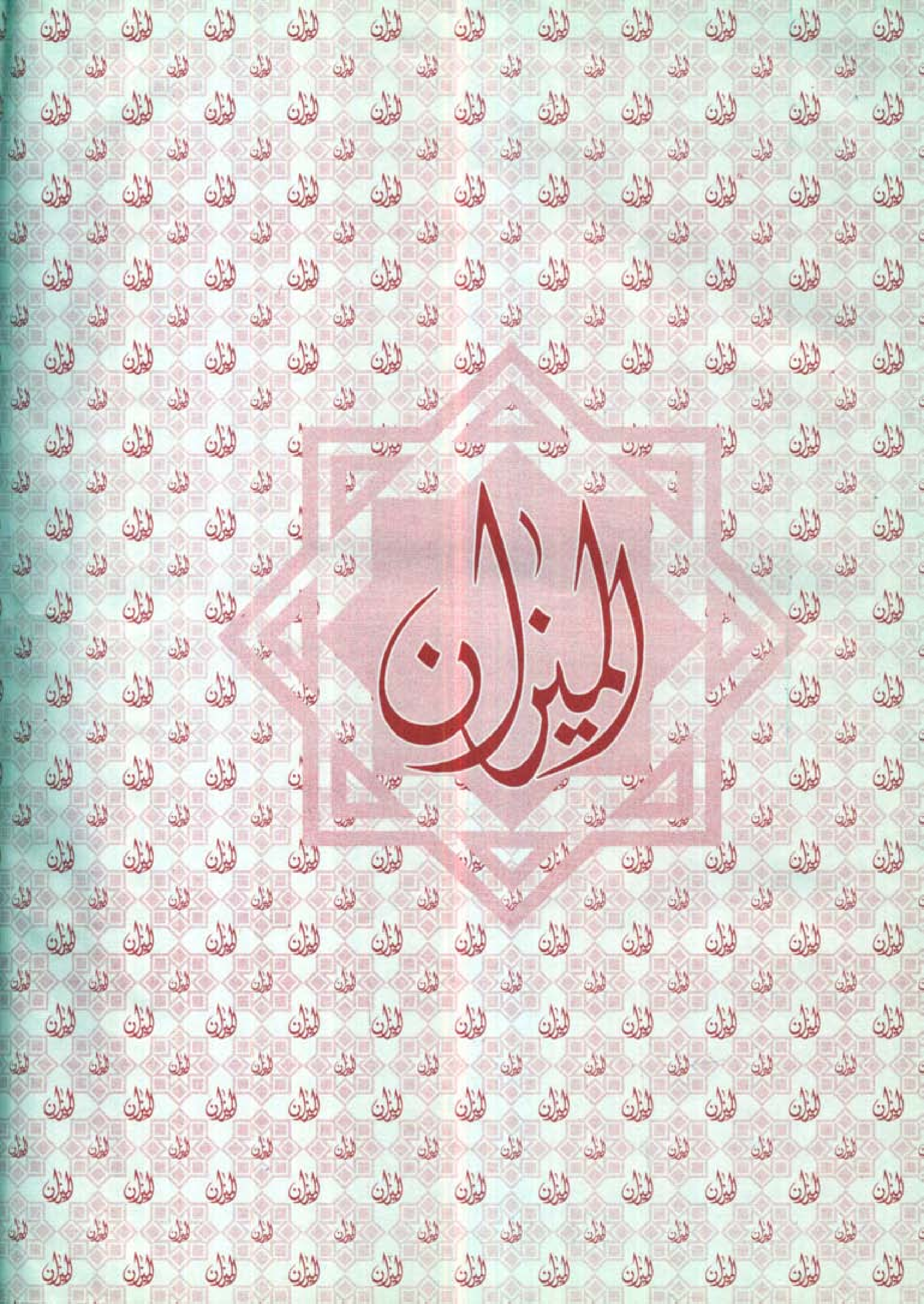
تعلیم وتحقیق

برصغیر میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت — مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

خواتین

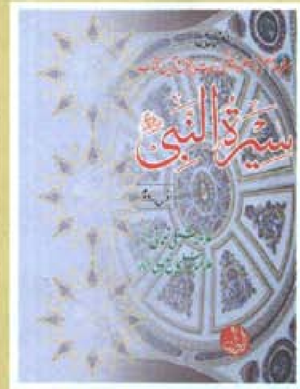
تحفۃ العروس — علامہ محمود مہدی استنبولی
بہشتی زیور — مولانا اشرف علی تھانویؒ
تحفہ خواتین — مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ
جنتی عورت — مولانا مفتی ارشاد احمد قاسمی

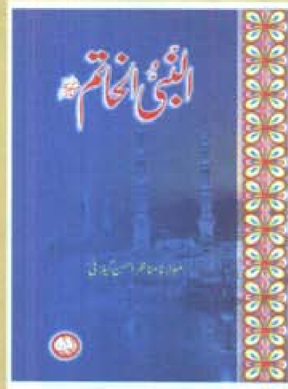


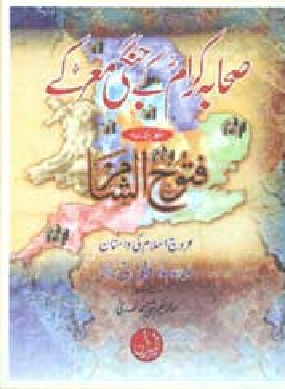

الميزان

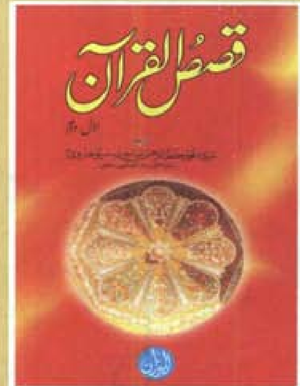
الميزان

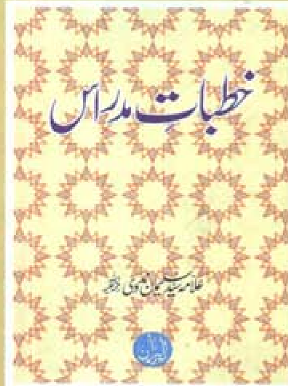
ہماری دیگر مطبوعات

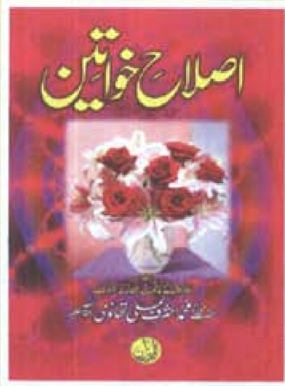


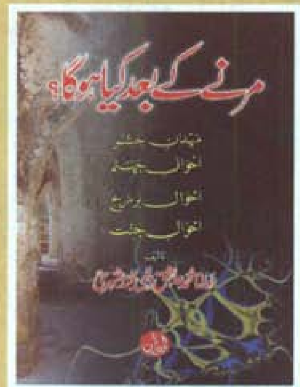


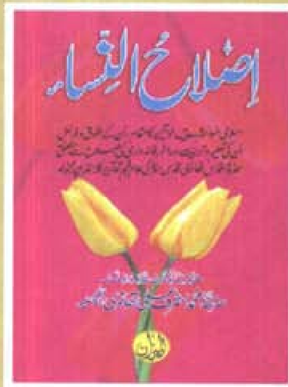


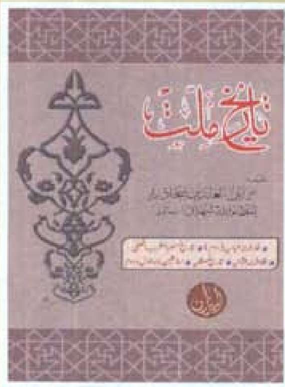












المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph.:042-7122981, 7212762

E-mail: al.mezaan@gmail.com